LAXICAN OF MIR ANEES

فرہنگِ انیس

جلد اول

تدوین و ترتیب

نائب حسین نقوی

LAXICAN OF MIR ANEES

فرہنگِ انیس

جلد اوّل

ترتیب و تدوین

نائب حسین نقوی

نام کتاب .. .. فرہنگِ انیس
سالِ اشاعت .. .. .. پہلا اڈیشن۔ ۱۵ر دسمبر ۱۹۷۵ء
تعدادِ اشاعتِ اول .. .. .. ایک ہزار
بدلِ اشتراک .. .. .. چھتیس ۳۶ روپے
مطبع .. .. جمال پرنٹنگ پریس دہلی

ملنے کے پتے

مکتبہ جامعہ لمیٹڈ۔ جامعہ نگر، نئی دلی ۲۵
مکتبہ جامعہ لمیٹڈ۔ اردو بازار، دلی ۶
مکتبہ جامعہ لمیٹڈ۔ پرنس بلڈنگ بمبئی ۳
مکتبہ جامعہ لمیٹڈ۔ یونیورسٹی مارکیٹ، علی گڑھ

علوی بکڈپو۔ محمد علی روڈ۔ بمبئی ۳
انجمن ترقی اردو (ہند) اردو گھر۔ نئی دلی۔
دانش محل، امین الدولہ پارک، لکھنؤ۔

خط و کتابت کا پتہ

ذہین نقوی سکریٹری غالب اکیڈمی، نظام الدین نئی دلی ۱۳

"Published with the financeal assistance from the Government of India, Ministry of Education & Social Welfare (Department of Culture)" New Delhi

انتساب

اپنے مخدوم و معظم

بزرگ

جناب ڈاکٹر کرنل سید بشیر حسین زیدی صاحب بالقابہم

کی

خدمت میں پُر خلوص عقیدت کے ساتھ پیش کر رہا ہوں

عقیدت کیش: نائب حسین نقوی

موجودہ جلد میں،

میر انیسؔ کے

تقریباً ۱۰ ہزار

الفاظ، محاورات، اصطلاحات

اور

مرکبّات مع استنادات شامل ہیں،

جو

اردو زبان وادب کے لیے بیش بہا اضافہ

اور لازوال خزینہ ہیں۔

موجودہ پہلی جلد

اور

تیارشدہ دوسری جلد

ابتدا میں صحیح اندازہ نہیں ہوسکا تھا کہ فرہنگ اتنی بسیط و وسیع ہوجائے گی کہ دو جلدوں کی نوبت پہنچے گی۔ لیکن اب صورت یہ ہے کہ نہ تمام الفاظ کو نظرانداز کیا جاسکتا ہے اور نہ پہلی جلد میں سمونا ہی ممکن ہے اور تمام و کمال ۲۵ ہزار الفاظ جمع ہوچکے ہیں۔ ان میں نصف سے بھی کم پہلی جلد میں شامل کر رہا ہوں، اس لیے کہ اس جلد کا یہی تخمینہ لکھ کر دے چکا ہوں۔ اب دوسری جلد انشاءاللہ تقریباً آٹھ سو صفحات تک پہنچ سکے گی۔ اس کی تفصیل چند الفاظ میں پیش کردوں۔

میرانیس کی حسب ذیل جلدیں شائع ہوئی ہیں۔

چار جلدیں	۱۰۹ مراثی۔	مطبوعہ نول کشور بکڈپو لکھنؤ
تین جلدوں میں	۱۰ مراثی زائد۔	مطبوعہ بدایوں
جلد پنجم و ششم / جلد پنجم جدید جلد ششم جدید	۴۰ مراثی زائد۔	مطبوعہ عبدالحسین لکھنؤ
۲۷ متفرق مطبوعہ	۶ مراثی زائد۔	
جلد پنجم	۲ مراثی زائد۔	مطبوعہ جعفری لکھنؤ
غیرمطبوعہ	۷۰ مراثی۔	محفوظہ راقم الحروف

کل تعداد ۲۳۷ مراثی

رباعیات ۵۱۰ ۔ مطبوعہ و غیرمطبوعہ سلام ۱۰۵۔

اس مکمل کلام میں سے نصف الفاظ پہلی جلد میں شامل کیے گئے ہیں، باقی کلام کے الفاظ دوسری جلد کے لیے محفوظ ہیں۔

فہرست

مُخفّفات

ار	اردو	عو۔	عورتوں کی زبان
اص۔	اصطلاح	ف۔	فارسی
ب۔	بول چال	فس۔	فارسی۔ س
ت۔	ترکی	فع۔	فارسی۔عربی
ج۔	جنگی ہتھیار	عس۔	عربی، سنسکرت یا عربی ہندی
ح۔ اص	حربی اصطلاح	مح۔	محاورہ
ر۔	روزمرہ	مث۔	مونث
س۔	سنسکرت		
ص۔	صفت	مذ۔	مذکر
ع۔	عربی	مر۔	مرکب
عم	عوامی زبان	ہ۔	ہندی

(نوٹ) بول چال اور روزمرہ میں تھوڑا سا فرق ہے۔ اسی طرح مقولہ اور ضرب المثل میں بھی عام طور پر مخصوص نہیں کیا جاتا لیکن میں نے دو سال پہلے جناب ڈاکٹر عابد حسین صاحب سے رجوع کرنے کے بعد سب کی نشاندہی کی ہے۔

پیش گفت

فرہنگ انیس کی اہمیت کا صحیح اندازہ اس کے وجود میں آنے کے بعد ہو سکے گا۔ اس کی تیاری میں کتنے عرصہ سے کوشاں تھا اس کا صحیح تعین نہیں کیا جا سکتا لیکن انیس کی صد سالہ یادگار کے موقع پر مراثی کی ترتیب و تحقیق کے ساتھ یہ جذبہ مزید رو بعمل ہو گیا فرہنگ کا کام تیز تر ہو گیا۔

ساتھ ہی اس کی اشاعت کا مسئلہ بھی پیش نظر رہا جو مصنف کے ذہن میں سب سے پہلا اور آخری مسئلہ ہوتا ہے۔ اس کی تفصیل کا اجمال اس طرح پیش کر دوں کہ طباعت کی متعدد منزلیں آئیں لیکن علاً ناکامی ہوئی چنانچہ ہمت نے جواب دے دیا، خصوصاً میری طویل بیماری نے میرے اعضا کو توڑ مروڑ کر رکھ دیا اور میں مفلوج ہو کر تھکے ماندے مسافر کی طرح اس طرف سے غافل ہی ہو چکا تھا کہ امید کی شعاعوں نے ایک بار پھر چونکا دیا اور میرے محترم کرم فرما، دوست اور بزرگ جناب سید علی جواد زیدی صاحب نے مجھے سہارا دے کر کھڑا کر دیا ...... جس سے میرے عزائم میں ایک روح پیدا ہو گئی، چنانچہ میں منزل بہ منزل آگے بڑھتا رہا۔ اور میں کیا بڑھتا رہا زیدی صاحب میری ہمت بڑھاتے رہے، لیکن کس طرح اس کی تفصیل یہاں برمحل نہ ہوگی۔ بس اتنا کافی ہے کہ فرہنگِ انیس کا صورت پذیر ہونا آپ ہی کی ہمت افزائی کا نتیجہ ہے اور یہی نہیں بلکہ اس کے بعد بھی سلام اور رباعیات کے الفاظ کا شمول بھی کرتے رہے، مراعات، امداد اور سرپرستی کے متعدد پہلو ہیں، رنگارنگ شعبے ہیں، اور مختلف جذبات و کیفیات کی کارفرمائیاں ہیں۔

فرہنگِ انیس کے لیے ۱۹۷۱ء میں حکومت کو درخواست پیش کی تھی۔ جون ۱۹۷۳ء میں اتفاق سے منتقل دلی آگیا۔ لیکن کیسے ذکر کروں اور کس زبان سے کہوں کہ میرے محترم بزرگوں کی شفقت نے مجھے قدم قدم پر مختلف زاویوں سے سہارے دیے۔ ہر جگہ ہمت بڑھاتے رہے اور درمیانی حوادث سے بچا بچا کر آخر کار اس کشتی کو ساحل سے لگا ہی دیا۔

اس سلسلے میں کیسی کیسی ذمہ دار ہستیوں نے سرپرستی فرمائی ان کے حق میں تشکر کے چند فقرات سپرد قلم کر دینا ایک رسمی اور عامیانہ سا عمل ہوگا اس لیے کہ وہ تمام ذوات اس دائرے کی حدود سے کہیں ماورا ہیں۔

جس وقت میرے بعض بزرگوں اور مخلصین نے مجھے سہارا دیا تھا، موجودہ فرہنگ محض لایعنی اور منتشر پرزوں کا پلندہ

تھا، لیکن ان سب کی سرپرستی کے سبب یہ محنت بار آور ہو کر آج بروئے کار آرہی ہے یہاں محض ان کے اسمائے گرامی کا اظہار کرکے عرض کروں گا کہ میری یہ تمام کاوش آپ حضرات کی سرپرستی کا موجب ہے اور بس۔

۱۔ محترم جناب ڈاکٹر عبدالعلیم صاحب
۲۔ محترم جناب مالک رام صاحب
۳۔ جناب سید علی جواد زیدی صاحب
۴۔ جناب ڈاکٹر خلیق انجم صاحب
۵۔ جناب صدیق الرحمٰن قدوائی صاحب
۶۔ جناب اخلاق حسین عارف صاحب
۷۔ برادرم ذہین نقوی صاحب

ان محترم ہستیوں کے علاوہ مجھ سے زیادہ میری شریک زندگی حبیبہ نقوی صاحبہ میری برابر کی شریک کار رہیں جب وہ میری کمزوری اور بیماری کی غفلتوں سے بیدار کرکے میری ذمہ داریوں کا احساس دلاتے ہوئے مجھے چونکا دیا کرتی تھیں کہ وقت کم ہے اور کام زیادہ ——— یہی حال میرے عزیز بھائی ذہین نقوی صاحب کا بھی رہا کہ بعض اوقات ان کی پرخلوص فہمائشیں ناگوار گزرتیں لیکن فرہنگ کے صورت پذیر ہونے کے بعد ان کے تمام گزشتہ لہجوں کی تلخیاں شیرینی میں تبدیل ہو گئیں۔

دلّی میں کسی ضخیم کتاب کی کتابت کرانا اور تصحیح کرنا میرے بس سے باہر تھا، لہٰذا یہ اہم کام عزیزی سید علی احمد صاحب زیدی کے سپرد کر دیا تھا، انھوں نے نہایت تندہی اور اولوالعزمی کے ساتھ کتابت کی منزل آسان کر دی، ورنہ میری علالت نیز دلّی کی مشغولیات کے سبب شاید اس کا تکملہ ممکن ہی نہ ہو سکتا۔ ساتھ ہی کتابت کی تصحیح کے سلسلہ میں سید صغیر حسن صاحب لکھنؤ کی معاونت شامل رہی۔

تصاویر کا شمول

عہد قدیم کے ہتھیاروں اور لباس وغیرہ کے نام خصوصاً ان سب کے اجزا کا صحیح تصور بغیر شکلوں کے سامنے آئے مشکل تھا، چنانچہ ان کی تصاویر بنوانے کے لیے قدیم کتب کی ضرورت تھی تاکہ آرٹسٹ کو ان کا صحیح تصور عکس مل سکے ——— چنانچہ برادرم سید مظہر عالم صاحب مالک مظہر عالم لائبریری لکھنؤ سے اس کو آسان کر دیا، موصوف نے آئین اکبری، داستان امیر حمزہ فارسی اور شاہنامہ کی قدیم ترین مطبوعات عنایت فرمائیں، ان کتب سے عہد قدیم کے تمام ہتھیار اور ان کے اجزا کے نام صحیح شکل میں پیش کی جا سکیں۔

ناچیز۔ نائب حسین نقوی
زیدی ولا۔ جامعہ نگر۔ نئی دلّی
یکم اکتوبر ۱۹۷۵ء

ابتدائیہ

اردو کا پہلا لغت سترھویں صدی کے اوائل میں ترتیب دیا گیا مگر اس کے بعد سے ہنوز کسی مستند اور خاطر خواہ لغت کا وجود نہیں ملتا جو اردو ادب کا استحصا کر سکے، البتہ ہمارے دور میں ترقی اردو بورڈ کراچی کا تیار کردہ لغت ہمارے ادب کا خاصا سرمایہ پیش کرتا ہے، اسی طرح اردو کے کسی شاعر کا کوئی مبسوط اور مکمل فرہنگ کا وجود نہیں ملتا، جو کسی ادیب یا شاعر کے مکمل کلام و بیان کو محیط ہو۔ فرہنگ غالب نیز داغ، مومن، اقبال اور دوسرے متعدد شعراء کے محاورات، اصطلاحات نیز جزوی الفاظ مع معنی و مطالب کے لکھے گئے لیکن کما حقہ اس طرف کوئی توجہ نہیں کی گئی، انگریزی ادب میں عموماً دو قسم کی فرہنگوں کا وجود ملتا ہے۔

۱۔ ایک عام فرہنگ جس کو لغت اور فرہنگ دونوں ناموں سے منسوب کیا جا سکتا ہے، دوسرے کسی مخصوص شاعر یا ادیب کے الفاظ یا موضوعات و عنوانات کے ماتحت فرہنگیں لکھی گئیں ـــ فرہنگ نویسی کی ابتدا سرزمین عرب سے ہوئی اور قرآن مجید کے موضوعات، آیات، غریب الفاظ کی تشریحات کے مختلف فرہنگ تیار کیے گئے اس کے بعد حدیث کے سلسلے میں متواتر مختلف قسم کی تشریحات لکھی جاتی رہیں۔ گویا عربوں نے لغت کے کام کو ایک نئی شاہراہ سے روشناس کیا۔

کسی شاعر، انشا پرداز یا ادیب کی فرہنگ لکھنے کے لیے بعض امور کا وجود لازمی ہو سکتا ہے مثلاً۔

۱۔ کلام بلحاظ زبان و بیان قابل ذکر ہو۔

۲۔ کلاسیکی طور پر عوام یا زباندانوں کو اس کے ادب یا شاعری سے باعتبار زبان کچھ نہ کچھ مواد مل جائے۔

۳۔ شاعر اپنے عہد کا ایسا زباندان ہو جس کی زبان اپنے معاصرین اور مابعد والوں کے لیے سند بن سکے اور اس کے روزمرہ اور بول چال کو زبان کی سند کے طور پر پیش کیا جاسکے نیز اس پر کسی کو اعتراضات کی کم سے کم گنجائش ہو سکے۔

۴۔ اس کے کلام سے محاورات، اصطلاحات، روزمرہ اور بول چال کے لیے زیادہ سے زیادہ الفاظ مل جائیں جو اہلِ زبان کی گفتگو اور لکھنے پڑھنے میں معاون ہو سکیں۔

پیش نظر امور میں آخری صورت نسبتاً کچھ اہم ہے۔

آگے کچھ لکھنے سے پہلے ایک بات عرض کر دوں کہ مجھے کسی شاعر سے انیس کا نہ توازن مقصود ہے اور نہ مقابلہ اور نہ کسی شاعر یا انیس پر تنقید پیش نظر ہے۔ نہ کسی کی برتری یا تنقیص ہی ذہن میں ہے۔ اردو کے طالب علم کی حیثیت سے میں نے جو کچھ پڑھا ہے اور اس سے جو کچھ سمجھ سکا ہوں اس کے مطابق اظہارِ خیال کروں گا۔

ظاہر ہے کہ ہمارے سب ہی شعرا کے یہاں محاورات، روزمرہ اور بول چال کے الفاظ موجود ہیں۔ بعض شعرا نے بہت کچھ اصطلاحات نظم کیے ہیں۔ میر انیس سے پہلے اور ان کے معاصرین میں انشار، نظیر اکبر آبادی، سودا، ذوق اور غالب کے یہاں ایسے اہم محاورات موجود ہیں جن میں سے ہر ایک کی معقول فرہنگ مرتب کی جاسکتی ہے۔

یہاں پیش نظر شعرا کے کلام کا قدرے تجزیہ کرنے سے ہر ایک کی انفرادیت کے کچھ نہ کچھ اجزا سامنے آجائیں گے۔

۱۔ انشار کے یہاں مشکل، ادق، دور ایسے علمی محاورات اور مرکبات شامل ہیں، جو ہماری آج کی زبان اور تحریروں، تقریروں نیز گفتگو میں نہ ہونے کے برابر شامل ہیں۔ لیکن وہ تمام محاورات و مرکبات انشار کے اقدار علوم اور منازل اعلیٰ پر حاوی ہونے کے عکاس ہیں اور ان میں سے بیشتر الفاظ کے لیے لغت کی امداد کی ضرورت پڑتی ہے، چہ جائیکہ وہ عموماً گفتگو اور روزمرہ یا تحریر و تقریر میں کام دے سکیں۔ لہٰذا ان سب کا ہماری زبان کی لغات میں شامل ہونا از بس ضروری اور لازمی ہے تاکہ وہ سب سرمایہ محفوظ ہو سکے۔

۲۔ نظیر اکبر آبادی کے کلام پر نظر کرنے سے اندازہ ہوتا ہے کہ ان کا کلام ایک مخصوص زندگی اور سماج کی خاص ضروریات کے وقت کام دے سکتا ہے اور وہ ٹھیٹھ ہندوستانی اصطلاحات، مرکبات اور محاورات سے مملو ہے۔

ہمارے عوام کو گفتگو اور بول چال نیز تحریروں میں ان الفاظ کی ضرورت کم ہی پیش آتی ہے، لیکن وہ ہمارا ایک کلاسیکی سرمایہ کہا جاسکتا ہے۔

نظیر ہماری زبان کو ایک نیا اور زندگی کے لیے ناقابل فراموش خزینہ دے گیا ہے۔ اس کے کلام کی فرہنگ بھی لازمی

ہونا چاہیئے۔ اور وہ فرہنگ اردو زبان کا ایک اچھا نمونہ ہو گی لیکن اس کے محاورات اور الفاظ شاعر کے عہد سے آج تک ہمارے روزمرّہ میں کام نہیں آتے۔۔ وہ سب. کتابی صورت میں جمع ہو جانے سے محفوظ ہو سکتے ہیں۔

۳۔ اس کے بعد سوداؔ کی منزل ہے جس کا کلام خواہ وہ غزل ہو قصیدہ ہو یا ہجو، سب ہی مشکل مرکبات اور عزیب محاورات پر مبنی ہے اس کے بیشتر محاورات و مرکبات ہماری صبح و شام عوامی زبان میں شامل نہیں ـــــ یہاں ایک امر کی طرف مزید توجہ دلادی جائے اور وہ یہ کہ مدحیہ قصائد میں اور خصوصاً گھوڑے کی تعریف میں سوداؔ نے بھی انیسؔ کی طرح داستان امیر حمزہ سے بہت کچھ اخذ کیا ہے اور ان میں سے خاصی اصطلاحات .... داستان امیر حمزہ اور دوسری داستانوں کی مرہون منت ہیں۔ بلکہ بعض جگہ تو سوداؔ نے من و عنہ نقل ہی کر دیا ہے ان کی تفصیل اس وقت میرے منصب سے ماوراں ہے ـــــ چند جملوں کے ذریعہ سوداؔ کے کلام کے ایک گوشہ پر اور روشنی ڈالنا تھی۔ اس لیے جملۂ معترضہ کے طور پر پیش کیا گیا۔

۴۔ ذوقؔ کے خصوصاً قصائد میں اور عموماً دیگر اصناف میں قوافی اور ردیف کی مشکلات اور دوراز کار محاورات شامل ہیں

۵۔ آخر میں غالبؔ کا نام پیش کیا گیا۔

غالبؔ اور انیسؔ کا عہد قطعی ایک ہے۔ سنہ ولادت اور سنہ وفات میں بھی چند سال کا فرق ہے۔ گویا کہ دونوں ایک ہی زمانے میں پروان چڑھے۔

غالبؔ کے کلام میں، زبان و بیان، الفاظ، محاورات اور روزمرہ کی وہ تمام آمیزش موجود ہے، جو انیسؔ کے یہاں عام طور پر ملتی ہے۔

سب سے بڑی موانست و مواخات یہ بھی نظر آتی ہے کہ دونوں کے یہاں بعض بندشیں، روزمرہ، بول چال اور الفاظ کے متعدد معنی و مطالب ایسے ہیں، جو آج بھی ہماری تحریروں اور گفتگو میں غیر ارادی طور پر آجاتے ہیں۔ بلکہ بعض لوگ تو غالبؔ کا رنگ بیان اور الفاظ کو اپنی تحریروں میں عمداً شامل کرنے کی کوشش کرتے ہیں حتیٰ کہ ہمارے معاصرین غالبؔ اور اقبالؔ کے الفاظ و مرکبات کے تحول کو اتنا ضروری سمجھتے ہیں حتیٰ کہ ان کی تحریروں میں خاصی آورد پیدا ہو جاتی ہے۔ المختصر غالبؔ الفاظ اور محاورات و روزمرّہ کا ایسا سرمایہ دے گیا ہے جو آج تک ہماری صبح و شام کی زندگی میں استعمال ہوتا ہے اور صرف اردو کلام ہی نہیں بلکہ ان دونوں شعرا کے فارسی کلام کے مرکبات بھی بعض مفکرین کے انشا میں شامل نظر آتے ہیں، غالبؔ کے فارسی کلام میں بھی ایسے مرکبات اور الفاظ موجود ہیں جو اردو ادب میں شامل ہو چکے ہیں۔

پیش نظر سطور محض ایک اجمالی جائزہ لینے کے لیے پیش کی گئیں۔ یہ پہلے بھی عرض کیا گیا کہ مجھے کسی ذات پر تنقید یا کسی کی تنقیص و برتری مقصود نہیں۔ لیکن بغیر کسی پس منظر کے کوئی مسئلہ کیسے حل کیا جا سکتا ہے۔

لکھنؤ، دلی اور پنجاب | ایک وہ عہد بھی تھا، جب دلی اور لکھنؤ کی زبان کو الگ الگ دیکھا جاتا تھا، دونوں متفاوت

کی تذکیر و تانیث، لہجہ، روزمرہ، بول چال اور متعدد الفاظ کے معنوں میں مواقع کے لحاظ سے بہت فرق ہونے کے سبب اندازہ ہو جاتا کہ یہ دلی ہے اور یہ لکھنؤ ہے چنانچہ اس کے لیے باقاعدہ اکھاڑے رہے ہیں ایسے امتیازات ہمارے ادبا و شعراء کے یہاں موجود ہیں اسی طرح حیدر آباد کا لب و لہجہ اور زبان چند ہی جملوں کے بعد آج بھی اپنے کو ممیز کر دیتی ہے۔
نیز پنجاب کے وہ ادبا و شعراء جنھوں نے اوائل عمر ہی سے اردو تعلیم پائی ہے، اردو ماحول میں زندگی گزاری ہے اور ان کا سرمایہ حیات اردو ہی ہے، ان کی انشا اور شاعری میں اقبال جیسی چاشنیاں ملتی ہیں۔
چنانچہ وہ وقت ایسا گزر گیا جب یہ سب الگ الگ اسکول کی حیثیت رکھتے تھے۔
غرض یہ کہ ہاں کہتا کہ دلی اور لکھنؤ کا شاعر یہ زبان خود اپنی زبان بتاتا ہے، چنانچہ مومن، داغ اور بعض دوسرے شعرا کی زبان و بیان میں لکھنؤ کے لہجے اور روزمرہ کے مقابلے میں ایسے امتیازات نظر آتے ہیں۔
انیس کی زبان میں امتزاج :- ان شعرا کے بعد انیس کے متعلق بھی چند معروضات پیش کر دی جائیں۔ اور وہ یہ کہ راقم الحروف کی نگاہوں سے تا این وقت انیس کے سوا لاکھ سے زاید اشعار گزر چکے ہیں، جن کا میں نے بالاستیعاب مطالعہ کیا ہے۔
انیس نے عربی، فارسی، ہندی، سنسکرت اور ترکی زبانوں کے الفاظ سے جا بجا کام لیا ہے۔ ظاہر ہے کہ جس شاعر کا کلام اتنی وسیع تعداد میں ملتا ہے اس کے پیش نظر الفاظ کا لاتعداد خزینہ ہونا ضروری ہے ورنہ وہ الفاظ کی تکرار کے بہتات سے اکتا کر خود بخود ہاتھ سے قلم رکھ دے گا۔
انیس کے کلام میں رنگا رنگی اور گوناگوں مضامین و عنوانات کے سبب ان سب زبانوں کے الفاظ آمد کی صورت میں شامل ہیں۔
فارسی عربی مرکبات، اردو فارسی، ہندی، سنسکرت اور فارسی و عربی الفاظ کی تراکیب سے ان کا کلام مولود ملو نظر آتا ہے۔ ان کو محاورات و اصطلاحات اور روزمرہ کی تلاش و جستجو کی ضرورت پیش نہیں آتی اور نہ وہ نازک ترکیبوں اور صنائع بدائع کی تلاش میں سرگرداں رہتے ہیں بلکہ تمام محاورات، روزمرہ اور بول چال ان کے کلام میں اس طرح آ جاتے ہیں جیسے یہی لفظ اس موقع و محل کے لیے ضروری تھا اور کسی دوسرے لفظ کا شمول کلام کو معیوب بنا دیتا۔
چنانچہ انیس بھی ان دونوں سرچشموں کا دو آبہ اور مخزن کہلائے جا سکتے ہیں۔ ایک طرف وہ میر حسن دہلوی دادا (دادا) کی زبان اختیار کر لیتے ہیں اور اس پر فخر کرتے نظر آتے ہیں، دوسری طرف لکھنؤ کی زبان تو ان کی زبان تھی ہی، اور ان کا کلام لکھنؤ کی اعلیٰ زبان کا عکاس اور آئینہ دار ہے۔ ان کے لہجہ، الفاظ محاورات مرکبات، روزمرہ اور بول چال میں اگرچہ لکھنوی انداز بیشتر شامل ہو۔ لیکن بعض مقامات پر وہ دہلوی زبان کا نمونہ بن جاتے ہیں۔

معترضین پر جھنجلا اٹھتے ہیں۔ چنانچہ ایک مکمل مرثیہ اسی جھنجلاہٹ کا آئینہ دار اور ان کے دعوے کی دلیل ہے اور وہ انیس کے معرکتہ الآرا کلام میں شامل ہے۔

مرثیہ کا مطلع ہے: دشت وغا میں نورِ خدا کا ظہور ہے

یہ مرثیہ ۶۵ بند پر مشتمل ہے اور اس کی زبان از اول تا آخر دلی کی زبان ہے، جس پر یہ کہہ کر فخر کرتے ہیں:

بس اے انیس بزم میں ہے نالۂ و فغاں
پوچھ ان کے دل سے جو ہیں سخن فہم نکتہ داں
حق ہے سنا نہیں کبھی اس حسن کا بیاں
گویا کہ یہ خلیق کی ہے سر بسر زباں
سچ ہے کہ اس زباں کو کوئی جانتا نہیں
جو جانتا ہے اور کو وہ مانتا نہیں

اس طرف محض اس لیے توجہ مبذول کرائی گئی کہ انیس کے یہاں بول چال اور روزمرہ میں ہمہ گیری ملتی ہے۔ اس کے علاوہ ہندی سنسکرت اور عربی فارسی الفاظ کی ترکیبوں کا استعمال اس طرح کر جاتے ہیں کہ نہ فصاحت میں سرمو فرق ہے — اور نہ کہیں مغائرت کا شائبہ ہی ہوتا ہے۔

انیس کی زبان نیز روزمرہ اور بول چال کے سلسلہ میں چند مصرعے یہاں پیش کر دوں جو ان کی زبان کا آئینہ دار ہیں خصوصاً جس حسن و خوبی سے عربی اور سنسکرت کے مرکبات استعمال کرتے ہیں، اسی طرح سادگی زبان کی مثالیں بھی ملتی ہیں اور یہ زبان و لہجہ، دلی، لکھنؤ اور حیدرآباد کا ملا جلا ہے — کہتے ہیں ؎

دولھا بھی بنے، مر بھی گئے تیرہ برس میں

اک مقام پر بڑا بھائی اپنے چھوٹے بھائی کا غیظ و غصہ فرو کرنے اور جنگ سے بچنے کی تدبیر کر رہا ہے، کہتے ہیں ؎

مصرع: آؤ بھی، غیظ دور کرو، مانو بات کو

یا۔ جانے دو آؤ، دور کرو دھیان ہو کدھر

یہاں ایک مصرع میں بول چال کے کئی جملے جمع کر دیے ہیں۔

ایک مصرعہ میں بالکل عام بول چال نظم کرتے ہیں، لیکن فصاحت میں کوئی فرق نہیں آتا۔ کہتے ہیں ؎

خدا بخشے، ابھی کیا عمر تھی مرنے والوں کی

ایک مصرعہ اور پیش کر دوں جو عورتوں کی زبان کا نمونہ ہے، کہتے ہیں ؎

ہے ہے حسین، محمد کی یادگار

اسی طرح سیکڑوں مقامات پر جہاں جہاں عورتوں کی زبان نظم کی ہے وہاں محسوس نہیں ہو پاتا کہ یہ فقرہ مرد کہہ رہا ہے یا عورت کی زبان سے نقل کیا جا رہا ہے۔ کہتے ہیں ؎

اللہ[1]، تو نے آن کے اب لی مری خبر

ایک مقام پر کہا ہے ؎

بھیا، جائیو کہ یہ ظاہر کا پیار ہے

یہ تمام الفاظ دلّی اور لکھنؤ کی ملی جلی زبان، عوامی بول چال اور روزمرّہ کے ہیں، ان میں نہ آورد ہے اور نہ غرابت کا کوئی شائبہ اور اسی سادگی کے بعد جب عالمانہ زبان و بیان کی ضرورت ہوتی ہے تو اس کلام کے سمجھنے کے لیے تحقیق کی ضرورت پڑ جاتی ہے۔ مثلاً رباعی ہے:

ساحل پہ ابھی تھا کہ اُدھر جا اترا ۔۔۔ تا شرع چڑھی کوئی نہ پردا اترا

تھا کشتیٔ[2] احمد سے علاقہ جن کو ۔۔۔ دریا سے سلامت وہی بیڑا اترا

شرع[2] چڑھنا ۔ پردہ اترنا ۔ دونوں ستار سے متعلق اصطلاحات اور محاورات ہیں ۔ دوسری طرف شرع چڑھنا اور پردہ اترنا کشتی کے بادبان کے لیے بولے جاتے ہیں، اسی طرح کشتیٔ احمد (آں حضرت صلعم کی کشتی) میں ایک[2] آیۃ قرآنی کی طرف اشارہ بھی ہے، اس کے اظہار کی ضرورت اس لیے پیش آئی کہ انیس کو کسی ایک صنفِ کلام سے مخصوص نہیں کیا جا سکتا ہے اور نہ ان کی زبان و بیان کو کسی خاص طبقہ یا حصّہ سے منتقص کیا جا سکتا ہے۔

ان کے یہاں دلّی، لکھنؤ، حیدرآباد حتیٰ کہ بعض الفاظ پوربی زبان کے بھی موجود ہیں۔ یہ امتزاج ان کے کلام میں جا بجا مل جاتا ہے۔

انیس اور مرثیہ میں نے ایک مقالے میں خصوصاً اس مسئلہ پر زور دیا تھا کہ میر انیس کو اپنی خوش قسمتی یا بد قسمتی سے مرثیہ گوئی کی طرف آنا پڑا، حالانکہ وہ کچھ اور ہونا چاہتے تھے۔

اودھ کی حکومت اور معاشرہ اُس وقت مرثیہ گوئی کے لیے سازگار ہی نہیں بلکہ باغ و بہار بنا ہوا تھا، لیکن اُس عہد کے بعد ہی جو نقصان انیس کو پہنچا وہ ناقابل فراموش ہو گیا بلکہ بعض لوگوں کی نگاہ میں وہ اردو شعراء میں نہ ہونے کے برابر رہ گئے ہیں۔

---

[1] دیکھیے ردیف میں۔ [2] تلمیحات میں ملاحظہ فرمائیے۔

میر انیس کا مطالعہ عوام اور خواص نے حتیٰ کہ مرثیہ کے شائقین نے بھی اُس گہری نظر سے نہیں کیا، جو اس کا حق تھا۔ ایک طبقہ نے تو محض رونے رلانے کے پیش نظر پڑھا اور اس کے آگے کچھ سوچنے کی زحمت ہی نہ کی۔ لیکن میں عرض کروں کہ انیس کے یہاں رثائیت کا عنصر تقریباً آٹھواں حصہ رہ جاتا ہے۔ باقی تمام کلام دوسرے اصناف و اقسام یا موضوعات و عنوانات سے مملو ہے۔

حمد، نعت، منقبت، مدح، قصیدہ، مثنوی، غزل، اس کے ماورا عمرانیات، جمالیات، سیاسیات، جنگ اور ان تمام موضوعات کے مختلف گوشے بھی ان کے پیش نظر رہے ہیں۔

تو کسی زبان کے ایک ایسے شاعر کے لیے جس نے اپنے کلام میں زندگی کے رنگا رنگ چمن زار کا مظاہرہ کیا ہو، اس کی زبان اور بیان کی گوناگوں کیفیات کے ادراک کے لیے عمیق نگاہوں نیز خندہ پیشانی کی ضرورت ہے، ورنہ اس کے ساتھ ناانصافی ہوگی۔

عجیب سی بات ہے کہ انیس کے متعلق صرف یہ کہہ کر کہ وہ مرثیہ گو شاعر ہے۔ نظر انداز کر دیا گیا — حتیٰ کہ اس کے کلام سے انتخابات بھی صرف صنف مرثیہ کے پیش نظر کیے جاتے رہے، نیز جتنے مقدمے اور دیباچے لکھے گئے، وہ بھی صنفِ مرثیہ کے ماتحت ہی لکھے گئے۔

یہ محض اس لیے ہوتا رہا کہ انیس کے کلام کا بالاستیعاب مطالعہ نہ ہو سکا۔ اس کے کلام کے محاسن کو دیکھنے کی کوشش نہیں کی گئی۔ اس سلسلے میں مختلف مفکرین کے مختلف انداز رہے اور سب نے اپنے ذاتی نظریات کے ماتحت وقت دیا۔ انیس کے کلام میں صبح و شام، رات، موسم، گرمی، سردی، زندگی کی صعوبات اور دوسرے مسائل سب ہی کھل جاتے ہیں جن کو خندہ پیشانی کے ساتھ مختلف زاویوں سے پڑھنے کی ضرورت ہے، ہمارے علمائے ادب کی نگاہیں انیس پر جمی بھی ہیں ——— خصوصاً علامہ شبلی نے پہلے پہل روشناس کیا، اس کے مختلف محاسن کلام کو اُجاگر کیا اور بعض ایسے اہم پہلوؤں پر ان کی نگاہیں پہنچیں جو انیس کی انفرادیت کا عکاس بن گئیں۔

شبلی کے بعد مولانا حالی اور متعدد اکابرین اور علمائے ادب نے انیس کے کلام کے غوامض کی طرف اشارے کیے حتیٰ کہ اُردو زبان اور انیس کو لازم و ملزوم کی منزل تک پہنچا دیا گیا اور یہ بھی کہا گیا کہ اگر اردو زبان کو عالمی زبانوں کے سامنے رکھنا ہے تو انیس کا کلام پیش کرنا ناگزیر ہوگا، لیکن ہنوز کوئی ایسا اقدام نہیں کیا گیا، جس سے اُن علماء کے وہ مشورے پایۂ ثبوت کو پہنچ سکتے۔

کلامِ انیس سے دلچسپی کے اسباب | میں نے موجودہ فرہنگ پیش کرنے کا عزم کیا جو کسی مخصوص زاویۂ نگاہ کے ماتحت نہ تھا بلکہ یہ جذبہ انیس کے کلام کے مطالعہ کے نتائج نیز بعض اکابرین کے مشوروں کے بعد اُبھرا، اور نہ میں نے کلامِ انیس کو مرثیہ کی حیثیت سے پڑھا تھا بلکہ جس طرح اردو فارسی ادب، دواوین، کلیات اور داستانیں کہانیاں مطالعے میں رہیں

اسی طرح کلام انیس بھی پڑھتا رہا۔ ہاں یہ خصوصیت دلچسپی بڑھانے میں ضرور پیدا ہوئی کہ یہ کلام مختلف النوع موضوعات پر مبنی ہو اسکے مطالعے کے دوران کہیں غزل کا لطف آتا ہے، کسی جگہ قصیدے کا، کہیں مثنوی کی واقعہ نگاری شروع ہو جاتی ہے اور کہیں مکالمہ اور ڈرامہ۔ کہیں ماں سے بیٹے کی گفتگو کہیں باپ بیٹے، بھائی بھائی اور کہیں شوہر اور بیوی کی باہمی باتیں مطالعے میں آتی ہیں، تو کہیں جنگ کا میدان سامنے آگیا، جہاں باجوں کا شور سنائی دینے لگتا ہے! ادا انھیں رنگا رنگیوں کے سبب طبیعت پر گرانی نہیں ہوتی۔

ان امور کے علاوہ انیس کا روزمرہ، بول چال، محاورات اور اصطلاحات کی طرف جب نظر گئی تو اردو فارسی اور عربی کے مختلف النوع الفاظ سے اُن کے کلام کو مالا مال پایا۔ انھیں اسباب، وجوہ کے پیش نظر خیال آیا کہ انیس کے کلام سے مختلف زبانوں کے مرکبات و محاورات کی ملی جلی ایک خاصی فرہنگ تیار ہو سکتی ہے۔

بابائے اردو مولوی عبدالحق مرحوم سے تبادلۂ خیال اتفاقاً مجھے یہ شرف حاصل ہے کہ ہندوستان اور بر صغیر کے بیشتر علمائے ادب سے براہ راست شرف نیاز و صحبت کے خاصے مواقع ملے، اس سلسلہ میں میرا یہ دعوی تو نہیں کہ کسی دوسرے کو یہ شرف حاصل نہ ہوگا۔ لیکن یہ کہنے والی بات ضرور ہے کہ بلند پایہ ادبا اور محققین میں سے بیشتر حضرات کی خدمات کا شرف حاصل کر چکا ہوں۔

۱۹۵۶ء کی بات ہے، اُس وقت کراچی میں مولوی عبدالحق صاحب ایک مقید کی سی زندگی گزار رہے تھے۔ اول تو بذاتہٖ مفلوج ہو چکے تھے، پھر انقلاب زمانہ نے دوستوں اور بیگانوں کو بھی بیگانہ بنا کر بالکل ناکارہ کر دیا تھا۔ مرحوم کی بینائی تقریباً جا چکی تھی، قوت شنوائی نے جواب دے دیا تھا۔ لائبریری کی تالابندی ہو چکی تھی، اردو کالج سے کوئی علاقہ نہ رہ گیا تھا۔ کتاب کا مطالعہ تقریباً چھوٹ چکا تھا۔۔۔ ایک لاچار زندگی تھی اور ضعیفی۔ اللہ اکبر۔

چنانچہ پہلی بار ڈاکٹر عبادت بریلوی صاحب کے ساتھ میں بھی سلام کرنے حاضر ہوا، ڈاکٹر عبادت بریلوی صاحب سے مرحوم بابائے اردو کو بڑا خلوص اور قربت تھی۔ پہلی ملاقات تین گھنٹے جاری رہی اور رخصتی سلام کے وقت فرمانے لگے:۔

جب تم یہاں ہو تو آجایا کرو۔

اس کے بعد برابر نیاز حاصل کرنے کا موقع ملتا رہا۔

اُس وقت بابائے اردو سے بات کرنا خاصا شفقت کا کام تھا، لیکن وہ معلومات کا خزانہ تھے اور میں اس ذریں وقت سے مستفیض ہونا چاہتا تھا، چنانچہ ایک بار اپنی تشفیِ قلب کے لیے عرض کیا۔

جناب نے میر انیس کا کلام تو ملاحظہ فرمایا ہو گا۔

فرمانے لگے: ہاں، پڑھا ہے، مگر اس کے مکمل مطالعے کے لیے تو بڑے وقت کی ضرورت ہے، میں مرثیہ نہیں

پڑھتا۔ انیسؔ کا کلام پڑھتا ہوں۔

میں نے عرض کیا: زبان کے اعتبار سے انیسؔ کے متعلق جناب کا کیا خیال ہے؟

مسکراتے ہوئے ارشاد ہوا۔

مولوی[1] سید احمد نے لکھا ہے کہ انیسؔ محاورات کا بادشاہ تھا۔

میں نے کان کے بالکل قریب جا کر پھر عرض کیا۔

مگر میں تو جناب کی ذاتی رائے سے مستفیض ہونا چاہتا تھا۔

ارشاد ہوا: انیسؔ اس سے بھی کچھ آگے تھا۔

اتنے بلند پایہ شاعر کے لیے آپ نے اپنا کوئی وقت نہیں دیا۔

فرمانے لگے: بڑا طویل کام ہے وہ میرے پیچھے چھوٹے چھوٹے دوسرے کام ہی کیا کم لگے رہے۔ پھر فرمایا، انیسؔ کی زبان سنگم ہے چند زبانوں اور مختلف قسم کے الفاظ کا، جو ہمارے دوسرے شعراء کے یہاں کمیاب ہے۔

میری زبان سے بے ساختہ نکلا: میں سمجھ نہیں سکا۔

ہمارا ہر شاعر صرف ایک صنف پر عبور رکھتا ہے اور اسی کا وہ استاد یا شاعر کہلاتا ہے اس کو مخصوص کسی ایک صنف سے متصف کیا جاتا ہے۔ لیکن انیسؔ کا کلام مجموعہ ہے زندگی اور شاعری کے مختلف پہلوؤں کا۔ انیسؔ کی زبان سے متعدد چشمے پھوٹ نکلتے ہیں، جو ادب میں خاصے اضافے کا سبب ہیں.... مگر ہاں، یہ کام عابد صاحب کر سکتے ہیں ــ تم جانتے ہو عابد صاحب کو ــ عرض کیا، ایک بار سلام کرنے دلّی جا چکا ہوں۔ فرمایا، ہاں وہ لغت لکھنے پر حادی ہیں۔ بابائے اردو آگے بھی کچھ فرماتے: لیکن ایک صاحب آگئے اور سلسلۂ کلام منقطع ہو گیا ــ بات ختم ہو گئی۔

بابائے اردو کے ان جملوں نے گویا کہ میرے ذہن کو اس کام کے لیے عملی طور پر آمادہ کیا۔

میر انیسؔ کے اُردو الفاظ، محاورات اور روزمرہ کی تلاش و جمع سے کام کی ابتدا ہوئی۔ اور کچھ ہی دنوں بعد اندازہ ہو گیا کہ انیسؔ کے کلام سے حقیقتاً ایک معیاری اور بسیط فرہنگ تیار ہو سکتی ہے۔

لہجہ اور روزمرّہ اگرچہ اردو کے لیے دلّی، حیدرآباد اور لکھنؤ سب ہی ایک منزل میں آگئے ہیں، اب تو نہ اردو کا کوئی مامن و ملجا ہے اور نہ پناہ گاہ ــــ

یہ بیچاری دربدر کی ٹھوکریں کھاتی پھر رہی ہے، محض چند ایسی شخصیتیں اس کے ہاتھ ضرور لگ گئی ہیں، جنھوں نے اس پر ترس کھا کر یا اپناہت کے سبب اپنے دامانِ عافیت میں پناہ دی ہے۔

---

[1] صاحبِ فرہنگِ آصفیہ۔

اس کے علاوہ اب نہ اس کا کوئی اسکول ہے نہ کوئی آماجگاہ، لیکن مختلف مقامات کے لہجہ اور الفاظ میں نمایاں فرق اب بھی موجود ہے۔

یہاں جملۂ معترضہ کے طور پر ایک بات عرض کرتا چلوں۔

دلّی کی زبان اور رسوم کے اثرات، پورب میں سرحد شاہجہانپور تک۔ کچھ نہ کچھ ملتے ہیں، ان مقامات کے معاشرے میں دلّی رچی بسی ہے۔ خصوصاً میرا آبائی وطن امروہہ، دلّی سے محض ۸۰ میل کے فاصلے پر آباد ہے، چنانچہ میری پرورش، رہن سہن، معاشرہ، بود و باش، موت و حیات، شادی و غم، رسم و رواج، زبان اور لہجہ میں تمام تر دلّی کے اثرات جاری و ساری ہیں۔ دلّی کا مکمل معاشرہ میری گھٹّی میں ملا جلا ہے ...... دلّی کی بول چال، عوامی زبان اور ماحول میرا ذاتی ماحول اور معاشرہ ہے۔

[illegible] میں لکھنؤ منتقل ہوا اور زندگی کے ۳۲ سال لکھنؤ میں گزارے۔ لکھنؤ کی شعری محفلوں اور شعرا کی صحبت میں بیٹھنے کا موقع تو نہیں ملا لیکن متعدد زباندانوں اور علمائے ادب کی زبان اور بول چال سے برابر مستفیض ہوتا رہا، ساتھ ہی لکھنؤ کی بعض عزیز خواتین سے گفتگو کے مواقع بھی ملتے رہے، اُن میں بعض مخدّرات تو ایسی بھی تھیں جن کی عمریں ۹۵ سال سے بھی متجاوز ہو چکی تھیں، اُن کی زبان اور گفتگو میں روزمرّہ کا استعمال سُن کر احساس ہوتا تھا کہ میری زبان اور لکھنؤ کے روزمرہ اور بول چال میں نمایاں فرق ہے۔ اس کے علاوہ وہاں کے قدیم خاندانوں کے بزرگوں سے بھی استفادات کے مواقع ملتے رہے۔ دلّی کی رسوم، آداب، تہذیب اور گھریلو زبان سے میرا لہجہ اور زبان مختلف تھی اور جگہ جگہ ایسے اختلافات سے اُلجھن سی پیدا ہونے لگتی تھی۔

چنانچہ فرہنگ۔ انیس کے سلسلہ میں خاصے محاورات، روزمرہ یا رسوم سے متعلق ایسے مواقع ملے جن کی معلومات محض ذاتی گفتگو اور ماحول سے ہو سکی۔ مثلاً

چادر ڈھلکنا:۔ لکھنؤ کی مستورات کا محاورہ ہے اور اس کو بدشگونی متصوّر کیا جاتا ہے۔ اُن کے خیال میں جس عورت کے متعلق یہ محاورہ استعمال ہوتا ہے وہ یا تو بیوہ ہو جائے گی یا اس کا بیٹا اس سے بچھڑ جائے گا۔

...... اسی طرح کے بہت سے محاورے ایسے ہیں جو لکھنؤ یا قرب و جوار میں بولے جاتے ہیں۔

فرہنگ کا متضاد انداز ترتیب لُغات کے مرتبین کا اوّلین کام الفاظ و محاورات کی جمع و تدوین ہوتا ہے اس کے بعد ان کے معنی اور آخر میں استنادات کی جستجو کرتے ہیں، لیکن موجودہ فرہنگ کا مآخذ سرچشمہ محض ایک شاعر کا کلام ہے لہٰذا اس کا انداز تدوین بھی متضاد ہی رہا، چنانچہ اوّل کلامِ انیس سے محاورات، روزمرہ اور اصطلاحات وغیرہ کا استخراج کیا گیا۔ اس انداز ترتیب میں ایک دشواری بھی پیش آئی۔ اور وہ یہ کہ بعض محاورے دو اور تین مصرعوں کے الفاظ سے

اقتباس کیے گئے، لیکن اس کے برعکس ایک ہی مصرعے میں دو، دو اور تین تین محاورے اور روزمرہ بھی ملے، اس طرح بعض محاورے . . . . . کے لیے ایک مصرع، بعض کے لیے دو اور بعض مقامات پر تین مصرعے شامل کیے گئے، حتیٰ کہ بعض مقامات پر پورا بند بھی شامل کرنا پڑا تاکہ شائقین کے سامنے پورے سیاق و سباق کے ساتھ محاورہ آجائے۔ اب نہیں کہہ سکتا کہ اول الذکر اور موخر الذکر طریقہ کار میں نسبتاً کون سا دشوار ہے، لیکن مجھے زیادہ دشواری پیش نہیں آئی، اس لیے کہ ایک مکمل لغت کی تدوین کی خدمت انجام دے چکا تھا[1] جس کی وجہ سے خاصے محاورات و اصطلاحات ذہن میں موجود تھے۔ ساتھ ہی کم و بیش یہ بھی اندازہ تھا کہ ہماری اردو لغات میں کون کونسی لغت کس معیار کی ہے، ان میں سے کتنے محاورات اور اصطلاحات، روزمرہ اور بول چال ہمارے موجودہ معاشرے میں استعمال کے لائق ہیں اور کون سے تقریباً متروک ہو چکے ہیں۔ عوام و خواص کی زبان میں کیا امتیازات ہوتے ہیں۔ کن شعراء کا کلام سند کے طور پر لغت میں شامل کیا گیا ہے اور وہ شعراء کن اقدار و منازل پر فائز ہیں اور آیا ان کے اشعار سے واقعی کسی محاورہ کا استخراج ممکن ہے بھی کہ نہیں۔

ترتیب فرہنگ کا عظیم مقصد موجودہ فرہنگ سے ایک اندازہ یہ بھی ہوسکے گا کہ انیس نے کن الفاظ کو کن کن مواقع پر نظم کیا ہے۔ کس قسم کی مناسب اور حسب موقع و محل تشبیہات اور استعارات کی طرف ان کی نگاہیں رہی ہیں اور وہ تمام الفاظ اور مرکبات بے ساختگی کے ساتھ نظم ہوتے چلے گئے ہیں۔

بعض لوگوں کو یہ اعتراض ہو سکتا ہے کہ فرہنگ میں ایسے زوائد شامل ہیں، جو ہمارے عوام کے زبان زد ہیں مثلاً ایسے، یہ، وہ، کوئی، ۔ اللہ۔ ایک۔ اک۔ ایک ایک۔ اور۔ اور وہ وغیرہ لیکن ان کا شمول کسی شاعر یا ادیب کی مخصوص فرہنگ میں اس لیے ضروری ہے کہ مخصوص صوت اور لہجہ کے تغیر کے ساتھ ان الفاظ اور کلمات کے معنی میں کتنا فرق برتا گیا ہے۔ اسی قسم کے تمام الفاظ و کلمات ہماری زبان کے لیے ایک سرمایہ ہو سکتے ہیں۔

لہجوں کے تغیر و تبدل سے معنوں میں جو فرق پیدا ہوئے ہیں، ان کا شمول محض معنوں کو دکھانے کے لیے نہیں ہوتا بلکہ اس سے شاعر یا ادیب کی تبحر علمی کا اندازہ ہوتا ہے۔ اور فرہنگ کا یہی اصل مقصد اور حق محدود ہو جاتا ہے، ورنہ فرہنگ کی افادیت میں کمی آجائے گی۔

ایک طرف انیس کے عہد میں دلی اور لکھنؤ دونوں جگہ کے شعراء قدیم الفاظ و محاورات کو ترک کر رہے تھے، عوامی زبان کے استعمال کو سوقیانہ زبان سے تعبیر کیا جانے لگا تھا۔ خصوصاً ناسخ نے بیشتر قدیم الفاظ کو ترک کر دیا تھا اور یہی جذبات دلی کے شعراء اور

---

[1] ایک لاکھ سے زائد الفاظ و محاورات پر مشتمل ایک بسیط لغت شیخ غلام علی اینڈ سنز پبلشرز لاہور کے لیے مرتب کر چکا ہوں۔

ادیبوں میں ابھر رہے تھے۔ لیکن انیس نے ان تمام متروکات کو استعمال کیا اور ایسے تمام الفاظ شامل کیے ہیں جو مصحفی، میر تقی میر، سودا اور انشا کے یہاں ملتے ہیں، ان کے کلام میں قدیم اور جدید زبان کا امتزاج ہر جگہ موجود ہے۔ ان کے یہاں ڈیڑھ سو سال پہلے تک کی زبان کے الفاظ بھی مل جاتے ہیں۔ وہ ان تمام الفاظ کو اس طرح نظم کر جاتے ہیں، جن میں چاشنی اور نمک کے ساتھ جدید زبان کا لطف آنے لگتا ہے۔

مثلاً بھائیاں، کھائیاں، چھایاں، تلک، سٹھلانا، سٹھلا دینا وغیرہ۔

فرہنگِ انیس کے چند مشمولات | فرہنگ میں زیر نظر امور کو ملحوظ رکھنے کی کوشش کی گئی ہے۔

۱۔ عربی، فارسی کے مفردات شاذ ہی شامل کیے گئے ہیں، اس لیے کہ وہ سب عربی فارسی لغات میں مل سکتے ہیں۔

۲۔ مرکبات:۔ اردو فارسی، عربی، ہندی، سنسکرت کے باہمی مرکبات کو از اول تا آخر شامل کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

۳۔ فوجی ساز و سامان، ہتھیار اور متعلقہ اجزا حتی الامکان شامل کیے ہیں۔

۴۔ محاورات۔ از اول تا آخر شامل ہیں، ممکن ہے کہ کچھ نظر انداز ہو گئے ہوں۔

۵۔ اصطلاحات مع استنادات موجود ہیں۔

روزمرہ[1] اور بول چال کی نشان دہی کی کوشش کی ہے، اس سلسلے میں ممکن ہے کہ روزمرہ اور بول چال کو الگ الگ کرنے میں کہیں کمی ہو گئی ہو۔

۶۔ ضرب الامثال اور مقولے کی الگ الگ نشاندہی کر دی گئی ہے۔

۷۔ ہندی اور سنسکرت کے تمام الفاظ، خواہ آسان ہوں یا مشکل شامل فرہنگ ہیں۔

۸۔ تذکیر و تانیث بھی لکھی گئی ہے اور اگر دونوں میں کوئی فرق ہے تو اس کی نشاندہی بھی کی ہے۔

۹۔ ضروری تشبیہات شامل ہیں۔

۱۰۔ بعض مقامات پر استعاروں کی نشاندہی بھی کر دی ہے

۱۱۔ عام صنائع بھی لکھ دی گئی ہے۔

۱۲۔ ضروری تلمیحات الگ لکھ دی گئی ہیں۔

انیس اور محاورات | موجودہ پہلی جلد میں کئی ہزار محاورات شامل ہیں، ان میں بعض محاورات ایسے بھی ملے جو دوسرے

---

[1] روزمرہ اور بول چال یا مقولہ اور ضرب الامثال میں قدرے فرق ہے، اس امتیاز کو حتی الامکان پیش نظر رکھا گیا ہے۔

شعرا کے یہاں تقریباً نایاب ہیں اور وہ میر انیس کے مخصوص کہے جاسکتے ہیں۔ مگر وہ تمام کے تمام ہمارے موجودہ عہد میں بولے اور سمجھے جاتے ہیں اور آج کی زبان اُن سے مانوس ہے۔

انیس کے رزمیہ کلام میں آلات حرب وضرب کی اصطلاحات کا مسئلہ بھی پیش نظر رہا، انھوں نے ایک ہتھیار کے مختلف اجزا اور ہر جز کے فارسی وہندی اور عربی نام کلام میں الگ الگ نظم کیے ہیں۔

مثلاً تلوار کے سات آٹھ اجزا کو مختلف اسما کے ساتھ الگ الگ زبانوں میں نظم کیا ہے، اسی طرح تیر، نیزہ، برچھی وغیرہ کے مختلف نام اور ان کے اجزا لکھے ہیں۔

مشکل یہ ہے کہ ہماری اردو لغات میں معدودے چند ناموں کے علاوہ وہ نام اور اجزا نایاب ہیں۔ اس کے علاوہ بعض اسلحہ جات کے معنی لکھنے کے باوجود بھی، تاوقتیکہ عملی طور پر نگاہوں کے سامنے نہ ہوں اُن کو صحیح طور پر سمجھنا اور لطف اندوز ہونا مشکل تھا، چنانچہ میدان جنگ، افواج، ہتھیار، اجزائے ہتھیار، جھنڈا، گھوڑا اور ان سب کے اجزا کی الگ الگ تصاویر پیش کر دی گئی ہیں، اور اعداد وشمار کے ذریعہ نشاندہی کر کے ان کی بھی فہرست شامل کر دی گئی ہے تاکہ وہ زیادہ سے زیادہ واضح ہو جائیں، ساتھ ہی اُن میں سے ہر ایک نام کی استنادات ردیف میں شامل ہیں۔

یہ سب کام میرے لیے تو ذرا طویل ہو گیا لیکن وہ الفاظ، جو اردو کی لغات میں اب تک نایاب ہیں۔ وہ اس فرہنگ میں مل سکیں گے۔

میر انیس کے علاوہ کسی دوسرے شاعر نے ہماری زبان کو یہ سرمایہ عطا نہیں کیا یہ سرمایہ انیس ہی کی دین ہے۔

اوپر عرض کیا گیا کہ ہماری زبان کے شعرا میں بعض ہی شعرا کے کچھ محاورات اور روزمرہ آج تک ہماری تقریر، گفتگو اور لکھنے پڑھنے میں شامل ہیں۔ لیکن انیس کے ۹۵ فیصدی محاورات، مرکبات، روزمرہ اور بول چال ہماری تحریر دل میں آج کل مروج ہیں، اور دن رات کی ہماری عام بول چال میں مستعمل ہیں۔ اس کے علاوہ انیس کے بعد کے شعرا نے بھی اُن محاورات اور مرکبات سے استفادہ کیا ہے۔

انیس کی زبان، مرکبات اور روزمرہ سے یہ محسوس نہیں ہوتا کہ یہ شاعر سو سال پہلے کا ہے، وہ ہمارے ہی عہد کا شاعر نظر آتا ہے، یہ خصوصیت انیس کے علاوہ غالب، مومن، داغ اور ناسخ کے کلام میں بھی جا بجا موجود ہے۔ فرق صرف اتنا ہے کہ جس شاعر کا کلام جتنا زیادہ ہے اتنا ہی اس کی دین میں اضافہ ہوا ہے۔

غالب کی طرح میر انیس نے بعض الفاظ، کلمات، مفردات اور مرکبات کو متعدد معنوں میں نظم کیا ہے۔ مثلاً اللہ، اورشان، یوں، ارے، صاحب۔ بی بی وغیرہ۔

بعض مقامات ایسے بھی مل جاتے ہیں جہاں انیس کی انفرادیت اُبھر آتی ہے۔ انھوں نے فارسی، عربی اور ہندی

الفاظ کو باہم ترتیب دے کر ایسے سیاق و سباق کے ساتھ پیش کیا ہے کہ وہ سب اردو کے آسان اور عام فہم الفاظ بن گئے ہیں ۔ یہ خصوصیت انیس کے یہاں جابجا نظر آتی ہے۔

انیس کے مرکبات اور اصطلاحات کے علاوہ خاصے محاورات بھی ہماری اردو لغات میں شامل نہیں حالانکہ وہ محاورات ہماری صبح و شام کی گفتگو میں شامل ہیں۔

ہماری اردو لغات بعض اوقات ہمارے صاحبانِ لغات، الفاظ و محاورات کے معنی لکھنے میں غیر محتاط ہو گئے ہیں، اگرچہ ان معنوں میں بظاہر کوئی امتیازی فرق نظر نہیں آتا۔ لیکن حقیقتاً بلحاظ زمانہ بین فرق آجاتا ہے۔ مثلاً آنا اور آجانا۔ کھانا اور کھاجانا، کرنا اور کر دینا۔ ملنا اور مل جانا، ہونا اور ہو جانا، بٹھانا، بٹھا دینا، اجڑنا، اجڑ جانا، نکالنا، نکال لینا وغیرہ میں بیشتر کوئی امتیاز پیش نظر نہیں رکھا گیا۔

اس کے علاوہ تعجب خیز بات یہ ہے کہ ہمارے کسی لغت میں بھی چہار درویش، داستان امیر حمزہ، طلسم ہوشربا، معز نامہ اور بعض دوسری قدیم کلاسیکی داستانوں کے الفاظ نایاب ہیں، اسی طرح میر انیس کے سینکڑوں محاورات اور اسلحہ جات کے اسمار اور جنگی اصطلاحات میں سے بیشتر ہمارے صاحبانِ لغات نظر انداز کر گئے ہیں۔

ان تمام لغات کا جائزہ اس طرح لیا جاسکتا ہے کہ:

۱۔ متشرقین کی لغات اور فرہنگوں کے بعد فرہنگ آصفیہ سب سے قدیم لغت ہے اور صاحب فرہنگ آصفیہ، میر انیس کی زبان اور محاورات کے بھی معترف ہیں، لیکن ان کے یہاں میر انیس کی اصطلاحات، محاورات یا آلات حرب و ضرب شامل نہیں۔

اس کے علاوہ ان کے یہاں بیشتر محاورات کے معنی ایسے شامل ہیں جو محاورے کے حقیقی تصور سے بعید ہیں۔

۲۔ اس کے بعد نور اللغات کا نمبر ہے، اس میں الف کی ردیف تو من وعن امیر اللغات کی نقل ہے، جملے، استنادات، فقرات، الفاظ، ترتیب اور معنوں میں کوئی فرق نہیں اور الف کی ردیف محض نقل کہی جاسکتی ہے، پھر بھی وہ فرہنگ آصفیہ سے خاصا آگے بڑھے ہیں۔ لیکن لازم و متعدی کے علاوہ، روزمرہ اور بول چال میں امتیاز نہیں کیا گیا۔ انھوں نے بعض استنادات کلام انیس نے بھی شامل کیے ہیں، لیکن محاورات انیس اور اصطلاحات حرب و ضرب نیز کلاسیکی داستانوں کے الفاظ نہیں ہیں ۔ چنانچہ میرے لیے یہ ایک مسئلہ بن گیا تھا کہ اصطلاحات کے معنی اور مفہوم یا ان الفاظ کے معنی جو ہماری لغات میں نہیں ملتے، وہ کہاں تلاش کیے جائیں۔

۳۔ ان میں سب سے پہلا نام 'آئین اکبری' کا ہے۔ اس کا سب سے پہلا اڈیشن ۱۸۹۳ء میں نول کشور سے طبع ہوا، اس میں عہد قدیم کے اسلحہ جات کی بعض تصاویر شامل ہیں۔ جن سے ہتھیاروں کا بہت کچھ مفہوم مل گیا۔

۴۔ داستان امیر حمزہ فارسی، مصنفہ فیضی۔ مطبوعہ بمبئی کا قدیم ترین اڈیشن انیس کے عرصۂ کارزار میں ممد و معاون ہوا۔

۵۔ بعض تصاویر میں شاہنامۂ فردوسی مطبوعۂ قدیم سے بھی امداد لی گئی ہے۔

ان کے علاوہ، زیر نظر لغات سامنے رہے۔

۱۔ پلاٹس۔ ۲۔ مصطلحات اردو۔ مولوی اشرف علی۔ ۳۔ مخزن الفوائد۔ منشی چراغ علی۔

۴۔ داغ کے مطبوعہ اصطلاحات۔ ۵۔ فرہنگ شفق۔ (مجموعہ محاورات سودا، ناسخ، آتش اور غالب)

پھر بھی انیس کے سینکڑوں محاورات کی جستجو میں ناکامی ہوئی ہے، بعض الفاظ اور مصرعوں کے مطالب کے لیے بھی خاصی پریشانی رہی ہے۔ اس لیے کہ ان کے مطالب سمجھ لینے کے بعد ہی محاورات کے محل استعمال کا صحیح تصور ہو سکتا ہے۔

عجیب مشکل | اب الفاظ، محاورات اور اشعار کے سمجھنے اور سمجھانے والے مفقود ہوتے جا رہے ہیں۔ کسی طرف سے کوئی تسلی بخش جواب کم ہی ملتا ہے۔ لکھنؤ اور دلی میں گنی چنی دو چار ہستیاں ایسی ہیں جن پر بھروسہ کیا جا سکتا ہے، اور سید مسعود حسن رضوی ادیب کے اٹھ جانے کے بعد لکھنؤ خالی خالی سا نظر آنے لگا تھا، آپ کے بعد محض دو ایک ہی ہستیاں رہ جاتی ہیں جن کا ذکر آگے کروں گا۔

ان شخصیتوں کی سرپرستی کا ذکر کرنے سے پہلے ایک بات عرض کرتا چلوں، اور وہ یہ کہ انیس کے یہاں ایسے محاورات اور الفاظ کی بہتات ہے، جو مانوس ہونے کے ساتھ مطلب طلب ہیں لیکن کسی لغت میں نہیں ملتے۔

بعض لوگ کسی معاصر سے کوئی لفظ، کوئی ادبی نکتہ دریافت کرنا اور خصوصاً اس کا اعلان کرنا اپنی توہین سمجھتے ہیں۔ اپنی ادبی کمزوریوں کو راز کے انشا کے مرادف خیال فرماتے ہیں، ادبی غوامض کی براہ راست تحقیق، اور اس کے اعلان کو ادبی کمزوری خیال کرتے ہیں، مگر میں اس کو بخل سمجھتا ہوں اور حق بحقدار رسید کا مصداق بننا چاہتا ہوں۔

یہ فرہنگ کا مسئلہ ہے، جو علم کا بحر ذخار ہے، انسان کی ساری زندگی گزر جانے کے بعد بھی ایسا محسوس ہوتا ہے کہ ابھی ابتدائی طالب علم کی حیثیت سے زیادہ کوئی حیثیت نہیں رکھتا۔ میں اپنے کو ایک ابتدائی طالب علم محسوس کرنے لگا ہوں اس لیے کہ جتنا جتنا پڑھتا جاتا ہوں، کمتری کا احساس مزید نمایاں ہوتا جاتا ہے۔

خصوصاً اردو زبان کے ایک ایسے شاعر کی فرہنگ کی تیاری کم از کم میرے لیے ضرور دشوار تھی جس کا کلام ایک لاکھ پینتیس[۳۵] ہزار اشعار میں پھیلا ہوا ہے، اور وہ بھی محض کسی ایک صنف سے مخصوص نہیں، بلکہ ان کے یہاں مضامین کی رنگا رنگی، عنوانات کی گوناگونی، اور مختلف زبانوں کا امتزاج ملتا ہے، کہیں اخلاقیات ہیں، کہیں تغزل ہے، کہیں مثنوی کا رنگ ہے تو کہیں قصیدے کی شان و شوکت، دوسری طرف انسانی زندگی کے مختلف پہلو، گھریلو زندگی، موسم، صبح و شام،

مناظر قدرت، موسم کی کیفیات، مکالمہ، ڈرامہ۔ اور ان سب سے آگے رزم کا مکمل میدان، حرب وضرب کی اصطلاحات کا پہلوانی کے داؤں پیچ، اسلحہ جات، یہ سب مختلف النوع مضامین ہیں، جن کے ذیل میں نئے نئے الفاظ اور محاورات اور مرکبات و اصطلاحات ملتے ہیں۔

ان تمام الفاظ کے انتخاب و اقتباس اور استعمال میں بہت کچھ احتیاط برتی گئی ہے۔ اس کے باوجود بھی جابجا فروگزاشتیں ہوئیں جو عجلت کی بنا پر دور نہیں کی جا سکیں۔ انشاء اللہ دوسری جلد میں ان کا خیال رکھا جائے گا۔

صنائع بدائع اس عہد میں جبکہ اردو ہی کا پڑھنا اور سمجھنا دشوار ہو رہا ہے، تو صنائع بدائع کی طرف کون توجہ دے سکتا ہے، لیکن یہ چونکہ مخصوص شاعر کی فرہنگ ہے لہٰذا طلبا و اساتذہ کے مفاد کو پیش نظر رکھتے ہوئے عام صنائع بدائع شامل کیے ہیں۔ بعض مصرعوں میں دو دو اور تین تین صنائع آگئے۔ ان کی بھی جابجا نشاندہی کر دی گئی ہے، پھر بھی خاطر خواہ نہیں کر سکا ہوں۔ اور اس کوتاہی کا مجھے احساس ہے۔

ڈاکٹر سید عابد حسین صاحب خصوصیت سے انیس کے الفاظ، محاورات اور مطالب کی تفہیم کے لیے ڈاکٹر صاحب کو پریشان کرتا رہا ہوں۔ ضعیف العمری، عدیم الفرصتی اور بیماری کے باوجود آپ میرے لیے چراغ راہ بنے رہے بلکہ بعض الفاظ کے متعلق آپ کو بذات خود فکر رہا کرتی اور دریافت فرماکر حل کر دیا کرتے۔ میرا خیال ہے کہ لغت کے سلسلے میں آپ کی ذات، اس وقت ہمارے برصغیر میں گل سرسبد کی منزل پر فائز ہے۔ اور یہ میری خوش قسمتی ہے کہ مجھے جناب سے بہت کچھ قربت حاصل ہو سکی — بچاسوں الفاظ، محاورات اور مصرعوں کے مطالب و معنی کے سلسلے میں آپ سے رجوع کرتا رہا ہوں۔ الفاظ کے دریافت اور تحقیق کی فہرست خاصی طویل ہے لیکن ایک بند یہاں پیش کر دوں۔ کہتے ہیں "

نازاں ہوں عنایت پہ شہنشاہ زمن کی[1] — بخشی ہے رضا جائزہ فوج سخن کی

بہرہ کی بحالی سے قبا چست ہے تن کی — لو برطرفی پڑ گئی، مضمون کہن کی

اک فرد پرانی نہیں دفتر میں ہمارے

بھرتی ہے نئی فوج کی لشکر میں ہمارے

بند کا تیسرا مصرعہ قابل غور ہو گیا تھا "قبائے تن کی چستی کا چہرے کی بحالی اور اس کا بند کے دوسرے اور چوتھے مصرع سے کیا تعلق ہے؟" پوچھا بھی اور سوچا بھی لیکن قلب مطمئن نہ ہو سکا۔ آخر میں ڈاکٹر صاحب کو سنایا۔

آپ نے فرمایا: چہرے کی بحالی فوجی محاورہ ہے، اسی طرح پانچویں اور چھٹے مصرعوں میں بھی فوجی محاورات نظم ہیں۔ چنانچہ

---

[1] مرثیہ کا مطلع ہے۔ یارب چمن نظم کو گلزار ارم کر۔

آپ کے معنی اور مطالب سے مطمئن ہو کر محاورے کا مقصد شامل ردیف کیا۔ اسی طرح متعدد مقامات ڈاکٹر صاحب کی دلچسپی کے سبب حل ہوتے چلے گئے۔

انیس کا ایک مصرعہ ہے غواص طبیعت کو عطا کردہ لآلی۔ غواص طبیعت یا غواص اور طبیعت کے الگ الگ معنی سمجھنے سے شوکت الفاظ ہی نہیں بلکہ مفہوم کی منزلت اور قدریں کم ہو جاتی ہیں اور مرادف الفاظ نہیں ملتے ایسے سینکڑوں مواقع موجود ہیں جہاں انیس کے نظم کردہ مرکبات یا الفاظ کی جگہ اگر دوسرا کوئی لفظ شامل کر دیا جائے خواہ وہ لفظ باعتبار ہیئت وصورت اصل سے ارفع و اعلیٰ ہی کیوں نہ ہو، لیکن بیان میں وہ ندرت اور الفاظ میں اصل شان وشوکت نہیں رہ جاتی۔

ایک غیر مطبوعہ مرثیہ کا مصرع ہے۔

رُدمیٔ زور نے جو دیا حکم قتل عام [1]

تمام قلمی نسخوں میں 'ردمی زور' کے حروف کی ترتیب اور نقطے ایسے بے ڈھنگے ہیں جو پڑھنے میں نہیں آتے۔ یہی نہیں بلکہ متعدد مقامات ایسے ہیں جہاں مطلب خبط ہو جاتا ہے' اور وہ سب ...... ڈاکٹر صاحب قبلہ کی توجہ سے حل ہوتے چلے گئے۔

بعض اوقات تو ایسا ہوا ہے کہ آپ شام کے وقت جب ٹہلنے کو تشریف لے جاتے ہیں اثنائے راہ میں نے آگے بڑھ کر بعض استفسارات کیے ہیں۔

بعض افراد ایسے ہوں گے جو میرا دیباچہ اور پیش لفظ پڑھ کر انگلیاں اٹھائیں گے کہ یہ آدمی بڑا خوشامد پسند ہے' اس نے کسی قابل ذکر شخصیت کو نظر انداز نہیں کیا۔ ایسے لوگوں کی تنگ نظری کے سلسلے میں ایک جملہ لکھتا چلوں۔

میری کتاب کوئی افسانہ، ناول یا تنقیدی وادبی مضامین کا مجموعہ نہیں ہے' یہ فرہنگ [2] ہے اور فرہنگ یا لغت کسی مخصوص آدمی کے قلم کی منت کش نہیں ہوتی' اس سے علما اور شائقین ادب' نیز دوسری زبانوں کے عالموں اور طلبا کو بھی استفادہ ہو سکتا ہے۔ یہ کسی مخصوص گروہ' یا فرقے یا طبقۂ خیال سے متعلق نہیں ہے بلکہ اردو ادب میں ایک دوامی اضافہ ہے' اس کے مشمولات اور ترتیب کے سلسلے میں جب ہماری لغات سے کماحقہٗ امداد نہ مل سکی یا مصرعوں اور اشعار کے مطالب میں شکوک پیدا ہونے لگے تو زیادہ سے زیادہ شخصیتوں سے رجوع نہ کرنا میری کوتاہی ہوتا۔ میں نے حتی الامکان کوشش کی ہے کہ جس عالم ادب سے جو ادبی امداد مل سکے اس کو حاصل کر کے اپنی فرہنگ کو زیادہ سے زیادہ مفید بنا سکوں۔ چنانچہ ڈاکٹر شبیہ الحسن صاحب سے بھی برابر خط وکتابت رہی اور ایک ایک لفظ کے لیے رجوع کرتا رہا۔ آپ

---

[1] غیر مطبوعہ مرثیہ کا مطلع ہے: کھولا علم جو خسرو زریں کلاہ نے۔ [2] اردو ہی کی اردو ادب زبان کے پہلے شاعر کی پہلی فرہنگ۔

کے متعلق اعتراض کر دوں کہ بعض مشوروں کے بعد ایسا محسوس ہوا کہ لکھنؤ میں ابھی ایسے علمائے ادب کا فقدان نہیں ہوا ہے جن کے یہاں سے کچھ نہ کچھ نہ مل جائے۔ اس کے علاوہ اپنی فرہنگ کے تقریباً تمام شمولات آپ کو دکھاتا رہا ہوں اور متعدد الفاظ و محاورات کے مقاصد و مطالب کا حل اور فرہنگ میں شمول کے جواز اور عدم جواز کے سلسلے میں مشورے عنایت فرماتے رہے ہیں۔

فرہنگ کے اسمار و القاب اور تلمیحات کے سلسلہ میں ڈاکٹر وحید اختر صاحب نے خاص طور پر بلکہ تاکیداً فرمایا تھا کہ تمام تلمیحات، اسمار اور واقعات کے سلسلے میں تھوڑی بہت معلومات فراہم کرنا ضروری ہے ـــــ بالکل یہی ڈاکٹر شبیہ الحسن صاحب نے بھی مشورہ دیا اور آپ نے اس سلسلہ کی تمام کتب بھی فراہم کر دیں جن کو دستیاب کرنے میں مجھے خاصا وقت لگ جاتا۔ چنانچہ مختصر طور پر تلمیحات اور تفصیلات اسمائے اعلام شامل کر دی گئی ہیں۔

ایک مزید حقیقت پیش کر دوں۔ ذرا سی بات ہے مگر بعض اوقات ذہن سے اتر جاتی ہے۔ ڈاکٹر وحید اختر صاحب دلی آئے ہوئے تھے، قیصر زیدی صاحب بھی تشریف رکھتے تھے۔ میں نے رباعی پڑھی ؎

ہشیار کہ وقت ساز و برگ آیا ہے ۔۔۔ ہنگام یخ و برف و تگرگ آیا ہے
محتاج عصا ہوئے تو پیری نے کہا ۔۔۔ چلئے، اب چوبدار مرگ آیا ہے

پھر عرض کیا، اس کے بعض محاورات اور الفاظ مبہم سے ہو گئے ہیں۔ وحید اختر صاحب نے فرمایا:

ساز برگ سے مقصد ہے۔ زاد آخرت۔ تیاریٔ سفر آخرت۔

دوسری طرف قیصر زیدی صاحب نے کیا پیارا ترجمہ کیا۔ فرمانے لگے۔

بس عوامی اردو میں یوں کہہ لیجئے کہ: ہولڈال تیار ہے۔ اب بات صاف ہو گئی تھی۔ اس کے بعد باقی تینوں مصرعے بھی حل ہو گئے۔

ڈاکٹر وحید اختر صاحب کی نظر میر انیس کے کلام پر جتنی عمیق ہے اس کے اعادہ کی ضرورت نہیں۔ اور آپ کی فلسفیانہ نگاہیں ہر لفظ کی صورت و ہیئت پر فلسفیانہ ہی پڑتی ہیں۔ آپ کا انداز فکر بھی ہر جگہ وہی رہتا ہے۔ چنانچہ متعدد مقامات آپ نے اپنے مخصوص اسلوب نظر سے حل فرمائے اور نئے مشورے بھی عنایت فرمائے۔

آخر میں ایک ایسی شخصیت کا ذکر کر دوں جس نے انیسؔ کے کلام کو سب سے پہلے ایک نئے زاویۂ نظر سے دیکھا اور ان کی شاعری کے ایک اہم پہلو سے ہمیں روشناس کیا ہے۔

بالکل اتفاق سے لکھنؤ میں ڈاکٹر شارب ردولوی سے ملاقات ہو گئی۔ گویا کہ بے جستجو شخصیت مل گئی۔ بہت سے سوالات کر ڈالے اور آپ نے بعض محاورات اور اصطلاحوں میں نئی شاہراہیں نکالیں۔ جن سے کلام کے

مطالب و معانی میں خاصی روشنی آگئی۔ مجھے یاد ہے، ایک مصرع تھا۔

ع: دیں ماں کا ساتھ، نام خدا، اب جوان ہیں

نام خدا، عورتوں کا روزمرہ ہے۔ میں نے معنی لکھے تھے۔ خدا نظر بد سے بچائے۔

آپ نے فرمایا۔ ماشاء اللہ، بسم اللہ اور خدا نظر بد سے بچائے تینوں معنوں میں مستعمل ہے۔ چنانچہ ڈاکٹر شبیہ الحسن صاحب نے بھی اس کی تصدیق فرمائی۔ اس کے بعد ایک مصرعہ اور پڑھا ع:

پلکیں نہیں پرگیریاں ہیں تیر نظر کی

پرگیریاں، وہ پر جو تیر میں اس کی پرواز کو متوازن کرنے کے لیے لگاتے ہیں۔ دیکھئے تصویر نمبر ۹

شارب صاحب کے خیال میں 'پرگیریاں' ذو معنی نظم کیا گیا ہے اور اس موقع پر سایہ کرنے والی پلکوں سے بھی مراد ہے۔ بات سمجھ میں آنے والی ہے چنانچہ اس کا اضافہ کیا گیا ہے۔

میرا گزشتہ ادعا موجودہ جہت کے ماتحت ہے کہ انیس مرثیہ گو شاعر نہیں ہے، اس کے کلام میں ایک طرف وہ غوامض و افکار شامل ہیں جن کی تفہیم کے لیے خاصی کاوش کی ضرورت ہوتی ہے اور دوسری طرف سلیس، سادہ نیز عام بول چال کے محاورات، مرکبات اور روزمرہ کی بہتات ہے

آخر میں کہوں کہ میں نے ایک ایسے شاعر کی فرہنگ کی ترتیب و تدوین کا عزم کیا ہے، جس کا کلام فارسی، عربی، ہندی، سنسکرت، سب ہی زبانوں کے الفاظ محاورات و مرکبات کا نمونہ اور ملا جلا مجموعہ ہے۔ حتیٰ کہ سنسکرت اور عربی الفاظ کے مرکبات کی تعداد بھی خاصی ہونے کے ساتھ تراکیب میں غرابت نہیں آتی۔

ان کے مطالعہ سے ایک حیرت یہ بھی ہوتی ہے کہ ان میں آورد محسوس نہیں ہوتی اور یہی ہے انیس کا معجزہ۔

امید ہے کہ موجودہ فرہنگ انیس سے اردو زبان میں آئندہ ترتیب دیے جانے والے لغات کو خاصا مواد مل سکے گا نیز روزمرہ بول چال اور محاورات و مرکبات میں باہمی امتیازات کا ایک اندازہ ہوگا ـــــ جو اردو لغات میں ہنوز شامل نہیں، مگر ان کی ضرورت بہرحال ہے۔

فرہنگِ انیس پہلی اور بنیادی فرہنگ | علامہ عرشی کی مرتبہ فرہنگ غالب کی طرف خیال جاتا ہے کہ وہ اردو شاعری کی سب سے پہلی فرہنگ کہی جا سکتی ہے، لیکن وہ غالب کے ایسے فارسی الفاظ پر مبنی ہے جن کے معنی و مطالب غالب نے بذات خود لکھے ہیں اور وہ بھی غالب کی نثر و نظم کا احاطہ نہیں کرتی، اس کو مکمل فرہنگ غالب سے منسوب نہیں کیا جا سکتا۔

اس کے بعد یہ عرض کرنے کی جسارت کروں گا کہ فرہنگ انیس اردو شعرا میں حرف اول کی حیثیت رکھتی ہے اور میری یہ تمام محنت اردو ادب میں پہلی اور بنیادی کاوش ہے، اگرچہ میرے ذاتی خیال میں بھی کچھ فروگزاشتیں ہوئی ہیں، بعض ضروری

مشمولات بھی رہ گئے ہیں اور ان کو دوسری جلد میں مکمل کرنے کی کوشش کی جائے گی لیکن محاورات والفاظ مرکبات کو نظر انداز نہیں کیا گیا، بلکہ بعض زوائد کا شمول عمداً اس لیے کیا گیا کہ ہمارے اہل زبان جو الفاظ جملے، فقرے اپنے روزمرہ اور بول چال میں استعمال کرتے ہیں وہ زیادہ سے زیادہ ہمارے سامنے آجائیں۔

میں نے ایک ابتدا کر دی ہے، ایک بنیاد رکھ دی ہے، اس فرہنگ کو حرف اول کی حیثیت حاصل ہوگی۔

امید ہے کہ آئندہ دوسرے شعرا کی فرہنگوں کی ترتیب و تدوین اس سے زیادہ ستھری اور بہتر ہو سکے گی۔

حرف آخر آخر میں ماہر لسانیات جناب ڈاکٹر مسعود حسین صاحب وائس چانسلر، جامعہ ملیہ کی توجہ اس طرف مبذول کرنے کی جسارت کروں گا کہ جناب نے فرہنگ انیس کے ابتدائی الفاظ ملاحظہ فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا تھا کہ:

"اگر تم نے اس فرہنگ کی تیاری میں محنت کی اور اس کا صحیح حق ادا کر دیا تو یہ اردو ادب میں ایک گراں بہا اضافہ ہوگا۔"

اب نہیں کہہ سکتا کہ میں جناب کی اُن نیک خواہشات پر کہاں تک پورا اتر سکا ہوں۔ خدا کرے کہ میری یہ محنت و کاوش جناب کے معیار پر پوری اتر آئے اور اگر موجودہ جلد میں کچھ فروگذاشتیں ہو گئی ہیں تو بشرط طباعت دوسری جلد میں اُن کو دور کرنے کی سعی کروں گا۔ — آپ کے مشورے کا متمنی ہوں۔

ناچیز
نائب حسین نقوی
۲۵ نومبر ۱۹۷۵ء

کلامِ انیسؔ

سے بعض اہم

ادبی اور معلوماتی اقتباسات

اسماء والقاب

زیر نظر تفصیلات یکجا پیش کرنے میں دو امور پیش نظر رہے،

اولاً یہ کہ : انیسؔ نے ایک ایک لفظ کے فرق کے ساتھ کون اور کیسے کیسے القاب، اوصاف اور مرکبات نظم کیے ہیں، وہ علی الترتیب ایک نظر میں سامنے آجانے سے انیسؔ کی قادر الکلامی اور زبان و بیان کا ایک مجمل اندازہ ہو سکتا ہے کہ الفاظ کا ایک بحرِ بے کنار اور اتھاہ خزانہ انیسؔ کے حافظہ میں محفوظ تھا۔

دوسرے یہ کہ : حقیقتاً یہ تمام اسماء والقاب، شہر و دیار اور دوسرے لوازمات اشاریہ کی ایک نامکمل شکل سمجھنا چاہیئے۔

——— صورت یہ ہے کہ کلام انیسؔ کے متعدد اڈیشن کم و بیش تعداد کلام، اختلافات صفحات نیز تقدم و تاخر کلام کے ساتھ متعدد اداروں سے مختلف اوقات میں شائع ہوتے رہے، ان میں سے کسی ایک کو اشاریہ کے لیے پیش نظر رکھنا ممکن نہ تھا۔ اس کے علاوہ خصوصاً غیر مطبوعہ کلام کے اشاریہ کی ترتیب صفحات تو ناقابل عمل بن جاتی۔ اس لیے کہ اس کے چند نسخے مختلف مقامات پر ہیں اور ان سب میں اختلافات الفاظ، افراط و تفریط کلام اور دوسرے نقائص ملتے ہیں۔ لہذا اس طویل فہرست کو محض شائقین کے مطالعے کے لیے شامل کر دیا گیا ہے۔ ان تمام مرکبات کے معنی اور اسناد ردیف میں شامل ہیں۔

اسماءِ الٰہی

خداوند عالم

اللہ۔ الٰہ۔ توانا۔ خدا۔ خلّاق۔ خالق عالم۔ خلّاق عالم۔ ذوالجلال۔ ذوالجلال والاکرام۔ رب۔ رب العباد۔ قادر و قیوم۔ واحد۔ یکتا۔ وہاب۔ محمود۔ جواد۔ لاکھ ہاتھ والا۔ معبود۔ غافر۔ توّاب۔ رحیم۔ غفور۔ غفار۔ رازق۔ رزاق۔ علی معین الضعفا۔ خبرگیر۔ عقدہ کشا۔ حق۔ خالق کل کائنات۔ ...... ربِ ذوالجلال۔ واجب الوجود وغیرہ وغیرہ۔

اسماءِ رسول و اولادِ رسول

آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم۔

محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) احمد۔ احمد مختار۔ احمد مرسل۔ پیغمبر اسلام۔ پیغمبر آخر الزماں۔ پیغمبر زماں۔ جد عالم۔ قبلۂ انام۔ خاتم۔ پیغمبر خاتم۔ ختم المرسلین۔ ختمی مرتبت۔ خاتم النبیّن۔ خاتم الانبیا۔ خواجۂ امیر۔ سید البشر۔ حجت اللہ۔ خیر الورا۔ رسول۔ آخر الزماں۔ رسول۔ رسولاں۔ رسول کریم۔ رسول خدا۔ رسالت پناہ۔ رسول پاک۔ رسول فلک مقام۔ رسول زمن۔ رسول الثقلین۔ رسول عربی۔ رسول مختار۔ سرتاج الانبیا۔ سرتاج اوصیا۔ سرتاج ملائکہ۔ رسول فلک وقار۔ عدالت پناہ۔ شہنشاہ مشرقین۔ شافع محشر۔ شاہ لولاک۔ شہ عرش نشیں۔ شہ زماں۔ صاحب معراج۔ محبوب الٰہی۔ شہ حجاز۔ رسول الثقلین

نانا۔ رسالت مآب۔ ختم رسل۔ ختمی مرتبت۔ شافع محشر۔ شاہ لولاک۔ سلطان رسالت۔ حجت اللہ
شہ انام۔ شہ نامدار۔ مالک عرش اعلیٰ۔ شہ آسماں جناب۔

حضرت علی

ابو تراب۔ اسد ذوالجلال۔ اسداللہ۔ اللہ کا ولی۔ امیر۔ امیر عرب۔ امیر عرب وعجم۔ بت شکن
بو تراب۔ حید۔ حیدر۔ حیدر صفدر۔ داماد رسول۔ خواجۂ قنبر۔ خیبر شکن۔ زوج زہرا۔ شاہ قلعہ گیر۔ شاہ
لافتیٰ۔ شاہ نجف۔ شہ مرداں و شہ نجف۔ شیر الٰہی۔ شیر خدا۔ شیر کردگار۔ شیر مرداں۔ شیر رب
فاتح خیبر۔ فاتح خندق۔ قلعہ گیر۔ قاتل عنتر۔ قاتل مرحب۔ مولا۔ نفس پیمبر۔ نوح غریباں۔ ولی حق
دست خدا۔ یداللہ۔ مولا۔ لیث بن غالب۔ علی اعلیٰ۔ علی ولی۔ اسد کردگار۔ فاتح بدر و حنین۔

جناب فاطمہ (آں حضرت صلعم کی بیٹی۔ امام حسین کی مادر گرامی) :- بتول۔ سیدہ۔ زہرہ۔ خیر النسا۔ جگر پارۂ رسول۔ احمد مختار کی پیاری
اماں۔ دادی۔ بی بی۔ فاطمہ۔ فاطمہ زہرا۔ خاتون جنت۔ خاتون روزگار۔ حضرت فاطمہ۔ مادر گرامی۔

شبر۔ شبیر۔ مشبر۔ حضرت ہارون کے بیٹوں کے نام تھے۔ آں حضرت صلعم نے اپنے نواسوں کے نام یہی رکھے۔

امام حسین۔

احمد کا لال۔ احمد کا یادگار۔ اسداللہ کا لال۔ آسماں حشم۔
آقا۔ ابن اسداللہ۔ ابن حیدر۔ ابن رسول۔ ابن زہرا۔ ابن شاہ نجف۔ ابن شہنشاہ نجف ۔۔۔
شاہ ولایت۔ ابن علی۔ ابن فاطمہ۔ افتخار عالمیاں۔ امام ابرار۔ امام امم۔ امام انام۔ امام حجاز۔
امام دو جہاں۔ امام دوسرا۔ امام دہر۔ امام دیں۔ امام زمن۔ امام فلک وقار۔ امام مدنی۔ ۔ ۔ ۔

امام نامی۔ امت کا بہی خواہ۔ امام ابن امام۔ امام زماں۔ امام فلک وقار۔ بادشاہ دین۔ بازوے داور
برج امامت۔ برج شرف۔ بندۂ اللہ۔
پسر ختم المرسلین۔ پسر المرسلین۔ پسر شیر خدا۔ پسر فاطمہ۔ پیشوائے دین۔ پیشوا۔ پسر شاہ ولایت۔
پسر فاتح بدر و حنین۔ تشنہ کام۔ تشنہ لب۔
جایا۔ جگر بند جناب زہرا۔ جگر بند رسول۔ جگر بند فاطمہ۔ جگر گوشۂ بتول۔ جگر گوشۂ رسول۔ جگر بند مشکل کشا
جان سلطان رسالت۔ جگر و جان رسالت۔ جان رسالت۔
حاجی کعبہ۔ حبل متین۔ حصن حصین۔ حجۃ اللہ کے فرزند۔ حضور کرامت ظہور۔
خاقان جہاں۔ خاقان زماں۔ خلف احمد مرسل۔ خلف بو تراب۔ خیر النسا کا لال۔
دلبند پیمبر۔ دو عالم کا بادشاہ۔ دیں پناہ۔
زہرا کا لال۔ زہرا کا لخت جگر۔
سبط رسول۔ سبط رسول الثقلین۔ سبط شہنشاہ مشرقین۔ سبط نبی۔ سرور۔ سرور دیں۔ سرور عرب
سرور جہاں۔ سلطان حجازی۔ سلطاں جناب۔ سلطان کائنات۔ سلطان کربلا۔ سید۔ سید امم۔ سید الانام
سید خوش خو۔ سید ذی جاہ۔ سید عالی۔ سید کونین۔ سید البشر۔ سید مظلوم۔ سید والا۔ سوار رسول۔
شاہ۔ شاہ انس و جاں۔ شاہ تشنہ کام۔ شاہ دیں۔ شاہ شہدا۔ شاہ کربلا۔ شاہ کنعان۔ شاہ مدینہ

شاہ نامدار۔ شاہنشہ تشنہ کام۔ شاہنشہ کربلا۔ شاہنشاہ مشرقین۔ شہ سوار دوشِ رسول۔ شہ خاص و عام۔ شہ آسماں جناب۔ شہ آسماں مقام۔ شہ پاک۔ شہ دلگیر۔ شہ زماں۔ شہ خوشخصال۔ شہ خوشخو۔ شہ عادل۔ شہ عرش نشیں۔ شہ عرش سریر۔ شہ کربلا۔ شہ گردوں جناب۔ شہید قفا۔ شہید کربلا۔ شہید نینوا شاہ غیور۔ سبط خیرالوریٰ۔ شہ والا۔ شہ گردوں رکاب۔

عرش بارگاہ۔ عقدہ کشا کا لال۔

فرزند نبی۔ فاطمہ کا لال۔ فاطمہ زہرا کا گلعذار۔ فرزند بوتراب۔ فرزند رسول۔ فرزند علی۔ فرزند فاطمہ۔

قاسم جنت والنار۔ قبلہ انام۔ قبلۂ عالم۔

کنعان یوسف۔ کعبہ کا مسافر

ماں جایا۔ مذبوح قفا۔ محمد کا رشک ماہ۔ محمد کی گود کا پالا۔ محمد کا لال۔ محمد کا نواسہ۔ مصطفیٰ کی جان۔ مولا۔ معین الضعفا۔ معدلت پناہ۔ سلمان۔ مسافر صحرائے کربلا۔

نبی زادہ۔

وارث امامت۔

انیس کے کلام میں خاندان رسالت کے مختلف نام

آل احمد۔ آل احمد مختار۔ آل پاک۔ آل عبا۔ آل نبی۔ اولاد نبی۔ اہل بیت رسول۔ اہل بیت رسالت۔ آل رسول الثقلین۔ حرم رسول۔ خاندان رسالت۔ خاندان ختم المرسلین۔ کنعان محمد۔ چمن رسول۔ رسول کا لگایا ہوا باغ چشم و چراغ رسول۔ اہل حرم۔ رسالت کے چاند ستارے۔ ریاض نبی۔

خاندانِ رسالت کے اسمائے گرامی

حمزہ۔ پیغمبر اسلام کے چچا۔ عرب کے مشہور بہادر۔ علمدار لشکر اسلام۔ فنونِ جنگ میں یگانۂ وقت۔ علمدار لشکر رسول۔ ایک اسلامی غزوہ میں آپ کے دونوں ہاتھ کٹ گئے تھے۔ ان کے بدلے خداوند عالم نے آپ کو جواہر کے پر عطا فرمائے۔ چنانچہ آپ اُن سے اُڑتے تھے۔ (آپ کا لقب جعفر طیار تھا)

امام حسن۔ آں حضرت صلعم کے بڑے نواسے حضرت علی کے بڑے فرزند تھے۔ آپ کو زہر دے کر شہید کیا گیا۔ حسن۔ حسن سبز قبا (شبر) .... امام حسین کے بڑے بھائی سید مسموم۔ بھائی۔

جناب زینب۔ امام حسین کی بہن۔ بنت فاطمہ۔ زینب۔ دختر زہرا۔ پالنے والی۔ دکھ زدی۔ بہن۔ بھینا۔ ماں۔ والدہ۔ ثانیٔ زہرا خواہر دلگیر۔ ثانیٔ مریم۔ بنت امیر عرب۔ بنت ابوتراب۔ بنت علی۔ دختر فاطمہ۔ دختر خاتونِ کائنات۔ بنت شیر خدا۔ جائی۔ نبی کی نواسی۔ کنیز۔ ہمشیرہ۔ بی بی۔ دختر حیدر۔ خواہر امام۔

جنابِ اُمِ کلثوم ۔ امام حسین کی دوسری بہن : ام کلثوم ۔ کلثوم
جنابِ شہر بانو ۔ بانو ۔ کنیز ۔ علی کی بہو ۔ لونڈی ۔ بانوے نیک نام
(امام حُسین کی زوجہ) بادشاہ ایران یزدجرد سوم کی بیٹی بی بی ۔ صاحب ۔ والدہ ۔ اماں ۔ ماں ۔ دودھ پلانے والی ۔ دائی ۔
بانو (امام زین العابدین جو کربلا میں بیمار تھے آپ ہی کے بیٹے تھے) نسل رسُول آپ ہی سے آگے بڑھی ۔
اُم لیلیٰ ۔ امام حسین کی دوسری بیوی ۔ حضرت علی اکبر کی والدہ ۔ (لیلیٰ ۔ اُم لیلیٰ بعض روایات کے ماتحت آپ کربلا میں موجود تھیں)
اُمِ رباب امام حسین کی تیسری بیوی ۔ حضرت علی اصغر کی والدہ جو کربلا میں چھ مہینے کے تھے اور حرملہ کے تیر سے شہید ہوئے ۔

اُم سلمہ ۔ (پیغمبر اسلام کی زوجہ ۔ آپ واقعہ کربلا کے وقت مدینہ میں تھیں ۔) اُم سلمہ ۔ سلمہ ۔ نانی ۔
اُم البنین ۔ بنین ۔ اُم البنین ۔ حضرت عباس ۔ (علمدار لشکر حسین) کی والدہ، آپ مدینہ میں تھیں ۔
جعفر ۔ (جعفر بن عقیل بن ابی طالب) جعفر بن عقیل، اُم الثغر بنت عامر الکلابی)
سکینہ ۔ امام حسین کی چھوٹی صاحبزادی ۔ جو کربلا میں موجود تھیں ۔
سکینہ ۔ بیٹی ۔ بی بی ۔ صاحب ۔ بھتیجی ۔ جگر گوشۂ امام ۔ بھتیجی ۔
عباس ۔ (امام حسین کے چھوٹے بھائی ۔ علمدار لشکرِ حسین) ۔ عاشق ۔ غلام ۔ خادم دیرینہ ۔ جاں نثار ۔ راحت رساں ۔ مطیع ۔
...... بھائی ۔ بھیا ۔ علمدار ۔ قوت بازو ۔ بازوئے شاہ دیں ۔ ولی حق ۔ یداللہ کا بیٹا ۔ نمودار ۔ نامدار ۔ بھائی جان
چچا ۔ چچا جان ۔ عمو ۔ خورشید مشرقین ۔ سید کا نور عین ۔ شیر نیستانِ کربلا ۔ عباس دلاور ۔ جرار ۔ یادگار پدر ۔
علمدار لشکر حسین ۔ علی کا لال ۔ صف شکن ۔ فخر روزگار ۔ صفدر ۔ شیر دل ۔ وفا شعار
مُسلم بن عقیل ۔ امام حسین کے چچا زاد بھائی ۔ آپ کو امام حسین نے اپنی روانگی سے پہلے کوفہ بھیجا تھا وہاں ابن زیاد (کوفے کے گورنر) نے آپ کو شہید کرا دیا ۔ مسلم ۔ بابا ۔ ایلچی ۔ نامہ بر ۔
عابد ۔ (آپ کا اصل نام علی تھا) امام حسین کے بڑے بیٹے ۔ آپ کربلا میں علیل تھے اور جنگ کے لائق نہ تھے چنانچہ واقعہ کربلا کے بعد آپ کو قید کر لیا گیا ۔ سجاد ۔ عابد ۔ زین العابدین ۔ بیمار کربلا ۔ سید سجاد ۔ سید الساجدین ۔ رانڈوں کا سالار ۔ پابہ زنجیر ۔ وغیرہ ۔
علی اکبر (امام حسین کے منجھلے بیٹے) واقعہ کربلا کے وقت آپ نوجوان تھے) ۔ اکبر ۔ علی اکبر ۔ بن بیاہا ۔ شبیہہ پیمبر ۔ ہمشکل نبی
ابن الحسین ۔ احمد مختار کی تصویر ۔ دلبر شبیر ۔ نبیرۂ اسد اللہ ۔ دلبر شاہ ۔ لختِ جگر حسین ۔ پارۂ جگر امام ۔ نور نظر
جانِ پدر ۔ دلبرِ شاہ ۔ یوسف جمال ۔ بانو کی گود کا پالا ۔ زینب کی گود کا پالا ۔ گھر کا چشم و چراغ ۔ نبیرۂ
اسد اللہ ۔ حیدر کا پوتا ۔ علی کا پوتا ۔
علی اصغر ۔ علی اصغر ۔ اصغر ۔ ششماہہ ۔ دودھ پیتا بچہ ۔ ششماہہ بچہ ۔ بچہ ۔ طفل شیرخوار ۔
(امام حسین کے چھوٹے بیٹے ۔ آپ واقعہ کربلا کے وقت چھ مہینے کے تھے، حرملہ کے تیر سے شہید ہوئے ۔
قاسم ۔ ایک رات کا نوشاہ ۔ نوشاہ ۔ بھتیجا ۔ لختِ جگر حسن ۔ پارۂ جگر حسن ۔ بھائی کی نشانی ۔ لختِ جگر حسن ۔
(امام حسین کے بھتیجے امام حسن حسن کے گھر کا چراغ ۔ ابن حسن ۔ جگر بند حسن ۔ قاسم نوشاہ ۔ دولہا ۔ بنّا ۔ دلبر شبر ۔

کے بیٹے) (ایک روایت کے مطابق آپ کا عقد نکاح امام حسن کی وصیت کے مطابق شب عاشور امام حسین کی بیٹی کبریٰ کے ساتھ ہوا۔)

عبداللہ۔ امام حسن کے چھوٹے ..... صاحبزادے۔ آپ کربلا میں چند سال کی عمر کے سن میں شہید ہوئے۔

عون و محمد۔ دونوں بھائی۔ بھائی۔ چھوٹا۔ بڑا۔ زینب کے پلے۔ بہن کے گھر کا اجالا۔ وحید عصر۔ لالہ فام۔ جعفر طیارؑ کے پوتے۔ علی کے نواسے۔ بھانجے۔ غلام۔ ادنیٰ غلام۔ فدیۂ علی اکبر۔ شاگرد عباس۔
...... جناب زینب کے دو صاحبزادے۔ عون، بڑے کا نام۔ محمد چھوٹے کا نام آپ دونوں کربلا میں شہید ہوئے۔ آپ کی عمریں روایت میں نو دس سال کی بتائی جاتی ہیں۔

کبریٰ۔ فاطمہ کبریٰ ایک رات کی دلھن۔ رانڈ۔ بیوہ۔
امام حسین کی صاحبزادی۔ امام حسن کے صاحبزادے، قاسم کی دلھن، جن کا ذکر اوپر آچکا ہے۔

صغریٰ۔ فاطمہ صغریٰ بیمار بیٹی۔ بیٹی۔ صغریٰ۔
امام حسین کی دوسری صاحبزادی جو مدینے سے بیماری کے سبب امام حسین کے ساتھ نہیں آسکی تھیں۔

سکینہ۔ چھوٹی بچی۔ بھتیجی۔ پیاسی بچی۔ سینے پر سونے والی۔ سکینہ۔ بی بی۔ صاحب۔ بیٹی
امام حسین کی چھوٹی بیٹی کا نام۔ امّ رباب کی صاحبزادی۔ آپ نے قید خانۂ شام میں وفات پائی۔

مسلم ابن عقیل کے بیٹے مسلم کے لال۔ یتیمان مسلم۔ فرزندان مسلم۔
مسلم بن عقیل کے دو صاحبزادے واقعہ کربلا سے پہلے قید کر کے شہید کیے جا چکے تھے نیز دو صاحبزادے کربلا میں روز عاشور شہید ہوئے

انبیاء، شہدائے کربلا اور ملائکہ و مقربین وغیرہ

حضرت آدم نبی اللہ۔ جن سے نسل انسانی چلتی ہے۔

(حضرت) ابراہیم نبی اللہ۔ آپ نے کعبہ تعمیر فرمایا۔ لقب خلیل اللہ

ابو ثمامہ (ابو ثمامۃ الصائدی) اسم گرامی عمر بن عبداللہ الصائدی۔ قبیلہ ہمدان سے متعلق تھے۔ کوفہ سے امام حسین کے ساتھ کربلا گئے اور شہید ہوئے۔

ابو عمر نہشلی۔ بعض مورخین نے حبیب بن عبداللہ نہشلی صحابی امام حسین لکھا ہے۔ اور بعض نے حبیب بن عبداللہ۔ صحابی حضرت علی۔ ہوسکتا ہے کہ انھیں کا نام حبیب ابن مظاہر ہو۔

(حضرت) اسمٰعیل (نبی اللہ) لقب، ذبیح اللہ۔

اسود ایک مجاہد اسلام، جنھوں نے مال غنیمت میں سے ایک زرہ چرالی تھی اور حضرت علی نے اس جرم میں ان کا ہاتھ کٹوا دیا تھا، اس کے بعد آں حضرت صلعم نے معاف کر دیا۔ اور معجزے کے ذریعہ ہاتھ لگ گیا۔

اسدی شہدائے کربلا میں تین اسدی شامل ہیں، انس بن حرث کاہل الاسدی، حبیب ابن مظاہر اسدی

میر انیس نے محض اسدی نظم کیا ہے۔

اسرافیل — مقرب فرشتہ

انس۔ (انس حرث الکاہلی) — انس بن حرث کاہل الاسدی۔ آپ اصحاب صُفّہ میں شامل تھے۔ آں حضرت صلعم نے آپ سے امام حسین کی شہادت کی پیش گوئی فرما دی تھی۔

(حضرت) ایوب۔ — نبی اللہ۔ آپ کی امّت نے انتہائی تکالیف پہنچائیں لیکن آپ صبر کرتے رہے چنانچہ صبر ایوبی مشہور ہے۔

بُریر۔ — بریر بن خُضَیر المشرقی الہمدانی کوفی نہایت مقدس زاہد اور عابدوں میں شمار ہوتا ہے۔ آپ تابعین میں سے تھے۔ حُر جو ہراول لشکر حُسین کہلاتا ہے، اس کے بعد کے شہید بریر ہمدانی ہیں۔

جبریل (جبرئیل) — مقرب بارگاہ فرشتہ۔

جعفر بن علی بن ابو طالب۔ — جناب عباس، (علمدار لشکر حسین) کے چھوٹے بھائی۔ حضرت علی کے بیٹے۔

جون۔ — فضل بن عباس بن عبد المطلب کے غلام تھے، حضرت علی نے ڈیڑھ سو دینار میں خرید کر ابو ذر غفاری کو دے دیا۔ ابو ذر غفاری کے بعد، اہل بیت کی محبت کا دم بھرتے رہے حتیٰ کہ کربلا میں شہید ہوئے۔

حبیب بن مظاہر اسدی — آں حضرت صلعم کے صحابی، امام حسین کے بچپن کے ساتھی۔ آپ کو امام حسین سے انتہائی اُنس تھا، واقعہ کربلا کے وقت آپ بہت ضعیف ہو چکے تھے، لیکن میدان جنگ میں داد شجاعت دے کر شہید ہوئے۔ (حبیب بن مظاہر بن رئاب بن اشتر بن حجوان بن فقس بن طریف بن عُمر بن قیس بن حارث بن ثعلبہ بن دودان بن اسد بن خزیمۃ الاسدی (صحابی رسول صلعم)

حُر — تمیمی بن حُر بن یزید الریاحی۔ یہ سپہ سالار (مزید) تھا، کوفہ اور کربلا کے راستہ میں امام حسین کے لشکر سے تکرار ہو گئی اور یہ سدّ راہ ہوا، لیکن جب میدان کارزار گرم ہوا، تب اس نے طے کیا کہ حسین بے قصور ہیں، چنانچہ عمر سعد کے لشکر کی سپہ سالاری چھوڑ کر امام حسین کی طرف آیا اور سب سے پہلے شہید ہوا، اس کو ہراول لشکر حسین کہا جاتا ہے۔ اس کا ایک بھائی، ایک بیٹا اور ایک غلام بھی اس کے ساتھ شہید ہوئے۔

خضر — نبی اللہ۔ جو اب بھی زندہ ہیں، اور بھٹکے ہوئے لوگوں کو راستہ بتانے پر متعین ہیں۔

(حضرت) داؤد — پیغمبر۔ آپ پر زبور نازل ہوئی۔

رعد — ایک فرشتہ کا نام، جس کے قبضہ میں دنیا میں بارش کرانا ہے۔

زلیخا — حضرت یوسف پر عاشق ہو گئی اور دوبارہ جوان ہوئی۔

زہیر بن قین — زہیر بن قین الانماری البجلی۔ فارس کے رہنے والے تھے۔ اپنے عہد کے بڑے بہادر اور سورما تھے۔ امام حسین کے لشکر کے خیمہ کے سردار تھے۔

زید — قیاس ہے کہ ان کا اصل نام زیاد بن عُریب ہے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ ابو عمر نہشلی ہی کا دوسرا نام ہو۔ (مشکوک)

سعد — سعد بن بشر الحضرمی۔ یا سعد بن بشر بن عمرو الحضرمی۔ امام حسین کے آزاد کردہ غلام۔ کربلا میں سعد، نام کے تین شہدا ملتے ہیں۔ ۲۔ سعد بن الحارث۔ ۳۔ سعد بن حنظلہ۔ التمیمی۔

سلمان (سلمان فارسی) — صحابی رسول

سلیمان پیغمبر۔ جن کے قبضہ میں ہوائیں اور تمام چرند و پرند نیز زمین اور پانی میں رہنے والے جاندار تھے۔

شعیب اصل نام شیب بن جراد الکلابی الوحیدی ہے۔ کوفے میں مسلم کے ہاتھ پر بیعت ہوئے تھے۔

شوذب شوذب بن عبداللہ ہمدانی والشاکری۔ بنی شاکر کے قبیلہ سے تعلق رکھتے تھے۔ بڑے محدثین میں شمار ہوتا تھا۔

ضرغامہ ضرغامہ بن مالک۔ امام حسین کے دوست۔ بعض نے ضرغامہ بن مالک التغلبی نام لکھا ہے۔ بڑے بہادر اور شجاع تھے، کوفے میں مسلم کے ہاتھ پر بیعت کی۔ عمر سعد کے لشکر کے ساتھ کربلا آئے اور امام کے لشکر میں آگئے۔

طرماح۔ طرماح بن عدی۔ آپ کو حضرت علی نے بحیثیت ایلچی امیر معاویہ کے پاس بھیجا تھا۔ کربلا کے شہدا میں شمار نہیں ہوتے، جس وقت آپ کو معلوم ہوا کہ امام حسین سے یزید بیعت لے رہا ہے اور امام کو کربلا میں چاروں طرف سے افواج یزید نے گھیر لیا ہے، تو آپ امداد کے لیے روانہ ہوئے لیکن راستہ میں ہی معلوم ہوا کہ امام شہید ہوگئے۔

بعض مورخین نے لکھا ہے کہ میدان جنگ میں گئے اور جنگ کرنے کے بعد زخمی ہوکر جب گھوڑے سے گرے تو آپکے خاندان والے آپ کو اٹھا لے گئے اس وقت رمق جان باقی تھی، چنانچہ بعد میں ٹھیک ہوگئے، اور شہدائے کربلا میں شامل نہ ہوسکے۔

عابس عابس بن شبیب الشاکری۔ فارس کے رہنے والے ہیں اور اپنے عہد کے شجاعوں کی فہرست میں مشہور ہوئے ہیں۔

عامر اس نام کے چار شہید ملتے ہیں۔ ۱۔ عامر بن مالک، ۲۔ عامر بن مسلم السعدی، ۳۔ عامر بن حسان اور ۴۔ عامر بن کلیدہ۔ آپ امام حسین کے اصحاب میں تھے۔ بصرہ کے رہنے والے ہیں۔ اپنے مالک سالم بن یزید کے ساتھ بصرہ سے آئے اور منزل ابطح پر امام حسین کے لشکر میں شامل ہوگئے۔ ان کے دادا، حسان، بن شریح صفین میں حضرت علی کی طرف سے شہید ہو چکے تھے۔

عبادہ۔ عباد بن مہاجر الجہنی بعض مورخین نے آپ کا نام عباس بن مہاجر لکھا ہے۔ شب عاشور ان کے خاندان کے کچھ لوگ امام کا ساتھ چھوڑ کر چلے گئے تھے، لیکن یہ ساتھ رہے اور شہید ہوئے۔

عبداللہ (عبداللہ بن حسن اکبر۔ یا اصغر) یا عبداللہ بن مسلم بن عقیل۔ مسلم کے ہاتھ پر بیعت کی لیکن عمر سعد کے لشکر کے ساتھ کربلا آئے اور امام کے لشکر میں آگئے۔ عبداللہ نام کے سب گیارہ شہدا کے نام ملتے ہیں ممکن ہے کہ ان میں سے کسی کی طرف اشارہ ہو۔ زیادہ امکان ہے عبداللہ بن امام حسن کا نام ہو۔

عمّار عمار بن حسان الطائی بن حسان، حضرت علی کے اصحاب میں سے تھے۔ عمار اپنے عہد کے شجاعوں میں مشہور تھے۔ عمار مکہ سے امام حسین کے ساتھ ہوئے اور کربلا میں آکر شہید ہوئے۔

عمار۔ (بن یاسر) آپ صحابی تھے۔ لیکن انیس کا اشارہ اس طرف نہیں ہے۔

عمران۔ حضرت موسیٰ، کلیم اللہ، نبی اللہ، بن عمران۔

عمیر۔ تاریخوں میں اس نام کے دو شہید ملتے ہیں۔ ۱۔ عمیر بن عبداللہ المذحجی۔ ۲۔ عمیر بن کنانہ۔ (علی عمیر بن کنانہ)

(حضرت) عیسیٰ (مسیحا مسیح) عیسیٰ بن مریم ۔ (نبی اللہ)

غالب — حضرت علی کے ایک بزرگ کا نام ۔ حضرت علی آپ کی گیارھویں پشت میں تھے ۔

فضہ ۔ — جناب فاطمہ کی کنیز ۔ (کربلا میں موجود تھیں ۔

قنبر — صحابی

قدسی — عالم بالا کی ایک مقدس و متبرک مخلوق ۔

لیث بن غالب — حضرت علی کا لقب

مالک ۔ — اس نام کے پانچ نام تاریخوں میں موجود ہیں ۔ ۱ ۔ مالک بن انس المالکی ۔ ۲ ۔ مالک بن اوس ۔ ۳ ۔ مالک بن دودان ۔ ۴ ۔ مالک بن عبد بن سریع ۔ ۵ مالک بن عبداللہ الجابری ۔

محمدؒ بن مسلم بن عقیل — حضرت مسلم کے بیٹے ۔

محمدؒ بن مسلم ابن عقیل — حضرت مسلم کے بیٹے ۔

مسلم بن عوسجہ — (مسلم بن عوسجہ بن سعد بن تعلبہ بن دودان بن اسد بن خذیمہ ابو الحجل الاسدی والسعدی) آں حضرت صلعم کے مقرب صحابی ۔ غزوات اسلام میں شریک رہے، بڑے بہادر اور شجاع مشہور تھے، آں حضرت صلعم کی وفات کے بعد حضرت علی کے ساتھ سب غزوات میں شریک ہوئے ۔ جب مسلم بحیثیت ایلچیؑ امام حسین کوفہ میں آئے تو مسلم بن عوسجہ آپ کے وکیل کے منصب پر فائز تھے اور کربلا میں شہید ہوئے ۔

مریم — جناب عیسیٰ کی مادر گرامی

مقداد — صحابی

ملک الموت — فرشتہ ۔ جو خدا کی طرف روح نکالنے پر متعین ہے ۔

(حضرت) موسیٰ — کلیم اللہ ۔ موسیٰ عمران ۔ (نبی اللہ)

میکائیل — فرشتہ ۔

(حضرت) نوح — نبی اللہ ۔ آپ نے نو سو سال کی عمر پائی ۔ ( )

وَہَبْ — وہب بن عبداللہ کلبی ۔ ' یا ' (ابو وہب عبداللہ الکلبیؒ) تاریخوں میں وہب نام کے دو شہید ملتے ہیں ۔ ان دونوں کا حال تاریخوں میں تقریباً یکساں ہی ہے ۔

والدۂ وہب — وہب کی والدہ کربلا میں آپ کے ساتھ تھیں، انھوں نے بیٹے کو شہادت پر آمادہ کیا، چنانچہ وہب نے میدان جنگ میں جا کر حملہ کیا اور اپنی والدہ اور بیوی کے پاس خیمہ میں آکر داد و تحسین طلب کی بیوی نے کہا، جب تک حسین پر جان قربان نہ کروگے میں خوش نہ ہوں گی، وہب پھر گئے اور شہید ہوگئے ۔

ہاشم — آں حضرت صلعم کے پر دادا

(حضرت) یعقوب — حضرت یوسف کے پدر بزرگوار (نبی اللہ)

(حضرت) **یوسف** — نبی اللہ۔

سردارانِ فوج یزید۔ مشہور عالم پہلوان۔ غزوات اسلام کے مقتولین اور بُت

ابن انس — (سنان ابن انس)

ابن زیاد — عبیداللہ بن زیاد۔ یزید کی طرف سے کوفہ کا گورنر تھا۔ (حاکم کوفہ)

ابن ورقہ — سردار فوج یزید

اعور سلمیٰ — یزیدی فوج کا ایک بزدل سپاہی

ابن وقّاز — سردار فوج یزید۔

ازرق — سردار فوج یزید۔ قاسم بن حسن نے کربلا میں قتل کیا۔

اَرجُنْ — مہابھارت کے معروف پہلوان کا نام

بھیم — مہابھارت کے معروف پہلوان کا نام

جمشید — ایران کا قدیم بادشاہ

حُرملہ (بن کاہل) — سردار فوج یزید۔ اپنے عہد کا نامی تیرانداز۔ علی اصغر کو تیر سے شہید کیا۔

حصین (ابن نمیر) — سردار فوج یزید۔ علی اکبر کو نیزہ مار کر شہید کیا۔

حکیم بن طفیل — فوج یزید کا ایک سپاہی۔ اس نے امام حسین کے شہید ہو جانے کے بعد انگلی کاٹ کر انگشتری نکال لی تھی

خولی — فوج یزید کا سپاہی جو شہادت امام کے بعد سر امام اپنے نیزے پر لے کر کوفے آیا۔

دارا — دنیا کا ایک مشہور باجبروت بادشاہ

دیو — انسان کے علاوہ دوسری مخلوق۔ بھوت اور جن کی قسم سے۔

رستم — فردوسی کے شاہنامے کا ہیرو۔

زعفر جن — زعفر جن۔ جو پروانے کربلا میں امام حسین کی مدد کو آیا لیکن آپ نے اس کی امداد قبول نہ کی۔

زال — ایک مشہور زمانہ پہلوان۔ رُستم کا باپ۔

سام — ایک مشہور زمانہ پہلوان

سنان بن انس — فوج یزید کا سردار

سکندر — مشہور شہنشاہ (سدِ سکندری اسی کی مشہور ہے)

شمر — امام حسین کا سر قلم کرنے والا۔

شیث ربعی — فوج یزید کا ایک سپاہی۔

عمر سعد (کربلا کے تمام لشکر کا کمانڈر) — جہاں جہاں کلام انیس میں عمر یا ابن سعد آیا ہے ہر جگہ اس سے عمر بن سعد ہی مقصود ہے۔ ابن سعد۔ عمر سعد۔

عمرو ابن عبدوَدّ — غزوۂ اسلام۔ خندق میں حضرت علی نے اس کو قتل کیا۔

عنتر — اسلام کے خلاف ایک مشہور پہلوان۔

عُزّیٰ — قبل اسلام کا بڑا بُت جو کعبہ میں نصب تھا۔

گیو — ایک مشہور پہلوان

لات — قبل اسلام کا مشہور بت، جو کعبہ میں نصب تھا۔

مانی — دنیا کا معروف نقّاش۔

مرحب — خیبر کا مشہور پہلوان جس کو حضرت علی نے جنگ خیبر میں قتل کیا۔

نریمان — ایک مشہور پہلوان کا نام۔

ہُبَل — قبل اسلام کا مشہور بڑا بت، جو کعبۃ اللہ میں نصب تھا۔ حضرت علی نے اس کو توڑ کر گرا دیا۔

یزید۔ شہنشاہ وقت — امام حسین سے بیعت کا طالب ہوا، لیکن آپ نے انکار فرما دیا، اسی بنا پر واقعہ کربلا پیش آیا۔

کتب آسمانی، سورے، آیات اور ادعیہ

انجیل۔ توریت (تورات) زبور۔ قرآن۔ مصحف۔

سورۂ یٰسین۔ سورۂ طٰہٰ۔ واللیل۔ والقمر

آیۂ تطہیر۔ اِنَّمَا یُرِیدُ اللّٰہُ لِیُذْہِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَہْلَ الْبَیْتِ وَیُطَہِّرَکُمْ تَطْہِیْرًا۔

نادِ علی۔ ایک دعا کا نام۔

دیار و امصار

ارضِ مقدس — خانۂ کعبہ۔ کربلا۔

بطحا — مکہ معظمہ

بیت اللہ — خانۂ کعبہ

چین — مشہور ملک

حلب — یہاں کے آئینے بہت اچھے ہوتے ہیں۔

حجاز۔ (پورا ملک عرب) — (یعنی مکہ معظمہ۔ مدینۂ منورہ۔ طائف اور نجد کا پورا علاقہ)

ختن و خطا — یہاں کے ہرن کا مشک مشہور ہے

روم — مشہور ملک روم

رَے — ایک شہر کا نام

شام — عرب کے ایک ملک کا نام، واقعہ کربلا کے وقت اس ملک کا شہر دمشق یزید کا دارالسلطنت تھا۔

طورِ تجلی — روشنی والا پہاڑ۔ کوہ سینا (دیکھیے کوہ سینا)

عراق - ملک کا نام۔ کربلا عراق ہی کا ایک سنسان جنگل تھا جو اب شہر بن گیا ہے اور مرجع خلائق ہے۔
عرب - ملک کا نام۔ آج کل عرب میں مختلف حکومتیں شامل ہیں۔
کربلا - ماریہ۔ نینوا۔ دشتِ نینوا۔ دشت بلا۔ مصیبت و بلا کا بن۔ جنگل۔ بیابان۔ ہو کا جنگل۔
کعبہ - کعبۃ اللہ۔ اللہ کا گھر۔ مامن۔ ملجا و ماوی
کوفہ - عہد یزید میں کوفہ ایک صوبہ کی حیثیت رکھتا تھا۔ جہاں کا گورنر ابن زیاد تھا۔
مدینہ - مدینۂ منورہ۔ مدینۃ الرسول۔
مصر - مشہور ملک۔
مکہ - مکہ معظمہ
نجف - عراق عرب میں ایک مقام کا نام جہاں حضرت علی کا روضۂ مبارک ہے۔
وادی السلام - نجف کے قریب ایک وادی کا نام
یمن - ایک ملک
یثرب - (مدینۂ منورہ کا سابقہ نام)

میر انیس کا عرصۂ کارزار

لشکر اور افواج:- شامی ۔ رومی ۔ رازی ۔ کوفی ۔ عراقی ۔ حبشی ۔ عربی اور چینی ۔ بہشتی، سقے ۔ آب پاش ۔ منادی ۔ سامان بردار ۔ خیمہ بردار ۔ نگہبان ۔

فوجی نظام:- ناکے ۔ چوکیاں ۔ راہ ۔ راستہ ۔ ذرائع آمد و رفت ۔ محلّہ ۔ مورچہ ۔ پہرے ہونا ۔ آوازِ بگیر و بزن ۔ راہیں مسدود کرنا ۔ طبلق ۔

عہدے اور صف آرائی:- چوبان ۔ محافظ ۔ مگس راں ۔ چنور ران ۔ چتر زر لگانے والے ۔ خادم ۔ خدّام ۔ غلام ۔ زرّیں کمر غلام ۔ نہیب ۔ خبردار ۔
سردارِ لشکر ۔ علمدارِ لشکر ۔ رسالہ دار ۔ تیغ آزما ۔ قدر انداز ۔ تیر انداز ۔ نیزہ باز ۔ مخبر ۔ پیک ۔ عسس ۔ جاذش ۔ تبردار ۔ کلوخ و سنگ برسانے والے ۔ پیادہ ۔ پیدل ۔ سوار ۔ اسوار ۔ غازی ۔ جوان ۔ دستۂ ہراول ۔ میمنہ ۔ میسرہ ۔ قلبِ لشکر ۔ خارجِ لشکر ۔ عقبِ لشکر ۔ لشکری ۔ لشکر ، ہراول سپاہ ۔ سپاہ ۔ دستۂ سپاہ ۔ پرے ۔ صف ۔ صف کشی ۔ صفیں ۔ فوج کے دل ۔ موجوں کے دل ۔ دل کے دل ۔ رسالہ ۔ فوجی رسالہ ۔ تشون ۔ تشونِ عرب و روم ۔ افواج ۔ پیادہ ۔ پیدل ۔ سوار ۔ اسوار ۔ غلام ۔ کمر بستہ غلام ۔ قدر انداز ۔ سالفت ۔ سیاف ۔ گرد ۔ یل ۔ بکتر بند فوج ۔

باجے:- طبل ، طبلِ وغا ۔ کوس ۔ نقارہ ۔ ڈھول ۔ دف ۔ دہل ۔ طبلک ۔ چوب ۔ ڈنکہ ۔ دق ۔ تاشہ ۔ شہپور ۔ شہنا ۔ جلاجل ۔ قرنا ۔ شہنا ۔ شہنائی ۔ سرنا ۔ سرنائے ۔ خنجری ۔ بیرق ۔ سلامی کے باجے ۔ ترنگ سرود ۔ شادیانے ۔

نشانِ لشکر:- کالے علم ۔ سبز علم ۔ نشان ۔ پرچم ۔ پھریرا ۔ بیرق ۔ پنجہ ۔ پنجۂ علم ۔ بدری ۔ پٹکہ ۔ چھڑ ۔ مشکیزہ ۔ رایت ۔ رایتِ رسول ۔ نشانِ رسول ۔ علمِ رسول

علمِ اسلام ۔ نشانِ حیدر ۔ نشانِ علی ۔ نشانِ حمزہ ۔

سپاہی اور راس کے لوازمات ۔ خود ۔ خودِ رومی ۔ خودِ فولادی ۔ مغفر ۔ جھلم ۔ دستانہ ۔ شملہ ۔ پگڑی ۔ تحت الحنک ۔ پیٹی ۔ ڈاب ۔ بکتر ۔ جوشن ۔ زرہ ۔ درع ۔ چار آئینہ کڑیاں ۔ بندِ کمر ۔ پٹکہ

جنگ کے داؤ پیچ اور روار ۔ اوجھڑ مارنا ۔ بند باندھنا ۔ بند کا توڑ کرنا ۔ پہلو لینا ۔ پہلو کا وار کرنا ۔ چورنگ کرنا ۔ نیچا دکھا کر وار کرنا ۔ بکار کر حملہ کرنا ۔ کہہ کر وار کرنا ۔ گھوڑا اڑا کر وار کرنا ۔ گھوڑے کو پے کرنا ۔ تنگ دکھا کر گردن پہ وار کرنا ۔ تگاور دینا ۔ ڈانڈ پہ ڈانڈ مارنا ۔ نیزے کا بند ۔ مرکب کا سر باندھنا ۔ بند جوڑ جانا ۔ پاتراب کرنا ۔ گھاؤ کاٹنا ۔ وار خالی دینا ۔ تلوار کا وار تلوار پر روکنا ۔ گھونگھٹ کھانا ۔ گھونگھٹ دینا ۔ ڈانڈ پر ڈانڈ مارنا ۔ ڈوب کے لڑنا ۔ داؤ لگنا ۔ بند کھولنا ۔ بند لگنا ۔ بند لگانا ۔ داؤ لگانا ۔

گھوڑے ۔ ذوالجناح ۔ براق ۔ تازی ۔ ترک تازی ۔ سمند ۔ فرس ۔ ابلق ۔ ابلق فرنگ ابلق سرنگ ۔ توسن ۔ دُلدل ۔ رخش ۔ شہباز ۔ اسپِ سبک تاز ۔ رفرف شبدیز ۔ توسن ۔ عقاب ۔ رہوار ۔ بادپا ۔ اسپِ صبادم ۔ اسپِ صبا رفتار ۔ قاطر ۔

گھوڑے کی صفات :- ران باگ لینا ۔ کنڈا کرنا ۔ الف ہونا ۔ بادپائی کرنا ۔ اڑنا ۔ بن بن کے پاؤں رکھنا ۔ چھلاوہ ۔ کبھی اڑنا کبھی بیٹھنا ۔ دُلکی چلنا ۔ یگاپو ۔ جھاگ لانا ۔ بادپائی ۔ ٹاپ مارنا ۔ سُم مارنا ۔ برچھیوں اڑنا ۔ کنوتیاں چلانا ۔ اشاروں پہ چلنا ۔ چراغ پا ہونا ۔ چمکنا ۔ جیو اجیوا کے چلنا ۔

گھوڑے کے لوازمات :- باگ ۔ باگیں ۔ لجام ۔ لگام ۔ عناں ۔ گردپوش ۔ قاش زین ۔ پیٹی و پس ۔ رکاب ۔ رکابوں کے حلقے ۔ ٹاپ ۔ سُم ۔ ہرنا ۔ شکاربند ۔ چنور ۔ رکفل ۔ تنگ ۔ قربوس ۔ خانۂ زین ۔ زین پوش ۔ برگستواں ۔ پاکھر ۔ یال ۔ دُمچی ۔

گھوڑ اسوار کی مختلف چالیں ؛ باگ تھامنا ۔ باگ موڑنا ۔ باگوں کو کسنا ۔ باگ چھیڑنا ۔ باگ پھرانا ۔ باگ چھوڑنا ۔ باگ اتار کے چڑھنا ۔ باگیں کھینچنا ۔ باگیں اٹھائے رہنا ۔ تگاور دینا ۔

فوجوں کی ہلچل ؛ ہلچل ۔ کھیت پڑنا ۔ یورش ہونا ۔ ہجوم ہونا ۔ نرغہ ہونا ۔ نرغہ کرنا ۔ آوازِ دار و گیر ۔ بدہ بدہ کی صدا ۔ ہمہمہ کرنا ۔ حملے پہ حملہ کرنا ۔ بگیر و بدہ کی صدائیں ۔ سواروں پہ سوار چڑھ جانا ۔ چاروں طرف سے حملہ آور ہونا ۔ پہلو سے حملہ کرنا ۔ عقب سے حملہ کرنا ۔ حُسام اگلنا تلوار خود بخود نکل آنا ۔ بھگدڑ مچنا ۔ بھگدڑ ہونا ۔ بھاگو بھاگو کی پکار ہونا ۔ بوق و قرنا کی پکاریں ۔ تلاطمِ افواج ۔ صفوں میں آکر مرجانا ۔ ٹھوکریں کھا کر مرجانا ۔

لباس :- عبا ۔ عمامہ ۔ قبا ۔ دستار ۔ پگڑی ۔ تحت الحنک ۔ کلغی ۔ ردا ۔ چادر ۔ مقنع ۔ موزے ۔ دستانے ۔ رومال ۔

تلمیحات

انبیاء۔ غزوات۔ ارکان۔ ادعیہ۔ سورے۔ اور معجزات وغیرہ

آبِ حیات:۔ وہ پانی جس کو پینے سے جاندار کبھی نہیں مرتا۔

آبِ خضر:۔ وہ پانی جو حضرت خضر نے پی کر ہمیشہ کی زندگی حاصل کی۔

آلِ عبا:۔ عبا کے اندر آجانے والے لوگ۔ (علی۔ فاطمہ۔ حسن۔ حسین) آنحضرت صلعم نے ان حضرات کو اپنی کملی میں بلا کر لٹا لیا۔ اُس کے بعد آیۂ تطہیر نازل ہوئی۔ (دیکھیے تلمیح آیۂ تطہیر)

آیۂ تطہیر:۔ قرآن مجید کی ایک آیت "اِنَّمَا یُرِیدُ اللّٰہُ لِیُذْھِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَھْلَ الْبَیْتِ وَیُطَھِّرَکُمْ تَطْھِیْرًا" اے اہلبیت خداوند عالم تم سے ہر قسم کی نجاست کو دور رکھنا چاہتا ہے۔

ابرِ نیساں:۔ مشہور ہے کہ ۲۱ مارچ کے بعد جو پانی برستا ہے اور اس کا جو قطرہ سیپ کے منہ میں چلا جاتا ہے، وہ سچا موتی بن جاتا ہے۔ (نیسان۔ بہار کے ایک مہینہ کا نام ہے)

اُحد:۔ مدینہ کے قریب ایک پہاڑی کا نام جہاں ۳ھ میں اسلام اور مخالفین اسلام سے جنگ ہوئی۔

ارنی گوئے اوجِ طور:۔ ربِّ ارنی۔ حضرت موسیٰ نے اللہ سے عرض کیا اے میرے رب میں تجھے دیکھنا چاہتا ہوں۔؟

افسانۂ شہباز و کبوتر:۔ (عہد رسالت کا ایک معجزہ عدل) شہباز و کبوتر دونوں ایک جگہ رہتے اور نہ شہباز کبوتر پر حملہ کرتا، نہ کبوتر شہباز سے خوفزدہ ہوتا۔

الفقر و فخری:۔ آں حضرت صلعم کی حدیث ہے۔ "فقیری میرے لیے باعث فخر ہے"

اقرب مونا:۔ قرآن کی ایک آیت کی طرف اشارہ ہے۔ خداوند عالم فرماتا ہے "نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْہِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ" یعنی میں انسان کی رگ جاں سے قریب ہوں۔

اللہ کا دوست:۔ "اللّٰہ جمیلٌ ویحبّ الجمال" اللہ حسین ہے اور حسینوں کو دوست رکھتا ہے۔

ایوب:۔ (پیغمبر) آپ کی امت نے آپ کو طرح طرح کی سخت ترین تکالیف دیں، لیکن آپ نے صبر سے کام لیا۔ اس لیے صبر ایوبی مشہور ہے۔

بدر:۔ اسلام کی سب سے پہلی جنگ جس کا قرآن پاک میں ذکر ہے۔ اس جنگ میں آنحضرت صلعم کے دندان مبارک

شہید ہوئے اور آپ کے چچا حضرت حمزہ شہید ہوئے۔ خداوند عالم نے آپ کی امداد کے لیے ملائکہ کو بھیجا۔ چنانچہ اسلام کو فتح ہوئی۔

برقِ طور: - طور، ایک پہاڑ کا نام، جہاں حضرت موسیٰ خداوند عالم سے ہمکلام ہوا کرتے۔ آپ نے خواہش کی کہ خدایا میں تیرا دیدار چاہتا ہوں۔ خداوند عالم نے فرمایا۔ لن ترانی۔ تم نہیں دیکھ سکو گے۔ حضرت موسیٰ بضد ہوئے چنانچہ ایک بجلی سی چمکی اور حضرت موسیٰ بیہوش ہو گئے۔ نیز کوہِ طور جل کر خاک ہو گیا۔ تجلّیِ طور، برقِ طور، جلوۂ طور۔ یہ سب ہم مقصد الفاظ ہیں۔

بیڑا بچانا: - ایک روایت ہے کہ حضرت نوح کی کشتی جب طوفان میں ڈوبنے لگی تو آپ نے امام حسین کی شہادت کا واسطہ دے کر دعا کی اور آپ کی کشتی جودی پہاڑ پر طوفان کی زد سے بچ گئی۔

بہتّر ۷۲: - واقعۂ کربلا میں امام حسین کے ساتھ ۷۲ ساتھی شہید ہوئے ان میں اٹھارہ بنی ہاشم پچاس انصار اور حُر (سردار فوج یزید) اس کا بھائی - بیٹا اور غلام۔

بیر الالم: - ایک کنوئیں کا نام۔ حضرت علی نے اس کنوئیں میں کود کر اجنّا سے جنگ کی اور فتح پائی۔

پنجتن: - آنحضرت صلعم۔ حضرت علی۔ حضرت فاطمہ۔ حضرت حسن اور حضرت حسین۔

تابوتِ سکینہ: - حضرت داؤد و دانیال پر تابوتِ سکینہ نازل ہوا تھا۔ اس میں کچھ تبرکات تھے۔

تجلّیِ طور: - (جلوۂ طور) جلوۂ الٰہی جو حضرت موسیٰ کے لیے کوہِ طور پر روشن ہوا اور کوہِ طور جل کر خاک ہو گیا۔

تختِ سلیمان: - سواری سلیمان۔ حضرت سلیمان کا تسلط ہواؤں پر تھا۔ پریاں آپ کا تخت لے کر اڑتی تھیں جو آپ کی اُمّت میں تھیں۔

تسنیم: - بہشت کی ایک نہر کا نام۔

جامِ جم: - ایران کا ایک قدیم بادشاہ جس نے ایک جام جم بنایا یا بنوایا تھا اور وہ اس میں تمام دنیا کو دیکھ لیا کرتا تھا۔ اس جام کا نام مشہور ہو گیا۔

جوشنین: - ...... دو طویل دعاؤں کے نام جوشن کبیر۔ جوشن صغیر۔

جوشن داؤد: - آپ پر زبور نازل ہوئی آپ کا معجزہ یہ تھا کہ فولاد موم ہو جاتا تھا چنانچہ آپ نے زرہ بنانے کا پیشہ اختیار کر لیا۔

جلوۂ الٰہی: - دیکھیے طور۔ برقِ طورِ سینا۔

چاہِ یوسف: - حضرت یوسف کو اُن کے بھائیوں نے ایک کنوئیں میں گرا دیا تھا اس کنوئیں کا نام چاہِ یوسف ہے۔

حجرِ اسود: - کالا پتھر۔ کعبہ میں ایک دیوار میں نصب ہے۔ حجاج طواف کے وقت اس کو چومتے ہیں۔

حرم: - (حرم کعبہ) کعبے کی وہ چہار دیواری جس کے اندر کسی جانور کو مارنا حرام ہے۔

خلد: - (خلدِ بریں) بہشت کا اعلیٰ درجہ۔

خندق: - جنگ اسلام کا سب سے بڑا پہلوان عمرو بن عبدوُد اسلام کے مقابل لڑنے آیا اور حضرت علی کے ہاتھوں مارا گیا۔

خلیل: - حضرت ابراہیم کا لقب۔ خلیل اللہ۔

خوانِ خلیل: حضرت ابراہیم بڑے مہمان نواز تھے۔ آپ کا دسترخوان مشہور تھا۔

خیبر: اسلام کی یہ جنگ بہت مشہور ہے اس لیے کہ فتح خیبر کے بعد مسلمانوں کو بڑے فوائد پہنچے، یہاں کے سب سے بڑے پہلوان کا نام مرحب تھا۔ اس سے کسی نجومی نے پیشین گوئی کی تھی کہ علی کے ہاتھوں مارا جائے گا۔ اس نے علی کا نام سن کر قلعہ بند کر لیا۔ علی نے تنہا اس قلعہ کے دروازے کو توڑ دیا اور اندر جا کر مرحب کو قتل کیا۔

رُکن: (رکن یمانی) کعبۃ اللہ کے جنوبی گوشہ کی دیوار کا وہ حصہ جس پر ایک پتھر نصب ہے اور حاجی طواف کرتے وقت اس پر ہاتھ پھیرتے ہیں۔

رُکوع: نماز میں جھکنا۔

زمزم: کعبے کے اندر ایک کنویں کا نام جس کا پانی بہت مقدس تصور کیا جاتا ہے۔ حاجی ہمراہ لاتے ہیں اور مریضوں کو پلایا جاتا ہے۔

سینا: (کوہِ سینا) کوہ طور جہاں حضرت موسیٰ نے نورِ الٰہی کی ایک جھلک دیکھی تھی اور بیہوش ہو گئے تھے۔

سحاب کے سائے میں رہنا: آنحضرت صلعم کے ایک عمامے کا نام بھی سحاب تھا۔ جس کا رنگ گلابی تھا اور وہ جنگِ خندق کے روز حضرت علی کے سر پر باندھا گیا۔

سُجود: سجدے کی جمع۔ رکنِ نماز۔

سُورۂ نصر: سورۂ فتح۔ فتح مکہ کے وقت نازل ہوا۔

شق القمر: (معجزۂ نبی) آنحضرت صلعم نے انگلی کے اشارے سے چاند کے دو ٹکڑے کر دیے تھے۔

شدّاد: ایک بادشاہ جو اپنے کو خدا کہلواتا تھا اور اس نے جنّت بنوائی تھی۔

شبِ معراج نعلین پہنے ہوئے جانا: آنحضرت صلعم شبِ معراج مع کفش مبارک کے تشریف لے گئے، حالانکہ اس مقام تک جبرئیل جیسا مقرب ترین فرشتہ جا بھی نہ سکتا تھا۔ جبرئیل کو صرف چوتھے آسمان تک ہی باریابی تھی۔

شیشۂ ساعت: عہدِ قدیم میں وقت دیکھنے کا قاعدہ یہ تھا کہ شیشہ کا ایک گلاس نما آلہ بنا لیا جاتا اس کے دونوں طرف سوراخ کر دیا کرتے اور ایک طرف بالو بھر دیا کرتے۔ وہ بالو رفتہ رفتہ دوسری طرف گرتی رہتی اور جب تمام بالو دوسری طرف گر جاتی تو وہ وقفہ ایک گھنٹہ کا کہلاتا تھا۔ اس کو آلۂ شیشۂ ساعت کہتے تھے۔

صفا: مکۂ معظمہ کے قریب ایک پہاڑی کا نام (صفا و مروہ)۔

صفین: ایک جنگ کا نام جو حضرت علی سے ہوئی۔

طور: طورِ تجلّی۔ دیکھیے سینا۔

فرعون: مصر کا ایک قدیم بادشاہ موسیٰ کی پرورش فرعون کے یہاں ہوئی۔ فرعون اپنے کو خدا کہلواتا تھا۔ حضرت موسیٰ نے اس کو بحکمِ خدا غرقِ دریا کر دیا۔

قاف: (کوہِ قاف) کاکیشیا کے ایک پہاڑ کا نام۔ وہاں کی عورتیں بہت حسین ہوتی ہیں۔ اسی نسبت سے کوہِ قاف کی پریاں مشہور ہیں۔

قطب:۔ وہ کیلی ۔ دُھرا یا محور جس پر زمین گھومتی ہے ۔
قیام :۔ رکن نماز ۔ نماز میں کھڑے ہونا ۔
قعود :۔ نماز میں بیٹھنا ۔
قنوت :۔ درمیان نماز دعا کرنا ۔
کوثر :۔ جنّت کی ایک نہر کا نام ۔
کنعان :۔ شام کا صوبہ فلسطین ۔ حضرت یوسف کا وطن ۔
کلّۂ اژدر :۔ روایت ہے کہ حضرت علی نے عہد طفلی میں اپنے جھولے میں اژدر کے کلّے چیر دیے تھے ۔
کاف و نون :۔ آیۂ کن فیکون کی طرف اشارہ ہے ۔
گنج شہیداں : وہ مقام جہاں بہت سے شہداء کی یکجا قبور ہوں ۔
گاو زمیں :۔ مشہور ہے کہ ایک گائے ، مچھلی کے اوپر کھڑی ہے اور اس کی سینگ پر زمین قائم ہے ۔
عابد :۔ امام حسین کے ایک بیٹے واقعۂ کربلا کے وقت شدید علالت کے سبب جنگ میں شرکت نہ کر سکے ۔ انھوں نے واقعۂ کربلا کے بعد تارک دنیا ہو کر عبادت میں زندگی گزار دی ۔ چنانچہ آپ کو زین العابدین اور سیّد الساجدین کے القاب سے یاد کیا جانے لگا ۔
غضب اللہ علیہم :۔ سورۂ فتح کی ایک آیت ، اس میں مشرکین و منافقین کے اوپر نزول قہر الٰہی کی طرف اشارہ ہے ۔
لولاک :۔ آیۂ کریمہ ہے " لَوْلَاکَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاکَ " یعنی اے محمدؐ اگر آپ نہ ہوتے تو آسمان خلق نہ کرتا ۔
(شہ لولاک آنحضرت صلعم)
لوح محفوظ : عرش اعلیٰ پر ایک تختی ہے ، جس پر ملائکہ احکامات الٰہی لکھتے ہیں ۔
لن ترانی :۔ دیکھیے تجلی طور ۔
مہر نبوت :۔ آنحضرت صلعم کے شانۂ مبارک پر ایک نشان تھا جو آپ کی نبوت اور پیغمبری کی پہچان تھی ۔
مقام :۔ (مقام ابراہیم ۔ کعبۃ اللہ کے حرم میں وہ مقام جہاں وہ پتھر نصب ہو ، جس پر کھڑے ہو کر حضرت ابراہیم کعبے کی دیواریں تعمیر کرتے تھے ۔
ماہ کنعاں :۔ حضرت یوسف ۔ کنعاں کا چاند ۔ کنعاں حضرت یوسف کا وطن ہے ۔
ماہی :۔ ایک عقیدہ ہے کہ دنیا گائے کے سینگ پر قائم ہے اور وہ گائے مچھلی کے اوپر کھڑی ہے ۔ یہاں ماہی گاو زمیں اسی سے مراد ہے ۔
مروہ :۔ مکّہ کے قریب ایک پہاڑی کا نام (صفا و مروہ)
نخل نہال ہونا ۔ (دو معجزوں کی طرف اشارہ ہے) آنحضرت کا ایک معجزہ یہ تھا کہ آپ جس درخت کو بلاتے وہ آپ کے قریب آجایا کرتا ۔
۲ :۔ ایک بار آنحضرت صلعم نے ایک سوکھے درخت پر کلّی کر دی تو وہ درخت ہرا ہو گیا ۔
نہروان :۔ عراق کا مشہور شہر ، حضرت علی نے ایک جنگ اس مقام پر لڑی ۔

نمرود :۔ ایک کافر بادشاہ کا نام جس نے خدائی کا دعویٰ کیا تھا ۔
ناقۂ صالح :۔ حضرت صالح پیغمبر کی اونٹنی، جو ایک پہاڑ سے برآمد ہوئی تھی ۔
نوح :۔ آپ کے عہد میں خدا کا بھیجا ہوا سخت طوفان آیا جس میں تمام دنیا تباہ ہوگئی ۔ آپ نے ایک کشتی بنائی اور
طوفانِ نوح :۔ دنیا کے تمام جانداروں میں سے ایک ایک جوڑے کو اس میں بٹھا لیا ۔ چنانچہ آپ کی کشتی ایک پہاڑی (جودی) پر جاکر ٹھہر گئی، اور اس کے بعد دنیا کی تمام جان دار نسلیں دوبارہ آگے بڑھیں ۔ آپ کی عمر نو سو سال ہوئی ۔
(طوفانِ نوح ۔ کشتی نوح)
واجب عینی :۔ (اصطلاحِ دینیات) وہ واجب ارکانِ دین جو فرداً فرداً ہر ایک پر واجب ہوتے ہیں ۔
وقتِ نمازِ عصر :۔ امام حسین نمازِ عصر کے وقت شہید ہوئے اور آپ نے وقتِ شہادت اشاروں سے نمازِ عصر ادا کی ۔
وعدہ گاہ :۔ ایک روایت ہو کہ امام حسین نے عہدِ طفلی میں اپنی شہادت کا وعدہ کیا تھا ۔ چنانچہ اس وعدہ کے مطابق آپ کربلا تشریف لائے ۔
یدِ موسیٰ :۔ حضرت موسیٰ کا معجزہ تھا کہ جب آپ ہتھیلی کھولتے تھے تو اس سے نورانی شعاعیں پھیل جاتی تھیں ۔
یعقوب :۔ حضرت یوسف کے پدرِ بزرگوار کا نام ۔ حضرت یوسف کو جب ان کے بھائیوں نے کنوئیں میں ڈال دیا اور آپ کو معلوم ہوا، تو ہجرِ یوسف میں روتے روتے آپ کی آنکھیں سفید ہوگئی تھیں ۔
یدِ بیضا :۔ کنایہ ۔ حضرت موسیٰ کا ہاتھ (دیکھیے یدِ موسیٰ)

آغازِ فرہنگ

ردیف

الف ممدودہ

آ

آآکے گرنا۔ (ہ۔ ب)

کنایہ: قربان ہونا۔ خود بخود حاضر ہو کر خدمت بجالانا

ع: شمع تصویر پہ گرنے لگے آآکے پتنگ

آبننا۔ (ہ۔ ا)

نزاکت جان کے وقت مستعمل ہے جب کسی ایسی آفت میں پھنس جائیں کہ جان بچنا مشکل ہو۔

ع: بھائی پہ آبنی ہے تو بھتیجے کا کیا گلا؟

آبیٹھنا۔ (ہ۔ روزمرہ)

پہلو میں بیٹھ جانا۔ قریب آبیٹھنا

ع: دونوں دلاسا دینے کو آبیٹھے میرے پاس۔

آپڑنا۔ (ہ۔ ا)

۱۔ کسی طرف سے یک لخت کوئی چیز آکر گرنا۔

۲۔ اچانک حملہ ہو جانا۔

ع: ثابت ہوا کہ فوج پہ دو شیر آپڑے

۳۔ اچانک سخت حملہ بول دینا۔

ع: اک آن میں آپڑتا ہے گھوڑے کو اڑا کے

آپہنچنا۔ (ہ۔ روزمرہ) آجانا۔ پہنچ جانا۔

ع: سقے مشکیزوں کے منہ کھول کے آپہنچے شتاب

آتو جائے۔ (عم۔ روزمرہ۔ کلمۂ تنبیہہ)

آکر تو دیکھے۔ کسی طرح سامنے تو آئے۔

ع: اِل، مرد گر ہے سامنے بچوں کے آتو جائے

آلیں۔ (عم۔ زبان کلمۂ شرط)

آجائیں۔ (آنے کے بعد)

ع اے دردِ جگر تھم کہ شہ بحر و بر آلیں
اے جان نہ گھبرا۔ شہ جن و بشر آلیں (غزل)

آنا تھا۔ (روزمرہ)

آتے ہی۔ آنے کے بعد۔

ع: آنا تھا کہ کچھ اور ہی لشکر کا ہوا رنگ

آنا نہ جانا۔ (ہ۔ ب)

اپنی جگہ پر رہنا۔

ع سینکڑوں خون کیے اور کہیں آئی نہ گئی
(حسن تعلیل اور ایہام)

آنا نہ ہونا۔ (ہ۔ ب)

آنہ سکنا۔ آنا نہ ہونا۔ نہ آسکا۔

ع وعدہ تو کیا تھا پہ نہ تم تک ہوا آنا

آنا ہونا۔ (اہ۔ روزمرہ) آمد ہونا۔ آنکلنا۔

ع آنا ہوا کدھر سے ترا اے خدا شناس

آن کے ۔ (عم ۔ روزمرہ)
۔ عمداً
ع: میں نے ترے دامن میں پنہ آن کے لی ہے
۲۔ (عو) ۔ بھر کر)
ع: غیظ میں آن کے گھوڑا ابھی غضب کف لایا
۳۔ آکر
ع: جبریل نے پاس آن کے دیکھا رخ شبیر
۴۔ (عو ۔ ر)
ع: اللہ، تو نے آن کے لی اب مری خبر

آنی ۔ (دلی ۔ روزمرہ، لکھنؤ میں عموماً آنا بولتے ہیں)
آتی رہنا۔
ع: اور صبح کی نوبت کی صدا آنی وہ ہر دم

آنے کی قسم کھاکر سدھارنا ۔ (ار ۔ بول چال)
واپسی کا وعدہ کر کے جانا۔
ع: جاتے ہو تو آنے کی قسم کھا کے سدھارو

آنے نہ دینا ۔ (ار ۔ مح)
لگنے نہ دینا ۔ بچاتے رہنا۔
ع: آنے نہ دیا شاہ نے مسکین پسر پہ تیر

آؤ آؤ ۔ (کلمۂ ندائیہ)
۱۔ پیار اور محبت کے لہجے میں۔
۲۔ بات پر زور دینے کے لیے۔
۳۔ حکم صادر کرنے کے لیے۔
ع: عباس مسکرا کے پکارے کہ آؤ آؤ۔

آؤ نا ۔ (ہ ۔ ر)
پیار سے بلانا ۔ ضرور آؤ۔
ع: فرماتے تھے شہ آؤ نا، جان پدر آؤ

آیا گیا ۔ (ہ ۔ ب)
گیا اور پلٹا ۔ بار بار آنا جانا۔
ع: آیا گیا فرس جو سمٹ کر ادھر ادھر۔

آیا میں ۔ (کلمۂ تنبیہہ ۔ روزمرہ)
۱۔ دیکھو میں آپہنچا۔
۲۔ آنے کی خبر دینا۔
ع: جس شامی کو للکارا کہ آیا میں خبردار

آئے تو چھپ کے آئے ۔ (ہ ۔ بول چال)
ع: آئے تو چھپ کے آئے، گئے سب بے ملے ہوئے

آئے، جائے ۔ (ار ۔ بول چال)
آکر واپس ہو۔
ع: جو ان کی چال دیکھنے آئے وہ دنگ جائے

آئے حواس کھونا ۔ (عو ۔ مح)
بے اوسان کرنا ۔ اوسان کھونا ۔ گھبرا دینا۔
ع: کھوتے ہو اور آئے ہوئے تم مرے حواس

آ ۔ ب

آب آب ہونا ۔ (ار ۔ مح)
بہہ نکلنا ۔ پگھل جانا۔
ع: نعرہ کروں تو شیر کا زہرہ ہو آب آب

آب بقا ۔ (ف ۔ ص)
آب حیات ۔ امرت جل
ع: گویا کہ خضر آب بقا کے ہیں طلبگار
۲۔ آب بقا ہو اب تو مرے کام کا نہیں

آب بقا کا مشتاق ہونا ۔ (صنعت ایہام)
جنت کی نہروں کے پانی کی خواہش ۔ ہونا
کنایہ ۔ خواہش موت
ع: مشتاق ہے یہ خشک گلا آب بقا کا

آب پاش ۔ (ف)، سقے ۔ چھڑکاؤ کرنے والے۔
ع: پھرتے تھے آب پاش مگر زمیں کو تر

آب حیات ۔ (ف ۔ ص) وہ پانی جسکے پینے کے بعد موت نہیں آتی
ع: ظلمت کو طے کیا تو پھر آب حیات ہے (تلمیح)

آبِ خاک ہونا۔ (خاک ہونا۔ ار۔ مح)
پانی کی کوئی حقیقت نہیں۔
ع: یہ آبِ نہر خاک ہے اپنی نگاہ میں۔
(ایہام تضاد)

آبدار خانہ۔ (ف۔ ا۔ مذ)
وہ کمرہ (جگہ) جہاں پینے کے پانی کے برتن رکھے جاتے ہیں۔
ع: خاک آبدار خانے میں اڑتی ہے صبح و شام

آبِ خضر۔ (ف۔ ص)
آبِ حیات تلمیح
ع: بے ان کے آبِ خضر بھی گر ہو تو خاک ہے

آبِ رواں۔ (ف۔ مرکب۔ اضافت توصیفی)
بہتا ہوا پانی۔ (یہاں پانی کی فراوانی اور ارزانی مراد ہے)
ع: دنیا میں ترستے رہے وہ آبِ رواں کو

آبِ رواں بند کرنا۔ پانی بند کر دینا
ع: پردیسیوں پہ آبِ رواں بند کیا ہے

آبِ زشت۔ (ف۔ مر۔ ص)
کنایہ: منحوس پانی۔ بدبخت پانی۔
ع: خیر اب کچھ آرزو نہیں آبِ زشت کی —

آبِ شیریں۔ (ف۔ مر۔ ص)
پینے کے لائق میٹھا پانی۔
ع: آبِ شیریں جو دریا ہوا جنگل میں رواں —

آب کا قحط ہونا۔ (ار۔ بول چال)
پانی نہ ملنا۔
ع: گرمی یہ اور قحط کئی دن سے آب کا —

آب کو ترسنا۔ (ار۔ مح)
پانی کو ترسنا۔
ع: پیتے تھے سب امام ترستے تھے آب کو

آب کھینچنا۔ (ار۔ مح)
پانی سینچنا۔ پانی دینا۔ آب پاشی کرنا۔
ع: وہ کھیتوں میں آبِ رواں کھینچتے ہیں

آب، لاگ میں ہونا۔ (ار۔ مح)
پانی گھات میں ہونا۔
ع: ناداں کے اشتیاق میں، آب ان کی لاگ میں

آب و غذا ملنا۔ (ار۔ مح)
کھانا پانی ملنا۔ کھانا کھانا۔ پانی پینا۔
ع: سب کو ایذا عوض آب و غذا ملتی ہے۔

آب و گل۔ (ف)
کنایہ: آب و ہوا۔ ماحول
ع: مولا قدم پکڑتی ہے کچھ یاں کی آب و گل

آب و گل کا قدم پکڑنا۔ (ار۔ مح)
۱۔ ماحول اور فضا کا پکڑ لینا۔
۲۔ آب و ہوا کا اپنی طرف کھینچنا۔
ع: مولا، قدم پکڑتی ہے کچھ یاں کی آب و گل

آب و نان۔ (ار۔ روزمرہ)
روٹی پانی۔ آذوقہ۔
ع: غلے کی یہ کمی ہے کہ ہے قحط آب و نان

آب و نمک۔ (ار۔ روزمرہ)
پانی اور کھانا۔ رزق
ع: سب آب و نمک تھر ہے زہرا کا ستمگار

آب ہو جانا۔ (اردو۔ مح)
موم ہو جانا۔ عرق عرق ہو جانا۔ پگھل جانا۔
ع: گر لکھوں اس کو تو ہو جائے جگر سنگ کا آب

آب ہو کے بہ جانا۔ (ار۔ مح)
۱۔ پانی پانی ہو جانا۔ ۲۔ دل پگھل جانا۔ موم ہو جانا۔
ہ بھائی بہن کی درد کی باتیں لکھوں اگر
بہہ جائے آب ہو کے جو پتھر کا ہو جگر (تغزل)

آب ہونا۔ (اردو۔ مح)

(آب آب ہونا) عرق عرق ہونا۔ خوف طاری ہوجانا۔

ع: آب ہو شیر کا زہرہ وہ اگر للکاریں

۲۔ شرمندہ ہونا۔ خوف طاری ہونا۔

ع: انسان تو کیا ہے شیروں کے زہرے بھی آب ہیں

آب۔ (ف۔ ص)

دھار۔ تیزی۔ کاٹ۔ باڑھ۔

ع: اس آب پر یہ شعلہ فشانی خدا کی شان

آب تیغ۔ (ف۔ ص)

تیغ کی دھار۔

ع: ڈر موت کا ہے، تیغ کی آب، آب نہیں ہے۔

آب دم تیغ۔ (ف۔ ص)

تیغ کی دھار کا پانی۔ استعارہ تیغ کی آب۔

ع: اک آب دم تیغ نے سو رنگ دکھائے

آب دم تیغ پینا۔ (ار۔ مح)

قتل ہونا۔

ع: ہم کوئی دم میں آب دم تیغ پیتے ہیں۔

آبِ دمِ شمشیر۔ (ف۔ مر)

تلوار کی کاٹ

تلوار کی دھار

ع: آبِ دمِ شمشیر میں آتش کا اثر ہے۔

۲۔ آب دمِ شمشیر سے خوں اس کا بہا ہے

آبدار۔ (ف) دھاردار (صنعت ایہام)

ع: پیاسی بھی خون فوج کی اور آبدار بھی

آبدار ہونا۔ (ص۔ ج) دھار دار ہونا۔

ع: ہے خوب آبدار وہ شمشیر بے نظیر

آب کا اثر دکھانا۔ دھار یا کاٹ کی تیزی دکھانا۔

ع: آب نے آتشِ سوزاں کا اثر دکھلایا

آب و تاب۔ (ف۔ صفت) خوبصورتی۔ چمک دمک

ع: چہرے کسی کے دیکھنے تھے اس آب و تاب کے

آب و تاب پانا۔ (ار۔ مح)

چمک دمک اور حسن میسر ہونا۔

ع: پائی یہ آب و تاب کہاں آفتاب نے

آباد گھر تاراج ہو جانا۔ (ار۔ بول چال)

بھرا گھر لٹ جانا۔

ع: آباد گھر حسین کا تاراج ہو گیا

آبادی ہونا۔ (ار۔ مح) (حسن تعلیل)

آبادی کا سبب ہونا۔

ع: آبادی ہے لٹ جائے جو گھر راہ خدا میں

آبرو۔ (ف۔ ص) عزت۔

ع: آبرو ساقی کوثر نے عطا کی ان کو۔

آبرو جانا۔ (ار۔ مح)

(مح) بے عزتی ہونا۔

عزت خاک میں مل جانا۔

ع: عزت سبھوں کی آج گئی، آبرو گئی

آبرو سے پہنچ جانا۔ (ار۔ بول چال)

ساتھ عزت کے منزل پر جا لگنا۔

کوثر۔ آبرو۔ تشنہ کام میں صنعت ایہام تناسب ہے۔

ع: کوثر پہ آبرو سے پہنچ جائیں تشنہ کام

آبرو کا پاس ہونا۔ (ار۔ مح)

عزت پیش نگاہ رہنا۔

ع: پاس آبرو کا صاحب جوہر کو چاہیئے

آبرو کھونا۔ (ار۔ مح)

عزت پر بٹہ لگانا۔

ع: کھوتے ہو آبروئے دمیان شام و روم

آبرو میں فرق آنا۔ (ار۔ مح) عزت گھٹ جانا۔

ع: عباس، آبرو میں تری فرق آئے گا

آبرو نہ رہنا۔ (ار۔ بول چال)

عزت باقی نہ رہنا۔

بنی بنائی عزت خاک میں مل جانا۔

ع: دنیا میں آبرو نہ رہے گی غلام کی

آبرو نہ کھونا۔ (ار۔ مح)

عزت خاک میں نہ ملانا۔

ع: پانی تو پی چکا ہے، بس اب آبرو نہ کھو

آبرو نہ رہی تو کیا رہا۔ (ار۔ بول چال)

اگر آدمی کے پاس عزت نہیں تو کچھ نہیں۔

ع: انساں کی آبرو نہ رہی جب تو کیا رہا۔

آبرو نہ ملنا۔ (ار۔ مح)

سکہ نہ بیٹھ سکنا۔

نام، شہرت اور عزت نہ پانا۔

ع: اب تک وہ آبرو تو کسی کو ملی نہیں۔

آبرو و مال۔ میرے لیے۔

ے آبرو و مال و فرزندان صالح، عز و جاہ
کس کی خاطر یہ ہوا، جو کچھ ہوا میرے لیے (رباعی)

اپنی اولاد اور عزت و جاہ پر فخر کیا ہے۔

آبگینہ۔ (ف)

شیشہ۔ آئینہ۔

ع: ہوتا ہے آبگینہ سے نازک بشر کا دل

آبگینے کو ٹھیس نہ لگنا۔ (ار)

استعارہ۔ آئینۂ دل پر چوٹ لگنا۔

۲۔ دل دکھنا۔

ع: انیس ٹھیس نہ لگ جائے آبگینوں کو

آبلۂ قدم گنج گہر ہونا۔ (تشبیہ)

ع: گنج گہر ہیں زیر قدم، آبلے نہیں

آبلے پڑجانا۔ (مبالغہ۔ ایہام تناسب۔ حسن تعلیل)

چھالے پڑجانا ع پڑجائیں لاکھ آبلے پائے نگاہ میں

آ۔پ

آپ۔

خود۔ بہ نفس نفیس

ع: پیشوائی کو گئے آپ شہ عرش پناہ۔

۲۔ ضمیر اشارہ۔ خود۔ اپنے آپ۔

ع آپ قرآں میں خدا ان کی ثنا کرتا ہے

۳۔ اشارۂ قریب)

آپ کا اشارہ، امام حسین کی طرف۔ ت۔ امام حسین وہیں موجود تھے ے

حر کو چونکا کے حبیب ابن مظاہر نے کہا
آپ بیتاب ہیں اے حُر جری ہوش میں آ
دیکھ دیدار جگر بند جناب زہرا

۴۔ ضمیر حاضر

ع: روتی ہیں آپ کیوں، مری جاں انکے ساتھ ہے

۵۔ ۱

(خود۔ خود ہی ضمیر غائب کے لیے)

ع: آپ قرآن میں خدا ان کی ثنا کرتا ہے

(خصوصیت کے لیے)، خود ہی۔ اپنے آپ

ع: آپ فرمائیں کہ عمار دلاور تھے کون

آپ آشکار کرنا۔ (ار۔ بول چال) (تشبیہ)

خود بخود وجود میں آجانا۔

ع: جوہر وہ ہیں جو تیغ کرے آپ آشکار

(مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوید)

آپ آئیں۔ (کلمۂ ندائیہ): آپ۔ بذات خود

اب خود لڑنے کے لیے آیئے۔

ع: بڑھ کے چلاتے تھے بیدرد کہ اب آپ آئیں

آپ اپنی ثنا کرنا۔ (ار۔ بول چال)

خود ستائی کرنا۔ آپ اپنی تعریف کرنا۔

غرور و تعلی کرنا۔
ع: بھولے سے کبھی آپ اپنی ثنا کی نہیں میں نے

آپ دھو سکنا۔ (ہ۔ نح)
اپنی کثافت آپ دور کرنا، اپنے گناہ خود معاف کرنا۔
سه کار ذاتی میں ہیں عاجز پاک بازان جہاں
گرد اپنے منھ کی پانی آپ دھو سکتا نہیں

آپ سا نامی آقا ہونا۔ (ار۔ بول چال)
آپ جیسا مشہور و معروف سردار ہونا۔
ع: ہے فخر کہ آقا ہوا مرا آپ سا نامی

آپ سے بڑھنا۔ (ار۔ بول چال)
بخوشی جنگ کے لیے میدان میں آنا۔
سه بڑھتا تھا آپ سے نہ کوئی جنگ کے لیے
لاتی تھی موت گھیر کے جو رنگ کے لیے

آپ سے پیارا نہ کرنا۔ (ار۔ بول چال)
دوسرے کے مقابلے میں عزیز نہ سمجھنا۔
ع: ان پیاروں کو ہم آپ سے پیارا نہ کریں گے

آپ کو۔ (ہ۔ ر)
خود کو۔ اپنے کو
ع: بیجا ہلاک کوئی بھی کرتا ہے آپ کو

آپ کو کھو دینا۔ (مسئلہ تصوف)
اپنا وجود، کھو کر خدا مل سکتا ہے۔
ع: جب آپ کو کھویا ہے تو پایا ہے تجھے (رباعی)

آپ کیا آئے۔ (ار۔ بول چال)، (ضمیر استفہامیہ)
آپ نہیں آئے بلکہ،
ع: آپ آئے کیا کہ آگئی مرتے ہوؤں میں جان

آپ کیا ارشاد کرتے ہیں۔ (فقرۂ تعجب)، حرف فجائیہ
حضور کیا فرما رہے ہیں۔
ع: وہ کر کہا یہ کرتے ہیں ارشاد آپ کیا

آپ کی الفت نے کھو دیا۔ (ار۔ ح)
آپ نے ہماری محبت میں ہمیں برباد کر دیا
ع: الفت نے آپ کی ہمیں کھویا جہان سے

آپ میں نہ ہونا (ار۔ ح)
١۔ بے خودی میں ہونا۔ ہوش میں نہ آنا۔ آپے میں نہ ہونا۔
٢۔ صفت ذاتی نہ ہونا۔
ایسا ہے اضطراب کہ کچھ جس کی حد نہیں
جو آپ بھی نہ ہو سخن اس کی سند نہیں

آپس میں تکلّف نہ ہونا۔ (ار۔ بول چال)
مخلص دوستوں میں تکلف کی ضرورت نہیں
ع: آپس میں دوستوں کو تکلف نہ ہونا چاہیئے۔

آ۔ ت

آتش زبان۔ (ف۔ ص)
آگ برسانے والی زبان۔
استعارہ: تلوار کی دھار آگ جیسی جلا دینے والی ہونا۔
ع: غل تھا شراروں سے آتش زبان کی

آتشِ سوزاں۔ (ف۔ مر۔ ص)
١۔ بھڑکتی ہوئی آگ۔
آتشِ شعلہ زن۔
ع: آب نے آتش سوزاں کا اثر دکھلایا
٢۔ کنایہ: جلنے والی آگ۔
ع: زخموں کو اس نے آتش سوزاں بنا دیا

آتش فرقت میں جلنا۔ (ار۔ ح۔ صنعت ایہام)
ہجر کی آگ میں جلنا۔
علیحدگی کی وجہ سے تڑپنا۔
ع: ساتوں جہنم آتشِ فرقت میں جلتے ہیں

آتش فشاں۔ (ف۔ مر۔ ص) آگ برسانے والا۔
ع: پھر برق ذوالفقار کو آتش فشاں دکھا

آتش کا اثر ہونا۔ (ا ر۔ ص)

(تشبیہ) جلا دینے والی۔

پھونک دینے والی۔

ع: آب دم شمشیر میں آتش کا اثر ہے

آتش مزاج۔ (ف۔ ص)

آگ جیسا مزاج والا۔

ع: آتش مزاج باد، تہ پا فلک سیر

آتش میں جلانے لائق۔ (ا ر۔ بول چال)

آگ میں پھونک دینے کے قابل۔

مار دینے کے قابل۔ دوزخی۔

ع: آتش میں جلا دینے کے قابل ہیں یہ ناری

آتش میں گرنا۔ (ا ر۔ ع)

اردو محاورہ ہے، آگ میں کودنا۔

سخت ترین مصیبت مول لے لینا۔

ع: آتش میں گریں، حکم جو دیں شاہ مدینہ

آتش نفس۔ (ف۔ ص)

آگ کا دل رکھنے والا۔

استعارہ: گھوڑا۔

ع: بجلی سے فزوں تھی تڑپ آتش نفسوں کی

آتش نفسوں کی تڑپ۔

چل پھر کر۔ گھوڑوں کی بیقراری۔ چلت پھرت۔

ع: بجلی سے فزوں تھی تڑپ آتش نفسوں کی

آتش نفسی۔ (ف۔ ار)

آگ جیسی۔ آگ کی سی روح رکھنے والی

ع: سیکھے کوئی آتش نفسی تیغ دودم سے

آتما کی آنچ۔ (س۔ ص)

آتما۔ روح۔ نفس۔ ماتا۔ آنچ۔ تڑپ۔ بےچینی۔

روح کی انتہائی بےقراری و بےچینی۔

یہ کلمات حضرت زینب کہہ رہی ہیں۔ اس لیے ماں کی بیقراری، بےچینی اور ماں کی ممتا اور محبت، یہ دونوں معنی لیے جا سکتے ہیں۔

ع: فرمایا میں نہ جاؤں گی بچوں کی لاش پر

ے آنچ آتما کی دل کو جلائے تو کیا کروں

گر فرق میرے صبر میں آئے تو کیا کروں

۲۔ آتما (س) روح۔

آنچ ہ۔ آگ۔ تپش۔

بچوں کے لیے ماں کی پریشانی اور بےچینی

ع: آنچ آتما کی دل کو جلائے تو کیا کروں

۳۔ ماں کی ممتا۔

ع: آنچ آتما کی ہے وہ قیامت کہ الاماں

آ۔ ٹھ

آٹھ بہشتیں۔

(تلمیح) جنت کے آٹھ درجات ہیں۔ یا آٹھ بہشتیں ہیں۔

جس کے درجات ادنیٰ و اعلیٰ تقسیم شدہ ہیں۔

ع: آج ہے آٹھ بہشتوں کی نئی تیاری

آٹھ مہ نو۔

استعارہ:۔ گھوڑے کے آٹھوں نعل۔

ع: تابندہ تھے جو آٹھ مہ نو ادھر ادھر

آ۔ ث

آثار آشکار ہونا۔ (ا ر۔ بول چال)

اثرات نمایاں ہونا۔

اثرات نظر آنے لگنا۔

ع: آثار صبح حشر ہوئے رن میں آشکار

آثار عیاں ہونا۔ (ا ر۔ بول چال)

آشکار ہونا۔ ظاہر ہونا۔ دکھائی دینا، نمایاں ہونا۔

ع: سوکھے ہونٹوں پہ عیاں پیاس کے آثار

آثار مرگ نمود ہونا۔ (ار۔ بول چال)

موت کے آثار ظاہر ہونا۔

ع: آثار مرگ پھول سے رخ پر نمود تھے

آثم۔ (ع۔ ص)

بندۂ آثم۔ اضافت، مغلوب اور اضافت تشبیہی گنہگار۔

ع: قابل عفو نہ تھے بندۂ آثم کے گناہ

آ۔ ج

آج۔ (ہ)

۱۔ اس وقت۔ اس نازک وقت پر۔

ع: میں آج تو جانی کے قابل بھی نہیں ہوں

۲۔ یہاں۔ دنیا میں۔

س کچھ آج زراعت کا نہ املاک کا غم ہے
ہاں فاطمہ کی کھیتی کے لٹنے کا الم ہے

آج بہار کل خزاں۔ (ار۔ مقولہ)

کوئی آج خوش، کوئی کل۔

ع: جس گل پہ بہار آج ہے، کل اس پہ خزاں ہے

آج کی خبر نہ ہونا۔ (ار۔ مح)

دنیا کے حالات اور انقلابات سے لاعلمی کا اظہار

ع: نے آج کی خبر ہے نہ ہے کل کا اعتماد

آج کی شب۔ (ار۔ روزمرہ)

شب گزشتہ۔

ع: روتی تھی میں، جو آج کی شب کو بہ درد و یاس

آ۔ خ

آخر۔ (حرف شرط)

اور کچھ نہ سہی لیکن۔

ع: آخر پسر ہوں شیر الٰہی سے شیر کا

آخر رات ہونا۔ (ار۔ ب)

رات ختم ہونا۔ صبح سورج طلوع ہونے کا وقت آنا۔

ع: آخر ہے رات حمد و ثنائے خدا کرو

آخر ہونا۔ (ار۔ مح)

موت آنا۔ مر جانا۔

س یہ کہتے ہی اک موت کی ہچکی اسے آئی
آخر ہوا وہ سید بیکس کا فدائی

آخر ہونا۔ (ار۔ روزمرہ)

ختم ہو جانا۔

گزر جانا۔

ع: رو کر کہا حبیب نے، آخر ہوا وہ دور

آخری پوشاک۔

زندگی کا آخری لباس۔

ع: زینب سے کہا لاؤ بہن آخری پوشاک

آخری حجت تمام کرنا۔ (ار)

آخر میں ایک بار پھر سمجھایا۔

ایک مرتبہ نیچ اونچ مزید دکھا دینا۔

ع: تم پہ کرتا ہے حسین آخری حجت کو تمام

آخری سواری ہونا۔ (ار۔ مح)

(مح) آخری وجود ہونا۔ آخری دم ہونا۔

(لغوی معنی) آخری بار گھوڑے پر سوار ہونا۔

ع: اب آخری بہن، یہ سواری ہماری ہے

آخری وقت۔

مرتے وقت۔

مرتا وقت۔

ع: اب آخری وقت اور یہ ہم پہ کرم احساں

آ۔ د

آداب بجا لا کے۔ ۱۔ بعد آداب کے۔

۲۔ رخصتی سلام کرتے ہوئے

ع، آداب بجالا کے یہ بابا کو سنایا

آداب شاہ سے۔ (ار۔ روزمرہ)

۱۔ شاہی آداب کے سبب۔

۲۔ حضور کے ادب کے پیش نظر۔

ع: آداب شاہ سے نہیں ہم بول سکتے ہیں۔

آداب کے سبب چپ رہنا۔ (ار۔پ)

شرم کے سبب خاموش رہنا

تہذیب کی وجہ سے خاموش رہنا۔

س دیکھو کہ گھر میں اور بھی رانڈیں ہیں تین چار

آداب شہ سے چپ ہیں، نہیں کوئی بیقرار

آداب ہونا۔ (ار۔ح)

قاعدہ ہونا۔ طریقہ ہونا۔

تہذیب ہونا۔

س آداب یہ ہے کہ تعزیہ خانے میں

آتے ہیں تو جھک جھک کے علم آتے ہیں

آدمی تو کیا۔ (ار۔ روزمرہ) صفت ضمیری

آدمی کی یا ہستی۔ آدمی کی کیا بساط۔

ع: چیونٹی بھی مورچوں میں نہ تھی آدمی تو کیا

آ۔ ر

آراستہ کرنا۔ (ار۔ح)

تیار کرنا۔ صیقل کرنا۔

ع: آراستہ کرتا تھا ہر اک خود مرد خود کام

آرام آنا۔ (قدیم۔ عم۔ روزمرہ)

سکون ملنا۔ چین آنا۔

ع: آرام مرے ہجر میں کیونکر تجھے آیا

آرام جگر۔ (ف۔ار) کنایہ، جگر کے لیے سبب طاقت۔

ع: آرام جگر، قوت دل، راحت جاں ہے

۲۔ دل کی طاقت۔

ع: رکھ لیجیے پہلو میں تو آرام جگر ہے

آرام دینا۔ (ار۔ روزمرہ)

راحت پہنچانا۔

ع: چین آیا نہ مجھے بے انھیں آرام دیے

آرام کسے کہتے ہیں۔ (ار۔ بول چال۔ صفت ضمیری)

قطعی آرام نہ ملنا۔

ع: چین کیا چیز ہے، آرام کسے کہتے ہیں

آرام کی صورت نہ ہونا۔ (ار۔ بول چال)

ع: آرام کی صورت کوئی زیست کا اسباب

آرام مناسب ہے۔ (ار۔ روزمرہ)

آرام کر لینا بہتر ہے۔

ع: شہ نے فرمایا مناسب ہے کوئی دم آرام

آرپار۔ (ہ)

ادھر سے ادھر تک۔

جسم کے آرپار۔

ع: زخم سناں تھا سینۂ انور کے آرپار

آرزو ہونا۔ (ار۔ بول چال)

تمنا ہونا۔

حسرت ہونا۔

ع: اب آرزو یہ ہے کہ کٹے تن سے جلد سر

۲۔ مدت سے تھی مجھے تو زیارت کی آرزو

آری۔ (ہ۔ اَر۔ مو)

(استعارہ) ۱۔ مثل آری کے۔

۲۔ کھٹلی

ع: آری جو ہو گئیں تھیں وہ سب ذوالفقار سے

آری ہونا۔ (ار۔مح) صنعت ایہام تناسب اور صنعت تجنیس۔

دندانہ دار ہو جانا۔ آری بن جانا۔

ع، آری تھیں سفر پہ تیغوں سے ایسے پڑے تھے وار

آ - ڑ

آڑ ہونا - (ہ - ح)

محافظ ہونا۔

ے جب اپنا بھائی ظلم کی تیغوں میں آڑ ہو
پھر کس طرح نہ بھائی کی چھاتی پہاڑ ہو

آ - ز

آزاد کرنا - (ار - بول چال)

چھوڑنا - معاف کرنا۔

ع: آزاد کر اب ہم کو تصدق میں علم کے

آزار پہنچنا - (ار)

تکلیف پہنچنا۔

صدمہ پہنچنا۔

ع: پہنچا نہ سلیماں سے کبھی مور کو آزار

آزردہ - (ار - روزمرہ)

ستایا ہوا۔

ستائے ہوئے۔ بددل۔

ع: مجھ سے ہیں باگ پکڑ لینے پہ آزردہ حضور

آزردہ نہ ہونا - (ار - بول چال)

دل تھوڑا نہ کرو۔ غمگین نہ ہو۔

ع: آزردہ نہ ہو۔ منہ سے بس اب کچھ نہ کہیں گے

آزردہ ہونا - (ار)

غمگین ہونا۔

ع: دیکھو کہے رکھتی ہوں جو آزردہ ہوئے وہ
تو دودھ نہ بخشوں گی، نہ بخشوں گی میں واللہ

آزمانا - (ار - نص)

جانچنا - پرکھنا۔

ع: جب چاہیں معرکہ میں ہمیں آپ آزمائیں

آزمودہ کار - (ار - بول چال) تجربہ کار۔

ے کچھ آزمودہ کار نہیں، کچھ مسن نہیں
ان کے ابھی تو گھر سے نکلنے کے سن نہیں

آ - س

آس - (ہ)

امید - سہارا - آسرا۔

ع: صدقے گئی پردیس میں توڑو نہ مری آس

آس توڑنا - (ہ - ح)

ناامید کرنا۔

سہارا توڑنا۔

ع: صدقے گئی، پردیس میں توڑو نہ میری آس

آس نہ رکھنا - (ہ - ر)

امید نہ کرنا۔

سہارا نہ رکھنا۔

ع: پر بھائی سے آشفتہ ہوں میں، اس کی نہ کر آس

آس ہونا - (ہ - ر)

سہارا ہونا۔

امید ہونا۔

ع: چھوٹے نہ اس کا ساتھ جو بیری کی آس ہو۔

۲۔ سہارا ہونا۔

ع: آس مجرم کی، گنہگار کی امید ہیں یہ

آسان سمجھنا - (ار - ر)

سہل جاننا۔

ع: آساں اسے سمجھتے ہو تم اے پدر کی جاں

آسان کچھ ہے - (ہ - استفہامیہ)

کیا آسان سمجھ رکھا ہے؟

کیا بچوں کا کھیل ہے؟

ع: آسان کچھ ہے قتل شہنشاہ حق شناس

آسان ہونا۔ (ار۔ د)

کام بن جانا۔ مقصد حاصل ہو جانا۔

ع: سب مشکلیں آسان ہوئیں پنجتن آئے

آسانی سے۔ (ار۔ بول چال)

بغیر تکلیف۔

ع: آسانی سے تو جسم سے روح اس کی جدا کر

آس پاس ہونا۔ (ار۔ ح)

پاس ہونا۔ قریب ہونا۔

مددگار ہونا۔

ع: اب غیر پاس کوئی نہیں ان کے آس پاس

آستانہ۔ (ف۔ مذ)

گھر۔

ع: تو تیر ترے ہی آستانے سے ملی (رباعی)

آستیں الٹتے ہوئے بڑھنا۔ (ار۔ ح)

غصہ کی حالت میں جنگ کے لیے آستین چڑھا کر حملہ کرنا۔

ع: گویا علی الٹتے ہوئے آستیں بڑھے

آستین الٹ لینا۔ (ار۔ ح)

جنگ پر آمادہ ہونا۔

ع: کہنی تک آپ نے جو الٹ لی تھی آستیں

آستین الٹنا۔ (ار۔ ح)

جنگ کے لیے تیار ہو کر آستین کو اوپر کر لینا۔

ع: الٹی جو آستیں تو پرے سب الٹ گئے

آستینیں چڑھا لینا۔ (ار۔ ح)

جنگ کے لیے آمادہ ہو کر کھڑے ہو جانا۔

ع: چڑھا لیا شہ والا نے آستینوں کو

آستینیں چڑھانا۔ (ار۔ ح)

جنگ کے لیے آمادہ ہونا۔ آمادگی جنگ کی علامت

ع: آستینوں کو چڑھائے ہوئے آمادۂ جنگ

آستینیں چڑھائے بڑھنا۔ (ار۔ ہ۔ ح)

لڑنے کے لیے آگے بڑھنا۔

ع: شہ کی طرف چڑھائے ہوئے آستیں بڑھا

آستیں سے ہاتھ اڑ جانا۔ (ف۔ ح)

شانے تک ہاتھ کٹ جانا

ع: ہاتھ آستیں سے اڑ گئے، سرتن سے اڑ گئے

آسرا۔ (ہ۔ د)

۱۔ سہارا (غ۔ مطبوعہ)

۲۔ قرب۔

ع: لازم تھا فوج کے لیے پانی کا آسرا

آسرا ہونا (ہ۔ د)

سہارا ہونا۔

ع: بیکس کو آسرا ہے پسر کا نہ بھائی کا

۲۔ سہارا ہونا۔

ے منظور ناریوں کو ہے پانی کا آسرا

کوثر ہے اپنی تشنہ دہانی کا آسرا

آسماں اساس۔ (ف۔ ص)

عزت آب۔

ع: فرماچکی ہیں والدۂ آسماں اساس

آسمان اونچا ہونا۔ (صنعت ایہام)

دہشت کے سبب آسمان کا مزید بلند ہو جانا۔

ع: دہشت سے آسماں ہوا اونچا، زمیں جھکی

آسمان تھرانا۔ (ہ۔ ح)

دنیا لرز جانا۔ زلزلہ آجانا۔

ع: تھرائے آسمان، ہلا عرش کبریا

آسماں حشم۔ (ف۔ ص)

دبدبا ـــــ شان و شوکت۔

ع: وہ آسماں حشم تو یہ کیواں جناب ہیں

۲۔ وہ آسماں حشم ہے، یہ کیواں جناب ہیں

آسیب خزاں۔ (ف۔)
استعارہ: بے رونقی اور زوال کا صدمہ
ع: کس باغ پہ آسیب خزاں آنہیں جاتا

آسمان و ہم۔ (ف)
سات آسمانوں پر کرسی، اس کے بعد عرش اعلیٰ
عرش اعلیٰ کے بعد۔
ع: کہتا تھا آسمان دہم، چرخ ہفتمیں

آسمان زرد ہونا۔
آسمان پر گرد و غبار چھایا ہونا۔
گھمسان جنگ کی حالت۔
ع: رن کی زمیں تو سرخ تھی، اور زرد آسمان

آسمان کے پار ہونا۔ (ار۔ مح) صنعت ایہام
شدید اور بلند ترین آواز ہونا۔
ع: آواز کوس حرب ہوئی آسماں کے پار

آسمان کے ہوش اڑنا۔ (ار۔ مح۔ حسن تعلیل)
۱۔ آسمان تک شور و غل کی آوازیں جانا۔
۲۔ زمین کو زلزلہ آجانے کی رعایت سے
آسمان کے ہوش اڑنا نظم کیا ہے۔
ع: تھرائی یوں زمیں کہ اڑے آسماں کے ہوش

آسماں مقام۔ (ف۔ ص)
بلند مرتبہ۔
ع: یوں ڈوب کر نکلتا تھا وہ آسماں مقام

آسمان ہل جانا۔ (ار۔ مح۔)
قیامت کے آثار نمودار ہو جانا۔
کوئی سخت واقعہ پیش آجانے کے وقت یہ محاورہ
بولتے ہیں۔ (ایہام)
ع: آسماں ہل گئے، تھرا گئی مقتل کی زمیں

آسیا۔ (ف)
تشبیہہ: چکی، گھر کے کونے میں رکھی جاتی ہے اس لیے
گوشہ نشینی کو چکی سے تشبیہہ دی ہے۔
ع: کنج عزلت میں مثال آسیا ہوں گوشہ گیر (رباعی)

آ۔ ش

آشفتہ گیسو۔ (ف۔ فعل ناقص)
عاشق۔
زلفوں کا عاشق۔
ع: ہوں جو آشفتہ گیسو تو عبادت ہے یہ

آشفتہ ہونا۔ (ار۔ مح)
مخالف ہونا۔ علیحدہ ہونا۔
ع: پرچھائیں سے آشفتہ ہوں میں، اس کی یہ دکھ آس

آشوب و غدر۔ (ف)
پریشاں حالی۔
ہلچل۔
ع: تیزی دہی تھی منہ کی اس آشوب و غدر میں

آ۔ غ

آغاز رجز۔ (ف)
رجز پڑھنے کی ابتدا۔ شروعات۔
ع: آغاز رجز تھا کہ ہوئی تیروں کی بوچھار

آغوش کا پالا۔ (ار۔ بول چال)
گود کا پالا۔
پرورش کردہ۔
ع: کیا سہل ہے آغوش کے پالے کی جدائی

آغوش میں دیکھنا۔
گود میں رکھا ہوا دیکھنا۔
ع: سر فاطمہ کے لال کی آغوش میں دیکھا

آغوش میں لینا۔ (ار) گود میں لینا۔ زانو پر بٹھا لینا۔
ع: آغوش میں لے کر اسے چھاتی سے لگایا

آ - ف

آفاق - (ع - ا - مذ)

دنیا - عالم و عالیان -

ع: آفاق میں یہ ارض مقدس ہے بے مثال

آفاق میں شہرہ ہونا - (ار - مح)

دنیا بھر میں چرچا ہونا - شہرت ہونا

ع: آفاق میں تھا جن کی قدر اندازی کا شہرہ

آفتاب چرخ سے اترنا - (استعارہ)

انتہائی حسین -

ع: گویا زمیں پہ چرخ سے اترا تھا آفتاب

آفتاب کا مسافت شب طے کرنا -

یہ مصرع ان قدیم تصورات پر مبنی ہے جب یہ خیال تھا کہ آفتاب زمین کے چاروں طرف گھومتا ہے اور جب سورج زمین کے نیچے چلا جاتا ہے تو رات ہو جاتی ہے' اور اوپر آجاتا ہے تو دن نکل آتا ہے

ع: جب قطع کی مسافت شب آفتاب نے

یعنی جب دن نکل آیا - صبح ہو گئی - آفتاب طلوع ہو گیا

آفتاب کا جلال - (صنعت ایہام)

سورج کی سختی و گرمی -

دھوپ کی سختی کو آفتاب کا جلال کہا ہے

ع: وہ دھوپ دشت کی وہ جلال آفتاب کا

آفتاب کا درخشندہ کر دینا - (ار) حسن تعلیل

روشن اور نورانی کر دینا -

ع: ذروں کو آفتاب درخشندہ کر دیا

آفتاب کو دیکھنا - کنایہ: علی اکبر

آفتاب پہ نظر کرنے سے آنکھوں سے پانی نکلنے لگتا ہے

ع: دیکھا جو آفتاب کو آنسو نکل پڑے

(ایہام و حسن تعلیل)

آفتاب کو دیکھنا - (صنعت ایہام)

ے اُمڈا یہ دل کہ چشم کے ساغر چھلک پڑے
دیکھا جو آفتاب کو آنسو نکل پڑے (غزل)

آفتاب کی کرن -

تشبیہہ: سورج کی شعاع

ع: تار نظر بنی تھی کرن آفتاب کی

آفتاب لب بام ہونا - (ار - مح)

موت کا وقت بالکل قریب ہونا -

ع: دل سے کہا کہ ہے لب بام اب یہ آفتاب

آفتاب ہونا - (ار - مح) (استعارہ)

چہرے تمتمانے لگنا -

چہرہ سرخ ہو جانا -

ع: غصہ سے آفتاب ہوئے چہروں کے رنگ

آفتابی سپر - (ف)

سنہرے رنگ کی وہ سپر' جس کی سطح پر کانٹے ابھرے ہوتے ہیں -

ع: آفتابی وہ سپر جس سے خجل گردۂ ماہ

آفت - (ع - مث)

وہ تکلیف جو کسی دوسری طرف سے پہنچتی ہے

(یہاں قہر الٰہی مراد ہے)

ع: بولا' مگر آفت سے جہنم کی بچاؤ

آفت بپا ہونا - (ار - مح)

قیامت بپا ہونا -

ہلچل مچنا -

ع: آفت بپا ہے کون اجل سے دوچار ہو

آفت ٹالنا - (ار - بول چال)

مصیبت دور کرنا -

مصیبت سے بچنا -

ع: آفت مرگ کو سر سے کوئی کیونکر ٹالے

آفت جہاں۔ (ف۔م)
۱۔ تمام دنیا۔ ہجوم۔ ہنگامہ
۲۔ مصیبت۔ (صنعت تضاد)
ع: اک آفت جہاں تھی لگانے بجھانے میں

آفت سر سے ٹالنا۔ (ار۔مح)
آئی ہوئی مصیبت دور کرنا۔ آفت سے بچنا۔
ع: آفت مرگ کو سر سے کوئی کیونکر ٹالے

آفتِ غمِ اولاد۔ (ف۔م)
اولاد کے مرنے کی اذیت۔
ع: پیری میں آفتِ غمِ اولاد الاماں

آفت کا بن۔ (ار۔ص)
مصائب و آلام کا جنگل میدان قتال۔
ع: کیا تھی خبر کہ آپ اس آفت کے بن میں ہیں

آفت کا معرکہ ہونا۔ (ار۔مح)
ڈراونی اور گھمسان کی جنگ ہونا۔
ع: آفت کا معرکہ ہے لڑائی غضب کی ہے

آفت کی۔ (ار۔ص)
(انتہا دکھانے کے لیے)
غضب کی۔ قیامت کی۔
ع: آفت کی پھرتیاں تھیں، غضب کی صفائیاں

آفت کا منھ۔ (اضافت تشبیہی)
قیامت مچانے والا۔
ع: آفت کا منھ تھا قہر کا دم خم ستم کا کس

آفت کی سحر۔ (ار۔ص)
صبح مصیبت۔ صبح بلا۔
مصیبت و بلا کا دن۔
ع: پھاڑا جو گریبانِ شب آفت کی سحر نے

آفت کی کاٹ ہونا۔ (ار۔مح) انتہائی تیز دھار ہونا
ع: آفت کی کاٹ، قہر کا خم، منھ بلا کا تھا۔

آفت مرگ۔ (اضافت تشبیہی)
کنایہ: ۱۔ موت۔
۲۔ موت کا وقت۔
ع: آفت مرگ کو سر سے کوئی کیونکر ٹالے

آفت میں پھنسنا۔ (ار۔مح)
مصائب میں گھر جانا۔
ع: ۱۔ آفت میں پھنسی آل، رسول عربی کی
۲۔ جبکہ آفت میں پھنسے احمد مختار کی آل

آفت میں صبر کرنا۔ (ار۔بول چال)
مصیبت کے وقت سکون سے رہنا۔
ع: آفت میں صبر کرتی ہیں، اس طرح بیبیاں

آفت میں گرفتار ہونا۔ (ار۔مح)
مصائب کا شکار ہونا۔
ع: ناموس نبی ہوویں گے آفت میں گرفتار

آفت میں گھرنا۔ (ار۔مح)
تکالیف اور مصائب میں پھنس جانا۔
ع: بھائی گھرا ہوا ہے، اس آفت میں کیا کروں

آفت میں مبتلا ہونا۔ (ار۔بول چال)
مصیبت و بلا میں پھنس جانا۔
ع: آفت میں مبتلا ہے محمد کا نور عین

آفت میں ہونا۔ (ار۔ص)
مصائب میں مبتلا ہونا۔
ع: آفت میں ہے مسافر صحرائے کربلا

آفتوں۔ (ار۔جمع) مصیبتوں۔ تکلیفوں۔
ع: ہوتا ہے آفتوں میں محبت کا امتحاں

آفتوں میں محبت کا امتحاں ہوتا ہے
(ار۔مقولہ)

ع: ہوتا ہے آفتوں میں محبت کا امتحاں

آفریدگار۔ (ف۔ حاصل مصدر)
پیدا کرنے والے۔ استعارہ: خداوند عالم
ع: قربان صنعت قلم آفریدگار کے

آ-ق

آقا۔ (ع۔ ا۔ مذ)
مالک۔ حضور۔ سرکار۔
ع: راضی ہوں میں، آقا مجھے آتش میں جلا دو
۲۔ (استعارہ: امام حسین
ع: کچھ اڑھا دیجئے مولا، مجھے نیند آئی ہے

آ-ک

آکھر۔ (ہ۔ اسم۔ مذکر)
بچھیاؤں کے رہنے کی جگہ۔
سہ جائے گی سحر کو تو اس آکھر میں نہ آنا
بچہ نہ ملے گا تو مرے گھر میں نہ آنا

آکے۔ (دلی۔ روزمرہ)
پھنس کے۔
ع: دیکھا حضور، چھٹ گیا پنجے میں آکے شیر
۲۔ کھڑے ہو کر۔
ع: فضہ پردے کے ادھر آکے بکا کرنے لگی

آ-گ

آگ برسانا۔ (ار۔ مح)
کنایہ: ۱۔ قتل کرنا ۲۔ تہہ و بالا کرنا۔ غارتگری کرنا۔
ع: آگ برسانے کو بجلی سوئے جنگاہ چلی

آگ برسنا۔ (ار۔ مح)
انتہائی گرمی ہونا۔
ع: گویا ہوا سے آگ برستی تھی خاک پر

آگ بھڑکنا۔ (ہ۔ مح)
قتل و غارتگری کے شعلے بلند ہونا۔
مزید تلاطم میں اضافہ ہونا۔
ع: یہ وہاں گئی اور آگ بھڑک کر ادھر آئی

آگ کا پرکالہ۔ (ار۔ ص)
۱۔ آگ کی چنگاری۔ شعلہ۔
۲۔ انتہائی شریر۔
ع: پھونکے بجلی کو یہ اس آگ کا ہے پرکالہ

آگ کا دم رکھنے والا۔ (ار۔ مح)
تشبیہ: آگ جیسی قوت رکھنے والا۔
جلا دینے والا۔
ع: بجلی کی رگیں۔ آگ کا دم۔ پاؤں ہوا کے

آگ کہوں۔ آگ کی مثل کہوں۔
آگ سے تشبیہہ دوں۔
یہاں استعارہ مراد لے کر تشبیہہ دی ہے۔
ع: گر آگ کہوں، آگ یہ سرعت نہیں رکھتی

آگ کی پرکالہ۔ (ار۔ ص)
۱۔ آگ کی چنگاری۔ لپٹ۔
۲۔ شریر۔ خطرناک۔
ع: پھونکے بجلی کو یہ اس آگ کی ہے پرکالہ

آگ کے پرکالے۔ استعارہ۔
آگ کے شعلے۔
آگ کی چنگاریاں۔
ع: تیر ترکش میں نہ تھے، آگ کے پرکالے تھے

آگ لگا دینا۔ (ار۔ مح)
قیامت برپا کر دینا۔
ہلچل مچا دینا۔
ع: یہ آگ لگا دیویں گے میدان وغا میں

آگ لگ جانا۔ (عو۔ ار۔ مح)

انہونی بات کے وجود میں آنے پر عورتیں کہتی ہیں۔
ع: کیا آگ لگ گئی ہے جہاں خراب کا
(صنعت ایہام تناسب)
۲۔ دیدہ و دانستہ سخت ترین مصیبت مول لے لینا۔
ع: گر آگ ہو تو کود پڑیں آپ کے دلسوز

آگ لگنا۔ (عو۔ع)
۱۔ حالات تہ و بالا ہونا۔
۲۔ خرق عادت یا چھوٹی سی بات میں کوئی بہت بڑا واقعہ پیش آجائے، اس وقت عورتیں بولتی ہیں۔
ع: پانی پہ جنگ، آگ لگی ہے یہ دیر میں
(صنعت ایہام تضاد)

آگ میں کود پڑنا۔ (ار۔مح)
اپنے کو سخت مصیبت میں پھنسا لینا۔
ع: پانی کے لیے آگ میں ہم کو د پڑے ہیں
(صنعت ایہام تضاد)

آگ ہونا۔ (ار۔مح)
آگ کی مثل جلا دینے والی۔
ع: کیا آگ تھی اس شعلۂ پر قہر کے اندر

آگ ہونا۔ (ار۔مح)
جلا دینے والی تیزی۔
تباہی مچا دینے والی۔
ع: شور تھا آگ ہے تلوار میں یا پانی ہے۔

آگاہ۔ (ف)
۱۔ جاننے والا۔
۲۔ آگاہی کے لیے۔
۳۔ قسم کے لیے۔ واللہ۔
ع: سب ہے صدقہ انھیں قدموں کا خدا ہے آگاہ

آگاہ دل۔ (ف۔ار)
۱۔ حقیقت میں۔ معارف۔
۲۔ ہر بات کا علم ہونا۔
ع: آگاہ دل و اہل وفا، اہل یقیں تھے
۳۔ باطنی علوم سے واقف۔
ع: خوش باطن و آگاہ دل و صاحب ادراک

آگاہ کرنا۔ (ار۔مح)
مانوس کرنا۔ ربط ضبط کرنا۔
تناسب پیدا کرنا۔
ع: آگاہ کر انداز تکلم سے زباں کو

آگاہ نہ ہونا۔ (ار۔روزہ)
بجز بہ نہ ہونا۔
ع: ان ہاتھوں کی قوت سے ابھی تو نہیں آگاہ

آگاہ ہونا۔ (ار۔روزمرہ)
خبر نامہ۔
سمجھ لینا۔
ع: یاں ہوئے علم امامت سے شہ دیں آگاہ
۲۔ خبر پانا۔
خبردار ہونا۔
ع: اس مژدۂ جاں بخش سے جب حر ہوا آگاہ
۳۔ سب کچھ معلوم ہونا۔
ع: بچپن کی تو الفت سے دلی آپ ہیں آگاہ

آگے۔ (ار۔روزمرہ)
قبل۔ پہلے۔ اس سے پہلے۔
ع: آگے کبھی نہ دیکھی تھی اس حسن کی سپاہ

آگے۔ (ار۔روزمرہ)
مقابلے میں۔
ع: ہاں شیر اُن کے غیظ کے آگے غزال ہیں

آگے بڑھنا۔ (ہ۔مح)
مقابلے پر آجانا۔
ع: مد آگے بڑھیں برچھیوں کو تول کے اکبار

آگے بڑھے چلو۔ (ہ۔ب)

سپاہیوں کو ہمت دلانے والا نعرہ۔

ہمت نہ ہارو۔

ع: آگے بڑھے چلو، یہ نقیبوں کی تھی پکار

آگے پیچھے روانہ ہونا۔ (ار۔ مح)

کوئی آج مرا۔ کوئی کل سدھار گیا۔

ع: آگے کوئی پیچھے کوئی ہوتا ہے روانہ

آگے پیچھے ہونا۔ (ذی۔ مح)

ع: صف بستہ آگے پیچھے ہے سب پیشوا کی فوج

آگے مرنا۔ (ار۔ روزمرہ)

زندہ چھوڑ کر مرنا۔

ع: آگے تمھارے مر نہ گئے ہم ہزار حیف

آ۔ل

آل۔ (ع۔ اسم)

آں حضرت صلعم کی اولاد

ع: الفت آل میں مریے تو خوش اقبالی ہے

آل اولاد۔ (ار۔ روزمرہ)

بال بچے۔

ع: یوں لٹیں ہم کہ نہ آل اور نہ اولاد رہے

آلِ پاک۔ (ع۔ ف۔ م)

استعارہ:۔ آں حضرت صلعم کی اولاد۔

ع: یارب ترے رسول کی یہ آل پاک ہیں

آلِ عبا۔ (ع۔ ا۔ مذ)

حضرت علی۔ جناب فاطمہ اور حسنین

ع:

۱۔ اس زمانہ صفت آل عبا کرتا ہے

۲۔ ہے آرزو کہ دولت آلِ عبا ملے

۳۔ جو غم آلِ عبا، ہم اور غم رکھتے نہیں

آلِ رسول اللہ۔ (ع)

رسولِ اسلام کی اولاد۔

ے بخشش و ہمت و عطا و عدل و داد

ختم ہے آلِ رسول اللہ پر

آلِ پیمبر۔ (ع۔ ف۔ ار۔ واحد)

اہل بیت پیمبر۔

ع: دو روز سے ہے تشنہ جگر آل پیمبر۔

آلات حرب۔ (ف۔ جمع)

جنگی اسلحہ۔ جنگی ہتھیار۔

ع: آلات حرب تن پہ کیے سر بسر درست

آلودہ بخوں۔ (ف۔ ص)

خون میں بھرا ہوا۔

ع: آلودہ بخوں کھنچ کے جو برچھی کا پھل آیا

آلودۂ خوں۔ (ف۔ ص)

خون میں لتھڑا ہوا۔

خون میں شرابور۔

ع: آلودۂ خوں، بھرا ہوا چہرہ ہے گرد سے

آلودہ ہونا۔ (ار۔ مح)

ملوث ہونا۔ شریک ہونا۔

متعلق ہونا۔

ع: آلودہ اس الم میں ہوں، میں اسیر غم

آ۔م

آمادۂ جانبازی۔ (ف۔ ص)

جان پر کھیلنے کو تیار۔

ع: گو بہت کم تھے، پہ آمادۂ جانبازی تھے

آمادۂ فنا ہونا۔ (ار) (ایہام)

موت کے لیے تیار ہونا۔

ع: آمادۂ فنا ہیں، خوشی دل سے فوت ہے۔

آمادۂ قتال۔ (ف)
قتل ہونے اور قتل کرنے پر تُلا ہونا۔
ع: نوجیں ستم کی گرد ہیں آمادۂ قتال

آمادہ کھڑا ہونا۔ (ار۔ بول چال)
تیار کھڑا ہونا۔
ع: محبوب خدا جنگ پہ آمادہ کھڑے ہیں (استعارہ)

آمادہ نبرد ہونا۔ (ار)
میدان میں جنگ کے لیے تیار کھڑا ہونا۔
ع: آمادۂ نبرد اُدھر ہے وہ روسیاہ

آمد۔ (ف۔ ا)
ظاہر ہونا۔ طلوع ہونا۔ معنی مصدری میں۔
ع: آمد وہ آفتاب کی وہ صبح کا سماں
پیدائش۔ ولادت۔
ع: اے یثرب وبطحا ترے والی کی ہے آمد

آمد آمد۔ (ف۔ مر)
آنے کی دھوم۔ آنے کا جوش وخروش۔
بُرشکوہ آمد۔ شان وشوکت سے آنا۔
ع: آمد آمد حرم شاہ کی دربار میں ہے
۲۔ وارد ہونا۔
ع آمد آمد کا بہادر کی سنو اب مذکور
میدان میں جنگ کے لیے آنا۔
ع:
آمد آمد کا بہادر کی سنو اب مذکور
اس مصرع میں بہادر کا لفظ میدان جنگ کی طرف متوجہ کرتا ہے۔

آمدِ ایّامِ شباب۔ (ف۔ مر)
جوانی آنا۔
عہد نوجوانی کی آمد۔
ع: کچھ جو بچپن تھا، تو کچھ آمد ایّام شباب

آمدِ ایّامِ شباب۔ (ف۔ مر)
عہد نوجوانی کا آنا۔
ع: وہ آمد ایّام شباب اور وہ جوانی۔

آمد تو دیکھی۔ (حرف شرط)
رجز اور عزور بھری جنگ کے میدان میں آمد دیکھ چکے۔
ع: آمد تو دیکھی جنگ کا بھی کچھ ہنر دکھا۔

آمد شباب۔ (ف)
عہد جوانی کی آمد۔
ع: کچھ حسن بچنے کا تو کچھ آمد شباب

آمد لگنا۔ (ار۔ خ)
۱۔ آنے کا چرچا ہونا۔ آنے کی توقع ہونا۔
۲۔ منتظر ہونا۔
ع: آمد لگی ہوئی ہے سواری قریب ہے

آمد میں۔ میدان جنگ میں آتے وقت
ع: آمد میں وہ شکوہ و تعلّی وہ مکر و زور

آمد نظر آنا۔ (تشبیہ)
دکھائی دینا۔
سراپا معلوم ہونا۔
ع: آمد اسد اللّٰہ کی ساری نظر آئی

آمد ورفت نئی ہونا۔ (ار۔ ب)
عجوبۂ رفتار۔ آنے کا رنگ ڈھنگ عجیب وغریب ہونا۔
ع: تھی نئی آمد ورفت اور نئی طرح کی چال

آمد وشد ہونا۔ (ار۔ روزمرہ)
روح نکلتے وقت سانس تیز تیز چلنا۔
ع: شباب تھا کہ دم واپسیں کی آمد وشد

آمد ہونا۔ (ار۔ خ)
میدان جنگ میں اترنا۔
ع: آمد ہے جگر بند قلعہ شکن کی۔

استعارہ:
ع: آمد در دولت پہ ہوئی کھُک دری کی
۳۔ استعارہ:
ع: تھا شور کہ آمد ہے یہ محبوب خدا کی

آ۔ن

آن۔ (نث۔ ار)
وقت۔
ع: جز صبر کوئی بات مناسب نہیں اس آن
۲۔ لمحہ۔ گھڑی۔
ع: دشوار ہے اک آن مسافر کا ٹھہرنا

آن میں۔
دم بھر میں۔ لمحہ بھر میں۔ دم کے دم میں۔
ع: مجھ سے گمراہ کو اک آن میں مل جائے یہ راہ

آن بان۔ (ہ۔ ص)
دبدبہ۔ جاہ وجلال۔
ع: ترکش لگایا ہرنے یہ کس آن بان سے

آن بان کا جوان ہونا۔ (ہ)
سج دھج کا جوان ہونا۔
شان کا جوان ہونا۔ خوبصورت نوجوان ہونا۔
ع: لاکھوں میں دس جوان نہیں اس آن بان کے

آنچ۔ (ہ۔ ص۔ مو)
۱۔ شعلہ۔ لوکا۔
۲۔ کاٹ۔
ع: سچ کہتے ہیں، تلوار کی بھی آنچ بری ہے

آنچ آنا۔ (ہ۔ مح)
گزند پہنچنا۔ اذیت پہنچنا۔
ع: دیکھو نہ آنچ آئے شہ خوشخصال پر

آنچ سے چہرے سیاہ ہو جانا۔ (ار۔ ب)
چمک کی تپش سے منھ کالے ہو جانا۔
جھلس جانا۔
ع: چہرے سیاہ ہوگئے تھے اس کی آنچ سے
(تلوار کی چمک سے متعلق مصرع ہے)

آندھی میں خاک اڑنا۔
آندھی کے سبب فضا میں گرد وغبار اڑنا۔
ہے آندھی میں خاک اڑتی تھی گھوڑوں کی گشت سے
آواز ہائے ہائے کی آتی تھی دشت سے

آنسو بہا کے۔ (ار۔ عم)
روتے ہوئے۔ رو کر۔
ع: آنسو بہا کے، سر کو جھکایا بصد حجاب

آنسو بھر آنا۔ (ار۔ مح)
۱۔ آنکھوں میں آنسو ڈبڈبانے لگنا۔
۲۔ دل بھر آنا۔
ع: آنسو بھر آئے، روک لی رہوار کی عناں

آنسو بھر آنا۔ (ار۔ بول چال)
آنکھیں نم ہو جانا۔
ع: چشم شہ خاور میں بھرے آتے ہیں آنسو

آنسو بہنا۔ (ار۔ مح)
آنسو تیزی سے رواں ہونا۔
تیزی سے آنسو نکلنا۔
ع: بہتے تھے جو آنسو خلف شیر خدا کے

آنسو پونچھنا۔ (ہ)
۱۔ آنسو خشک کرنا۔
۲۔ (مح) اوسان درست کرنا۔
ع: کی شہ نے جو سینے پہ نظر پونچھ کے آنسو

آنسو تھمنا۔ (ہ۔ بول چال)
آنسو رکنا۔ آنسو رک جانا۔
ع: آنسو تھمیں تو منھ سے کلیجہ نکل پڑے

آنسو ٹپکنا۔ (ہ۔ بول چال)
انتہائی غصہ کے سبب آنسو نکلنا۔
ع: بچوں کو ہے یہ غیظ کہ آنسو ٹپکتے ہیں

آنسو ٹپک پڑنا۔ (ہ)
یک لخت آنکھوں سے پانی جاری ہو جانا۔
ع: دیکھا جو آفتاب کو آنسو نکل پڑے
(صنعت حسن تعلیل اور ایہام)

آنسو ڈھلکنا۔ (ہ۔ ع)
چہرے پر بہتے ہوئے آنسو۔
ع: چہرے پہ لہو، گالوں پہ ڈھلکے ہوئے آنسو

آنسو رواں ہونا۔ (ار۔ ع)
آنسو لگاتار بہنا۔
ع: آنسو شہِ مظلوم کے آنکھوں سے رواں تھے
۲۔ آنسو نکلنے لگنا۔
ع:
آنکھوں سے مرکبوں کے بھی آنسو رواں ہوئے

آنسو نہ بہاؤ۔ (ار۔ ع)
۱۔ نہ روؤ۔
۲۔ غم نہ کرو۔ صدمہ نہ کرو۔
ع: خوش ہو کے رضا دو ہمیں، آنسو نہ بہاؤ

آنسوؤں سے تر ہو جانا۔ (ار۔ بول چال)
داڑھی تک آنسو بہنے لگنا۔
ع: ہو گئی آنسوؤں سے ریش مبارک سب تر

آنسوؤں سے دامن بھگونا۔ (ار۔ ع)
بہت زیادہ رونا۔
ع: دامن کو آنسوؤں سے بھگوتی ہے رات دن
۲۔ یاد کر کے بہت رونا۔
ے دامن کو آنسوؤں سے بھگوتی ہے رات دن
بیٹی تری، تیرے لیے روتی ہے رات دن

آنسوؤں سے ڈبڈبا جانا۔
آنکھوں میں آنسو بھر آنا۔
ع: ہر اک کی چشم آنسوؤں سے ڈبڈبا گئی

آنکھ (محاورات)

آنکھ اٹھا کر دیکھنا۔ (ار۔ روزمرہ)
سامنے دیکھنا۔ اوپر دیکھنا۔
اوپر کی طرف دیکھنا۔
ع: کہتا تھا کوئی، دیکھو ذرا آنکھ اٹھا کر

آنکھ اٹھا کے دیکھنا۔ (ار۔ ع)
کیا مجال۔؟
کیا طاقت؟
ع: دیکھیں اٹھا کے آنکھ یہ کیا تاب، کیا جگر

آنکھ بند ہونا۔ (ار۔ ع)
۱۔ مر جانا۔ ۲۔ مرنے کا وقت ہونا۔
ع: جب آنکھ ہوئی بند تو مہلت نہ ملے گی

آنکھ بند ہونا۔ (ار۔ ع)
۱۔ سونا۔ سو جانا۔
۲۔ غافل ہو جانا۔
ع: جب آنکھ ہوئی بند تو عقدہ یہ کھلا

آنکھ پڑنا۔ (ار۔ ع)
۱۔ یہاں "گھورتے ہوئے دیکھنا" سے مراد ہے
۲۔ ایک نگاہ دیکھنا۔ نگاہ جمنا۔
ع: تھرا گیا جس شخص پہ غصہ سے پڑی آنکھ

آنکھ پہچاننا۔ (ہ۔ ع) (ضمیر تنکیر و استفہامیہ)
بھانپ لینا۔ نگاہ سے سمجھ لینا۔
ع: غصہ کی آنکھ کا ہے کو پہچانتی ہوں میں

آنکھ جھپک جانا۔ (ہ۔ ع) ڈر کے مارے آنکھ بند ہو جانا۔
ع: شیروں کی آنکھ خوف کے مارے جھپک گئی

آنکھ جھپک کے کھلنا۔ (ہ، ح)
ذرا سی غفلت کے بعد ہوش میں آنا۔
ع: ذرا جو آنکھ جھپک کر کھلی، شباب نہ تھا
۲۔ قدرے سو کر بیدار ہونا۔

آنکھ جھپکنا۔ (ہ۔ ح)
۱۔ جوانی کا عہد غفلت کا عہد ہوتا ہے۔ اس کو آنکھ جھپکنے سے تعبیر کیا ہے۔
س نہ جانے برق کی چشمک تھی یا شرر کی لپک
ذرا جو آنکھ جھپک کر کھلی، شباب نہ تھا
عہد جوانی کے وقفے کو آنکھ کی جھپک برق کی چشمک اور شرر کی لپک سے تشبیہہ دی ہے۔ گویا کہ شباب کا زمانہ نامعلوم وقفہ کی طرح گزر جاتا ہے۔
(صنعت ایہام)

آنکھ چار کرنا۔ (ا۔ ح)
نگاہ سے نگاہ لڑانا۔
مقابلہ کرنا۔
ع: او روسیاہ، آنکھ تو شیروں سے چار کر

آنکھ چار ہو جانا۔ (ا۔ ح)
مقابلہ ہو جانا۔
سامنا ہو جانا۔
ع: کیا دخل چار ہو جو کسی بے ادب کی آنکھ

آنکھ چار نہ ہو سکنا۔ (ا۔ ح)
سامنے نہ جا سکنا۔
نگاہ سے نگاہ نہ مل سکنا۔
ع: اب آنکھ مری چار نہ ہووے گی کسی سے

آنکھ چرانا۔ (ا۔ ح)
۱۔ بچنا۔ خوف کرنا۔
۲۔ کنائی کاٹنا۔
ع: نامرد ہیں جو آنکھ چراتے ہیں مرد سے

آنکھ سے گر جانا۔ (ا۔ ح)
بے وقعت ہو جانا۔
ع: اشکوں کی طرح آنکھ سے گر جاتے ہیں انجم

آنکھ کڑی ڈالنا۔ (ہ۔ ح)
ٹیڑھی نظر سے دیکھنا۔
غصّہ کی نگاہ سے دیکھنا۔
ع: آہن کا بھی دل نرم ہو، ڈالے جو کڑی آنکھ

آنکھ کھلنا۔ (ا۔ ح)
غش سے بیدار ہونا۔
س کیا دم کے نکلنے کا بھی ہے صدمۂ جانکاہ
جب آنکھ کھلی پاس سے دیکھا طرف شاہ

آنکھ کھول کر دیکھنا۔ (ا۔ بول چال)
ع: دیکھا لہو بھری آنکھوں کو کھول کر

آنکھ کھولنا۔ (ہ۔ ح)
ہوش آنا۔
ضرب اول تھی کہ تکبیر کی آواز آئی
س گر پڑی خاک پہ غش کھا کے علی کی جائی
آنکھ کھولی تھی کہ ہنگامۂ محشر دیکھا
سر اٹھایا تو سرِ شہ کو سناں پر دیکھا

آنکھ لڑ جانا۔ (ا۔ ح)
آمنا سامنا ہو جانا۔
ع: بھیڑئے کی آنکھ جس سے لڑائی میں لڑ گئی
۲۔ نگاہیں چار ہو جانا۔ ایک کا دوسرے کو دیکھنا۔
ع: آنکھ لڑ جاتی تھی دریا کے نگہبانوں سے

آنکھ لڑنا۔ (ا۔ ح)
سامنا ہونا۔
ع: تیر اس کو لگا جس سے لڑائی میں لڑی آنکھ

آنکھ لڑی ہونا۔ (ا۔ ح)
خواہش ہونا۔ دھیان میں ہونا۔

مرکوز ہونا ۔ مطمحِ نظر ہونا ۔
ع : ایک ایک کی کوثر کی طرف آنکھ لڑی تھی
آنکھ ملاتے ہی ۔ (ہ ۔ بول چال)
سامنے آتے ہی ۔
مقابلے پر آتے ہی ۔
ع : زہرہ شفق کا آنکھ ملاتے ہی آب تھا
آنکھ ملانا ۔ (ار ۔ ح)
سامنے آنا ۔ روبرو کرنا ۔
ع : خورشید کو آنکھ اس سے ملانے کی کہاں تاب
آنکھوں پر رکھنا ۔ (ار ۔ ح)
بہت عزّت کرنا ۔ لائقِ احترام سمجھنا ۔
بہت محبت کرنا ۔ پیار کرنا ۔
ع : آنکھوں پہ جس کو رکھتے ہیں مردم شرف یہ ہے
آنکھوں پہ قدم ہونا ۔ (ار ۔ ح)
میری آنکھوں پر جناب کے قدم ہیں ۔ انتہائی تعلیم و تکریم کے موقع پر بولتے ہیں ۔
آنکھوں پہ ورم ہونا ۔ (ار ۔ ب)
آنکھیں سوج جانا ۔
ع : رخساروں پہ تھے زخم اور آنکھوں پہ ورم تھا
آنکھوں پہ رکھنا ۔ (ار ۔ ح)
عزت کرنا ۔ مقدس سمجھنا ۔
ع : آنکھوں پہ رکھتے فخر سے نعلین پاک کو
آنکھوں سے آنسو جاری ہونا ۔ (ار ۔ بول چال)
آنکھ سے آنسو نکلنے لگنا ۔
ع : رخصت جو کیا آنکھوں سے آنسو ہوئے جاری
آنکھوں سے آنسو نہ بہانا (ار ۔ ب)
۱ ۔ صبر و ضبط سے کام لینا ۔
۲ ۔ آہ بھی نہ کرنا ۔ اظہارِ صدمہ نہ کرنا ۔
ع : گر کٹیے تو آنسو بھی نہ آنکھوں سے بہاؤں

آنکھوں سے اوجھل ہونا ۔
سامنے نہ ہونا ۔
الگ ہو جانا ۔
ع : ابتک مری آنکھوں سے ہوئے ہیں کبھی اوجھل
آنکھوں سے اشک رواں ہونا ۔ (ار ۔ ح)
آنسو جاری ہونا ۔
ع : آنکھوں سے سامعین کے بھی اشک ہیں رواں
آنکھوں سے اشک ٹپکاتے ہوئے ۔ (ار ۔ ح)
روتے ہوئے ۔
ع : اشک آنکھوں سے ٹپکا کے یہ بولا وہ دلاور
آنکھوں سے جلالت آشکار ہونا ۔ (ار ۔ ح)
چہرے سے جاہ و جلال اور رعب داب ظاہر ہونا
ع : آنکھوں سے شیر نر کی جلالت تھی آشکار
آنکھوں سے حاصل کرنا ۔ (ار ۔ ح)
آنکھوں سے سیکھنا ۔
ع : میری آنکھوں سے کرے حاصل ابر ۔ (رباعی)
آنکھوں سے دیکھنا ۔ (ار ۔ ح)
دیکھ کر مجبوراً برداشت کرنا ۔
ع : یہ ظلم ہے اور آنکھوں سے ہم دیکھ رہے ہیں
۲ ۔ بذات خود دیکھنا ۔ دیکھ کر تکلیف پہنچنا ۔
ع : آنکھوں سے میں دیکھوں کہ گرا گھوڑے سے عباس
آنکھوں سے کیا حاصل ۔ (ار ۔ ح)
عزیزوں اور دوستوں کے وجود سے کیا فائدہ ۔
ع : بینائی سے کیا فائدہ ، کیا آنکھوں سے حاصل
آنکھوں سے لگانا ۔ (ار)
آنکھوں سے مس کرنا ۔
مقدس و متبرک سمجھنا ۔
ع : آنکھوں سے کفِ پائے مبارک کو لگایا
۲ ۔ آنکھوں پر رکھنا ۔

ع: آنکھوں سے لگاتا تھا یہ اس خاک کو لے کر

۳- یاد کر کے پیار کرنا۔
آنکھوں سے مَس کرنا۔

ع: پیراہن یوسف کبھی آنکھوں سے لگائیے

۴- آنکھوں پر رکھنا۔

ع: اس مرقدِ پُر نور کو آنکھوں سے لگانا

آنکھوں سے لہو بہہ جانا۔ (ار۔ مح)
آنکھوں کے آنسوؤں کے ساتھ خون نکل جانا

ع: بہہ جاتا ہے آنکھوں سے لہو قلب و جگر کا

آنکھوں سے معلوم ہونا۔ (ار۔ مح)
۱- نظر آنا۔
۲- محسوس ہونا۔

ع: کچھ مجھے آنکھوں سے ہوتا نہیں معلوم حسین!

آنکھوں سے نہ سوجھنا۔ (ار۔ بول چال)
دکھائی نہ دینا۔ نظر نہ آنا۔

ع: یہ حال ہے کہ آنکھوں سے کچھ سوجھتا نہیں

آنکھوں کا تارا ہونا۔ (ار۔ مح)
آنکھوں کی روشنی کا سبب ہونا۔

استعارہ:- بیٹا۔

ع:

۱- کنبہ کی جان، آنکھوں کا تارا ہی تو تھا

۲- جاں ایک کی اور ایک کی آنکھوں کے تارے

آنکھوں کا جواب نہ ہونا۔ (ار۔ مح)
(صنعت ایہام) آنکھ کہہ کر آنسو مراد لیے ہیں۔

ع: اگر بہشت میں ہوتے نہ کوثر و تسنیم
تو رونے والوں کی آنکھوں کا کچھ جواب نہ تھا (سلام)

آنکھوں کا خواب دیکھنا۔ ۱- دنیا میں عجب عجب منصوبے بنانا۔
۲- دنیا کے تماشے دیکھنا۔ نشیب و فراز دیکھنا۔

ع: آنکھوں نے جہاں میں خواب کیا کیا دیکھا (ار۔ مح)

آنکھوں کا ڈھونڈنا۔ (ہ۔ مح)
دل سے تلاش و جستجو ہونا۔

ے پتلی کی طرح نظر سے مستور ہے تو
آنکھیں جسے ڈھونڈتی ہیں وہ نور ہے تو

(رباعی دوہ بار س قال)

آنکھوں کا نور ـــــ (ار۔ کہ۔ روزمرہ)
کنایہ: کلیجہ کی ٹھنڈک
بیٹا۔ نورِ چشم۔ راحتِ جاں۔

ع: آنکھوں کا نور قلب کی طاقت بدن کی جاں

آنکھوں کا نہ دیکھنا۔ (ار۔ مح)
۱- تجربہ نہ ہونا۔

ع: ان آنکھوں نے دیکھا نہیں اب تک کوئی ایسا

آنکھوں کو رونا۔ (ار۔ مح)
آنکھیں کھونا۔ اندھا ہو جانا۔

ع: آنکھوں کو رو کے صف سے وہ مردک نکل گیا

آنکھوں کی بصارت زائل ہونا۔ اندھا ہو جانا۔
نابینا ہو جانا۔

ع: فرمایا، جب آنکھوں کی بصارت ہوئی زائل

آنکھوں کی بصارت چلنا۔ (ار۔ مح)
آنکھوں سے روشنی کم ہونے لگنا۔

ع: آنکھوں کی بصارت بھی چلی، اب نہ رلاؤ

آنکھوں کی روشنی۔
استعارہ: بیٹے سے۔ نورِ چشم

ع: آنکھوں کی روشنی جگر و قلب کا سرور

آنکھوں کے آگے ہونا۔ (ار۔ ب)
سامنے ہونا۔

ع: آنکھوں کے آگے خاک پہ ہے لاشۂ پسر

آنکھوں کے تلے پھرنا۔ (ہ۔ مح)
آنکھوں میں پھرنا (آنا جانا)

آنکھوں میں تصویر پھرنا۔ نظر آنا، یقین ہونا۔
ع: آنکھوں کے تلے پھر رہی تھی موت کی تصویر

آنکھوں کے تلے تاریکی چھا جانا۔ (ہ۔ مح)
نگاہوں کے آگے اندھیرا آجانا۔
دنیا سیاہ ہوجانا۔
ع: تاریکی سی آنکھوں کے تلے چھا گئی اک بار

آنکھوں کے مجرے نہ کھلنا۔ (ار۔ مح)
آنکھوں میں روشنی نہ آنا۔
آنکھوں کے پپوٹے نہ کھلنا۔
ع: ان آنکھوں کے مجرے نہ کھلیں، اب تو بجا ہے

آنکھوں کے نیچے اندھیرا چھا جانا۔ (ہ۔ مح)
انتہائی بے چینی کا عالم طاری ہونا۔
دنیا تاریک ہوجانا۔
ع: آنکھوں کے نیچے شہ کی اندھیرا سا چھا گیا۔

آنکھوں میں آنسو ڈبڈبانا۔
آنسو نظر آنے لگنا۔
ع: آنکھوں میں ڈبڈبائے تھے آنسو، جھکے تھے سر

آنکھوں میں آنکھیں گڑانا۔ (عم۔ ہ۔ مح)
نگاہ سے نگاہ لڑانا۔
گھورنا۔ یک ٹک تکتا رہنا۔
ع: وہ بدنظر تھا آنکھوں سے آنکھیں ادھر لڑائے

آنکھوں میں اشک بھرے ہوئے (ار۔ مح)
آنکھوں میں ڈبڈبائے ہوئے۔
بھرے آنسوؤں سے۔
ع: آنکھوں میں بھرے اشک گئے والدہ کے پاس

آنکھوں میں بجلیاں چمک جانا۔ (ار۔ مح)
نگاہوں کے سامنے بجلیاں سی آجانا۔
(تلوار کے بار بار چمکنے کی طرف اشارہ ہے)
ع: بجلیاں تیغوں کی آنکھوں میں چمک جائیں ابھی

آنکھوں میں پھر جانا۔ (ار۔ مح)
آنکھوں میں تصویر بن کر بگڑ جانا۔
ع: آنکھوں میں پھر گیا نہ مژہ کو خبر ہوئی

آنکھوں میں جان اٹکنا۔ (ار۔ مح)
انتظار کے سبب آنکھوں میں روح رہ جانا۔
ع: تن سے نکل کے آنکھوں میں اٹکی ہے جان زار

آنکھوں میں جہاں سیاہ ہونا۔ (ار۔ مح)
مصیبت و ابتلا کے سبب کچھ دکھائی نہ دینا۔
انتہائی بے چینی اور تکلیف کا عالم ہونا
ع: اس وقت سب جہاں مری آنکھوں میں ہے سیاہ

آنکھوں میں ریت بھر جانا۔ (ہ۔ بول چال)
آنکھوں میں خاک پڑ جانا۔
ریت پڑ جانا۔ (ریت، دلی مذکر۔ لکھنؤ مونث)
ع: اڑ اڑ کے ریت نرگسی آنکھوں میں بھر گئی

آنکھوں میں سرمہ دینا۔ (ار۔ مح)
سرمہ لگانا۔
۱۔ کس نے، لہو سرمہ دیا ان آنکھوں میں ہر بار
۲۔ آنکھوں میں سرمہ دیدۂ یعقوب پر بھی لگاؤ

آنکھوں میں سماں پھر جانا۔ (ار۔ مح)
تصویر سامنے آجانا۔
ع: آنکھوں میں سماں پھر گیا معراج کی شب کا

آنکھوں میں عالم سیاہ ہونا۔ (ار۔ مح)
آنکھوں کے آگے دنیا اندھیر ہونا۔
کچھ نہ سوجھنا۔ انتہائی بے چینی کا عالم ہونا۔
ع: بیٹا، ہماری آنکھوں میں عالم سیاہ ہے

آنکھوں میں گھر کرنا۔ (ار محاورہ)
۱۔ آنکھوں میں سمانا۔ نگاہ کو بھلا لگنا۔
۲۔ ڈھٹائی کرنا۔ ۳۔ چبھنا۔
ع: ہے وہ طرار کہ آنکھوں میں گھر کرتی ہے

آنکھوں میں نہ سمانا۔ (ار۔ محاورا)
کوئی وقعت نہ ہونا۔ حیثیت نہ سمجھنا۔

ع لبریز ہیں یہ دولت استغنا سے
آنکھوں میں کوئی غنی سماتا ہی نہیں

آنکھوں میں نیند کا خمار ہونا (ار۔ بول چال)
آنکھیں نیند کی وجہ سے نشیلی ہونا۔
ع: جاگے وہ ساری رات کے، وہ نیند کا خمار

آنکھیں ابل آنا (ار۔ مح)
مارے غصہ کے آنکھیں چمکنے لگنا۔
گھورنے والی کیفیت۔
ع: دونوں آنکھیں ابل آئیں کہ ڈرے بائی شر

آنکھیں بچھانا (ار۔ مح)
انتہائی عزت کرنا۔
ع: آنکھیں ملک بچھاتے ہیں اس ارض پاک پر

آنکھیں بند کر (ار۔ مح)
مرنے کے بالکل قریب، یہ محاورہ بولا جاتا ہے۔
ع: بند آنکھیں کر، اے فوج حسینی کے ہراول

آنکھیں بند کیے پڑے ہونا (ار۔ مح)
اس طرح لیٹے رہنا جس سے معلوم ہو کہ مر چکا ہے
ع: جو زخمی تھے آنکھیں وہ کیے بند پڑے تھے

آنکھیں بینا ہونا۔ نابینا کو آنکھیں مل جانا۔
دکور کی آنکھیں بینا ہو جانا، آنکھوں میں روشنی آجانا۔
ع: اس کا عاشق ہو، تو ہوں کور کی آنکھیں بینا

آنکھیں پتھرا جانا۔ (ار۔ مح)
آنکھوں کی پتلیاں اوپر چڑھ جانا۔
موت کے آثار نمایاں ہو جانا۔
ع: پتھرائی ہوئی آنکھیں، کٹے تیغ سے ابرو

آنکھیں پرنم ہونا۔ آنسو ڈبڈبانا۔
ع: اک آہ بھری سرد اور آنکھیں ہوئیں پرنم

آنکھیں پھرانا (ار۔ مح)
موت کے وقت تیوریاں چل بچل ہونا۔
ع: آنکھیں پھرائے دیتا ہے اب تو یہ نور عین
یہ محاورہ اگرچہ متعدی ہے لیکن لازم کے معنی میں مستعمل ہے۔
۲۔ مرتے وقت آنکھوں کی پتلیاں پھر جانا۔
ع: آنکھیں پھر آئیں، ماتھے پہ قطرے عرق کے آئے

آنکھیں چرانا (ار۔ مح)
نگاہیں بچانا۔
شرمانا۔ کترانا۔
ع: فرماتے ہیں فرزند سے آنکھوں کو چرا کر
۲۔ خوف کے سبب چھپ جانا۔
ڈرنا۔ گھبرانا۔
ع: آنکھیں چرائیں۔ شیر جو آئے جلال پر

آنکھیں حق بیں ہونا (ار۔ مح)
حق اور صداقت کو دیکھنے والی نگاہ ہو جانا۔
نگاہِ حقیقت ہونا۔
ع: جب آنکھیں ہوئیں حق بیں، تو ملا در نجف

آنکھیں سرخ ہونا۔ (ار۔ مح)
بہت غصہ آجانا۔
ع: سرخ آنکھیں ہوئیں، ابرو پہ بل آیا اک بار

آنکھیں شیشہ ہونا (ار۔ مح)
استعارہ: آنکھیں مینائے شراب بن جانا۔
آنکھیں شراب کی بوتلیں ہیں۔

آنکھیں غزال ہونا۔ (استعارہ)
استعارہ: انیس نے آنکھوں کو چشم غزال کے بجائے، غزال کہا ہے۔
ع: کھلیں شکار شیر، یہ آنکھیں ہیں، وہ غزال

آنکھیں قدم پر ملنا۔ (ار۔ مح)
پیروں پر آنکھیں ملنا۔
انتہائی احترام و عزت کرنا۔
ع: آنکھیں ملیں قدم پہ کسی نے باحترام

آنکھیں قدموں سے ملنا۔ (ار۔ مح)
انتہائی متبرک سمجھنا۔
مطیع و فرمانبردار ہونا۔
ع: قدموں سے جس کے ملتی تھی آنکھیں وہ نجات

آنکھیں کبود ہونا۔ (ار۔ ص)
بلّی کی جیسی آنکھیں ہونا۔
پُتلیاں نیلی ہونا۔
بدصورتی اور بے مروتی کی نشانی۔
ع: آنکھیں کبود، رنگ سیہ، ابروؤں پہ بل

آنکھیں کھل جانا۔ (ہ۔ مح)
۱۔ تعجب ہو جانا۔
۲۔ بہت خوش اور مسرور ہو جانا۔
ع: کھل جائیں گی آنکھیں، وہ صلہ تجھ کو ملے گا

آنکھیں کھول دو۔ (ہ۔ بول چال)
ہوش میں آؤ۔ ذرا دیکھ لو۔
ع: آنکھیں تو کھول دو کہ مرا دل ہے بے قرار

آنکھیں کھلی ہونے کے باوجود سونا۔ (ار۔ مح)
ناحق شناس ہونا۔
ع: ہے غضب آنکھیں تو کھولے ہو، مگر سوئے ہو

آنکھیں لال ہونا۔ (ہ۔ بول چال)
رونے کے سبب آنکھیں بالکل سرخ ہونا۔
ع: زرد تھا رنگ تو آنکھیں تھیں لہو رونے سے لال

آنکھیں لہو ہونا۔ (ار۔ مح)
استعارہ: آنکھیں بالکل سُرخ، خون کی شکل ہو جانا۔
ع: آنکھیں لہو تھیں رونے سے چہرہ تھا سرخ فام

آنکھیں لڑی ہونا۔ (ار۔ مح)
دیکھنا۔ تکنا۔ (حسن تعلیل)
محبت و پیار سے برابر دیکھتے رہنا۔
ع: سہرے کی ہر لڑی سے ہیں آنکھیں لڑی ہوئی

آنکھیں منتظر ہونا۔ (ار۔ مح)
ہمہ تن انتظار میں ہونا۔
آنکھیں دروازے کو لگی ہونا۔
ع: آنکھیں ہیں منتظر، رخ آرام جاں دکھا

آنکھیں ملنا۔ (ار۔ مح)
سر رکھنا۔ آنکھیں قدموں پر ملنا۔
ع: آنکھیں قدم پاک پہ مل کر کہا، مولا!
ے آنکھیں ملیں عَلَم کے پھریرے کو چوم کے
رایت کے گرد پھرنے لگے جھوم جھوم کے
اس عمل کے مظاہرے سے مقصود یہ ہے کہ علمداری کی خواہش کا جذبہ، باطنی طور پر موجود تھا۔

آنکھیں نرگسی ہونا۔ (تشبیہہ)
آنکھ کو نرگسی پھول سے تشبیہہ دیتے ہیں۔
۱۔ آنکھیں جو نرگسی ہیں تو رُخ بھولے بھالے ہیں
۲۔ نازوں کے منتوں کے مرادوں کے پالے ہیں
۳۔ حیدر کا رعب نرگسی آنکھوں سے آشکار

آنکھیں نذر ہو جانا۔ (ار۔ مح)
بھینٹ چڑھ جانا، صدقہ ہو جانا۔
محبت میں آنکھیں جاتی رہنا۔
ے روئے یہ شب و روز جدائی میں پسر کی
آنکھیں بھی ہوئیں　　اسی نورِ نظر کی

آنکھیں نکال کے پھینک دینا۔ (ار۔ بول چال)
انتہائی غصہ اور جلال کے عالم میں یہ جملہ غیر ارادی طور پر زبان سے نکل جاتا ہے۔
ع: گر شیر ہو تو پھینک دیں آنکھیں نکال کے

آنکھیں نکال لیں۔ (ار۔ مح)
خوف دلانے کے لیے بولتے ہیں۔
ڈرانا۔
ع: آنکھیں نکال لیں کوئی دیکھے تو گھور کے
۲۔ دھمکانا۔
ع: آنکھیں نکال لیں، جو کرے غیظ سے نظر

آنکھیں نکالیے۔ (ار۔ مح)
جو چاہیے سزا دیجئے گا۔
ع: جھپکے پلک کسی کی تو آنکھیں نکالیے

آنکھیں نکلیں گی۔ (ار۔ مح)
پہلے زمانے میں باغی اور غدار کی آنکھیں
نکال لی جاتی تھیں۔
آنکھیں پھوڑ دی جائیں گی۔
ع: آنکھیں نکلیں گی، محبت سے جو دیکھے گا ادھر

آنکھیں نہ اٹھانا۔ (ار۔ مح)
شرم کے سبب نگاہیں نیچی کیے رہنا۔
ع: سن کر دلھن کا ذکر نہ آنکھیں اٹھاتے تھے

آنکھیں نہ چرانا۔ (ار۔ مح)
نگاہ نہ بچانا۔ کنارہ کشی کی کوشش نہ کرنا۔
ذرا جھجک نہ ہونا۔
ع: آنکھیں نہ چراؤ کہ جگر بند علی ہو

آنکھیں وا کرنا۔ (ار۔ بول چال)
آنکھیں کھولنا۔ بیدار ہونا۔
ع: کہتی تھی ماں نثار ہو، آنکھیں تو وا کرو

آنکھیں ہرن ہونا۔ استعارہ کرکے تشبیہ کا کام لیا ہے۔
آنکھیں ہرن کی سی ہونا۔
ع: آنکھیں وہ ہرن، شیر دبک جاتے ہیں جن سے
انیس نے آنکھوں کو ہرن سے استعارہ کیا ہے۔
(یہ دوسرا موقع ہے)

آ۔ و

آوارہ وطن ہونا۔ (ار۔ مح)
گھر سے دور ہونا۔
عالم مسافرت میں ہونا۔
ع: میں کہتا ہوں مجروح ہوں آوارہ وطن ہوں

آوارہ ہونا۔ (ار۔ مح)
آرام اور سکون میسر نہ ہونا۔
مارے مارے پھرنا۔
ع: آوارہ پرندے تھے، مکاں خالی پڑے تھے (محاکات)

آواز آنا۔ (آئی آواز) (ار۔ ب)
غیب سے صدا آنا۔
انجانی آواز سنائی دینا۔
ع: آئی آواز کہ اے حر ترے حامی ہم ہیں

آواز بیٹھی ہوئی ہونا۔ (ہ۔ مح)
خاموشی چھائی ہونا۔
آواز **بیٹھ جانا**
جنگ کی خاموشی کی طرف اشارہ ہے۔
ع: بیٹھی ہوئی آواز کھلی طبل دغا کی
یعنی نقارۂ جنگ بجنے لگا (صنعت ایہام)

آواز پر دوڑنا۔ (ہ۔ ار۔ مح)
آواز سن کر آجانا۔ جمع ہو جانا۔
ع: شہ کی آواز پہ سب بیکس و بے پر دوڑے

آواز جرس آنا۔ (استعارہ۔ ایہام)
۱۔ بچھڑے ہوئے قافلے کی صدائیں۔
۲۔ پچھلے شہیدوں کی صدائیں۔
ع: واماندوں کو آتی ہے یہ آواز جرس کی

آواز حزیں (ف۔ مر) نحیف آواز۔ غمگین صدا۔
ع: آواز حزیں تھی کہ مری جان برادر

آوازِ دار و گیر (ح ۔ اص)

دھڑپکڑ کی آواز

پکڑنا ۔ لینا ۔ مارنا ۔ کا غُل ۔

ے آواز دار و گیر کی گردوں پہ جاتی ہے
دونوں کے نیچوں کی چمک یاں تک آتی ہو

آواز زیرِ لب ہونا ۔ (ار ۔ بول چال)

صرف ہونٹوں کی جنبش سے آواز محسوس ہونا

ع : یہ زیر لب آواز کرآتا نہیں آئے

آواز کوسِ حرب ۔ (ف ۔ مر)

جنگ کا اعلان ۔ جنگ کے طبل کی آواز ۔

ع : آواز کوس حرب ہوئی آسماں کے پار

آواز کھُلنا ۔ (ہ ۔ مج)

خاموشی ختم ہوجانا ۔ چرچا ہونا ۔

ع : بیٹھی ہوئی آواز کھلی طبل وغا کی

(میدان جنگ میں جنگ کا طبل بجنے لگنا)

آواز کیسی ۔ (ار ۔ روزمرہ ۔ کلمۂ استفہامیہ ۔ اعلانِ کمتری)

مرثیہ خوانی میں آواز کا حسن بیان کوئی معنی نہیں رکھتا

ع : میں کیا ، آواز کیسی ، پڑھنا کیسا ۔

آواز نہ آنا ۔ (استعارہ)

خبر نہ ہونا ۔ خاموشی سے ، چپکے سے (صنعت ایہام)

درحقیقت دم نکلنے میں کوئی آواز نہیں آتی ۔

ع : اڑگیا طائر جاں اور نہ آواز آئی

آ ۔ ہ

آہ آتش فشاں کھینچنا ۔

تشبیہہ :۔ دلوں کو برباد دینے والی آہ و فریاد ۔

ع : حسین آہ آتش فشاں کھینچتے ہیں

آہ سرد بھرنا ۔ (ار ۔ مج)

ٹھنڈی سانس لینا ۔

جذبۂ افسوس کا اظہار کرنا ۔

ع : کانپے جو پاؤں بیٹھ گئے بھر کے آہ سرد

۲ ۔ ٹھنڈی آہیں بھرنا ۔

ع : حضرت فلک کو دیکھتے تھے بھر کے آہ سرد

آہ کا دھواں نہ اٹھنا ۔ (ہ ۔ مج)

زبان سے ایک آہ نہ نکلنا ۔

ع : جل جائے دل مگر نہ اٹھے آہ کا دھواں

آہ کھینچنا ۔ (ہ ۔ مج)

آہ کرنا ۔ فریاد کرنا ۔

ع : حسین آہ آتش فشاں کھینچتے ہیں (سلام)

آہ کے ساتھ دم نکل جانا ۔ (ار ۔ بول چال)

منھ سے اک آہ نکلی اور روح پرواز کر گئی

ع : کھولا جو منھ نکل گیا دم ساتھ آہ کے

آہ کے شعلے اٹھنا ۔ (ار ۔ مج)

گرم گرم آہیں نکلنا ۔

(آہ بذات خود بھی گرم کہی جاتی ہے)

ع : شعلے جگر سے آہ کے اٹھتے تھے دمبدم

آہ میں بجلی کا اثر ہونا ۔ (ار ۔ ر)

ے ہے زینب دل سوختہ جس میں ، یہ وہ گھر ہے
سیدانیوں کی آہ میں بجلی کا اثر ہے

آہ نکلنا ۔ (ار ۔ روزمرہ)

فریاد نکلنا ۔ غیر ارادی طور پر اظہار تکلیف ہونا ۔

ع : شعلوں کی طرح آہ نکلتی ہے جگر سے

آہ و فغاں کرنا ۔ (ار ۔ بول چال)

واویلا ۔ ماتم اور گریہ وزاری کرنا ۔

ع : نام حُر لے کے کریں آہ و فغان و فریاد

آہوں کی بجلیاں ۔ (تشبیہہ) آہیں بجلی کی طرح گرم اور موثر جلا دینے والی ۔

ع ، آہوں کی بجلیاں تھیں تو اشکوں کی تھی جھڑی

آوازہ سننا - (ار - بول چال)
فریاد و بکا کی آوازہ نکلنا۔
ع: آوازہ بھی بھلا کوئی سنتا ہے رونے کی

آہستہ روی (ف)
مست ہو کر چلنا۔
جھوم جھوم کر قدم رکھنا۔
ع: دیکھا ہے کبھی شیر کی آہستہ روی کو (داستان)

آہستہ کہنا - (ار - بول چال)
کان میں کہنا۔
ع: آہستہ کہا شہ نے بہن سے کہ موئے ہم

آہن کا دل نرم ہو جانا - (ار - ح)
استعارہ: خوف طاری ہو جانا۔
ع: آہن کا بھی دل نرم ہو، ڈالے جو کڑی آنکھ

آہنی کمر - (ف - ص)
تشبیہ: مضبوط کمر والا۔
استعارہ: طاقت ور۔
ع: روئیں تن و سیاہ ور و دل آہنی کمر

آہو - (ف)
ہرن
ع: بجلی کسی جگہ کہیں آہو، کہیں پرند (استعارہ)

آہوانِ ختن (ف - ا - ن - جمع)
ختن کے ہرن۔
ختنی ہرن کا مشک مشہور ہے
ع: چالاک آہوانِ ختن اس قدر نہ تھے

آہوئے شب - (ف - مرکب)
(رات کو آہو سے استعارہ کیا ہے)
رات کی تاریکی،
رات کی خاموشی۔ سناٹا۔
ع: کھولے ہوئے تھا آہوئے شب نافہ تار تار

آ - ی

آئین - اصول - قوانین
ع: آہستہ کرے دین کو یہ آئین ہے کس کا

آئینہ - (دکھانے والا - عکس دکھانے والا)
استعارہ: امام حسین کا چہرہ۔
ع: حق نما ہے تو جہاں میں ہے یہی آئینہ

آئینہ بلوّر - (ف - ص)
بلوریں آئینہ۔
ع: آئینہ بلّور سے شفاف گلا ہے۔
(سے۔ بمعنی، مقابلہ میں)

آئینہ جبیں۔
استعارہ: پیشانی کا آئینہ۔
پیشانی کی آب و تاب۔ چمک۔ روشنی
ع: یہ زلف مشک بیز، یہ آئینہ جبیں۔

آئینہ دار۔ (ف - ص)
عکس، تصویر، ہو بہو۔
ع: اور طوطئ خط آئینہ دار گل رخسار

آئینہ سا روشن ہونا۔ (ار - ب)
صاف اور شستہ ہونا۔
سے آئینہ سا روشن ہے کلام اپنا انیس
ہم اس کو نظر آئیں گے جو بینا ہے (سلام)

آئینہ طلب یدِ بیضا (ف - م)
ید بیضا بھی اس آئینہ کا طلب گار ہے
ع: آئینہ طلب ید بیضی، مہ جبیں

آئینہ فلک - اضافت تشبیہی
تاب و تب (گرمی کی زیادتی کی رعایت سے فلک کو آئینہ کہا ہے)
ع: آئینہ فلک کو نہ تھی تاب و تب کی تاب

آئینہ قدرت خدا۔

استعارہ: اللہ کی قدرت کے مظہر۔

ع: خاکی نژاد، آئینۂ قدرت خدا

آئینہ کرنا۔ (ار ۔ ع)

صاف کرنا ۔ جلا دینا۔

ع: آئینہ کرے دیں کو یہ آئین ہے کس کا

آئینہ مہر (ف ۔ مہر)

کنایہ، سورج ۔

ع: تھی اس کی ضیا آئینہ مہر سے دہ چند

آئینہ نور۔ (ف)

نورانی ۔ نور والا۔

ع: روشن صفت آئینۂ نور ہے گردن

آئینوں پر جلا ہونا۔ (صنعت ایہام)

میلا آئینہ مٹی سے مانجھنے سے صاف ہو جاتا ہے

ع: مٹی سے آئینوں پہ جلا ادر ہوگئی (حسن تعلیل)

چہرے، روشن ہو گئے۔

آ ۔ ی

آیت۔ (ع ۔ مو ۔ استعارہ)

قرآن مجید کا ایک جملہ یا فقرہ

ع: یہ مصحف ناطق کے صحیفہ کی ہے آیت

آیتِ ایمان۔ (ف ۔ ص)

استعارہ:۔ علامت ایمان ۔ علامت حق ۔

ع: یہ آیت ایماں ہے یہ ہے حجت باہر

آیۂ تطہیر۔ (قرآن مجید کی آیت)

دیکھیے ۔ تلمیحات

ع: آئی ہے جنھیں آیۂ تطہیر وہ ہم ہیں

۲ ۔ خدا نے آیۂ تطہیر جن کو بھیجا تھا

وہ پردہ دار سروں پر ردا نہیں رکھتے (سلام)

آیے ۔ (ار ۔ روزمرہ)

آیات قرآن ۔

ع: تین سو آئے ہوں، تعریف میں جن کی آئے

آیے آنا۔ (ار ۔ ر)

تین سو آئے ہوں تعریف میں جن کی آئے

مصرعے میں پہلا " آیے " نازل ہونا،

دوسرا بمعنی آیات قرآنی نظم کیا ہے۔

آئی ہے (ار ۔ ب)

نازل ہوئی ہے ۔

اتری ہے ۔

ع: آئی ہے جنھیں آیۂ تطہیر وہ ہم ہیں

ردیف

الف مقصورہ

ا۔ب

اب ۔
(خصوصیت کے لیے)
بس اسی وقت
اب ہی ۔ صرف اب ۔
ع: ہاں سرفروشو! جنگ وجدل کا مزہ ہے اب
۲۔ بادجودیکہ
ع: اب تو ہی بتا، پاسِ نمک کس کو نہیں۔
۳۔ آئندہ، کبھی
ع: کہتے تھے کہ بابا تو، اب آ کے ملیں گے
۴۔ پھر۔ کبھی
ع: اب ہم کو دکھائے نہ خدا داغ کسی کا
۵۔ مزید۔ جتنی ۔ جو کچھ
ع: اب دیر جو ہوتی ہے مرے دل کو قلق ہے

اب آپ تکلیف نہ فرمائیں ۔ (ار۔ بول چال)
اب گھر میں واپس تشریف لے جائیں
آپ زحمت نہ فرمائیں۔
ع:
وہ کہتا تھا تکلیف بس اب آپ نہ فرمائیں

اب پھر آؤ ۔ (ر۔ روزمرّہ)
واپس آجاؤ۔
ع: چلاتے تھے کہ جانِ برادر بس اب پھر آؤ

اب تو ہے اور میں ۔ (ار۔ بول چال)
میرا تیرا ساتھ ہے مقابلے کے لیے تنبیہہ)
سہ لحد یہ کہتی ہے میت سے اب تو ہے اور میں
جو ساتھ آیا تھا، وہ قافلہ روانہ ہوا (سلام)

اب چلے ۔ (ار روزمرہ)
مرنے کے واسطے تیار ہوگئے
ع: سمجھی کہ گھر تباہ ہوا، اب چلے امام

اب چلی ۔ (ار۔ روزمرّہ)
بس اب کچھ دیر نہیں
جنگ کا آغاز ہونے والا ہے
ع: ڈر تھا کہ لو جبین پہ بڑھے تیغ اب چلی

اب کی ۔ (زبان) لکھنؤ۔ اب کی
" دلی ۔ اب کے
اس بار ۔ اس مرتبہ
ع: بس کربلا میں اب کی محرم نصیب ہو۔

اب ہے نہیں ۔ (ار۔ بول چال)
اب کوئی نہیں رہا۔
ع: ان ظالموں کے زعم میں اب ہے نہیں دلیر

اَبّا ۔ (ع۔ الف۔ ندا کا ہے)
اے بابا ۔ اے بابا
(کلمۂ ندا)
ع: بیٹا، ہمیں پھر یا ابّا کہہ کے پکار دو!

ابتدا سے ۔ (اد ۔ روزمرّہ)
فطری طور پر۔
ع: ابتدا سے ہم ضعیف و ناتواں پیدا ہوئے (سلام)

ابتر ہونا ۔ (اد ۔ مح)
بدحال ہونا ۔
تہ و بالا ہونا ۔
ع: رتی یہ عزیزوں کا مرقّع تو ہے ابتر
۲۔ منتشر ہونا ۔ ادھر اُدھر ہونا ۔
ع: ابتر تھیں صفیں، درہم و برہم تھے رسالے

ابتری کرنا ۔ (اد ۔ بول چال)
تلپٹ کرنا ۔ انتشار پیدا کرنا
ع: مرے گناہوں کے دفتر نے ابتری کی ہے
نئے سیاق سے بگڑا ہوا حساب بنا

ابرِ بہاری ۔ (ف ۔ ص)
موسم بہار کا ابر
ع: اشک آنکھوں سے برسے صفتِ ابرِ بہاری

ابرِ بہاری برسنا ۔ (اد)
موسم بہار کی بارش ہونا ۔
ع: جس طرح برستا ہے کبھی ابرِ بہاری

ابر چھانا (ستم کا ابر چھانا) (ہ ۔ مح)
ظلم کا بازار گرم ہونا ۔
ع: چھایا ستم کا ابر شہِ نامدار پر

ابرِ رحمت ۔ (ف ۔ د)
استعارہ: امام حسین
رحمت کا بادل
رحم و کرم کرنے والا ۔
ع: ابرِ رحمت کی طرف جا، یہ صدا دیتے ہیں ۔

ابرِ رحمت ہونا ۔ (اد ۔ مح) سراپا بخشش
ع: ابرِ رحمت ہیں، خطا پوش ہے، داماں ان کا

ابرِ ستم ۔ (ف ۔ ص)
ظلم و ستم کی گھٹا ۔
استعارہ: فوج ستم
ع: ابرِ ستم میں گھر گیا زہرا کا ماہ آہ

ابر سمٹنا (ف ۔ ہ)
(تشبیہ) پھیلے ہوئے بادل کا کم ہونا ۔
فوجیں بھاگنا ۔ سمٹ جانا
ع: ہٹتے تھے دل کہ ابر سمٹتا ہے جس طرح

ابرِ شام ۔ (ف)
(اضافت تشبیہی)
۱۔ شام کا بادل ۔ شام کی تاریکی
۲۔ ملکِ شام سے بھی مراد ہے
ع: اے ابرِ شام، چاند ہمارا ہے کس طرف

ابرِ طبع ۔ (ف ۔ م)
استعارہ: شاعری کرنے والا مزاج اور طبیعت ۔
ع: دُربار ہے ابرِ طبع، لیکن ہوں خموش

ابر کا مقابلہ کرنا ۔ (اد ۔ مح)
بے انتہا رونا ۔
رونے میں بادل کا مقابلہ کرنا
ع: کیا ابر مقابلہ کرے گا میرا
دم بھر رو دوں اگر، تو جل تھل بھر دوں (مبالغہ)

ابرِ کرم ۔ (ف ۔ ص)
بخشش کا بادل
ع: اے ابرِ کرم خشک زراعت پہ کرم کر

ابر کڑکڑانا ۔ (ہ ۔ ب)
بادل کا زور سے گرجنا
گھوڑوں کے دوڑنے کی ہلچل، باجوں کا شور ۔
استعارہ: فوجوں کی چیخ پکار
ع: ڈھالیں لڑیں سیاہ کی، یا ابر گڑگڑائے

ابرِ گہربار۔ (ف ۔ ا)
پسینے کے قطروں کو موتیوں سے استعارہ کیا ہے۔
ع: آیا عرق، تو ابرِ گہربار بن گیا۔

ابرار۔ (ع ۔ ص)
نیک ۔ زاہد ۔ متقی۔
ع: زاہد و عابد و ابرار تھے سبحان اللہ
۲۔ (ع ۔ ص)۔
پاک ۔ نیک ۔ مقدس۔
ع: تن کے دیکھا طرفِ فوجِ امامِ ابرار
۳۔ مقبولِ خدا، صاحبِ دیں، زاہد و ابرار
۴۔ سردار ہیں، ابرار ہیں اور صاحبِ دیں ہیں

ابرو۔ (ف)
تشبیہ: بھویں
ع: ابرو ہیں یا کھنچی ہوئی شمشیرِ تیز دم۔

ابرو پر بل پڑنا۔ (ا ۔ ع)
چہرے پر آثارِ رنجیدگی نمایاں ہو۔
ع: دیکھے سزا انہیں جو بل ابرو پہ پھر پڑیں

ابرو پر بل نہ ہونا۔ (ا ۔ ع)
کوئی تشویش نہ ہونا۔
۔۔ ہو جیں تھیں اور نیل کی فوجوں کا دل نہ تھا
پر، واہ رے ہو اس کہ ابرو پہ بل نہ تھا
۲۔ خوف و ہراس نہ ہونا۔
ع: تلوار چل رہی تھی کہ ابرو پہ بل نہ تھا

ابرو پر بل آنا۔ (ا ۔ ع)
نگاہ ترچھی ہونا
تیور بگڑنا ۔ غصہ آنا۔
ع: سُرخ آنکھیں ہوئیں، ابرو پہ بل آگیا اک بار
۲۔ پیشانی پر شکنیں پڑجانا
سُرخ آنکھیں ہوئیں، ابرو پہ بل آگیا اک بار

ابرو کا اشارہ۔
استعارہ: تلوار کی کاٹ۔
ابرو کے اشارہ سے زیادہ کام کرنے والی تھی۔
ع: کسی ابرو کا بھی ایسا نہ اشارہ دیکھا۔

ابرو کا خم۔
تشبیہ ۔ خم ابرو
ع: ابرو میں جو خم ہے وہ مہِ نو میں نہیں ہے

ابرو کماں۔ (تشبیہ)
خوبصورت ابروؤں والا
ع: اے میرے گلبدن، مرے ابرو کماں جواں

ابرو کماں ہونا۔ (ا)
تشبیہ: حسین ابرو ہونا
ع: ابرو جو کمالِ ہیں تو ہیں مژگان سپرِ تیر۔

ابرو کی ذوالفقار۔
استعارہ: ابرو تلوار کی مانند ہوتے ہیں۔
ع: ابرو کی ذوالفقار سے زہرہ ہے عدو کا آب

ابرو کی محبت۔
۱۔ استعارہ: معشوق کی محبت
۲۔ ابرو کو تیر و شمشیر سے تشبیہ دی گئی ہے۔
ع: تیر و شمشیر ہے ابرو کی محبت کا کمال۔

ابرو ہلنا۔ (تشبیہ)
ابروؤں پر ذرا شکن پڑی تو معلوم ہوا کہ تلوار کا گھاؤ لگ گیا۔
(ابروؤں کا انتہائی حسن و خوبصورت ہونا۔)
ع: ابرو ذرا جو بل کھا گئے، تلوار چل گئی۔

ابروؤں پر بل ہونا۔ (ا ۔ ع)
تیور بگڑے ہونا ۔ غصے میں ہونا
بل پڑے ہونا۔
ع: آنکھوں میں اشک، رُخ پہ عرق، ابروؤں پہ بل

ابروؤں پر بل ہونا ۔ (ار ۔ مح)

۱۔ غلط اور نازیبا غصّہ کے وقت یہ محاورہ بولا جاتا ہے ۔ ۲۔ بدمزاجی اور بدطینتی کے آثار نمایاں ہونا

ع: آنکھیں کبود، رنگ سیہ ابروؤں پہ بل

۲۔ تیوری چڑھی ہونا ۔

ع: شکلیں مہیب، دیو سے قد، ابروؤں پہ بل ۔

ابروؤں کی بیت ۔ (تشبیہ)

مراد: دونوں بھویں ۔

ابروؤں سے، بند کی بیت کو تشبیہ دی ہے ۔

ع: سجدے کیجے کہ ہے بیت ابروؤں کی بیت اللہ

ابروئے خمیدہ ۔ (ف ۔ ض)

خوبصورت اور حسین ابرو

ع: گویا یہ دو کمانیں ہیں ابروئے خمیدہ

ابروئے صنم ۔ (ف ۔ ع ۔ م)

معشوق کے ابرو

ع: خوشتر ہے خم اس کا خمِ ابروئے صنم پہ

ابلق ۔ (ف ۔ ا ۔ مذ)

سیاہ وسفید رنگ کا گھوڑا ۔

(دورنگا)

ع: وہ شور صیحۂ فرسِ ابلق و فرنگ

۲۔ چِتی دار گھوڑا ۔

ع: یہ شوخیاں تو ابلق ایام میں نہیں

ابلقِ ایام ۔ (ف ۔ مر ۔ تشبیہ)

زمانے کی نیرنگیاں

ع: یہ شوخیاں تو ابلق ایام میں نہیں ۔

اُبلنا ۔ (ار ۔ مص)

جوش کھا کر اُمنڈنا ۔

ع:

ندی ادھر اک خوں کی اُبلتی نظر آئی ۔

ابلیس ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ)

شیطان کا نام

استعارہ: ۔ شیطانوں کا سا کام کرنے والا ۔

ع: عمل خیر سے بہکا نہ مجھے او ابلیس

ابنِ انس ۔

شانِ ابنِ انس ۔

دیکھیے ، تلمیح

ع: ماری جگر پہ ابنِ انس نے سنانِ کیں

ابنِ حسن:

حضرت قاسم

امام حسن کے صاحبزادے ۔

ع: کہتے تھے ابنِ حسن، واہ محمد غازی واہ

ابنِ زہرا ۔

امام حسین

رسول مختار ۔ آں حضرت صلعم

جگر بند ۔ امام حسین

ع: ابنِ زہرا ہے جگر بند رسول مختار

۲۔ ابنِ زہرا، تمہی مظلومی کے ہمشیر نثار

۳۔ ابنِ زہرا کی کمر جھک گئی، بازو ٹوٹا

ابنِ زیاد ۔ (ع ۔ ار ۔ مذ)

زیاد بن ابیہ کا بیٹا

واقعہ کربلا کے وقت کوفہ کا گورنر تھا

ع: گرتی تھی برق، لشکرِ ابنِ زیاد پر

ابنِ ساقیِ کوثر ۔ (ف ۔ ع)

(ساقی کوثر ۔ حضرت علی) مراد ۔ امام حسین

ع: محروم ابن ساقی کوثر، یہ کیا ہے قہر

ابنِ شہنشاہِ ولایت ۔

استعارہ: امام حسین

ع: ہے سورۂ نور، ابن شہنشاہِ ولایت

ابنِ شہنشاہِ نجف ۔ (ف)

امامِ حسین

ع بے جرم و خطا ابنِ شہنشاہِ نجف ہے

ابنِ علی ۔ (ع ۔ اد ۔ مذ)

امامِ حسین

ع: سب دو پہر میں ابنِ علی سے جدا ہوئے ۔

ابنِ عمِّ رسولؐ ۔

رسولِ اسلام کے چچا زاد بھائی

حضرت جعفرِ طیار (دیکھیے، تلمیح)

اپنے عہد کے بہادر ترین اور شور رہا ۔

ع: واہ واہ ابنِ عمِّ رسول فلک حشم

ابنِ فاطمہ ۔ (ع ۔ ف ۔ مذ)

ع: اے ابنِ فاطمہ، یہ کنیز آپ کے نثار

ابن الحسین (ع ــــ مذ)

(علی اکبر)

ع: کی عرض اس شقی نے کہ ابن الحسین ہے

ابنِ مظاہر ۔ (ع ۔ اد ۔ مذ)

حبیب ۔ مظاہر کے بیٹے

امامِ حسین کے بچپن کے دوست

ع: جب شہ نے سنی ابنِ مظاہر کی یہ تقریر

ابوتراب ۔ (مٹی کے باپ)

حضرت علی کا لقب ۔

ع: خوش ہو تی خاکسار سے روحِ ابوتراب

اب و جد ۔ (ع ۔ ا)

باپ ۔ دادا

ع:

کس حسن سے لب پر ہے ستائش اب و جد کی

ابوذر ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) آنحضرت کے جلیل القدر صحابی

ع: نارِ دوزخ سے ابوذر کی طرح حر تھا حرُ (تشبیہ)

۲ ۔ دولتِ فقر و قناعت میں ابوذر کوئی (استعارہ)

۱ ۔ ابھی ۔ (ہ ۔ کلمہ)

ابھی ذرہ تھا ابھی ہو گیا خورشیدِ منیر

۲ ۔ (ہ ۔ روزمرّہ)

۱ ۔ ماضی قریب کے لیے ۔

۲ ۔ زمانۂ حال کے لیے ۔

ع: ارے صدقے ابھی ہوتے تھے ابھی مر گئے بھائی

۳ ۔ خدا بخشے، ابھی کیا عمر تھی اُن مرنے والوں کی

۴ ۔ (ہ ۔ روزمرّہ)

ابھی ابھی ۔ فوراً

ع: ابھی لے جائیں جو شبیر کا سر ہاتھ لگے

ابھی سن ہی کیا ہیں ۔ (اد ۔ بول چال)

(کلمۂ استفہامیہ)

ماں اپنے بچوں کی کسی کمزوری کے وقت یہ جملہ کہہ کر تصورِ معافی کا اظہار کرتی ہے ۔

ع: نو دس برس کے ہیں ابھی دونوں کے کیا ہیں سن

الف ۔ پ

اپنا ۔ (حرفِ اشارہ) خود کا ۔ ذاتی ۔

ع: اپنا غلام سمجھو انھیں تم یہ ہیں فدا

۲ ۔ اپنا محبوب دولی حق نے جسے فرمایا

۳ ۔ ہمارا

گلزارِ بہشت اپنا مہمان ہے

اپنا موقع (اپنے موقع پر) (اد ۔ ر)

اپنی جگہ ۔ اپنے مقام پر بذاتِ خود ۔

ع: اپنے موقع پر جسے دیکھیے لاثانی ہے

اپنوں کی طرح ۔ (اد ۔ روزمرّہ)

عزیزوں کی طرح ۔ بھائیوں کی طرح

ع: یہ مجھ پہ فدا ہو گیا اپنوں کی طرح سے

اپنی بہار دکھانا ۔ (ا ر ۔ ح)

۱۔ اپنی تر و تازگی دکھا کر للچانا ۔

۲۔ بلانا ۔ اپنی طرف کھینچنا ۔

ع: باغ فردوس دکھاتا ہے، مجھے اپنی بہار

اپنی جان سے خود بیزار ہونا ۔ (ا ر ۔ بول چال)

اپنی زندگی سے خود عاجز ہونا ۔

ع: بیزار ہے وہ خستہ جگر اپنی جان سے

اپنی شان دکھانا ۔ (ا ر ۔ ح)

اپنی آن بان ظاہر کرنا ۔

اپنی بہادری کا مظاہرہ کرنا ۔

ع: ایک ایک نگا شاہ کو شان اپنی دکھانے

اپنی فکر کرنا ۔ (ا ر ۔ ح)

اپنے بچاؤ کی تدبیر کرنا ۔

ع: اب فکر اپنی کیجئے، وہ شیر مرگیا

اپنی گرد آپ نہ دھو سکنا ۔ (ا ر ۔ ح)

اپنی کمزوری خود دور نہیں کی جاسکتی

ع: اپنے منہ کی گرد پانی آپ دھو سکتا نہیں

اپنی نگاہ میں ۔ (ا ر ۔ ر)

ہمارے سامنے ۔ ہمارے لیے ۔

ع: یہ آب نہر خاک ہے اپنی نگاہ میں

اپنے ۔ (ضمیر)

تمھارے

ع: ہاں اپنے ہمسنوں میں تمھارا نہیں عدیل

اپنے ۔ (ضمیر متکلم)

میرے ۔ ہمارے ۔ میرے بغیر ۔

ع: بعد اپنے یہ لوٹا ہوا گھر اور لٹے گا

اپنے دل کو سمجھانا ۔ (عو ۔ ح)

میرے قلب کو کس طرح اطمینان ہو ۔

ع: کیا کہہ کے اپنے دل کو میں سمجھاؤں کیا کروں ۔

اپنے دودھ کی قسم دینا ۔ (عو)

ماں کا اپنے بیٹے کو اپنے دودھ کی قسم دینا سب سے بڑی قسم تصور کی جاتی ہے ۔

ع: لو اپنے دودھ کی تمھیں دیتی ہوں میں قسم

اپنے ہاتھوں اپنا چمن اجاڑنا ۔ (ا ر ۔ ح)

اپنا گھر خود تباہ کردینا ۔

ع: ہاتھوں سے چمن اپنا اجاڑا نہیں جاتا

اُپی ہونا ۔ (ہ ۔ ص)

باڑھ رکھی ہونا ۔ دھار تیز ہونا ۔

ع: تیغیں بھی ہیں اُپی ہوئی خنجر بھی تیز ہیں

۲ ۔ تیز کی ہوئی ۔

ع: تیغوں سے روکتے تھے اُپی برچھیوں کے وار

الف ۔ ت

اُتارا ۔ (ہ)

چھٹکارا ۔

ع: بے تن سے سر اترے ہوئے مشکل ہو اُتارا

اُتارا ہونا ۔ (ذوجی ۔ محاورہ)

نزول ہونا ۔ اترنا ۔ رکنا ۔

ع: لشکر کا ہوا کوہ کے دامن میں اُتارا

اتارنا ۔

پیدا کرنا ۔

ع: علی کو حق نے اتارا تو عین کعبے میں

۲۔ (ا ر ۔ روزمرہ)

صدقہ کرنا ۔ قربان کرنا ۔

ع: تاروں کو فلک ان پہ اتارے تو بجا ہے ۔

اُتر پڑنا ۔ (ہ ۔ عم ۔ روزمرہ)

اوپر سے نیچے آجانا ۔

ع: میں بھی اُتر پڑوں گا نہ ہوگے جو تم سوار

اُترنا - (ار - مص)

۱- نازل ہونا - صورت بدلنا - بھیس بدلنا -

ع: گویا ملک اُترے تھے لباس بشری میں

۲- ٹھہرنا - مقام کرنا -

ع: اس دشت پُر خطر میں اُترنا تو قہر ہے

۳- آنا - آتے رہنا - آنا جانا -

ع: اترے ہیں ملک عرش علا گھر میں ہمارے

اتری نظر آنا - (ار - بول - چال)

ٹھہری ہوئی نظر آنا - دکھائی دینا

ع: فوج اتری نظر آئی اُسے دور سے ناگاہ

اتقا - (ع - ص - مذ)

پرہیزگاری

ع: طاعت وہی، دعا وہی، اتقا وہی

اتمام کو نہ پہونچنا - (ار - روزمرہ)

ختم نہ ہوسکنا - آخر نہ ہونا -

س: وال پہنچے یہ اور صبح نہ اتمام کو پہنچے
جس بن میں نسیم سحری شام کو پہنچے

اتنا - (ار - ص)

یہ، صرف - اس قدر - یہ ضرور

ع: اتنا میں جانتی ہوں کہ جیتے نہ آئینگے

۲- (کلمۂ حصر)

بہت زیادہ - انتہائی

ع: رو کر کہا کہ آپ کو اتنا ہے کیوں ہراس

اتنا نہیں - (ار - روزمرہ)

ذرا بھی نہیں - یہ بھی نہیں - اتنا بھی نہیں

ع: اتنا نہیں ممکن، کہ کریں پانی سے لب تر

اتنی راہ میں - (ار - روزمرہ)

ذرا سے فاصلے پر - اتنے سے راستے میں -

ع: دوڑے، گرے، اُٹھے کئی جا اتنی راہ میں

اتنی زباں ہلی - (ار - مح)

صرف اتنا ہی کہا - صرف یہ کہہ سکے

ع: اتنی زباں ہلی، کہ خدا حافظ اے پدر

اتنے - (ار - کلمۂ تعدادی)

شمار - تعداد

صنعت اضمار قبل الذکر

س اتنے سوار قتل کیے تھوڑی دیر میں
دونوں کے گھوڑے چھپ گئے لاشوں کے ڈھیر میں

اتنے میں - (ار - روزمرہ)

اُسی وقت - فوراً ہی

ع: اتنے میں قریب آ کے پکارا وہ وفادار

۲- درمیان میں - فوراً ہی -

کہ - یہاں، ابھی - ان معنوں میں بولا جاسکتا ہے -

ع: اتنے میں رجز پڑھ کے پکارا وہ خوش انجام

الف - ٹ

اَٹا ہونا - (ہ - مص)

بھرا ہونا - گرد بھری ہونا -

ع: خورشید سے منہ گرد یتیمی سے اَٹے تھے

۲- سنبل سی زلفیں گرد میں اس بن کی اٹ گئیں

اٹکنا - (ہ - روزمرہ)

رُکنا - رہ جانا

ع: تن سے نکل کے آنکھوں میں اٹکی ہو جانِ زار

اٹھ جانا - (ہ - مح)

وفات پا جانا - مرجانا - چلے جانا -

ع: حمزہ کی وفات آج ہوئی، اٹھ گئے حیدر

۲- ختم ہو جانا

ع: ہے ہے جہاں سے پنجتنِ پاک اُٹھ گئے

۳۔ وفات پا جانا۔

ع: فرمایا جب سے اٹھ گئیں زہرائے باکرم

۴۔ دنیا سے اُٹھ گئے تھے جو پیغمبرِ زماں

اٹھنا اور بار بار گرنا۔ (اد۔ بول چال)

ع: اٹھتے تھے اور زمین پہ گرتے تھے بار بار

اُٹھ اُٹھ کے۔ (ہ۔ روزمرّہ)

۱۔ کھڑے ہو ہو کر۔ گردن اٹھا اٹھا کر۔

۲۔ جوش و خروش سے۔

ع: بکتے تھے صلِّ علیٰ چرخ پہ اٹھ اٹھ کے ملک

اٹھ اٹھ کے پیٹنا۔ (ہ۔ ع)

ع: اٹھ اٹھ کے پیٹنے لگیں بیدانیاں تمام

اٹھ اٹھ کے گرنا۔ (ہ۔ بول چال)

بار بار گرنا اور سنبھلنا

سنبھل سنبھل کے گرنا۔

ع: اٹھ اٹھ کے کئی بار گرے ہیں شہ خوشخو

اُٹھو! (کلمۂ ندا) (ہ۔ م)

۱۔ جاگو۔ بیدار ہو جاؤ۔

۲۔ کھڑے ہو جاؤ۔

۳۔ اٹھو کر۔

ع: اٹھو فریضۂ سحری کو ادا کرو۔

اٹھو اٹھو! (ہندی روزمرّہ)

ہوشیار ہو جاؤ۔ آنکھیں کھولو۔

بیدار ہو جاؤ۔

تکرار کے ساتھ زور دینے کے لیے بولتے ہیں۔

ع: کیسی یہ نیند آئی ہے پیارو، اٹھو اٹھو۔

۲۔ کھڑے ہو جاؤ۔

ع: اٹھو اٹھو، یہ خوابِ غفلت کب تک

اُٹھا دینا۔ (ہ۔ مص) ہٹا دینا۔ الگ کر دینا۔

ع: ہم نے اٹھا دیا انھیں لیکن بجبر و قہر

اُٹھانا۔ (ہ۔ مص)

برداشت کرنا۔ سہنا

ع: بیجاں ہوئے پردیس ہیں کیا رنج اٹھا کے

اٹھانا (اٹھائے) (ہ۔ کرنا) بددعا

موت دیدے۔ موت آ جائے

مرنے کی خواہش کرنا۔

ـــہ سجاد کہتے تھے کہ اٹھالے بس اب خدا

کیا لطف زندگی ہے جو سر پر پدر نہ ہو

اٹھائے نہ جا سکنا۔ (ہ۔ ع)

برداشت نہ کر سکنا۔

ع: تیغِ زباں کے زخم اٹھائے نہ جائینگے

اٹھارہ آفتاب۔

کربلا میں اٹھارہ بنی ہاشم شہید ہوئے۔

ان کی طرف اشارہ ہے۔

ع: اٹھارہ آفتابوں کا غنچہ زمیں پہ تھا۔

اٹھائیاں۔ (قدیم)

کھائیں۔ اٹھائیں۔ برداشت کیں۔

ع: عالم کے سرکشوں نے شکستیں اٹھائیاں

اَٹے ہونا۔ (ہ۔ ع)

بھرے ہونا۔ آلودہ ہونا

ع: وہ چاند سے رُخ گردِ یتیمی سے اَٹے تھے

الف۔ ث

اثر دکھانا۔ (اد۔ روزمرّہ)

۱۔ کرامت دکھانا۔

ع: گردِ نعلینِ مبارک جو اثر اپنا دکھائے

اثیر۔ (چرخِ اثیر) (ع۔ اد۔ ند)

آسمان کا کرۂ نار)

ع: بھڑکی تھی آگ، گنبدِ چرخِ اثیر میں

الف - ج

اُجاڑ ہونا ۔ (ہ ۔ روزمرہ)
۱۔ اجڑے ہونا ۔ غیر آباد ہونا ۔
ویران ہونا ۔
ع: سب چھاؤنی اجاڑ، محلے تباہ تھے ۔
۲۔ سونا ہونا ۔ اداس ہونا ۔
ع: جنگل بسا ہوا ہے، مرا گھر اجاڑ ہے ۔

اجازت نہ پانا ۔ (ار ۔ بول چال)
اجازتِ جنگ نہ ملنا ۔
ع: غصہ انہیں یہ ہے کہ اجازت نہیں ملی ۔

اُجالا رہنا ۔ (ار ۔ مع)
(زندگی سے ۔ روشنی رہنا
رونق رہنا ۔ چہل پہل ہونا ۔
ع: اس ماہ دو ہفتہ کا اُجالا رہے گھر میں

اجتناب ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ)
انکار
ع: بولا کوئی کہ ہے انہیں بیعت سے اجتناب

اَجَرکُم اللہ ۔ (ع ۔ کلمہ فجائیہ)
اللہ تم کو اس کا اجر دیگا ۔
ع: مرحبا! اجرکم اللہ بڑے نام کیے

اُجڑنا ۔ (ہ ۔ مص)
تباہ ہونا ۔ برباد ہونا ۔ قتل ہونا ۔
ع: اک دن میں بھرے گھر کو اجڑتے نہیں دیکھا

اِجلال ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ)
بزرگی ۔ شان و شکوہ
ع: صولت یہی، شوکت یہی، اجلال یہی ہے ۔
۲۔ رعب ۔ دبدبہ ۔
ع: شوکت کے فدا، عظمت و اجلال کے صدقے

اجل آنا ۔ (ار ۔ روزمرہ)
موت کا پیام آنا ۔
موت کا سبب بن جانا ۔
ع: آتی ہے اجل، گود کا پالا نہیں جانا
۲۔ موت بہانہ بن جانا ۔
ع: آئی اجل اٹھا جو کسی بے ادب کا ہاتھ

اجل آئے کہ جان جائے ۔ (ار ۔ بول چال)
موت آنا ۔
ع: اب کچھ الم نہیں، اجل آئے کہ جان جائے

اجل جا کے پھر آنا ۔
موت ٹل جانے کے بعد پھر سر پر آ جانا ۔
ع: چلاتے تھے ناری، کہ اجل جا کے پھر آئی

اجل دور نہ ہونا ۔ (ار ۔ بول چال)
موت بہت قریب ہونا ۔
ع: فرمایا شہ نے خیر، اجل بھی نہیں ہے دور

اجل سُرخرو کرے ۔ (ار ۔ مع)
موت آنا، سبب سرخروئی و نام آوری
ہے ۔
ع: تینوں میں پہلے ہم کو کرے سرخرو اجل

اجل سے دو چار ہونا ۔ (ار ۔ مع)
۱۔ موت سے مقابلہ کرنا ۔
موت کے منہ میں جا پڑنا
۲۔ اپنی موت خود بلانا ۔
ع: آفت بپا ہے کون اجل سے دو چار ہو ۔

اجل کا بہانہ ہونا ۔ (ار ۔ مقولہ)
۱۔ سبب موت ہونا ۔
ع: درد جگر کہیں نہ اجل کا بہانہ ہو ۔
۲۔ موت کا حیلہ ۔ سبب
ع: یہ اکبر جری کی اجل کا بہانہ ہے ۔

اجل کا پا جانا ۔ (ار ۔ مح)
موت کا حاصل کر لینا
(موت نے انھیں حاصل کر لیا)
موت کا ڈھونڈھ لینا ۔
ع : محنتی بہت کیا پہ اجل پا گئی انھیں

اجل کا پنجہ ۔ (مضاف، مضاف الیہ)
۱۔ موت کا وقت ۔
۲۔ موت کا پھندہ ۔
ع : پنجے سے پر اجل کے کہاں جا سکے شکار

اجل کا پیام آنا ۔ (ار ۔ مح)
موت آنا ۔
موت کا وقت پہنچ جانا ۔
ع : مجھ کو جو اجل کا نہ پیام آئیگا بابا!

اجل کا پیام ہونا ۔ (ار ۔ مح)
مثل موت کے ہونا ۔
ع : ماں باپ کے لیے تو اجل کا پیام ہے

اجل کا چھین لینا ۔ (ہ ۔ مح)
موت کا چھڑا دینا
موت کے سبب چھوٹ جانا ۔
ع : زینب، اجل نے چھین لیا میرے شیر کو

اجل کا شکار ہونا ۔ (ار ۔ مح)
موت کے منہ میں پھنس جانا ۔
ع : پر کون اس کے منہ میں جا کے اجل کا شکار ہو.

اجل کا گھر ہونا ۔ (ار ۔ مح)
پیام موت ۔ جہاں پہنچ کر موت آجانا لازمی ہو۔
موت کی بنیاد ۔
ع : ناوک پیامِ مرگ کے ترکش اجل کا گھر

اجل کا لوٹنا ۔ (ار ۔ مح) موت کا برباد کرنا
ع : لوٹا اجل نے حیدر و جعفر کا باغ ہائے (دیکھیے تلمیح)

اجل کا طمانچہ ۔ (ار ۔ مح)
موت کا تھپیڑا ۔ موت کی آمد ۔
ع : حیدر کی نہ تھی ضرب طمانچہ تھا اجل کا

اجل کا کہنا ۔ (ار ۔ مح)
موت کا پیغام سنانا
موت کا اپنی طرف بلانا ۔
ع : کہتی ہے اجل منزلِ ہستی سے سفر ہے ۔

اجل کا مہلت دینا ۔ (ار ۔ مح)
تھوڑی سی زندگی مل جانا ۔
ع : رخصت جو اجل دے تو پھر اٹھ کر نثار ہوں

اجل کمین گاہ میں ہونا ۔ (ار ۔ مح)
موت کا پیچھا کرنا ۔
ع : دیکھو دیکھو، اجل کمیں گاہ میں ہے ۔

اجل گرفتہ ۔ (عو ۔ کوسنا)
جس نے موت کو پکڑ لیا ہو
موت رسیدہ ۔ مرنے والا ۔ خدا کرے کہ مر جائے.
ع : خوں بھی اجل رسیدہ کی گردن پہ رہ گیا

اجل گلوں کا ہار ہو جانا ۔ (ار ۔ مح)
موت یقینی ہونا ۔
موت ساتھ ساتھ رہنا ۔
ع : دولھا بنے ہوئے تھے اجل تھی گلوں کا ہار

الف ۔ ج

اچانک ۔ (ہ)
یک لخت چھلانگ لگانا ۔ کود پھاند
نظر نہ آنے والی سرعت
ع : گھوڑے کی اچانک یا گھمگر دا تھا پری کا

اچھا ۔ (ہ ۔ ار) بہت مجبوری کے موقع پر ۔
ناراضگی کے لہجے میں ۔ خیر

۔ کیا جانے وہ، مزا ہے اس کا ملا نہیں
اچھا اسے رہا دو، تم سے ہمیں کچھ گلا نہیں

اچھا۔ (ہ۔ روزمرّہ)
خیر جو تم کہہ رہے ہو وہی درست ہے۔ لیکن

۔ دیکھو انہیں نہ زوجۂ عباس باوفا
اچھا، یہ ہے خوشی کی جگہ، یا گلہ کی جا

۳۔ خیر۔ مناسب ہے۔
ع: لو آؤ، لگو چھاتی سے، اچھا ہمیں ہارے

۴۔ (ہ۔ صفت)
ع: اچھا نہیں کرتے وہ برا کرتے ہیں

۵۔ پھر۔ خیر۔ تو
ع: اچھا، جنہیں پالا ہے، وہ کس دن کیلئے ہیں

۶۔ بہرحال
اچھا، ہمارے ساتھ چلے ایک دلربا

۷۔ مجبوراً
ع: رو کر کہا حسین نے، اچھا، سوار ہو

۸۔ چھوڑو۔ جانے دو۔ یہی صحیح۔
ع: اچھا کتا رہنے رہیں، بانی ستم

۹۔ تو پھر۔ بہرحال۔
ع: اچھا بتلائیں آپ، کدھر ہے وہ صف شکن

۱۰۔ اگر یہی بات ہے تو
ع: اچھا بتاؤ قد کے بھی بڑھنے کی کچھ سبیل

اچھے نظر نہ آنا۔ (ہ۔ مح)
بُرے شگون معلوم ہونا۔
ع: اچھے نظر آتے نہیں سامان سفر کے

الف ۔ ح

احباب۔ (ع۔ اد۔ مذ۔ جمع) حبیب کی جمع۔ ساتھی۔
ع: دکھلاتا ہے احباب کی فرقت فلک پیر

احتیاج۔ (ع۔ ا۔ مذ)
ضرورت۔ حاجت
ع: دریا پہ اُن کو لائے تو پانی کی احتیاج

اُحد۔ (ع۔ ا۔ مو) دیکھئے، تلمیح۔
مدینہ کے قریب ایک پہاڑی کا نام جہاں جنگ اُحد ہوئی تھی۔ ۳ھ میں یہ جنگ ہوئی تھی۔
ع: یہ یوں لڑیں گے، جیسے اُحد میں علی لڑے

احسان سر پر ہونا۔ (ا۔ مح)
احسان کرنا۔
ع: احسان میرے سر پہ تمھارا، چلو شتاب

احسان کرنا۔ (ا۔ روزمرّہ)
کسی کا کام کرنا۔ بدلہ چکانا۔
ع: احساں کا عوض یہ ہے کہ احسان کروں گا

احسنت۔ (ع۔ کلمۂ فجائیہ)
کیا کہنا۔ مبارکباد۔
ع: احسنت کا ہے تا بفلک شور زمیں سے

۲۔ شاباش۔ واہ واہ
ع: آئی خدا کے عرش سے احسنت کی صدا

احمد۔ (ع۔ ا۔ مذ)
آنحضرت صلعم کا اسم گرامی۔
ع: الفت ہے نہ حیدر سے نہ احمد سے تولّا

احمد کا نشان۔
آنحضرت صلعم کی فوج کا علم (جھنڈا)
ع: احمد کا نشاں خون میں تر ہو گیا سارا

احمد کا نواسہ۔ امام حسین
ع: مگر احمد کے نواسے کا گھر آباد رہے۔

احمد کا یادگار۔ کنایہ: امام حسین
یہاں انیس نے یادگار کو مذکر نظم کیا ہے
ع: اس دشت کیں میں قید ہے احمد کا یادگار

احمدِ مختار ۔
آنحضرت صلعم
ع: قبر میں بھی نہ ملا، احمدِ مختار کو چین
۲۔ درشۂ احمدِ مختار کا مختار ہوں میں

احمدِ مرسل ۔ (ف ۔ مر)
آں حضرت صلعم
ع: داحمد کہاں اور کہاں احمدِ مرسل کا خلف
۲۔ تھا باپ ترا احمدِ مرسل کا نمک خوار

احمدِ مختار کی آل ۔
اولادِ رسول
ع: کیسی آفت میں پھنسی احمدِ مختار کی آل

احمدِ مختار کی پیاری ۔
کنایہ: جناب فاطمہ ۔
س ننگے سر احمدِ مختار کی پیاری آئی ۔
دیکھیے، آپ کے نانا کی سواری آئی

الف ۔ خ

اختر ۔ ستارے ۔
تشبیہ ۔ دانتوں کو تاروں سے تشبیہ دی ہو ۔
ع: گویا فلکِ حسن کے اختر ہیں یہ دنداں

اخترِ تابندہ ۔ (تشبیہ)
چمکدار ستارہ
ع: ذرّے زمیں کے اخترِ تابندہ ہو گئے

اخترِ سجود ۔ (ف ۔ مر)
استعارہ: سجدے کے نشانات
ع: پیشانیوں پہ جلوہ نما اخترِ سجود

اخترِ سیّار (ف مرص)
گردش کرنے والے تارے ۔
ع: ثابت یہی ہوتا تھا کہ ہیں اخترِ سیّار
(اس مصرع میں صنعتِ تجنیس)

اخترِ مسعود ۔ (ع ۔ ف ۔ مص)
نیک تارہ ۔ خوشی کا ستارہ
سعادت مند بیٹا ۔
ع: یا خیر النسا، اخترِ مسعود، مبارک

اختلال ۔ (ع ۔ مص ۔ مذ)
خلل ہونا ۔ خلل پڑنا
ع: بیہوش ہوں، حواس میں ہو میرے، اختلال

اختیار پر صبر کرنا ۔ (اد)
باوجود اختیار ہونے کے خاموش ہو جانا ۔
ع: دیکھو ہم اختیار پہ یوں صبر کرتے ہیں ۔

اختیار ہونا ۔ (اد ۔ روزمرہ)
مالک ہونا ۔ با اختیار ہونا ۔
(زبان)
ع: ہے اختیار، جو کیجئے رخصت نہ دیجئے

اخی ۔ (ع ۔ اد ۔ مذ)
بھائی
ع: لاشہ نہ اٹھانا، یہ وصیت تھی اخی کی

اخیر ۔ (مم ۔ روزمرہ)
آخر
ع: رو کر امامِ دیں نے کہا اب اخیر ہیں

اخیر وقت ۔ (مم ۔ روزمرہ)
موت کے وقت ۔ مرنے کے وقت
آخر وقت
ع: پہنچے لاشے پہ امامِ دو جہاں وقتِ اخیر

اخیر ہونا ۔ (مم ۔ روزمرہ) آخر ہونا ۔
(مم) ۲۔ زندگی کے آخری لمحات ہونا ۔
ع: رو کر امامِ دیں نے کہا، اب اخیر ہیں ۔
۳۔ ختم کے قریب ہونا ۔
ع: اب ہم بھی ہیں تمام، لڑائی بھی ہے اخیر ۔

۴۔ دمِ آخر۔ مرتا وقت۔
ع: عباس، ہم اخیر ہیں، تشریف جلد لاؤ۔

الف۔ د

ادا پہ ناز کرنا۔ (اد۔ بول چال) صنعت ایہام
ع: کرتی تھی خود ناز بھی اُن کی ادا پہ ناز

اداس ہونا۔ (اد۔ روزمرّہ)
بے رونق۔
ع: مادر کی گود خالی ہے، جھولا اداس ہو

ادب سے چلنا۔ (آدابِ شاہی)
اصول و آداب کے مطابق قدم رکھنا۔ (چلنا)
تہذیب اور خاموشی سے چلنا
ع: خاموش چلے جاؤ۔ تفاوت سے ادب سے

ادبار کا کھٹکا۔ (ہ۔ اد۔ بول چال)
عذاب الٰہی کا خوف
ع: ادبار کا کھٹکا ہے، حشم و جاہ میں ہے

اُدرکنی۔ (کلمۂ فجائیہ)
مدد فرمایئے۔ امداد کو آیئے۔
ع: اے مددگار مُعِینُ الضعفا ادرکنی

ادنیٰ کنیز ہونا۔ (عو۔ روزمرّہ)
اظہارِ کمتری کے موقع پر عورتیں بولتی ہیں۔
ع: بھاوج نہ جانیے مجھے ادنیٰ کنیز ہوں

(زبان)

اِدھر اُدھر۔
(ایک طرف)
ع: غل تھا ادھر ہیں مرحب و عنتر، اُدھر علی

اِدھر (ہ۔ اسمِ اشارہ) قریب کے لیے
یہاں۔
ع: بے خود تھی میں جب آئے تھے میداں سے وہ اِدھر

اِدھر آنا۔ (ہ۔ روزمرّہ)
یہاں آنا۔ ہماری طرف آنا۔
ع: میداں سے آتے ہیں ادھر سید ذی جاہ
۲۔ میری طرف آنا۔
ے افسوس ہے کس وقت میں قسمت تجھے لائی
کچھ تو نے ادھر آنے کی لذت نہیں پائی

اِدھر سے تبر چلنا۔ تبر۔ دیکھئے تصویر۔
اس طرف سے تبر کا وار ہونا۔
ع: آیا اِدھر سے گرز، اُدھر سے چلا تبر

اُدھر۔
۱۔ ایک طرف۔ ۲۔ دوسری طرف
ع: غل تھا ادھر ہیں مرحب و عنتر اُدھر علی
۲۔ (بعید کے لیے)
اُس طرف۔ اُن کی طرف۔ دوسری طرف
ع: جان کیوں ہو نہ اُدھر جانِ جہاں ہیں شبیر
۳۔ پیچھے۔ دوسری طرف۔
اُلٹا
ع: فضہ پردے سے اُدھر آکے بکا کرنے لگی۔
۴۔ وہاں
ع: لٹتی ہے ادھر نعمتِ فردوس برس آج

اُدھر سے (ہ)
دوسری طرف سے۔ مخالف سمت سے۔
ع: کہتے تھے کلتا نہیں اب کوئی اُدھر سے

اُدھر ہونا۔ (ہ۔ روزمرّہ)
ساتھ ہونا۔ ہمراہ ہونا۔
ع: جو اُدھر ہوگا، خدا اس کی طرف ہوئیگا

✻

الف ۔ ذ

اذاں دیکر نکلنا ۔ (ار)

اسلام کی بنیادیں ڈال دینا ۔

اسلام پھیلانا

ع : نکلے اسد اللہ اذاں دیکے حرم سے

اذاں ہونا ۔ (ار ۔ مح)

ا۔ نماز سے پہلے دعوتِ نماز کا اعلان ہونا ۔

۲۔ اسلام کی بنیادیں رکھی جانا ۔

ع : جب ہم گئے تو کعبے کے اندر اذاں ہوئی

۲ ۔ اس طرف طبل بجا ۔ یاں ہوئی لشکر میں اذاں

اذن دینا ۔ (ار ۔ مح)

اجازت دینا ۔ رخصت دینا ۔

ع : ہے دخل اذن دینے نہ دینے کا آپ کو

اذن لینا ۔ (ار)

اجازت لینا ۔ رخصت طلب کرنا ۔

ع : لڑنے کا لیا اذن شہِ جن و بشر سے

اذنِ وغا دینا ۔ (فوجی مح)

جنگ کی اجازت دینا ۔ رخصتِ جنگ دینا ۔

ع : صدقہ علی کا اذنِ وغا دیجیے مجھے ۔

اذن نہ پانا ۔ (ار ۔ مح)

اجازت نہ ملنا ۔

ع : بعد ان کے بھی، سر دینے کا ہم اذن نہ پائیں

اذیّت ۔ (ع ۔ مو)

تکلیف ۔ روحانی تکلیف

ع : ایذا ہوئی اس کو تو اذیت مجھے ہوگی

اذیّت کھنچنا ۔ (ار ۔ مح)

تکلیف اور صدمہ برداشت کرنا ۔

ع : اذیت امامِ زماں کھینچتے ہیں (سلام)

الف ۔ ر

ارادۂ بالجزم ۔ (ع ۔ ص)

مصمم ارادہ ۔ مخصوص ارادہ ۔ یقینی ارادہ ۔

ع : ہے سر اندا کا ارادہ ہو جو بالجزم

ارادے سست ہونا ۔ (ار ۔ مح)

قوت ارادی کا زائل ہو جانا ۔

ارادوں میں عمل کی طاقت نہ رہنا ۔

ع : ہیں چلّہ نشیں تیر، ہوئے سست ارادے

اربابِ ولا ۔ (ع ۔ ف ۔ مر)

انتہائی محبت کرنے والے ۔

ہر حال میں محبت کرنے والے ۔

سہ خاصانِ خدا ممتحنِ جور و جفا ہیں

اربابِ ولا جو ہیں وہ پابندِ بلا ہیں

اِرث ۔ (ع)

چھوڑا ہوا مال ۔ وراثت ، ترکہ

ع : فاقہ تو ارث ہے کہ یہ شیروں کے شیر ہیں

اردو ۔ (ار ۔ ا)

لشکر ۔ فوج

اردو میں جنسِ غم کے سوا جنس ہو گراں

ارشاد بجا ہونا (ار ۔ روزمرّہ)

جو فرمایا، وہ سب درست ہے ۔

ع : عباس نے کی عرض ، بجا ہوتا ہے ارشاد

ارشاد ۔ (ار ۔ روزمرّہ)

۱ ۔ حکم

ع : ارشاد یہ کریں تو نثارِ امام دیں

۲ ۔ وصیت

ع :

بعد آپ کے ہم کیا کریں ، ارشاد تو کیجے !

ارضِ کربلا۔ (ع۔ا۔مر)

کربلا کی زمین۔ اضافتِ تشبیہی۔

کربلا

ع: اے ارضِ کربلا، وہ سدھارا ہے کس طرف؟

ارمان رہ جانا۔ (ار ع)

خواہش دل کی دل میں رہ جانا۔

ارمان نہ نکلنا۔ مرادیں پوری نہ ہونا۔

ع: ارمان شادیوں کے، مرے دل میں رہ گئے۔

اَرِنی گو۔ (ع۔ف)

ربِ ارنی کہنے والا۔ مراد حضرت موسیٰ

دیکھیے، تلمیح

ع: دیکھے تو غش کرے اَرِنی گوئے اوجِ طور

ارواح۔ (ع۔جمع)

روحیں۔ میر انیس نے واحد نظم کیا ہے۔

ے ارواحِ رسولانِ زمن روئے گی اس کو
سر پیٹ کے زینب سی بہن روئے گی اس کو

ارے۔

۱۔ حرفِ ندا۔ ۲۔ حرفِ تعجب ۳۔ آگاہ ہو۔

ع: ارے نہ آ، تو دنیائے دوں کے دھوکے میں

۲۔ افسوس۔ ہائیں۔ آئیں۔

ع: بولی ارے حسین، محمد کا یادگار۔

۳۔ (کلمۂ ندا)

توبہ۔ معاذ اللہ

ع: منہ پھیرے، ارے یہی بیٹی علی کی ہے۔

الف۔ ڑ

اڑا اڑ کے طے کرنا۔ (ہ۔ع)

بہت تیزی کے ساتھ ادھر سے اُدھر جانا۔

ع: اڑا اڑ کے طے جو کرتا تھا راہ تو اب کو

اڑا دینا۔ (ہ۔روزمرہ)

کاٹ دینا۔

ع: تن سے اڑا دیا وہی سر جس کو پا گئی۔

اڑانا۔ (ہ۔روزمرہ)

۱۔ بغیر سیکھے نقل اتار لینا

چوری سے کوئی چیز لے جانا۔

ع: پریاں اڑا سکیں نہ روش اس کی چال کی

۲۔ (ہ۔مص)

چلانا۔ آگے بڑھانا۔ بھگانا۔

ع: تسلیم کی اور اسپِ صبا دم کو اڑا دیا۔

اڑ جانا۔ (ہ۔روزمرہ)

(ہاتھ اڑ جانا) کٹ جانا۔

ع: اڑ گئے ہاتھ، بڑھا جو پئے دست اندازی

اُڑھا دینا۔ (ہ۔مص)

ڈھک دینا۔ جسم پر ڈال دینا۔

ع: کچھ اڑھا دیجئے مولا! مجھے نیند آتی ہے۔

الف۔ ز

ازبسکہ۔ (ف۔کلمہ)

چونکہ۔ چنانچہ

ع: ازبسکہ اہلِ درد تھا، بے تاب ہوگیا

ازرق شامی۔ (ع۔ا۔مذ)

فوجِ یزید کا ایک نامور پہلوان کا نام جو امام حسین کے بھتیجے قاسم سے لڑ کر مارا گیا۔

ع: مقتل میں سوئے ازرقِ شامی کو مار کے

ازل سے۔

ہمیشہ سے

ع:

مرقوم ہے نام اس کا ازل سے شہدا میں

الف ۔ ژ

اژدر ۔ (ف ۔ ا ۔ ند)
اژدہا
ع : گہوارے میں اژدر کو مرے باپ نے مارا

اژدہام (ف)
ہجوم ۔ نرغہ
ع : پیاسا سا لڑا انہیں کوئی یوں اژدہام میں

الف ۔ س

اس ۔ (اشارہ)
اتنی ۔ بڑی ۔ کثیر ۔
ع : لشکر تو یہ قلیل، اور اس فوج سے دغا
۲ ۔ (حرف تشبیہ) ۔ ایسے ۔
ایسے ۔ اس کے مثل
ع ! چہرے کسی نے دیکھے ہیں اس آب و تاب کے

اس پر ۔ (ار ۔ روزمرہ)
باوجود اس کے ۔ اس کے بعد بھی ۔
۵ الٹ کر سب مرے مضموں پڑھے مرے آگے
مزہ تو یہ ہے کہ اس پر مجھے حجاب آیا (سلام)
۲ ۔ اس پر کہ تین روز سے پانی ملا نہیں

اس پہلو سے وہ پہلو نظر آنا ۔ (ار ۔ ب)
بہت صاف و شفاف ہونا ۔
استعارہ : حسین ترین ہونا ۔
ع : اس پہلو سے، پہلو نظر آتا ہے ادھر کا ۔

اس حال میں ۔ (ار ۔ بول چال)
اس بدحالی میں بھی ۔ ایسے برے حالات میں بھی ۔
شعر دل سے کہا، خدا کا ولی ہے یہ خوش سیر
اس حال میں غریب نوازی ہے کس قدر

اس دن کی ۔ (ار ۔ روزمرہ)
آج کی ۔ جو کچھ ہو رہا ہے ۔ یا ہوگا، اس واقعہ کی
اس وقت کی ۔
ع : اس دن کی دے گئے ہیں خبر شیر ذوالجلال

اس دن کے واسطے ۔ (ار ۔ بول چال)
آج کے دن کے لیے ۔ اس وقت کے لیے ۔
اس لمحے کے لیے ۔
ع : راتیں تڑپ کے کاٹی ہیں، اس دن کے واسطے

اس طرح کا مرنا ۔ (ار ۔ روزمرہ)
ایسے مرنا ۔ اس طرح شہید ہونا ۔
ع : اس طرح کا مرنا کسے ہاتھ آتا ہے مولا! ۔

اس طرح کے ۔ (ار ۔ فقرہ)
ایسے ۔ اس قسم کے ۔ ایسا ۔ اس قسم کا
اس طرح کا ۔
۱ ۔ ع : پیدا نہ ہوں اس طرح کے اصحاب وفادار
۲ ۔ ع لشکر نے بھی اس طرح کا افسر نہیں پایا ۔

اس طرف کا اس طرف ہو جانا ۔ (ار ۔ بول چال)
تلپٹ ہو جانا ۔ الٹ جانا ۔
ع : یہ غول اس طرف، تو وہ مجمع تھا اس طرف

اس وقت ۔
ایسی مصیبت کے وقت ۔
اس کٹھن لمحے میں ۔
ع : اس وقت کہاں جائیے، یہ بچپن کا غمخوار

اُس وقت میں ۔ (ار ۔ بول چال)
۱ ۔ اس عہد کے ۔ اُس زمانے کے
ع : اس وقت کے دمواز بھی ہوتے تھے وفادار
۲ ۔ ایسی گھڑی میں ۔ اس مصیبت کے وقت میں
اس سخت وقت میں ۔
ع : اس وقت میں مجھ کو بھی نہیں کرنے کی پیا را

٣۔ ایسے بُرے وقت میں ۔ ایسے آڑے وقت میں ۔
ع: اس وقت میں عباس تمہیں چھوڑیں گے تنہا؟

اِسی ۔ (اشارہ تخصیصی)
آپ ہی کی ۔ صرف آپ کی ۔
ع: اسی سرکار کے خلعت سے سرافراز ہوئے ۔

اُسی انداز سے ہونا ۔ (اد ۔
ویسی ہی شان و شوکت سے ہونا ۔
ویسا ہی ہونا ۔
ع: واؤدی زرہ ہے اسی انداز سے بر میں

اُسی شان سے ۔
ع: ہتھیار اسی شان سے باندھے ہیں کمر میں

اُسے ۔ (ضمیر غائب)
اس کو ۔ اس کے لیے
ع: روئے نادان سکینہ اُسے عمّو کہہ کر

اسامی ہونا ۔ (ہ ۔ ب)
غلام ہونا ۔ نوکر ہونا ۔ تابعدار ہونا ۔
ع: آپ آئیں تو ہووے ابھی یہ فوج اسامی

اسباب ۔ (اد ۔ روزمرّہ)
ذریعہ ۔ سامان ۔ وسیلہ
ع: بخشش کا مرے اب کوئی اسباب نہیں ہے
٢۔ میر انیس نے واحد نظم کیا ہے ۔
وجہ ۔ صورت ۔
ع: آرام کی صورت، نہ کوئی زلیست کا اسباب

اسبابِ جنگ ۔ (ف ۔ فوجی ۔ اص)
ہتھیار ۔ سامانِ جنگ
ع: زیور کی طرح تن پہ سجے جنگ کے اسباب

اسپ اڑنا ۔ (اد ۔ مح)
گھوڑے کا بہت تیز بھاگنا ۔ بڑے بڑے داؤں لگانا ۔
ع: سُن کے یہ باگ جولی ، اسپ سبک تاز اڑا ۔

اسپِ خوش قدم ۔ (ف ۔ ص)
خوش رفتار گھوڑا ۔
ع: کرتا تھا جا بجا تگ و دو اسپِ خوش قدم

اسپِ سبک تاز ۔ بہت تیز دوڑنے والا گھوڑا ۔
ع: سن کے یہ، باگ جو لی، اسپِ سبک تاز اڑا ۔

اسپِ صبا دم ۔ (ف ۔ ص)
ہوا کی طرح اڑنے والا گھوڑا ۔
ع: تسلیم کی اور اسپ صبادم کو اڑا کر

اسپِ فلک سیر ۔ (ف ۔ ص)
استعارہ: تیز رو گھوڑا ۔
ع: مہمیز کیا اسپِ فلک سیر کو اک بار

اسپِ قمر رکاب ۔ (تشبیہ)
وہ گھوڑا جس کی رکابیں چاند جیسی چمکدار تھیں ۔
(رکابیں چاند کی طرح خمیدہ ہوتی ہیں)
ع: آیا عجب شکوہ سے اسپِ قمر رکاب ۔

اسپند کرنا ۔ استعارہ:
تاروں کو اسپند کی جگہ نظرِ بد اتارنے کے لیے
صدقہ کرنا ۔ تاروں کو نثار کرنا ۔
ع: کرتا تھا ستاروں کو فلک فخر سے اسپند
٢۔ نظرِ بد اتارنا ۔
ع: اسپند کیا کیے، یہ کہیں جل کے جو آئے ۔
٣۔ اسپند کرو فاطمہ کے ماہ جبیں پر

استادہ آب ۔
١۔ ٹھہرا ہوا پانی ۔
استعارہ ٢۔ تلوار کی باڑھ ۔
ع: استادہ آب میں، یہ روانی خدا کی شان

استادہ ہونا ۔ (اد ۔ روزمرّہ)
ٹھہرنا ۔ رکنا
ع: استادہ ہوا در پہ جو وہ رکنِ معظّم

استخواں کانپنا۔ (ار۔ مح)

مارے خوف کے جسم کی ہڈیاں لرزنے لگنا۔

ع: استخواں کانپ گئے، زیرِ زمیں رستم کے

استخواں کو مغزِ قلم جاننا۔

ہڈیوں کو قلم کے اندر کا گودا سمجھنا۔

(آسانی سے کاٹ دینا)

بہت آسان سمجھنا۔

ع: ہر استخواں کو مغزِ قلم جانتی تھی وہ

استغاثہ۔ (ع۔ ار۔ مذ)

فریاد۔ امداد کی طلب

ع: سُن کر یہ استغاثہ، فرزندِ خوشخصال

استغاثہ کرنا۔ (ار۔ مح)

مدد کے لیے بلانا۔ پکارنا۔

ع: استغاثہ یہ کیا حرؔ نے جو بادیدۂ نم۔

اُستوار باندھنا۔ (ف۔ ہ۔ مرمص)

مضبوط باندھ لینا۔

ع: رومال پھاڑ کر انھیں باندھا تھا استوار

(داستان)

اسد۔ (ع۔ ار۔ مذ)

شیر

ع: دیکھو اسد ترائی کو یوں چھین لیتے ہیں۔

۲۔ بپھرے ہوئے اسد کہیں تلواریں کھاتے ہیں۔

اسد آنا۔ (ار۔ ب) استعارہ

شیر کا حملہ کرنا۔ جھپٹنا۔

ع: گویا صفِ آہو پہ یکایک اسد آیا۔

اسد اللہ۔ (ع)

شیرِ خدا۔

لقب، حضرتِ علی۔

ع: محسن ہے مرا، وہ اسد اللہ کا جایا

اسدِ حق۔ خدا کا شیر۔ اسد اللہ

لقب، حضرتِ علی۔

ع: اسدِ حق کے گھرانے کا یہ دستور نہیں

اسرار (ار۔ جمع)

میر صاحب نے واحد کے معنی میں نظم کیا ہے۔

بھید

ع: کھلتا نہیں کچھ مجھ پہ یہ اسرار میں صدقے

اسرارِ الٰہی۔

خداوندِ عالم کے بھید

رازہائے درون پردہ

ع: اسرارِ الٰہی کے امیں ہیں تو ہمیں ہیں۔

اسرارِ امامت (ف۔ مرکب)

امامت سے متعلق مخصوص اور در پردہ احکامات،

ع: سجاد سے کچھ کہتا ہیں اسرارِ امامت

اسرارِ نہاں۔ (ف۔ م)

پوشیدہ بھید

ع: عقدہ نہ کھلیگا کہ یہ اسرارِ نہاں ہے

اسفل۔ (ع۔ ص) صیغۂ افعل التفضیل

۱۔ کمین۔ ذلیل۔

ع: اسفل کبھی اعلےٰ کے مقابل نہیں ہوتا۔

۲۔ جھوٹا۔ دروغ گو

اسفلوں سے ہو محبت تجھے اے سفلہ مزاج

السّلام علیک۔ (ع۔ ر)

سلام ہو میرا آپ پر۔ سلام عرض کرتا ہوں۔

ع: کی عرض، السّلام علیک، اے فلک اساس

اسلام کو سلام۔ (ار۔ م)

ہم کو ایسا اسلام نہیں چاہیے۔

اسلام کو خیر باد

ع: اسلام اگر یہی ہے تو اسلام کو سلام

اسلحہ ۔ (ع ۔)

سلاح کی جمع ۔ جنگ کے ہتھیار ۔

ع: صندوق اسلحہ کے جو کھلوائے شاہ نے

اسم عزیمت اثر ۔ (ف ۔ ص)

وہ نام جس میں دعا یا تعویذ کا اثر ہو ۔

ع: ظاہر نشان اسم عزیمت اثر ہوئے ۔

اسلوب ۔ **(خوش اسلوب)** (ع)

۱ ۔ طور طریقہ ۔ راستہ ۔

۲ ۔ اچھا راستہ ۔ حسین طور و طریقہ
خوش مزاج

ع: خوش قد ہے، خوش اسلوب ہے، خوش رو ہے حسیں ہے ۔

اُسلوب ۔ (ع)

طور ۔ طریقہ ۔ صورت

ع: معلوم ہوا یہ نہ رکیں گے کسی اُسلوب ۔

اسم اقدس و اعلیٰ ۔ (ار ۔ ر)

نام نامی ۔ اسم گرامی ۔ اسم مبارک

ع: اظہار اسم اقدس اعلیٰ میں کیا ہے باک

اسوار ۔ (ف)

سوار کی جمع ۔

ع: عجب اسوار تھے، بے مثل، عجب تازی تھے ۔

۲ ۔ (اردو میں سوار مستعمل ہے)

اسوار آفتاب تو گھوڑے تھے ماہرو ۔

۳ ۔ اسوار بھی قلیل پیادے بھی تھوڑے ہیں ۔

اسود ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ)

ایک مسلمان مجاہد کا نام ۔

تلمیحات میں واقعہ دیکھیے ۔

ع: مگر اسود سے زیادہ مری تقصیر نہیں ۔

اسیر سپاہ شام ۔ (ف) شام کی فوجوں میں گھرا ہوا ۔

ع: بیکس، عزیز مردہ، اسیر سپاہ شام

اسیر غم ۔ (ف)

کنایہ: آفت کا مارا ۔ غم و اندوہ میں پھنسا ہوا ۔ غمزدہ ۔

ع: یوسے نزی رکاب کے لوں، میں اسیر غم ۔

۲ ۔ غمگین ۔

ع: آلودہ اس الم میں ہوں میں بھی اسیر غم

اسیر محن ہونا ۔ (ار ۔ ا ع)

غم و آلام میں مبتلا ہونا ۔

ع: یارب کوئی جہاں میں اسیر محن نہ ہو ۔ (غ ۔ م)

اسیر ہونا ۔ (ار ۔ ع) (غ ۔ م)

عشق میں مبتلا ہونا ۔

ع: بال ایسے، جس کے پیچ میں پریاں اسیر ہیں ۔

اسیری سے بچانا ۔ (ف ۔ ی ۔ نسبتی)

قید نہ ہونے پائے ۔

ع: یہ زینب مضطر کو اسیری سے بچانا ۔

الف ۔ ش

اشارہ کرنا ۔ (ار ۔ روزمرہ)

کہنا ۔ آہستگی سے کہنا

چپکے سے بتلانا ۔

ع: تیغ کرتی تھی اشارہ یہ چمک میری ہے ۔

۲ ۔ خاموشی سے کہنا ۔

ع: میں یہ کرتا تھا اشارہ کہ نہ اے بھائی جان

۳ ۔ اشارہ سے دریافت کرنا ۔

ع: حضرت نے اشارہ کیا، کہدو، کیا ہوا خواہر

اشارہ کھلنا ۔ (ار ۔ ع)

بھید کھلنا ۔ نشان معلوم ہونا ۔

حقیقت آشکارا ہونا ۔

ع: صدقے گئی، وہ آنکھ کھلا جا رہا اشارہ

اشارہ ہونا ۔ (ار ۔ مح)
باتوں باتوں میں سمجھانا ۔
ع : ہر نوجواں سے تھا یہ اشارہ بصد حشم

اشارے سے ٹکڑے ٹکڑے کرنا ۔
انگلی یا آنکھ کے اشارہ سے دو کر دینا ۔
الگ الگ کر دینا ۔
ع : ٹکڑے کریں انگلی کے اشارے سے قمر کو
(تلمیح)

اشارے میں کھا جانا ۔ (ار ۔ مح)
بہت آسانی سے کاٹ دینا ۔
ع : فولاد کی زرہ کو اشارے میں کھا گئی ۔

اشارے میں نکالنا ۔ (ار ۔ مح)
کنایہ : بہت آسانی سے نکالنا ۔
ع : بُت اس نے نکالے ہیں اشارے میں حرم سے

اشارہ سے وصیّت کرنا ۔ (ار ۔ بول چال)
زبان کے بجائے محض اشاروں سے اپنے بعد کے لیے کچھ کہنا ۔
ع : دم رُکا ہے تو اشارہ سے وصیّت کر لے ۔

اُشتر ۔ (ف ۔ ا ۔ مذ)
اونٹ ۔
ع : فرس و اشتر و قاطر نہ رہے تشنہ دہاں

اشتیاق ۔ (ع ۔ ار ۔ مذ)
شوق ۔ چاہت ۔
ع : حوریں بھی ہونٹ چاٹتی تھیں اشتیاق میں

اشتیاق سے کہنا ۔ (ار ۔ بول چال)
محبت بھرے لہجے میں کہنا ۔
ع : کس اشتیاق سے شہِ دیں نے کہا کہ ہاں

اشتیاق میں ہونا ۔ (ار ۔ بول چال) شوق دید ہونا ۔
ع : باہر تو اشتیاقِ علم میں ہے سب سپاہ

اشجار ۔ (ا ۔ ع ۔ مذکر)
شجر کی جمع ۔ درخت
ع : اشجار پہ تھے زمزمۂ بلبل شیدا
۲ ۔ ، صاف نہریں ہیں رواں، جھوم رہے ہیں اشجار

اشقیا ۔ (ع ۔ ص)
شقی کی جمع
ظالم ۔ سنگدل ۔
ع : کیوں، اب یہ نہر کس کی ہے، اے قومِ اشقیا ۔

اشکبار ہونا ۔ (ار)
رونا ۔ آنسو بہانا ۔ گریہ کرنا ۔
ع : اہلِ ستم تو ہنستے ہیں، میں اشکبار ہوں ۔

اشک برسنا ۔ (ار ۔ مح)
ع : آنکھوں سے آنسوؤں کی جھڑی لگنا ۔

اشک بہانا ۔ (ار ۔ مح)
رونا ۔ آنسوؤں سے رونا ۔
ع : کتنوں نے پھیر پھیر کے منہ اشک بھی بہائے

اشک ٹپکانا ۔ (ار ۔ روزمرّہ)
آنکھوں سے آنسو بہانا ۔
ع : ٹپکا کے اشک آنکھوں سے بولا وہ لالہ فام

اشک ٹپک پڑنا ۔
مجبوراً، یا یک لخت آنسو نکل آنا ۔
غیر ارادی طور پر رونا آ جانا ۔
ع : اشکوں کے ٹپک پڑنے سے مجبور ہوئے ہیں ۔

اشک ٹپکنا ۔ (ار ۔ روزمرّہ) آنسو گرنا ۔
ع : آنکھوں سے اس کی اشک ٹپکتے تھے ناک پر

اشک ڈھلنا ۔ (ار ۔ مح)
آنسو ڈھلکنا ۔ آنسو گرنا ۔
ع : رخساروں کو تر کرتے ہیں اشک آنکھوں سے ڈھل کر

اشک شور ۔ (ف ۔ مر ۔ ص)
گرم آنسو ۔ مصیبت بھرے آنسو ۔
غصہ بھرے آنسو ۔
ع: وہ اشک شور اور وہ فریاد، الاماں

اشکوں سے دامن دشت بھگونا ۔ (ار ۔ ح)
آنسو اتنے رواں ہوں کہ جنگل کی زمین تر ہو جائے۔
انتہائی اشک بہانا ۔ بہت زیادہ رونا ۔
ع: آنکھوں سے کبھی دشت کے دامن کو بھگوتے

اشکوں کا سیلاب ۔ (ار ۔ ح)
آنسوؤں کا طوفان ۔
ع: تھا چشم کے چشموں سے رواں اشک کا سیلاب

اشکوں کی جھڑی لگنا ۔ (ار ۔ ح)
لگاتار آنسو بہنا
پے درپے بڑے بڑے آنسو بہنا ۔
ع: آہوں کی بجلیاں تھیں تو اشکوں کی تھی جھڑی

اشکوں کی ندی بہنا ۔ (ار ۔ ح)
(مبالغہ) انتہائی رونا ۔
ع: اب اشکوں کی ندی بھی بہائی نہیں جاتی ۔

اشہب ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ)
سفید رنگ کا گھوڑا ۔
ع: ان دونوں اشہبوں کی وہ چھلبل وہ تنگ نائے ۔

اشہبوں ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ)
عربی کی اردو جمع، نظم کی ہے ۔
بالکل سفید رنگ کے گھوڑے ۔
ع: یوں اشہبوں پہ دلبر خرغام دیں چڑھے ۔

اشہد ان لا الٰہ ۔ (کلمۂ توحید)
(الا اللہ، محذوف) میں گواہ ہوں، کہ اللہ کے سوا کوئی خدا نہیں ۔ مسلمان اذان میں کہتے ہیں ۔
ع: یہ شور کب تھا، اشہد ان لا الٰہ، کا

اشہد باللہ ۔ (ع ۔ قسم)
بخدا میں گواہ ہوں ۔
خدا کی قسم میں گواہی دیتا ہوں ۔
ع: بولا وہ، اشہد باللہ، بجا کہتے ہیں شاہ

الف ۔ ص

اصالت ۔ (ع ۔ ص)
شرافت نفس
ع: بخشا ہے کبریا نے اصالت کو کیا وقار
۲ ۔ اصیل ہونا ۔ اصلی ہونا ۔
ع: چھپتے ہیں کہیں جوہر شمشیر اصالت

اصحاب وفادار ۔ (ف ۔ مر)
وفادار اور مخلص دوست
ع: پیدا نہ ہوں اس طرح کے اصحاب وفادار

اصرار کا مقام ۔ (ار)
ضد کا موقع ۔ اڑا رہنے کا موقع ۔
ع: تکرار کی مجال، نہ اصرار کا مقام

اصغر ۔
علی اصغر
امام حسین کا شش ماہہ فرزند
ع: دودھ اصغر کو نہ عابد کو دوا ملتی ہے ۔

اصل اچھی ہونا ۔ (ار ۔ ح)
بنیاد اچھی ہونا ۔
ذات اور قوم اچھی ہونا ۔
ع: اصل جس تیغ کی اچھی ہے، وہی کٹتی ہے ۔

اصل میں خطا ہونا ۔ (ار)
لطف میں فرق ہونا ۔
بد طینت ہونا ۔
ع: بے سر تھا، ازل سے تھی خطا جس کی اصل میں

اَصلاً ۔ (ع ۔ کلمہ)
قطعی ۔ بالکل ۔
ع : کچھ فاطمہ کے لال کی اَصلاً نہیں تقصیر
۲ ۔ ہرگز ۔
ع : اس ظلم کا میں ذکر بھی اصلاً نہ کروں گا ۔

الف ۔ ض

اضطراب ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ)
انتشار ۔ ہلچل ۔ بے چینی ۔
ع : یہ اضطراب جنگ میں ظالم ، ٹھہر ٹھہر !

اضطرابِ خاطرِ ناشاد ۔ (ف ۔ مر)
نامراد دل کی پریشانی اور تڑپ ۔
ع : وہ اضطرابِ خاطرِ ناشاد ، الاماں !

اضطراب ہونا ۔ (ار ۔ بول چال)
بے چینی ہونا ۔ بے قراری ہونا ۔
ع : لشکر میں اضطراب تھا ، فوجوں میں کھلبلی

اضطرار ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ)
تڑپ ۔ بے چینی ۔ اضطراب ۔
ع : وہ پیاس اور وہ دھوپ کا صدمہ وہ اضطرار ۔

الف ۔ ط

اطفالِ خوردسال ۔ (ف ۔ مر ۔)
چھوٹے چھوٹے بچے ۔
ع : پردے سے منہ نکالے ہیں اطفالِ خوردسال

اطلسِ زنگاری ۔ (ف ۔ ص)
آسمانی رنگ
ع :
شرمائے جس سے اطلسِ زنگاریِ فلک
(استعارہ)

الف ۔ ظ

اَظلم ۔ (ع ۔ ص)
ظالم کا صیغۂ مبالغہ (افعل التفضیل)
بہت زیادہ ظالم ہونا ۔
ع : تن تنہا ہے غلام اور بہت اظلم ہیں ۔
۲ ۔ دشمن ۔
ع : شمرِ اظلم ہے کدھر کھینچ کے آئے خنجر

اظہارِ جواںمردی کرنا ۔ (ار)
بہادری دکھانا ۔
جوہرِ شجاعت دکھانا ۔
ع : اظہارِ جواںمردی جدکر نہیں سکتے

اظہار ہونا ۔ (ار ۔ بول چال)
ظاہر ہونا ۔ نکلنا ۔
ع : اظہار ہوئی خطِ شعاعی کی جو تنویر

الف ۔ ع

اعتقاد ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ)
مذہبی عقیدہ ۔
ع : ایمان و اعتقاد قوی پر بدن نزار

اِعتِلا (ع ۔ ص)
بلندی ۔ رفعت
ع : اس عزّ و اعتلا پہ زباں بھی رُکی رہی ۔

اعجاز ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ)
معجزہ
ع : اعجاز دونوں ہاتھوں میں مشکل کشا کا ہے ۔

اعجازِ امامت دکھانا ۔ (ار ۔ بول چال)
امامت کے ذریعہ کوئی خرقِ عادت کام دکھانا ۔
ع : اعجازِ امامت شہِ خوشخو نے دکھانا ۔

اعجاز بیاں ۔ (ص)

کنایہ : بلند پایہ شاعر ۔

ع : گمنام کو اعجاز بیانوں میں رقم کر ۔

اعجاز بیاں ہونا (ا ر ۔ ب)

باتوں میں مسخر کرنے والی صفت ہونا ۔

ع : سنگ پانی ہو، وہ اعجاز بیاں ہے شبیر

۲ ۔ خورشید کو رجعت ہو، وہ اعجاز بیاں ہیں ۔

اعجاز کے انداز دکھانا ۔ (ا ر ۔ بول چال)

عقل و ادراک سے بلند و بالا کام کرنا ۔

ع : اعجاز کے انداز دم جنگ دکھائے ۔

اعجاز نما ۔ (ع ۔ ص)

معجزہ نما ۔ معجزہ دکھانے والا ۔

ع : ساحر اُسے کہتا ہے، جو اعجاز نما ہے

اعدا ۔ (ع)

دشمن ۔ مخالف فوج والے ۔

ع : میدان میں بڑی بے ادبی کرتے ہیں اعدا ۔

اعدا کا جنگ پر بہم ہونا ۔ (ا ر ۔ بول چال)

دشمنوں کا جنگ کرنے پر متفق ہو کر تیار ہونا ۔

ع : اعدا صفیں جمائے ہوئے جنگ پر بہم ۔

اعدا کے ریلے ہونا ۔ (ا ر ۔ فوجی ۔ ع)

نرغہ ہونا ۔ دشمنوں کے حملے ہونا ۔

ع : حضرت پکارے لال پہ اعدا کے ریلے ہیں ۔

اعلیٰ ہونا ۔ (ا ر ۔ روزمرہ)

ع : اعلیٰ نہ ہو کیوں ایسے علمدار کا رتبہ

اعمیٰ ۔ (ع ۔ ص)

اندھا ۔ نابینا ۔

ع : اعمیٰ کی پتلیوں میں بھی تھا روشنی کا گھر

اعمالِ زشت ۔ (ف ۔ ص) بداعمالیاں ۔

ع : دھو دیے اشکوں نے دفتر سے تمام اعمالِ زشت (سلام)

اعورِ سلمی ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ)

دیکھیے، (تلمیح)

ع : دشمن تھا شہ کا اعورِ سلمی، عدوئے دیں

اف ۔ ق

اُف نہ کرنا ۔ (ا ر ۔ مح)

سانس تک نہ لینا ۔

قطعی افسوس کا اظہار نہ کرنا ۔

ع : اُف کیجیو نہ منہ سے، جو پہنچے لبوں پہ جاں

اُف اُف کہنا ۔ (کلمۂ فجائیہ)

سخت تکلیف و ایذا کے وقت

آدمی کے منہ سے یہ آواز نکلتی ہے ۔

ع : اُف اُف کبھی کہا، کبھی چہرے پہ لی سپر

افتادہ نشاں ۔ (ف ۔ ص)

جھکے ہوئے جھنڈے ۔ زمین پر پڑے ہوئے جھنڈے ۔

(افتادہ نشاں فوج کی ہزیمت کی علامت ہوتی ہے)

ع : افتادہ نشانوں کو دوبارہ ہوا کبھی اوج

افتاد ہونا ۔ (ا ر ۔ مح)

عام طور پر "افتاد پڑنا" مستعمل ہے لیکن

انیس نے ہونا ۔ کے ساتھ نظم کیا ہے ۔ مصیبت

پڑنا ۔ برا وقت پڑنا ۔

ع : دنیا میں اس طرح کی بھی افتاد کم ہوئی ۔

افتخار ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ)

فخر و مباہات ۔

ع : زیبا نہیں ہے وصفِ اضافی پہ افتخار

افتخارِ (ف ۔ مر ۔ وصفِ اضافی)

تمام دنیا کے لیے باعثِ سربلندی ۔

ع :

اے افتخارِ عالمیاں، نورِ کردگار

افراط۔ (ع۔ ا۔ مذ)
فراوانی ۔ زیادتی۔
ع: افراط سے کشتوں کی زمیں تنگ ہوئی تھی۔

افراطِ الم۔ (ع ـــــ ا ر)
انتہائی رنج۔ تکلیف کی زیادتی
ع: افراطِ الم سے یہ جوانی میں ہوا حال۔

افزوں ہونا۔ (ار۔ بول چال)
زیادہ ہونا ۔ برتر ہونا۔
ع: افزوں ہے ترے غضب سے رحمت تیری
۲۔ بہتر ہونا۔
ع: افزوں تھی انگلیوں کی ضیا شمع طور سے

افسانہ رہ جانا۔ (ار۔ بول چال)
کہانی بن جانا ۔ قصّہ یاد رہ جانا۔
ع: افسانہ رہا خلق میں گھوڑے کی وفا کا

افسانۂ شہباز و کبوتر۔
(تلمیح)
ع: افسانۂ شہباز و کبوتر تو ہے مشہور۔

افسانۂ ماتم۔ (ف۔ مرکب)
غم و رنج کی کہانی۔
ع: افسانۂ ماتم تھیں بہن بھائی کی باتیں
(تغزل)

افسر۔ (ف۔ ص۔ واحد۔ جمع)
۱۔ سپہ سالار۔ سردار۔
ع: لشکر نے بھی اس طرح کا افسر نہیں پایا
۲۔ تاج۔
ع: شاہوں کے سروں کے لیے افسر یہ قدم ہیں۔

افسر بخشنا۔ (ار۔ د)
تاج پہنانا۔
ع: سرداریٔ فردوس کا افسر ہمیں بخشا۔

افسوں سے جل جانا۔ (ار۔ مح)
۱۔ جادو سے جل جانا۔
۲۔ کنایہ: مکار اور کینہ پرور کے دم وخم کے کے آگے جادوگر کی حقیقت کچھ نہیں۔
ع: اس کے افسوں سے جو ساحر ہو، وہ جل جاتا ہو۔

افشاں ہونا۔ (ار۔ مح)
۱۔ چھڑکا ہونا ۔ ۲۔ جا بجا دھبّے لگے ہونا۔
ع: افشاں ہے لہو سے علمِ دیں کا پھریرا۔
۲۔ کنایہ: چھینٹوں سے تر ہو جانا۔
ع: افشاں لہو سے شیر کا دستِ نکو ہوا۔
۳۔ چھڑکا ہوا ہونا۔
ع: افشاں ہو سر کے خوں کے چھینٹوں سے سب نشاں

افصح الفصحا۔ (ع۔ ص)
فصیحوں میں سب سے بڑا فصیح۔
افصح ۔ (ع۔ صیغۂ افعل التفضیل)
ع: حقا کہ افصح الفصحا ہے انھیں کا جد۔

افضال۔ (ع۔ مص)
بزرگی۔ فضل)
ع: اُمید تجھی سے، ترے افضال کی ہے (رباعی)

افضالِ محمدؐ۔ (ف۔ مرکب)
فضل۔ کرم
ع: شامل ہوا افضالِ محمدؐ، کے مہ وب (رباعی)

افق۔ (ع۔ ا۔ مذ)
کنارہ ۔ سرحد
ع: سرخی وہ شفق کی افق چرخ سے پیدا

افلاک سے صدا گزر جانا (ار۔ مح)
آواز آسمان کے پار ہو جانا۔
ع: افلاک سے گزر گئی سادات کی صدا۔

الف۔ق

اقبال اَوج پر ہونا۔
حشم اور جاہ و جلال بلندی پر ہونا۔
ع: عزت نے کہا اوج پہ اقبال ہے میرا

اقبال چمکنا۔ (ار۔ ع)
عزت بڑھنا۔ رعب وداب آشکار ہونا۔
ع: اقبال چمکتا ہے سپاہی کا اسی سے

اقبال خاک میں ملنا۔ (ار۔ مح)
بیوہ ہونا۔
ع: اب خاک میں بانو ترا اقبال ملیگا۔

اقبال سے۔
دبدبے سے۔
ع: اقبال سے حضرت کے مرے ہاتھ ہے میداں
۲۔ اقبال سے مولا کے ملی جنگ کی رخصت

اقبال کا ہاتھ جوڑنا۔ (ار۔ مح)
حشم اور شان و شوکت جلوہ نما ہونا۔
دبدبہ آشکار ہونا۔
ع: ہاتھ جوڑے ہوئے اقبال جلو میں آیا۔

اقبال لٹ جانا۔ (ار۔ مح)
شوہر کا مرجانا۔ بیوہ ہوجانا۔
ع: غل کیسا ہوا، لٹ گیا لوگو مرا اقبال

اقبال ہونا۔ (ار۔ ر)
کنایہ: بیٹے کا وجود ہونا۔ جوان بیٹے کا زندہ وجود ہونا۔
ع: ثروت یہی، حشمت یہی، اقبال یہی ہے

اقرار۔ (ع۔ ا۔ ند)
وعدہ۔ عہد۔
ع: کیا ہوگیا، طفلی کا وہ اقرار تمھارا۔

اقرار کرنا۔ (ار۔ روزمرہ)
وعدہ کرنا۔
ع: اقرار کیے جاؤ، کب آؤ گے مرے پاس۔

اِقلیم۔ (ع۔ عدود۔ مو)
حکومت۔ سلطنت۔
ع: اقلیمیں دشمن کی ہیں، مارے گئے ہونگے۔

اقلیمِ سخن۔ (ف۔ مر)
دنیائے نظم۔ دنیائے شاعری۔
ع: اقلیمِ سخن میرے قلم رو سے نہ جائے۔

الف۔ک

اک۔ (حرفِ تعدادی)
تنہا۔ چھوٹی سی۔ ننھی سی۔
ع: اک جان پہ یہ رنج و محن ہائے حسینا۔
۲۔ پوری۔ ساری۔
ع: افسوس، کہ اک عمر کا ساتھ آج چھٹے گا۔
۳۔ کیا۔ کیسا۔
ع: گردوں کو بھی اک رشک تھا زینت پہ زمیں کی
۴۔ تمام۔ سب۔
ع: اک زمانہ صفتِ آلِ عبا کرتا ہے
۵۔ وسعت و گیرائی کے لیے۔
ع: اک آسمان تھا کہ ستاروں سے بھر گیا۔
۶۔ مقابلے کے لیے۔
ع: سب اک طرف، روانیِ دریا کو دیکھیے
۷۔ طرف۔ سمت
ع: اک سو تدر انداز کمانوں کو سنبھالے
۸۔ بالکل۔ تھوڑی سی۔ کسی شے کے عدم کے اظہار کیلیے
ع: دور دور سے اک بوند نہیں پانی کی پائی

۹۔ قطعی۔
ع: فرصت نہ کبھی چشم کو اک پل بھر دوں۔
۱۰۔ ادنیٰ۔
ع: مرجانے کو اک کھیل سمجھتے ہیں یہ غازی۔
۱۱۔ صرف۔ فقط
ع: اک سر ہے جو شبیر پہ قربان کروں گا۔
۱۲۔ جس وقت
ع: کم ہوا غلغلۂ فوجِ ستم جب اک بار
۱۳۔ مزید
ع: اک بار پھر شبیہِ پیمبر کو دیکھ لوں۔
۱۴۔ آخری۔
ع: جی چاہتا ہے پھر تمھیں اک بار دیکھ لوں
۱۵۔ انوکھا۔ عجیب
ع: ماتم میں اک سماں تھا، خزاں میں بہار تھی۔
۱۶۔ ہر طرف۔ ہر سمت۔ چاروں طرف
ع: اک غل ہوا، حضورِ کرامت ظہور آئے۔
۱۷۔ کوئی۔ قطعی۔
ع: پاس دریا ہے، پہ اک بوند نہیں پاتے ہیں
۱۸۔ دفعتاً۔ یک بارگی
ع: ذکر یہ تھا کہ صدا دور سے آئی اک بار
۱۹۔ ادنیٰ۔ معمولی۔ حقیر۔
ع: ہیں اک کنیز ان کی۔ وہ دونوں پسر غلام
۲۰۔ کلمۂ حصر۔ صرف۔
ع: اک گل پہ یاں ہزار طرح کی بہار ہے۔
۲۱۔ تنہا۔
ع: اک جان ہے بس اور یہ دو پارۂ جگر
۲۲۔ انتہائی۔
ع: اک شور تھا کہ تلخ کیا بے حیات کو

۲۳۔ ایسی سخت
ع: تلوار اک پڑی کہ ہوئیں پسلیاں قلم۔
۲۴۔ کلمۂ شدت۔
ع: اک آفت جہاں تھی لگانے بجھانے میں
۲۵۔ تحسینِ کلام کے لیے نہ ہونے کے برابر۔
ع: اک طائرِ روح اور رگوں کا تھا فقط جال
۲۶۔ ادنیٰ۔ حقیر۔
ع: اک بھائی کے فراق میں یہ نالہ و فغاں
۲۷۔ صرف
ع: الٹ گیا نہ فقط لکھنؤ کا اک طبقہ (رباعی)
۲۸۔ [illegible] بھی
ع: انیس! ملکِ سخن میں اک انقلاب آیا۔ (رباعی)
۲۹۔ مقابلے کے لیے۔
سامان وہی ہو گیا، جو تھا انھیں مطلوب
اک ہم ہیں کہ بہنوں سے خجل بھائی سے محجوب
۳۰۔ سا۔ [illegible]
ع: اولاد والے دل میں کریں اک ذرا خیال
۳۱۔ بالکل
ع: بھڑکی ہے آگ سینہ میں اک صورتِ تنویر
۳۲۔ تازہ۔ نئی۔ تھوڑی سی۔
ع: یہ سنتے ہی اس پیاسی میں اک جان سی آئی
۳۳۔ ہو بہو۔ مثل۔ مانند
ع: اوڑھے ہوئے اک سبز ردا حور کھڑی تھی۔
۳۴۔ صرف
ع: ہاں تو ہے وہی، میں تو ہوں اک پالنے والی۔
۳۵۔ از سر تا پا۔
ع: اک نورِ مجسم ہے زہے حشمت و اقبال
۳۶۔ کلمۂ تشبیہ۔
ع: اک گھٹا چھا گئی، ڈھالوں سے سیہ کاروں کی۔

۳۷ کم از کم۔

ع: اک چاہنے والا تو ہے پاس ہمارے

۳۸۔ حقیر۔

ع: اک خاکسار بندۂ ربِ غفور ہوں

۳۹۔ عجیب و غریب۔ ہو بہو۔

اک عشرت و غم کا ہے مرقّع دنیا
ماتم ہے کسی جا تو کہیں شادی ہو

۴۰۔ تمام۔ سارا۔

ے امیر حسن وہ دولت پہ اک زمانہ ہوا۔
وہ گھر لٹ گیا، غارت وہ کارخانہ ہوا

۴۱۔ پوری

ع: اک عمر کا ریاض تھا، جس پر لٹا وہ باغ

۴۲۔ کیسی۔ انتہائی۔ عجیب

ع: اک اک بہانہ بھی لگانے بجھانے میں

اک اک۔ ہر ایک۔

ع: اک اک قدم پہ ٹھوکریں کھاتا ہوں بھائی جان

۲۔ پہلا۔ دوسرا۔ (باہم دونوں)

ع: اک بھائی بڑھ کے ہوتا تھا اک بھائی کی سپر

۳۔ ایک۔ دوسرا۔

۲: اک ہاتھ سے لیں سبطِ پیمبر کی بلائیں
اک ہاتھ سے عباسِ دلاور کی بلائیں

۴۔ ہر اک۔ سب کے سب

ع: اک اک سیاہ رو کا جگر داغ داغ تھا

اک اک نے۔

ہر ایک نے۔ فرداً فرداً۔ سب ہی نے

ع: اک اک نے زیبِ جسم کیا فاخرہ لباس

اک آن میں۔ (اردو۔ روزمرّہ)

۱۔ ایک لمحہ میں۔ آن کی آن میں۔

ع: اک آن میں شکست ہزاروں کو دیتے ہیں

۲۔ ایک پل میں۔

ع: مجھ سے گمراہ کو اک آن میں مل جائے یہ راہ

اک آن میں راہ کٹ جانا۔ (ا۔ م)

بہت جلدی راستہ طے ہو جانا۔

ع: کیسی ہی کڑی راہ ہو، اک آن میں کٹ جائے

اک ایک۔

آپس میں۔ باہمدگر

ع: اک ایک سے کہتا ہے کہ اب کچھ نہیں سوا اس

اک بار۔ (بات پر زور دینے کے لیے)

۱۔ ناگہاں

۲۔ یکبارگی۔ دفعتاً

ے جلوہ فرما ہوئے گھوڑے پہ شہِ عرش وقار
علمِ فوج کو عباس نے کھولا اک بار

۳۔ یک لخت۔

ع: جھوم کر تیرہ گھٹا تاروں پہ اک بار آئی

۴۔ حرّ کو بھی پہنچا دیا کس رتبے پہ اک بار

۵۔ تاریکی سی آنکھوں کے تلے چھا گئی اک بار

۶۔ سرخ آنکھیں ہوئیں، ابرو پہ بل آ گئے اک بار

۷۔ قربان حسین ابنِ علی ہو گئے اک بار

۸ سرخ آنکھیں ہوئیں، ابرو پہ بل آ گئے اک بار

۹۔ اگر۔

ع: کچھ دل کی کہوں قلب جو اک بار نہ تڑپے

۱۱۔ از اوّل تا آخر۔

ع: کیا ہو گئے وہ جوہریانِ سخن اک بار

اک بار دیکھ لوں۔ (کلمۂ حسرت و تمنّا)

اک بار اور دیکھ لوں۔ مل لوں۔

ع: جی چاہتا ہے پھر تمہیں اک بار دیکھ لوں

اک بوند نہ پانا۔ (ار۔ روزمرّہ)

پانی کا اک قطرہ بھی نہ ملنا۔

ع: پانی دریا ہے، پہ اک بوند نہیں پاتے ہیں

اک جان سی آنا۔ (ار۔ بول چال)

روح تازہ ہو جانا۔

کچھ تازگی آنا۔

ع: یہ سنتے ہی اُس پیاسے کے میں اک جان سی آئی۔

اک چشم میں سمانا۔ (ار۔ م)

ایک جگہ رہنا۔ اکٹھا ہونا۔

رباعی جس شخص کو عقبیٰ کی طلبگاری ہے

دنیا سے ہمیشہ اُسے بیزاری ہے

اک چشم میں کس طرح سمائیں دونوں

غافل یہ خواب ہے، وہ بیداری ہے

اک دم۔

۱۔ اک لمحہ۔ ذرا سی دیر

۲۔ قطعی۔ بالکل۔

ش زندگی میں تو نہ اک دم خوش کیا ہنس بول کر

آج کیوں روتے ہیں، میرے آشنا میرے لیے (سلام)

۳۔ یک لخت۔ فوراً

ع: بچپن کا ساتھ چھٹ گیا اک دم میں ہے ستم

اک دم اُلٹ جانا۔ (ہ۔ م)

یک لخت تباہ ہو جانا۔

شعر۔ تھی جن سے زندگی کی حلاوت وہ چھٹ گئے

دو تین گھر بھرے ہوئے اک دم اُلٹ گئے

اک دن تھا۔ (ار۔ روزمرّہ)

اک وہ وقت تھا۔ اک وہ زمانہ تھا

ع اک دن تھا کہ یہ بن کے دلھن آئی تھی گھر میں

اک دو قدم میں۔ (ار بول چال)

قدم آگے رکھتے ہیں

ذرا سی ہی دیر میں

ع:

اک دو قدم میں بھول گئے چوکڑی غزال

اک ذرا۔ (ار۔ روزمرّہ)

تھوڑا سا۔ ذرا سا۔ جلدی سے

ع: لوگو، مجھے بلائیں تو لینے دو اک ذرا

اک زبان ہونا۔ (ار۔ بول چال)

متفق ہونا۔ یک رائے ہونا۔

ع: لشکر ہے اک زبان کہ یہ جرأت ہے یادگار

اک زمانہ۔ (ار۔ روزمرّہ)

تمام دنیا

ع: امیر جس درِ دولت پہ اک زمانہ ہوا (سلام)

اک طائر روح۔ (ار)

صرف۔ جان۔ فقط روح

باقی ہڈیاں ہی ہڈیاں

ع: اک طائر روح اور رگوں کا تھا فقط جال

اک طور۔ یکساں۔ برابر۔ ایک جیسا

ع: اک طور پہ دیکھا نہ جواں کو نہ مسن کو

اک عطا تھی۔ (ار۔ بول چال)

مخصوص۔ بخشش

ع: یہ بھی تھی اک عطائے رسولِ فلک مقام

اک کلیجہ پہ اٹھارہ داغ۔ (ار۔ ر)

امام حسین کو اٹھارہ عزیزوں کے

چھوٹنے کا صدمہ۔

ع: میرے تو اک کلیجے پہ اٹھارہ داغ ہیں

اک ہاتھ جو مارا۔ (عم۔ زبان۔ فوجی۔ م)

یک لخت تلوار کا بھرپور اک وار کیا۔

ع: تازی کی عناں چھوڑ کے اک ہاتھ جو مارا۔

اِکاسی۔ (لکھنؤ)

اکیاسی (دلی)

ع:

میں نے تو خود گنا ہے اکاسی جوان ہیں۔

اکثر (صفت تعدادی)
۱۔ بیشتر ۔ زیادہ تر
۲۔ متعدد بار ۔ لاتعداد ۔ بے شمار
ع ۔ جو ہاکیا اکثر، قدمِ حیدرِ کرّار
" ہر جنگ میں اکثر مری تلوار چلی ہے
۳۔ اکثر ہیں بچّہ ناز، جوانانِ شام و روم
۴۔ (روزمرّہ)
کبھی کبھی، بہت، زیادہ
ع : ہاں بھائیو، تم بھی نہیں یاد آؤ گے اکثر

اکسیر ۔ (ف)
کیمیا
ع : مس کو اک آن میں اکسیر طلا کرتی ہے (رباعی)

اکسیر جاننا ۔ (ار ۔ مح)
بے انتہا قدر کرنا ۔
کیمیا جاننا
ع : اکسیر جانتے انھیں قدموں کی خاک کو

اکناف ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ ۔ جمع)
کنف ۔ بمعنی طرف
اکناف، جمع ۔ اطراف ۔ چاروں طرف
ہر طرف
ع : اکناف برّ و بحر میں لشکر کا تھا مقام

اکھاڑنا ۔ (ہ ۔ مص)
مسمار کرنا ۔ ہلا دینا ۔
ع : گر کوہ کو چاہوں تو اکھاڑوں صفتِ کاہ

اکیلا ۔ (اکیلے) (عم ۔ روزمرّہ)
ع :
شبیر اکیلے ہیں، غضب ہو گیا واری

الف ۔ گ

اگر ۔ (حرفِ شرط)
اتفاق سے
ع : میں بھی اُتر پڑوں گا، نہ ہو گے اگر سوار

اگر قصد سفر رکھتا ہے ۔
اگر اللہ کے یہاں جانے کا ارادہ ہے ۔
اگر مرنا ہے ۔
ع : چل جلد، اگر قصدِ سفر رکھتا ہے ۔ (رباعی)

اُگلنا ۔ (ہ ۔ روزمرّہ)
خود بخود نکل آنا ۔
ع : اُگلی ادھر نیام سے تیغِ شہِ نجف

اُگلنے لگنا ۔ (ہ ۔ مح)
باہر آنے لگنا ۔
ع : کانپے یہ غیظ سے کہ اگلنے لگی حسام

اُگلی پڑنا ۔ (ہ ۔ مح)
میان سے خود بخود نکل پڑنا ۔
ع : اگلی پڑتی تھی جگر بندِ حسن کی تلوار

الف ۔ ل

اَلا ۔ (ع ۔ کلمۂ ندا)
اے ۔
ع : فرمایا، الا، اے پسرِ عاقل و دانا

الاماں ۔ (فجائیہ)
ع : جبریل پر اٹھا کے پکارے کہ الاماں ۔
۲ ۔ (کلمۂ خوف)
خدا کی پناہ
ع : بچّوں کا ساتھ اور سفر خوف، الاماں

۳۔ اللہ بچائے ۔ اللہ کرے ۔
ع : وہ رعب الاماں ، وہ تہوّر کہ الحذر

الاماں کا غل اٹھنا ۔ (اد ۔ بول چال)
پناہ کا شور ہونا ۔
ع : اس پر بھی الاماں کا غل اٹھتا تھا بار بار

اللہ ۔ (ع ۔ اسم)
خدا ۔ اللہ
ع : فرمایا آپ نے ، کہ نگہبان ہے اللہ
۲ ۔ پروردگار ۔ خالق ۔
ع : بے وارثوں کا وارث و والی اللہ ہے

التجا ہونا ۔ (اد ۔ ر)
گزارش ، عرض ۔ دعا ۔ فریاد ۔
خواہش ۔ ہونا ۔
ع : ہے تجھ سے التجا یہی مجھ دل ملول کی

التماس قابل قبول نہ ہونا ۔ (اد)
درخواست ۔ قابلِ غور نہ ہونا ۔
ع : بس قابلِ قبول نہیں ہے یہ التماس

التماس دعا ۔ (اد ۔ روزمرّہ)
دعا کرنے کی التجا ۔ درخواست ۔
ع : کر لیجیے التماس دعا ہاتھ باندھ کر ۔

التماس کی ۔ (مؤنث) انیسؔ نے مؤنث نظم کیا ہے ۔
عرض کی ۔ گزارش کی ۔
ع : دونوں نے ہاتھ جوڑ کے تب کی یہ التماس ۔

التیام ۔ (ع ۔) ملا جلا ہونا ۔
ملا ہونا ۔
ع : پانی وہ جس کو کہتے کہ زہر التیام ہے

الٹ پلٹ ہونا ۔ (ہ ۔ مح) تہ و بالا ہونا ۔
ے یوں گھر الٹ پلٹ تھا ، امام حجاز کا
جس طرح ٹوٹ جاتا ہے لنگر جہاز کا

۲ ۔ دھڑکنا ۔ دھڑ دھڑانا ۔
ع : دل تھا الٹ پلٹ ، تو کلیجہ تھا بیقرار

الٹ دینا ۔ (اد ۔ مح)
تباہ کر دینا ۔ منقلب کر دینا ۔
تباہ کر دے ۔ منقلب کر دے ۔
ع : یا رب ! الٹ دے آج یہ سب عرصۂ قتال

اُلٹ کر گر پڑنا ۔ (ہ ۔ بول چال)
(الٹے ہو کر) سر کے بھل گر پڑنا
ع : گر پڑتے تھے گھوڑے بھی سواروں سے اُلٹ کر

الٹ کے گرنا ۔ (ہ ۔ روزمرّہ)
اوندھے گرنا ۔
ع : پیہم الٹ کے گرتے تھے تازی سے نیزہ باز

اُلٹنا ۔ (اُلٹ دینا) (ہ ۔ ر)
تہ و بالا کرنا ۔ درہم برہم کرنا ۔
ع : اُلیٹں بہادروں کی صفیں ، نام کر کے آئیں ۔

اُلجھانا ۔ (ہ ۔ ر)
لُبھانا ۔ اپنی طرف کھینچنا ۔ متوجہ کرنا ۔
ع : دل کو الجھاتے تھے سنبل کے وہ پُر خم گیسو

الحذر ۔ (فجائیہ)
اللہ کی پناہ
ع ۔ وہ لوں کہ الحذر ، وہ حرارت کہ الاماں
۲ ۔ اللہ بچائے ۔ اللہ محفوظ رکھے
ع : وہ رعب الاماں ، وہ تہوّر کہ الحذر
۳ ۔ توبہ ہے ۔
ع : تھرا کے خود اماں نے صدا دی کہ الحذر

الحق ۔ (ع ۔ کلمہ)
خدا گواہ ہے ۔ واقعی ۔ حقیقتاً
ع : اللہ شاہد ہے
ع : الحق تھے شیر بیشۂ ہیجا وہ صف شکن

الطاف ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ)
لطف کی جمع ۔ احسانات ۔
ع۔ صدقے ترے الطاف کے اے شیدا ابرار
۲۔ محبت، خلوص ۔ شفقت ۔
ع: اس پیار کے نثار، اس الطاف کے فدا ۔
۳۔ یہاں واحد مستعمل ہے ۔
ع: بے جا نہیں اس طفل پہ الطاف نبی کا ۔

الغیاث ۔ (ع ۔ کلمۂ فجائیہ)
امداد کو پہنچئے ۔
ع: الغیاث اے جگر و جان رسول مختار

الف ہونا ۔ (فوجی ۔ مح)
گھوڑوں کا پچھلے پیروں پر کھڑا ہو جانا ۔
ع: ٹوٹے علم، گرے جو الف ہو کے راہوار

الفاظ کا تیز ہونا ۔ (ار ۔ مح)
جوشیلے الفاظ ہونا ۔ جوشیلی تقریر ہونا ۔
ع: مصرعے ہوں صف آرا صفت لشکر جرار

الفت آل میں مرنا ۔ (ار)
آل محمد کی محبت میں جان دینا ۔
ع: الفت آل میں مریئے تو خوش اقبالی ہے

الفت اطفال ۔ (ف ۔ مر)
اولاد کی محبت ۔ آل اولاد کا دھیان
ع: نہ یاد وطن تھی، نہ انھیں الفت اطفال

الفت ٹپکنا ۔ (ع ۔ ہ ۔ مح)
محبت ظاہر ہونا ۔ اظہار محبت ہونا ۔
ع: الفت شاہ ٹپکتی ہے تری باتوں سے

الفت میں کاٹنا ۔ (ار ۔ مح)
محبت میں گزارنا ۔
سہارے سے بسر کرنا ۔
ع: اٹھارہ برس کاٹے ہیں الفت میں تمہاری

الفت ہونا ۔ (ار ۔ روزمرہ)
لگاؤ ہونا ۔
ع: الفت ہو نہ حیدر سے، نہ احمد سے تولا

الف کو دال کر دینا ۔ (ع ۔ مح)
ٹیڑھا کر دینا ۔ دوہرا کر دینا ۔
بیکار کر دینا ۔ خراب کر دینا ۔
ع: الف گرز کو کر دیتی تھی ہر ضرب میں دال

الف گرز ۔ (ف ۔ ا ۔ مذ ۔ ہتھیار)
سیدھا اور عمودی گرز ۔
ع: الف گرز کو کر دیتی تھی ہر ضرب میں دال

الف قط بن جانا ۔ (گھوڑا ۔ مح)، گھوڑے کا کھڑا ہو جانا، سیدھا ہو اگنا ۔ سامنے کی طرف بھاگنا
ع: الف قط کبھی بنا، کبھی پرکار بن گیا ۔

الگ سنا دو ۔ (ار ۔ بول چال)
تنہائی میں بات کہہ دو ۔
ع: پردہ ہے تو سنا دو الگ چل کے دل کا حال

الگ لے جا کے ۔ (ار ۔ بول چال)
تنہائی میں بلا کر ۔ الگ کونے میں لے جا کر ۔
ع: لے جا کے الگ بولیں، کہ بھائی کو نہ رلواؤ ۔

اللہ ۔ !
۱۔ پناہ ۔ بخدا
ع: دشمن کو بھی دکھائے نہ اللہ ایسا بیاہ
۲۔ اضطراب اور پریشانی ۔
ع: مشکل ہے سخت آنے مرے اللہ کیا کروں ۔
۳۔ اظہار زیادتی طاقت ۔
ع: اللہ رے دم ۔ لہو پہ لہو تیغ نے پیا ۔
۴۔ یادگار زمانہ ہونا ۔
ع: بے مثال ۔
اللہ ری جنگ شیر نیستان کربلا

۵ - حرص و ہوس سے توبہ کے لیے -
ع : اللہ ری پیری میں ہوس دنیا کی
۶ - کیا کہنا -
ع - اللہ رے بنیرہ مشکلکشا کی شان
۷ - اظہارِ شور و غل کے لیے -
ع : اللہ تلاطم افواجِ روسیاہ
۸ - سبحان اللہ - واہ واہ -
ع : اللہ ری شان، وہ رے حملہ جناب کا -
۹ - خدا محفوظ رکھے -
ع : تلوار چل رہی ہے کہ اللہ کی پناہ
۱۰ - دعائیہ -
ع : اللہ کی پناہ یہ تیوری اور ہیں -
۱۱ - پیارا - سجیلا -
ع : باتیں رجز سے کم نہیں، اللہ رے جواں -
۱۲ - محبت کی زیادتی کے لیے -
ع : اللہ، جاں کنی میں بھی بھائی کا دھیان ہے -
۱۳ - شکایتاً -
ع : اللہ تو نے آن کے اب لی مری خبر
۱۴ - اظہار انتہا کے لیے -
ع : اللہ رے دو آبۂ تیغ دو دم کی کاٹ -
۱۵ - تلاطم اور فریاد کی زیادتی -
ع : اللہ رے ماتم، کہ اڑاتی تھی زمیں خاک
۱۶ - سبحان اللہ - کیا کہنا محبت و پیار کا اظہار
ع : اللہ رے لطف و کرم سید والا -
۱۷ - واہ واہ - خوب بہ عجیب -
ع : اللہ، آپ ہم کو سمجھتے نہیں غیور -
۱۸ - توبہ - خدا کا خوف کرو -
ع : اللہ، اہل بیت پیمبر سے یہ عناد
۱۹ - خوبی کے اظہار کے لیے - اظہار بلندی کے مراتب
ع : اللہ رے اوج علم لشکر شاہی -

۲۰ - اوصاف کے اظہار کے لیے -
ع : اللہ رے صنع، قلم کاتبِ تقدیر
۲۱ - مجبوری و لاچاری کے اظہار کے لیے -
ع : اللہ، بہت دور گرے یاں سے علمدار
۲۲ - اظہار تردد کے لیے
ع : چلائے یہ کیا قہر ہوا، اے مرے اللہ
۲۳ - خطرے اور اندیشہ کے لیے - (دعائیہ)
ع : اللہ کرے خیر، مگر خیر نہیں ہے -
۲۴ - اظہار شدت کے لیے -
ع : اللہ ری ان بھائیوں کی گریہ و زاری -
۲۵ - اوہو - ہائے -
ع : اللہ رے ہیبت، رجز خوانی ہزبر
۲۶ - زیادتی کے لیے -
ع : اللہ ری تیزی، دم شمشیر شرربار
۲۷ - اظہارِ خوف و تردد کے لیے -
ع : تلوار چل رہی تھی کہ اللہ کی پناہ
۲۸ - اظہار ناراضگی کے لیے
ش : اللہ، یہ محبت فرزند، اور یہ پیار
تنہا ستم کی فوج میں ہے میرا گلعذار
۲۹ - اظہار خفگی، دہشت اور خوف میں -
س : رخصت نہ دیگی تو، اگر اس نورِ عین کو
کون اب بچائیگا، مرے بیکس حسین کو

اللہ اللہ -

۱ - کلمۂ استعجاب - اظہار انتہا کے لیے -
ع : خلد سے شیرِ خدا نکلے ہیں اللہ اللہ
۲ - کیا کہنا - سبحان اللہ
ع : اللہ اللہ حرمِ صفدر و غازی کا شعور
۳ - احسان الٰہی ہے - سبحان اللہ -
ع : حر پہ کیا فضل خدا ہو گیا - اللہ اللہ

۴۔ تعجب سے ۔ ہائیں ۔ ہائیں ۔
ع: اللہ اللہ، یہ اوصاف، یہ مدحِ شبیر
۵۔ برعکس ۔
ع: ایک دن وہ تھا اور ایک دن یہ ہے اللہ اللہ
۶۔ اللہ اکبر ۔ عبرت کے مقام پر
ع: خلد سے شیرِ خدا نکلے ہیں اللہ اللہ ۔
۷۔ حیرتناک انداز میں ۔۔ کیا کہنا ۔ سبحان اللہ
ع: حر یہ کیا فضلِ خدا ہو گیا ۔ اللہ اللہ
۸۔ اوہو ۔ کوئی حد نہیں ۔
ﮯ اقرب ہے رگِ جاں سے اور اس پہ یہ بُعد
اللہ اللہ کس قدر دور ہے، تو (رباعی)
۹۔ خدا کی شان ۔
ع: اللہ اللہ عجب فوج عجب غازی تھے
۱۰۔ کیا کہنا ۔
ع: اللہ اللہ اسد حق کے نواسوں کا جلال

اللہ پہ حق ان کا ہے ۔ (اد ۔ روزمرہ)
اللہ پہ حق ہونا ۔ ان لوگوں کی طرف اشارہ ہو ۔
جنھوں نے راہِ خدا میں ایسے ایسے نیک کام کیے
ہیں جن کی وجہ سے اللہ پر ان کا حق ہو گیا ہے ۔
ع: یہ وہ بندے ہیں کہ اللہ پہ حق جن کا ہے ۔

اللہ رے ۔ (اد ۔ ر)
خدا کی شان
ع: اللہ رے خزاں کے دن، اس باغ کی بہار
۲۔ (تحسین ۔ بے پناہ) ۔
ع: قاسم و اکبر و عباس کا اللہ رے جہاد

اللہ سے عشق کرنا ۔ (حمد)
ﮯ بشر کو چاہیے دنیا میں اس سے حسن و عشق
کہ جس نے خلق میں پیدا کیا حسینوں کو
(تغزل) (سلام)

اللہ کا حسینوں کو دوست رکھنا ۔
ﮯ ۔ بجا ہے، اس لیے اکبر سے تھا حسین کو عشق
کہ دوست رکھتا ہے اللہ بھی حسینوں کو
(سلام)

اللہ کا سایا ہونا ۔
فضلِ خدا ہونا ۔
ع: پنجہ یہ نہیں، سر پہ ہے اللہ کا سایا

اللہ کا غضب ۔
قہرِ الٰہی ۔
ع: اللہ کا غضب ہے، لڑائی حسین کی

اللہ کا ولی ۔
مراد: حضرت علی ۔
ع: یہ مصطفےٰ کی جان، وہ اللہ کا ولی ۔

اللہ کا ہاتھ ہونا ۔ (اد ۔ ح)
کنایہ: امام حسین
جس کو جو چاہیں دیدیں ۔
ع: آپ کا ہاتھ زمانے میں ہے اللہ کا ہاتھ

اللہ کو بھایا ۔ (اد ۔ روزمرہ)
اللہ کو پسند آیا ۔
ع: مرنا ترا اس دن کا ہے اللہ کو بھایا

اللہ کی پناہ ۔ (کلمۂ تعجبیہ)
خدا محفوظ رکھے ۔
ع: تلوار چل رہی تھی کہ اللہ کی پناہ
۲۔ توبہ ہے ۔
ع: روح الامیں پکارے کہ اللہ کی پناہ
۳۔ وہ رعب جتوں میں ہیں کہ اللہ کی پناہ
۴۔ بے پناہ ۔ انتہا سے زیادہ ۔ اللہ بچائے ۔
ع: تلوار چل رہی ہے کہ اللہ کی پناہ

اللہ کے پیارے ۔ (اد ۔ روزمرہ) مقرب بارگاہ ۔
ع: تکبیر کے شیدا تھے، وہ اللہ کے پیارے

۲- جس کا خدا چاہنے والا ہے
اللہ کے پیارے۔
ع: غل ہوا جنگ کو اللہ کے پیارے نکلے

اللہ کے حبیب۔
آنحضرت صلعم۔ حبیبِ خدا۔
ع: اللہ کے حبیب کے پیارے انھی میں تھے

اللہ نہ دکھائے۔ (عو۔ دعا)
خدا نہ کرے۔
ع: اللہ دکھائے نہ الم نورِ نظر کا

اللہ نے چاہا۔ (ار۔ روزمرّہ)
اگر اللہ کرے گا۔
ع: چاہا وہی مولا نے جو اللہ نے چاہا۔

اللہ ہی چاہے۔ (ار۔ روزمرہ)
اگر اللہ چاہے گا۔
اللہ پر ہی منحصر ہے۔
ع: اللہ ہی چاہے تو نہ حائل کوئی شے ہو

الم۔ (ع۔)
غم۔ رنج
ع: ماموں کی مصیبت کا الم چاہیے تم کو

الم سے فراغ ہونا۔ (ار۔ ب)
رنج و غم سے چھٹکارا پانا۔
چکا ع۔ سرکٹ گیا ہمیں تو الم سے فراغ ہے
(سر کٹ جانے کے بعد تمام تکلیف سے نجات مل گئی۔)

الم ہونا۔ (ار۔ ب)
علیحدگی کا رنج ہونا۔ غم ہونا۔
ع: گھر کا اب دھیان نہ بچوں کا الم ہے مجھ کو
۲- مصائب۔
ع: تھوڑے ہیں الم اور یہ غم کھانے نہ دو نگی

۳- غم۔ موت
ع: اللہ دکھائے نہ الم لختِ جگر کا۔
۴- صدمہ۔ رنج۔
ع: مضطر تھے علیؑ بنتِ پیمبر کے الم سے

الم فاقہ کشی۔ (ف۔ مر)
فاقوں کی تکالیف۔
ع: غربت، الم فاقہ کشی زردی رخسار

الوداع۔ (ع۔ کلمہ)
رخصت کرنے کے لیے بولا جاتا ہے
خدا حافظ
ع: لو الوداع، اے حرم پاک مصطفےٰ
۲- لو الوداع، جاتے ہیں اب قتل گاہ میں

الف۔م

امام۔ (ع۔ا۔ مذ)
تسبیح کے سرے پر ابتدا یا آخر میں ایک لمبا سا دانہ ہوتا ہے۔
ع: خوشنما کب ہے وہ تسبیح نہ ہو جس میں امام

امام ابنِ امام۔ (ف)
کنایہ: امام حسین
ع: اے محمدؐ کے جگر بند، امام ابنِ امام

امامِ ازلی۔ (ف۔ مر)
جو ہمیشہ سے امام ہو۔
ع: آقا مراد ہے، جو امامِ ازلی ہے

امامِ پاک۔ مراد: امام حسین۔
ع: پیرو امام پاک کے دانائے روزگار

امامِ حجاز۔ (فا۔ مر)
استعارہ: امام حسین۔
ع: اس طرح گھر لٹا تھا امامِ حجاز کا

امامِ دوجہاں ۔ (ف ۔ مرکّب) استعارہ:
امام حسین ۔
ع: پہنچے لاشے پہ امامِ دوجہاں وقت اخیر

امامِ دوسرا ۔ (ف ۔ مر)
سردارِ دوجہاں ۔ استعارہ: امام حسین
ع: وہ جاننے والے تھے امامِ دوسرا کے

امامِ دیں ۔
مراد: امام حسین ۔
ع: نکلو بلاکے بن سے کہیں یا امامِ دیں

امامِ زماں رہے ۔ (عور ۔ دعا)
مراد: امام حسین ۔
ع: جب تک زمیں رہے یہ امامِ زماں رہے ۔
۲ ۔ باندھے عمامے آئے امامِ زماں کے پاس

امامِ زمن ۔ (ف ۔ مر)
کنایہ: امام حسین ۔
ع: فرزند سے یہ کہہ کے امامِ زمن بڑھے
۲ ۔ اسواری غمخوارِ امامِ زمن آئی ۔

امامِ فلک وقار ۔
بڑے جاہ و مرتبہ والے امام
(اضافت تشبیہی)
کنایہ: امام حسین
ع: اٹھے یہ شور سُن کے امامِ فلک وقار

امامِ مدنی ۔ (ص ۔ نسبتی)
مدینہ کے امام ۔
مراد: امام حسین ۔
ع: لڑنا ہے مجھے آج امامِ مدنی سے

امامِ نامی ۔ مراد: امام حسین ۔
ے شہرہ ہر سو جو خوش کلامی کا ہے
باعث مدحِ امامِ نامی کا ہے (سلام)

امام ہونا ۔ (ار ۔ ص)
پیشوا ہونا ۔ راہبر ہونا ۔
ع: کیوں جا ہلو! امام تمھارا نہیں ہوں میں

آماں ۔ (ار)
مادر ۔ ماں
کنایہ، حضرت زینب (والدۂ عون و محمد)
ع: دل تھرتھرا رہے ہیں کہ آماں خفا نہ ہوں ۔
۲ ۔ اماں کی زندگی کا سہارا کدھر گیا؟

امان دینا ۔ (روزمرّہ)
پناہ دینا ۔ پوشیدہ کردینا ۔
ع: بیعت اگر کریں، تو اماں دو حسین کو

امان نہ ملنا ۔ (ار ۔ روزمرّہ)
بھاگنے کا راستہ نہ ملنا ۔ جائے امن نہ ملنا ۔
ع: ملتی نہ تھی اماں سپہ تیرہ بخت کو

امانت ہونا ۔ (ار ۔ مح)
خدا کا دیا ہوا ہونا ۔ حفاظت میں ہونا ۔
خدا کی ملکیت ہونا ۔
ع: میرا نہیں، یہ سر تو امانت خدا کی ہے ۔

اُمّت (ع م)
۱ ۔ امت تو ہے بیٹوں سے زیادہ مجھے پیاری
۲ ۔ رحم آتا ہے، امت ہے یہ محبوبِ خدا کی

امر و نواہی ۔ (ص ۔ دینیات) حرام و حلال
وہ احکامات جن کی شرعاً اجازت یا ممانعت ہو ۔
ع: ہیں علم شریعت کے ہمیں امر و نواہی

املاک و زراعت ۔ (ار ۔ ر)
کھیتی باڑی اور مال و اسباب جو ملکیت میں ہو
ع: یاں کی املاک و زراعت کا ہو کیا مجھ کو خیال

اُمّ البنین ۔ (ع ۔ ا ۔ مو) دیکھیے، تلمیح
ع: امّ البنین بیٹھتی، روضے پہ جائیگی ۔

اُمَم ۔ (ع ۔ جمع)
اُمتیں ۔ امت کی جمع ۔
ع: کہتے تھے اہل ظلم، کہ یا سید اُمم

اُمنڈنا ۔ (ہ ۔ ر)
چاروں طرف سے گھر آنا ۔ ہجوم کرنا ۔ اُبل آنا ۔
ع: اُنڈا تھا ۔ سمندر کی طرح لشکر کفار
۲ ۔ اُنڈا زمیں پہ ظلم کا دریائے بیکراں
۳ ۔ اُبلنا ۔ جوش کھانا ۔
بھر آنا ۔
ع: انڈا یہ دل کہ چشم کے ساغر چھلک پڑے ۔ (تغزل)

امن کا امان مانگنا ۔ (صنعت ایہام)
افراتفری کے سبب امن مفقود ہو جانا ۔
ع: خود امن نے گھبرا کے اماں مانگو پکارا ۔

امن کا گوشہ ۔ (ار ۔ ب)
جائے امن ۔ امان کی جگہ ۔
ع: کس طرح چھپیں، امن کا گوشہ تو ہے نایاب

امن نہ ہونا ۔ (ار ۔ ب)
بچاؤ نہ ہونا ۔ بچاؤ کرنا ۔ بس سے باہر ہونا ۔
ع: کچھ امن نہ تھا خود وزرہ سے تن دسر کو

اُمنگ ۔ (ہ ۔ ص)
ولولہ ۔ جوش ۔ جذبات ۔
ع: ہے بہت شمر و عمر سے مجھے لڑنے کی امنگ
(عمر سعد مراد ہے)
۲ ۔ خواہش ۔ حسرت
ع: ولولہ صف کے الٹنے کا لڑائی کی امنگ

اُمید بر آنا ۔ (ار ۔ بول چال)
حسرت و تمنا پوری ہو جانا ۔
ع:
اُمید بر آئی مرا حاصل ہوا مطلب

امید بر نہ آنا ۔ (ار ۔ بول چال)
امید پوری نہ ہونا ۔
ع: میری اُمید، کچھ نہ بر آئی ہزار حیف

اُمید پہ آنا ۔ (ار ۔ رج)
کوئی آسرا لگا کر حاضر ہونا ۔
کسی سہارے کے ساتھ آنا ۔
ع: میں بھی اسی دولت کی ہوں امید پہ آیا ۔

اُمید ہونا ۔ (ار ۔ رج) یقین کے معنی میں نظم کیا ہے ۔
یقین ہونا ۔ (فتح کا)
ع: اُمید اُدھر تھی، یاس کا عالم تھا اس طرف
۲ ۔ (روزمرہ)
سہارا ہونا ۔
ع: اس مجرم کی گنہگار کی اُمید ہیں یہ

امیر عرب ۔ (ف ا م)
کنایہ: حضرت علی ۔
ع: گویا پئے جہاد امیر عرب بڑھے
۲ ۔ بیشک تھا ان کا ہاتھ امیر عرب کا ہاتھ
۳ ۔ (حضرت علی کے بیٹے ۔ علمدار ۔) (استعارہ)
ع: غل پڑ گیا، بھاگو کہ امیر عرب آئے

امین ہونا ۔ (ار ۔ ص)
ایمانداری سے کوئی شے رکھنا ۔
امانت دار ہونا ۔
ع: اسرار الٰہی کے امیں ہیں تو ہمیں ہیں

الف ۔ ن

اِن ۔ (ضمیر اشارہ متکلم ۔)
میرے ۔
ع: ان ہاتھوں کی قوت سے ابھی تو نہیں آگاہ ۔
یعنی میرے ہاتھوں کی طاقت ابھی تو نے نہیں دیکھی ہو ۔

ان سے ہم سمجھ لیں گے۔ (ار۔ ح)

ان کو ہم جواب دے لیں گے۔
ان سے ہم نپٹ لیں گے۔

ع: لو گھر میں جاؤ "خیر سمجھ لیں گے ان سے ہم

اُن (صیغہ جمع غائب)

شوہر کے لیے۔

ع: ایک ان کے بدلے آپ کے قدموں پہ ہوں نثار

ان کے لیے ہونا۔ (ار۔ ب)

مخصوص ہونا۔ لازم و ملزوم ہونا۔

س کس نے پایا وہ، جو تھا جاہ و حشم ان کے لیے
یہ علم کے لیے تھے اور علم ان کے لیے

ان کے ہوتے۔ (ار۔)

جب کہ یہ موجود ہیں۔

ع: آپ ان کے ہوتے کس لیے میداں میں جاتے ہیں

اَنام (ع۔ ص)

بزرگ۔ بڑے جید۔

ع: روتے ہوئے حرم میں گئے قبلۂ انام۔

اَنامِل۔ (ع۔۔ جمع)

انگلیاں۔

ع: روشن گر مصابح انامل ہیں یہ ناخن

انبار دو دستہ نظر آنا۔ (فوجی۔ ح)

دونوں طرف (داہنے بائیں)
ڈھیر ہی ڈھیر ہونا۔

ع: انبار تن دسر کے دو دستہ نظر آئے۔

انبوہِ کثیر۔ (ف۔ مرکب)

بے شمار فوج۔
ایک ہجوم عام۔

ع: ہیے حربوں کو بڑھا فوج کا انبوہ کثیر

انبوہ ہونا۔ (ار۔)

۱۔ ہجوم ہونا۔
۲۔ یلغار ہونا۔

ع: انبوہ ہے بڑھی چلی آتی ہے فوجِ شام

انتخاب۔ (ع)

چنا ہوا۔ نکھر ہوا۔ صاف ستھرا۔

ع: نکتہ بھی منہ سے گر کوئی نکلا تو انتخاب

انتقام لینا۔ (ار۔ بول چال)

بدلہ لینا۔

ع: عمو کے خوں کا لیں گے لعینوں سے انتقام

انتہا نہ رکھنا۔ (ار۔ بول چال)

کوئی حد نہ ہونا۔ بے حد ہونا۔

ع: یہ ظلم وہ ہیں کہ جو انتہا نہیں رکھتے

انتہا نہ ہونا۔ (ار۔ روزمرہ)

بے انتہا ہونا۔ بہت زیادہ ہونا۔

ع: سوکھے تھے ہونٹ پیاس کی کچھ انتہا نہ تھی (سلام)

انجام بخیر ہونا۔ (ار۔ بول چال)

نتیجہ اچھا ہونا۔ نیک انجام ہونا۔

ع: فتنۂ شر سے بچا، ہو گیا انجام بخیر

انجام نیک کرنا۔ (مح)

نتیجہ اچھا ہونا۔
نیک انجام کرنا۔ آخرت اچھی ہونا۔

ع: اے خوش احوال، خدا سب کا کرے نیک انجام

انجام نیک ہونا۔ (ار۔ مح) جو کی طرف اشارہ ہو۔

آخر، اچھا ہونا۔ نتیجہ اچھا ہونا

ع: پاک طینت تو انجام بھی کیا نیک ہوا۔

انجام یہی تھا۔ (ار۔ بول چال)

عہد شباب کی آمد، موت کا بہانہ بن گئی۔

ع: آغاز خط سبز کا انجام یہی تھا۔

انجم ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ ۔ جمع)
۔ نجم ۔ ستارے ۔
ع : اشکوں کی طرح آنکھ سے گر جاتے ہیں انجم

انجم کر دینا ۔ (ار ۔ مح)
بارونق کر دینا ۔
حقیر چیز کو اعلیٰ وارفع قدر بنا دینا ۔
ع : ماہ کو مہر کروں، ذرّے کو انجم کر دوں ۔

انجیل ۔ (دیکھیے، تلمیح)
حضرت عیسیٰ پر نازل ہونے والی آسمانی کتاب ۔
ع : توریت اور انجیل میں قصّہ ہے ہمارا ۔

انداز اور ہونا ۔ (ار ۔ بول چال)
طریقہ جداگانہ ہونا ۔
ع : آہو کا اور شیر کا انداز اور ہے ۔

اندازِ تکلم ۔ (ار ۔ بول چال ۔)
بیان کا اسلوب اور طریقہ ۔
شاعری کا اسلوب ۔
طریقۂ بیان ۔
ع : آگاہ کر اندازِ تکلّم سے بیاں کو ۔
۲ ۔ گفتگو کا طریقہ ۔ (ربونی سکھادوں)
ع : گنگ کو ماہرِ اندازِ تکلم کر دوں

اندازِ فغاں ۔ (ف ۔ مر)
۱ ۔ سوز اور فریاد کی لَے ۔
۲ ۔ رونے رلانے کا طریقہ ۔
ع : اندازِ فغاں، مجھ سے فغانی سیکھے ۔ تغزّل
(فغانی) ۱ ۔ فارسی کے مشہور شاعر کی طرف اشارہ ہے
۲ ۔ نالہ و فریاد کرنے والا ۔

انداز یاد ہونا ۔ (ار ۔ ب)
طریقہ آنا ۔ طریقہ جاننا ۔ ڈھنگ جاننا ۔
ع : بے جنگ یداللہ کا انداز مجھے یاد ۔

اندام میں آنا ۔ (ار ۔ ب)
جسم پر درست و چست ہونا ۔
ع : پہنی جو زرہ جامہ کو اندام میں آئے ۔ دیکھیے عرضۂ کارزار

اندوہ و جدائی ۔ (ف ۔ مر)
غمِ ہجراں ۔ علیحدگی اور جدائی کا غم ۔
ع : مجھ سے نہ سہا جائیگا، اندوہ جدائی ۔ تغزل

اندوہ و بلا کاٹنا ۔ (ار ۔ مح)
مصیبت وغم کا وقت گزار لینا ۔
ے یہ منزلِ اندوہ و بلا کاٹ کے مرتے
گر منع نہ ہوتا تو گلا کاٹ کے مرتے (صنعتِ تجنیس)

اندھیر ہونا ۔ (ہ ۔ مح)
ناانصافی اور ظلم کا دور دورہ ہونا ۔ جھوٹ کا بازار گرم ہونا ۔
ع : اندھیر یہ ہے چاند بتاتے ہیں صدف کو
۲ ۔ دنیا غمِ نوشاہ میں اندھیر ہوئی ہے ۔
۳ ۔ اندھیر زمانہ ہوا، بانو کی نظر میں

اندھیرا چھانا ۔ (ہ ۔ مح)
آنکھوں سے کچھ نظر نہ آنا ۔
چکرا جانا ۔
ع : بس، یک بیک جہاں میں اندھیرا چھا گیا

اندھیرے کا چاند ۔ تاریکی میں راہ دکھانے والا ۔
کالی زلفوں میں روشن و منوّر چہرہ سے، کنایہ کیا ہو ۔
ع : زیبا ہے اس کو کہیے اندھیرے کا چاند اگر (تغزل)

اندھیرے کا چاند ۔ (ہ ۔ مح)
آنکھوں کا نور ہونا ۔
کنایہ : بیٹا ۔ سبب روشنیٔ قلب
ے چہرے کے نور سے شبِ مہتاب ماند ہے
خالق گواہ ہے کہ اندھیرے کا چاند ہے

اندیشہ ۔ (ف) فکر و پریشانی ۔
ع : اندیشۂ فردا سحر و شام کیا

انس ۔ (ع)

انسان ۔

ع : جن و ملک ہیں، انس ہیں، غلمان و حور ہیں

انسان ہونا ۔ (ار ۔ روزمرّہ)

آدمی نژاد ہونا ۔

آدم نژاد ہونا ۔

ع : تھا شور کہ انساں ہے کہ یہ نور کی تصویر

۲ ۔ حالاتِ زمانہ سے متاثر ہونا انسان کی فطرت میں ہے ۔

ع : انساں ہوں کلیجہ مرا پتھر نہیں بھائی ۔

انس و جان ۔ (ع ۔ ف ۔ مر)

انسان اور جنّات ۔

ع : رتی پہ تھرتھرائے گرے شاہ دانس و جان

انصار ۔ (ع ۔ جمع)

دوست ۔ مددگار ۔

ع : ایسے نہ پیمبر کو ملے، یاور و انصار

انصاف کرنا ۔ (ار ۔ بول چال)

عدل کرنا ۔ حقیقت میں جو ہونا چاہیے، وہ کرنا ۔

ع : انصاف آپ کیجئے، یا سرورِ عرب !۔

انعام بانٹنا ۔ (ار ۔ مذ)

خوش ہو کر ۔ بخشش کرنا ۔

ع : انعام بانٹتا تھا ہر اک کو عمر اُدھر (عمرِ سعد)

انفراغ ہونا ۔ (ار ۔ ب)

فراغت پایا ۔ مہلت ملنا ۔

ع : ماتم سے بھانجوں کے ہوا تھا نہ انفراغ

انقلاب چاہنا ۔ (ار ۔ مع)

نظامِ عالم کو درہم و برہم کرنے کی خواہش ۔

ع : چاہوں جو انقلاب تو دنیا تباہ ہو ۔

انکھڑیاں ۔ (ہ ۔ ا ۔ مو ۔ جمع)

پیار میں کہتے ہیں ۔

رسیلی آنکھیں ۔

پیاری پیاری آنکھیں ۔

ع : غصّے میں انکھڑیوں کے اُبلنے کو دیکھیے

انکھڑیاں اُبلنا ۔ (ہ ۔ مع)

آنکھوں کے ڈھیلے چمکنے لگنا ۔ (دیکھیے انکھڑیاں ۔)

آنکھیں ڈراونی ہو جانا ۔

انگارہ ۔ (ہ ۔ ا ۔ مذ)

استعارہ :

ع : انگارے تھے حباب، تو پانی شرر فشاں

انگارے حباب ہونا ۔ (استعارہ)

پانی کے بلبلے آگ کے انگاروں کی طرح گرم ہونا ۔

انگاروں کو حبابوں سے استعارہ کیا ہے ۔

ع : انگارے تھے حباب، تو پانی شرر فشاں

انگڑائی لینا ۔ (ار ۔ روزمرّہ)

۱ ۔ موت کے وقت، تکلیفِ قبضِ روح کے سبب آدمی انگڑائی لیتا ہے ۔

۲ ۔ زندگی کی آخری سانس نکلتے ہوئے انگڑائی لینا ۔ اس کو موت کی انگڑائی کہتے ہیں ۔

ع : کہہ کے یہ گود میں شبیر کی، لی انگڑائی ۔

۲ ۔ جسم کے اعضا سے مجبوری ظاہر ہونا ۔ ضبط کرنے کی نشانی ۔

ع : انگڑائیاں لے لے کے یہی کہتے تھے ہر بار

۳ ۔ غصّے کو مجبوراً ضبط کرنے سے انگڑائی آ جاتی ہے ۔

ع : انگڑائیاں جو لیتے ہیں سینوں کو تان کے

انگشت دانتوں میں رکھ کے ۔ (ار ۔ ب)

دانتوں میں انگلی رکھنا ۔

عموماً دانتوں میں انگلی رکھنا، مستعمل ہے۔
ایسے وقت بولتے ہیں جب کسی بات کو چھپانا یا کسی بچے کو ڈرانا مقصود ہوتا ہے۔
ع: انگشت رکھ کے دانتوں میں، ماں نے کہا کہ، ہا!

انگشت ملانا۔ (ار۔ مح)
انگلیاں ملانا۔ پنجہ ملانا۔ ہاتھ ملانا۔ پنجہ کرنا۔
ع: انگشت ملائے تو پھرے سام کا بچہ

انگشت نما ہونا۔ (ار۔ مقولہ)
۱۔ ہر ایک کی نظر میں بے عزّت ہونا۔
۲۔ کامل ہونا۔ ۳۔ مشہور ہونا۔
۴۔ اعتراض کا نشانہ بننا۔
۵۔ قابل ذکر ہونا۔
۶۔ نگاہوں میں آجانا۔
ع: سب میں ہو جائیگا انگشت نما شکل ہلال
(یہ تشبیہ کسی دوسرے شاعر کے کلام میں میری نظر سے نہیں گزری)

انگشتر۔ (ف۔ ا۔ مو)
انگوٹھی۔
ع: میں ہوں انگشترِ پیغمبر خاتم کا نگیں۔

انگلی کے اشارہ سے قمر کو ٹکڑے کرنا۔
(تلمیح) (معجزہ)
ع: ٹکڑے کریں انگلی کے اشارہ سے قمر کو

انگوٹھا دہن میں ہونا۔ (ار۔ بول چال)
بچے عام طور پر انگوٹھا چوستے رہتے ہیں۔
ــہ بچہ پڑا ہے ایک سادہ سا خاک پر . . . . .
بالچھوں میں سب ہے دودھ، انگوٹھا دہن میں ہو

انھیں۔ (ضمیر اشارہ بہ پے، میری۔
ع: ۲۔ دیکھا ہے محمد کا انھیں آنکھوں نے دیدار

۲۔ (خصوصیت کے لیے) خاص طور پر
ع: انھیں چھینٹوں سے تو بیہوش کو ہوش آتا ہو۔

اَنی۔ (ہ۔ ا۔ مو)
برچھی کی نوک۔ بھال
دیکھیے تصویر ۹
ع: ۱۔ کہیں برچھی کی اَنی تھی تو کہیں تیر کی بھال
۲۔ واں تو نیزے کی اَنی پشت سے باہر نکلی

الف۔ و

او۔ (عم۔ کلمہ ندائیہ)
ارے۔ اے۔
۱۔ اِسفلوں سے ہو محبّت تجھے او سِفلہ مزاج
۲۔ دشمن پہ حرام ان کے ہوا او نمک حرام دغا دار
۳۔ کچھ حاکم فاسق کی حقیقت نہیں او شوم
۴۔ حرکار او کو زبان بند کر او نا ہموار

اوبچی۔ (ف۔ ا۔ مذ)
۱۔ از سر تا پا ہتھیار بند سپاہی
۲۔ بانکا سپاہی۔ دیکھیے تصویر ۳
ع: جو اوبچی دوچار ہوا، صاف چار تھا

اوپر کے دم بھرنا۔ (ار۔ مح)
سانس کا سینے کے نیچے نہ جانا۔
آخری وقت کی سانس لینا۔
ع: اوپر کے دم اس شیر کو بھرتے ہوئے دیکھا

اَوج۔ (فذ)
بلندی۔ عزّت و توقیر۔
ع: معبود کو خود اوج ہے منظور ہمارا

اَوج ثریّا۔ (ف۔ مر)
ثریا ستاروں کی بلندی۔
ع: گہ تحت ثریّا، اوج ثریا پہ کبھی ہیں۔

اَوج پانا ۔ (اد ۔ مع)
ترقی پانا ۔ عہدہ ملنا ۔
سے ۔ کسی سردار نے یہ اَوج نہ پایا ہو گا ۔
دار طوبیٰ کا مرے فرق پہ سایا ہو گا
اَوج پر پرواز دکھانا ۔ (اد ۔ مع)
پرواز اور اڑان کا مظاہرہ کرنا ۔
ع : بیتزاک نے اَوج پر پرواز دکھایا
اَوج شرف ۔ (ف ۔ مر)
باعزّت ۔ باوقار
ع : گویا ہمائے اَوج شرف چار سو اڑا
اَوج ملنا ۔ (اد ۔ مع)
عزّت و توقیر ملنا ۔
فتح پانا ۔ بلندی پانا ۔
ع : اس معرکہ میں تیغ بہادر کو ملا اَوج
اوج موج ہونا ۔ (اد ۔ مع)
۱ ۔ دور دورہ ہونا ۔ خوش حالی ۔
۲ ۔ بلند اقبالی ہونا ۔
ع : دریائے نورِ حق کا فقط اَوج موج تھا ۔
اوج و اقبال ۔ (اد)
شرف و بلندی ۔ عزّ و شرف ۔
ع : اَوج و اقبال و حشم فوج خدا میں پایا ۔
اَوج ہو جانا ۔ (ع ۔ ص)
۱ ۔ فتح ہو جانا ۔ بلندی ہاتھ آ جانا ۔
۲ ۔ دور دورہ ہو جانا ۔
ع : ڈھالوں کا دَور ، برچھیوں کا اَوج ہو گیا ۔
اَوج ہونا ۔ (اد ۔ روزمرّہ)
بلندی و عزّت پانا ۔
ع :
سب پست تھے زمیں کے ستاروں کا اَوج تھا ۔

اوجھڑ ۔ (ہ ۔ فوجی ۔ اص)
اپنی سپر اپنے مخالف پہلوان کے پہلو پر مار کر گھوڑے سے گرا دینا ۔
ع : اوجھڑ سپر کی جو اٹھالے سرِ غرور
اوجھڑ مارنا ۔ (ہ ۔ مع)
پہلوان کا حریف کو سپر سے دھکا دیکر گرا دینا ۔
ع : اوجھڑ لگی کہ ہوش اڑے خود پسند کے
اُودے ہونا ۔ (اد ۔ روزمرّہ)
خشک ہونا ۔
شدّتِ پیاس سے ہونٹ خشک ہو جاتے ہیں ۔
ع ۔ اُودے ہوئے جاتے تھے لبِ لعل یہ تھی پیاس
۲ ۔ بے آبی سے اُودے تھے لبِ لعل گہربار
۳ ۔ اودے ہیں لبِ لعل ، یہ ہے تشنہ دہانی
اُودے ۔ ہلکے جامنی رنگ کے ۔
اور ۔ دوسری بات ۔ اس کے علاوہ ۔ مزید
ع : جھک کر پکارے شاہ ، کہ بھیّا کہو کچھ اور
۲ ۔ ناموافق ۔ ناساز گار ۔ مخالف ۔
ع : راحت کے دن گزر گئے ، یہ فصل اور ہے ۔
۳ ۔ نیا ۔ جدید ۔ تازہ ۔
ع : اے شمس و قمر ، اور قمر ہوتا ہے پیدا
۴ ۔ دوبارہ ۔
ع : بعد اپنے یہ لوٹا ہوا گھر اور لٹے گا ۔
۵ ۔ لیکن ۔ مگر ۔
ع : اڑ گیا طائرِ جان اور نہ آواز آئی
۶ ۔ مقابلہ کے لیے ۔
ع : کوفہ کا در ہے ، اور یہ کمزور ہاتھ ہیں
۷ علاوہ ۔
ع : گیتی میں اور بھی کوئی ایسا دلیر ہے

۸۔ ۱۔ بگڑے ہوئے۔ ۲۔ بدلے ہو۔
ع: اس وقت دیکھتی ہوں، کہ تیوری اور ہیں۔
۹۔ مگر، جب کہ، صرف۔
ع: سب تھی ہما کی تیز پری آور پر نہ تھے
۱۰۔ جیسے۔ ایسے
ع: ہم آور خوفِ جاں سے لڑائی کو چھوڑ دیں۔
۱۱۔ اگر۔ دوسرا۔
ع: کچھ اور نہیں، رختِ کہن لا کے پہنا دو۔
۱۲۔ دوسرا۔ اس کے علاوہ
ع: میرا تو کوئی اور برادر بھی نہیں ہے۔
۱۳۔ عجیب و غریب۔ (خوبی کے واسطے)
ع: وہ چاند سے رخ اور وہ نورانی عبائیں۔
۱۴۔ تعجب کے لیے۔
ـہ تھا باپ ترا احمدِ مرسل کا نمک خوار
اور ان کے نواسہ پہ ہے تو کھینچتا تلوار
۱۵۔ تھامنا۔ وابستہ ہونا۔
ع: دامان حسین اور ترا ہاتھ ہے بھائی
۱۶۔ پھر اس کے بعد۔
ـہ عباس کو حضرت نے کیا پیار بلا کر
اور کاندھے پہ رکھا علمِ شافعِ محشر
۱۷۔ آگے کو۔ مزید۔
ـہ کچھ آور کہا چاہتا تھا وہ کہ قضا را
نیزہ کسی نے سینۂ بے کینہ پہ مارا
۱۸۔ ان کے علاوہ بھی۔
ع: اور تین تھے لختِ جگر سید ذیجاہ
۱۹۔ الڑھ پن، حجابِ حیا اظہار کے لیے:
ع: بچپن کے سن بھی اور ہی ہوتے ہیں اے جناب
۲۰۔ پہلے سے زیادہ
ع: اور بالیدہ ہوا سن کے یہ مژدہ وہ شرر بر

۲۱۔ اس کے علاوہ۔
ع: سہل کر دیں اسے، گر اور کوئی ہو مشکل
۲۲۔ دگرگوں۔ بگڑے ہوئے۔
ع: دو تین دن سے اور ہیں کچھ تیوروں کے طور
۲۳۔ اس پر طرہ یہ کہ۔
ـہ غنچہ سے زیادہ دہن تنگ ہیں خوشبو
اور وردِ زباں ذکرِ صفاتِ شہِ خوشخو
۲۴۔ بدلے اور مقابلے کے لیے۔
ـہ شبیر کے کام آؤں تو دل شاد ہو میرا
وہ گھر تو لٹے اور گھر آباد ہو میرا
۲۵۔ فوراً۔ ساتھ ہی۔
ـہ چلا اسے ماریں، کہ لگی فرق پہ تلوار
آور ظلم کی برچھی بھی کلیجہ کے ہوئی پار
۲۶۔ ہونا۔ واقع ہونا۔
ـہ چھاتی بھی چھنی تیروں سے اور فرق دو پارا
رگ رگ جو کٹی پھر نہ رہا ضبط کا یارا
۲۷۔ ان سب کے بعد۔ اب۔
ع: تھوڑے ہیں الم، آور یہ غم کھانے نہ دونگی
۲۸۔ فوراً۔ اسی وقت
ـہ عباس نے کی عرض کہ دریا نہیں کچھ دور
مشکیزہ بھرا اور پھرے خرم و مسرور
۲۹۔ زیادہ۔
ع: پانی جو بہا آور بھی حالت ہوئی تغیر
۳۰۔ دوسرے۔ پرائے۔ غیر
ع: مالک اب آور ہو گئے کوئی نہ ہوئے ہم
۳۱۔ اس کے۔
ع: آور آگے مری جان جو اللہ کو منظور
۳۲۔ کہیں بہتر۔ افضل۔
ع: مہتاب سے رخوں کی صفا اور ہوگئی۔

۳۳۔ مقابلے کے لیے۔ اوپر۔ پر

ع: بھالے وہ اور پہلوئے شبیر ہائے ہائے

۳۴۔ مگر۔ کیا ایسا ممکن ہے؟

ع: قاسم تو ہوں فردوس میں اور ہم ہوں جہاں میں

۳۵۔ کوئی۔ دوسرا۔

ع: جز غمِ آلِ عبا، کچھ اور غم رکھتے نہیں

(رباعی)

۳۶۔ اضافہ ہونا۔ زیادتی۔

ع: اور دم بڑھتا تھا، بیتی تھی جو ادا کا ہو۔

۳۷۔ بدلے ہوئے بے قابو ہونا۔

ے وہ خوش مزاجیاں، نہ وہ باتوں کے طور ہیں
اس وقت دیکھتی ہوں، کہ تیوری اور ہیں

۳۸۔ ساتھ ہی۔

ع: اور جوڑ کے ہاتھوں کو یہ کی عرض کہ یا شاہ

اور اور۔

۱۔ الگ الگ۔

ع: یہ وقت اور کچھ ہے، وہ ہنگام تھا کچھ اور

۲۔ برعکس۔ برے۔ بدلے ہوئے

ع: تیور ہی ان کے اور ارادے ہی اور ہیں۔

۳۔ نئے نئے۔

ع: اب شور ہے ہیں اور تصور ہیں اور اور

۴۔ متغیر۔ بگڑا ہوا۔

ع: پہلے کچھ اور ہی جلوہ تھا، پر اب اور ہی طور

۵۔ الگ الگ۔ جداگانہ۔

ے آہو کا اور شیر کا انداز اور ہے
حقا کہ سحر اور ہے، اعجاز اور ہے

اوروں۔

۱۔ سب نے

ع: اوروں نے تو سرے کے بڑا مرتبہ پایا

۲۔ مقابلے کے لیے۔

ع: آپ کو کم دیکھ کر، اوروں کو برتر دیکھ کر

۳۔ دوسروں کا۔

ع: اوروں کا ذکر کیا، تمھیں میری خبر نہیں

۴۔ غیروں کی۔

ع: اوروں کی پرورش ہے ہمارا نہیں خیال

اور ہو جانا۔ (صنعتِ حسنِ تعلیل)

زیادہ ہو جانا۔ بڑھ جانا۔

ع: مٹی سے آئینوں پہ جلا اور ہو گئی

۲۔ مزید۔ بڑھ جانا۔

استعارہ: سر پر ڈالے ہونا۔

ع: اوڑھے ہوئے اک سبز ردا حور کھڑی تھی

اوس۔ (ہ۔ ا۔ مو)

شبنم۔

ع: اوس نے فرشِ زمرد پہ بچھائے تھے گہر

اوصاف۔ (ع۔ ص۔ جمع)

وصف کی جمع۔ صفات

ع: اللہ اللہ، یہ اوصاف، یہ مدحِ شبیر؟

اولاد ایسی پیاری ہونا۔ (عو۔ مسہ۔ بول چال)

مقابلے کے لیے۔

بال بچے بہت پیارے

ع: ایسی مری اولاد سے، پیاری ہوئی اولاد

اولاد پیاری ہونا۔ (عو۔ واحد۔ روزمرہ)

اولاد اچھی معلوم ہونا۔

اچھی لگنا۔

ع: اولاد بھی پیاری ہے تو حضرت ہی کے دم تک

اولادِ فاطمہ (ف۔ واحد)

خاندانِ فاطمہ۔

ع: اولادِ فاطمہ نہ بچے، جانور بچیں

اولوالعزم۔ (ع ۔ ص)
اعلیٰ اور بلند ارادوں والے ۔
انتہائی صبر کرنے والے ۔
ع : بچپن یہ خادمان اولوالعزم کے نہ جا ۔
۲ ۔ حضرت سے اولوالعزم زمانے میں کہاں ہیں ۔

الف ۔ ہ

اہتمام ۔ (ع ۔ اِ ۔ مذ)
انتظاری ۔ عزم
ع : اب اہتمام چاہیے امت کے کام میں ۔

اہتمام ہونا ۔ (اِر ۔ ع)
فوجی پہرہ ہونا ۔ دیکھ بھال ہونا ۔
ع : ناکوں پہ چوکیاں تھیں، جزیروں پہ اہتمام

اہلِ بیت محمدؐ ۔
آنحضرت صلعم کے گھر والے
ع : برپا ہے اہلِ بیت محمدؐ میں شور و شین

اہلِ جفا ۔ (ف ۔ مر)
ظالم ۔ جور و جفا کرنے والے
ع : لکھا ہے کہ کثرت ہوئی یہ اہلِ جفا کی

اہلِ حرم ۔ (ف ۔ مر)
اہلِ بیت ۔
گھر کی عورتیں ۔ گھر والیاں ۔
واحد اور جمع دونوں صورتوں میں مستعمل ہے ۔
ع : بکھرا کے بال، اہلِ حرم پیٹنے لگے

اہلِ خطا ۔ (ف ۔ مر)
۱ ۔ گنہ گار ۔
۲ ۔ کنایتہً ۔ وہ تیر چلانے والا جس کا تیر نشانے پر نہ بیٹھے ۔
ع : دور سے اہلِ خطا تیر جو برساتے تھے

اہلِ درد ۔ (ف ۔ ص)
دردمند ۔
تکلیف و درد کو سمجھنے والا ۔
(واحد و جمع)
ع : از بسکہ دردمند تھا بیتاب ہو گیا

اہلِ شر ۔ (ف ۔ ص)
شریر ۔ فسادی ۔
(واحد و جمع)
ع : سر پیٹنے کی جا ہے کہ ہنستے تھے اہلِ شر

اہلِ شعور ۔ (ف ۔ ص)
سمجھنے والے ۔ ادراک والے ۔
نکتہ داں ۔ (واحد و جمع)
ع : وہ مرقع ہو کہ دیکھیں اُسے گر اہلِ شعور

اہلِ ضلال ۔ (ف ۔ مر)
گمراہ لوگ ۔ گمراہی
(واحد و جمع)
ع : راہیں ہر سمت سے لاکے ہوئے ہیں اہلِ ضلال

اہلِ ظلم ۔ (ف ۔ مر)
ظلم کرنے والے ۔ ظالم ۔
(واحد و جمع)
ع : کہتے تھے اہلِ ظلم، کہ یا سیدِ اُمم

اہلِ نظر ۔ (ف ۔ واحد و جمع)
پرکھنے والے ۔ نظر رکھنے والے ۔
ع : اے اہلِ نظر! لائق اوصاف گلا ہے

اہلِ وفا ۔ (ف ۔ ص ۔ واحد و جمع)
وفادار ۔ وفا والے
ع : آگاہ دل اہلِ وفا، اہلِ یقیں تھے

اہلِ مروّت ۔ (ف ۔ ص) مروّت والا ۔ (واحد و جمع)
ع : کیا اہلِ مروّت پسرِ شاہِ نجف ہے

اہلِ ولا ۔ (ف ۔ مر)
مخلص، محبت اور دوستی رکھنے والے ۔
(واحد و جمع)
ع: صحبت اہلِ ولا دل کو جلا کرتی ہے ۔

اہلِ یقین ۔ (ص ۔ تصوف)
وہ لوگ جن کو وحدت الوجود کا یقین کامل ہوتا ہے ۔
ع: آگاہ دل واہلِ وفا، اہلِ یقیں تھے ۔

الف ۔ ی

اے جناب ۔ (ار ۔ روزمرہ)
ع: بچپن کے سن وہ اور ہی ہوتے ہیں اے جناب

اے خاکِ پاک حرمتِ مہماں نگاہ دار
(ف ۔ مصرعہ)
اے سرزمین مہمان کی عزت کا خیال اور تحفظ ضروری ہے ۔

اے خوشا حال ۔ (ف ۔ کلمۂ دعا)
کیا کہنا ۔ خدا اس کو خوش رکھے ۔
امام حسین کی طرف اشارہ ہے ۔
ع: اے خوشا حال، جو غربت میں ہو مہماں ان کا

اے کاش ۔ (ف ۔ کلمۂ فجائیہ)
ہائے افسوس ، ہائے افسوس ۔
ع: اے کاش پھپھی نے ہمیں پالا ہی نہ ہوتا

اے مرے اللہ ۔ (عو ۔ کلمۂ فجائیہ)
خداوند ۔ یا اللہ ۔
فریاد کی آواز ۔ کراہ کی آواز
ع: چلائے یہ کیا قہر ہوا، اے مرے اللہ ۔

اے وا ۔ (عو ۔ فجائیہ) ہائے ۔ افسوس ۔
ع: اے وا فضیحتا یہ ہزیمت ظفر کے بعد ۔

اے وائے ۔ (کلمۂ فجائیہ)
ہائے افسوس ۔
ع: اے وائے ہمیں رہ گئے، سب خلد میں پہنچے

ایامِ ضعیفی ۔ (ف ۔ مر ۔ ص)
بڑھاپے کا زمانہ ۔
ع: ایامِ ضعیفی میں بھی طاقت ہے پسر سے

ایذا ۔ (ع ۔ ص)
تکلیف ۔ (ایہام تناسب)
ع: فرمایا، آج چھٹ گئے ایذائے راہ کی
۲ ۔ اذیت ۔
ع: ایذا ہوئی اس کو، تو اذیت مجھے ہوگی ۔

ایذا ہونا ۔ (ار ۔ روزمرہ)
تکلیف ہونا ۔
ع: اس دھوپ میں ہیں آپ، مجھے ہوتی ہے ایذا

ایذائے فشار ۔ (ار ۔ روزمرہ)
قبر کی زمین کا بھینچ لینا ۔ دبا لینا ۔
(سلام)
س: رات اندھیری، پرسشِ اعمال ایذائے فشار
قبر میں بھی چین سے انسان سو سکتا نہیں

ایڑیاں رگڑنا ۔ (رہ ۔ مح)
۱ ۔ سخت اذیت میں مبتلا ہو کر بے چین ہونا ۔
۲ ۔ ناقابلِ برداشت تکلیف کے سبب پیر زمین پر مارنے لگنا ۔
ع: ایڑیاں خاک پہ زخمی کو رگڑتے دیکھا

ایسا ۔ (ار ۔ کلمۂ تشبیہ)
سخت ۔ بے انتہا ۔
س: جہاز آلِ نبی کیا بچے تباہی سے
تلاطم ایسا ہے اور نا خدا نہیں رکھتے
(سلام)

ایسا تھامنا۔ (عم۔ ہ۔ بول چال)
اس طرح تسلی دو۔ اس طرح سمجھاؤ۔ سنبھالو۔
ع: تھامو اُسے ایسا کہ نہ مر جائے سکینہ

ایسا نکلنا۔ (حرفِ تشبیہ)
اتنا۔ اس قدر۔ اس جیسا۔ ہم پلّہ ہونا۔
ع: ایسا ذی مرتبہ کوئی خلق میں کم نکلے گا۔

ایسا ہونا۔ (ار۔ روزمرّہ)
۱۔ اتنا ہونا۔ ۲۔ اچھا ہونا
بہت اچھا ہونا۔ قابلِ فخر ہونا۔
ع: مدّتوں دور رہے جو وہ قریب ایسا ہو
۲۔ بخت ایسے ہوں اگر ہو تو نصیب ایسا ہو

ایسی آگ لگنا کہ بجھ نہ سکے۔ (ہ۔ ع)
انتہائی محبت اور عشق ہونا۔
اتنی محبت ہونا کہ ہجر میں چین نہ آسکے۔
سہ اب اشکوں کی ندی بھی بہائی نہیں جاتی
وہ آگ لگی ہے کہ بجھائی نہیں جاتی
(تغزل)

ایسے۔ ایسی۔ (ار)
۱۔ بہت زیادہ۔ ۲۔ قابلِ ذکر
۳۔ دھیان کے لائق۔ اتنی
ع: ایسی نہ فوج کچھ ہے، نہ ایسے جوان ہیں۔

ایسے بشر وہ تھے۔ (ار۔ ب)
وہ لوگ اس طرح کے انسان تھے۔
ع: ایسے بشر وہ تھے کہ ملک اُن کو روتے ہیں

ایسے مختار ہونا۔ (عو۔ ار۔ روزمرّہ)
ایسے بے کہے ہونا
خود رائے ہونا۔
ع:
مجبور ہیں پاکے، یہ ایسے ہوئے مختار

ایسے نہ ہنسے تھے۔ (ار۔ ع)
بہار دیکھ کر خاطر خواہ خوش نہ ہوئے تھے۔
ع: ایسے ہنسے نہ تھے کہ ہمیں تم رُلاتے ہو۔

ایسے ہونا۔ (کلمۂ نفی)
(ایسے یہ ہیں؟) ۱۔ ایسے نہ ہونا۔
کیا یہ ایسے ہیں۔ آپ اُن کو ایسا نہ سمجھئے۔
ع: ایسے یہ شیر ہیں کہ وغا میں کریں قصور
۲۔ مبارک ہونا۔ عظیم ہونا۔
سہ صدقے کر دیں گے سر ان پاؤں پہ ہم ایسے ہیں۔
دوشِ احمد پہ رہے جو یہ قدم ایسے ہیں

ایک۔
۱۔ کوئی بھی۔
ع: بے زخم کھائے ایک نہ بیداد گر بچا
۲۔ تخصیص کے لیے۔
ع: دیکھا کبھی نہ ایک گل ایسا ہزار میں
۳۔ پہلے کے مقابلے میں۔ (دوسرے)
ع: آمادۂ جنگ، ایک طرف برچھیوں والے
۴۔ بڑی تعداد کے مقابلے میں۔
ع: رو کے گئے نہ ایک سے دو طفل، واہ واہ
۵۔ صرف ایک۔ ایک ہی
ع: ایک بجلی تھی، مگر لاکھ جگہ گرتی تھی۔
۶۔ دفعتاً۔
ع: غل ہو گیا سلامی کے باجوں کا ایک بار
۷۔ منتخب، چنا ہوا۔
ع: دو لاکھ میں یاں ایک جواں صاحبِ دیں ہو۔
۸۔ کسی کو بھی۔
ع: پر میری بیکسی کی نہیں ایک کو خبر
۹۔ کسی کا۔
ع: لیکن حسین تک نہ ہو ایک کا گزر

۱۰۔ کلام پر زور دینے کے لیے ۔ ہی ۔
ع : ایک میں ہوں کہ زمانے پہ ہے احسان میرا
۱۱۔ بیچارے غریب ۔ صرف تن تنہا ۔
ع : ایک سید کے مٹا دینے میں ہو کون سا نام
۱۲۔ دوسری طرف ۔ ایک جانب ۔
ع : دو لاکھ اُس طرف ہیں، دلاور یہ ایک ہو ۔
۱۳۔ کسی کی ۔
ع : دونوں صفوں میں ایک کی گردن پہ سر نہ تھا ۔
۱۴۔ ادنیٰ ۔
ع : قیصر بھی غلام ایک ہو ۔ قنبر کا ہمارے
۱۵۔ (حرف تشبیہ) مثل
ع : یوسف تھے ایک مصر میں، اور مشتری ہزار
۱۶۔ ساتھ ساتھ ۔
ع : باقی ہے جو کچھ زیست، بسر ایک ہی جا ہو
۱۷۔ صرف ۔ فقط ۔
ع : ایک ابن فاطمہ کے لیے قحط آب تھا

ایک ایک ۔ ایک اک ۔

۱۔ فرداً فرداً ۔ ہر ایک
ع : ایک ایک دلاور تھا ہژبر صف جنگاہ
۲۔ ہر ایک ۔
ع : ایک اک رسول حق کی لحد کا چراغ تھا
۳۔ ذرا سی دیر میں بغیر وقفہ ۔ یکے بعد دیگرے ۔
ع : کیا کیا نہ تفرقے ہوئے ایک ایک آن میں
۴۔ پہلا ۔ دوسرا
ع : بھاگڑ پڑی کہ ایک سے ایک آگے بڑھ گیا ۔
۵۔ داہنے ۔ بائیں ۔
ع : خنجر ہیں ایک سمت تو بھالے ہیں اک طرف
۶۔ سب کے سب ۔ تمام ۔
ع : ایک ایک لگا شاہ کو شان اپنی دکھانے
۷۔ پہلا ۔ دوسرا
س : ایک اُن کے بدلے آپ کے قدموں پہ ہو نثار
میرے عوض فدا کرے ایک اپنی جان زار
۸۔ باہمدگر ۔ ایک دوسرے سے ۔
ع : ملتا ہے ان میں ایک جواں ایک کے گلے
۹۔ مخالف ۔ تنہا ۔
ع : سب ایک طرف جمع ہیں، میں ایک طرف ہوں
۱۰۔ خصوصیت کے لیے ۔ (ہر اک کی)
ع : ایک اک کی جانب در دولت نگاہ تھی ۔
۱۱۔ ایک ہی ۔ صرف ایک ۔
ع : دو دن کی راہ کرتا تھا ایک ایک دن میں طے
۱۲۔ سب کے سب ۔ تمام ۔
ع : ایک اک جواں ہے رستم میدان کارزار
۱۳۔ سب کی ۔ ہر ایک کی ۔ فرداً فرداً
ع : ایک ایک کی کوثر کی طرف آنکھ لڑی تھی
۱۴۔ ایک ۔ دوسرا ۔
س : ماموں کے قریں زینب دلگیر کے دلدار
اک حیدر کرار تھا ، اک جعفر طیار
۱۵۔ ایک دوسرے کو ۔ ہر ایک ۔
ع : ایک ایک کو پکار رہا تھا کہ بھاگ بھاگ
۱۶۔ داہنا ۔ بایاں ۔
ع : قبضے پہ ایک ہاتھ تھا اک زین پوش پر
۱۷۔ اگر کوئی ۔ سب
ع : ایک ایک خوش بیان، تو ہر ایک نکتہ سنج
۱۸۔ شجاعت کے لیے
ع : ایک ایک مرتے مرتے پروں کو الٹ گیا
۱۹۔ از اول تا آخر سب ہی ۔
ع : دیکھیے کیسے کٹے ایک ایک رنگ ماہ
۲۰۔ ●

۲۰ (کلمۂ تشبیہ) ۔ اپنی اپنی جگہ۔

ع : یوسف ہے ایک ایک جواں اس سپاہ کا

۲۱۔ چھوٹا ۔ بڑا ۔

ع : اک مہرِ بے نظیر ہے اک بدرِ بے عدیل

۲۲ ۔ داہنے ۔ بائیں ۔

ع : تلوار ایک ہاتھ میں، اک ہاتھ میں سپر

۲۳ ۔ آپس میں ۔ سب کا ۔

ع : ہاتھ آؤ تو ٹکڑا کے سر ایک ایک کا توڑ دوں

۲۴۔ چھوٹے ۔ بڑے

ع : ایک ایک نخل جل رہا تھا صورتِ چنار

۲۵۔ منتخب ۔ چنے ہوئے ۔

ع : جن کا ہمتا نہیں، ایک ایک معما حسب لیا

۲۶ ۔ فرداً فرداً ۔

ع : ایک ایک دودمانِ علی کا چراغ تھا

۲۷ ۔ سب سے ۔ تمام لوگوں سے

ع : حضرت نے ہاتھ اٹھا کے یہ ایک ایک سے کہا ۔

ایک ایک کا سر توڑنا ۔ (ہ ۔ ع)

ہر ایک کو سر زخمی کرنا ۔

ع : ہاتھ آؤ تو ٹکڑا کے سر ایک ایک کا توڑ دوں

ایک باب ۔ (اِر)

حصہ ۔ ٹکڑا ۔ جُزو ۔

ع : گویا دہن، کتابِ بلاغت کا ایک باب

ایک بات میں ۔ (اِر ۔ روزمرّہ)

لمحہ بھر میں ۔ آن کی آن میں ۔

ع : تسمہ پکڑ کے مشک بھری ایک بات میں

ایک بار ۔ (اِر)

۱ ۔ ساتھ ساتھ ۔

۲ ۔ یکبارگی ۔ دفعتاً

ع : پہنچے یہ تین شیر جو مقتل میں ایک بار

۳ ۔ انتہا سے زیادہ

ع : تیروں کا مینہ برس گیا پیاسے پہ ایک بار

۴ ۔ آئی صدا یہ نہر کی جانب سے ایک بار

۵ ۔ معاً

ع : ایسا نہ ہو کہ جا پڑیں، لشکر پہ ایک بار

ایک بار لگ جانا ۔ (ذ ایک بار ۔ اِر ۔ ر)

یکبارگی پیوست ہو جانا

ع : چھاتی پہ لگ گئے کئی سو ایک بار تیر

ایک پر دو لشکر بھاری ہونا ۔ (مقولہ)

ایک آدمی دو آدمیوں کا مقابلہ نہیں کر سکتا ۔

ع : مشہور ہے کہ ایک پہ بھاری ہیں دو بشر

ایک پر سو گر پڑنا ۔ (ہ ۔ عم)

ایک آدمی پہ سو آدمیوں کا مل کر حملہ کرنا

ایک جا پلنا ۔ (اِر ۔ بول چال)

ساتھ ساتھ پرورش پانا ۔

ع : کھیلے تو ایک گھر میں، پلے یہ تو ایک جا

ایک جان دو قالب ہونا ۔ (اِر ۔ ضرب المثل)

باہم انتہائی محبت ہونا ۔

ایک دوسرے کا لازم و ملزوم ہونا ۔

ع : بیشک ہیں ایک جان دو قالب یہ مہ لقا

ایک دم ۔ (اِر ۔ روزمرّہ)

ایک جان ، ایک روح ، ایک ذات

ع : یارب! اس ایک دم کو عطا کر ہزار دم

ایک دن خزاں، ایک دن بہار ۔ (اِر ۔ ع)

ایک دن ویرانی ، ایک آبادی ۔

کبھی آرام ، کبھی تکلیف ۔

ع : ہر گل پہ ایک دن ہے خزاں، ایک دن بہار

ایک زبان ہونا ۔ (اِر ۔ ع) متفق الرائے ہونا

ع : ہو ایک زباں ماہ سے تا مسکن ماہی

ایک سی ۔ (اد ۔ روزمرّہ) ہم شبیہ
مشابہ ۔ یکساں ۔
ع : لڑیاں تھیں چار ایک سی اشکوں کی دو طرف
ایک سے ایک کا آگے بڑھنا ۔ (اد ۔ بول چال)
نفسی نفسی کا عالم ۔ بھاگم بھاگ
ہر ایک کا پہلے بھاگ جانے کی کوشش کرنا ۔
ع : بھاگڑ پڑی کہ ایک سے ایک آگے بڑھ گیا ۔
ایک سے ایک کشیدہ ہونا ۔ (اد ۔ بول چال)
ایک کا دوسرے سے الگ ہونا ۔
ع : دونوں ہیں باہم ایک سے پھر ایک کشیدہ
ایک طرح ۔ (اد ۔ روزمرّہ)
ایک رخ یہ بھی ہے ۔ ایک صورت میں ۔
ع : ہاں ایک طرح کشتۂ اوّل یہی ہونگے
ایک طور نہ رہنا ۔ (اد ۔ بول چال)
یکساں نہ رہنا ۔
وقت، ہر آدمی کا بدلتا رہتا ہے ۔
ع : مولا کبھی رہا نہیں دنیا کا ایک طور
ایک کے بعد ایک ہونا ۔ (اد ۔ مح)
یکے بعد دیگرے وجود میں آنا ۔ (ہونا)
ع : نام بڑھتا گیا ، جب ایک کے بعد ایک ہوا ۔
ایک مضمون سو رنگ سے باندھنا ۔ (مح)
ایک عنوان یا موضوع متعدد طریقوں سے نظم کرنا ۔
ع : اک پھول کا مضموں ہو تو سو رنگ سے باندھوں
ایک ورق ہونا ۔ (اد ۔ مح) یکتا ہونا ۔
ع : عالم کے مرقع میں حسین ایک ورق ہے
ایک ہونا ۔ (اد ۔ روزمرّہ) مشترک ہونا ۔
ے علی سا بھی نہ کوئی عادل زمانہ ہوا
کہ ایک باز و کبوتر کا آشیانہ ہوا (سلام)

ایک ہی دم رہ جانا ۔ (اد ۔ روزمرّہ)
صرف ایک ہی ذات باقی رہ جانا ۔
ع : اب پنجتن میں ہے تو انھیں کا ہے ایک دم
ایک ہی نخل کا میوہ ہونا ۔ (اد ۔ مح)
استعارہ : ایک ہی باپ دادا کی اولاد ہونا ۔
ع : اک نخل کے میوے ہیں اور اک باغ کے گل ہیں ۔
ایک ہے ۔ (اد ۔ روزمرّہ)
بے مثل ، بے نظیر
یکتائے روزگار ۔
ع : بے مثل سینکڑوں میں ، ہزاروں میں ایک ہے
ایلچی شاہ ۔ دیکھیے ۔ تلمیح ۔
۱ ۔ مسلم ابن عقیل مراد ہیں
۲ ۔ مسلم ابن عقیل کے دو بیٹے
ع : نکلے وغا کو ، ایلچی شاہ کے پسر
ایمان پدر ۔ (ف ۔ مر)
باپ کا مذہب ۔
ے فاسق کی ، منافق کی ، رفاقت نہیں جائز
ایمان پدر کی بھی حمایت نہیں جائز
ایمان سمجھنا ۔ (اد ۔ روزمرّہ)
درست جاننا ۔
دین ماننا ۔
ع : ہم حکم کردگار کو ایماں سمجھتے ہیں ۔
ایمان کے آئینہ کو جلا دینا ۔ (اد ۔ مح)
استعارہ :
ایمان کو جگمگا دینا ۔
ایمان کو تقویت بخشنا
ع :
ایماں کے آئینے کو جلا دے کے مر گئے

ایمان کی حرارت ہونا۔ (ا ۔ ع)
استعارہ: ایمان کی گرمی جسم میں ہونا۔
ایمان باقی ہونا۔ جذبۂ ایمانی کا وجود ہونا
ع: باقی ہے مگر جسم میں ایماں کی حرارت

ایمان و اعتقاد۔ (ف)
ایمانِ مجسّم ، مکمل عقیدہ ۔
ع: ایمان و اعتقاد قوی ، پر بدن نزار۔

اَیْنَ اَبِیْ ۔ (ع ۔ کلمہ)
میرے باپ کہاں ہیں؟
میرے باپ کہاں ہیں؟
ع: چلّا یو نہ اَیْنَ اَبِیْ کہہ کے بار بار

ایّوب ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ)
نبی اللہ (دیکھیے، تلمیح)
ع: ایّوب بھی اگر ہوں، تو مشکل سے کل پڑے ۔

ردیف
ب - الف

باآبرو (ف - ص)

باعزت - معزز

ع باآبرو کا جوہر ذاتی ہے انکسار

بَابِیٔ اَنتَ وَاُمّی یَاشاہ (فقرہ عربی)

میرے ماں باپ آپ پر نثار ہوں

ع حُر پکارا بَابِیٔ اَنتَ وَاُمّی یَاشاہ

بادب - (ف) (بہ، کا مخفف ب)

ادب و تہذیب کے ساتھ

ع حُر نے رو کر سرِ تسلیم جھکایا بادب

باشک و آہ (ف)

آنسو بھری آنکھیں اور آہ و فریاد کے ساتھ

ع باہیں گلے میں ڈالے گی زینب باشک و آہ

باشک و آہ - (ف. فعلِ ناقص)

روتا بِلکتا - روتی بِلکتی

ع نکلے کہیں نہ خیمے سے زینب باشک و آہ

باب - (ع)

حرمِ کعبہ کا دروازہ

دیکھئے - تلمیحات

ع رکن و مقام و بابِ منا، زمزم و حجر

باب میں - (ار)

سلسلے میں، بارے میں، متعلق

ع آقا یہ دیر کس لیے خادم کے باب میں

ع ۲ - للّٰہ ان کے باب میں اب کد نہ کیجئے۔

بابا - (ار - ر)

والد - باپ - ابا

ع کہتے تھے کہ بابا تو نہ اب آ کے ملیں گے

بابا نثار ہو - (کلمۂ دعائیہ)

تم پر باپ صدقے ہو

ع بابا نثار ہو ابھی پورے جواں نہیں

(عورتوں کی زبان ہے، لیکن انیس نے باپ کی زبان میں لکھا ہے۔

باپ - (ہ - ا - مذ)

پدر

ع تلوار تو کاندھے پہ زرہ باپ کی بر میں

باپ کا پسر پر رونا -

بیٹے کے مرنے پر باپ کا گریہ و زاری کرنا

ع جس طرح کو روتا ہے کوئی باپ پسر کو

باپ کا نام و نشان ہونا - (ار - مح)

یادگار ہونا

ع مرنے کے بعد باپ کا نام و نشاں ہو تم

باپ کسی کا سر پر نہیں رہا - (ار - مقولہ)

کسی کا باپ ہمیشہ زندہ نہیں رہا

ع:

سر پر کسی کے باپ ہمیشہ جیا نہیں

باپ کی قسمت میں ہونا (ار ۔ ع)

بد قسمتی ہونا ۔ بدبختی لکھا ہونا

ع　پیری میں یہ بھی رنج تھا قسمت میں باپ کی

باپ کے آگے جوان بیٹا نہ مرا (ار)

باپ کا ساتھ جوان بیٹے نے نہ دیا ۔

باپ مارا گیا اور بیٹا بیٹھا رہا

ع　بیٹا جوان باپ کے آگے نہ مرگیا

بات میں شیرینی ہونا (ار ۔ ب)

کلام میں مٹھاس ہونا

باتوں میں فصاحت و بلاغت ہونا ۔

ع　شیریں کلام حُسنِ حَسن بات بات میں

بات پہ مرنا ۔ (ار ۔ ع)

کردار کا پختہ ہونا ۔ طے کر لینے کے بعد سختی سے عمل کرنا ۔

ع　اس بات پہ مرتے تھے کہ مرجائیں گے پہلے

بات پہ آنا ۔ (ار ۔ ع)

اڑ جانا ۔ عزم پہ ہر حال میں باقی رہنا

ع　جب بات پہ آتے ہیں تو مرجاتے ہیں غازی

بات پہ سر دینا ۔ (ع)

وعدہ وفائی میں پختہ ہونا ۔

ع　سر بات پہ دیتے ہیں غنی ابنِ غنی ہیں

بات چلنا ۔ (ار ۔ ع)

مسئلہ چھڑنا ۔ کسی مسئلے پہ گفتگو شروع ہونا ۔

کوئی بات شروع ہونا ۔ بات کی ابتدا ہونا ۔

ع　یوں مسکرائے "بات شجاعت کی جب چلی

بات رنگ سے خالی ہونا ۔ (ار ۔ ع)

بات کے اندر کوئی راز ہونا ۔

س　کھینچی قلم فکر نے تصویر خیالی
لیکن نہیں یہ بات بھی کچھ رنگ سے خالی

بات رہ جانا ۔ (ار ۔ ع)

بھرم رہ جانا ۔ ساکھ رہ جانا

ع　رہ جائے بات، کرتے ہیں وہ امر ہوشیار

بات ماننا ۔ (ار ۔ روزمرہ)

حکم ماننا ۔ کہنا ماننا

ع　اکبر کی بات مانتے ہیں، نے غلام کی

بات میں ۔ (ار ۔ بول چال)

ذرا سی دیر میں ۔ فوراً ۔ بغیر توقف

ع　بات میں بخشدیے بگڑوں بندوں کے قصور

بات نہ پوچھنا ۔ (ار ۔ ع)

عزت نہ ملنا ۔ توجہ نہ ہونا ۔

ع : ان کی جو نہ میں ہوں، کوئی پوچھے نہ مری بات

باتوقیر ۔ (ف ۔ ار)

باعزت ۔ معزز

ع　ڈال کر خاک پہ گھوڑے سے حرِ باتوقیر

۲۔　میرے عزیز ۔ بلند مرتبہ والے

ع　شہ نے چھاتی سے لگا کر کہا اے باتوقیر!

باتوں کے طور ہونا ۔

باتوں کا اچھا ڈھنگ اور لہجے میں زور ہونا

ع : وہ خوش مزاجیاں نہ وہ باتوں کے طور ہیں

باتوں میں ۔ (ار ۔ روزمرہ)

باتیں کرتے کرتے دھیان بٹ جانا

ع : باتوں میں آشنا تھم جو گئے وہ فلک پناہ

باتوں میں بند ہونا ۔ (ار ۔ ع)

بولنے میں مقابلے کی تاب نہ لانا

ع : باتوں میں فصیحانِ عرب بند ہوئے ہیں

باتوں میں زور ہونا ۔ (ار)

صرف ظاہرداری سے شور مچانا

ع : باتوں میں زور، دل میں بدی، طینتوں میں شر

باجے بجانا۔ (ح۔مح)
۱۔ جنگ کا بگل بجنا۔
لڑائی شروع ہونے سے پہلے اعلانِ جنگ کے لیے باجے بجاتے ہیں۔
۲۔ خوشیاں منانا (ار۔مح)
ع: باجے بجا کے کھولیں گے رایتِ ستم شعار

باجے بجا بجا کر چلنا۔ (ح۔مح)
۱۔ باجوں کا متواتر بجانا۔
۲۔ خوشیاں مناتے ہوئے بڑھنا۔
ع: پیدل چلے بنرو کو باجے بجا بجا

باحواس ہونا۔ (ار۔بول چال)
ہشاش بشاش ہونا۔
ع: آفت میں مبتلا ہیں مگر باحواس ہیں۔

باچھوں میں دودھ جما ہونا۔ (ہ۔مح)
پیا ہوا ماں کا دودھ باچھوں میں جم جانا۔
ع: باچھوں سے تھا نمود ابھی دودھ کا اثر۔

باچھوں میں دودھ ہونا۔ (ہ۔اص)
بچوں کی باچھوں میں ماں کا دودھ جم جایا کرتا ہے۔
ع: ۱۔ بچہ پڑا ہے ایک ستارہ سا خاک پر
ع: ۲۔ باچھوں میں سب ہے دودھ انگوٹھا دہن میں ہے

بادبان۔ (ف۔د۔مذ)
کشتی اور جہاز کا وہ کپڑا جو ہوا کے رخ پر لگا دیا جاتا ہے۔ تاکہ کشتی ہوا کے زور سے آگے بڑھتی رہے۔
ع: لہراتے تھے ہوا سے علم مثلِ بادباں
۲۔ (ف۔ا۔مذ)
کشتی چلانے والا
ع: دامانِ پاک کشتیٔ امت کا بادبان۔

بادِ بہاری۔ (ف۔مر) موسمِ بہار میں چلنے والی ہوا۔
ع: کیا ٹھیک سوئے چمن بادِ بہاری پہنچی۔

بادپا۔ (ف) اڑنے والا گھوڑا۔ بہت تیز رفتار گھوڑا۔
ع: دلدل کی چال جو، وہ چلن بادپا کا تھا۔

بادپا۔ (ف۔مذ) پیچھے رہنے والا۔ خادم۔ نوکر۔
ع: پیچھے ہیں بادپائے عزیزانِ نامور۔

بادِ تند: (ف۔ص)
آندھی۔ تیز ہوا۔
ع: آتی تھی بادِ تند، فرس بن کے خاک پر

بادشاہِ دین۔ (ف۔ا)
مراد: امام حسین۔
ع: خیمے سے نکلے روتے ہوئے بادشاہِ دیں

بادِ صبا۔ (ف۔ا)
نسیمِ سحری کے بعد والی صبح کی ہوا۔
ع: یا بادِ صبا ناز سے سوئے چمن آئی۔

بادل کا زور گھٹنا۔ (ار۔مح)
فوجوں کا زور و شور کم ہونا۔
ع: اکبر جو بڑھے شام کے بادل کا گھٹا زور

بادل کو ہٹا کر۔ استعارہ: فوجوں کی صفوں کو چیر کر۔
س: لڑتا ہوا اعدا سے وہ صفدر نکل آیا
بادل کو ہٹا کر مہِ انور نکل آیا

بادل میں ڈوبنا۔ (ار۔مح) استعارہ:
دشمنوں میں گھرا ہونا۔
ع: ڈوبے ہوئے تھے شام کے بادل میں دو دو ماہ

بادۂ تسنیم۔ (ف۔ص)
تسنیم کی شراب
ع: کیا تجھے بادۂ تسنیم نے بیہوش کیا

بادۂ نخوت سے مست ہونا۔ (ار۔مح)
غرور کی شراب سے مدہوش ہونا۔
مغرور ہونا۔ (ایہام)
ع: بے سر تھے وہ بھی بادۂ نخوت سے تھے جو مست

۱۔ باچھ۔ (ہ۔ا۔مو) دونوں ہونٹوں کے گوشے۔ دیکھیے۔ سند۔

بادیدۂ غمناک ۔ (ف ۔ ص)
غمگین اور افسردہ نگاہوں سے
ڈبڈبائی آنکھوں سے۔
ع: عباس نے کی عرض، یہ بادیدۂ غمناک

بادیدۂ نم ۔ (ف ص)
آنسو بھری آنکھوں سے۔ (استعارہ)
ع: استغاثہ یہ کیا حُر نے جو بادیدۂ نم۔

بادیہ پیما ۔ (ف ۔ ص ۔)
جنگلوں میں سفر کرنے والا
ع: ان جنگلوں میں بادیہ پیما تھا دیں پناہ ۔

بار اترنا ۔ (ار ۔ مح) صنعتِ ایہام ۔
.بوجھ اترنا ۔ قتل ہو جانا ۔ الگ ہو جانا ۔
ع: ہر سر کا بار اترتا تھا گردن سے بار بار

باربار بڑھنا ۔ (ہ ۔ ب)
جنگ کے لیے بے چین ہوکر آگے بڑھ بڑھ جانا ۔
ہ: پہلے پہل جو نکلے تھے گھر سے وہ گلعذار
تیغیں چمکتی دیکھ کے بڑھتے تھے بار بار

باربار بلائیں لینا ۔ (عو ۔ بول چال)
۱. متواتر بلائیں لینا۔ ۲. پیار و محبت کے ساتھ۔
ع: زینب بلائیں لے کے یہ کہتی تھیں بار بار

باربار صدا آنا ۔ (ار ۔ ب)
متواتر آواز بلند ہونا ۔
ع: آتی ہے پیٹنے کی صدا رن سے بار بار

باردوش ہونا ۔ (ار ۔ مح) صنعتِ ایہام
بیجا بار ہونا ۔ زندگی اجیرن ہونا ۔
ع: سر بارِ دوش ہے، ہمیں رخصت کرو بہن!

بارِ علائق ۔ (ع ۔ ف ۔) (علاقہ کی جمع علائق)
دنیاداری کا بوجھ ۔ کارہائے دنیا سے دلچسپیاں
ع: دنیا سے بَری، بارِ علائق سے سبکدوش

بارک اللہ ۔ (ع ۔ کلمۂ تحسین)
واہ ۔ واہ ۔ سبحان اللہ ۔ کیا کہنا
خدا مبارک کرے۔
ع: بارک اللہ کی دیتا ہے صدا ہاتفِ غیب

بار نہ ہونا (ار ۔ مح)
اجازت، باریابی نہ ہونا۔
ع: قدسی کو نہیں بار، یہ دربار ہے کس کا

بارہا ۔ (ار ۔ روزمرہ)
بہت سی مرتبہ ۔ بیشتر
ع: یہ چھوٹا تو ضد بھی کرتا تھا راتوں کو بارہا

بار ہونا ۔ (ار ۔ مح)
.بوجھ بن جانا ۔ اجیرن بن جانا ۔ باعث پریشانی ہونا ۔
ع: وہ نہیں ہیں، جو کسی پر بار ہوں

باری ۔ (ع ۔)
بزرگ ۔ مراد خداوند عالم
ع: اے سبطِ نبی، ابن علی، عاشقِ باری

باری ۔ (ار ۔ ر)
بار ۔ مرتبہ
ع: دیکھا نہ انھیں گھر میں ہم آئے کئی باری

باری ۔ (۲) (ف ۔ ار)
باری
ع: منہ پھیر کے دیکھا سوئے صحرا کئی باری

باری ہونا ۔ (ار ۔ روزمرہ)
نمبر ہونا ۔ وقت آنا
ع: اب بعد ان بزرگوں کے باری ہماری ہے

بارے (ف ۔ روزمرہ)
ایک دفعہ ۔ ایک بار
کسی نہ کسی طرح
ع: بارے شجرِ جرأت و ہمت میں پھل آیا

بار بار آئے گئے ۔ (ار۔ ب)

ادھر سے اُدھر نکل جانا ۔

اُدھر سے اِدھر نکل آنا ۔

ع: آئے گئے جو بیچ سے لشکر کے بار بار

باریک بیں ۔ (ف۔ ص)

عقلمند ۔ باریکی تک پہنچنے والے

ع: باریک بیں سمجھ گئے مطلب اُنہیں کا

باڑھ (ہ۔ ص۔ مذ)

۱۔ دھار

۲۔ زیادتی ۔ کثرت ۔ سیلاب ۔ طوفان

ع: باڑھ ہے یا ملک الموت نے منہ کھولا ہے ۔

ع: دیکھی تیغوں کی جدھر باڑھ اسی گھاٹ گئی

۳۔ (ہ۔ ا۔ مو)

دھار ۔ تیزی

ع: آفت تھی جس کی باڑھ، قیامت تھی جس کی کاٹ

۴ ۔

ع: باڑھ نے جادۂ صحرائے سقر دکھلایا ۔

باڑھ آفت ہونا ۔ (ار۔ مح)

دھار بہت تیز ہونا ۔

ع: آفت تھی جس کی باڑھ، قیامت تھا جس کا گھاٹ

باڑھ پہ ہونا ۔ (ہ۔ مح)

(دریا باڑھ پہ ہونا) طغیانی آنا ۔ چڑھاؤ پر ہونا

ع: سب کہتے تھے، باڑھ پہ دریا نہ رکے گا ۔

باز آ ۔ (ار۔ کلمۂ نصیحت)

مذکر ۔ پلٹ جا ۔

ع: اس امر سے باز آ، کہ ہلاکت کے قریں ہے ۔

بازار سرد ہونا ۔ (ار۔ مح)

کوئی وقعت و عزت نہ رہنا ۔

ع: مشک و عبیر و عود کا بازار سرد تھا

بازار سرد ہونا ۔ (ار۔ مح)

دھاک جاتی رہنا ۔ زور اور طاقت خاک میں مل جانا ۔

ع: ہے شور، کہ بازار شجاعوں کے ہوئے سرد

باز پسیں دم ہونا (ار)

دم باز پسیں ہونا: سانس کی آمد و شد

زندگی کی آخری سانسیں باقی ہونا

ع: پڑھیے یاسین، کہ اب ہے یہ دمِ باز پسیں

بازو ۔ (ف۔ ا۔ مذ)

بھائی ۔ طاقت

ع: بولا یہ حسن کے بازوے سلطانِ کائنات

بازو ۔ (ف۔ ا۔ مذ)

استعارہ: (بھائی) جناب عباس

ع: بازو کے غم میں ٹوٹ گئی ہے مری کمر

بازو اُڑانا ۔ (ار۔ مح)

پورا ہاتھ کاٹ دینا

ع: اس کا بازو جو اڑایا، تو صفائی اس کی ۔

بازو باندھنا ۔ (اص)

ہتھکڑی لگانا

ع: بازو بھی نہ باندھو کہ علی عقدہ کشا ہے

بازو بھرے بھرے ہونا ۔ (ار۔ مح)

بازو، خوبصورت اور موٹے مضبوط ہونا

ع: شانے وہ گول گول، وہ بازو بھرے بھرے

بازو توڑنا ۔ (ار۔ مح)

بھائی کو الگ کرنا

ع: ہم سے تو اپنے بازو کو توڑا نہ جائیگا

بازو تھام لینا ۔ (ار۔ ہ۔ مح)

سہارا دینا

تھام لو۔ سہارا دیدو ۔ پکڑ لو ۔

ع: بیٹا ضعیف باپ کے بازو کو تھام لو ۔

بازو تھامنا (ار ۔ ع)

سنبھالنا ۔ پکڑنا ۔ گرنے سے روکنا

ع: حکم گر ہو، تو بہن دوڑ کے بازو تھامے

۲ ۔ گرتے ہوئے کو روک لینا ۔ سنبھالنا ۔

ع: گھوڑے سے اتارے تو کوئی تھام کے بازو

بازو ٹوٹنا ۔ (ار ۔ ع)

بھائی کا مر جانا ۔

ع: ابن زہرا کی کمر جھک گئی، بازو ٹوٹا

بازو سست ہو جانا ۔ (ار ۔ ع)

۱ ۔ بازوؤں پر خوف طاری ہو جانا

۲ ۔ بازو تھکے ہوئے ہونا ۔ مارے خوف کے بازوؤں کا کام نہ دینا

ع: کھنچیے کسے، کمانوں کو، بازو بھی سست تھے

بازو قلم ہونا ۔ (ار ۔ ع)

بازو کٹ جانا ۔

ع: بازو تھا قلم ہاتھ سے جس کے سپر اٹھی ۔

۲ ۔ ہاتھ کٹ جانا ۔

ع: ہر ہاتھ میں ہاتھ اس کا تو، بازو قلم اس کا ۔

بازو کا زور لیجانا ۔ (ار ۔ ع)

۱ ۔ بازو کی طاقت لیجانا

۲ ۔ (مج) بھائی کو بازو کہا جاتا ہے

بھائی کے مرنے سے بازو ٹوٹ جانا

ع: بازو کا زور لے گئے عباسِ نامدار

بازی لے جانا ۔ (ار ۔ ع)

جیتنا ۔ فتح پانا

ع: جانبازوں سے لیجا نہیں سکتا کوئی بازی

بازو ہلانا ۔ (ار ۔ ع)

ہشیار کرنا

ع: بازو کو ہلا کر شہِ مظلوم پکارے ۔

بازوئے سلطانِ حجازی ۔ (ف ۔ ار ۔ م)

بادشاہ کی طاقت اور زور کا سبب

استعارہ ۔ جنابِ عباس

ع: ہے سب سے قوی بازوئے سلطانِ حجازی

بازوئے شاہِ دیں ۔ (ف ۔ م)

استعارہ: بھائی

ع: بازوئے شاہِ دیں، سبطِ مرتضیٰ کی جان ۔

بازوئے داؤد ۔ حضرتِ داؤد کا تعویذ ۔

تلمیح ۔ دیکھئے (حضرتِ داؤد)

ع: حرز ہو بازوئے داؤد کا جوشن ایسا

باطل ۔ (ع ۔ ص)

گمراہ

ع: باطل کا طرفدار ہوں اور حق کو مٹاؤں ۔

باطل کا چلا جانا ۔ (ار)

کفر مٹ جانا ۔

ع: ... باطل چلا جہاں سے کہ حق کا ظہور ہے ۔

باطل کو حق سے جدا کرنا

حق و باطل ۔ (نیک و بد) الگ الگ کر دینا

ع: باطل کو حق سے، خیر کو شر سے جدا کیا ۔

باطل ہونا ۔ (ار ۔ روزمرہ)

غلط ہونا ۔ جھوٹ ہونا

ع: باطل ہے اگر دعوئیِ اعجاز کریگا

باعثِ آبرو ۔ (ف ۔ م)

عزت کا سبب ۔ عزت کا ذریعہ

ع: جو باعثِ آبرو ہے وہ گوہر دے (رباعی)

باعثِ آبرو ہونا ۔ (ار ۔ ع)

عزت کا ذریعہ ہونا ۔

ع:

جو باعثِ آبرو ہے وہ گوہر دے

باعث نہ ہونا۔ (ار۔ روزمرّہ)

سبب یا وجہ نہ ہونا

ع: حُرؔ نے کہا، یا شاہ یہ باعث نہیں زنہار

باغ۔ (ف ۔ ۔ ند)

چمن ۔ دنیا (استعارہ)

ع: اس باغ سے داغوں کا چمن لے کے چلے (سلام)

باغِ اِرم (ف ۔ مر)

جنّت کا چمن

ع: پانی میں ملا عطرِ گل باغِ ارم کا

باغِ بہشت ساختہ رو ہونا۔ (ار ۔ فقرہ)

بہشت کا چمن بھی محض بناوٹی ہونا۔

ع: باغِ بہشت ساختہ رو ان کے سامنے

باغِ بے خزاں۔ (ف ۔ ص)

۱۔ ہمیشہ پُر بہار رہنے والا باغ (استعارے)

۱۔ وہ باغ جس پر کبھی خزاں نہ آئے۔

۲ شاعری کبھی فنا نہ ہوگی۔ کلام لافانی ہونا

ے ہاں، بعد فنا سخن نشاں ہے میرا

دنیا میں یہ باغِ بے خزاں ہے میرا (رباعی)

باغ پامال ہونا (ار ۔ مح)

پھولا پھلا چمن برباد ہو جانا

گھر اجڑ جانا ۔ یادگار مٹ جانا

ع: پامال ہو گیا حسنِ مجتبیٰ کا باغ

۲۔ فاطمہ کی اولاد پر زوال آنا (استعارہ)

ع: آماں کا باغ ہوتا ہے جنگل میں پائمال

باغ دکھانا (ار ۔ مح)

۱۔ گلستانِ جنت کی پیشین گوئی کرنا۔ ۲۔ دھوکا دینا

ع: باغ جو مجھ کو دکھایا ہے اسے کیا جانے

ے کون سا باغ تجھے شاہ نے دکھلایا ہے

کہیں کوثر کے تو چھینٹوں میں نہیں آیا ہے۔

باغِ جہاں (ف ۔)

دنیا کا چمن استعارہ: دنیا

ع: کم چلتی ہے ایسی بھی ہوا باغِ جہاں میں

باغِ دنیا۔ (ف ۔ مر)

تشبیہ ۔ دنیا ۔ چمن ۔ عالم

ع: دنیا کا باغ بھی ہے عجب پُر فضا مقام

باغِ زہرا۔ (کنایہ)

جناب فاطمہ کی اولاد مُراد ہے۔

ع: باغِ زہرا میں نسیم سحری جاتی ہے

غل تھا، دربارِ سلیماں میں پری جاتی ہے

باغِ سخنوری ۔ (ف ۔ استعارہ)

کلام و بیان کا چمنستان ۔ شاعری کا گلستان

ع: رنگیں ہے جن کے وصف سے باغِ سخنوری

باغِ شباب۔ (ف ۔ ص)

استعارہ! نوجوانی

ع: سبزہ ابھی نمود ہے باغِ شباب میں

باغِ فردوس (ف ۔ صد)

جنت کا چمن

ع: باغِ فردوس دکھاتا ہے مجھے اپنی بہار

باغ لٹنا۔ (ار ۔ مح ۔ خاندان شہید ہو جانا۔

تباہ ہو جانا۔ خاندان کو باغ سے استعارہ کیا ہے۔

ع: اک عمر کا ریاض تھا جس پر، لٹا وہ باغ

باغِ محمدی (ف ۔ ر) آنحضرت کا چمن

استعارہ: آں حضرت کا خاندان ۔ اہلبیت۔

ع: باغِ محمدی کا وہ تازہ نہال تھا۔

باغ میں آنا۔ (ار ۔ مح)

۱۔ چمن میں آ جانا ۔ ۲ ۔ سمت آ جانا

طرف داری میں آنا۔

ع: ہو گیا فاطمہ کے باغ میں آتے ہی نہال

باغ میں۔ (ا ر ۔ د)

(دنیا میں۔ (استعارہ)

ع: اس باغ میں چشمے ہیں ترے فیض کے جاری

باغی۔ (ا ر ۔ د)

مخالف۔ بغاوت کرنے والا (واحد و جمع)

ع: باغی تبر و خنجر و کیں لے کے چلے ہیں۔

باقر۔ (ع ا ۔ ند)

دیکھیے تلمیح۔

ع: باقر کہیں پڑا ہے سکینہ کہیں ہے غش

باقی رہ جانا۔ (ا ر ۔ روزمرّہ)

بچنا۔ بچ جانا۔

ع: باقی جو رفیق شہ دیں رہ گئے دو چار

باقی نہیں کوئی۔ (ا ر ۔ روزمرّہ)

اگر اب کوئی نہیں رہا۔

ع: باقی نہیں کوئی تو دغا کو خود آیئے

باقی ہونا۔ (ا ر ۔ د)

رہ جانا۔ ہونا۔ موجود ہونا۔

ع: باقی ہے مگر جسم میں ایماں کی حرارت

باکرم: (ف ۔ ص)

کرم و سخاوت والا

ع: فرمایا، جب سے اٹھ گئیں زہرائے باکرم

باک ہونا۔ (ا ر ۔ ع)

حرج ہونا۔ مضائقہ ہونا۔

ع: اظہار اسم اقدس و اعلیٰ میں کیا ہے باک

باگ۔ (ہ ۔ ر ۔ ند) گھوڑے کی لگام

ع: گر پل گئی ہوا سے ذرا باگ اڑ گیا۔ دیکھیے تصویر[1]

باگ اتار کے چڑھنا۔ (ع)

(شہسواری کا محاورہ)

ع: چاہے تو ایک طفل چڑھے باگ اتار کے

باگ پر بیٹھنا۔ (ا ۔ ہ ۔ ع)

باگ پر اکدم (بے تحاشہ) گر پڑنا۔

ع: گھوڑے کو کسی باگ پہ بیٹھتے نہیں دیکھا

باگ پر موڑنا۔ (سواروں کا ع)

تو۔ گھوڑے کی باگ کسی دوسرے گھوڑے کی طرف موڑنا

ع: کل پھر گئی جس باگ پہ جس نے جسے موڑا۔

باگ پکڑ لینا۔ (تلمیح)

حر نے امام حسین کے گھوڑے کی باگ کربلا کے راستے میں پکڑ لی تھی۔ (استعارہ)

روک لینا۔ سدّ راہ ہونا۔

ع: مجھ سے ہیں باگ پکڑ لینے پہ آزردہ حضور

باگ پھرانا: گھوڑے کی باگ موڑنا۔

گھوڑے کا رُخ دوسری طرف کرنا۔ پھرانا۔

ع: باگ گھوڑے کی پھرانا تھا کہ برچھی کھائی۔

باگ تھامنا (ہ)

۱۔ دشمن کے گھوڑے کی باگ پکڑ لینا۔ ۲۔ باگ کھینچ لینا۔

ع: ہاں تھام لو باگ اس کے فرس کی تو مزا ہے

باگ چھوٹنا۔ (ا ۔ ہ ۔ ع)

۱۔ گھوڑے کی باگ ہاتھ سے گر جانا۔ بے قابو ہو کر گھوڑے کی باگ ہاتھ سے گر جانا۔

۲۔ بیہوش ہو جانا۔

ع: چھوٹی جو باگ، پاؤں فرس کے بھی رک گئے

باگ چھیڑنا۔ (ص)

آہستہ سے باگ کھینچنا۔ گھوڑا آگے بڑھانا۔

ع: چھیڑ کر باگ فرس کو جو ذرا گرمایا

باگ کا گردن میں ڈالنا۔ (حسن تعلیل)

ع: گردن میں ہاتھ، باگ نے ڈالے ہیں پیار سے

باگ لینا۔ (۲) باگ کھینچ کر گھوڑا بڑھانا۔

باگ کھینچنا۔

---

[1] گھوڑے کی باگ ڈال کر کے سواری کرنا مشکل ہوتا ہو۔ انیس نے اس طرف اشارہ کیا ہے۔

باگ کو پھیرنا۔ (ج)

میدانِ جنگ میں گھوڑوں کو واپس لے آنا۔

ع: جو بھاگے تھے ان لوگوں نے باگوں کو تھا پھیرا

باگوں کو کسنا۔ (سواروں کا محاورہ)

۱۔ مستعد رہنا۔ ہوشیار رہنا

۲۔ باگیں کھینچنا۔ (استعارہ: تلوار سے)

ع: بجلی سی دونوں باگوں کو کستی چلی گئی۔

باگیں۔ (جمع)

گھوڑے کی باگ۔ لجام

ع: گھوڑوں کے کہیں زین، کہیں باگیں، کہیں پاکھر۔

باگیں اٹھی ہونا (ہ۔ ار)

گھوڑوں کی باگیں کسی ہوئی ہونا۔

ع: باگیں اٹھی ہوئی ہیں کمیت و سرنگ کی۔

باگیں کھینچنا۔ (فوجی۔ ع)

گھوڑوں کی باگیں آگے بڑھانے کے لیے کھینچ لینا

باگ کسنا۔ (استعارہ:)

ع: باگوں کو ادھر فوجِ ستمگار نے کھینچا۔

باگیں لینا۔ (ار۔ ع)

گھوڑے کی باگیں کھینچنا۔ گھوڑے آگے بڑھانا۔

ع: گھوڑوں کی پیس سواروں نے باگیں، علم بڑھا۔

بالادوی۔ (ف۔ ص)

۱۔ کودنا۔ اچھلنا۔

۲۔ تیز رفتاری۔ (داستان)

ع: بالادوی میں اوج ہما اس سے پست تھا۔

بالائے سر لانا۔ (ار) نیا حملے کے لیے سر پر لانا۔

ع: بالائے سر جو ڈانڈ کو لایا وہ خیرہ سر۔

بالائے سر ہونا۔ (ار۔ ع)

سر اونچے ہونا۔ سر کے اوپر ہونا۔

ع: بالائے سر کھڑے ہیں رسول فلک مقام۔

بال اَٹے ہونا۔

بالوں پر خاک پڑی ہونا۔

ع: آنسو ہیں رواں، خاک میں سب بال اَٹے ہیں

بال الجھے ہونا۔ (ہ۔ بر۔ ر) پریشان حال ہونا۔

بال پریشان ہونا۔ بال سنوارے ہوئے نہ ہونا۔

ع: منہ چاند سے اور الجھے ہوئے گیسوؤں کے بال

بال بکھرانا۔ (ہ۔ ع)

مصیبت کے وقت بال پریشان کرنا۔

اظہارِ غم کرنا۔

ع: یا فاطمہ! میں لٹتی ہوں بکھراؤ سر کے بال

۲: بکھرا کے بال اہلِ حرم پیٹنے لگے۔

۳۔ (استعارہ)

ع: کھینچے نہ بال، حوروں نے بکھرا دیے ہیں بال

۴۔ (تشبیہ)

ع: بالوں کو وہ بکھرائیں گی جب صورتِ سنبل

بال بکھرے ہونا۔ (ہ۔ ص)

بال پریشان ہونا۔ انتہائی غم کے اظہار کے لیے

ع: ماتھا تو بھرا خاک میں اور بکھرے ہوئے بال

ع: ۲۔ دیکھا کہ فرش ہیں خاک پہ بکھرے ہوئے ہیں بال۔

بال بھر کا رستہ ہونا۔ (ہ۔ ع)

انتہائی نزاکت ہونا

ع: رستہ تو بال بھر کا ہے اور لاکھ پیچ ہیں

بال بیکا۔ (ہ۔ روزمرہ) (سلام)

نقصان۔ برائی۔

ع: غضب تھا جو زخموں میں کھبے یہ خار

ترا بال بیکا کوئی اور نہیں

بال بیکا ہونا۔ (عو۔ ع)

نقصان پہنچنا۔ نقصان ہونا۔

ع: بیکا ہو دشمنوں کا رشتہ دیں کے بال اگر؟

بال پریشان کرنا۔ (ا ر ۔ ع)
کسی عزیز کے سوگ اور ماتم میں، یا کسی سخت مصیبت کے وقت سر کے بال کھول دینا۔
ع: گبرا سے کہا بال کرو اپنے پریشاں۔

بال پریشان ہونا۔ (ا ر ۔ ع)
بال کھلے ہونا ۔ بال بکھرے ہونا۔
ع: زینب تھی بے حواس، پریشان سر کے بال

بال کھلے ہونا۔ (ہ)
۱۔ پریشان حال ہونا۔
۲۔ پریشانی میں سر کے بال کھلے ہونا۔
ع: چہرے تو فق ہیں اور کھلے ہیں سروں کے بال

بالی۔ (ہ ۔ ا ۔ مو)
بچی ۔ پیار کا نام ۔ چھوٹی سی بچی۔
ع: دیکھا یہ کہہ کے بالی سکینہ کو پاس سے
" ۲۔ ناگاہ آکے بالی سکینہ نے یہ کہا

بالیدہ ہونا۔ (ا ر ۔ ع)
مارے خوشی کے پھول جانا۔
ع: اور بالیدہ ہوا اُس کے پر حرف وہ شرر
" ۲۔ تازگی آجانا ۔ مسرور ہو جانا
ع: بالیدہ ہوا شہ کی صدا سن کے وہ جرار
۳۔ پر بہار ہونا ۔ پروان چڑھنا۔
ع: کیوں نہ بالیدہ ہو، اس کا چمن جاہ و جلال

بام و در و دیوار (ف ۔)
بالا خانے ۔ مکانات اور دیواریں ۔ ہر چیز۔
ع: تسلیم کو جھکنے لگے بام و در و دیوار۔

بامبی میں سر کھینچنا۔ (ا ر ۔ ع)
سانپ کا اپنے سوراخ میں گھس جانا
سر سکیڑ لینا۔
ع: سر خوف سے بامبی میں ہر اک مار نے کھینچا

بامبی۔
سانپ کے رہنے کا سوراخ ۔ بل
ع: بامبی سے منہ نکالا ہے، مار سیاہ نے

بانٹنا۔ (ہ ۔ مص)
تقسیم کرنا ۔ عنایت کرنا یا بخشش کرنا
ع: محبوب خدا بانٹتے ہیں خلعت رحمت

بانکپن (ہ ۔ ص)
ٹیڑھا پن ۔ آڑا ہونا ۔ گھوڑے کی طرف اشارہ ہے
ع: قامت میں کجی چال میں وہ بانکپن اس کا

بانو۔ ا۔ (ع ۔ ا ۔ مو)
بیوی ۔ ۲ خاتون ۔ عورت
امام حسین علیہ السّلام کی زوجہ کا نام ۔ شہر بانو تھا۔
ع: بانوئے دو عالم سے بھی ہے آخری رخصت

بانوئے نیک نام: (اضافت تشبیہی)
بانو ۔ دا کو حضرت شہر بانو
ع: بانوئے نیک نام کی کھیتی ہری رہے

بانی ۔ (ف ۔ اسم فاعل)
۱۔ بنیاد رکھنے والا ۲۔ عادی ۔ بدخصلت ۔ بدطینت
ع: بولا خبر یہ سن کے وہ بانی ظلم و جور

بانیٔ حسد۔ (ف ۔ ص)
حاسد ۔ جن کی طینت میں حسد ہو۔
ع: اس طرح بڑھ کے بیٹھتے تھے وہ بانی حسد

بانیٔ ستم۔ (ف ۔ ص)
ظلم کی ابتدا کرنے والے ۔ ظالم۔
ظلم کے بانی ۔ بنا رکھنے والے۔
ع: اچھا کنارِ نہر وہیں، بانی ستم

بانیٔ شر۔ (ف ص)
۱۔ شریر ۔ فسادی ۔ ۲۔ جنگ کی بنیاد رکھنے والے
ع: دونوں آنکھیں ابل آئیں کہ ڈمے بانی شر

باوفا ہونا۔ (ار۔ فعل ناقص)
وفادار ہونا۔ وعدہ پورا کرنا
ع: لونڈی ہے فاطمہ کی کنیزوں میں باوفا

باہر۔ (ع۔ اسم مفعول) روشن۔ کھلا ہوا۔
(حجت باہر) روشن دلیل۔ برہان تما۔
ع: یہ آیت ایمان ہے یہ ہے حجت باہر

باہم۔ (ار۔ ف)
ہمراہ۔ ساتھ ساتھ۔ ملی جلی۔
ع: سرننگے تھیں پیچھے کئی سیدانیاں باہم
۲۔ جڑے ہوئے۔ ملے ہوئے
ع: باہم صفت تیر و کماں ابرو و مژگاں

باہم سفر کرنا۔ (ار۔ ع)
ساتھ ساتھ ہونا۔
ع: باہم یونہیں جہاں سے کریں آخری سفر

باہر سدھارنا۔ (ہ۔ روزمرہ)
۱۔ گھر سے باہر جانا۔ ۲۔ وطن چھوڑنا
ع: باہر سدھارے یا ابھی ہیں ان سے کچھ کلام

باہوں کو گردن میں ڈال دینا۔ گلے ملنا۔
ع: گردن میں مرے ڈال دو باہوں کو برادر

باہیں گردن میں ڈال دینا۔
گردن میں ہاتھ ڈال دینا۔ (ہ۔ ب)
ع: ننھی سی باہیں باپ کی گردن میں ڈال دیں

ب۔ ب

ببر۔ (ع۔ ار۔ مذکر)
۱۔ ایک درندہ جو شیر کا دشمن ہوتا ہے۔
۲۔ شیر ببر۔ وہ شیر جس کی گردن پر بال ہوں۔
ع: جھنجھلا کے گونجتا ہو نیستاں میں جیسے ببر

ب۔ پ

بپا ہونا۔ (ار۔ ف)
برپا ہونا۔ واقع ہونا۔ دھوم ہونا۔ شور ہونا۔
ع: ہر گھر میں بپا ہوئے گی اک مجلس ماتم

بپھرا ہونا۔ (ہ۔ ع)
غصے میں بھرا ہونا۔ (بپھرا ہوا) غصے میں بھرا ہوا
بگلا ہوا۔ غصے میں دیوانہ
ع: بپھرے ہوئے اسد کہیں تلواریں کھاتے ہیں۔

بپھرا ہوا۔ (ہ۔ ع)
ع: بپھرا ہوا مقتل میں غضنفر نظر آیا۔

بپھرا ہونا۔ (۲) (ہ۔ ص)
خشمناک۔ غصے میں بھرا ہوا۔
ع: تھا یہ بپھرا ہوا عباس مرا شیر جواں

بپھر کر آنا۔ (ہ۔ ع)
تشبیہ: غصے میں بپھرے ہوئے آنا۔
ع: بچے آتے تھے کہ بپھرے ہوئے شیر آتے تھے۔

ب۔ ت

بتلانا۔ (قدیم) ار۔ عم۔ روزمرہ)
بتانا
ع: دل سے کہا بتلا کریں اب کیا کروں تدبیر۔

بتلاؤ۔ (دلی۔ عم۔ بولی)
بتاؤ۔ (لکھنؤ اور دلی)
ع: بتلاؤ کس طرف ہے مرا لال مہ لقا۔
۲۔ ع: بتلاؤ لقب فاتح صفین ہے کس کا؟

بتول: (ع۔ ص)
دنیا سے علیحدگی اختیار کرنے والی۔
حضرت فاطمہ کا لقب۔

ع ۱۔ آنکھوں سے مس کروں میں مزارِ بتول کو
دکھلا دے جلد مرقدِ سبطِ رسول کو
ع ۲۔ رونے کو بتول آئی تھیں میدانِ ستم میں

ب ۔ ٹ

بٹھلا لینا۔ (بٹھلا لیا) (عم ۔ ر)
(قدیم) بٹھا لینا۔ (بٹھا لیا)
ع: بٹھلا لیا حسین نے زانوئے پاک پر

بٹھلانا۔ (عم ۔ زبان ۔ دلّی) قدیم
بٹھانا۔
ع: ۱۔ بٹھلا دو ہاتھ تھام کے اکبر کی لاش پر
ع ۲۔ سر کاٹ لیے دونوں کے بٹھلا کے برابر

ب ۔ ج

بجا کہنا۔ (اد ۔ روزمرّہ)
درست کہنا ۔ صحیح کہنا ۔ سچ بولنا ۔
ع: بولا وہ ، اشہد باللہ بجا کہتے ہیں ۔

بجا کیا۔ (اد ۔ روزمرّہ)
درست کیا ۔ صحیح کیا ۔
ع: بی بی نے دی غلام کو رخصت ، بجا کیا

بجا ہونا۔ مناسب ہونا ۔ اچھا ہونا
ع: ہوں تیر اجل کا جو نشانہ تو بجا ہے ۔

بجز۔ (ف)
سوائے ۔ علاوہ ۔
ع: پر اتنست نبی ہے ، بجز صبر کیا کریں ۔

بجلی بن جانا۔ (اد ۔ ع)
استعارہ: بجلی کی طرح اڑنے لگنا ۔ چمکنے لگنا
ع:
بجلی کبھی بنا ، کبھی رہوار بن گیا ۔

بجلی چلنا۔ (اد ۔ ع)
بجلی ۔ استعارۃً تلوار ۔
بجلی چلی ۔ تلوار چلی ۔ تلوار چمکی
ع: آگ برسانے کو بجلی سوئے جنگاہ چلی

بجلی سا گزر جانا۔ (اد ۔ ع)
تشبیہہ: آناً فاناً ادھر سے اُدھر چلا جانا ۔
ع: بجلی سا گزر جاؤں گا ہر بار صفوں سے

بجلی سے بیقرار:
بجلی سے زیادہ تیز رفتار ۔
بجلی سے زیادہ تڑپنے والا ۔
ع: صرصر سے تند و تیز ، تو بجلی سے بیقرار

بجلی کا تڑپ کے گرنا۔ (اد ۔ ع)
بجلی تڑپتی ہوئی گرتی ہے ۔ لوٹ پوٹ کرتی ہوئی ۔
ع: بجلی تڑپ کے گرتی ہے جس طرح کوہ پر

بجلی کی بجلی ہونا۔ (اد ۔ ب)
بجلی بجلی ہے ۔ صفت: بجلی کی صفت رکھنے والی ۔
ع: بجلی کی تو بجلی ہے یہ ۔ تلوار کی تلوار

بجلی کی تڑپ: (اد ۔ ص)
بجلی کا چمکتے ہوئے آناً فاناً ادھر سے اُدھر جانا ۔
ع: بجلی کی تڑپ کا بھی یہ عالم نہیں دیکھا ۔

بجلی کی تیغ ہونا۔ (اد ۔ ب)
تلوار بجلی ہی بنی ہونا ۔
ع: بجلی کی تھی جو تیغ ، تو گھوڑا تھا ہوا کا

بجلی کے رنگ ڈھنگ دکھانا۔ (اد ۔ ع)
(تلوار کے لیے) ۔ بجلی کی سی چمک اور تڑپ دکھانا ۔
ع: دکھلائے تیغ تیز نے بجلی کے رنگ ڈھنگ

بجلی گرنا۔ (اد ۔ ع)
قہر الٰہی نازل ہونا ۔ تلوار کی چمک
ع: ایک بجلی تھی ، مگر لاکھ جگہ گرتی تھی ۔

۲۔ استعارہ: تلوار کا وار ہونا۔

ع: بجلی گری شقی کے سر پر بصد عتاب پر

بجہاں۔ (ف)

پوری دنیا میں۔ سارے جہان میں

ع: شہر بجہاں روم سے تا شام ہے کس کا

ب ۔ چ

بچانا۔ (ہ۔ ر)۔ محفوظ کرنا۔

ع: زخموں کے لیے تن کو زرہ سے نہ بچانا۔

۲۔ (ہ۔ ر)

محفوظ کرنا۔ حفاظت کرنا۔

ع: فرزند کے صدمہ سے برادر کو بچانا

بچپن پہ نہ جانا۔ (ار۔ ع)

بچپن پہ نظر نہ کرنا۔ عہد طفلی کی طرف دھیان نہ کرنا۔ یہ نہ سوچنا کہ بچے ہیں۔

ع: بچپن پہ خاندان اولوالعزم کے نہ جائیں۔

بچپن سے تیغ باندھنا۔ (ار۔ ع)

عہد طفلی سے تلوار کی لڑائی دیکھنا

ع: ہم نے بھی تیغ باندھی ہے بچپن سے یا امام

بچپن کا خادم (ار)

۱۔ عہد طفلی سے خدمت کرنے والا ۲۔ دیرینہ ساتھی۔ دوست ۳۔ ہمدرد۔ مددگار

ع: بچپن کا جو خادم ہے، کچھ اس کا بھی تو حق ہے

بچپن کا خیال آنا۔ (ار)

بچپن کا واقعہ یاد آنا۔ زمانہ یاد آنا۔ بچپن کی باتیں یاد آنا۔

ع: بچپن کا خیال آیا، تو رونے لگے شبیر

بچپن کا دوست۔ (ار۔ ر)

ع: بچپن کا مرا دوست جدا ہوتا ہے بہنا

بچپن کا نمک خوار:

بچپن سے ساتھ رہنے والا۔ بچپن کا ساتھی۔

ع: اس وقت کہاں جائے یہ بچپن کا نمکخوار

یہاں نمکخوار، ناچیز اور ہیمیداں کے معنی میں نظم کیا ہے۔

بچپن کی الفت: کمسنی کی دوستی۔

ع: بچپن کی تو الفت سے مری آپ ہیں آگاہ

بچپن کی غفلتیں ہونا۔ بچے بچپن میں عام طور پر ہر کام سے غفلت کرتے ہیں۔

ع: بچپن کی غفلتیں یہ نہیں مر کے آئے ہو (ایہام)

بچپنے کے سوا۔ (عو۔ بول چال)

بچپن کی عادت یا باتوں کے علاوہ بھولے پن کے سوا۔ الھڑ پن کے علاوہ۔

ع: اس ضد کو بچپنے کے سوا اور کیا کہوں

بچپن کے غلام۔ عہد طفلی کے ساتھی

مراد حبیب ابن مظاہر۔

ع: تو تو بچپن کے غلاموں سے بھی کچھ تیز رہا

بچشم تر۔ پرنم آنکھوں کے ساتھ۔

آنسو بھری آنکھوں سے

ع: قدموں پہ گر پڑے علی اکبر بچشم تر

بچنا۔ (ہ۔ ر)

الگ ہونا

ع: فتنہ و شر سے بچا، ہو گیا انجام بخیر

بچوں پہ تباہی آنا۔ بچے یتیم ہو جانا۔

ع: پردیس میں آئی مرے بچوں پہ تباہی

بچوں کو سنبھالنا۔ (ہ۔ ع)

دیکھ بھال کرنا

ع: بچوں کو سنبھالوں گا، کہ ناموس نبی کو

بچہ۔ (ہ۔ ر۔ ند) لڑکا۔ پیار کے لہجے میں

ع: تلواروں میں بچے کو مرے چھوڑ کے آیا۔

بچہ سمجھنا۔ (ہ۔مج)

نا سمجھ جاننا

ع: بچے ہیں شیر کے جنھیں بچہ سمجھتی ہیں

بچھ بچھ جانا۔ (ہ۔عم۔مج)

(صفیں بچھ جانا)۔ کٹ کٹ کے زمین پر گر جانا۔

ستھراؤ ہو جانا۔

ع: بچھ بچھ گئیں صفوں پہ صفیں وہ جہاں چلی۔

بچھڑ چکنا۔ (ہ۔مج)

الگ ہو جانا۔ مر چکنا۔

ش بھائی بچھڑ چکا ہے سرِ مشرقین سے
اب نوجوان پسر کی ہے رخصت حسین سے

بچھڑنا۔ (ہ۔مص)

الگ ہونا۔ جدا ہونا۔

ع: بچھڑیں گے تم سے گر بچے تو صدمہ یہی ہے بس

۲۔ چھوٹنا۔ علحدہ ہونا۔

ع: ننھے سے دل کو ماں سے بچھڑنے کا درد تھا۔

۳۔ شہید ہونا۔ مرجانا کے معنی میں نظم کیا ہے۔

ع: غربت میں قافلے سے بچھڑنا نہ چاہیے۔

۴۔ چھوٹنا ہمیشہ کے لیے الگ ہونا۔

ع: چھٹتی نہیں تم آج بچھڑتا ہوں میں ماں سے

۵۔ مرنے کے بعد چھوٹنا۔

ع: اٹھارھویں برس میں پدر سے بچھڑتے ہو۔

۶۔ علحدگی کا صدمہ۔ چھوٹنے کا رنج۔

ع۔ ٹھلا دیا بیٹے کے بچھڑنے کے الم نے

بچے جئیں۔ (عو۔دعائیہ کلمہ) اللہ بچوں کو جیتا رکھے

ع: بچے جئیں ترقی اقبال وجاہ ہو

بچے کو کھو کے۔ (ہ۔مج) بچہ کو دفن کرنے کے بعد۔

ش چاروں طرف جلال میں جاتے تھے اس طرح
بچے کو کھو کے شیر تڑپتا ہے جس طرح

س بچے کو دفن کر کے پکارا وہ ذی وقار
اے خاکِ پاک حرمتِ مہماں نگاہ دار

اے کربلا کی پاک صاف زمین! اس چھوٹے سے مہمان کی تکلیف کا خیال رکھیو۔

اب تک میری تحقیق کے مطابق یہ فارسی مصرع میر انیس کا ہے۔

بچے کہیں۔ (اد۔روزمرہ)

میرے بچے کہیں پریشان حال ہیں اور میں کہیں

ع: بچے کہیں تباہ ہیں، خادم کہیں تباہ

بچے مرے۔ (عو۔زبان د)

(میرے بچے) میرے پیارے بیٹے۔

ع: بچے مرے دیکھا ترے مرنے کے دن نہ تھے

ب۔ح

بحال زار۔ (ف) فریاد کرتے ہیں

ع: سینوں کو پیٹتی تھیں خواصیں بحالِ زار

بحال زار آنا۔ (اد۔مج)

روتے ہوئے آنا۔ فریاد کرتے ہوئے جمع ہونا۔

ع: یہ سن کے ساری بی بیاں آئیں بحالِ زار

بحرِ خوں میں ڈوبنا۔ (اد۔مج)

قتل ہونا۔ شہید ہونا

ع: ڈوبے گا بحرِ خوں میں دو عالم کا بادشاہ

بحرِ عطا۔ (د۔ف۔م)

عطا و بخشش کا سمندر (استعارہ)

کنایہ: امام حسین سے

ع: کیا ساتھ دیا پیاس میں اس بحرِ عطا کا

بحرِ فنا۔ (ف۔م)

موت کا سمندر (اضافتِ تشبیہی)

استعارہ: تلوار کی کاٹ

ع: گھاٹا اس کا نہ تھا بحرِ فنا کا تھا کنارہ

بحرِ فنا کی موج آنا۔ (ار ۔ مح)
موت کی خبر آنا۔
ع: موت آتی ہے دریا کی طرح بحرِ فنا کی

بحر کا ساحل چھوڑنا۔ (مح)
۱۔ مارے ڈر کے دریا کا ساحل سے ہٹ جانا
۲۔ پانی سوکھ جانا۔
ع: ناگہ پناہ چھوڑ کے ساحل کو بحر نے

بحرِ مصیبت۔ (ف ۔ ار)
مصائب و آلام
ع: پہنچیں جناں میں بحرِ مصیبت کو جھیل کے

بحرِ موّاج۔ (ف ۔ مص)
موجیں مارتا ہوا سمندر۔ متلاطم سمندر
ع: بحرِ موّاج فصاحت کا تلاطم کردوں۔

بحر و بر۔ (ف ۔ مر) خشکی و تری
ع: نہ بحر میں پیاسوں کا ٹھکانا ہے نہ بر میں

بحر و بر کی تحصیل (ار ۔ ب)
مال و دولت کمانا۔ (ملنا)
ع: شاہوں کو نصیب بحر و بر کی تحصیل (رباعی)

بحر و بر کی تحصیل ہونا۔
دنیا بھر کی جاگیر کا نصیب ہونا۔
ع: شاہوں کو نصیب بحر و بر کی تحصیل

بحرِ وفا۔ (اضافت تشبیہی)
وفاداری کا سمندر۔ وفا کا مجسمہ
ع: گوہرِ بحرِ وفا، نیرِ دیں، دُرِ نجف

بحق۔ (ع ۔ کلمہ)
واسطے سے ۔ وسیلے سے
ع: یا رب بحق گوہرِ دندانِ مصطفےٰ

بحل کرنا۔ (ار ۔ بول چال) معاف کرنا
ع: شافعِ حشر نے خوش ہو کے بحل کی تقصیر۔

۲۔ (ار ۔ مح)
(دودھ بخشنا) معاف کرنا۔ درگزر کرنا
ع: جا، صدقے ہو کر دودھ بھی میں نے بحل کیا۔

ب ۔ خ

بخت پانا۔ (ار ۔ روزمرہ)
مقدر پانا۔ تقدیر ملنا۔
ع: بخت پائے ہیں سکندر کے غلاموں نے

بخت کا پہنچا دینا۔ (ار ۔ بول چال)
تقدیر کا لے جانا۔ قسمت کا پہنچا دینا
ع: بخت نے ڈیمے سے پہنچا دیا کعبے کی طرف

بخدا۔ (ف ۔ قسم)
خدا کی قسم۔
ع: بخدا فارسِ میدانِ تہوّر تھا حُر
۲۔ یقیناً ۔ بیشک
ع: بخدا فارسِ میدانِ تہوّر تھا حُر

بخشانا۔ (ار ۔ لکھنؤ ۔ بول چال)
بخشوانا۔
ع: جناب والدہ صاحب سے دودھ بخشائیں

بخشش امت۔ (ف ۔ مر)
مسلمانوں کی مغفرت
ع: مجھ کو ہوتا نہ اگر بخشش امت کا خیال

بخشے اسے خدا۔ (عو ۔ کلمۂ دعا)
اللہ اس کی مغفرت فرمائے۔
ع: ہر عون کیا عقیل تھا، بخشے اسے خدا
(حضرت زینب کے بڑے بیٹے کا نام)

ب ۔ د

بدخصال۔ (ف ۔ مص) بدخصلت۔ بدعادت
ع: جب سن سے آئی مریہ کسی بدخصال کے

بدخواہ ہونا ۔ (ار ۔ ر)

۱ ۔ دشمن ہونا ۔ ۲ عزت کا خواہاں ہونا ۔

ع : "بدخواہ خاندان رسالت پناہ تھے ۔

۲ ۔ دشمن ہونا ۔ مخالف ہونا ۔

دشمن کے ہوا خواہ ہوئے ، دوست کے بدخواہ

بدذات ۔ (ار ۔ ص)

بدقوما ۔ ذلیل ۔ کمین صفت

ع : تب کہنے لگا جوڑ کے ہاتھوں کو وہ بدذات ۔

بدر ۔ (ع ۔ ار ۔ مو)

جنگ بدر ۔ اسلام کی پہلی جنگ ، دیکھیے تلمیح ۔

ع : گر بدر میں وہ شیر پئے جنگ نہ جاتا

بدرالدجیٰ ۔ (ع ۔ ص)

تشبیہہ : تاریکی کا چاند ۔ روشنی ۔ چاندنی

ع : بدرالدجیٰ حسین ہیں ، شمس الضحیٰ علی

بدر کمال ۔ (ع ، ف ۔ مر)

استعارہ : چودھویں کا چاند

ع : آیا زوال اس پہ جو بدر کمال تھا ۔

بدر پیشانی ۔ (ف ۔ مر)

تشبیہہ : ۔ پیشانی کے سجدے کا نشان

پیشانی کا چاند ۔

ع : بدر پیشانی سرور کا جو ہے سر میں خیال

بدر کا خجل ہونا ۔ (ار ۔ ب)

چاند کا شرمندہ ہونا ۔ چاند بھی شرمندہ ہے ۔

ع : چاندوں سموں سے بدر خجل نعل سے ہلال

بدصفات ۔ (ف ۔ ص)

بدخصلت ۔ کمینہ ۔ ذلیل ۔ بدعادت

ع : دریا پہ تھا یہ حال ہر اک بدصفات کا ۔

بدعت کرنا ۔ (ار) وہ کام جو سنت رسول کے خلاف ہو

ع : بدعت نہ کرو ، ہاتھ نہ سید پہ اٹھاؤ ۔

برق تاب :

استعارہ : بجلی کی طرح چمکنے والی اور گر کر جان لینے والی تلوار

ع : دریا نہ تھمتا خوف سے اس برق تاب کے

(حسن تعلیل اور صنعت ایہام تناسب)

بدکار ۔ (ف ۔ ص)

عادات ، خصائل ، طینت ، عادت اور بدی کا نمونہ

ع : بدکار و بدخصال و بدافعال و بدگہر

بدکیش ۔ (ف ۔ ص) کمینہ

ع : بے جاں کیا کوئی سرکش ، کوئی بدکیش لب گور

۲ ۔ بدطینت ۔ بدعادت ۔

ع : بدکیش کوئی دیکھا تھا تیر کا چلہ

بدگہر ۔ (ف) بدذات ۔ ذلیل

ع : سیراب ہو چکا جو وہ سفاک و بدگہر

بدل کرنا ۔ (ار ۔ عم ۔ روزمرہ)

بدل لینا ۔ ایک چیز سے دوسری چیز بدل لینا ۔

ع : بچپن میں اس بقا کو فنا سے بدل کرو ۔

بدلی چھا جانا ۔ (ار ۔ مح)

بدلی ۔ بادل کا مونث ۔ چھوٹا بادل ،

غم کی گھٹا چھا جانا ۔ (استعارہ)

ع : بدلی ستم کی وال علی اکبر پہ چھا گئی ۔

بدلی سمٹ جانا ۔ (ار ۔ مح)

استعارہ : پھیلی ہوئی گھٹا کم ہو جانا ۔

(پھیلی ہوئی فوج سہم کر یکجا ہو جانا)

ع : دہشت سے فوج شام کی بدلی سمٹ گئی

بدلی میں چاند ہونا ۔ (ار ۔ مح ۔ ایہام)

استعارہ : چاند چھپا ہونا ۔ پوشیدہ ہونا ۔ نظر نہ آسکنا

ع : تو کون سی بدلی میں ہے اے چاند ہمارے (استعارہ)

بدمغز ۔ (ف ۔ ص)
بد دماغ ۔ کج فہم ۔ مغرور
ع : بدمغز کو کمال کی دولت خدا نہ دے ۔

بدن تھرتھرانا ۔ (ا ۔ ب)
جسم کانپنا ۔ لرزنا ۔ تکلیف کی تاب نہ لا سکنا
ع : سینے میں دل ہلے گا ، بدن تھرتھرائے گا ۔

بدن زار ہونا ۔ (ا ۔ ب)
جسم کمزور اور لاغر ہونا ۔
ع : ہمت سے توانا ، پہ ریاضت سے بدن زار

بدن سے کس جانا ۔ (ا ۔ ج)
جسم سے طاقت نکل جانا ۔
ع : دل سے طاقت ، بدن سے کس جاتا ہے (رباعی)

بدن کی جان ۔ (ا ۔ روزمرہ) کنایہ : بیٹا ۔
جس سے بدن میں طاقت ہو ۔ سبب تندرستی ہونا
ع : آنکھوں کا نور ، قلب کی طاقت ، بدن کی جان ۔

بدن میں جان آجانا ۔ (ا ۔ ب)
طاقت آجانا ۔ تقویت پہنچ جانا
ع : گویا دوبارہ آگئی میرے بدن میں جان

بدن نزار ۔ جسم کمزور ۔ نحیف ۔
ع : ایمان و اعتقاد قوی ، پر بدن نزار

بدولت ۔ (ا ۔ روزمرہ)
وسیلے سے ۔ طفیل سے ۔
ع : پہنچا ہے ہر اک فیض تو حضرت کی بدولت

ب ۔ ذ

بذل و کرم ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ)
بخشش و عطا ۔ کرم و سخاوت
ے ممکن نہیں عبادت سے عبادت تیری
بذل و کرم و عطا ہے عادت تیری (رباعی)

بذلہ سنج ۔ (ف ۔ ص)
کلام کو سمجھنے والے ۔ لطف زبان سے آشنا
ع : خوش فکر ، بذلہ سنج ، سخنور ، غیور

ب ۔ ر

بر ۔ (ف ۔ ا ۔ مذ) جسم ۔ بدن
ع : تابندہ زرہ حضرت داؤد کی بر میں
۲ ۔ بدن
ع : بر میں کس کا ہے چار آئینہ جوہردار ؟
۳ ۔ جسم
ع : داؤد کی زرہ ہے اس انداز سے بر میں
۴ ۔ جسم کا اندرونی حصہ
ع : بر میں دل مجروح تپاں صورت سیماب
۵ ۔ جسم کے اوپر کا حصہ ۔ دھڑ سے اوپر کا جسم
ع : ہاتھ میں تیغ ، کماں دوش پہ ، بر میں جوشن

برات آنا ۔ (ا ۔ ب)
(استعارہ) لاش آنا ۔ میدان جنگ سے لاش لانا ۔
ع : علی کے لال کی رن سے برات آتی ہے

برآمد ہونا ۔ (ب) باہر آنا ۔ نکلنا ۔
ع : خیمہ سے برآمد ہوئے شاہنشہ عالم
۲ ۔ نکلنا ۔ برآمد ہونا ۔
ع : مثل خورشید برآمد ہوئے خیمہ سے حضور

برابر چمکنا ۔ لگاتار چمکنا ۔ لگاتار چلتی رہنا
ع : برق پھبتی ہے ، یہ چمکی تو برابر چمکی (استعارہ)

برابر دوڑنا ۔ ساتھ ساتھ دوڑنا ۔ ہمراہ دوڑنا
ع : نیچے روتے ہوئے ماؤں کے برابر دوڑے

برابر آنا ۔ (ا ۔ ج)
آدھا آدھا ہو جانا ۔
ع : اک اشارے میں برابر کوئی دو تھا کوئی چار

برادر۔ (ف۔مذ) بھائی (چھوٹا یا بڑا)

ع: فرزند کے صدمہ سے برادر کو بچاؤ۔

بُراق۔ (ع۔ا۔مذ)

آں حضرت صلعم کا وہ گھوڑا جو شبِ معراج عرش سے اترا تھا اور آپ اس پر معراج کو تشریف لے گئے تھے۔ (دیکھیے، تلمیح)

ع: اترا ہے بچوں میں پر براق آسمان سے

۲ ع: دیکھیے تلمیح۔۔

ع: غل تھا چڑھے ہیں احمدِ مرسل براق پر

بُرا کرنا۔ (ا،ل)

بدی کرنا ۔ گناہ کرنا۔

ع: دیکھو اچھا نہیں یہ ظلم، برا کرتے ہو

بُرّانِ شمشیر۔ (ف۔ص)

کاٹنے والی تلوار۔ تیز تلوار

ع: کاٹ جائیگی گلے سب کے یہ بُرّانِ شمشیر

بُرا وقت آنا۔ (ا،ح)

مصیبت کا وقت پڑنا

ع: آیا جو برا وقت تو حضرت سے جدا ہوں

بُرا یا بھلا کہنا۔ (عو۔ بول چال)

برا بھلا کہنا۔ ناراض کہنا۔ اچھا برا کہنا

ع: وہ سنے لگو گے پھر جو برا یا بھلا کہوں

برائے خالقِ اکبر۔ (قسم) واسطہ

خدا کے واسطے۔

ع: اکبر، برائے خالقِ اکبر جواب دو۔

برائے خدا۔ (قسم۔ واسطہ)

اللہ کے واسطے۔ آپ کو خدا کی قسم

ع: تبلائیے برائے خدا مجھ کو اپنا نام

برباد کر دینا۔ (ا،ب) تباہ کر دینا۔

ع: تھی سیل فنا، خانہ تن کر دیا برباد

برباد کر کے جانا۔ (ا،د۔ بول چال)

تباہی میں ڈال کر مرنے کو جانا۔ میدانِ جنگ کو جانا۔

ع: برباد کیسے جاتے ہو اکبر مرے گھر کو

برباد نہ ہونا۔ (ا،ل) تباہ نہ ہونا۔ نہ بگڑنا۔

ع: مر جانے سے میرے کوئی برباد نہ ہوگا

بربادیٔ سادات۔ (ف۔مر)

آلِ رسول کی تباہی

ع: خانہ بربادیٔ سادات کا غم ہے مجھ کو

برپا ہونا۔ (ا،ر۔ مح)

۱ بپا ہونا ۔ واقع ہونا

ع: برپا ہے اہلِ بیتِ محمد میں شور و شین

برپا ہونا۔ (ا،ر۔ مح)

۲۔ گونج جانا۔ ۳۔ پھیل جانا۔

ع: برپا ہوا جلا جل دقرنا کا رن میں غل

بُرجِ شرف۔ (ف۔مر)

کنایہ: عزت۔ اعزاز

ع: تھا متصل برجِ شرف نیرِ اعظم

۲۔ خورشید شرف، برجِ شرف میں ہوگا

۳۔ عزت و توقیر کا سرچشمہ

ع: گھر ہے وہ، ملک برجِ شرف کہتے ہیں جس کو

۴۔ شرف و منزلت کا مخزن

کنایہ: گھر۔ خیمہ

ع: خورشید مبیں برجِ شرف سے نکل آیا۔

۵۔ پیشوائی کا سرچشمہ

ع: قمرِ برجِ امامت کو غنیمت جانو

برچھی۔ (ہتھیار)

چھوٹا نیزہ۔

(دیکھیے تصویر ۹)

ع: برچھی کا نشانہ تھا کہ اس نے سنبھالی۔

۲ کبھی برچھی کی آنی تھی تو کبھی تیر کی بھال

برچھی اٹھانا۔ (ہ۔ فوجی۔ مح)
قتل کرنے کے لیے برچھیاں تیار کرنا۔ اٹھانا۔
ع: برچھی اٹھاؤ، ہاتھوں میں تیغیں علم کرو۔

برچھی پر سر چڑھانا (ہ۔ فوجی۔ مح)
شہنشاہیت کے عہد میں اپنے دشمنوں کا سر کاٹ کر
نیزے پر رکھا جاتا تھا۔ اس طرف اشارہ ہے
ع: سر چڑھیگا ترا برچھی پہ یہ اس کا ہے ثمر

برچھی کو کھانا۔ (ح۔ مح)
برچھی کا زخم لگنا۔
ع: یعقوب کے آگے جو پسر برچھی کو کھاتا۔

برچھی ہونا۔ (ہ۔ مح)
استعارۃً تکلیف دہ ہونا) دل کے لیے نشتر کا کام کرنا۔
ع: برچھی تھی دل کو فتح کے باجوں کی دھوم دھام

برچھیاں تولنا۔ (ح۔ مح)
۱۔ برچھیاں تاننا۔ ۲۔ برچھیاں دشمن کے سامنے
چمکانا۔ ۳۔ جنگ کے لیے برچھیوں کو جانچنا
ع: فوج آگے بڑھی، برچھیوں کو تول کے اک بار

برچھیاں چل جانا۔ (ہ۔ مح)
گھائل ہو جانا۔ بے چین ہو جانا۔ بیقرار ہو جانا۔
ع: برچھیاں چل گئیں اس پہ جسے دیکھا بھالا۔

برچھیاں چمکانا۔ (ح۔ مح)
برچھیاں ہوا میں لہرانا، جنگ کے لیے برچھیاں بلند کرنا

برچھیاں دو نیم ہونا۔ (ہ)
برچھیاں دو ٹکڑے ہونا۔
ع: نیزوں کے بند بند قلم، برچھیاں دو نیم

برچھیاں قلم کرنا۔ (ہ۔ مح)
برچھی کا کاٹنا
ع: اس حال میں بھی تیغ سے کیں برچھیاں قلم

برچھیاں کھانا۔ (ہ۔ مح)
برچھیوں سے زخمی ہونا۔
ع: بھیا خدا کے واسطے اب برچھیاں نہ کھاؤ
۲۔ برچھیوں کے زخم لگنا
ع: دن پھول لینے کھیلنے کے ہیں، کیوں برچھیاں کھاؤ
۳۔ برچھی کے زخم سہنا
ع: مجروح تم ہی راہ میں ہو، برچھیاں کھائے

برچھیوں اڑنا۔ برچھیوں اچھالنا۔ (ح مح)

چھاندنا:
ع: برچھیوں اڑتا تھا دب دب کے فرس رانوں سے

برچھیوں اڑنا۔ گھوڑا اڑنے کا محاورہ)
برچھی کی بلندی کے برابر اونچا اڑنا۔
بہت اونچا اڑنا۔
ع: اڑ اڑ کے برچھیوں جو اترتا تھا کھیت میں

برچھیوں کی نوکوں میں جگر ہونا۔ (ار)
۱۔ کنایہ: بیٹا دشمن کے نرغے میں ہونا
۲۔ ایہام
ع: نوکوں میں برچھیوں کی ہے شبیر کا جگر

برچھے ملنا۔ (فوجی۔ مح)
سپاہی جنگ کے وقت ہوا میں برچھے اور تلواریں
چلاتے ہیں، تاکہ حریف پر خوف غالب ہو جائے۔
ع: برچھے ملے رسالوں میں نیزے ہوئے بلند

برحق ہونا۔
حق پر ہونا۔ دین الٰہی پر ہونا۔
ع: پھر کون ہے پیمبر برحق اگر نہیں

برخلاف ہونا۔
مخالف ہونا۔
ع: تعقید سر بسر ہے فصاحت کے برخلاف

بُردبار ۔ (و ۔ ص)
دکھ دکھاؤ والے ۔ برداشت کا مادہ رکھنے والا۔
ع: سادت بُردبار، فلک مرتبت، دلیر
۲۔ سنجیدہ۔
ع: عجلت کو جانتے ہیں سُبک جو ہیں بُردبار
۳۔ (ف ۔ ر)
برداشت کرنے والا ، سمجھدار ۔
ع: جرّار بُردبار، دلاور، سخی، غیور

برس پڑنا ۔ (ار ۔ مح)
یکے بعد دیگرے اور متواتر وار پر وار ہونا ۔
ع: سن کر برس پڑا وہ جفا کار و بد گہر

برسنا زیادہ گرجنا کم ۔ ضرب المثل ۔
(جو برستے ہیں وہ گرجتے نہیں)
ع: عادت ہے برسنے کی، گرجنے کی نہیں۔

بُرِش (ف ۔ حاصل مصدر)
باڑھ ۔ تیزی
ع: چاٹا جو لہو اور برش بڑھ گئی اس کی
۲۔ کاٹ ۔ چھانٹ
ع: عالم کو دکھا دے برشِ سیفِ الٰہی ۔
۳۔ ڈر ۔
ع: اس تیغ کی برش سے زبردست ڈر تھے ۔

بُرِش میں یکتا ہونا ۔ (ار ۔ مح)
کاٹ میں نایاب ہونا ۔
ع: یکتا برش میں، جوہر ذاتی میں، قدر میں

برطرف ہونا ۔ (ار ۔ مح)
برخواست ہونا ۔ الگ ہونا ۔
ع: برطرف ہو کے عدم کے سفری ہوتے ہیں ۔

برطرفی پڑنا ۔ (ار ۔ مح) علیحدگی اور برخاست کا حکم عام ہونا۔
ع: لو برطرفی پڑ گئی، مضمون کہن کی ۔

برق دم ۔ (ف ۔ ص)
بجلی کی سی طاقت رکھنے والی
بجلی کا اثر رکھنے والی
ع: چلتی تھی بڑھ کے چار طرف تیغِ برق دم

برقِ جہاں سیر ۔ (ف ۔ ص)
وہ بجلی جو تمام دنیا دیکھ چکی ہو
استعارہ: تلوار ۔

- - - - - - - -

برقِ خاطف:
بہت تیزی سے چمکنے والی بجلی
ع: نکلی ہو نہ بدلی سے اے برقِ خاطف!
حسین آہ آتش نشاں کھینچتے ہیں (سلام)

برقِ شعلہ بار نہ ہو ۔ (ار ۔ مح) ۔ استعارہ ۔
کہیں بجلی نہ گر پڑے ۔ تلوار نہ کاٹ دے
ع: بھاگو کہیں یہ برق نہ پھر شعلہ بار ہو

برقِ طبع (ف ۔ ر) اضافتِ تشبیہی)
استعارہ: طبیعت کی بجلی ۔
وہ طبیعت جو بجلی کی طرح کام کرتی ہے ۔
ع: اے برقِ طبع کوند کے گردوں کے پار ہو

برقِ طور ۔ (تلمیح دیکھیے)
طور پر چمکنے والی بجلی (تشبیہ)
ع: صلِّ علیٰ، علَم کی چمک ہے کہ برقِ طور

برقِ غضب ۔ (ف ۔ مر)
غضب کی بجلی ۔ قہر گرانے والی بجلی
ع: برقِ غضب نے خون کا ستھراؤ کر دیا ۔

برقِ غضب آنا ۔ قہر کی بجلی گرنا
ع: کیا ہو سکے جب فرق پہ برقِ غضب آئے ۔

برقِ غضبِ حضرتِ باری ۔ اللہ کا گرایا ہوا قہر
ع: برقِ غضبِ حضرتِ باری نہیں رکھتی

---

۵ عموماً شعرا نے برطرفی ہونا ، برطرفی کرنا ، نظم کیا ہے ۔ میری نظر سے انیس کے علاوہ کسی دوسرے شاعر کا یہ محاورہ نہیں گزرا

برق کی چشمک ۔ (ار ۔ ب)
بجلی کی چمک ، کوند
جو ایک آن میں چمک کر ختم ہو جاتی ہے ۔
ع: نہ جانے برق کی چشمک تھی، یا شرر کی لپک

برق مثال ۔ (فہ ۔ ص) تشبیہ
بجلی کی طاقت رکھنے والا ۔ (گھوڑا)
ع: تھام سکتا تھا لجام فرس برق مثال

برق و شرق ۔ برق: ستارے کا طلوع ہونا ۔
شرق: سورج طلوع ہونا ۔
چمکنا ۔ دمکنا ۔ (استعارہ، تلوار)
ع: ہاں برق و شرق طور تجلا کو دیکھ لو ۔

بُرقع ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ)
عورت کے سر سے پیر تک پردہ کرنے کے لیے اوڑھنے کا سلا ہوا کپڑا ۔
ع: برقع تھا، نہ مقنع تھا ، نہ موزے تھے نہ چادر

برکت اُترنا ۔ (ار ۔ مح)
نعمتوں کا نازل ہونا ۔ افراط ہونا ۔ خوشی و شادمانی ہونا ۔
ع: اتری برکت، فاطمہ کے لال کے صدقے

برکت اُٹھ جانا ۔ (ار ۔ مح) من جانب اللہ نیک بختی دنیا سے مفقود ہو جانا
ع: ساتھ اس کے برکت خلق سے اُٹھ جائیگی ۔

برگشتگی بخت ۔ (ف)
مقدر کی خرابی ۔
ع: برگشتگی بخت نے تھا کر دیا گمراہ

برگشتہ ہونا ۔ (ار ۔ بول چال) مخالف ہونا ۔
ع: بیٹے کی خبر لو ، کہ ہے برگشتہ زمانہ

برگِ گل ۔ (ف ۔ مر) پھول کی پنکھڑی
ع: ہر برگ گل پہ قطرۂ شبنم کی وہ جھلک

برگ و بار (ف)
پھول پتے
ع: کوسوں کسی شجر میں نہ گل تھے نہ برگ و بار

برمحل پھرنا ۔ (ار ۔ مح)
موقع اور مناسب چلنا ۔ (تلوار)
موقع و محل کے مطابق جانا ۔
ع: تلوار بھی گلوں کی طرف برمحل پھری ۔

برملا ۔ (ار ۔ ق) صاف صاف برسر مجلس ۔ برسرِ عام
ع: کانوں کو حسن صوت سے حظ برملا ملے ۔

برملا کہنا ۔ (ار ۔ روزمرہ)
صاف صاف کہنا ۔ بآواز کہنا
ع: سنتا تھا میں کہ کہتا تھا اک شخص برملا ۔

برمیں ۔ (ار ۔ ر)
خشکی میں
ع: کبھی دریا میں ، کبھی بر میں ، کبھی کوہ میں تھی

بر میں ہونا ۔ (ار ۔ مح)
جسم پر ہونا ۔ بدن پر پہنے ہونا ۔
ع: تلوار تو کاندھے پہ، زرہ باپ کی بر میں ۔

برنا و پیر ۔ (ف ۔ ر)
جوان اور بوڑھا
ع: جوشن یہی ہے بازوے برنا و پیر کا

بَرّ و بحر ۔ (ق ۔ ر)
خشکی اور تری ۔ میدان اور دریا
ع: اکناف بر و بحر میں لشکر کا تھا مقام کنایۂ دنیا

برومند ہونا ۔ (ار ۔ محاورہ)
پروان چڑھنا ۔ پھولنا ۔ پھلنا
ع: ان کے سائے میں برومند ہوان کی اولاد
۲ ۔ پھلدار ہونا ۔ سرسبز ہونا ۔ ترو تازہ ہونا ۔
ع: ہر نخل برومند ہے یا حضرت ہادی

بروں سے بھلائی کرنا۔ (ہ۔ مقولہ)

بدوں کے ساتھ نیکی کرنا

ع: آپ کرتے ہیں بروں سے بھی بھلائی مولا!

برہم ہونا۔ (ار۔ روزمرّہ)

غصّہ کرنا۔ بگڑ جانا۔ ناراض ہونا

ع: برہم ہیں سرکشی پہ سواران شام کی

ع: ۲۔ برہم ہوں تو آجائے زمانے پہ تباہی۔

برہم نہ ہو۔ (ار۔ روزمرّہ)

غصہ نہ کرو۔ غصّے میں نہ آؤ

ع: برہم نہ ہو تمھیں سر شبیر کی قسم

برہمی ہونا۔ (ار۔ ب)

ناراض ہونا

ے جس پر یہ برہمی ہے، وہ سب جانتی ہوں میں
غصّے کی آنکھ، کاہے کو پہچانتی ہوں میں

برہنہ پا۔ (ف۔ روزمرّہ)

ننگے پیر

ع: دیکھا کہ دوڑی آتی ہے زینب برہنہ پا

برہنہ سر۔ (ف۔ روزمرّہ)

کھلے سر

ع: بچوں کو لیکے بی بیاں دوڑیں برہنہ سر

۲۔ ننگے سر۔

ع: سیدانیوں کا غول تھا پیچھے برہنہ سر

۳۔ بے ردا۔

ع: یا شاہؑ اب نکلتی ہے بانو برہنہ سر

بری کرنا۔ (کلمۂ دعا) معاف کرنا۔ محفوظ کرنا۔

ع: اے خوف الٰہی مجھے عصیاں سے بری کر

برے وقت میں کام نہ آنا۔ (ار مقولہ)

مصیبت میں مدد نہ کرنا

ع: دوست کیسے، جو برے وقت میں ہم آئیں نہ کام

بری ہوا چلنا۔ (ار۔ رج)

ماحول اور فضا خراب ہوجانا۔ بری ریت پڑجانا۔

ع: بستان فاطمہ میں ہوا یہ بری چلی۔

بری ہونا۔ (ار۔ روزمرّہ)

الگ ہونا۔ مبرّا ہونا۔

ع: آقا ارشاد ہے کہ عصیاں سے بری ہوں

ب۔ ڑ

بڑا۔ (ہ۔ ص۔ مذ)

۱۔ مخلص بزرگ۔ حبیب ابن مظاہر کے متعلق کہا ہے۔

ے: یہ سن کے پکارا عمر سعد جفا کار
آتا ہے بڑا اسبط پیمبر کا مددگار

بڑا بول بولنا۔ (ہ۔ رج)

شیخی مارنا۔ ڈینگ ہانکنا

ع: لڑنے جو بڑا بول کوئی بول کے آیا

بڑا درنج اٹھانا۔ (ار۔ رج)

صدمۂ عظیم برداشت کرنا۔ بڑی تکلیف برداشت کرنا۔

ع: جس دم وہ گرا، شہ نے بڑا درنج اٹھایا

بڑا کشت وخون ہونا۔ (عم۔ بول چال)

بے انتہا، سخت قتل وغارت ہونا۔

ع: دریا بہے لہو کے بڑا کشت وخون ہوا

بڑھانا۔ (ہ۔ مر)

(طوق بڑھانا (اتارنا)

ع: بندے اتارو طوق بڑھاؤ، پدر نثار

بڑھتے چلے جانا۔ (ہ۔ ب)

ہردم زیادہ ہونا۔ آگے بڑھتے چلے جانا
برابر زیادہ ہی ہونا۔ برابر آگے بڑھتے رہنا۔

ع:
بڑھتے چلے جاتے تھے قدم راہِ خدا میں

بڑھ کر پکارنا۔ (ار۔ ب) ۱۔ متوجہ ہو کر پکارنا۔
۲۔ چند قدم آگے رکھ کر آواز دینا (فریاد کرنا)
ع: بڑھ کر سوئے نجف یہ پکاری وہ سوگوار۔

بڑھ کر کہنا۔ (ار۔ روزمرہ) متوجہ کر کے کہنا۔
آگے آ کر کہنا۔ سامنے آ کر کہنا۔ دوبدو کہنا۔
ع: بڑھ کر کہا غازی نے کہ او ظالم و غدار

بڑھ گئے۔ (ہ۔ ر جھپٹ کے)
ع: صفدر نے بڑھ کے میان سے لی تیغ آبدار
۲۔ آگے جا کر۔ میدان جنگ میں جا کر۔
ع: بڑھ کے عباس نے یاں بستر علم کھول دیا

بڑھ کے ہٹنا۔ (ہ۔ رخ)
آگے بڑھ کر ــــ مارے خوف کے پیچھے ہٹ جانا۔
ع: اس طرح بڑھ کے ہٹتے تھے وہ باغی خود

بڑھنا۔ (ہ۔ مص)
(میدان جنگ میں اترنا۔)
ع: زینب کے نور عین بڑھے، جب بعد حشم
۲۔ جنگ کے لیے میدان میں جانا۔
ع: ڈرتا کہ تو حسین بڑھے، تیغ اب چلی

بڑھنے نہ پائے۔ (ار۔ روزمرہ)
آگے نہ جاسکے۔
ع: بڑھنے نہ پائے، لخت دل شاہ قلعہ گیر

بڑھے آنا۔ (ہ۔ روزمرہ)
حملہ کرتے ہوئے بڑھتے چلے آنا۔
ع: سرکش جو بڑھے آتے ہیں پسپا کریں ان کو

بڑھے ہونا۔ (ہ۔ ص) زیادہ ہونا۔ زیادہ تجربہ ہونا۔
ع: عباس سے کبھی جنگ میں تھے کچھ بڑھے ہوئے

بڑی امید رہنا۔ (ار۔ رخ)
بڑا اسہارا ہونا۔ تقویت و طاقت رہنا
ع: وہ لال ہے امید بڑی رہتی ہے جس سے

بڑی امید ہونا۔ (ار۔)
بڑا اسہارا ہونا۔
سہ تم سے بڑی امید ہے زہرا کی جائی کو
بھیا! تمھی سے بیکس بہن اپنے بھائی کو

بڑے بول کا سر نیچا ہونا۔ (ار۔ ع)
شیخی کا منہ کالا۔ شیخی کا سر نیچا۔
بڑے بول کا سر نیچا۔
ع: سچ ہے کہ بڑے بول کا سر پست رہا ہے

بڑے بہادر ہونا۔ (ار۔ رخ)
طنزیہ۔ نامور مشہور ہونا۔
ع: ہاتھ ان کے نہ تھے تن پہ بہادر جو بڑے تھے

بڑی چاہ ہونا۔ (ار۔ رخ)
دلی تمنا ہونا۔ دلی خواہش ہونا
ع: بانی کی تو ہوتی ہے بہشتی کو بڑی چاہ

بڑے دکھ دکھانا۔ (ہ۔ ع)
انتہائی مصائب میں مبتلا ہونا۔
ع: سچ ہے فلک نے تم کو بڑے دکھ دکھائے ہیں

بڑے رنج ہونا۔ بہت زیادہ تکلیف ہونا۔
سخت اذیت ہونا۔
ع: شبیر کو ایذا ہے مجھے رنج بڑے ہیں

بڑے کام کر جانا۔ (ار۔ روزمرہ)
عظیم کارنامے انجام دے کر شہید ہو جانا
ع: چھوٹے تھے جو کہ سن میں، بڑے کام کر گئے۔
(صنعت تضاد)

بڑے نام کرنا۔ (ار۔ روزمرہ)
نام آور ہونا۔ مشہور ہونا۔
عزت پیدا کرنا۔ عزت بنانا
نام پیدا کرنا۔ شہرت حاصل کرنا۔
ع: مرحبا، اجرکم اللہ، بڑے نام کیے

ب ـ ز

بزرگوں کے طور ہونا ۔ (اد ۔ ب)

بزرگوں کے طریقے، انداز اور مزاج ہونا ۔

ع: یوں دیکھنے میں سب، یہ بزرگوں کے طور ہیں

بزرگوں کے نام کا دھیان ہونا ۔ (اد ۔ ع)

آباؤ اجداد کی عزت پر حرف آنے کا خیال ہونا ۔

ع: کیا مجھے ہے دھیان بزرگوں کے نام کا

بزم ۔ ١ ۔ محفل ۔ سبھا ۔ ٢ ۔ کنایتہً خوشی کے مضامین

بزمیہ مضامین ۔ خوشی اور بہار کے مضامین

ع: آدھر طرف رزم ابھی چھوڑ کے جب بزم

بزم رنگین ہو جانا ۔ (اد ۔ ع)

اہل محفل کا شاد و شاد ہو جانا ۔ محفل میں خوشی کی لہر پھیل جانا ۔

ع: وہ نظم پڑھوں کہ بزم رنگیں ہو جائے

بزمِ عزا ۔ (اد) غم و رنج کی بزم

اصطلاحاً ، مجلس

ع: ہے ماتمِ حسین کا بزمِ عزا میں جوش

ع ٢ ۔ کیا اوج ہے، کیا مرتبہ ہے اس بزمِ عزا کا

بزمِ عزا ہونا ۔ (اد ۔ ع)

فریاد و فغاں کی مجلس برپا ہونا ۔

ع: دیکھوں، کہ یاں جشن ہے واں بزمِ عزا ہے ۔

بزم کا رنگ ۔ حالات بزم کے نظم کا طریقہ ۔

مرثیہ میں کئی قسم کے بیانات ہوتے ہیں ان میں پہلا حصّہ ۔ بزم کا ۔ دوسرا رزمیہ (جنگ)

ع: بزم کا رنگ جدا، رزم کا میداں ہے جدا ۔

بزن کی آواز نکلنا ۔ (ج ۔ ع)

مارو، مارو کی صدا بلند ہونا ۔

ع: آواز بزن تیغ کی جھنکار سے نکلی

ب ـ س

بس ۔ (اد ۔ کلمہ) حرف

ع: بس آج تلک ساتھ تھا اب ہوتے ہیں تنہا

٢ ۔ فقط

ع: مہلت بس اتنی دے شہ والا کو دیکھ لوں

٣ ۔ اب

ع: چھوڑا ہمیں، بس دیکھ لیا پیار تمھارا

٤ ۔ اک دم ۔ یک لخت

ع: بس گر پڑے پسر کے برابر امام پاک

٥ ۔ رکیئے ۔ اب آگے نہیں

س ۔ غل تھا کہ بس حسین بہت رو دے بھائی کو
کوئی جواں ہو اور، تو بھیجو لڑائی کو

٦ ۔ ایک ۔ تنہا

ع: اک جان ہے بس، اور یہ دو پارۂ جگر

٧ ۔ اس سے زیادہ کی ضرورت نہیں

س بس ہم نے گھاٹ چھین لیا، مشک بھر چکے
شیروں نے جو زباں سے کہا تھا وہ کر چکے

٨ ۔ تنہا ۔ اکیلا ۔

ع: بس اک یہی حسین ہے ساری خدائی میں

٩ ۔ اور برابر

ع: عاشور سے بس آج تلک روتی ہے زہرا

١٠ ۔ بات کو محدود کرنے کے لیے

ع: اک ہاتھ میں بس ہاتھ بھی نیزہ بھی قلم تھا

١١ ۔ اب اب تو ۔ کافی ۔

ع: بس پا چکے بے دین سزا اپنی جفا کی

١٢ ۔ انجام کار کے لیے ۔ آخری انجام کے لیے

ع: ساری خوشی یہ ہے کہ بس اب خلد میں چلیے

....

۱۳- خبردار

ع: بس روک زباں کو ستم آرا، یہ خطا ہے

۱۴- چنانچہ

ع: بس اُٹھے یہ سنتے ہی مُصلّے سے شہِ پاک

۱۵- قطعی۔ بالکل۔ یقیناً

ع: بس کھل گیا نہ طورِ صفائی کا ہوئے گا

۱۶- سے

ع: بس آج سفر کر گئی شادی مرے گھر سے

۱۷- جذبۂ مسرت کے اظہار کے لیے۔

ع: سادی خوشی یہ ہے کہ بس اب خلد میں چلے

۱۸- تو

ع: بس مری فتح یہی ہے کہ وہ خوشنود رہے

۱۹- پھر

ع: یہ کہہ کے بس ہٹے جو سعادت نشاں پسر

۲۰- حکم

ع: بس قابلِ قبول نہیں ہے یہ التماس

۲۱- آگے۔ مزید

ع: بس اب نہ کرو دغا کی ہوس اے حسین بس!

بس اب۔ (ار۔ ذ)

اس کے بعد۔ آگے۔

ع: آزردہ نہ ہو منہ سے بس اب کچھ نہ کہیں گے

بس بس۔ رک جاؤ۔ ہاتھ روک لو۔

ع: بس بس مرے بھائی، مرے بھائی، مرے بھائی

بس جانا۔ معطر ہو جانا۔ خوشنود

ع: راہیں تمام جسم کی خوشبو سے بس گئیں

بس دفعتاً۔ چنانچہ۔ فوراً

ع: بس دفعتاً نشانہ ہوئی گردنِ صغیر

بس نہ چلنا۔ (ار۔ ح) قابو نہ ہونا

ع: نے کچھ پھپھی کا زور چلا اور نہ میرا بس

۲۔ طاقت کے باہر ہونا۔ مجبوری۔

ع: کچھ بس نہیں چلتا چمن آرائے جہاں سے

بس نہ چل سکنا۔ (ار۔ ح)

قابو سے باہر ہونا۔ طاقت نہ ہونا۔

ع: اس طرح یہ چلتا ہے کہ بس چل نہیں سکتا

۲- کچھ نہ کر سکنا

ع: کچھ بس نہ چلا حکمِ شہنشاہِ اُمم سے

۳- مجبور ہونا

ع: اس میں کبھی بہن کسی کا بس ہے ہمارا نہ تمھارا

بس نہ ہونا۔ (ار۔ ح)

قابو نہ ہونا

ع: تم خوب جانتے ہو کہ بابا کا بس نہ تھا

بس ہونا۔ (ار۔ ح)

طاقت میں ہونا۔ بساط کے اندر ہونا۔

ع: بس ہوتا تو فرزند سے ہم پہلے نہ مرتے؟

۲۔ قابو ہونا۔ اختیار ہونا۔

ع: کچھ اس میں زور ہمارا ہے، اور نہ ان کا بس

بس ہے۔ (ار۔ عم۔ م)

کافی ہے یہی

ع: بس ہے مولا! کہ جو اتنا ہی کرم ہو جائے

بساط ہونا۔ (ار)

طاقت ہونا۔ حیثیت ہونا۔

ع: کیا مور کی بساط، سلیماں کے سامنے

بسانِ شرر۔ (ف)

چنگاری کی طرح۔ شعلے کی طرح

ع: گر تنگ پہ بیٹھی، تو بسانِ شرر اُٹھی

بسانِ گل۔ (ف۔ حرفِ تشبیہ)

پھول کی طرح۔ گلاب کی مثل

ع: چہروں پہ سب کے آگئی سُرخی بسانِ گل

بسا ہونا۔ (ا د ۔ ح)
آباد ہونا
ع: جنگل بسا ہوا ہے مرا گھر اجاڑ ہے۔

بستانِ فاطمہ۔ (ف ۔ مر) استعارہ:
فاطمہ کا چمن ۔ سیدہ کا گھر ۔ خاندانِ فاطمہ
ع: بستانِ فاطمہ میں ہوا یہ بری چلے

بستانِ کربلا۔ (ف ۔ مر ۔ مذ)
چمنِ کربلا ۔ میدانِ کربلا ۔ اضافتِ تشبیہی
ع: بستانِ کربلا میں سواری پہنچ گئی۔

بستروں سے اٹھنا۔ (ا د ۔ ح)
کھڑے ہو جانا ۔ سونے کی جگہ سے اٹھ جانا۔
ع: یہ سن کے بستروں سے اُٹھے وہ خدا شناس

بستی اجاڑ نا۔ (ہ ۔ د)
رونق اجاڑ کے ۔ گھر ویران کر کے۔
ع: جنت میں جا بسے مری بستی اُجاڑ کے
۲۔ آبادی تباہ کرنا ۔ کوکھ اجاڑنا)
ع: جنگل بسا دیا مری بستی اجاڑ کے۔

بستی اجڑ جانا۔ (ہ ۔ ح) استعارہ:
۱۔ ماں کے تمام سہارے ٹوٹ جانا۔
بیٹے کے مرنے سے ماں کی دنیا ویران ہو جانا۔
ش: بستی مری اُجڑ گئی، ویرانہ ہو گیا
بیٹھوں کہاں، یہ گھر تو عزا خانہ ہو گیا
۲۔ تباہ ہو جانا۔ ۳۔ بیٹا قتل ہو جانا۔
ع: صاحب بتاؤ، کیا مری بستی اجڑ گئی
۴۔ اولاد کا مر جانا۔
ع: بستی اجڑ کے تخت اجڑنے کا طور ہے۔

بستی پرائی ہونا۔ (ہ ۔ عو ۔ زبان)
عالمِ غربت ۔ انجان جگہ ہونا
ع: بستی پرائی ہے، میں کدھر جاؤں کیا کروں؟

بستی سے دور رہنا۔ (ا د ۔ ب)
وطن سے دور رہنا ۔ غریب الوطن ہونا۔
ع: جنگل میں موت آئی ہے بستی سے دور ہوں

بستی سے کیا اُسے۔ (بستی (زندگی و آبادی) سے کوئی دلچسپی نہیں۔
ع: گھر جس کا خود اُجڑ گیا، بستی سے کیا اُسے

بستہ دہن۔ (ف ۔ ص)
چھوٹا سا ۔ حسین ۔ غنچہ سا
ع: بستہ یہ کہ غنچہ ہے دہن عقل ہے یاں گم

بستی۔ (ا د ۔ مو) شہر ۔ وہ مقام، جہاں آبادی ہو،
ع: وہ آگ ہے جو شام کی بستی کو جلا دے۔

بسر دوش ہونا۔ (ا د ۔ ح)
کاندھوں کے اوپر ہونا
ع: گہ تخت ہے اور گاہ جنازہ بسرِ دوش

بسر ہونا۔ (ا د ۔ ح)
زندگی گزرنا ۔ پرورش پانا۔
ع: نو دس برس جہاں میں ہوئے جس طرح بسر
۲۔ رہنا ۔ کٹنا
ع: تیسرا دن ہے کہ فاقوں میں بسر ہوتی ہے۔

بسط دینا (ا د ۔ ر)
وسعت دینا ۔ بڑھانا ۔ کسی نکتہ یا لفظ یا بات کو وسعت دینا۔
ع: ایک قطرے کو جو دوں بسط، تو قلزم کر دوں

بسم اللہ (کلمہ، دعا۔
ابتدائے کام کے وقت بولتے ہیں ۔ اللہ کے نام سے شروع کیجیے۔
ع: بسم اللہ، اے خدیوِ زماں، مالکُ الرقاب
۲۔ (کلمۂ رخصت ۔ خدا حافظ۔
ع: بسم اللہ، اگر عزم ہے تو خیمہ میں جاؤ۔

بسم اللہ آگے ۔ (تشبیہ)

شہِ حجاز ۔ (امام حسین)

مثل بسم اللہ کے جماعت کے آگے امامت کر رہے تھے ۔

ع : بسم اللہ آگے جیسے ہو، یوں تھے شہِ حجاز

بسمل کا لوٹنا ۔ (اد ۔ ج)

۱ ۔ پریشان حال کا تڑپنا ۔

۲ ۔ رنجیدہ اور پریشان حال کی تڑپ

ع : بسمل کے لوٹنے کی کسی دل کو کیا خبر ۔

بسمل کی تڑپ ہونا ۔ (اد ۔ ج)

زخمیوں جیسی تڑپ ہونا ۔

ع : ہر گام تھی بسمل کی تڑپ زخمیوں کی چال

بسمل کی طرح تڑپنا ۔ (اد ۔ ب)

زخمی کی طرح تڑپنا

ع : ہر گام پہ بسمل کی طرح گر کے سنبھلتے ۔

بسمل ہونا ۔ (اد ۔ روزمرہ)

بے قرار ہونا ۔ بے چینی میں تڑپ اٹھنا

ع : چلائے محمد کہ میں بسمل ہوا بھائی ۔

بسملوں کی چال ہونا ۔ (اد ۔ ب)

رفتار میں زخمیوں کی سی تڑپ ہونا ۔

ع : پیدا تھی زخمیوں کی تڑپ، بسملوں کی چال

بسے ہونا ۔ (اد ۔ روزمرہ)

۱ ۔ رچے ہونا ۔ معطر ہونا ۔

۲ ۔ رہنا ۔ آباد ہونا

ع : خوشبو سے تن کی عطر میں کپڑے بسے ہوئے

۳ ۔ خوشبو کا سرایت کر جانا

ع : مشک و زباد و عطر میں کپڑے بسے ہوئے

ب ۔ ش

بشاش ۔ (ع ۔ ص)

چاق چوبند ۔ چوکنا

ع : بشاش قتل گاہ میں پہنچے جو وہ دلیر

(ش)

۱ ۔ سمجھداری ۔ اطمینان و سکون

ع : کس بشاشت سے ہوا رہبر ایماں کا رفیق

۲ ۔ فرطِ مسرت ۔ خوشی فرحت

۳ ۔ خندہ پیشانی ۔

ع : کس بشاشت سے اڑاتا ہوا رہوار آیا

۴ ۔ ہوشیاری ۔ سلیقہ

ع : کس بشاشت سے ہزاروں پہ دلیر آتے ہیں

بشاش کر دینا ۔ (اد ۔ ر)

مضبوط کر دینا ۔ تقویت پہنچانا ۔ ہمت دلانا

ع : بشاش، دلِ خستہ اسل کر دیا کس نے

بشر کا عاجز ہونا ۔ (اد ۔ ب)

مجبور ہونا ۔ لاچار ہونا ۔

ع : یہ الفت اولاد سے عاجز ہے بشر آہ

بشر کا کام نہ ہونا ۔ (اد ۔ ج)

انسان کے بس سے باہر ہونا ۔

ع : یہ دغا، تیرے فاقے ہیں بشر کا نہیں کام

بشری ۔ (ی، نسبتی)

انسان کی سی شکل، آدمی کی سی ۔

ع : گویا ملک اترے تھے لباسِ بشری میں

ب ۔ ص

بصارت ۔ (ع ۔ ص)
بینائی
ع: تیورا کے جو سنبھلے تو بصارت میں کمی تھی

بصارت میں فرق آجانا ۔ (ار ۔ ب)
بینائی کم ہو جانا ۔
ع: فرق آگیا ہماری بصارت میں ہائے ہائے

بصارت میں فرق ہونا ۔ (ار)
آنکھوں کی روشنی کم ہو جانا
ع: بیٹا پکارا دیکھ کر بصارت میں فرق ہے ۔

بصارت نہ ہونا ۔ (ار ۔ روزمرہ)
بینائی نہ ہونا ۔
ع: آنکھوں میں بصارت بھی نہیں جاؤں کدھر کو

بصد اشک فشانی ۔ (ف ۔ ب)
روتے ہوئے ۔ آنسو بہاتے ہوئے
ع: عباس نے فرمایا، بصد اشک فشانی

بصد تعب ۔ (ف ۔ ا)
انتہائی تکلیف کی حالت میں
ع: بالو گری تڑپ کے قدم پر بصد تعب

بصد حشم ۔ (ف ۔ ا)
جاہ و جلال کے ساتھ ۔ رعب داب کے ساتھ
ع: زینب کے نور عین بڑھے جب بصد حشم

بصد شوق ۔ (ف ۔ ا) والہانہ انداز میں
ع ۔ حوریں لیتی تھیں بصد شوق بلائیں ان کی

بصد غم ۔ (ف ۔ ب) ۱ ۔ روتے ہوئے ۔
۲ ۔ انتہائی تکلیف اور جبر و اکراہ کے ساتھ
ع: یہ سن کے سکینہ نے جو دی شہ کو بصد غم

بصد وقار ۔ (ف ۔ ب)
شان و شوکت کے ساتھ ۔
(حسن کلام کے لیے بھی یہ فقرہ آتا ہے)
ع: مرفق تک آستینوں کو الٹے بصد وقار

بصد یاس ۔ (ف ۔ ب)
ناامیدیوں کے ساتھ ۔ مایوسیوں کے ساتھ
ع: عباس نے گودی میں لیا آ کے بصد یاس

بصیر ۔ (ع ۔ اسم فاعل)
چشم شفقت سے دیکھنے والا ۔
ع: اس چشم کو وہی کہے نرگس جو ہو بصیر

ب ۔ ض

بضاعت ۔ (ع ۔ ا ۔ مو)
مال ۔ پونجی ۔ رہا سہا ۔ کمائی
ع: غارت یہیں ہوئی ہے بضاعت غلام کی
۲ ۔ کنایہ: بیٹا ۔
ع: کس دشت میں پڑی ہے بضاعت حسین کی

ب ۔ ط

بطحا ۔ (ع ۔ ص)
کشادہ ۔ وسیع ۔ مراد مکۂ معظمہ
ع: اے یثرب و بطحا ترے والی کی ہے آمد

ب ۔ ع

بُعد ۔ (ع)
دوری ۔ فاصلہ
ع: جب تک میں تھا تو بُعد تھا برسوں کا
جب آپ کو کھو دیا تو پایا ہے تجھے
(مسئلہ تصوف)

بعد آپ کے ۔ (ار ۔ روزمرہ)
(آپ کے بعد) آپ کے مرنے کے بعد
ع: بعد آپ کے ہم کیا کریں ارشاد تو کیجیے!

بعدِ ستائش۔ (ف ۔ ر)
رجز کے بعد۔
ع: بعدِ ستائش اب وجد شیر نر بڑھا۔

بعضے ۔ (ار ۔ ر)
بعض ۔ کچھ ۔ چند
ع: بعضے یہ کہہ رہے تھے کہ دیکھو جری کی شان

ب ۔ غ

بغلگیر ہونا ۔ (ار ۔)
گلے ملنا۔
ع: بھائی آ، مجھ سے بغلگیر تو ہو، کھول کے دل
۲ ۔ مل کر۔
ع: بھائی سے بغلگیر تو ہوتے ہوئے جاؤ

بغیر از خدا ۔ (ف ۔ ر)
سوائے ۔ اللہ کے علاوہ
ع: کسی کی آس بغیر از خدا نہیں رکھتے ۔ (سلام)

ب ۔ ف

بفصاحت بیان کرنا ۔ (ار ۔ ب)
فصاحت کے ساتھ اظہارِ خیالات کرنا
اچھے پیرائے میں سمجھانا ۔ اچھی تقریر کرنا۔
ع: دونوں نے اس طرح بفصاحت کیا بیاں

ب ۔ ق

بقا ۔ (ع) باقی رہنا۔ الا
ع: ہے عنقریب کوچ سوئے گلشنِ بقا

ب ۔ ک

بکا کرنا ۔ (ار ۔ ب)
رونا ۔ فریاد کرنا ۔
ع: ششدر کوئی بی بی ہے بکا کرتی ہے کوئی
۲ ۔ آہ و زاری کرنا ۔ پیٹنا
ع: ہاں، شاہِ دیں کے تعزیہ دارو بکا کرو
۳ ۔ نالے کرنا ۔ چیخنا
ع: لاشے اٹھائے، جنگ کرے، یا بکا کرے
۴ ۔ کراھنا ۔ غم منانا
ع: مرتا ہے کوئی گر، تو بکا کرتا ہوں میں بھی
۵ ۔ ہائے واویلا کرنا۔
ع: فضہ پردے کے ادھر آکے بکا کرنے لگی

بکتر ۔ (ح ۔ ہتھیار)
(ہتھیار) دیکھیے تصویر ۲
ع: بکتر جدا زمین پہ، ٹکڑے زرہ جدا
۲ ع ۔ جوشن کو کمربند کو، بکتر کو نہ چھوڑا

بک چکنا ۔ (ہ ۔ ج)
طے ہو چکنا ۔ لکھا جا چکنا
ع: پہلے ہی بک چکا تھا ستمگر اجل کے ساتھ

بکس جانا ۔ (ار ۔ ر)
کھل جانا ۔
ع: جب مسکرائے پھولوں کی کلیاں بکس گئیں ۔

بکھیڑا ۔ (ہ)
جھگڑا ۔ ہنگامہ ۔ تو تو میں میں
ع سارے جھگڑے تھے زندگانی کے انیسؔ
جب ہم نہ رہے، تو کچھ بکھیڑا نہ رہا۔
(رباعی)

ب۔گ

بگاڑ پہ آنا۔ (ہ۔ روزمرّہ)
بگڑنے کا وقت آجانا۔
بگڑنے پہ آنا۔
ع: بنتی نہیں جب آتی ہے قسمت بگاڑ پر

بگاڑ ہونا۔ (ہ۔مح)
مزاج میں تخریب ہونا۔
طینت میں بدی کا جذبہ ہونا۔
ع: دل میں بدی، طبیعتِ بد میں بگاڑ تھا۔

بگڑا کام سنوارنا۔ (اُر۔مح)
بگڑا گھر سنوارنا۔ (صنعت ایہام)
ع: زینب کا بنا کام، بگڑتا ہے اُستوار رو

بگڑا ہوا حساب بننا۔ (اُر۔مح)
بگڑا ہوا حساب کتاب ازسرِ نو درست ہونا۔ حالات کی ابتری کو ازسرِ نو سنبھالنا۔
سہ مری نگاہوں کے دفتر نے ابتری کی ہے
نئے سیاق سے بگڑا ہوا حساب بنا (سلام)

بگڑا ہوا نقشہ اُترنا۔ (اُر۔ بول چال)
صحیح نقل بھی نہ اُتر سکنا۔
سہ مضمون انیس کا نہ جیسا اترا
اترا بھی تو کچھ بگڑ کے نقشا اترا

بگڑ کے بولنا۔ (ہ۔ روزمرّہ)
بہت غصے میں بل کھا کے بولنا
ع: بولا بگڑ کے وہ کہ مرے منہ پہ یہ کلام

بگڑ کے کہنا۔ (ہ۔مح)
غصّہ میں کہنا۔
برے انداز میں کہنا۔
ع: کہنے لگا بگڑ کے یہ وہ نطفۂ حرام

بگڑنا۔ (ہ۔مص)
ناراض ہونا۔
ع: میں ان سے نہ بگڑوں جو کریں جانے میں تکرار؟
۲۔ غصّہ کرنا
ع: گر جان پہ بنے تو بگڑنا نہ چاہیے
۳۔ غصے میں آنا۔ بپھر جانا
ع: بگڑیگا جب یہ شیر تو روکا نہ جائیگا

بگڑوں گی۔ (ہ۔عو۔ روزمرّہ)
ناراض ہو جاؤں گی۔ روٹھ جاؤں گی۔
ع: بگڑوں گی میں، جو لوگے زباں سے علم کا نام

بگڑی بنا لینا۔ (ہ۔مح)
نازک صورتِ حال کا مقابلہ کر کے حالات کو سنبھال لینا۔
ع: بگڑی ہوئی لڑائی کو ظالم بنا تو جائے

بگڑے بن جانا۔ (ہ۔مح)
خراب لوگ اچھے ہو جانا بد، نیک ہو جانا۔
ع: جب خدا چاہے تو بگڑے ہوئے بن جاتے ہیں

بگڑی ہوئی لڑائی۔ (ہ۔ب)
جنگ میں ہزیمت کی صورت پیدا ہو جانا۔
سہ یہ بھی تھی اک عطائے رسولِ فلک مقام
بگڑی ہوئی لڑائی میں بن آئے ان کے کام

بگڑی نہ بن آنا۔ (ہ۔مح)
خرابی کا نہ سنور سکنا
ع: بگڑی اس طرح لڑائی کہ نہ کچھ بن آئی

بگولے اٹھنا۔ (اُر۔ ب)
ہوا سے گرد و غبار کا اڑنا
ع: اٹھتے ہیں بار بار بگولے ادھر اُدھر

بگیرویدہ۔ (ف۔ع) پکڑو۔ مارو۔ کھینچو۔ جانے دو۔
ع: نعرہ جدا، صدائے بگیرویدہ جدا

بگیر و بزن ۔ (ف ۔ مح)

مار دھاڑ ۔ مار و پکڑو ۔ جانے نہ دو ۔

ع: آوازِ شش جہت میں بگیر و بزن کی تھی ۔

ب ۔ ل

بلا آنا ۔ (ہ ۔ روز مرّہ)

مصیبت آنا ۔ بُرا وقت آنا ۔

ع: جو اس پہ بلا آئے وہ رد کیجیو بھائی

بلا ٹلنا ۔ (ہ ۔ مح)

مصیبت سر سے دور ہونا ۔ آفت ٹلنا

ع: شور تھا، دیکھئے، کیونکر یہ بلا ٹلتی ہے

بلا دُور رہے ۔ (عو ۔ عام)

مصیبتیں دور رہنا ۔

ع: اس رشکِ گل سے دور خزاں کی بلا رہے

بلا رسیدہ ۔ (ا ر ۔ ر)

مصیبت زدہ ۔

ع: عاجز، بلا رسیدہ، ستم دیدہ، مُستہام

بلاغت ۔ (صنعتِ کلام)

گفتگو یا کلام حسبِ حال و موقع اور مطابق وقت ہونا ۔

ع: ناطقے بند ہیں سن سن کے بلاغت میری

بلا کا بن ۔ (ہ ۔ ص)

مصائب اور بلاؤں کا جنگل ۔

ع: نکلو بلا کے بن سے کہیں یا امام دیں

〃 : کیا اس بلا کے بن سے تہیّہ سفر کا ہو

بلا لے کے مرنا ۔ (ہ ۔ مح)

۱۔ دوسرے کی موت کو اپنے اوپر لے لینا ۔

۲۔ قربان ہو جانا

ع: کیوں ان کی بلا لے کے نہ پہلے ہی موئی میں

بلا لینا ۔ (ا ر ۔ مح)

کسی کی مصیبت اپنے سر لے لینا ۔

ع: میداں میں یہ حضرت کی بلا لے کے مریں گے

بلائیں پھنسنا ۔ (ہ ۔ مح)

مصائب کا شکار ہونا

مصائب میں مبتلا ہونا

ع: یا مصطفےٰ، بلا میں پھنسا ہے تمہارا لال

بلا میں ہونا ۔ (ہ ۔ مح)

مصیبت میں گرفتار ہونا ۔

ع: لال آپ کا بلا میں ہے، یا شیرِ ذوالجلال

بلا ہونا ۔ (ہ ۔ ر)

بھوت ہونا ۔ بھوت پریت ہونا ۔

ع: لوہے کو بھی کھا جاتی تھی، منہ تھا کہ بلا تھا

بلائیں رد کرنا ۔ (ا ر ۔ مح)

مصائب کو دور کرنا

تکالیف میں مدد کرنا

ع: فرزندِ فاطمہ کی بلاؤں کو رد کرو

بلائیں لے لینا ۔ (عو ۔ مح)

عورتیں کسی کے سر پر ہاتھ پھیرنے کے بعد اپنے سر کے داہنے بائیں رُخ پر رکھ کر انگلیاں چٹخاتی ہیں ۔ اس عمل کو بلائیں لینا بولتے ہیں ۔

ع: لوگو مجھے بلائیں تو لینے دو اک ذرا

بلائیں لینا ۔ (ا ۔ ع)

مصیبت و بلا کو رد کرنے کے لیے سر پر سے دونوں ہاتھ پھیرتے ہوئے اپنے سر کے پہلوؤں پر انگلیاں چٹخا لینا ۔

ع۔ لیں سبطِ مصطفےٰ کی بلائیں بچشمِ تر

۲۔ صدقے ہونا ۔ قربان ہو[illegible] ۔

ع: [illegible]

٣ - صدقے ہونا ۔
ع - کہیے تو بلائیں بھی نہ لوں سر سے قدم تک

بلبلا جانا ۔ (ہ ۔ مع)
بے قرار ہو جانا ۔ تڑپ جانا ۔ تڑپ اٹھنا
ع : ماں گر پڑی زمیں پہ پھپھی بلبلا گئی ۔

بلبلِ بستانِ عزا ۔ (ف ۔ مر ۔ اد)
شاعرِ مجالسِ عزا ۔ اپنی طرف اشارہ ہے ۔
ع : حق یہ ہے کہ تو بلبلِ بستانِ عزا ہے

بلبل چہکنا : (ا ۔ مع ۔ استعارہ)
حضرت علی اکبر کی آواز کو بلبل کے چہکنے سے
استعارہ کیا ہے
ع : بلبل چہک رہا ہے ریاضِ بتول میں

بلبلِ گلشن ۔ مداح
چمن میں چہکنے والا بلبل
مدح خوان ۔
ع : بلبلِ گلشنِ زہرا و علی ، عاشقِ رب

بل کرنا ۔ (ہ ۔ مع)
کسمانا ۔ بل کھانا ۔
بل کر کے چلنے کے لیے بے چین ہونا ۔
ع : بل کر رہا ہے خاک پہ سائے کو دیکھ کر

بالکل ۔ (ا ۔ کلمہ)
سب کی سب ۔ از اول تا آخر
ع : جب تک نہ گئی فوج نبی قلعہ میں بالکل

بلکنا (ہ ۔ مص)
بے کل ہونا ۔
ع رخصت کے وقت وہ جو بلکتی تھی دم بدم
٢ - تڑپنا ۔
ع - زینب کی وہ زاری وہ سکینہ کا بلکنا
" ٣ - اصغر بلک رہا ہے سکینہ کو ہے ہراس
٤ - بیقرار ہونا ۔
ع : در پہ پھپھی بلکتی ہے ، ماں کر رہی ہے بین

بل کھانا ۔ (ہ ۔ مع) ۔ ہوا میں لہرانا ۔
ع : بل کھا رہا تھا زلفِ سمن بو کا تار تار

بلوہ ۔ (ا ۔ روزمرہ)
ہلچل ۔ فساد ۔ سرکشی ۔ بغاوت ۔ اغیار کا ہجوم ۔
ع : بلوے میں ترے سر کو میسر نہ ردا ہو ۔

بلوۂ اعدا ۔ (ہ نف ۔ مر)
دشمنوں کا نرغہ ۔ ظالموں کا ہجوم
ع : ننگے سر بلوۂ اعدا میں کھڑی ہوں بھائی

بلوہ ہونا ۔ (ہ ۔ مع)
ہجوم ہونا ۔ یلغار ہونا ۔
ع : بلوہ ہو ساری فوج کا جس پر وہ کیا کرے
٢ - فساد ہونا
ع : روباہوں کے بلوہ میں تردد نہیں کیا ہے
٣ - بلوہ کنارہ ہے ، یا بنتِ مرتضیٰ ۔

بلند بیں ۔ (ف ۔ ص)
بلند تصورات والے ۔ بلند خیال والے
کنایۃً ذی ہمت ، صاحبِ حوصلہ
ع : سدا ہے فکرِ ترقی ، بلند بینوں کو (دباگی)

بلی ۔ (س ۔ ص)
طاقت ور ۔ پہلوان
ع : ساونت بے حواس ، ہراساں ، دھنی بلی

ب ۔ ن

بن ۔ (ہ ۔ مذ)
جنگل ۔ بیابان ۔ میدانِ جنگ
کنایۃً مقتل
ع : ہر سو تنِ بے سر کے جو اس بن میں لگے ڈھیر

بن آنا ۔ بن آئے ۔ (ار ۔ ح)

ہوسکنا ۔ ہوسکے ۔ قابو میں ہو ۔
اختیار میں ہو ۔

ع : جو تم سے بن آئے، وہ کرو اے علی اکبر

۲۔ آسان ہونا ۔ درست ہونا ۔ حسب دلخواہ ہونا ۔

ع : سب کام مرے، آپ کے صدقہ میں بن آئے ۔

بن بن کے ۔ (ہ ۔ ح)

ہو ہو کے ۔ ہو کر

ع : بن بن کے ہو، فاطمہ کا دودھ بہے گا ۔

بن بن کے پاؤں رکھنا ۔ (ہ ۔ ح)

گھوڑے کا دلکی چال چلنا ۔

ع : پاؤں رکھنے لگا بن بن کے زمیں پر رہوار

بنتی نہیں ۔ (ار ۔ روز مرہ)

اچھی صورت پیدا نہیں ہوئی ۔

ع : بنتی نہیں جب آتی ہے قسمت بگاڑ پر

بن بن کے چلنا ۔ (ہ ۔ ح)

گھوڑے کی ایک خوبصورت چال

ع : بن بن کے، جھوم جھوم کے چلنے کو دیکھئے

بن جانا ۔ (ہ ۔ ح)

آفت آجانا ۔ مصیبت آجانا ۔

ع : کچھ اس پہ بن گئی، تو یہ مجمع تباہ ہے ۔

بن ۔ (ہ)

بے ۔ بغیر ۔

ع : بن بھائی کی ہو تو، یہی مرضیٔ خدا ہے ۔

۲۔ کیونکر قرار آئیگا ماں کو تمھارے بن

بن بیاہے سدھارنا ۔ (ہ ۔ ح)

بن بیاہے ۔ بغیر شادی کے ۔

ع :
افسوس کہ وہ خلق سے بن بیاہے سدھارے

بن بیاہا ۔ (ہ)

غیر شادی شدہ

ع : بن بیاہے اٹھ گئے مرے پیارے جہان سے

بن پانی ۔ (ہ ۔ ص)

بغیر پانی کے ۔ پیاس اور تشنگی کی حالت

ع : بن پانی مگر خشک ہیں چوبیس پہر سے

۲۔ پیاسی ۔ پیاسا

ع : مرجائے گی بن پانی سکینہ مری پیاری

بنا کام بگڑنا ۔ (ہ ۔ ح)

سدھرا ہوا کام خراب ہوجانا ۔
بنا بنایا کھیل بگڑ جانا

ع : الفت میں بگڑتا نہیے بنا کام ہمارا ۔

۲۔ لاڈ پیار کے سبب کام خراب ہوجانا ۔

ع : زینب کا بنا کام بگڑتا ہے سنوار دو ۔

بنا لینا ۔ بنا تو جانے ۔ (ار ۔ ح)

سنبھال لینا ۔ فتح کرلینا ۔

ع : بگڑی ہوئی لڑائی کو ظالم بنا تو جانے

بناؤ ۔ (ار ۔ ر)

۱۔ رنگ ڈھنگ ۔
۲۔ ساخت

ع : صورت کا نے بناؤ، نہ سرعت کا ڈھنگ جائے
اڑتے تھے یوں کہ جیسے ہوا میں خدنگ آئے

بنائے ستم ! (ف ۔ م)

تمام اصل اور بنیاد میں ظلم پر ہونا ۔

ع : ٹوٹے پرے، شکست بنائے ستم ہوئی

بنت اسد اللہ (ع ۔ مو)

حضرت زینب ۔ خواہر امام حسین

ع : بنت اسد اللہ کی چادر سے خبردار !

بنت شیر خدا۔ (ف - ا - ی)

مراد: حضرت زینب۔

ع: دونوں نے بنت شیر خدا کا پیا۔ یہ شیر

بنت علی۔ (ع - ا - مو)

مراد: حضرت زینب

ع: بنت علی نے عرض یہ کی ہاتھ جوڑ کر

۲۔ بنت علی کے پیچھے تھی سیدانیوں کی صف

بنت فاطمہ۔ (ع - ا - مو)

حضرت فاطمہ کی بیٹی

ع: یہ سن کے بنت فاطمہ نے کی جگر سے آہ

بند بند قلم ہونا۔ (ح - ع)

گرہ گرہ کٹ جانا۔ الگ الگ ہو جانا

ع: نیزوں کے بند بند قلم، برچھیاں دو نیم

بند بند کاٹنا۔ ح۔ ع

ٹکڑے ٹکڑے کر دینا۔

ع: کاٹیں تبر سے، تیغ سے، خنجر سے بند بند۔

۲۔ ایک ایک گرہ کاٹ دینا۔

ع: کاٹا علی کی تیغ نے گرتے ہی بند بند

بند بند کا توڑ یاد ہونا۔ (ح - ع)

ہر ایک داؤ کا توڑ معلوم ہونا۔

ع: نیزہ کے بند بند کا توڑ ان کو یاد تھا۔

بند بند لرزاں ہونا۔ (اد - ع)

جسم کا جوڑ جوڑ کانپنا۔

ع: بس اے انیس ضعف سے لرزاں ہے بند بند

یہاں، بند بند۔ مرثیہ کے بند کی طرف اشارہ ہے

بند بند لرزنا۔ (اد۔ ع)

مارے خوف کے ہڈی ہڈی کانپ جانا۔

ع: تنہا کا شور سن کے لرزتا تھا بند بند

(صنعت ایہام)

بند بندھنا۔ (ہ۔ ح۔ ص)

داؤں لگنا۔ داؤں کارگر ہونا۔

ے کیا بند بند ہے لخت دل عقدہ کشا پر

دیکھا تو سناں خاک پہ تھی ڈانڈ ہوا بر

بند بھول جانا۔ (ہ - ع)

داؤں بھول جانا

ع: بند سب بھول گئے خوف سے نیزوں والے

بند توڑنا۔ (فوجی - ع)

دشمن کے داؤ اور گھات کو بیکار کر دینا

ع: نیزوں کے ہر اک بند انھیں ہاتھوں سے توڑوں

بند قطع ہونا۔ (کرنا)

داؤ پیچ کی کاٹ کرنا۔

ع: نیزوں کے بند قطع کمانوں کے ساتھ تھے

بند کرنا۔ (اد - ع)

۱۔ نظم کرنا۔ باندھنا۔

۲۔ چھپانا۔ مضمر کرنا

ے گلہائے مضامیں کو کہاں بند کروں

خوشبو نہیں چھپنے کی جہاں بند کروں (رباعی)

بند کمر۔ (ف)

کمربند۔ پیٹی

ع: ڈھیلی گرہ تھا بند کمر اس کے سامنے (تشبیہ)

بند کھل جانا۔ (ہ - ع)

۱۔ اعضا ڈھیلے ہو جانا۔

۲۔ داؤں بھول جانا۔

ع: کانپنے یہ نیزہ باز کہ سب بند کھل گئے

بند کھولنا۔ (ہ - ع)

مخالف کے داؤں پیچ کا توڑ کرنا

ع: مشکل کشا کے لال نے کھولے تمام بند

۲۔ تمام داؤں کے توڑ کر دیئے ۔
ع : کھولے تمام نیزۂ بیداد گر کے بند
۳۔ ۱۔ گتھی سلجھانا ۔ مشکل پر قابو پانا ۔
۲۔ اجل کو بند (عقدے) سے استعارہ کیا ہے ۔
ـــہ عُقدے سب ہو گئے حل مگر آہ انیسؔ
یہ بندِ اجل کسی سے کھولا نہ گیا (رُباعی)

بندگی ۔ (ف ۔ ص)
اطاعت ۔ اطاعتِ الٰہی ۔
ع : ان کے لیے تھی بندگیٔ واجب الوجود

بندوبست سوا ہونا ۔ (ار)
انتظامات ۔ مضبوط ہونا ۔
ع : دریا پہ کچھ سوا ہوا ، پہلے سے بندوبست

بندوبست ہونا ۔ (ار)
۱ انتظام ہونا
۲ آمد و رفت کی راہیں مسدود ہونا ۔
ع : رستے کھلے ہوئے ہیں کدھر ہے وہ بندوبست
۲۔ تیاری ہونا ۔
ع : اب کل سے بندوبست لڑائی کا ہوئیگا ۔

بندہ ۔ (ف ۔ ا ۔ مذ)
آدمی ۔ انسان ۔ نفر
ع : کوئی بندہ نہ مرے ہاتھ سے مارا جائے
۲۔ اشارہ (اپنی طرف)
میری طرف سے ۔
ع : گر آپ کا دل صاف ہو بندے کی طرف سے ۔
۳۔ کمترین ۔ حقیر
ع : بندے کو بھی مرنے کی رضا دیجئے آقا

بندۂ آثم ۔ (ع ۔ صفا ۔ مر)
گناہ گار ۔ خاطی غلام ۔
ع : قابلِ عفو نہ تھے بندۂ آثم کے گناہ

بندۂ آل ۔ (ع ۔ مر ۔ م)
آلِ محمد کا غلام ۔
ع : بندۂ آل ہوں ، یا خواجۂ قنبر مدد دے

بندۂ احسان کر لینا ۔ (ار ۔ ب)
ممنون کر لینا ۔ احسان مند کر دینا ۔
ع : بخشی جسے جاں ، بندۂ احساں کیا اس کو

بندۂ زر ۔ (ف ۔ مرکب)
پیسے کے دوست ۔ پیسے کے ساتھی
ع : اللہ سے کچھ کام نہیں ، بندۂ زر ہیں

بندہ سمجھ کے آزاد کرنا ۔ (ار ۔ مح)
غلام سمجھ کے اجازتِ جنگ دیجیئے
ع : بندہ سمجھ کے اب مجھے آزاد کیجیے ۔

بندۂ محتاج ۔ (ف ۔ ص)
خالی ہاتھ ۔
ع : ہو جائے گا دم بھر میں غنی بندۂ محتاج

بندۂ موروثی ۔ (ف ۔ ص)
پشتہا پشت کا غلام
پشتوں سے تاراجی کرنے والے ۔
ع : کیوں نہ ہو ، بندۂ موروثیٔ مولا ہوں میں

بندۂ ناچیز ہونا ۔ (ار ۔ مح)
حقیر ہونا ۔ کمتر ہونا ۔
ع : میں بندۂ ناچیز ہوں ، تعریف مری کیا

بندۂ ناشاد ۔ (ف ۔ مر)
بدقسمت ۔ نامراد ۔ ناچیز
ع : قابل اسی خدمت کے ہو یہ بندۂ ناشاد

بُندے ۔ (کانوں میں پہننے کا زیور)
پہلے زمانے میں لڑکے کے کان میں بھی منّتی بُندہ پہنا دیا جاتا تھا ۔
ع : گیسو رخوں پہ ، کانوں میں بُندے گلوں میں طوق

بن کاہل ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ)

حرملہ ۔ بن کاہل ۔ دیکھیے تلمیح

ع : تھا اس طرف کمیں میں بن کاہلِ شریر

بن کے بگڑ جانا ۔ (اد ۔ مح)

جیتی ہوئی لڑائی ہر جانا ۔

ع : ہاں معرکہ ہے، بن کے لڑائی بگڑ نہ جائے

بن گونجنا ۔ (اد ۔ مح)

۱ ۔ تمام جنگل بھرا ہوا ۔

۲ ۔ تمام صحرا میں شور ہونا ۔ (صنعتِ ایہام)

ع : شیروں سے گونجتا ہے یہ سب کربلا کا بن

بن نہ پڑنا ۔ (ہ ۔ مح) فوجوں کی کثرت کی طرف اشارہ ہے

بس سے باہر ہونا ۔

بس نہ چلنا

ع : کچھ بن نہ پڑا اور ک چکے اپنے بہ مقدور

بنیاد مٹانا ۔ (اد ۔ مح)

قتل کرنا ۔ تباہ کرنا ۔ برباد کرنا

ع : کعبہ ہے یہ، بنیاد نہ اس گھر کی مٹاؤ (حسنِ تعلیل)

بنی اسد ۔ (دیکھیے تلمیح)

کربلا کے قریب کا ایک خاندان

ع : لشکر بنی اسد کا قریب آکے پھر گیا ۔

بنی فاطمہ ۔ (ع ۔ مر)

حضرت فاطمہ کی اولاد ۔

ع : ہاں بنتِ فاطمہ ہیں، بنی فاطمہ ہیں ہم

بنے ۔ (بنا) (ہ ۔ اد ۔ مذ)

دولھا ۔

ع : تلواریں چل گئیں بنے قاسم یہ بے سبب

ب ۔ و

بو آشکار ہونا ۔ (اد)

خوشبو ظاہر ہونا ۔

(ہنر مند کا ہنر خود بخود ظاہر ہو جاتا ہے)

ع : خالص اگر ہے مشک تو بو آشکار ہے

مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوید)

بو آنا ۔ (اد ۔ مح)

۱ ۔ شیر جس طرف سے نکل جاتا ہے اس کی بدبو سے جانور سمجھ لیتے ہیں کہ ادھر سے شیر گزرا ہے ۔

ع : شیروں کی بو جو آگئی، گھوڑے بھڑک گئے

۲ ۔ محسوس ہونا ۔ انداز نظر آنا ۔

وجود نظر آنا ۔

ع : بوئے حسنِ بشر قیا آتی ہے مجھ کو

بو تراب ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ)

حضرت علی کا لقب ۔

ع : یا بوتراب، آکے بچا لو زمین کو

بوٹا ۔ (ہ ۔ اد ۔ مذ) (صنعتِ تجنیس)

چھوٹا درخت

ع : پتہ پتہ ہوا تاراج، تو بوٹا بوٹا

بوٹا سا قد ۔ (ہ ۔ اد)

چھوٹا اور خوبصورت قد ہونا ۔ استعارہ :

پیارا قد ہونا ۔

ع : بوٹا سے قد تھے ایک بھی ان میں جواں نہ تھا

بوٹا سے قد ہونا ۔ (اد ۔ مح)

۲ ۔ نوجوانی کے قد ہونا

۳ چھوٹے چھوٹے، پیارے پیارے اور موزوں قد ہونا ۔

ع : بوٹا سے ان کے قد، یہ نمود اور نامدار

بوجھ اُٹھ نہ سکنا۔ (ہ۔مح)

برداشت سے باہر ہونا۔ اظہار کسرِ نفسی۔

بس سے باہر ہونا۔ (صنعتِ ایہام)

ع: آقا! یہ بوجھ اُٹھ نہ سکیگا غلام سے

بُوچھار۔ (ہ۔ا۔مو) بڑی بڑی بوندیں۔

یہاں سر سے استعارہ کیا ہے۔

بارش کی موٹی موٹی بوندیں۔

ع: بوچھار ہے سروں کی، دڑیڑے لہو کے ہیں۔

بوچھار ہونا۔ (ہ۔مح) (استعارہ)

بارش ہونا۔ یک لخت مینھ جیسا برسنے لگنا۔

ع: آغاز رجز تھا کہ ہوئی تیروں کی بوچھار

۲۔ تیروں کی جو بوچھار ہوئی چھن گئے عباس

بُودا۔ (ہ۔عم۔روزمرہ)

بزدل۔ کم ہمت

ع: بودا ہے، جو لڑنے کی جگہ پاکے نکل جائے

بود و نابود۔ (ف۔روزمرّہ)

وجود و عدم۔

ہونا نہ ہونا۔ زندگی۔

ع: بود و نابودِ علی اصغر کو کیا کیجے بیاں

بود و نبود۔ (ف۔روزمرّہ)

عدم و وجود۔

ہونا نہ ہونا۔

ع: کیا بود و نبود ان کی، ابھی ہوتے ہیں نابود۔

بُو رہنا۔ (ار۔مح)

تاثیر باقی رہنا۔ خو۔ بو رہنا۔ باقی رہنا

ع: مرکے بھی دل میں الفتِ حیدر کی بُو رہے

بوڑی۔ (ہ۔ا۔مو) بوری

دیکھیے تصویر 9 نیزے یا تیر کا پھل (نوک)

ع: بوڑی سنان پہ تھی، نہ پرچم نشاں کے پاس۔

بوسنگھانا۔ (ہ۔مح)

اپنے جسم کی خوشبو سنگھانا۔

آکر مجھ سے مل لو۔

ع: وہ بھینی بھینی بو مجھے تن کی سنگھاؤ پھر۔

بوسے دینا۔ (ار۔مح)

چومنا۔

ع: بوسے قدمِ شاہ پہ دینے لگے عباس۔

بوسے لینا۔ (ار۔مح)

پیار کرنا۔ چومنا۔

ع: بوسے تری لگام کے لوں میں اسیرِ غم

بُوق۔ (ف۔ار۔مذ)

دیکھیے تصویر ۱۰ منہ سے بجانے والے فوجی باجے، جس سے ڈراؤنی آواز نکلتی ہے۔

ع: وہ بُوق کی مہیب صدا اٹھی کہ الاماں

بوق کا خروش۔ (ار)

بوق کا شور و غل۔

بوق کی ڈراؤنی آوازیں۔

ع: وہ دھوم طبلِ جنگ کی وہ بوق کا خروش

بولا۔ (ار۔روزمرّہ)

کہا۔

ع: بولا کوئی کہ ہے انہیں بیعت سے اجتناب

۲۔ پوچھا۔

ع: بولا شقی کہ کتنی ہے فوج شہِ اُمم

۳۔ جواب دیا۔

ع: بولا پسر سعد سے یوں چھیڑ کے تازی۔

بول اُٹھنا۔ (ہ۔م)

درمیان میں بات کاٹ کر اپنی بات کہنے لگنا۔

ع:

وہ چُپ ہوا، جب بول اٹھا شمرِ ستمگار

بول سکنا۔ (ار۔ب)

کچھ کہہ سکنا۔ زبان نہ کھول سکنا۔

ع: آدابِ شاہ سے نہیں کچھ بول سکتے ہیں

بول کر جلا دینا۔ (ار۔ب)

آواز سنا کر روح تازہ کر دینا۔

ع: مر جائینگے جلا دو ہمیں منہ سے بول کر

بوند گہر ہو جانا۔ (ار۔مح)

قطرہ موتی بن جانا۔ (حسن تعلیل)

سیپ کے منہ میں بارش کا قطرہ موتی بن جاتا ہے۔

ع: تن سے عرق کی بوند جو ٹپکی، گہر ہوئی۔

بوندیں ٹپکنا۔ (ہ۔روزمرہ)

قطرے گرنا۔

ع: بوندیں ٹپک رہی تھیں لہو کی زمین پر

بو نہ دینا۔ (ار۔مح)

خوشبو مفقود ہو جانا

(انتہائی بدی کے اظہار کے لیے)

ع: جس پھول پر پڑے ترا سایہ وہ بو نہ دے

بوئے گل۔ (ف۔ص)

پھول کی خوشبو جو نظر نہیں آتی۔

ع: مثل بوئے گل آہ سفر ہوگا مرا (رباعی)

بوئے گل تر۔ (ف۔مح)

تازہ پھول کی خوشبو

ع: نکہت کوئی بوئے گل تر سے نہیں بہتر۔

بوئے گل ہوا پر جانا۔ تشبیہ۔ ار

پھول کی خوشبو فضا میں پھیل جانا اور نظر نہ آنا۔

ع: مثل بوئے گل جاتی ہے جس طرح ہوا پر

(مجاز مرسل

ایہام)

ب۔ہ

بہ افتخار۔ (ف۔ار)

فخر کے ساتھ

فخر کے انداز میں

ع: ہمشیر کے قدم پہ ملا منہ، بافتخار

بہ انکسار۔ (ف)

عاجزی سے۔

ع: آنکھیں قدم پہ جھک کے ملوں گا بہ انکسار

بہ تکرار۔ (ف)

اصرار کے ساتھ۔

ضد سے۔

ع: گر کر قدم شہ پہ یہ کی عرض بہ تکرار

بہ تنگ ہونا۔ (ار۔مح)

پریشان ہونا۔ قافیہ تنگ ہونا۔

ع: چھوٹے سے بنیچوں سے ستمگر بہ تنگ تھے

بچشمِ تر۔ (ف)

آنسو بھری آنکھوں سے

ع: حضرت سے پوچھتی ہے سکینہ، بچشمِ تر

بہ روئے زمیں۔ (ف)

زمین پر

ع: کلثوم تھرتھرا کے بروئے زمیں گری۔

بہ شکلِ نوجواں۔ (ف۔تشبیہ)

نوجوانوں کی طرح

نوجوانوں کی شکل بنائے ہوئے

ع: پیری میں بہ شکلِ نوجواں پھرتا ہے۔ (رباعی)

بہ کرّوفر۔ (ف)

دبدبہ سے۔ جاہ وحشم کے ساتھ

ع: دیکھا کہ اک جواں ہے فرس پر بہ کرّوفر

بہ مقدور ۔ (ف ۔ ر)
حتی الوسع ۔ حتی المقدور
ع : کچھ بن نہ پڑا رو کے چکے اپنے بہ مقدور

بہ ہر رنگ ۔ (ف ۔ د)
ہر طرح ۔ ہر طور ۔ ہر حال میں ۔
ع : محفوظ بہر رنگ ہیں صدمہ سے خزاں کے

بہر طور ۔ (ف ۔ روزمرہ)
بہر حال ۔ کسی نہ کسی طرح
ع : دنیا میں گزر جاتی ہے انساں کی بہر طور

بہ عزّ و جاہ ۔ (کلمۂ توصیفی)
(حسن کلام کے لیے)
ع : زینب وہیں علم لیے آئیں بعزّ و جاہ

بہا ۔ (ف)
قیمت ۔ بدلہ ۔
ع : ہے جن کا بہا خلد، وہ گوہر ہیں یہ دنداں

بہادر جو ہیں بڑے ۔ (ار ۔ روزمرہ)
جو لوگ بڑے بہادر ہیں ۔
ع : جو سپر دکھائیں ہم کو بہادر جو ہیں بڑے

بہارِ گل رخسار ۔ (ف ۔ مر)
رخساروں کی سرخی بہار پر ہونا ۔
ع : ہے جوشِ جوانی یہ بہارِ گل رخسار

بہار میں خزاں کا جھونکا چلنا ۔ (ار ۔ خ ۔ سہ)
نوجوانی کی عمر میں موت آ جانا ۔
ع : جھونکے چلے ہوائے خزاں کے بہار میں

بہارنا ۔ (ہ ۔ متعد)
صاف کرنا ۔ جھاڑ دینا ۔
؎ مکاں کون کنجِ شہیداں میں ہے
جو بالوں سے میں نے بہارا نہیں
(سلام)

بہانہ سمجھنا ۔ (ہ ۔ مح)
حیلہ خیال کرنا ۔
جھوٹ سمجھنا ۔
بناوٹ سمجھنا ۔
ع : اشکوں کے بہانے کو بھی سمجھیں گی بہانہ

بہا نہ رکھنا ۔
۱ ۔ انمول ہونا ۔ بیش بہا ہونا
۲ ۔ لاجواب ہونا ۔
؎ سوائے کوثر و تسنیم، خلد و باغ بہشت
یہ اشک ہیں وہ گہر، جو بہا نہیں رکھتے (سلام)

بہائیاں ۔ (قدیم)
بہادی ہیں ۔ بہائی ہیں ۔
ع : بدر و احد میں خون کی ندی بہائیاں

بہت جی چکے ۔ (ار ۔ روزمرہ)
اب زندہ رہنے کی خواہش نہیں
ع : بس جی چکے بہت، یہی مرنے کا ہے مقام

بہت خوب ۔ (ار ۔ روزمرہ)
۱ ۔ یہ کلمہ ایسے وقت بھی ایک مخصوص لہجے کے ساتھ بولتے ہیں، جب دل سے کسی امر پر رضامند نہ ہوں اور لاچار ہو کر "ہاں" کرنا پڑے ۔
(بہت بہتر صاحب) ۲ ۔ جی ہاں ۔ بہتر ۔
ع : چپ ہو گئے وہ بہن سے، بہت خوب کہہ کے شاہ

بہت خوب، بہت خوب ۔ (ار ۔ و)
واہ ۔ واہ ۔ سبحان اللہ ۔ بہت بہتر
(طعن کے لہجے میں) بدظن ہو کر ۔
ع : حضرت نے کہا رو کے، بہت خوب بہت خوب

بہتر ہونا ۔ (ار ۔ روزمرہ)
سب کچھ اچھا ہونا ۔ مناسب ہونا ۔
ع : بہتر ہوا مضطر نہیں سینے میں مرا دل

بہتر ہے۔ (اد - ر)
مناسب ہے ۔ درست ہے
جو مزاج میں آئے ۔
ع : لوٹ لو، پھونک دو، تاراج کرو بہتر ہے ۔
۲۔ اچھا ہو گا ۔
ع : بہتر ہے، دونوں بیٹوں کی گر سوگوار ہوں

بہتّر میں کوئی باقی نہ رہا ۔
دیکھیے، تلمیح ۔
س رہا نہ کوئی بہتّر میں ظہر تک ، باقی
حسین رہ گئے، سب قافلہ روانہ ہوا (سلام)

بہت ہو جانا ۔ (اد ، ر)
آگے بڑھ جانا
حیثیت سے زیادہ باتیں کرنا ۔
ع : عمّو کو قتل کر کے بہت ہو گئے ہیں شیر

بہرِ بوتراب ۔ (ف - غ)
ابوتراب کے صدقہ سے ۔
حضرت علی کے صدقے میں
ع : کیجے زبان خشک کو تر، بہرِ بوتراب

بہرِ پیمبر ۔ (اد - روزمرّہ)
نبی کے واسطے ۔
نبی کے صدقے میں ۔
ع : سوکھی زباں سے بہرِ پیمبر جواب دو

بہرِ سلام اُٹھنا ۔ (اد - ب)
ادب کے ساتھ ۔
باادب کھڑا ہونا ۔
ع : بازو ہے جُو ۔ ابہرِ سلام اُٹھ نہیں سکتا ۔

بہرِ فیضِ عام ۔ (ف)
دنیا کے ہر شخص کے لیے
ع : دریا خدا نے خلق کیے بہرِ فیضِ عام

بہرہ مند (ف - اد)
مانوس ۔ جاننے والے
ع : تمّو دبیان عرش تھے سب جن سے بہرہ مند

بہرہ مند نہ ہونا ۔ (اد - ب)
۱۔ لطف اندوز نہ ہونا ۔ ۲۔ دل نہ بھرنا ۔
(ح) یہاں دوچار ہونے کے معنی میں نظم کیا ہے ۔
ع : تیر و کماں سے بھی نہ ہوا کچھ وہ بہرہ مند

بہرہ ور ہونا ۔ (اد - ع)
سرفراز ہونا ۔
ع : پہلے تو ہوں نجف کی زیارت سے بہرہ ور

بہرہ یاب ۔ (ف - اد)
جانا پہچانا ۔ فیضیاب
ع : تبلی کا نور جن کی سیاہی سے بہرہ یاب

بہزاد ۔ (ف - اد ، فذ)
مانی اور بہزاد دنیا کے مشہور آرٹسٹ اور
نقاش گزرے ہیں ۔
ع : صاف حیرت زدہ مانی ہو تو بہزاد ہو دنگ

بہزاد بیاں ۔ (ف - ص)
تشبیہ : بہزاد کی سی تقریر
ع : حیرت میں ہے بہزاد بیاں، صورتِ تصویر

بہشت کی فضا دیکھنا ۔ (اد - ع)
بہشت میں جانا ۔ شہید ہونا
(صنعت حسن تعلیل)
ع : دیکھیں فضا بہشت کی، دل باغ باغ ہو

بہشتی : ا - ص)
۱۔ پانی بھرنے والا
۲۔ لغوی معنی ۔ بہشت کا مکین ۔ جنت کا رہنے والا
ع :
پانی کی تو ہوتی ہے بہشتی کو بڑی چاہ

بہکانا - (اد - ر)
گمراہ کرنا -
غلط راستہ دکھانا -
ع : عمل خیر سے بہکا نہ مجھے او ابلیس

بہلانا - (ہ - ر)
بچوں کو سمجھانا -
دل خوش کرنا -
ع : بہلاتے ہیں حسین کہ بی بی ہم آئینگے
۲ - بچوں کو ادھر ادھر کی باتوں میں لگا دینا -
ع : بہلا کے رو کے رہیو انھیں، تم پہ میں نثار -

بہل جانا - (اد - روزمرہ)
فرحت ہو جانا - مسرت ہونا -
دل خوش ہو جانا -
ع : اس دم بہل گیا ترے آنے سے میرا دل

بہم - (ف - ر)
باہم - آپس میں -
ایک دوسرا مل کر
ع : گردوں نشیں سروں کو بہم پیٹنے لگے

بہم پیٹنا - (اد - بول چال)
ساتھ ساتھ فریاد اور ماتم کرنا -
ع : لڑکے بھی چھاتیوں کو بہم پیٹنے لگے -

بہم ہونا - (اد - ر)
یکجا ہونا - اکٹھا ہونا -
سے گیسو رسا روئے دل افروز بہم ہے
کیا قدرت حق ہے کہ شب و روز بہم ہے

بہن - (اد - مو)
چھوٹی بہن کو پیار اور محبت میں بہن کہہ کے
مخاطب کیا جاتا ہے - مراد: جناب زینب
ع : حشر کہتے تھے بہن انہ کرو جان کو تلف

۲ - محبت تازہ کرنے کے لیے بہن اپنے لیے کہتی ہو -
ع : رہیو نہ دور ان سے اگر ہے بہن کا پاس

بہن کا بھائی کو رونا - (ا - ب)
سے : کانپا کلیجہ، تھم کے سنا جب دہائی کو
سمجھا، کہ رو رہی ہے بہن اپنے بھائی کو

بہن کا بھائی کو کھونا - (ہ - ع)
رخصت کر دینا -
رخصت جنگ دیدینا -
ع : فرمائیں گے، کھویا مرے بھائی کو بہن نے

بہو - (ہ - ا - مو)
بیٹے کی بیوی -
ع : دیکھیں، کسے علی کی بہو کی ردا ملے

بھ

بھابی - (ہ - ا - مو)
بڑے بھائی کی بیوی کو عموماً بھابی کہتے ہیں -
ع : بھابی نے کیوں لیا تھا ابھی رو کے میرا نام

بھا جانا - (ہ - ر)
۱ - پسند آ جانا
ع : لوہے کے چبانے کی صدا بھا گئی اس کو
۲ - پسند آ جانا -
ع : یہ عجز و انکسار بھایا ہے اسے

بھاگ بھاگ - (ہ - عم - روزمرہ - کلمۂ تکرار)
بھاگو بھاگو کی آواز -
ع : ایک ایک کو پکارا رہا تھا کہ بھاگ بھاگ

بھاگڑ پڑنا - (ہ - ع)
ہر ایک کا بے تحاشہ بھاگنا -
بے آپے ہو کر دوڑنا
ع : بھاگڑ پڑی تھی، ایک سے ایک آگے بڑھ گیا

بھاگ چلا تھا۔ (ہ۔ عم۔ بول چال)
بھاگ رہا تھا۔
بھاگ ہی رہا تھا۔
ہاتھ سے نکل ہی گیا تھا۔
ع: نیزہ لگا کے بھاگ چلا تھا وہ نابکار

بھاگنے کی راہ نہ ملنا۔ (ہ۔ ف)
پناہ کا راستہ نہ ملنا
ع: ٹکراتے تھے یہ ملتی نہ تھی بھاگنے کی راہ۔

بھاگو۔ ہٹو۔ بچو۔ (ہ۔ ر)
(شاہی پہرہ داروں کی پکار)
۲۔ خوف و ہراس کے سبب بھی صدائیں بلند ہوتی ہیں۔
ع: بھاگو، ہٹو، بچو، یہ صدا دی سپاہ نے

بھال۔ (ہ۔ ا۔ مو)
تیر کی نوک۔ (دیکھئے تصویر ۹)
ع: کہیں برچھی کی انی تھی تو کہیں تیر کی بھال

بھالا۔ (ہ۔ ا۔ مذ)
دیکھئے تصویر ۲
ع: خنجر ہیں ایک سمت تو بھالے ہیں اک طرف
۲۔ (ہ۔ ا۔ مذ) (ف۔ ہ)
چھوٹا بلّم
(دیکھئے تصویر)
ع: بھالا کوئی سنبھالتا تھا جھوم جھوم کے

بھالا سنبھالنا۔ (ح۔ مح)
بھالا لیکر جنگ کرنا۔
بھالا ہاتھ میں لینا
ع: بھالا سنبھالا دشمن ایماں نے مل کے ہاتھ

بھالوں کے ٹکڑے اڑانا۔ (ح۔ ع)
نیزوں کے ٹکڑے کر دینا۔
ع: ٹکڑے صف جنگاہ میں بھالوں کے اڑائے

بھالے پڑ جانا۔ (ح۔ ع)
نیزوں کے زخم لگنا۔
ع: دم لینے میں سو جسم پہ پڑ جاتے تھے بھالے

بھالے چلنا۔ (ح۔ ع)
(بھالوں (نیزوں) سے حملہ ہونا۔
نیزوں کی جنگ ہونا۔
نیزے برسنا۔
ع: چلتے تھے چار سمت سے بھالے حسین پر

بھالے ہلانا۔ (ح۔ اص)
ڈرانے کے لیے بھالوں کو گردش دینا
ع: چمکاتے ہوئے تیغ، ہلاتے ہوئے بھالے

بھانا۔ (ہ۔ مص۔ ل)
اچھی لگنا
ع: بھاتی ہے نہ زنجیر کی نے تار کی جھنکار

بھاوج۔ (ہ۔ ا۔ مو)
عموماً چھوٹے بھائی کی بیوی کے لیے مستعمل ہے۔
ع: بھاوج سے بھی پردے کے لیے جا نہیں سکتے۔

بھائی!۔ (ہ۔ کلمۂ ندا)
اے دوست!
اے محب
ع: بھائی، علی کے حصے میں، حصہ مرا بھی ہے۔

بھائی اب کہاں ہے۔ (ہ۔ ا۔ ع)
بھائی تو اب ناپید ہو چکا
بھائی اب نہیں مل سکتا۔
(استفہامیہ) کنایہ، مر چکا۔
ع: حضرت پکارتے ہیں کسے، بھائی اب کہاں

بھائی بند۔ (ہ۔ روزمرہ)
عزیز۔ رشتہ دار
ع: سب بھائی بند قتل ہوئے رن میں تشنہ لب

بھائی جان۔ (اد۔ روزمرہ)
میر صاحب نے، چھوٹے بھائی کے لیے بھی
'بھائی جان' نظم کیا ہے۔
ع: شہ دوڑ کر پکارے کہ آتا ہوں بھائی جان
بھائی فرمانا۔ (اد۔ ر)
ع: بھائی فرماتے ہیں شفقت سے شہ عرش مقام
بھائی کا پسر۔ (اد)
بھتیجا۔
ع: کوئی بھائی کا پسر، کوئی بہن کا پالا۔
بھائی کا داغ بھائی کو نہ دکھائے۔ (اد۔ کلمۂ دعا)
کسی کا بھائی اس کے آگے نہ مرے۔
ع: بھائی کا خدا داغ نہ بھائی کو دکھلائے۔
بھتیجا۔ (ہ۔ا۔ مذ)
بھائی کا بیٹا
ع: ہر دکھ میں بھتیجے کی مدد کیجیو بھائی
بھتیجے کا ملال ہونا۔ (اد۔ ع)
بھتیجے کے مرنے کا رنج ہونا
ع: بھائی یہ آئی تو بھتیجے کا کیا ملال
بھٹک کر رہ جانا۔ (ہ۔ ب)
راستہ بھول کر رہ جانا۔ غلط راستے پر لگ جانا۔
ع: بھٹک کے راہ سے پیچھے کہیں نہ رہ جاؤ
بھر۔ (ہ۔ کلمۂ حصر)
پورا۔ مکمل
ع: شب بھر رہا تکیۂ سرِ اقدس کا جو بازو
۲۔ (صفت تعدادی)
ع: ہاتھ بھر ڈوب کے تلوار زمیں سے نکلی
بھرا گھر اجڑ جانا۔ (ہ۔ ع)
سارا خاندان تباہ ہو جانا۔
ع: مالک سے بھرے گھر کے اجڑنے کو نہ پوچھو

بھرا گھر اجڑنا۔ (ہ۔ ع)
پورا خاندان برباد ہو جانا
گھر بھر قتل ہو جانا۔
ع: اک دن میں بھرے گھر کو اجڑتے نہیں دیکھا
بھرا گھر ویران کر دینا۔ (اد۔ ع)
آباد گھر اجاڑ دینا۔
س: ہے ہے یہ گھر بھرا ہوا ویران کر گئے۔
اماں کی قبر بننے نہ پائی، کہ مر گئے
بھرتی ہونا۔ (ہ۔ ع)
فوج میں سپاہیوں وغیرہ کا تقرر ہونا۔
استعارہ: نئے مضامین نظم کرنے کا اعادہ
ع: بھرتی ہے نئی فوج کی لشکر میں ہمارے
(حوالہ دیکھیے) مرثیہ:
یارب چمن نظم کو گلزارِ ارم کر۔ بند ۲۲
بھروسہ نہ ہونا۔ (ہ۔ بول چال)
زندگی کا اعتبار نہ ہونا۔
ع: وعدہ کریں کیونکر کہ بھروسہ نہیں دم کا
بھرے شانے۔ (اد۔ م)
خوبصورت اور گول گول بازو
ع: ہیں جیسے بھرے سیدِ ذیجاہ کے شانے
بھرے گھر کا الٹ جانا۔ (ہ۔ ع)
آباد گھر تباہ ہو جانا۔
ع: دو دن میں گھر بھرے ہوئے اکدم الٹ گئے
بھرے گھر کی صفائی ہونا۔ (ہ۔ ع)
پورے خاندان کی تباہی ہو جانا۔
قتل ہو جانا
ع: حیدر کے بھرے گھر کی ہوئی آج صفائی۔
بھول جانا۔ (ہ۔ ع) چھکے چھوٹ جانا۔ گھبرا جانا۔
ع: کھینچی جو تیغ، بھول گئے صف کشی لعیں

بھول جاؤ۔ (ہ ۔ روزمرہ)

دل سے بھلا دو ۔ یاد نہ کرو ۔

ع : بھول جاؤ ہمیں، اللہ کو اب یاد کرو!

بھیڑ (ہ ۔ مں)

ہجوم ۔ کثرت

(کثرتِ افواج)

ع : کیا ہو جو بھیڑ دیکھ کے ہو جائیں بے حواس

بھیّا۔ (ہ ۔ ا ۔ مذ)

محبت و پیار میں بھائی کو بھیّا کہتے ہیں ۔

(یہ اشارہ جناب زینب کا بیٹوں کی طرف ہی

بیٹے کو بھی "بھیّا" کہہ کر مخاطب کرتے ہیں ۔

ؔ : بھیا! تمہیں قسم ہے جناب امیر کی

پانی پیا تو بوند نہ بخشوں گی شیر کی

بھینا۔ (ہ ۔ ا ۔ مو)

بہن کی تصغیر

ع : بھینا کو تہِ قبر چھپا لو گے تو جانا ۔

۲۔ پیار و محبت کے لہجے میں

ع : بھینا! یہی منظورِ خدائے دو جہاں ہے

۳۔ یہ روتے ہیں جوں جوں انھیں سمجھاتے ہیں بھینا!

۴ اور آپ کو بھینا کی اسیری کا الم ہے ۔

بھویں (ہ ۔ ا ۔ مو)

آنکھوں کے اوپر کے بال ۔ ابرو ۔

ع : خمدار وہ بھویں، وہ ابرو قمر مثال

بھینی بھینی بو۔ (ہ ۔ مں)

تازہ پھولوں کی خوشبو

ع : وہ بھینی بھینی تن کی مجھے تو سنگھا دو پھر ۔

بھینی بھینی خوشبو۔ (ا ۔ مں)

ہلکی ہلکی خوشگوار بو ۔

ع : وہ بھینی بھینی جسم کی خوشبو، ہزار حیف

بھگا دینا۔ (ہ ۔ روزمرہ)

شکست دینا

ع : دعوٰی یہ نہیں کرتے کہ لشکر کو بھگا دیں

بھگا کر پھرنا۔ (ہ ۔ بول چال)

شکست دیکھ میدان سے واپس ہونا ۔

ع : میداں سے پھرا کون ہزاروں کو بھگا کر ۔

۱۔ بھلا۔ کلمۂ تنکیر)

بتاؤ

۲۔ بھلا (حرف بیانیہ)

ذرا ۔ اچھا

۱ ع : یہ دیر ہے کیوں، اس سے بھلا فائدہ کیا ہے

۲ ع : دیکھیں تو بھلا کس نے کسے کر دیا ہے زیر

۳۔ خیال کرنے کی بات ہے

سوچنے کا مقام ہے

ع : کس طرح گوارہ ہو بھلا اس کی جدائی ۔

۴۔ ممکن نہیں ۔

ع : عمریں ہیں چھوٹی چھوٹی بھلا وہ اڑینگے کیا ۔

۵۔ (حرف استدراک)

پھر

ع : تب لاتو سنبھلنے کی بھلا کون ہے صورت

۶۔ (بیانیہ)

نہیں ۔ کیا ۔ کیسے

ع : چار آئینے تو کیا تھے کہ ہوتے بھلا دو چار

۷۔ (کلمۂ حصر)

نہیں ۔

ع : آواز بھی بھلا کوئی سنتا ہے رونے کی

۸۔ (حرف تاکید)

ہرگز نہیں

ع : ملتا ہے کب جہاں میں، بھلا جو گزر گیا ۔

۹ - کیا - ؟ سوالیہ

ع: رخصت نہ تم کو دوں یہ بھلا ہے مری مجال؟

۱۱ - (استفہامیہ)

ع: ہیں مبتلائے رنج، بھلا کیا ہمارا پیار

بھلا کیا حاصل - (ہ - بول چال)

(استفہامیہ)

ع: رخصت کا سخن لب پہ بھلا لانے سے حاصل

بھلا گھر سے تو جائیں - (ہ - بول چال)

(کلمۂ شرط) ذرا

ع: کس طرح سے جاتے ہیں، بھلا جائیں تو گھر سے

بھلا لگنا - (ہ - عم - روزمرّہ)

اچھا معلوم ہونا

ع: کانوں میں بھلا لگتا تھا کیا جھوم کے آنا

بھلی لگنا - (ہ - عم - [illegible] - بول چال)

اچھی معلوم ہونا

دل کو بھانا

ع: کانوں کو بھلی لگتی ہے تلوار کی جھنکار

بھوکا نہ رکھو - (ہ - رح)

(کھانا کھلاؤ)

ع: بھوکا نہ رکھو، رحم اسیروں پہ روا ہے

بھول جانا - (ہ - عم - رح)

مارے خوف کے نہ کہہ سکنا

ع: دعویٰ تھا، مگر بھول گئے ہرزہ سرائی

بھولنا - (ہ - ص)

یاد نہ رہنا

ع: بھولے نہ مگر تشنگیٔ سیدِ ابرار

بھولے بھولے - (ہ - ص)

پیارے پیارے

ع: یہ بھولے بھولے منہ یہ جواں مرزیاں پریشان

بھولی نہیں - (ہ - عم - روزمرّہ)

(صیغۂ تانیث)

فراموش نہیں ہوئی۔

ع: بھولی نہیں اکبر کی ہمیں تشنہ دہانی

ب - ی

بے - (ہ کلمۂ نفی)

بغیر - نہیں - سوا

ع: بے تن سے سر اترے ہوئے مشکل تھا اتارا

۲ - بے آپ کے دیکھے ہوئے جانے کی نہیں ہیں

۳ - تاوقتیکہ، جب تک

ع: چین آیا نہ مجھے، بے انہیں آرام دیے

۴ - (دار)

علاوہ - بغیر

ع: بے خوں میں ہوئے غرق، عبور اس سے تھا دشوار

۵ - جدائی کے سبب

علیحدگی کے باعث

ع: بے آپ کے ہم رنج و مصیبت میں پڑے ہیں

بے آب - (ف - ا - ص)

جس پہ دھار نہ ہو۔

ع: بے آب و سر بریدہ و ذلیدہ و حقیر

بے آب زیست مشکل ہونا - (ار - سا)

بغیر پانی کے زندگی محال ہونا۔

ع: ہر چند کہ بے آب مری زیست ہے مشکل

۲ - خشک ہونا - اڑ جانا - ہوا ہو جانا۔

ع: شبنم کی طرح سیم کو اک ہوئی بے آب

بے آب کرنا - (ار - رح)

عزت کھونا

ع: اس گوہرِ آبرو کو بے آب کروں۔

بے آب نہ رہ جائے (او۔ ب)

پیاسا نہ رہ جائے۔

ع: رہ نہ جائے کوئی گھوڑا، کوئی ناقہ بے آب

بے آب ہونا۔ (او۔ مح)

۱۔ وقعت نہ رہنا۔ (کنایہ)

عزّت نہ رہنا

۲۔ دھار دار نہ رہنا۔ تیزی جاتی رہنا

ع: بے آب ہوئی آج سے تلوار عرب کی

بے آبی۔ (او۔ ص)

پیاساپن۔

پیاسا ہونا۔

ع: بے آبی سے اودے تھے لبِ لعل گہر بار

بے آبرو ہونا۔ (۔او۔ مح)

بے عزّت ہونا۔ توقیر گھٹ جانا

ع: دریا بھی آبِ تیغ سے بے آبرو ہوا۔

بے آس۔ (ہ)

ناامید۔ مایوس

ع: یہ سنتے ہی گھبرا کے چلی جلد وہ بے آس

بے آس کر جانا۔ (او۔ ب)

ناامید کر جانا تنہا چھوڑ جانا۔

بے یار و مددگار کر جانا۔

ع: واحسرتا! حسین کو بے آس کر گئے۔

بے آس کر دینا۔ (او۔ ب)

ناامید کر دینا۔ تنہا کر دینا۔

مایوس کر دینا۔ اکیلا چھوڑ دینا

ع: کوتاہی قسمت نے ہمیں کر دیا بے آس

بے آس کرنا۔ (او۔ مح)

سہارا توڑ دینا۔ ناامید کر دینا۔

ع: بے آس کر نگئے ہوئے جب بیاہ کے قابل

بے آس ہونا۔ (او۔ ب)

ناامید ہونا۔ مایوس ہونا۔

ع: سب نے کہا، نوشہ کی بہن ہو گئی بے آس

بیاباں میں دھوم ہونا۔ (ہ۔ او)

ہر طرف شور ہونا۔ پکار ہونا۔

ع: صلّو علی النبی کی بیاباں میں دھوم ہے

بے اجل مرنا۔ (او۔ مح)

بے موت مرنا۔

ع: مرتا ہے بے اجل یہ ستم کش یہ تشنہ کام

بے ادب۔ (ف۔ او)

۱۔ بدتہذیب۔ ۲۔ ظالم۔

ع: کیا دخل، چار ہو جو کسی بے ادب کی آنکھ

بے ادبانہ کلام کرنا۔ (او۔ بول چال)

تہذیب اور شائستگی سے گری ہوئی بات کرنا۔

ع: دیکھو نہ کیجو بے ادبانہ کوئی کلام

بے ادبی کرنا۔ (او۔ بول چال)

تہذیب سے گرے ہوئے عمل کرنا۔

بد اخلاقی کرنا۔

ع: میداں میں بڑی بے ادبی کرتے ہیں اعدا

بے برگ و بار (ف۔ ص)

خزاں رسیدہ، نامراد۔

ع: بے برگ و بار دشمنِ آلِ رسول ہیں

بے برگ ہونا۔ (او۔ مح)

نامراد ہونا۔ خزاں آ جانا۔ مر جانا۔

ع: اس عمر کا پودا کوئی بے برگ نہ ہوئے

بے بس ہونا۔ (او۔ مح)

لاچار ہونا۔ مجبور ہونا۔

ع: بے بس تھے وہ کہ ساتھ پدر کو نہ لے گئے

بے تیرے ۔ (۔عو ۔ بول چال)

۱۔ بغیر تیرے ۔

۲۔ تجھ سے پہلے

ع: بے تیرے بڑھے وار کریں ہم، تو قسم لے ۔

بے تیرے بڑھے ۔ (ار ۔ روزمرہ)

بغیر تیرے حملہ کیے

ع: بے تیرے بڑھے وار کریں ہم، تو قسم لے

بے ثبات ۔ (ار ۔ ر)

ناپائدار

ع: دنیا ہے بے ثبات، زمانہ ہے بے مدار

بے بس ۔ (ار ۔ روزمرہ)

مجبور ۔ لاچار

ع: مرے بیکس، مرے بے بس، مرے دکھیارے حسین

بے پدر ہونا ۔ (ار ۔ بول چال ۔ فعل ناقص)

یتیم ہونا ۔

ع: شہزادیاں غلام کی ہوتی ہیں بے پدر

۲۔ ہے ہے ذری سی عمر میں، میں بے پدر ہوئی

بے پدری کا داغ ہونا ۔ (ار ۔ مح)

یتیمی کی تکلیف ہونا ۔

یتیمی کا صدمہ ہونا ۔

ع: تھے داغِ غم بے پدری ان کے جگر میں

بے پر ۔ (ار ۔ ص ۔ روزمرہ)

بے سہارا ۔ غریب

ع: شہ کی فریاد پہ سب بیکس و بے پر دوڑے

۲۔ لاچار ۔ مجبور ۔ بے یار و مددگار

ع: بیٹھے جو سوئے قبلہ دو زانو شہ بے پر

۳۔ بے سرو سامان ۔

ع:

یہ بیکس و بے پر ہے مدد کرنے کو حاضر

بے پردہ ہونا ۔ (ار ۔ مح)

چادر چھن جانا ۔

سب کے سامنے سر کھلا ہونا

ع: بے پردہ جو ہو دخترِ زہرا تو ستم ہے

بے پناہ ہونا ۔ (ار ۔ مح)

محافظ نہ ہونا

ع: تیغ و سپر بھی پاس نہ تھی بے پناہ تھے

بے پیر ۔ (ف ۔ ص)

لامذہب ۔ بد اعتقاد

ع: ہوں پیر تو واللہ یہ بے پیر نہیں ہوں

۲۔ ظالم ۔ بد ذات ۔ شریر

ع: روک لے وار، جگر کیا کسی بے پیر کا تھا

۳۔ بے ہنر ۔

ع: آیا جو کماں لیکے کمیں سے کوئی بے پیر

بیتاب ہو جانا ۔ (ار ۔ بول چال)

تڑپ اٹھنا ۔ بے قرار ہو جانا ۔

ع: از بسکہ اہل درد تھا، بے تاب ہو گیا ۔

بیتابی ۔ (ار ۔ ص)

بے چینی

ے: بیتابیٔ شبیر پہ گھبراتے ہیں عباس
جھک کر قدمِ شہ سے لپٹ جاتے ہیں عباس

بے تزک ہونا ۔ (ار ۔ فعل ناقص)

بے عزت ہونا

ذلیل ہونا ۔

ع: غارت ہوئے، تباہ ہوئے، بے تزک ہوئے

بے تگ و دو ۔ (ف)

بغیر محنت اور کوشش

بغیر بھاگ دوڑ کے

ع: اسواروں کے تن بے تگ و دو ہو گئے بے سر

بے ثباتی کا رونا (ار۔ع)
بے سروسامانی کی تکلیف، اور رنج
ع: رونا فقط اسی بے ثباتی کا ہے

بے جا۔ (ار۔روزمرہ)
نامناسب
ع: بیجا ہلاک کوئی بھی کرتا ہے آپ کو

بے جا کرنا۔ (ار۔بول چال)
نامناسب عمل یا بات کرنا۔
ع: تقصیر بجل کیجیے بیجا کیا میں نے

بے جان کرنا۔ (ار۔بول چال)
قتل کرنا۔
ع: حیواں کو بھی پیاسا کوئی بے جاں نہیں کرتا۔
۲۔ مار ڈالنا
ع: بے جان کرو اسی کو، یہ سب گھر کی جان ہے

بے جان لیے باز آنا۔ (ار۔ع)
بغیر قتل کیے نہ چھوڑنا
ع: لاکھ تڑپا، یہ نہ بے جان لیے باز آئی

بے جان ہو جانا۔ (ار۔ب)
مر جانا۔
ع: کہیں ایسا نہ ہو بچہ کوئی بے جاں ہو جائے

بیجاں ہونا۔ (ار۔فعل ناقص)
مرنا۔ قتل ہونا۔
ع: بیجاں ہوئے پردیس میں کیا رنج اٹھائے

بے جا ہونا۔ (ار۔بول چال)
مناسب نہ ہونا
کیا ضرورت ہے۔
ع: پشتی یہ جب ہو شیر تو بیجا ہے پھر ہراس

بے جرم و خطا ہونا۔ (ار۔بول چال) بے گناہ ہونا۔
ع: بے جرم و خطا ابن شہنشاہِ نجف ہے۔

بے چراغ ہونا۔ (ار۔ع)
برباد ہونا۔ تباہ ہونا۔ مَردوں کا وجود نہ رہنا۔
ع: اس گھر میں جتنے گھر تھے وہ سب بے چراغ ہیں
۲۔ اجڑنا۔
ع: طبقہ یہ حشر تک نہیں ہونے کا بے چراغ

بے چوبہ۔ (ف۔ا۔مذ)
بغیر چوبوں کا۔ بے ستون کے
استعارہ: آسمان
ع: بے چوبۂ سپہر بریں، جس کا آسماں

بے چوبۂ فلک۔ (ف۔ا۔مذ)
استعارہ: آسمان
ع: بے چوبۂ فلک نظر آنے لگا حباب

بے چین کرنا۔ (ار۔بول چال)
روحانی اذیت پہونچانا
ع: بے چین کیا دل کو غمِ راحتِ جاں نے

بے حاشیہ ہونا۔ (ار۔ع)
غیر شادی شدہ ہونا۔
ع: اٹھارھویں برس کا بھلا کیا حساب ہے
بے حاشیہ ابھی ورقِ آفتاب ہے

بے حجاب۔ (ار۔روزمرہ)
بے شرم۔
ع: نعرہ کیا کہ او کسہ سعد بے حجاب

بے حواس۔ (ار۔ص)
پریشان حال
ع: بنتِ علی کے پاس ہے، بانو بھی بے حواس
۲۔ سراسیمہ۔ حیران و پریشان۔
سرگرداں
ع:
سادنت بے حواس، ہراساں، دُھنی، بلی

بے خبر ۔ (ا ۔ روزمرہ)
جاہل ۔ لاعلم
ع: قرآں سے بے وقوف، حدیثوں سے بے خبر
۲۔ مدہوش
جس کو خبر نہ ہو ۔ غافل ۔ بے عقل ۔
ع: اے بے خبر ابھی ہے وہ سلطان بحر و بر

بے خبری ہونا ۔ (ا ۔ فعل ۔ ناقص)
کچھ سجھائی نہ دینا ۔
خوف کے سبب کچھ نظر نہ آنا ۔
ع: ہے بے خبری فوج کو، آمد کی خبر ہیں

بیخود ہونا ۔ (فعل ناقص)
آپے میں نہ ہونا ۔
ع: بیخود ہوں، جب رن میں سدھارے شہ زمن
۲۔ (ا ۔ روزمرہ)
بدحواس ہونا ۔
مدہوش ہونا
ع: بیخودی میں جب آئے تھے میداں سے وہ ادھر

بے خوف ہوکر ۔ (ا ۔ بول ۔ چال)
نڈر ہوکر ۔
ع: بے خوف چلا جاتا ہوں میں شیر کے منہ میں

بے درنگ ۔ (ف ۔ د)
بے دھڑک
پے در پے
ع: نیزوں کے وار ہوتے تھے اک صف سے بے درنگ

بے دست ہونا ۔ (ا ۔ ب)
ہاتھ کٹ جانا ۔
ع: بے دست ہوا حیدر کرار کا جایا

بے دل ہونا ۔ (ا ۔ ع) رنجیدہ اور بددل ہونا ۔
ع: سمجھیں علم نہ ملنے سے بے دل ہیں یہ قمر

بیدم ہونا ۔ (ا ۔ ع)
قتل ہونا ۔
ع: دو چاند سے فرزند ہوئے ہیں ابھی بیدم

بے دھڑک جانا ۔ (ہ ۔ بول چال)
بے جھجک جانا
بے خوف گھس جانا ۔
ع: نیزوں میں جس طرف گئے، وہ بے دھڑک گئے

بے دین ۔ (ا ۔ ص)
گمراہ ۔ کافر
ع: بس پا چکے بے دین سزا اپنی جفا کی

بے دین کا ساتھ دینا ۔ (ا ۔ بول چال)
اصول اسلام کے خلاف چلنے والے کی حمایت کرنا
؎ بے دیں کا ساتھ دیکے حمیت کو کھو دیا
تم نے تو آج نام عرب کا ڈبو دیا

بے ردا ۔ (ا ۔ ص)
بغیر چادر کے ۔ سر ننگے
ع: بی بی یہ کونسی ہے، جو نکلی ہے بے ردا

بے رنج ہونا ۔ (ا ۔ ب)
راحت سے ہونا
؎ بے رنج ہیں خفتگان مرقد
کیسے راحت سے سو رہے ہیں (سلام)

بے رنگ فریاد کرنا ۔ (ا ۔ بول ۔ چال)
۱۔ بے تکے قسم کے مضامین نظم کرنا ۔
۲۔ بے تاثیر اشعار کہنا ۔
۳۔ بے اثر نالے کرنا ۔
؎ درد سر ہوتا ہے بے رنگ نہ فریاد کریں
بلبلیں مجھ سے گلستاں کا سبق یاد کریں

بیزار ہونا ۔ (ا ۔ ر) متنفر ہونا ۔ رنجیدہ ہونا ۔
ع: بیزار کیا نہ ہوگا، دل شاہ لافتا

بے زخم کھائے ۔ (اد ۔ ح)
بغیر زخمی ہوئے
ع بے زخم کھائے ایک نہ بیداد گر بچا

بے ستون ہونا ۔ (اد ۔ م)
بغیر سہارے کے رہ جانا ۔
بے سہارا رہ جانا ۔
ع: اک شور تھا کہ خانۂ دیں بے ستوں ہوا ۔

بے سر ۔ (اد ۔ ر)
(بیوہ) بے یار و مددگار
ع: زوجہ مری قربان سر بانوے بے سر

بے سر کر دینا ۔ (اد ۔ ب)
قتل کر دینا ۔ سر اڑا دینا
ع: دیکھیں تو بھلا کس نے کسے کر دیا بے سر
(ضمیر استفہامیہ)

بے سر ہو جانا ۔ (اد ۔ ح)
قتل ہو جانا ۔
ع: بابا ان کا رفاقت میں مری ہو گیا بے سر

بے سر ہونا ۔ (اد ۔ ح)
قتل ہونا
ع: بے سر ہوئے سردار، زبردست ہوئے زیر

بے شبہ ۔ (اد ۔ روزمرہ)
یقیناً ۔ بے شک
ع: بے شبہ لڑی موتیوں کی ہیں دُرِ دنداں

بے شعور ۔ (اد ۔ روزمرہ)
بدسلیقہ ۔ بدتہذیب
ع: مخفی ہوا ہے خیمہ میں ڈر کر وہ بے شعور

بے شک ۔ (ف ۔ کلمۂ نفی ۔ اد ۔ ر)
یقیناً ۔ لاریب
ع: بے شک ہیں ایک جان دو قالب یہ دلربا

بے شمار ۔ (اد)
لاتعداد
ع: مظلوم پر صفوں سے چلے تیر بیشمار

بے شمع ہونا ۔ (اد ۔ ح)
لاوارث ہونا ۔
چراغ روشن کرنے والا نہ رہنا
ع: بے شمع ہوئی قبرِ حسن، وائے مصیبت

بے شیر ۔ (ف)
جس بچہ نے ماں کا دودھ نہ پیا ہو
استعارہ: ۔ علی اصغر ۔
امام حسین کا ششماہہ بچہ ۔
ع: بے شیر ہے دو روز سے اصغر کے تصدق
۲ ۔ دودھ پیتا بچہ، لیکن اس کو دودھ میسر نہ ہو
ع: سر ننگے اٹھی چھوڑ کے گہوارۂ بے شیر

بے صبر ہے ۔ (اد ۔ فعلِ ناقص ۔ ب)
صبر نہ کر سکی ۔
ع: بے صبر ہے، یہ دل میں کہیں گے مجھے حسین

بے عدیل ۔ (اد ۔ ر)
بے مثال ۔ یکتا ۔
س جیسے نبی کی فوج میں تھے شیر کردگار
ایسا ہی بے عدیل ہے یہ شہ کا جاں نثار
۲ ۔ لاجواب
ع: ہمت میں بے عدیل ہیں، جرأت میں بے نظیر

بے غسل و کفن رہنا ۔ (اد ۔ ح)
لاش دفن نہ ہونا ۔
س بے غسل و کفن، آپ تو میداں میں رہیں گے
ہم بیڑیاں پہنے ہوئے زنداں میں رہیں گے

بے قدر: (اد ۔ ر) ۔ حقیر ۔ ناچیز ۔
ع: ابتر اب کے در کا ہے ذرہ بے قدر

بے قدر ہو جانا ۔ (ار ۔ ب)
بے وقار ہو جانا ۔
ہیچ دپوچ ہو جانا
ع: بے قدر ہوں افلاک جو نظروں سے گرا دو

بیکراں ۔ (ف ۔ ر)
جس کا ساحل نہ ہو ۔
ٹھاٹھیں مارتا ہوا
لاتعداد
ع: اُمڈا زمیں پہ ظلم کا دریائے بیکراں

بیکس (ف ۔ ص)
غریب ۔ تنہا ۔ بے یار و انصار ۔
ع: تھی مسلم بے کس کے یتیموں کی عجب شان
۲ ۔ غریب الدیار
بے یار و مددگار
ع: بیکس مرے شبیر کا یہ شخص ہے یاور

بیکس کے کام آنا ۔ (ار ۔ ح)
غریب اور نادار کی امداد کرنا ۔
ع: بیکس کے کام آؤ کہ اس میں بھی ہے ثواب

بیکس و بے یار ۔ (ف ۔ ص)
تنہا ۔ بے مددگار
ع: واحسرتا کہ بیکس و بے یار ہو گئے

بیکسی و یاس چھانا ۔ (ار ۔ ح)
مایوسی ہونا ۔ اداسی چھانا ۔ رنجیدہ ہونا ۔
ع: پر بے کسی و یاس سی تھی چہرے پہ چھائی

بے کینہ ۔ (ار ۔ ص)
بے شر ۔ صاف و پاک
ع: دل بغض سے خالی ہے، تو بے کینہ ہے سینہ

بے گھر کا گھر ۔ (ہ ۔ بول چال) قیام گاہ ۔ وطن
ع: مسکن یہی زمیں ہے یہی بے گھروں کا گھر

بے لہو پیئے ۔ (ار ۔ ح)
بغیر خوں بہائے ۔
ع: یہ نیچے نہ لیویں گے دم بے لہو پیئے

بے لہو پیئے دم نہ لینا ۔ (ار ۔ ح)
بغیر خون پیئے چین نہ آنا ۔
بغیر دشمنوں کو قتل کیے قرار نہ آنا ۔
ع: یہ نیچے نہ لیویں گے دم بے لہو پیئے

بے مثال ۔ (ار ۔ ص)
نایاب
یکتا
ع: مرکب جو بے عدیل تو راکب بھی بے مثال
۲ ۔ (ار ۔ روزمرہ)
نفیس ۔ نایاب زمانہ
ع: طفل و جوان و پیر ہیں اس گھر کے بے مثال
۳ ۔ بے نظیر ۔
ع: سب دوست بے مثال تھے روؤں کسے کسے
۴ ۔ کمیاب
عجب اسوار تھے بے مثل، عجب تازی تھے

بے مثل ہونا ۔ (ار ۔ بول چال)
نایاب ہونا ۔
یکتا ہونا ۔
ع: بے مثل ہیں شیریں سخنی میں یہ شکر لب
۲ ۔ بے مثل ہے یہ گردن و بازو و ابرو و گوش
۳ ۔ بے مثل ہیں سب قبلۂ عالم کے رشتہ دار

بے مدار ۔ (ف) عارضی ۔ بے بھروسہ
ع: دنیا ہے بے ثبات، زمانہ ہے بے مدار

بے مرضی کوئی بات کرنا ۔ (ار ۔ بول چال)
بغیر حکم یا رضامندی کے کوئی کام کرنا ۔
ع: کرتا ہوں بات میں کوئی بے مرضی جناب

بے ملے چلے جانا ۔ (ار ۔ بول چال)

ملاقات کیے بغیر رخصت ہو جانا ۔

ع: آئے تو چھپ کے آئے، گئے بے ملے ہوئے

بے نظیر ۔ (ف ۔ ر)

نایاب ۔ بے مثل

ع: ہے خوب آبدار وہ شمشیر بے نظیر

۲۔ پیشِ نظر یہ دیدۂ حق بیں ہیں بے نظیر

۳۔ ہمت میں بے عدیل ہیں، جرأت میں بے نظیر

بے نقاب ہونا ۔ (ار ۔ فعل ناقص)

بے پردہ ۔ چہرہ کھلا ہونا ۔ ننگے سر ہونا

ع: تھی دشتِ نینوا میں وہ بی بی جو بے نقاب

بے نوا ۔ (ار ۔ اسمِ کیفیت ۔ ر)

غریب ، بیکس ۔ بے یار

ع: فرمایا، بے نوا، وطن آوارہ تشنہ کام

بے وارثا ۔ (ار ۔ روزمرہ)

۱۔ بغیر شوہر کی بیوی ۔ بیوہ

۲۔ جس کا کوئی سرپرست نہ ہو

ع: بے وارثوں کا وارث و والی اللہ ہے

بے وجہ ۔ (ار ۔ روزمرہ)

بغیر کسی سبب کے

ع: روتا نہیں بے وجہ جگر بند نبی کا

بے وقتنا ۔ (ار ۔ روزمرہ)

بے موقع ۔ نامناسب

خواہ مخواہ

ع: بے وقت دوڑتے نہیں، ذی قدر، ذی وقار

بے وقوف ۔ (ار ۔ ص ۔ ر)

انجان ۔ جاہل

بے عقل

ع: قرآں سے بے وقوف، حدیثوں سے بے خبر

بے ہراس ۔ (ف ۔ ص)

بے خوف ۔ خوشی کے ساتھ

ع: ثنا نے مجالسوں میں کیے سب نے بے ہراس

بے ہوش ۔ (ف ، ار ۔ ص)

غافل ۔ مدہوش

ع: انھیں چھینٹوں سے تو بیہوش کو ہوش آتا ہے

بے ہوش کو ہوش آنا ۔ (ار ۔ ب)

خبردار ہونا ۔ ہوشیار ہونا

ع: انھیں چھینٹوں سے تو بیہوش کو ہوش آتا ہے ۔

بے ہوش کیا ۔ (ار ۔ مج)

شراب پی کر آدمی بیہوش ہو جاتا ہے ۔ یہاں میر صاحب نے تسنیم کی شراب کے پینے کا ذکر کیا ہے ۔ اسی رعایت سے بیہوش کرنا نظم کیا ہے ۔

ع: کیا تجھے بادۂ تسنیم نے بیہوش کیا ۔

بیاضِ سحر ۔ (ف)

تشبیہ ۔ صبح کی سپیدی

ع: جیسے سوادِ شب سے بیاضِ سحر جدا

بیان ۔ (ار ۔ ر)

تقریر ۔ گفتگو

ع: سن کر بیانِ شاہ فصیحوں نے سر جھکائے

بیانِ شاہ ۔ (ف ۔ ر)

امام حسین کا اظہارِ حالات

ع: سن کر بیانِ شاہ رہی ضبط کی نہ تاب

بیان کرنا ۔ (عو ۔ دلّی)

بین کرنا ۔ میت پر بین کر کے رونا ۔

ع: ہلتا تھا چرخ کرتی تھی جس وقت وہ بیان

۲۔ (ار ۔ بول چال)

ذکر کرنا ۔ اظہار کرنا

ع: خود مصحف اکبر میں بیاں حق کا کیا ہے

۳۔ کہنا۔ نظم کر کے سنانا۔
ع: ماجرا صبح شہادت کا بیاں کرتا ہوں

بیاہ رچانا۔ (ہ۔ مع)
ا۔ بیاہ کرنا
شادی کی دھوم دھام کرنا
ع: ارمان ماں کو بیاہ رچانے کا رہ گیا۔
۲۔ شادی کی خوشیاں منانا۔
ع: ہے ہے نہ تیرا بیاہ رچانا ہوا نصیب۔

بیاہ کا ارمان۔
(شادی کی حسرت
ع: پوتے کے کھلانے کی ہوس، بیاہ کا ارمان

بیاہ کا خلعت (اد۔ اص)
شہانی پوشاک
شادی کے وقت کا لباس۔
ع: اماں کفن پنھاؤ، یہ خلعت ہو بیاہ کا

بیاہ کی باتیں لانا۔ (ام۔ لکھنؤ)
بیاہ کے پیغامات لانا۔ (دتی: پیغامات لانا)
شادی کے لیے بات چیت لانا۔
ع: باتیں تمھارے بیاہ کی وہ لوگ لاتے تھے

بیاہنے کو جانا۔ (ہ۔ زبان، روزمرہ)
عقد کے لیے برات لے جانا۔
ع: ماں بیاہنے کو دھوم سے اب کس کی جائیگی

بیباکیاں۔ (قدیم۔ بیباک کی اردو جمع)
شوخیاں
ع: چتون وہی، غضب وہی، بیباکیاں وہی

بی بی۔ (ہ۔ اد۔ مو) عورت۔ خاتون
ع: ششدر کوئی بی بی ہے، بکا کرتی ہے کوئی
۲۔ مخدومہ۔ محترم خاتون
ع: بی بی یہ کونسی ہے جو نکلی ہے بے ردا۔

۳۔ (بیٹی کے لیے)
ع: بی بی، یہاں تو اہل وطن ہیں قریب تر
۴۔ عمو تمھارے چھوڑ گئے ہم کو جاں بلب
بی بی، قدم یہ گر کے ہمیں کون رو کے اب
۵۔ دیکھا یہ کہہ کے بالی سکینہ کو پاس سے
بولی وہ تشنہ کام شہ حق شناس سے
طے ہو یہ مرحلہ جو عنایت خدا کرے
جس کا نہ کوئی دوست ہو، بی بی وہ کیا کرے
۶۔ امام حسین اپنی بیٹی سے مخاطب ہیں:۔
حضرت سے پوچھتی ہے سکینہ بچشم تر
کیا میں سفر کروں گی جہاں سے تب آئینگے
بہلاتے ہیں حسین، کہ بی بی اب آئینگے
۷۔ گھر کی بی بی۔ اپنی بھاوج (شہربانو) سے یہاں زینب بی بی، کہہ کر خطاب کر رہی ہیں۔
ع: اب ان کا غم، نہ فکر مرے گھر کی چاہیے
بی بی! سلامتی علی اکبر کی چاہیے

بی بیاں۔ (ع و۔ اد۔ ا۔ جمع)
بی بی کی جمع۔ عام عورتیں
ع: جو چاہیں کرینگی وفادار بی بیاں

بیت انتخاب ہونا۔ (اد۔ مو)
ا۔ بند کا پانچواں، اور چھٹا مصرع منتخب اور اعلیٰ ہونا۔ چوٹی کا شعر ہونا۔
۲۔ شعر۔ بند۔ نظم۔ کلام
ع: دیوان حسن میں یہی بیت انتخاب ہے

بیت الشرف۔ (ع۔ ا۔ مذ)
بزرگ و محترم گھر۔
خیمۂ امام حسین۔
اجرام فلکی کی بلند ترین منزل۔
ع: بیت الشرف میں پھر گئی وہ مثل آفتاب

بیت العتیق ۔ (ع ۔ اد ۔ مذ)
قدیم ترین مکان ۔ مرادُ خانہ کعبہ
ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ طوفانِ نوح میں خانۂ کعبہ کے علاوہ تمام دنیا غرق ہو گئی تھی ۔
ع: بیت العتیق ، دیں کا مدینہ ، جہاں کی جاں

بیت اللہ ۔ (ع ۔ اد ۔ مذ)
اللہ کا گھر
خانہ الکعبہ
کنایۃً مسجد
ع: سجدہ کیجے کہ ہے بیت ابروؤں کی بیت اللہ

بیٹا وہی ہے جو باپ کے کام آئے ۔ (اد ۔ مثل)
سعادت مند اور خلف وہی بیٹا ہے جو بُرے وقت میں باپ کا ساتھ دے (امداد کرے)
ع: بیٹا وہی جو رنج میں کام آئے باپ کے

بیٹھوں کہاں (عو ۔ کلمۂ استفہامیہ)
گھر تو اب ماتم کا گھر بن گیا ہے ۔ جس میں آرام و سکون نہیں مل سکتا ۔ لہذا اب کہاں سکون ملیگا ۔
ع: بیٹھوں کہاں ، یہ گھر تو عزاخانہ بن گیا ۔

بیٹھے کہاں ۔ (ہ ۔ عو ۔ کلمۂ استفہامیہ)
کہاں منہ چھپائے ؟
کہاں جائے ؟ ۔
ع: بیٹھے کہاں یہ بیکس و غمگین و سوگوار

بیٹھے ہیں ۔ (ح ۔ محاورہ)
پہرہ لگائے ہوئے ہیں ۔
راستہ بند کیے ہیں ۔
ع: بیٹھے ہیں لبِ نہر ستمگاروں کے دستے

بیٹیاں ۔ (ہ ۔ قدیم ۔ جمع ۔ مو)
لڑکیاں ۔ صاحبزادیاں ۔ زینب و اُم کلثوم
ع: زہرا کی دونوں بیٹیاں ، کھولے ہوئے تھیں بال

۲ ۔ بہوئیں ۔ پوتیاں ۔ نواسیاں گھر کی تمام عورتیں)
ع: پہروں علی کی بیٹیاں روتی ہیں کر کے بین

بیٹے کا گھر میں رہنا ۔ (اد ۔ ع)
جو بیٹا باپ کا ساتھ نہ دے یا اس کی امداد نہ کرے اس موقع پر بولتے ہیں ۔
ع: بیٹا تو گھر میں بیٹھے ، لڑے باپ تشنہ لب

بیٹے کی آبرو باپ سے متعلق ہونا ۔ (اد ۔ مقولہ)
اگر باپ معزز ہے تو بیٹے کی بھی عزت ہوتی ہے ۔
ع: بیٹے کی آبرو متعلق ہے باپ سے ۔

بیچ میں ہونا ۔ (ہ ۔ بول چال)
سب کے درمیان ہونا
ع: یوں بیچ میں تھے آپ ستاروں میں جو مہ ماہ

بیدادگر ۔ (ف ۔ ص ۔ مذ)
ظالم ۔ شقی
ع: بے زخم کھائے ایک نہ بیدادگر بچا

بیدادگروں ۔ (اد ۔ جمع)
ظالموں
بیدادگر کی ۔ جمع
ع: خوں میں جو بدن غرق تھے بیدادگروں سے

بیدار نہ ہونا ۔ (ادب)
ہوشیار نہ ہونا ۔
آنکھیں نہ کھولنا ۔
ع: مجھ کو بھی دیکھ کے بیدار نہیں ہوتے ہو ؟

بیدرد ۔ (ف ۔ ص)
ظالم ۔ سفاک
ع: بڑھ کے چلاتے تھے بیدرد کہ اب آپ آئیں ۔

بیرالم ۔ (ع ۔ ۔ مذ) (دیکھئے تلمیحات)
ع: اور گاڑ دیا دیں کا نشاں بیرالم میں

بیرق ۔ (ف)
۱۔ جھنڈیاں
دیکھیے ۔ تصویر
ع: بیرقیں گرگئیں ہاتھوں سے نشاں چھوٹ گئے
۲۔ چھوٹا ۔ نیزہ
۳۔ علم۔ وہ کپڑا ، جو علم پر لگاتے ہیں ۔ (پھریرا)
دیکھیے تصویر
ع: نے ہاتھ ، نہ بیرق ، نہ علم چھوڑتی تھی وہ
۴۔ ریتی پہ بیرقیں تھیں کہ مُردے کفن میں تھے

بیرن (ع۔ ا۔ مذ)
بھیا ۔ بھائی
ع: بہنیں پکارتی تھیں کہ بیرن ترے نثار ۔

بیرونی ہونا ۔ (ا۔ بول چال) دوسرے خاندان کا ہونا ۔
اجنبی ہونا ۔ عالم ہونا ۔ انجان ہونا
ع: اس احاطے سے جو باہر ہے وہ بیرونی ہے ۔

بیڑا بچانا ۔ (ا۔ ع)
کشتی بچانا ۔ تباہی سے بچانا ۔
طوفان سے کشتی کو محفوظ کرلینا ۔ (دیکھیے تلمیح)
ع: بیڑا بچایا آپ نے طوفاں سے نوح کا ۔

بیڑا پار ہونا ۔ (ہ ۔ ع)
۱۔ چھٹکارہ پانا
۲۔ نجات ملنا
۳۔ بری ہونا ۔
ع: دریائے غم سے پار ہے بیڑا غلام کا

بیڑا تباہ ہونا ۔ (ہ ۔ ع)
۱۔ زندگی برباد ہونا
۲۔ تباہی میں پڑجانا
۳۔ حالت خراب ہونا ۔
ع: مدد اے نوحِ غریباں، مرا بیڑا ہے تباہ

بیڑا تھامنا ۔ (ہ ۔ ع)
ڈوبنے سے بچا لینا ۔ محفوظ کرلینا ۔
نجات دلانا
ع: بیڑا امت کا تھامنے کو، کشتی اپنی ڈبو رہے ہیں ۔ (سلام)
(صنعت ایہامِ تناسب اور ایہام تضاد دونوں ہیں)

بیڑا نہ رہنا ۔ (ہ ۔ ع)
استعارہ: سازوسامانِ دنیا تباہ ہوجانا ۔
سب کچھ برباد ہوجانا ۔
ع وہ موجِ حوادث کا تھپیڑا نہ رہا
کشتی وہ ہوئی غرق ، وہ بیڑا نہ رہا (رباعی)

بیڑی بن جانا ۔ (ہ ۔ ع)
ہر وقت ساتھ رہنا
پھنسائے رکھنا
نکلنے کی جگہ نہ ملنا ۔ گلے کا ہار بن جانا ۔
ع: بیڑی قدم میں بن گئے حلقے رکاب کے

بیڑیاں ہونا ۔ (ہ ۔ ع)
بندشیں ہونا
رکاوٹیں ہونا
ع: وہ بیڑیاں ہیں پاؤں میں جو کٹ نہیں سکتیں

بیزار ہونا ۔ (ا ۔ ع)
رنجیدہ ہونا ۔ نالاں ہونا
ع: مخدومہ کو نہیں خوشی ہوں گی کہ بیزار

بیش و کم ۔ (ف ۔ ۔ روزمرہ)
کم یا زیادہ
غربت و امارت
ع: ہم ہیں صابر، کچھ خیالِ بیش و کم رکھتے نہیں

بیشہ ۔ (ف ۔ ۔ مذ)
۱۔ شیر کے رہنے کی جگہ ۔ ۲۔ آغوش (استعارہ)
ع: اُس شیر کے بیشہ میں پلا ہوں جو علی ہے

۳۔ وطن

ع: کہتے ہیں نجف جس کو، وہ بیشہ ہے انھیں کا

بیشۂ ضرغامِ الٰہی ۔ (ف ۔ م)

اللہ کے شیر کی گود (سایا)

استعارہ: حضرت علی کا سایا ۔ دگود ۔ تربیت ۔

ع: ہم بیشۂ ضرغامِ الٰہی کے پلے ہیں

بیعت کرنا ۔ (ار ۔ ح)

۱۔ کسی کو اپنا پیشوا بنانے کے لیے عہد کرنا

۲۔ بیعت کرنے کا دستور بجالانا ۔

ع: بیعت جو کیجیے اب بھی، تو حاضر ہے جامِ آب

۳۔ فرمانبرداری قبول کرنا

۴۔ کسی مذہبی شخص کی پیروی اور فرمانبرداری کا عہد کرنا ۔

ع: بیعت اگر کریں تو اماں دو حسین کو

بیمارِ چہل سال ۔ (ف ۔ ح)

چالیس سال کا بیمار

کنایہ: بہت عرصے کا بیمار

ع: بیمارِ چہل سال کو لاؤ تو شفا دیں

بَین ۔ (ار)

لاش پہ مرنے والے کے اوصاف بیان کرکے رونا ۔

ع: ماتم تھا بیبیوں میں سکینہ کے بَین پہ

۲۔ فریاد کرنا ۔ رونا پیٹنا ۔

ع: واں بین، اِدھر صبر و شکیبائی کی باتیں

بین کرکے پیٹنا ۔ (ار ۔ بول چال)

فریاد و آہ کرکے رونا ۔

ع: پیٹوں کی بین کرکے تن پاش پاش پر

بین کرکے رونا ۔ (ار ۔ ب)

نالہ و فغاں کرنا ۔

ع: ہیروں علی کی بیٹیاں روتی ہیں کرکے بین

بین کرنا ۔ (ار ۔ م)

فریاد کرنا ۔ نالے کرنا ۔ یاد کرکے رونا ۔

ع: بھائی کے آگے لاشوں پہ جا کر کروں میں بین

بینا ۔ (ف ۔ ار ۔ ص)

آنکھوں والا ۔ سمجھدار، صاحبِ ادراک

چشمِ حقیقت رکھنے والا ۔

ع: مطلع ہے صاف خود سے بینا کریں خیال

بینا ہونا ۔ (ار)

حقیقت کی آنکھ رکھنے والا

ع: ہم اس کو نظر آئیں گے جو بینا ہے

بینائی لیجانا ۔ (ار ۔ ح)

بیٹے کے مرنے سے کنایہ کیا ہے ۔

بیٹے کے مرجانے سے آنکھوں کی بصارت زائل ہوجانا

۵۔ طاقت جو تھی بدن میں وہ سب بھائی لے گئے

اب تم ہماری آنکھوں کی بینائی لے گئے

بَینُ السُّطور ۔ (ع ۔ ص)

سطروں کے درمیان کی جگہ، یا فاصلہ ۔

ع: صدقے سحر بیاض پہ بین السطور کی

ردیف

پ - الف

پابند بلا ۔ (ف ۔ مرکب)

مصائب و آلام میں گھرے ہوئے۔ مصیبت زدہ

خاصان خدا مستحق جور و جفا ہیں
ارباب ولا جو ہیں وہ پابند بلا ہیں

پاٹ ۔ (ہ ۔ ا ۔ مذ) دریا یا ندی یا نہر کا عرض، چوڑائی

ع: مقتل سے تا بہ نہر تھا دریائے خوں کا پاٹ

پاٹ دینا ۔ (ہ ۔ ب)

بھر دینا۔ پر کر دینا۔

ع: لاشوں سے چل کے پاٹ دو نہر فرات کو

پاٹنا ۔ (ہ ۔ ر) ا

بھرنا۔

ع: ہر ضرب میں تنوں سے زمیں پاٹتی ہوئی

پا جانا ۔ (ا ۔ ہ ۔ روزمرہ)

ہاتھ آ جانا۔ سامنے آ جانا۔

ع: تن سے اڑا دیا وہی سر جس کو پا گئی

۲۔ ڈھونڈ لینا۔

ع: مخفی بہت کیا پہ اجل پا گئی انھیں

پا در رکاب ہونا ۔ (ا ۔ خ) جانے کے لیے تیار ہونا۔

ع: اب دیر کوچ میں نہیں پا در رکاب ہیں

پارچہ (ف)

بڑا رومال۔ کپڑے کا ٹکڑا۔

ع: اسماؔ اسے ایک پارچہ نرم پہ لائی۔

پارۂ جگر ۔ (ف ۔ س)

لخت جگر۔ دلدارے۔ عون و محمد۔

ع: یہ پارۂ جگر ہیں علی سے دلیر کے

پار ہونا ۔ (ہ ۔ روزمرہ)

آر پار ہونا۔ ادھر سے ادھر ہو جانا۔

ع: عینک کے پار ہوتا ہے جیسے نظر کا تار۔

پارۂ یاقوت ۔ (ف)

یاقوت کا ٹکڑا۔ استعارہ دلب۔ ہونٹ

ع: بہتر ہے کہیں پارۂ یاقوت سے ہر لب

پاس ادب ہونا ۔ (ا ۔ خ)

لحاظ آنا۔ لحاظ ہونا۔

ع: بے پاس ادب سبط نبی پاس کھڑے ہیں۔

پاس ادب ہونا ۔ (ا ۔ خ)

بزرگی کا لحاظ ہونا۔

کر سکتے نہیں عرض مگر پاس ادب سے

پاسداری کرنا ۔ (ا ۔ خ)

لحاظ کرنا۔ خاطر خواہ تواضع کرنا

ع کرتا ہے پاس داریٔ مہماں ہر اک بشر

پاس کرنا۔ لحاظ کرنا۔ ادب کرنا۔

ع ہم آتے ہیں لو۔ پاس ہمارا کرو بیٹا

پاس کہاں کا۔ (ار۔ ب)

خیال کرنے کی کیا ضرورت۔ مروت کی کیا حاجت

تلوار علم کرنے دو وہ اب پاس کہاں کا

پاس کہاں؟ (ار۔ ر)

مروّت کیسی۔

مروّت کا ہے کی۔ (دیکھیے مندرجۂ بالا شعر)

پاس ہونا۔ (ار۔ مح)

لحاظ ہونا۔ محبت ہونا۔

رہیو نہ دور ان سے اگر ہے بہن کا پاس

پاس ہونا۔ (ار۔ مح)

خیال ہونا۔ لحاظ ہونا۔

فاسق ہے پاس کچھ تجھے اسلام کا نہیں

پاس ہونا۔ (ار مح) خیال ہونا۔ مروت ہونا۔

مہمانوں کا نہیں پاس ستمگار دل کو

پاس ہونا۔ (ار۔ مح)

عزت ہونا۔ حرمت ہونا

الفت نہیں یہ پاس رسالت مآب ہے

پاس ہونا۔ (ار مح)

خیال ہونا۔

میں جانتا ہوں ہے تجھے ایسا ہی مرا پاس

پاس نہ ہونا۔ زندہ نہ ہونا۔ ساتھ نہ ہونا

جب تم نہ ہو گے پاس تو مر جائے گا پدر

پاس نہ ہونا۔ (ار۔ مح)

الگ ہو جانا۔ نزدیک نہ ہونا۔ کٹ جانا۔

گریاں زرہ کے پاس نہ دامن سپر کے پاس

پاس نہ ہونا۔ (ار۔ مح)

لحاظ نہ ہونا۔ خیال نہ ہونا

نے پاس انھیں نبی کا نہ مطلق خدا کا ڈر

پاس نہ ہونا۔ خیال نہ ہونا۔ دھیان نہ ہونا۔

اک شب کی دلہن گھر میں ہے اس کا بھی نہیں پاس

پاک بیں۔ (ف)

اچھے اور نیک پہلو سے دیکھنے اور سوچنے والے

خیالِ صنعتِ صانع ہے پاک بینوں کو

پاک و صاف ہونا۔ (ار۔ مح)

داغ دھبہ نہ ہونا۔ بے عیب ہونا۔

بری ہونا۔

کانٹا تھا سو گلوں کو مگر پاک صاف تھی

پاک طینت ہونا۔ (ار۔ ب)

پاک طینت تھا تو انجام بھی کیا نیک ہوا

پاک کرنا۔ (ار۔ روزمرہ)

صاف کرنا۔ پونچھنا۔ جھاڑنا

آؤ چادر سے کردں پاک میں چہرے کا غبار

پاکھر۔ (ہ۔ ا۔ مو)

زرہ۔ دیکھیے تصویر ۸

رستم تھا درع پوش کہ پاکھر میں راہوار

۲ (ہ۔ فوجی۔ زرہ)

گھوڑوں کے کہیں زین کہیں باگیں کہیں پاکھر

۳ ۔) لوہے کی وہ جالی جو لڑائی کے وقت ہاتھی گھوڑوں کے اوپر ڈال دیتے ہیں

پاکھر تھی موتیوں کی عرقِ جسم پاک پر

پاکیزہ ثمر۔ (ار ص)

استعارہ۔ بیٹا۔

لذت کوئی پاکیزہ ثمر سے نہیں بہتر

پاکیزہ خصال - (ف - ص)

پاک اور نیک خصائل والا۔

ع: بھائی خوش فکر و خوش لہجہ و پاکیزہ خصال۔

پال کے (ہ - خم - ذلی)

پرورش کر کے۔

ع: داغِ جگر ملا ہمیں گودی میں پال کے

پال کے - (ہ)

پرورش کر کے۔

ع: خوب آبرو حضور نے دی ہم کو پال کے

پامال ہونا - (ہ - ب)

ع: پامال ہوا گھوڑوں سے تن وائے مصیبت

پان کی لالی - پان کھانے کی سرخی۔

جیسے لبِ معشوق پہ ہو پان کی لالی

پانا - ((ہ - ر))

محسوس کرنا۔ ملنا۔

ع: بچے ابھی تو سرد ہوا پا کے سو گئے ہیں۔

پانا - ((ہ - ر))

لینا۔ فیض یاب ہونا۔

ع: پاتا ہے کوئی حور کوئی حلّۂ جنت

پانا - ((ہ - ر))

ہاتھ آنا۔ ملنا۔ میسر آنا

اب پائیں گے شبیر کہاں ایسا مددگار۔

پانا - ((ہ - ر))

میسر آنا۔

ع: پائی ہے کس ہرن نے یہ چشمِ سیہ کب۔

پانچ لال - پانچ بیٹے۔

ع: حیدر کے پانچ لال تھے رؤں کسے کسے

پانی - ۱۔ چمک ۲ باڑھ تیزی۔

ع: دریا لہو کا تیغ کے پانی سے بہ گیا

پانی - آب بمعنی تلوار کی دھار - آتش بمعنی شعلہ۔

اس آب پر یہ شعلہ فشانی خدا کی شان
پانی میں آگ، آگ میں پانی خدا کی شان
(صنعتِ تضاد)

پانی - (تلوار کا پانی)

دھار۔ تلوار کی دھار۔

ع: پانی وہ جس کو کہئے کہ زہر التیام ہے

پانی آگ ہونا - استعارہ۔

پانی آگ کی طرح گرم ہونا۔

ع: پانی تھا آگ گرمیِ روزِ حساب تھی۔

پانی پانا - (ار - ر)

پانی ملنا۔ پینے کے لیے پانی ملنا۔

ع: دل نہ تڑپے جو دمِ نزع نہ پانی پائیں

پانی پانی کہنا - پیاس پیاس کی صدا بلند کرنا۔

ع: پانی پانی جو وہ کہتے ہیں تو شرماتے ہیں

پانی پر گر پڑنا - (ار - ح)

مارے پیاس کے بے تحاشہ پانی میں منہ ڈال دینا

ع: پانی پہ گر پڑا وہ کہ تھی ضبط کی نہ تاب

پانی پر نذر دینا - (ار - ب)

ع: دیگا نہ کوئی نذر کبھی پانی پہ ہماری

پانی پہ اختیار نہ ہونا - (ار - ب)

پانی بس سے باہر ہونا۔

ع: میں کیا کروں نہیں مرا پانی پہ اختیار

پانی پہ گرے پڑنا - (ار - ح)

یہ محاورہ انتہائی پیاس کے وقت بولا جاتا ہے

ع: ٹھنڈے پانی پہ گرے پڑتے تھے حر کے رفقاء

پانی پی پی کے دعائیں دینا - (ار - ح)

ع: پانی پی پی کے دعائیں مجھے دیتے تھے جواں۔

پانی چاہنا دھار اور کاٹ کی ضرورت ہونا

۱۔ دھار۔ کاٹ۔ روانی، تیزی

۲۔ ممبھی پانی۔ روشنائی میں پانی کی ضرورت ہوتی ہے۔

ع: پانی دوات چاہتی ہے ذوالفقار کا (صنعت ایہام)

پانی پہ جنگ ہونا۔ پانی پہ جنگ آگ لگی ہے یہ دہر میں

پانی زہر ہونا۔ (ار۔ ح)

پانی سے نفرت کا اظہار۔ پانی زہر کی مثل سمجھنا۔

بر صبر کے دریا ہیں ہمیں پیاس نہیں ہے

اب زہر یہ پانی ہے کہ عباس نہیں ہے

پانی سے جل بجھنا۔ (ہ ح)

پانی سے جلنا اور آگ کا بجھ جانا۔ جلنا کٹ جانا آگ جیسی گرمی سے جل جانا۔ بجھ جانا۔ ٹھنڈا ہو جانا مرجانا۔ جل ممبھی پانی۔ د (صنعت تجنیس)

س: پانی سے جل بجھا تھا کوئی۔ کوئی نار سے

گرتی تھیں تین بجلیاں اک ذوالفقار سے

(صنعت ایہام اور صنعت تجنیس)

پانی سے زیست ہونا۔ زندگی کا دار و مدار پانی پر ہے۔

ع زیست ہر شے کی ہے پانی سے شجر ہو کہ بشر

پانی سے گذرنا۔ (ار۔ ح۔)

پانی کی مجھے ضرورت نہیں۔ پانی کی طلب نہ ہونا

غ: وہ کہتی ہے میں پانی سے گذری نہ مشک آئے

پانی سے منہ اٹھائے رہنا۔ (ار)

پانی پینے کا ارادہ نہ کرنا۔

ع: پانی سے اٹھائے رہا منہ اپنا وہ رہوار

پانی شور نہ ہونا۔ کھاری پن نہ ہونا۔

شیریں اور شور میں، ایہام تضاد ہے

ع: وہ پانی ہوں شیریں کہ نہیں جس میں شور ہے

پانی کا آگ لگانا۔ تلوار کی دھار کا شعلہ فشانی کرنا۔

ع پانی نے اس کے آگ لگا دی زمانے میں (ایہام تضاد)

پانی کا کنوؤں میں اترنا۔ سائے کی تلاش میں پانی کا کنوؤں میں پناہ لینا۔ (حسن تعلیل)

پانی کنوؤں میں اترا تھا سائے کی چاہ سے

پانی کا قحط ہونا۔ (ار۔ ح)

پانی نہ ملنا۔ پانی نہ دستیاب ہونا۔

قحط پانی کا ہے اس دشت میں گندم کے کال

پانی کو آگ لگنا (ار ح)

پانی سے اظہار تنفر کرنا

ع: ا۔ پانی کو لگے آگ جو عباس نہ ہوگئے

پانی کو آگ لگنا۔ (ار۔ ح)

عورتوں کا کوسنا۔

میں کیا کروں گی آگ لگے ایسے پانی کو

پانی کھولنا۔ (ہ۔ ح)

۱۔ پانی پکنا۔

۲۔ اتنا گرم ہونا جیسے پک رہا ہو۔

کھولا ہوا تھا دھوپ میں پانی فرات کا۔

پانی کی چاہ ہونا۔ (ار۔ ح)

پانی کی خواہش ہونا۔ ضرورت ہونا۔

س ایک دن وہ تھا اور اک دن یہ ہے اللہ اللہ

کہ اسی طرح ہمیں پیاس میں پانی کی ہے چاہ

پانی کے لیے آگ میں کود پڑنا۔ (ار۔ ح)

دیکھیے تلمیح

۱۔ انتہائی مصیبت میں اپنے کو پھنسا لینا۔

انسان تو جنات کے لشکر سے لڑا ہے

کون آگ میں پانی کے لیے کود پڑا ہے

پانی کے لیے آگ میں کود پڑنا۔ (ار ح)

سخت مصائب برداشت کرنا۔

پانی کے لیے آگ میں ہم کود پڑے ہیں

پانی لبوں تک پہنچنا۔ (ار۔ مح)
پانی قطعی میسر نہ آنا۔
ع: پانی بھی لبوں تک نہیں پہنچا کئی دن سے

پانی ملے نہ ملے آبرو رہے۔ (ار مح)
چاہے پیاسے مر جائیں لیکن عزت سے مریں۔

پانی میں جان ہونا۔ (ار۔ مح)
پیاس کی شدت کے سبب جان نہ نکلنا۔ پانی میں روح اٹکی ہونا۔
ع: امداد یا حسین کہ پانی میں جان ہے

پانی ۔ (استعارہ)
(صنعت ایہام) دھار۔
ع: دریا لہو کا تیغ کے پانی سے بہہ گیا

پانی لہو ہونا (ار مح)
۱۔ مارے خوف کے خون پانی ہو جانا
۲۔ پانی میں خون مل کر پانی خون جیسا ہونا
ع: غل تھا کہ نہر فرات کا پانی لہو ہوا

پاؤں پہ گرنا۔ (ہ۔ مح)
ع: میں پاؤں پہ گرتا ہوں اجازت مجھے دیجیے

پاؤں پر گرنا۔ (ہ۔ مح)
ع: رُکتے نہ جو میں پاؤں پہ آ آ کے نہ گرتا

پاؤں پر گرنا۔ (ار)
پیروں پر سر رکھ دینا۔
ع: عباس گرے پاؤں پہ گردن کو جھکا کر

پاؤں پر گرنا۔ (ار، روزمرہ)
پیروں پر سر رکھنا۔
ع: میں پاؤں پہ گرتی ہوں یہ جب آتے ہیں گھر میں

پاؤں پھیلا کے سونا۔ (ار مح)
آرام کی نیند سونا۔ چین کی نیند سونا۔
پھیلا کے پاؤں یہ مری چھاتی پہ سوتے تھے۔

پاؤں پھیلا کے سونا۔ (ار۔ مح)
۱۔ آرام کی نیند سونا
۲۔ مرنے کے بعد بے خبری کی نیند سو جانا۔
ع: جاگے بہت ہیں پاؤں کو پھیلا کے سوئیں گے

پاؤں پھیلا دینا۔ (ہ۔ کہاوت)۔
نکمے لوگ بہت حرص و طمع کرتے ہیں۔
س: فقیروں نے یاں پاؤں پھیلا دیے ہیں
عبث ہاتھ اہل جہاں کھینچتے ہیں (سلام)

پاؤں تھک جانا۔ (ہ مح) ہاتھ پاؤں [illegible]
اعضاء و جوارح کا جواب دے دینا۔
س: اللہ ری پیری میں ہوس دنیا کی
تھک جاتے ہیں جب پاؤں تو سر پھرتا ہے (سلام)

پاؤں جمانا۔ (اص۔ ح) (صنعت تضاد)
رکابوں میں پیروں کو مضبوط جما کر رکھ لینا
مارا جو ہاتھ پاؤں جما کر رکاب میں۔

پاؤں دبانا (ار مح)۔
ع: اور پاؤں کو ہاتھوں سے کئی بار دبایا

پاؤں ڈگنا۔ (ہ مح)
(ڈگیں نہ پاؤں)
ع: دیکھو ڈگیں نہ پاؤں کہ مشکل کی راہ ہے
جسم لرز جانا۔ پیر لڑکھڑا جانا۔ ۲ تصورات میں تزلزل پیدا ہو جانا۔

پاؤں رہنا۔ (ار۔ مح)
ثابت قدم رہنا۔
سر کٹے پاؤں مگر راہ الٰہی میں رہے

پاؤں زمین پر نہ رکھنا۔ (ار۔ مح)
اکڑ کر چلنا
۲۔ اترانا، اکڑنا
ع: رکھا ہے نہ تو نے کبھی پاؤں زمین پر

پاؤں قرآں پر رکھنا۔
(استعارہ) سینۂ امام پر پیر رکھنا۔ سینہ پر چڑھنا
پاؤں قرآں پر رکھا حلق پہ خنجر رکھا

پاؤں کا مدد کرنا۔ (ا ر۔ مح)
بھاگ جانا۔
کنایتہً بھاگ جانا گویا کہ پیروں کا جان بچا لینے میں امداد کرنا ہے۔
ع: کرتے نہ مدد پاؤں تو سر تن پہ نہ ہوتا

پاؤں کا ہم سفر کرنا۔ (ار۔ مح)
بھاگ جانا۔ نکل بھاگنا ہی فتح کے مرادف تھا۔
ع: بھاگے تو یہ سمجھے کہ مہم پاؤں نے سر کی۔

پاؤں کانپنا۔ (ار مح)
صدمے سے ٹانگیں لرزنے لگنا۔ کھڑا نہ ہو سکنا۔
ع: کانپے جو پاؤں، بیٹھ گئے بھر کے آہ سرد

پاؤں کو ہاتھ لگانا۔ (ار۔ ب)
پیر پکڑنا۔ پیر چومنا۔
۲۔ (ہ۔ مح)۔ پیر چھونا
ع: پاؤں یہ وہ ہیں کہ ان پاؤں کو جو ہاتھ لگائے

پاؤں کہیں ڈالنا۔ کہیں پڑنا۔ (ہ مح)
ع: تھرا کے پڑا پاؤں کہیں اور کہیں ڈالا۔

پاؤں کی زنجیر ہونا۔ (ار۔ مح)
ساتھ ہو جانا۔ ساتھ لگ جانا۔ پیچھے پڑ جانا۔
ع: اب جائیں کہاں ضعف ہوا پاؤں کی زنجیر

پاؤں لغزش میں ہونا۔ (ار)
پیر لرزنا۔ پیروں میں لرزہ ہونا۔ خوف سے پاؤں کا نہ اٹھنا۔ یا لرزنا۔
۲۔ لڑکھڑانا۔
ع: پاؤں لغزش میں ہیں اے دستِ خدا ادرکنی

پاؤں میں زنجیر پڑنا۔ (ار۔ مح)
چلنے پھرنے سے لاچار ہو جانا۔
تب کیا مجھے آئی کہ پڑی پاؤں میں زنجیر

پاؤں نہ بڑھ سکنا۔ (ار۔ روزمرہ)
۱۔ آگے چلنے کی طاقت نہ ہونا۔ ۲۔ پیروں میں طاقت نہ ہونا۔
س دم بدم کھینچو نہ میرے ہاتھ کو
پاؤں بڑھ سکتے نہیں ناچار ہوں (سلام)

پاؤں ہوا کے۔ (ار)
بہت تیز رو پیر۔ جلدی بھاگنے والا۔
ع: بجلی کی رگیں۔ آگ کا دم، پاؤں ہوا کے

پائمال ہونا۔ (ار۔ مح)
تباہ ہونا۔ قتل ہونا۔
اماں کا باغ ہوتا ہے جنگل میں پائمال

پائمال ہونا۔ (ار)
روندا جانا۔
ع: لاشہ سموں سے گھوڑوں کے ہو وے گا پائمال

پائمال ہونا۔ (ار)
ع: روندا جانا۔
لاش ان کی پائمال ہوئی زخم پھٹ گئے

پائین مزار۔ (ف۔ ا)
قبر کے پائینتی
ع: تربت مری پائینِ مزارِ شہِ دیں ہو

پایا فزوں ہونا۔ (ار)
عزت بلند و بالا ہونا۔
چلائی زمیں۔ سب سے فزوں ہے مرا پایا۔

پایا نہ رکھنا۔ (ہ۔ ا)
وہاں تک نہ پہنچ سکنا۔
ع: واں پہونچیں جہاں عرش بھی پایا نہیں رکھتا۔

پائے نام کردینا۔ (ا ر)

ماتحتی میں دے دینا۔ زیر اثر دیدینا۔

ع: گرد بچئے ہمیں علی اکبر کے پائے نام

(داستان)

پائے نگاہ۔ (ف۔ مر) نگاہ اور نظر کا تار۔ (اضافت تشبیہی)

ع: پڑجائیں لاکھ آبلے پائے نگاہ میں

پ۔ ت

پتلی۔ آنکھ کا ڈھیلا آنکھ کے بیچ کا سفید حصہ

ع: پتلی نہیں یہ چشم سیہ بے حجاب ہیں

پتلی پھرنا۔ (ہ)

آنکھ کی پتلی ادھر سے ادھر ہونا۔

ع: پتلی سوار کی نہ پھری تھی کہ مڑ گیا۔

پتلی پھیرنا۔ (ہ)

آنکھ سے ادھر ادھر کرنا۔

ع: پتلی جونہی سوار نے پھیری وہ مڑ گیا

پتلی کو سپر کرنا (مجاز مرسل)

آنکھ کے اندر جانے سے روکنا۔

ے چشم ہرچند کہ پتلی کو سپر کرتی ہے

ہے وہ طرار کہ آنکھوں میں بھی گھر کرتی ہے

پتلی میں گڑ جانا۔ نگاہ میں آجانا۔ نظر جم جانا۔

ع: سرتیز اک سناں تھی کہ پتلی میں گڑ گئی۔

پتلیاں جھاڑنا۔ (ا ر۔ ح)

ڈر کے مارے آنکھوں کی پتلیاں پٹ پٹانا۔

ع: جھاڑی جو پتلیاں تو نظر سے نہاں گیا۔

پتلیاں رہ جانا۔

مرتے وقت آدمی کی آنکھ کی پتلی جس جگہ ہوتی ہے دم نکلنے کے بعد وہیں رہ جاتی ہے۔ حر کی پتلیاں امام حسینؑ کی طرف تھیں اور یونہی رہ گئیں

ع: پتلیاں رہ گئیں پھر کرشہ والا کی طرف

پتنگ۔ (ف۔ ا۔ مذ)

پتنگے۔ پروانے۔

ع: شمع تصویر پہ گرنے لگیں آ آ کے پتنگ

پتہ نہ ملنا۔ (ا ر۔ ح)

نشان نہ ملنا۔ سراغ نہ ملنا۔

ع: کچھ تیرا پتہ اے مرے مہرو نہیں ملتا

پتہ دینا۔ (ا ر۔ ح)

نشان دینا۔ نشان بتانا۔ نام بتانا۔ متوجہ کرنا

ع: سب ترے دامن دولت کا پتہ دیتے ہیں

پتہ پتہ تاراج ہونا۔ (ا ر۔ ح)

چھوٹا بڑا ہر ایک برباد ہو جانا۔ ہر ایک قتل ہو جانا۔

ع: پتہ پتہ ہوا تاراج تو بوٹا بوٹا

پتہ کھڑکنا۔ (ہ۔ ح) پتہ کا پتہ سے لڑ کر آواز نکلنا۔

ع: ۱۔ پتہ بھی کھڑکتا تھا تو ڈر جاتے دو دلوں

ع: ۱۔ پتہ بھی کھڑکتا ہے تو گر پڑتے ہیں ڈر کر

پتوں کا مثل چہرہ مدقوق زرد ہو جانا۔

دق کے مریض کا چہرہ جس طرح خون نہ ہونے کے سبب پیلا ہو جاتا ہے اس طرح پتوں پر گرمی کی وجہ سے پیلا پن آ گیا ہو۔

پتے بھی مثل چہرۂ مدقوق زرد تھے

پتے زرد ہو جانا۔ (ا ر۔ ب)

کنایتہً: پتے بے جان ہو جانا۔

پتے بھی مثل چہرۂ مدقوق زرد تھے

پتھر پڑنا۔ (ہ۔ روزمرہ)

پتھر لگنا۔

پتھر عقب سے پڑنے لگے روبرو سے تیر

پتھر پگھل جانا۔ (ہ ۔ ح)
سخت دل بھی نرم ہوجانا۔
ع: فولاد موم ہو گیا۔ پتھر پگھل گیے

پتھر پگھل کے رہ جانا۔ (ہ ۔ ح)
مارے گرمی کے پتھر دل کا موم بن جانا۔ کچّا۔
ع: پتھر پگھل کے رہ گئے تھے مثلِ موم خام

پتھر چلنا۔ (ہ) ح)
پتھر پھینکے جانا۔
ع: پہلو سے تیر چلتے تھے پتھر درخت سے

پتھر کا جگر بہہ جانا۔ (ہ ۔ ح)
سخت سے سخت دل والا بھی پگھل جائے
ع: بہ جائے آب ہو کر جو پتھر کا ہو جگر

پتھر کا جگر ہونا۔ (ح)
شقی القلب ہونا۔ ظالم ہونا۔
ع: بہ جائے آب ہو کہ جو پتھر کا ہو جگر

پتھر کا دل ہونا۔ (ہ ۔ ح)
ا۔ سخت دل ہوجانا۔ سنگدل ہونا۔
استعارہ، ظالم۔
ع: پتھر کا دل نہیں ہے یہ دل ہے پدر کا دل

پتھر میں لعل نہ ہونا۔ (ا ر)
لعل ایک اعلیٰ قسم کا پتھر ہوتا ہے۔
پتھر دل میں لعل کا وجود نہ ہونا۔
ع: پتھر میں ایسے لعل، صدف میں گہر نہیں

پتھر ہونا۔ (ہ ح) استعارہ۔
سنگدل ہونا۔ ظالم ہونا۔
ع: پتھر ہے محبت کا مزا جس کو نہیں ہے

پ ۔ ٹ

پٹکہ ۔ (ہ ۔) (صنعت ایہام) تصویر ۹
پٹکہ سے باندھنے لگے ٹوٹی ہوئی کمر

پٹری جمانا۔ (اص ۔ سواری)
گھوڑے پر جم کر بیٹھنا۔ گھوڑے کو اپنی رانوں میں
زور سے کسے رہنا۔
ع: پٹریاں جمی ہوئی تھیں مثل بو تراب

پٹ پڑنا۔ (ہ ۔ ح)
الٹا پڑنا۔ الٹا گرنا
ع: تیغہ شقی نے ڈھال پہ مارا تو پٹ پڑا۔

پٹکا۔ (ہ ۔ ا مذ ۔ فوجی ہتھیار)
۱۔ رومال باندھنا۔ کمر میں پٹی باندھنا۔ ۲۔ عزم کرنا۔
(فوج ۔ ح) آمادہ ہونا۔ تیار ہونا۔
ع: پٹکہ کو عجب حسن ہے مرنے پہ کسا ہے

پٹکے سے کمر باندھنا۔ (ہ ۔ ح ۔)
آمادۂ جنگ ہونا۔ جنگ کے لیے کمر کسنا۔
ع: پٹکے سے باندھنے لگے ٹوٹی ہوئی کمر

پٹھا۔ (ہ ۔ ا ۔ مذ) گھوڑے کے جوتڑ کا ادھر ادھر کا حصہ۔
ع: پٹھوں پہ دم چنور تھی کہ طاؤس مست تھے

پ ۔ چ

پچھتانا۔ (ہ ۔ ر)
افسوس کرنا
پچھتاتی ہوں کیوں خشک زباں ان کو دکھائی

پچ کرنا۔ (ہ ۔ ر)
حمایت کرنا۔ ساتھ دینا۔
محسن ہے آج جو مرے بھائی کی پچ کرے۔

پچھاڑ کھانا۔ (ہ) ح)
زمین پر لوٹنا۔ زمین پر گرنا
ع: بانو پچھاڑ کھا کے پسر کے قریں گری

پچھلے پاؤں ہٹنا۔ (ہ) بول چال)
پیچھے کی طرف الٹا واپس ہونا۔
ٹھہرا کے پچھلے پاؤں ہٹا وہ ستم شعار

پچھلے پاؤں ہٹنا۔ (ہ۔ح)
بغیر مڑے ہوئے پیچھے کو بھاگنا۔ پیٹھ دکھا کے بھاگنا۔
ع: ڈر ہے کہ پچھلے پاؤں سپاہ لعیں ہٹی

پ۔ د

پدر سے زیادہ شفیق ہونا۔ (ا۔ سیم)
باپ سے زیادہ شفقت کرنا۔
ع: ہر دوست پر پدر سے زیادہ شفیق تھے

پدر کا دل ہونا۔ بیٹے کے حق میں باپ کی محبت
ع: پتھر کا دل نہیں ہے یہ دل ہے پدر کا دل

پدر کی جان۔ (ا۔ روزمرہ)
باپ کی جان۔ بیٹا۔ نور چشم۔ باپ کی روح۔
ع: تم جا کے کہد و خیمہ میں اب اے پدر کی جاں

پدر کی قدر ہونا۔ (ا۔م)
باپ کی عزت ہونا
ے دیتا اگر تمھیں کوئی فرزند ذوالجلال
ہوتی پدر کی قدر، سمجھتے ہمارا حال

پدر نثار۔ (ا۔ روزمرہ)
باپ۔ صدقے۔
بندے اتار و طوق بڑھاؤ پدر نثار

پدر پدر کرنا۔ (ا۔ح) ہائے بابا۔ ہائے بابا کہنا۔
ع: کہتا ہے کون، رن میں تڑپ کر پدر پدر

پ۔ ذ

پذیرا۔ (ف)
قبول ہونے والی۔ قابل قبول۔
درگاہ خدا میں ہے دعا جس کی پذیرا

پ۔ ر

پر۔ (ہ۔کلمہ۔ ۲۔ لیکن
سیدِ مظلوم کا غم تھا
۱۔ (ہ) ع: جنگ منظور نہ تھی ان سے پر اب ہوں مجبور

۳۔ (ہ)
لیکن۔
دہان کیسۂ زر بند رکھ پر اے منعم
خدا کے واسطے وا کر جبیں کی چینوں کو (سلام)

۴۔ لیکن۔
ع: قد سرو سا ہے پر یہ کہاں اس میں روانی

۵۔ (ہ۔عو۔کلمہ)
لیکن۔
اس پر بھی۔
ع: پروا رہے جو اس کہ ابرو پہ بل نہ تھا۔

۶۔ (ہ)
لیکن
ع: اس بات کا غم ہے پر اے جان پیمبر

۷۔ لیکن۔
اس عہد میں سب کچھ ہے پر انصاف نہیں ہے

۸۔ (کلمہ)
لیکن۔
پہلے کچھ اور ہی جلوہ تھا پر اب اور ہے ظہور

۹۔ کو۔ اوپر۔
ع: فاقہ یہ تیسرا ہے مرے نور عین پر

۱۰۔ کو۔ کے لیے۔ اوپر۔
ع: ہے شاق فلک پر کہ رہیں ایک جگہ دو

۱۱۔ اوپر۔
ع: تہہ پر تھے سب نہنگ، مگر تھی لبوں پہ جان

پر چاہیئے۔ ضروری ہے۔ لازمی ہے۔ ۲۔ لیکن مناسب ہے۔
ے ہر چند تجمل تو مجھے کچھ نہیں درکار
پر چاہیئے اس فوج کا ہو کوئی علمدار

پر خیر۔ لیکن —
ع: پر خیر پی لے نہر سے پانی کا بھر کے جام

پر کیا کرے۔ (ار۔ عو۔ روزمرہ)

لیکن مجبوری ہے۔ لیکن اب کیا کرسکتا ہے۔

ع: پر کیا کرے کہ آج مصیبت ہے باپ پر

پر۔ (ہ۔ ا۔ مذ)

پگڑی میں لگا ہوا پر جو کلغی کہلاتا ہے

ع: کلغی ہمارے اوج سعادت کے جس میں پر

پر پرواز۔ (ف)

پر تول کے آنا۔ تیار ہو کے آنا۔ تیار ہونا

ع: شہباز اجل صید پہ پر تول کے آیا

پر تولنا۔ (ار۔ ح)

تیار ہونا۔ آمادہ ہونا۔

ع: شہباز اجل صید پہ پر تول کے نکلا

پر سمیٹنا۔ عمل خوف۔ مارے ڈر کے خاموش بیٹھنا۔

ع: کانپا کیئے پروں کو سمیٹے ہوئے ملک

پر کاٹنا۔ (ذ جی۔ ح) تیر کے پر تلوار سے اڑا دینا

ع: پر کاٹے اس نے تیر چلے اس طرف سے جو

پر گرا دینا۔ جملہ متعدی ہے۔ لیکن لازم کے معنی میں نظم کیا ہے

مارے خوف کے پر جھڑ گئے۔ بہ پر جھڑ جانا۔

انتہائی خوف سے لرزنے کے سبب پر جھڑ گئے

ع: سیمرغ نے گرا دیئے پر کانپ کانپ کے

پر آشوب۔ (ف۔ ص) ؟

ع: اللہ، کس قدر ہے پر آشوب یہ مقام

پر آفت۔ (ف)

آفت و بلا سے بھرا ہوا۔

ع: ندی لہو کی دشت پر آفت میں بہ گئی۔

۲۔ (ف۔ ص)

پُر ہول۔ دہشت ناک۔

ع: زلزلہ دشت پر آفت کا زمیں سے پوچھو

پُر اضطراب۔ (ف) مضطرب۔ پریشان۔

ع: تسکیں نہیں مرے دل پر اضطراب کو

پر جگر۔ (ف۔ ص)

بہادر۔ جانباز۔

ع: اس نے کہا جواں نہیں پورا یہ پُر جگر

۲۔ (ف۔ ص)

بہادر۔ تورا۔

ع: دیتے تھے تہنیت جو عزیزان پر جگر

۳۔ (ف)

دل والا۔ بہادر۔

ع: دیتے تھے تہنیت جو عزیزان پر جگر

پر خم۔ (ف۔ ص)

پیچیدہ۔ گھنگریالے۔

ع: دل کو الجھاتے تھے سنبل کے وہ پُر خم گیسو

پر خوں۔ (ف)

خون سے بھرا ہوا۔

ع: یہ کہتے تھے جو لاشہ پُر خوں نظر آیا

پُر دغل۔ (ف۔ ص)

مکّار۔ کینہ پرور۔

ع: بدکار و بدشعار و ستمگار و پر دغل

پر دغل۔ (ف)

مکار دغاباز۔ چالباز۔

ع: مکّار و اہل نار و دغاباز پر دغل

پر عتاب۔ (ف۔ ص)

غصّہ میں بھرا ہوا

ع: بجلی گری شقی کے سر پُر عتاب پر

پر خوں قبائیں۔ (ف۔ ار)

قباؤں میں خون بھرا ہوا، دیکھئے تصویر ۵۳

ع: پُر خوں قبائیں دوش پہ، کمریں کسے ہوئے۔

پُرغم - (ف - ص)

غم زدہ - پریشان حال -

ع : نکلی در خیمہ سے ادہر زینب پر غم

پُرگناہ - (ف - ص)

گنہ گار - بڑا گناہ گار -

ع : مال و متاع لے کے چلا تھا یہ پر گناہ

پُرنم - نمناک

ع : للہ چشم پاک کو پُرنم نہ کیجئے

پُرہَول ہونا - (ا ر)

ڈراؤنا ہونا -

ع : پُرہول ہو رستہ وہ سیہ رو جو گذر جائے

پَرا - (ہ - ص)

ع : جس صف میں یہ جانباز تھے خالی وہ پَرا تھا

پَرا باندھنا - (ہ روزمرہ)

صف باندھنا -

ع : جُرے کو جھک گئے رفقا باندھ کر پَرا -

پَرا جمانا - صفیں معیّن کرنا - صفوں کو جمانا -

ع : نوفل بھی پَرا اپنے سواروں کا جمائے

پَروں سے پار جانا - (ہ)

صفوں کے اوہر سے ادہر نکل جانا - صفوں کو چیرتے ہوئے اس طرف سے دوسری طرف نکل جانا

ع : اک دم میں گیا پار سواروں کے پَروں سے

پَروں میں - (ہ)

۱ - صفوں میں -

۲ - گھمسان فوجوں میں

ع : بے سر ہوئے پروں میں سرانِ سپاہ شام

پَرے - (ف - ا - مذ - جمع)

صفیں - صفوف -

ع : جنگلی وہ رومیوں کے پَرے شامیوں کے دل

پَرے -) (فوجی - اص)

واحد: پرا - فوج کی صف -

ع : تھے آگے پرے فوج کے ثابت قدموں کے

پَرے - (ف - ا - مذ - جمع)

ع : جب سواروں کے پرے جنگ پہ تل جاتے تھے -

پَرے الٹ جانا - صفیں درہم برہم ہو جانا

ع : الٹی جو آستیں، تو پرے سب الٹ گئے

پَرے باندھنا - (ہ فوجی - اص)

صفیں تیار کرنا - فوجی صفیں باندھنا - صفیں آراستہ کرنا -

ع : باندھے پرے سواروں نے بڑھ بڑھ کے جابجا

پَرے پامال ہونا - صفیں کچل جانا -

ع : مورچے سب تہ و بالا تھے پرے سب پامال

پَرے پہ پرا گرنا - (فوجی - ح)

فوج کی ہلچل - گھبراہٹ - فوج کی صف پہ صف گرنا -

ع : کٹ کر گرا پرے پہ پرا - صف پہ صف گری

پَرے ٹوٹنا - (ہ - ح)

صفیں درہم برہم کرنا -

ع : مورچے ہو گئے پامال پرے ٹوٹ گئے

پَرے جمانا - (فوجی - ع)

فوج کی صفیں لگانا - صفیں معین کرنا

ع : تلواریں لو نیاموں سے جلدی پرے جماؤ

پَرے خاک پر گرنا - صفیں کی صفیں قتل کرکے ڈھیر لگا دینا -

ع : جس طرح پرے خاک پہ دو چار گرائے

پَرے سے نکلنا - (ا ر - ح)

فوج کی صف سے باہر آنا -

ع : نکلا پرے سے دیو سا چنگھاڑتا ہوا

پرے سے نکلنا - (ہ - ب)
لشکر کی صفوں سے باہر آنا۔
ع: نکلا پرے سے جب وہ ستمگر جفا شعار

پرے سے نکلا - (ہ - ب)
فوج کی صف سے باہر آیا۔
ع: نکلا پرے سے حرملۂ خاناں خراب

پردہ اٹھ جانا - (ا - ح)
حجابات دور ہو جانا۔
ع: پردے اٹھے ہوئے ہیں نظر دور جاتی ہے

پردہ الٹنا - (ا - ہ)
پردہ ہٹانا۔
ع: پردہ الٹ کے خیمے کا با حالتِ تغیر

پردہ میں خلل آنا - (ا - ح)
بے پردگی ہونا۔
ع: پردے میں اہل بیت نبی کے خلل نہ آئے

پردہ نہ کیجئے - (ا - ح)
پردہ نہ مجھ سے کیجئے سب جانتی ہوں میں

پردہ ہے گر - (ا - ا)
اگر کوئی بات بھید والی ہے
ع: پردہ ہے گر سنا دو الگ چل کے دل کا حال

پردہ ہونا - (ا - ح)
عزت رہ جانا۔
مر رہیئے کسی دشت کے دامن میں انیس
پردہ ہے یہی جامۂ عریانی کا (رباعی)

پردہ سے منہ نکالنا - (ا - ح)
پردہ ہٹا کر باہر کی طرف دیکھنا
ع: پردے سے منہ نکالے ہیں اطفال خورد سال

پردے سے نکلنا - (استعارہ: تلوار نیام سے نکلنا)
ع: جلوہ کیا پردے سے نکلتے ہی پری نے

پردے میں بٹھا کے - (ہ - ع - ب)
حفاظت کی جگہ پہنچا کر
ع: مجھ کو بٹھا کے پردے میں بابا کا ساتھ دو

پردے والی - پردہ کرنے والیاں۔
ع: کئی سیدانیاں خیمے میں ہیں پردے والی

پرتو - (ف) (گھوڑے کی طرف اشارہ ہے)
سایہ - پرچھائیں
ع: سیماب ٹھہر جاتا ہے پرتو نہیں تھمتا

پرتو - (ف)
آئینہ۔
ع: یہ جلوہ گری ہے کہ پرتو میں نہیں ملتی

پرتو - استعارہ: بیٹا (امام حسین)
ع: نور بخشا قمر فاطمہ کے پرتو نے

پرتو - (ف)
شعاعیں۔
ہ جب تک یہ چمک مہر کے پرتو سے نہ جائے
اقلیم سخن میرے قلم رو سے نہ جائے

پرتو - (ف - ص)
چمک دمک۔
ع: پرتو سے رخ کے برق چمکتی تھی خاک پر

پرچم - (ف ا - مذ) دیکھئے تصویر ۱۵
جھنڈے یا علم کا پھریرا - ۲- علم، جھنڈا۔
ع: بوڑی سناں پہ تھی نہ پرچم نشان پہ

پرچیم - (ف ا مذ)
سیاہ ریشم کا گچھا جو علم کے نیچے باندھتے ہیں

پرچہ نویس - (ف - ا ص)
رپورٹر - حکومت کے وہ ملازمین جو ملک کے حالات لکھ کر دارالحکومت کو بھیجتے رہتے ہیں۔
ع: کچھ تردّد نہیں کہہ دے کہ لکھیں پرچہ نویس

پردیس۔ (ہ۔ ا۔ مذ)

غیر وطن۔ عالمِ مسافرت۔

ع: پردیس میں آئی مرے بچوں پہ تباہی۔

پردیس میں تباہی آنا۔ عالمِ مسافرت و غربت میں بربادی آنا۔

ع: پردیس میں آئی مرے بچوں پہ تباہی

پردیسی ۔ (واحد) (ہ۔ مذ)

(پردیسوں) (جمع)

ع: پردیسیوں پہ آب رواں بند کیا ہے

پرزے اڑنا۔ (ار۔ مح)

۱۔ ٹکڑے ٹکڑے ہو کر ہوا میں اڑ جانا

۲۔ ٹکڑے ٹکڑے ہو جانا۔

ع: ڈھالوں کے پرزے اڑتے ہیں اب ہو رہے ہیں وار

پرزے کرنا۔ (ار۔ مح)

ٹکڑے ٹکڑے کرنا۔

ع: ٹکڑے کیا شبیہ پیمبر کو ہے غضب

پرساں ہونا۔ (ار۔ روزمرہ)

پوچھنے والا ہونا۔ ہمدرد ہونا۔ دوست ہونا

ع: پرساں کوئی کب جوہرِ ذاتی کا ہوا ہے

پرسش ہونا۔ (ار۔ مح)

بعد مرنے کے قبر میں اعمال کی پوچھ گچھ ہونا

ع: پرسش ہے روک ٹوک ہے جنگل ہے خار ہے

پُرسہ۔ (ف)

مرے ہوئے کی تعزیت

ع: بھاوج سے بھی پُرسہ کے لئے جا نہیں سکتے

پرسہ دینا۔ تعزیت ادا کرنا۔

ع: پرسہ مرا دینا مری ناشاد دلہن کو

پرسہ دینا۔ (ار۔ مح۔) تعزیت ادا کرنا۔

ع: ہے ہے مجھے فرزند کا پُرسہ نہیں دیتے

پرسہ دینا۔ (ار۔ مح)

تعزیت ۔ کرنا۔

ع: پرسہ تمہیں شہیدوں کا دینے کو آئے ہیں

پرسہ دینا۔ (ار۔ مح) دلاسا دینا۔

ع: پرسہ بھی ترا دینے کو آتا نہیں کوئی

پرسہ دینا۔ (ار۔ مح)

تعزیت ادا کرنا۔ آدابِ تعزیت بجا لانا

ع: پرسہ مجھے دو قتل مرا مہمان ہوا ہے

پرسہ کو آنا۔ (ار۔ ب)

ع: پرسہ کے لیے آئیں گے اب قبلۂ عالم

پرکار بن جانا۔ (گھوڑا۔ مح)

دائرہ بنائے ہوئے گھوڑے کا بھاگنا۔

ع: القط کبھی بنا کبھی پرکار بن گیا

پرکالہ اڑنا۔ (ار۔ مح)

چنگاریاں اڑنا۔ تلوار کٹ کٹ کے۔ شعلے ہوا میں اڑنا۔

ع: پرکالے اڑ گئے وہ سپر کے وہ سر گرا

پرکالۂ تیغ۔ تلوار کے شرارے، چنگاریاں۔

ع: پرکالۂ سپر ادھر ادھر ادھر اڑے

پرکالے اڑنا۔ (مح)

چنگاریاں اڑنا ۔ چنگاریاں بن کر اڑنا۔

ع: تیغیں آری ہوئیں ڈھالوں کے اڑے پرکالے

پرگیریاں۔ (ف۔ ا۔ مو)

پرگیری کی اردو جمع۔

وہ پر جو تیر ... کے آس پاس لگا دیتے ہیں۔ تاکہ تیر کا توازن قائم رہے۔

۲۔ (فنہ۔ ا)

پہرہ دار۔ محافظ۔ سایہ کرنے والیاں

ع: پلکیں نہیں پرگیریاں ہیں تیرِ نظر کی

پرندوں کے ہوش اڑنا ۔ (ار ۔ ح) پرندے بے قابو ہوجانا، خوفزدہ ہوجانا

ع : بجلی سی جو چمکی تو پرندوں کے اڑے ہوش

پروانہ ہونا ۔ (ار ۔ ر)

ع : سادنت ہیں یہ جان کی پروا نہیں ان کو

پروانہ ہونا ۔ (ار ۔ روزمرہ)

گیتی جو الٹ جائے تو پروا انھیں کب ہے

ع : ثابت قدمی کفش دلاور کا لقب ہے

پروانہ ہونا ۔ (ار ۔ ح)

عاشق ہونا ۔

(سراج ۔ امامت اور نور میں ایہام تناسب ہے)

ع : پروانہ تھے سراج امامت کے نور پر

پروانہ بن جانا ۔ (ار ۔ ح)

عاشق ہوجانا ۔

ع : خورشید شمع حسن کا پروانہ بن گیا

پروانے گرنا ۔ (ار ۔ ح) استعارہ

ہر طرف سے تیر لگنا ۔ ہر طرف سے حملہ ہونا ۔

سپاہیوں کا ہر طرف سے حملہ کرنا ۔

ے مقتل میں کیا ہجوم تھا اس نور عین پر
پروانے گر رہے تھے چراغ حسین پر

پروردۂ آغوش ۔ (ف ۔ ار)

گود کے پلے ہوئے ۔ گود کے پالے ۔

ع : پروردۂ آغوش شہ عرش نشیں ہیں ۔

پرورش ہونا ۔ (ار ۔ ح) خیال ہونا ۔ امداد ہونا ۔

عنایت ہونا ۔ کرم ہونا ۔ رحمت الٰہی ہونا

ع : پرورش جرم پہ بھی صبح سا ہوتی ہے

پرورش ہونا ۔ (ار ۔ ح)

ع : اوروں کی پرورش ہو ہمارا نہیں خیال

پری ۔ (استعارہ ۔ تلوار ۔

ع : جلوہ کیا پردے سے نکلتے ہی پری سامنے

پری کا پردہ سے نکلنا ۔ تلوار کا میان سے نکلنا ۔ (استعارہ)

ے پڑھ کر یہ رجز میان سے لی تیغ جری نے
جلوہ کیا پردے سے نکلتے ہی پری نے

پری کا مانگ نکالنا ۔ (ار ۔ ح) دھار کو مانگ سے تشبیہ دی ہے ۔ تلوار کی دھار کا چمکدار ہونا ۔

ے بجلی کو بھی تڑپا دیا تھا جلوہ گری نے
تاب اس کی نہ تھی مانگ نکالی تھی پری نے

پری وش ۔ (ف ۔ ص)

(وش ۔ حرف تمثیل)

پری جیسی ۔ نہایت حسین و جمیل ۔

ع : زیبا تھا دم جنگ پری وش اسے کہنا

پریوں کا اکھاڑا ۔ (ہ ۔ ح) استعارہ ۔

حسینوں کا جمگھٹا ۔

ع : ہر چشم کو پریوں کا اکھاڑا نظر آئے ۔

پریوں کا غول ۔ پریوں کے جھنڈ ۔ گروہ کے گروہ ۔

ع : پریوں کے غول تخت سلیماں کے ساتھ ہیں

پ ۔ ڑ ۔ ژ

پڑنا ۔ (ہ ۔ مص) ہونا ۔ واقع ہونا ۔

کسی بات کو انتہائی حد پر دکھانے کے لیے بولتے ہیں

ع : پڑ گیا خیمۂ ناموس نبی میں کہرام

پڑھ پڑھ کے دم کرنا ۔ (ع)

دعائیں پڑھ کر جسم پر پھونکنا ۔ مصیبت کے وقت دعائیں پڑھ کر پھونکتے ہیں ۔

ع : پڑھ پڑھ کے دعا شہ پہ دم کرتے تھے عباس

پڑھنا کیسا ۔ (ار ۔ روزمرہ)

مرثیہ خوانی میں کوئی خوبی نہیں ۔

ع : میں کیا آواز کیسی پڑھنا کیسا

پژمردہ ۔ (ف) مرجھایا ہوا ۔

ع : گویا بہار آگئی پژمردہ باغ میں

پ - س

پس از تہنیت۔ علمداری کے منصب کی مبارکباد دینے کے بعد۔

ع: آگے ہوتی علم کے پس از تہنیت سپاہ

پس پشت جانا۔ (ار- ب)

ع: ناگاہ پس پشت گئے دو ستم ایجاد

پسپا کرنا۔ (ار) فوجی ح)

پیچھے ہٹا دینا۔ ہرا دینا۔

ع: سرکش جو بڑھے آتے ہیں۔ پسپا کریں ان کو

پسپا ہونا۔ (ار- ب)

ہرنا۔ ہار کر پیچھے ہٹ جانا۔

ع: پسپا تھے یکہ تاز وہ تازی جدھر گئے

پسپا ہونا۔ (ار- ح- اص)

پیچھے ہٹنا۔

ع: پسپا ہوئی کچھ کے غنیمت سپاہِ شام

پسرِ ختم مرسلیں۔ (ف- مر)

مراد: امام حسین - آں حضرت صلعم کے بیٹے

ع: فرمائے یہ بڑھا پسرِ ختم مرسلیں

پسر دولہا بنے۔ (ع- دعائیہ کلمہ)

بیٹے کا بیاہ ہو۔

ع: حسرت ہر ایک کو ہے کہ دولہا بنے پسر

پسرِ سعد۔ (ف- ا- عل)

مراد: عمر ابن سعد۔ سپہ سالار لشکر یزید

ع: نعرہ کیا کہ او پسرِ سعدِ بے حجاب

پسرِ شاہِ ولایت۔ (ار- ف)

مراد امام حسین۔

ع: پسرِ شاہ ولایت کو غنیمت جانو

پسرِ فاطمہ۔ (متعدد- مر)

امام حسین -

ع: قرباں ہوں کس طرح پسرِ فاطمہ پہ ہم

پسر کو پانا۔ (ار- ح)۔ بیٹے سے ملنا۔

ع: ام البنین جا دختم سے پسر کو پائے۔

پستی اور اوج دونوں کو دیکھنا۔ (ار- ب)

ہر طرف دیکھنا

ع: دیکھا کبھی پستی کو کبھی اوج کو دیکھا

پستی سے نمایاں ہونا۔ نشیب سے میدان میں آنا۔

ہ یہ کہہ کے ترائی سے بڑھا شیر دلاور

ع: پستی سے نمایاں ہوا گویا اشر خاور

پستی کہنا۔ (ار- بول چال)

نیچا ہونا۔ بے عزت ہونا۔

ع: کہئے پستی اسے جو اوج ہمانے دیکھا

پستے لبوں کے۔ (استعارہ)

لبوں کو پستوں سے استعارہ کیا ہے لطیف ہے نشا۔

ع: پستے لبوں کے وہ جو نمک سے بھرے ہوئے

پسلیاں قلم ہونا۔ پسلیاں کٹ جانا۔

ع: تلوار آ کے پڑی کہ ہوئیں پسلیاں قلم

پسینہ پر خون گرا دینا۔ (ار- ح)

قربان کر دینا۔

ہ جس جا پہ گرے سبطِ پیمبر کا پسینہ
خون اپنا گرا دیں گے وہ گر ہو یہ قرینہ

پسینہ پر لہو گرنا۔ (ار- ح)

ذرا سی گزند بھی نہ پہنچنے دینا۔

ع: شبیر کے پسینہ پہ میرا لہو گرے

پسینہ میں تر ہونا۔ (ار- روزمرہ)

خوف و ڈر کے سبب پسینہ آ جانا

ع: بچے بھی مارے ہول کے ہیں تر پسینہ میں

پ - ش

پُشت۔ (ف- ا- مو) نسل - پیڑھی۔

پانچویں پشت ہے شبیر کی مداحی میں

پشت خمیدہ ہونا۔ ف۔ (ار مر)

جھکی ہوئی کمر ہونا۔

ع: پیری میں ہے جو پشت خمیدہ تو بجا ہے

پشت سے عیاں ہونا۔ پیٹھ کی طرف سے نکل جانا۔

ع: دل توڑ کر انی جو ہوئی پشت سے عیاں

پشت پناہ دیں۔ (ف)

دین الٰہی کے محافظ

ع: نعرہ یہ ہے کہ ہمیں ہیں پشت پناہ دیں

پُشتی۔ (ہ۔ ی۔ نسبتی)

پشت پر۔ مدد کے لیے۔

ع: پشتی پہ جب ہو شیر تو بیجا ہے پھر ہراس

پشتی پر ہونا۔ (ار، مح)

مددگار اور معاون ہونا

ع: پشتی پہ ہیں ارکین رکیں دین مبین کے

پشتی پہ ہونا۔ (ار۔ عم۔ ر)

مدد کو ہونا۔ پشت پناہی کرنے کرنیوالا۔ موجود ہونا۔

ع: پشتی پہ ہوئے شیر الٰہی ساجس کا جد

پشتے۔ (ف)

ع: پشتے وہ قیامت کے لہو تن میں نہ چھوڑیں

پشّہ۔ (ف ا۔ مذکر) مچھر۔

ع: پشہ کو تاب کیسی کا نہیں مقدور

پ ۔ ک

پکار۔ (ف۔ ا۔ مو)

آواز۔ صدا۔ بانگ۔

ع: آگے بڑھے چلو، یہ نقیبوں کی تھی پکار

پکارُنا۔ (ہ)

صدا۔ آواز۔ ندا۔

ع: ڈیوڑھی پہ خادمان محل کی ہے یہ پکار

پکار۔ (ہ)

ع: ڈیوڑھی پہ خادمان محل کی ہے یہ پکار

پکار کرنا۔ ((ہ۔ ر))

فریاد کرنا۔ آواز دینا۔

ع: خم ہوکے پکارے کہ کمر ٹوٹ گئی آہ

پکارنا۔ (ہ۔ ر)

۱۔ کہنا

۲۔ سوچنا۔ غور کرنا۔

ع: دونوں طرف سے فوج پکاری، کہاں چلی

پکارنا۔ (ہ۔ ر)

فریاد کرنا۔

ع: بہنیں پکارتی تھیں کہ بیرن ترے نثار

پکارنا۔ امداد کے لیے بلانا۔

ع: میداں سے ہمیں جب نے پکارا وہیں پہونچے

پکارنا۔ ((ہ۔ ر))

۱۔ للکارنا۔ بلند آواز سے کہنا۔ یا بلانا۔

حُر پکارا کہ زباں بند کرو نا ہموار

۲۔ التجا کرنا۔ ادّعا کرنا۔ امداد کے لیے آواز دینا۔

ع: حُر پکارا بابی انت و اُمّی یا شاہ

پکارنا۔ (ہ۔ ر)

ندا دینا۔ چلّانا۔ غم و رنج کی آواز سے مخاطب کرنا۔

ع: پھر دیکھ کے فرزند کی صورت یہ پکاری

پکارنا۔ (ہ۔ ر)

فریاد کرنا۔

ع: پریاں پکارتی تھیں کہ ہو جان کی اماں

پکار ہونا۔ (ار۔ ع)

غلغلہ ہونا۔ شور ہونا۔

ع: واں مدح ذوالفقار کی تھی عرش پر پکار

پکار رہونا۔ (ہ۔ ح) آوازیں بلند ہونا۔ تیاریاں ہونا۔

ع: قتل سادات کی لشکر میں یہ کیسی ہے پکار

۲۔ آواز لگنا۔ ہوشیار کرنا۔

ع: ڈیوڑھی پہ خادمان محل کی ہے یہ پکار

پ۔ ل

پل بھر۔ (ہ۔ ر)

ذرا سی۔ اک آن بھی۔

ع: فرصت نہ کبھی چشم کو اک پل بھر دوں

پل نہ گذرنا۔ دار۔ ح)

بغیر وقفہ کے۔

ع: پل نہ گزرے کہ صفیں زیر و زبر کرتی ہے

پلٹ پڑنا۔ یک لخت رخ موڑ دینا۔ ایک دم پیچھے کی طرف پلٹ جانا۔

ع: آما تھا وہ کہ اسپ شہ دیں پلٹ پڑا

پلٹ کے گھر جانا۔ (ہ)

واپس ہو کر گھر جانا۔

ع: پر پہ پلٹ کے پر چھول دالوں میں گھر گیے

پلٹنا۔ (ہ۔ ز)

واپس آنا۔

ع: پلٹی سپاہ آئی قیامت جہان میں

پلک جھپکنا۔ (ہ۔ ح)

کسی آواز کے ڈر سے آنکھ بند ہونا اور کھلنا۔

ع: شل علی جھپکتی تھی شبیر کی پلک

پلک جھپکنا۔ (ہ) ح)

خوف سے آنکھ بند ہونا۔ جھجک ہونا۔

ع: جھپکے پلک کسی سے تو آنکھیں نکالیے

پلک جھپکتے ہیں۔ (ہ۔ ح)

بغیر وقفے کے۔ آن کی آن میں۔ پلک جھپکتے ہی

ع: ہم یوں پلک جھپکتے ہیں جاتے ہیں عرش پر

پلکوں کا کف افسوس ملنا۔ دار۔ ح)

ع: رہ جاتی ہیں پلکیں کف افسوس کو مل کر

پلکیں جھپکنا۔ دار۔ ح)

ہر آنکھوں کی پلکیں بند ہونا اور کھلنا۔ آنکھیں کھلنا اور بند ہونا۔

ع: پلکوں کو بہادر کی جھپکتے نہیں دیکھا

پلنا۔ (ہ۔ ر)

پرورش پانا۔ محبت میں رہنا۔ زندگی گذارنا۔

ع: اس شیر کے بیشہ میں پلا ہوں جو علی ہے

پلّہ بھاری ہونا۔ (ہ۔ ح) ؟

بھاری ہے ترازو سے فلک سے مرا پلہ

پلّہ گراں کر دینا۔ دار۔ ح) قیمت بڑھا دینا۔ اہمیت میں اضافہ کر دینا۔

سبک ہو چلی تھی ترازوئے شعر مگر ہم نے پلّہ گراں کر دیا (رباعی)

پ۔ ن

پناہ پانا۔ (از۔ ح)

ع: چھپٹے اِدھر اُدھر پہ نہ پائی کہیں پناہ

پناہ دینا۔ دار۔ ر)

اماں دینا۔ حفاظت میں لینا۔

ع: غل تھا کہ اے نبی کے نواسے پناہ دے

پناہ مانگنا۔ دار۔ ح) حُسن تعلیل)

مارے خوف کے امن طلب کرنا۔ جائے امن چاہنا۔

ع: مانگی پناہ چھوڑ کے ساحل کو بحر نے

پناہ میں سونپنا۔ حفاظت میں دینا۔

ع: سونپا تمھیں خدا و نبی کی پناہ میں

پنجتن۔ (ف۔ مر)

پانچ شخصیتیں۔

(دیکھیے تلمیحات)

ع: ان کی خوشی وہ ہے جو رضا پنجتن کی ہے

پنجتن ۔ (ف)
پانچ ہستیاں۔ جناب رسالت مآب صلعم
حضرت علی۔ جناب فاطمہ۔ امام حسن۔ امام حسین۔

پنجوں کے بل پھرنا ۔ (ہ۔ مح) (عم) بل۔
کھڑے ہو کر چلنے کی طاقت نہ ہونے پر سرک سرک
کر پالیٹ کر رینگنا۔
ع: بولی اجل اب اٹھ کے تو پنجوں کے بل چلو

پنجہ ۱۔ ہاتھ۔ دست۔
ع: دست حسین و پنجۂ مشکل کشا علی
۲ (ف۔ ا۔ مذ)
ہاتھ۔
ع: کاندھے پہ مشک آب تھی۔ پنجہ میں تھا علم
۳ (ف)
ہاتھ کی پانچوں انگلیوں کی گرفت
ع: پنجے میں خود لیے علم سید البشر
۴ علم۔ (جھنڈے) کے اوپر کی برچھی۔ یا علم کے
اوپر کی کلغی۔ یا علم کے اوپر برچھی کی جگہ
ہوتا ہے۔
ع: پُر نور تھا پنجہ کفِ موسیٰ سے ضیا میں
۵ پیغمبر اسلام کا فوجی نشان فولادی پنجہ تھا
جو علمِ اسلام کے اوپر لگا ہوا تھا۔
ع: پنجہ مثال پنجۂ خورشید زرفشاں

پنجہ پھر جانا ۔ (پہلوانوں کی اص)
پنجہ موڑ دینا۔ پنجہ مڑ جانا۔ پنجہ مروڑ دینا
ع: پھر جاتا ہے پنجے سے مرے پنجۂ فولاد

پنجہ ٹیک کر بیٹھنا ۔ (ا۔ اص) شیر کو جب غصہ ہوتا ہے
تو شکار کی گھات میں اگلے پنجے ٹیک کر بیٹھ جاتا ہے۔
س: تیغی کا رعب سب پہ عیاں ہے خدائی میں
بیٹھا ہے شیر پنجوں کو ٹیکے ترائی میں

پنجہ فولاد ۔ (ف۔ ا۔ اص)
فولاد (لوہے) کا بنا ہوا پنجہ۔
پہلے پہل لوہے کے پنجہ سے پہلوان۔ پنجہ پھیرنے یا
مڑوڑنے کی مشق کرتے ہیں۔
ع: پھر جاتا ہے پنجہ سے مرے پنجۂ فولاد

پنجۂ ضرغام ۔ شیر کا پنجہ۔
ع: آہو کی طرح پنجۂ ضرغام میں آئے

پنجۂ مژگاں ۔
(استعارہ) پلکوں کو کنگھے سے استعارہ کیا ہے۔
ع: بنی کے پنجۂ مژگاں سے جس میں شانہ ہوا

پنجہ سے چھوٹ کے نکل جانا ۔ (جنگی۔ مح)
ہاتھ سے چھوٹ جانا۔
ع: گزر اس طرح نکل گیا پنجہ سے چھوٹ کے

پنجے میں آ کے چھٹ جانا ۔ (ا۔ مح)
قبضے میں آ کر نکل جانا۔
دیکھا حضور، چھٹ گیا پنجہ میں آکے صید

پنجے میں ہونا ۔ (ا۔ مح)
قبضے میں ہونا۔ ہاتھ میں ہونا۔
ع: پنجے میں ہے قاتل کے ترا روئے یہ کار

پنجہ چمکنا ۔ جھنڈے کے اوپر کی برچھی ہلنا۔ ادھر
ادھر ڈانواڈول ہونا۔

پنجہ ہلنا ۔ علم (جھنڈے) کے اوپر کی چمکدار برچھی کا ہوا
سے ہلنا۔
پنجہ جو ہلا پھیل گیا نورِ الٰہی

پنکھا ہلانا ۔ (ہ۔ مح) (ا۔ ر)
پنکھا جھلنا۔
تر ہے قبا پسینہ میں۔ پنکھا کوئی ہلاؤ

پنکھڑیاں ۔ (ہ۔ ا۔ مذ۔ جمع) گلاب کے پھولوں کی پتیاں
سو کھے وہ لب کہ پنکھڑیاں تھیں گلاب کی

پنکھڑیاں (تشبیہ)

آواز کا اتار چڑھاؤ اتنا حسین ہے۔ جیسے پھول میں پتّیاں ہوتی ہیں۔

پنہاں ہونا۔ (ا، ب)

(صنعت ایہام) بند ہونا، اندر ہونا۔

ع: یا گہر شبنم ہیں کہ غنچے ہیں میں پنہاں

پنھاؤ (ع م)

پہناؤ

ع: ہمشکل نبی کو نئی پوشاک پنھاؤ (غ - م)

پوتا۔ (کہ - ا) نبیرہ۔ بیٹے کا بیٹا۔

ع: پوتا ہے لڑائی پہ چڑھا بنت اسد کا

پ - و

پوتی۔ (کہ - ا - مو)

بیٹے کی بیٹی۔

ع: کسریٰ کی گو کہ پوتی ہوں سلطاں کی جائی ہیں

پوتے انھیں کے ہم۔ انھیں کے نواسے ہیں

انھیں کی ضمیر ہیں۔

۱۔ جعفر طیار کے پوتے ہیں۔ جو عہد رسالت میں سب سے مشہور کڑیل بہادر تھے۔

۲۔ حضرت علی اپنے عہد کے شجاع ترین تھے۔

پوتے کے کھلانے کی ہوس ہونا۔

پوتے کی ولادت کے ارماں ہونا۔ (عو - ح)

ع: پوتے کے کھلانے کی ہوس، بیاہ کا ارماں

پوتے کی آرزو۔ پوتہ ہونے کی تمنّا۔

ع: پوتے کی آرزو میں ہے اک سوختہ جگر

پوتا گود میں کھلانا۔ (کہ - ح)

بیٹے کے بیٹا ہونا

پوتا دیکھنا۔

ع: پوتے کو گود میں نہ کھلانا ہوا نصیب

پوچھ لو۔ تصدیق کر لو۔

۱۔ پوچھ لو حرف تو موجود۔ عیاں راچہ بیاں

۲۔ پوچھ لو دیکھا ہے اس نے میرے شیر دل کا جلال

پوچھنا۔ (ا ہ - م)

بات پوچھنا۔

ع: پوچھا بھی نہ ہاں سچ ہے اب اس بی بی سے کیا کام

پوچھنے والا نہ ہونا۔ (ا - ح) مددگار۔

ع: ان کا تو کوئی پوچھنے والا بھی نہیں ہے

پوچھو۔ (کہ)

دریافت کرو۔

سوالیہ انداز میں۔ حال اسی کو معلوم ہے۔

ع: ماں باپ سے قسمت کے بگڑ جانے کو پوچھو۔

پوچھیے تو پالنے والی سے۔ (ع - م - زبان)

اجازت لیجیے۔

ع: گر پوچھیے تو پالنے والی سے پوچھیے

پودا۔ (کہ - ا - مذ)

ریشمی یا سوتی ڈوری۔ (یہاں غالباً لگام مُراد لیا ہے) دیکھیے تصویر ۲۶

ع: بس روک لے پودا کہ فرس منہ کے بل آیا

پورا جوان نہ ہونا۔ (ا رم)

پورے طور پر جواں نہ ہونا۔ مکمل جواں نہ ہونا

نوجوان ہونا۔

ع: اس نے کہا جواں نہیں پورا یہ پُر جگر

پوئی۔ (ف - ص)

گھوڑے کی ایک چال کا نام۔ آہستہ آہستہ قدم رکھتے ہوئے چلنا

پوئی میں جو طاؤس تو اڑنے میں پری تھا

۔۲

ع: پورے جواں نہیں ابھی کیا ہے تمھارا سن

پ - ہ

پہ - پر - لیکن

ع: چھپتے ادھر اُدھر پہ نہ پائی کہیں پناہ

۲- (ہ - کلمہ) لیکن -

ع: بوٹے سے ان کے قد پہ نمودار آشکار

۳ - متواتر - برابر - زیادتی کے لیے)

ع: تلوار پہ تلوار چمکتی نظر آئے -

۴ (ہ - کلمہ)

لیکن -

ع: یوں کہنے کو سب ہیں پہ ہمارا نہیں کوئی

۵ (ہ - کلمہ)

لیکن

ع: ہیبت سے توانا پہ ریاضت سے بدن زار

۶ - لیکن -

ع: ہوں پیر تو واللہ پہ بے پیر نہیں ہوں

۷ سے -

ع: اک طور پہ دیکھا نہ جواں کو نہ مُسن کو

۱۰ (ہ - کلمہ)

۸- کے لیے - واسطے

ع: کمریں وفا پہ باندھے ہے مشکل کشا کی فوج

۹ - (حرف)

(حرف جر)، کے سبب، سے

ع: ساری یہ تعلی ہے حمایت پہ علی کی

پہ آنا - (اردو روزمرہ)

حملہ کرنا - گرنا - اوپر -

ع: کس بشاشت سے ہزاروں پہ دلیر آتے ہیں

پہاڑ کا سینہ شق کرنا - (ار - ف ہ)

پہاڑ کو بھی توڑ دینا - اُڑا دینا -

ع: کرتی ہے شق پہاڑ کا سینہ مری حسام

پہاڑ غرق ہوجانا - آنسوؤں میں پہاڑ بھی ڈوب جائیں

انتہا سے زیادہ رونا -

ے دم بھر رُوں اگر تو جل تھل بھر دوں
فرصت نہ کبھی چشم کو اک پل بھر دوں
کیا ابر مقابلہ کرے گا میرا (رباعی)
ہوجائیں پہاڑ غرق جنگل بھر دوں

پہاڑ گرنا - (ہ - ع)

سخت مصائب پڑنا -

ع: گرتا ہے پہاڑ اس کو میں کس طرح سے ٹالوں

پہاڑ ہونا - (ہ ع)

قوی ہونا - مضبوط ہونا - ڈھارس بندھی ہونا - (استعارہ)

ے جب ایسا بھائی ظلم کی تیغوں میں آڑ ہو
پھر کس طرح نہ بھائی کی چھاتی پہاڑ ہو

پہرا جانا - (ہ - ع)

(پہرانا) گشت لگانا - ادھر سے ادھر ہونا

ے ادھر سے اُدھر نکل جانا - تیر جانا،
پہر اگیا کہیں، کہیں چمکا کہیں جما

پہروں - گھنٹوں -

پہروں علی کی بیٹیاں کرتی ہیں رو کے بین

پہرے - (ہ - جمع) محافظ، پہرہ دار، پہرے والے -

ع: برچھیاں مارتے تھے گھاٹ پہ جو تھے پہرے

پہلو - (ف)

برابر

ع: جب ذبح ہوں تو پہلوئے اکبر میں لاش ہو

۲ (ف - ا - مذ)

جسم کے دونوں طرف کے حصے - داہنا بایاں حصۂ جسم -

ع: بہتے تھے پہلوؤں سے خون کے دریا باہم

پہلو - (ف -)
برابر میں -
ع: پہلو میں اس طرف تو سنانیں، ادھر ہیں تیر
پہلو تھامنا - (ہ - ار مح)
سہارا دینا -
ع: فاطمہ رو رہی ہیں ہاتھوں سے پہلو تھامے
پہلو توڑ کر نکلنا - (ہ - ار -)
ع: داہنی طرف سے بائیں کو چیرتی ہوئی آر پار ہونا
برچھی وہ ہے جو نکلی تھی پہلو کو توڑ کے
پہلو توڑ کے نکل جانا - (ار ب)
جسم کے ادھر سے ادھر پار ہو جانا
ع: پہلو کو توڑ توڑ کے نیزے نکل گئے
پہلو سے اجل آنا - داہنے بائیں طرف سے حملہ ہو کر شہید ہونا -
ع: پہلو سے اجل آتی ہے اس کی نہ خبر تھی
پہلو سے دبنا - پہلو کی طرف ہٹنا - داہنی یا بائیں طرف جھٹنا - پہلو میں چھپنا -
پہلو سے دب کے دوسرے ظالم نے بے خطر
پہلو سے ہٹنا - ساتھ چھوڑنا -
ع: پہلو سے برادر کے نہ ہٹتے تو مزہ تھا
پہلو فگار ہونا - جسم کا داہنا بایاں حصہ زخمی ہونا
ع: راکب کا جسم گھوڑے کے پہلو ہوئے فگار
پہلو مجروح ہونا - جسم کا داہنا بایاں حصہ زخمی ہونا -
ع: تلواروں سے مجروح ہو سر تیروں سے پہلو
پہلو میں رکھ لینا - (ار - مح)
۱- ساتھ رکھ لینا - ۲- برابر میں رکھ لینا
۳- کمر میں باندھ لینا -
ع: پہلو میں اگر رکھے تو آرام جگر ہے

پہلو میں رہنا - (ہ مح)
گود میں ساتھ ساتھ رہنا
ع: پہلو میں رہا دل کی طرح کس کے یہ دلدار
پہلو میں ہونا - ادھر اُدھر - داہنے بائیں -
ے وہ دونوں مرنے والے تو پہلو میں ہوتے تھے
پھیلا کے پاؤں وہ مری چھاتی پہ سوتے تھے
پہلے - سب سے اول
ع: پہلے حر غازی نے صفیں کیں تہ و بالا
پہلے پہل - (ار - روزمرہ)
پہلی ہی مرتبہ -
ع: لڑکے جو پہلے پہل نکلے تھے گھر سے
۲ - (ار)
پہلی بار -
ع: پہلے پہل ہے آج مجھے فرقتِ پدر
۳ - (ار - ر)
اوّل اوّل - پہلی بار - پہلی مرتبہ
ع: پہلے پہل نکلتے ہیں گھر سے یہ گلعذار
پہلے پہل گھر سے نکلنا - (ار - ب) زندگی میں پہلی بار میدان جنگ میں آنا
پہلے پہلے جو نکلے تھے گھر سے وہ گلعذار
تیغیں چمکتی دیکھ کے بڑھتے تھے باربار
پہلے نکل جانا - (ار - ب) اول ہو جانا، پہل کرنا -
دھڑکا تھا کہ ہم سے کوئی پہلے نہ نکل جائے
پہلے پہل نکلنا - (ار - کنایہ: میدان جنگ میں پہلی بار جانا -
ے پہلے پہل نکلتے ہیں گھر سے یہ گلعذار
ان کی مدد ضرور ہے ہنگام کارزار
پہنچنا - جانا - (ف ۵)
(پہنچا ہے) پایا ہے - ملا ہے)
ع: پہنچا ہے ہر اک مرتبہ کو حضرت کی بدولت

پہنچا ۔ (ہ ۔ ر)
آنا ۔ ملنا ۔ درجہ میں ملنا ۔
ع: پہنچا علی کا زور جنھیں ، یہ وہ ہاتھ ہیں

پہنچنا ۔ (ہ ۔ ر)
پانا ۔ مقابلہ کرنا ۔ برابری کرنا ۔
ع: الفاظ کو تیزی کو نہ پہنچے کوئی تلوار

پہنچا ۔ (ہ ا ۔ مذ)
کلائی کا گٹا ۔ توکا گٹا ۔
ع: پہنچے کو کسی حور کا پہنچا نہیں پہنچا

پہنچے مروڑنا ۔ (ہ ۔ پ) ہاتھ مروڑنا ۔ کلائی مروڑنا ۔
ع: دونوں کڑے اتاروں گا پہنچے مروڑ کے

پھ

پھال ۔ (ہ ہتھیار) پھال ۔ پھل ۔ بوری ۔
ع: سوفار ادھر تیر کا چلے کی طرف پھال ۔

پھپھولا ۔ (ہ ا ۔ مذ)
چھالا ۔
(خود شکل پھپھولے کا تھا)
تشبیہ ۔ حباب چھالے کی شکل ہوتا ہے اور خود بھی اسی کا ہمشکل ہے ۔
ع: خود اس کے سامنے تھا پھپھولا حباب کا

پھپھولوں کی دوا ہونا ۔ (ا ر ۔ ع)
(کلیجے کے پھپھولے) دل کی بھڑاس نکالنا
ع: مولا یہ کلیجے کے پھپھولوں کی دوا تھی (تغزل)

پھپھولے پھوٹنا ۔ (ہ ۔ ع)
دل کی لگی کم ہونا ۔ دل کی گرمی نکلنا
ع: پھوٹیں گے دلوں کے نہ پھپھولے کسی عنواں

پھپھی پاس جانا ۔ (لکھنؤ)
پھپھی کے پاس جانا ۔ (دلی)
ع: یہ کہہ کے پھپھی پاس گئے اکبرِ دلگیر

پھٹ پڑنا ۔ (ہ ۔ ع ۔ لکھنؤ)
یک لخت گر پڑنا ۔ سر پر آ گرنا ۔
ع: ضربت پڑی کہ گنبد دوّار پھٹ پڑا

پھٹ پڑنا ۔ (دیکھو ۔ ہ ۔ عم ۔ ع) بے تحاشہ جسم زمیں پر گر پڑنا ۔
ایک دم گر پڑنا ۔ یک لخت اوپر آ جانا
ع: ضربت پڑی کہ گنبد دوّار پھٹ پڑا

پھٹنا ۔ (ا) (ہ ۔ ر)
(پھٹ پڑنا ۔)
ع: ضربت پڑی کہ گنبد دوّار پھٹ پڑا ۔

پھر ۔ اب اس کے بعد ۔
ے پھر کیا کسی سے کام ہے سب سے جدا رہوں
بھائی کو رو کے اپنے میں جنگل میں جا رہوں

۲ ۔ (ہ ۔ کلمہ ۔ روزمرہ)
آئندہ ۔ اب
ع: دیکھئے سزا ہیں بل ابرو پہ پھر پڑیں

۳ ۔ (ہ ۔ کلمہ ۔)
اسکے علاوہ ۔
ے پھر کیا ہے جو اللہ کا یہ قہر نہیں ہے
اس تیغ کے کاٹے میں کہیں لہر نہیں ہے

۴ (ہ ۔ کلمہ)
دوبارہ ۔ واپس
ع: لاش پسر کو لیکے گئے مقتل میں پھر امام

۵ اس کے بعد ۔ اور
ع: پھر نہ حرف حق میں ہوتا جو رسالہ ہوتا

۶ ۔ اس کے بعد ۔ اب ۔ اگر ۔
ے آمادہ فنا ہیں خوشی دل سے فوت ہے
پھر خضر کی حیات ملی گر تو موت ہے

۷ ۔ اب ۔
ع: رونے لگے پھر جو برا یا بھلا کہوں

پھر۔ باوجود اس کے

ع: فاقہ ہوا کہ پیاس ہو پھر شیر ہے

۹ (ہ - کلمہ)

دوبارہ۔ ایک بار — مزید

ع: پھر میں کہتا ہوں سکینہ سے خبردار بہن!

پھر آجانا۔ (ہ)

واپس آجانا۔

ع: پھر آگئے دریا پہ صفیں باندھ کے روباہ

پھر آنے کا۔ (ع - ہ)

واپس آنے کا۔ واپسی کا۔

ع: پھر آنے کا موقع نہیں اے عاشق باری

پھر آواز نہ آنا۔ (ار ح)

اس کے بعد سانس رک جانا

ع: چل لبا تر چری۔ پھر نہ کچھ آواز آئی

پھرا ہوں نہ پھروں گا۔ (ہ ح)

آج تک نہ مخالف ہوا ہوں۔ اور آئندہ ہوں گا

پھر بھی۔ (ہ۔ روزمرہ)

دوبارہ۔ آئندہ

ع: پھر بھی یہ معرکہ کبھی ہوگا جہان میں

پھر پانا۔ (ہ۔ محاورہ)

دوبارہ ملنا۔ واپس آنا

دنیا میں وہ پھر پائے گی اس طرح کا بھائی

پھر پڑنا۔ (ہ۔ ح)

پیچھے ہٹ جانا۔ بھاگ جانا۔

پھر پھر کے دیکھنا۔ (ہ۔ روزمرہ) مڑ مڑ کے دیکھنا۔

حضرت کے منہ کو تکتا تھا پھر پھر کے بار بار

پھر پھر کے نظر کرنا۔ مڑ مڑ کے دیکھنا۔

پھر پھر کے نظر کرتا تھا شبیر کی جانب

پھرتا ہے جدھر۔ (ہ - ب)

جدھر جاتا ہے۔ جدھر مڑتا ہے۔ جس طرف جاتا ہے۔ کنایۃً: بیٹے کے پیچھے۔

ع: پھرتا ہے جدھر رشتۂ جاں ساتھ ہے اسکے

پھر تم کو کیا۔؟ (ع - ب)

تمھارا اس سے کیا واسطہ

ع: پھر تم کو کیا بزرگ تھے گر فخر روزگار

پھرتی نظر نہ آنا۔ (ہ - ح)

چلتی پھرتی۔ کاٹتی۔ چھانٹتی دکھائی نہ دینا

ع: جاتے ہی وہ شمشیر نہ پھرتی نظر آئی۔

پھر جانے میں پرکار۔ (ار - ح)

چاروں طرف بھاگنا۔ ادھر ادھر بھاگنا۔

ع: نقطہ یہ سمٹنے میں، وہ پھر جانے میں پرکار

پھر خیر سے پھر جانا۔ (دعائیہ کلمہ)

بخیریت واپس ہونا۔

قسمت وطن میں خیر سے پھر سب کو لے کے جائے

پھر کر آنا۔ (ہ روزمرہ)

واپس آنا۔ دوبارہ آنا

ع: جاؤ ابھی تو آئیں گے مقتل سے پھر کے ہم

پھر کے جانا۔ (ہ روزمرہ)

۱۔ واپس جانا

۲ (ح) اللہ کے گھر سے آنا۔ اسی کے گھر مرنے کے بعد جانا۔ جہاں سے آنا۔ وہیں جانا۔

ع: جاتا ہے وہیں پھر کے جو آتا ہے جہاں سے

پھرنا۔ واپس ہونا۔

ع: یہ سن کے مضطرب جو پھری وہ جگر فگار

۲۔ (ہ۔ مع)

واپس آنا۔

ع: میدان سے پھرا کون ہزاروں کو بھگا کر

پھرنا۔ (ہ۔ ر)
واپس آنا۔
(ہ۔ ر)
۳۔ گھومنا۔
ع: پھرتا تھا سر پہ چھتر سلیماں جناب کے
۴۔ (ہ۔ ر)
گھومنا۔ گردش کرنا۔
ع: خم ہو کے زمیں پہ آسماں پھرتا ہے
۵۔ (ہ۔ ر)
آگے جانا اور آنا۔ آنا جانا۔ چہل قدمی کرنا ٹہلنا۔ (اطمانیت بے چینی) فکر و پریشانی میں آدمی چہل قدمی کرنے لگتا ہے۔
۶ آرام تھا اک دم نہ شہ قلعہ شکن کو
پھرتے تھے لگائے ہوئے چھاتی سے حسن کو
۷ (ہ۔ ر)
واپس ہونا۔
ع: بھائی کو ساتھ لے کے پھرے سید الانام
پھر نہ آئیں۔ دوبارہ واپس نہ ہوں۔
مجھ کو تو خیریت سے غرض ہے نہ آئیں پھر
پھرہرا۔ (ہ)
علم کا کپڑا۔ جھنڈے کا کپڑا
ع: دکھلاتا تھا سرسبزی افلاک پھرہرا
پھرے ہاں۔ (ہ۔ عو۔ روزمرہ)
ہاں ہاں ہی ہوتی ہے۔
ع: ہوں لاکھ ان کے چاہنے والے وہ پھرہو ہاں
پھرے۔ واپس ہوئے۔
ع: مشکیزہ بھرا اور پھرے خرم و مسرور
پھرتی۔ (ہ۔ ص۔ مو۔) عجلت۔ ۹
ع: پھرتی وہی، جھپٹ وہی چالاکیاں وہی

پھرتی سے جھپٹنا۔ (ہ۔ ح)
جلدی جلدی حملہ کرنا۔
ع: پھرتی سے جھپٹ کر اسے مارا اسے مارا
پھرتیاں۔ (ہ۔ امو۔ جمع)
ع: دلدل کی پھرتیاں ہیں طرارے براق کے
۲ (ہ صفت)
(قدیم) پھرتی کی جمع
ع: آفت کی پھرتیاں ہیں غضب کی صفائیاں
پھرتیوں سے چلنا۔ (ہ) پھرتیوں سے
ع: ان پھرتیوں سے بادبہاری نہیں چلتی
پھڑک جانا۔ (ہ) روزمرہ
ع: زخموں میں کیا فرق تھا کہ بسمل پھڑک گئے
پھڑکنا۔ (ہ۔ ر)
تڑپنا۔ لوٹنا۔
ع: سنبھلا جو دل ذرا تو پھڑکنے لگا جگر
پھل۔ (ہ۔ا۔مذ) واحد و جمع) تصویر ۹
انی۔ (جمع انیاں) بوڑیاں۔
ع: پھل برچھیوں کے سرخ تھے ریڈ کے ہوئے
پھل آنا۔ (ہ۔ ر)
پھلکا۔ نوک۔ انی۔ دھار۔
ع: ہر ڈال کے پھولوں کو اتراتا تھا پھل اس کا
پھل آنا۔ (ہ ح)
باور ہونا۔
ع: بارے شجر جرأت و ہمت میں پھل آیا
پھل ملنا۔ (ہ۔ ح)
فائدہ ہونا۔ بدلہ ملنا
ع: برچھی سے اس کو مار کے کیا تم کو پھل ملا۔
پھل ملنا۔ جزا ملنا۔ بدلہ ملنا۔ بار ور ہونا۔
ع: پھل ہم کو بھی مل جائے ریاضت کا ہماری

پھل ہونا۔ (ہ۔ ح)
بدلہ ہونا
ع: اٹھارہ برس کی ہے ریاضت کا یہی پھل

پھوٹ پھوٹ کے رونا۔ (ہ۔ ح)
بے قراری سے رونا
ع: جھولے میں پھوٹ پھوٹ کے اصغر بھی روتے تھے

پھولا پھلا چمن اجاڑ ہونا۔ (ہ ار)
بھرا گھر یا بھرا خاندان تباہ ہو جانا
ع: پھولا پھلا اجاڑ کسی کا چمن نہ ہو

پھولنا پھلنا۔ (ہ۔ ح)
پروان چڑھنا۔
ع: پھولے پھلے نہ وہ چمن روزگار میں
۲ (ہ ح)
پروان چڑھنا۔ شادی ہونا۔ اور اولاد والا ہونا۔
ع: کیا اس کی خبر تھی کہ نہ پھولیں گے پھلیں گے
۳ (ہ۔ ل)
پروان چڑھنا۔ بہار آنا۔ سرسبز ہونا
ع: نخل غرور پھولتا پھلتا نہیں کبھی

پھولنے پھلنے کے دن۔ (ہ۔ ح)
جوانی کے دن پروان چڑھنے کا وقت
ع: دن پھولنے پھلنے کے ہیں کیوں برچھیاں کھاؤ۔

پھولو پھلو۔ (ہ کلمۂ دعا)
خدا کرے کہ آباد رہو۔
ع: پھولو پھلو کہ زینت باغ جہاں ہو تم

پھولے پھلے نہ ہونا۔ ہ۔ ح
سرسبز نہ ہونا۔ نوجوان نہ ہونا۔ بہار پر نہ آنا۔
ع: کٹ جائیں گے وہ نخل جو پھولے نہ پھلے ہیں

پھولے پھلے نہ ہونا۔ (ہ۔ ح)
پروان نہ چڑھنا۔ جوانی کی بہار پر بھی نہ آنا
ع: وہ فاطمہ کے نخل جو پھولے نہ پھلے تھے

پھولے نہ سمانا۔ مارے خوشی کے جامے سے باہر ہونا

پھولوں نہ سمانا۔ بہت مسرور ہونا۔ انتہائی خوش

پھولا نہ سمانا جبریل تو پھولے نہ سماتے تھے خوشی سے

پھولے نہ سمانا۔ (ہ۔ ح)
بہت خوش و خرم زندگی گزارنا۔
ع: پھول گل ہیں کہ پھولے نہیں جاتے ہیں سماتے

پھولے نہ سمانا۔ (ہ۔ ح)
مارے خوشی کے بے قابو ہونا۔
پھولے سماتے تھے نہ محمدؐ کے گل عذار

پھونک دو۔ (ہ۔ فعل)
جلا دو۔ تباہ کر دو۔
لوٹ لو پھونک دو تاراج کرو بہتر ہے

پھول ہے۔ (کنایہ)
سپر پر جو پھول بنے ہوتے ہیں۔
برچھی پہ نہ پھل تھا کوئی پھول سپر پر

پھول اڑنا۔ کٹ کٹ کے شرارے اور شعلے اڑ جانا۔
چنگاریاں اڑتے اڑتے سپر جل جانا
ع: پھول اڑ گئے پھل اس کا جو چھکا سپر کے پاس

پھول جھڑ جانا۔ (ہ۔ ح۔)
پھول مرجھا کر گر جانا۔ مر جانا۔ قتل ہو جانا۔

پھول جھڑنا۔ (ہ۔ ح)
(دہن سے پھول جھڑنا) خوش بیانی کرنا۔
ع: جھڑتے ہیں دہن سے پھول لفظوں کے عوض

پھول جھڑنا۔ (ار۔ ح)
خوش کلامی کرنا۔ میٹھے بول بولنا۔ بھولی بھولی باتیں کرنا۔
ع: لیلے تو پھول جھڑنے لگے بات بات میں

پھول چن لینا۔ (ا۔ب) کنایہ:

۱۔ اچھے اور کارآمد مشورے قبول کرلیتا ہوں

۲۔ دوستوں کو پہچانتا ہوں۔

ے　چھپتی نہیں بوئے دوستانِ یک رنگ

کانٹوں کو ہٹا کے پھول چن لیتا ہوں　(رباعی)

پھول کا رنگ میلا نہ ہونا۔ (ا۔ر۔م)

پھول جیسی نازک چیز بھی نہ مرجھا سکنا۔

ع: رکھ دے قدم تو رنگ نہ میلا ہو پھولوں کا

پھول لٹنا۔ لٹتے ہیں پھول وادی عنبر سرشت میں

ے　لٹتے ہیں پھول وادی عنبر سرشت میں

دولھا برات لے کے چلا ہے بہشت میں

برات میں دولھا کے اوپر پھولوں کی بارش ہوتی ہے اس کو پھول لٹنا سے تعبیر کیا ہے۔ اس عمل کو پھول لٹانا بھی کہتے ہیں۔

پھول لے کے چلنا۔ (بول چال)

بادِ بہاری کو امام حسین سے اور پھولوں کو سپاہ حسینی سے استعارہ کیا ہے۔

پھولوں کو لے کے بادِ بہاری پہونچ گئی

پھولوں سے بس جانا۔ پھولوں کی خوشبو سے معطر ہو جانا۔

ع: سب دشت بسا پھولوں سے بو تن کی جو پھیلی

پھولوں کا باغ ہونا۔ استعارہ۔

ڈھالیں تمام جنگل میں پھولوں کی طرح بھری ہوئی تھیں

ع: جنگل تمام ڈھالوں سے پھولوں کا باغ تھا۔

پھولوں کا باغ ہونا۔ (تشبیہ)

جنگاریوں کی زیادتی سے پھولوں کا باغ معلوم ہوتا تھا۔

ع: جنگل تمام ڈھالوں سے پھولوں کا باغ تھا

پھولوں کا بہار دکھا کر جانا۔ (ا۔ر۔م)

نوجوان ہو کر مرتے ہیں۔ پروان چڑھتے ہیں۔

ع: کچھ پھول تو دکھلا کے بہار اپنی میں جاتے۔

پھولوں کی لپٹیں آنا۔ چاروں طرف سے خوشبوئیں مہکنا

ع: اور پھولوں کی لپٹیں چلی آتی ہیں جلو میں

پھیر لے جانا۔ (ہ۔ روزمرہ)

واپس لے جانا۔

ع: شبیر پھیر لے گئے سمجھا کے بھائی کو

پھیر لانا۔ (ہ) روزمرہ۔

واپس لانا۔

ع: ہے ہے اب چچا کو میرے کوئی پھیر لائے

پ۔ ی

پئے۔ (ف) واسطے لیے۔

ع: فیض پا کر پئے شمشیر زنی آیا ہوں

پئے بندگان رب۔ (ف۔ر)

اللہ کے بندوں کے لیے

ع: دُرِ شفا یہ خود ہیں پئے بندگان رب

پئے تسلیم خم ہونا۔ آداب کے لیے جھکنا۔

کنایہ۔ آسماں بھی سلامی کے لیے چاروں طرف سے جھکا ہوا ہے۔

ع: چرخ زبرجدی پئے تسلیم خم ہوا

پئے جدال آنا۔ جنگ کے لیے میدان میں آنا

ع: بھاگو کہ آئے شیر الٰہی جدال کو

پئے جنگ جانا۔ (ا۔ر)

جنگ کے واسطے جانا۔ میدان جنگ میں اتر جانا

ع: گر بدر میں وہ شیر پئے جنگ نہ جاتا۔

پئے جہاد بڑھنا۔ (ا۔ر)

جنگ کے لیے میدان میں آنا۔

ع: گویا پئے جہاد امیر عرب بڑھے

پ ۔ ی

پیاپے (ہ) لگاتار۔ برابر۔ متواتر۔ ایک کے بعد ایک

ع: چلتے تھے ایک صف سے پیاپے کلوخ و سنگ

پیاپئے ۔ (ف)

دم بدم ۔ لگاتار۔

ع: یہ کس خطا پہ تیر پیاپے برستے ہیں

پیادہ ۔ (ف۔ اص۔ فوج)

پیدل سپاہی

ع: اسوار بھی قلیل ہیں۔ پیادے بھی تھوڑے ہیں

پیادہ روی ۔ (ف)

پیدل چلنا۔

ع: یہ کس لیے پیادہ روی اے نحیف و زار

پیادہ کا سوار کے آگے چلنا ۔ فوجوں میں قاعدہ ہے کہ

پیادہ فوج سواروں کے آگے ہوتی ہے

ع: جیسے پیادہ چلتا ہے آگے سوار کے

پیادے ۔ (فوجی۔ اص)

پیدل لڑنے والے سپاہی

ع: ہیں کشمکش فوج سے پامال پیادے

پیار۔ محبت۔ چاؤ۔ چاہت

ع: چھوڑا ہمیں بس دیکھ لیا پیار تمھارا

پیار سے غافل نہ ہونا۔ ہر وقت چاؤ چونچلے کرنا

ع: غافل نہ ان کے پیار سے میں اک آن تھی

پیار کرنا ۔ (ار۔ روزمرہ)

محبت سے چمکارنا۔ ملنا۔ بوسے لینا۔

ع: عباس کو حضرت نے کیا پیار بلا کر

پیارے نہ ہونا ۔ (ار ع)

اولاد باقی نہ رہنا۔ محبت کرنے والے نہ ہونا

محبت نہ ہونا

ع: پیارے نہ تھے حسین علیہ السلام کے

پیار کی باتیں ہونا۔ محبت کی گفتگو ہونا۔

ع: باتیں نہ پیار کی ہوئیں نہ کچھ گلے ہوئے

پیارا۔ (ہ۔ ار۔)

کنایہ ، بیٹا۔

ع: یعنی کہ لاش آپ کے پیارے کی ادھر ہے

پیارا پسر۔ (ار)

چہیتا بیٹا۔

ع: جلد آیئے کہ آپ کا پیارا پسر ہوں

پیارا نہ کرنا۔ (ار۔ ح)

عزیز سمجھنا۔

ع: بیٹوں کو تم حسین سے پیارا نہ کیجو۔

پیارا نہ ہونا۔ (عو۔ ار۔ روزمرہ)

محبت نہ ہونا۔ عزیز ہونا۔

ع: پیارا ہوا نہ بنت علی کو مرا پسر

پیارا ہونا ۔ وہی اپنا عزیز ہونا ۔ اس کی چاہت ہونا۔

ع: پیارا ہمیں وہی ہے جو کام آئے آپ کے

۲ ۔ (ار) روزمرہ)

بیٹا ہونا۔ آرام جاں ہونا۔ چہیتا ہونا۔

ع: اس کا پیارا ہوں جو ہے ساقی حوض کوثر

پیاروں کو دیکھ لو۔ سب اپنے اپنے عزیزوں سے مل لو۔ آخری بار دیکھ لو۔ اور رخصت کر لو۔

ع: صبح شب فراق ہے پیاروں کو دیکھ لو۔

پیاس بجھانا ۔ پانی پلانا ۔ پیاس کی تکلیف رفع کرنا

اے نور عین۔ پیاس تمھاری خدا بجھائے

۲ پانی پلانا۔

ع: کہتی ہے چچا جان۔ بجھا دیجیے مری پیاس

۲ (ہ) روزمرہ) پانی پی لینا ۔ پانی پینا۔

ع: سمجھے کہ نخل ہوں گا بہت پیاس بجھا کے

پیاس بجھانا۔ (ف۔ ع)
پانی پی لینا۔
ع: چاہیے ابھی تو ہاتھ بڑھا کر بجھالیں پیاس

پیاس بجھ جانا۔ (فا۔ ع)
پانی سے جی سیر ہو جانا۔ پیاس نہ رہنا۔
ع: دو روز کی یہ پیاس اگر بجھ جائے گی اماں

پیاس بجھنا۔ (ف۔ ع)
ع: غل ہو کہ نہ شبیر کے بچوں کی بجھی پیاس

پیاس کا مارا۔ (فا۔ ع)
پیاس کے سبب ایذا و تکلیف پایا ہوا
تشنگی زدہ۔
ع: وہ تین دن کی پیاس کا مارا کدھر گیا

پیاس کا مارا۔ پانی کے سبب موت آنا۔
ع: اب پیاس نے مارا مجھے یا سیدِ ابرار

پیاس کا وفور۔ پیاس کی زیادتی۔
ع: پھنکتا ہے تن یہ دھوپ سے ہے پیاس کا وفور

پیاس وہ پیاس۔ (فا۔ ر)
ایسی سخت پیاس
ع: پیاس وہ پیاس کہ نیلم تھے سراسر لب لال

پیاسا ہونا۔ (فا۔ ع)
مشتاق ہونا۔
ع: ہوں میں فقط آبِ دمِ شمشیر کا پیاسا

پیاسوں سے ٹھہرانا۔ جس کو خود پانی میسر نہ ہو ان سے کیا ڈرنا۔
ع: خوف کس بات کا ہے پیاسوں سے ٹھہرانا کیا

پیامِ اجل آنا۔ (فا۔ ع) موت آنا۔
ع: افسوس ہے اس سن میں پیامِ اجل آیا

پیام دینا۔ (فا۔ روزمرہ) کہلوانا۔
ع: دیدو جو اپنے لال کو دنیا ہو کچھ پیام

پیامِ مرگ۔ (ف۔ مر)
(ناوک پیامِ مرگ) تیر موت کا پیغام تھا۔
ع: ناوک پیامِ مرگ کہ ترکش اجل کا گھر

پیام و سلام بھیجنا۔ (ا۔ ب)
خیریت و عافیت کا پیغام یا خط بھیجنا۔
ع: بھیجو گے کب پیام و سلام اے مسافرہ

پیٹ میں آگ بھری ہونا۔ (ع)
آتش دم ہونا۔
ع: گویا تھی آگ پیٹ میں اس کے بھری ہوئی

پیٹنا۔ (ف۔ ر)
رونا۔ فریاد کرنا۔ سینہ زنی کرنا
ع: ہاہا کے جنازے پہ بھی میں روئی نہ بصد غم

پیٹنا۔ (ف۔ ر)
واویلا کرنا۔ رونا۔ فریاد کرنا
ع: اماں کے پیٹنے کی صدا مجھ کو آتی ہے

پیٹ بھر دینا۔ (ف۔ ع)
کھانا کھلانا۔ بھوکے کو کھانا کھلانا
ع: پیٹ سائل کا یہ فاقوں میں بھی بھر دیتے ہیں

پیچ دار گیسو (فا۔ س)
گھونگر والے بال۔
ع: اے پیچ دار گیسوؤں والے ترے نثار

پیچ پڑنا۔ (ف۔ ع)
پیچیدگی بڑھ جانا۔ معاملہ الجھ جانا۔
ع: سب ٹوٹ پڑیں دو ورنہ بڑا پیچ پڑے گا

پیچ پڑ جانا۔ (ف۔ ع)
معاملہ الٹا ہو جانا۔ پیچیدہ ہو جانا
ع: کیا جانتی تھی پیچ پڑے گا ہے ہے

پیچ کٹنا۔ عمامہ دستار کی پگڑی کے مڑے ہوئے بل تلوار سے کٹنا۔
پیچ کٹ کٹ کے کھلے جاتے تھے عمامے کے

پیچ کھلے جانا۔ (ار۔ب)

ع: کاکل حور کے سب پیچ کھلے جاتے ہیں۔

پیچ میں آنا۔ (ہ۔م)

مصائب و آلام میں گرفتار ہونا۔ مشکلات میں پھنسنا

ع: الفت زلف سے بھی پیچ میں تو آئے گا۔ (تغزل)

پیچ میں اسیر ہونا۔ (ار۔م)

پیچ اور اسیر میں ایہام تناسب ہے۔

ع: بال ایسا جس کے پیچ میں پریاں اسیر ہیں۔ (تغزل)

پیچ وتاب کھانا۔ (ہ۔م)

بل کھانا۔ اندر ہی اندر غصّے میں جلنا۔ بے قرار ہونا۔

ع: کہنے لگا وہ تیرہ دروں کھائے پیچ وتاب

پیچ وتاب ہونا۔ (ار۔روزمرہ)

بے قراری ہونا۔ بے چینی ہونا۔

ع: سوجوں کو دیکھ دیکھ کے دل کو ہے پیچ وتاب

پیچھا نہ چھوڑنا۔ (ہ۔م) ساتھ لگے رہنا

ع: پریاں تو ان کے سائے کا پیچھا نہ چھوڑتیں۔

پیچھے رہ جانا۔ (ہ۔م)

ساتھ والوں سے بچھڑ جانا

ے بھٹک کے راہ سے پیچھے کہیں نہ رہ جاؤ

اٹھو انیس اٹھو، کارواں روانہ ہوا (رباعی)

پیدا۔ (ہ)

ظاہر۔ اظہار۔ نمو

پیدا گلوں سے قدرت اللہ کا ظہور

پیدا تھا۔ (ار۔ج)

ظاہر تھا۔ معلوم ہوتا تھا

ع: پیدا تھا نگاہوں سے کہ مجبور ہیں بی بی

پیدا ہونا۔ ملنا۔ دستیاب ہونا۔

ے نوبت جمشید و دارا و سکندر اب کہاں!

خاک تک چھانی نہ تربت کا نشاں پیدا ہوئے

پیدا ہونا۔ (ار۔م)

ظاہر ہونا، دکھائی دینے لگنا

ع: اڑ گیا جب رنگ رخ سے استخواں پیدا ہوئے۔

پیدا ہونا۔ (ار)

ظاہر ہونا۔

ع: پیدا ہے نور رخ سے ضیا صبح عید کی

(۲) آں حضرت صلعم کی حدیث ہے۔ لولاک لما خلقت الافلاک

ع: پیدا ہوئی جس کے لئے یہ ساری خدائی

(آنحضرت صلعم کی طرف اشارہ ہے) (دیکھئے تلمیح)

(۳) (ار۔م)

معلوم ہونا۔ ظاہر ہونا۔

ع: پیدا تھی زخمیوں کی تڑپ بسملوں کی چال

(۴) (ار۔م)

ظاہر ہونا۔ ہویدا ہونا

ع: پیدا ہے ان سے عین علی کا جلال سب

(۵) (ار۔م)

ظاہر ہونا۔ معلوم ہونا۔ ہویدا ہونا

ع: پیدا ہے زلف و روئے منور سے شان اب

(۶) (ار۔م)

ظاہر ہونا۔ معلوم ہونا۔ اظہار ہونا

ع: پیدا تھا نگاہوں سے کہ مجبور ہیں بی بی۔

(۷) (ار۔م)

ہویدا ہونا۔ ظاہر ہونا۔ اظہار ہونا

ع: پیدا تھا نگاہوں سے کہ مجبور ہیں بی بی

پیدا نہ ہوئے۔ دیکھنے میں نہیں آئے۔ ناپید ہیں۔

ع: مہمان ایسے تو ایسے میزباں پیدا ہوئے

پیدل۔ (ف۔ار) پیادہ۔ پیروں سے جانے والا۔

ے پیدل نکلنے پاتا ہے ناکوں سے نہ سوار

اس دشت کیں میں قید ہو احمد کا یادگار

پیدل آنا۔ (ار۔ روزمرہ)
پیدل سے آنا۔
ع: حسین نے دیکھا کہ چلے آتے ہیں پیدل شبیر

پیدلوں پر آنا۔ پیدل سپاہیوں پر حملہ کرنا۔
ع: پیدلوں پر کبھی آتی کبھی اسواروں پر

پیدلوں کا باجے بجا بجا کے بڑھنا۔ پیدل سپاہیوں کا باجوں کے ساتھ جنگ کے لئے میدان میں آگے بڑھنا۔
ع: پیدل چلے بڑھ کو باجے بجا بجا

پیر۔ (ف۔ا۔مذ۔مو)
بوڑھا۔ ضعیف
(حبیب ابن مظاہر)
ع: اس پیر کو مہلت نہ دیا چاہیے زنہار

پیر غلام۔ بوڑھا خادم
یہ پیر غلام اب ہے اجازت کا طلبگار۔

پیر کا جوان رہنا۔ (ار)
ضعیفی میں طاقت رہنا
ع: یہ وہ ہے عصا، پیر جواں رہتا ہے جس سے

پیری کی آس ہونا۔ (ار۔ مح)
بڑھاپے کی ٹیک ہونا۔ بڑھاپے کا سہارا ہونا
ع: چھوٹے نہ اس کا ساتھ جو پیری کی آس ہو

پیری کی طاقت۔ (ار۔ روزمرہ)
بڑھاپے کا زور۔ بڑھاپے کا آسرا
ع: طاقت مری پیری کی، مری جان برادر

پیری کی سحر ہونا۔ (ار)
عموماً شعرا نے پیری کو شب اور تاریکی سے تشبیہ دی ہے۔ لیکن میر انیس نے پیری کو سحر سے تعبیر کیا ہے بڑھاپا آنا خوشی کی تعبیر ہے گویا کہ موت کی قربت مسرت ہے۔
ع: شب گذری جوانی کی۔ یہ پیری کی سحر ہے

پیری کے ولولے۔ (ار۔ ص)
ع: پیری کے ولولے ہیں، خزاں کی بہار ہے۔
یہ مرثیہ ضعیفی کے عہد میں کہا ہے۔
۱۔ خزاں کی بہار کہہ کر اس کی طرف اشارہ کیا ہے۔
۲۔ اپنے اعلیٰ کلام کو ولولۂ پیری سے نسبت دی ہو۔

پیری میں جواں کو کھونا۔ (ار)
بڑھاپے میں جوان بیٹے کو شہید کرا دینا
ع: پیری میں اس جوان کو بھی کھوئیں تو کیا کریں۔

پیری میں جوانی کا زور دکھانا۔ بڑھاپے میں نوجوانی کی طاقت ظاہر ہونا
ع: پیری میں زور شور جوانی دکھا مجھے

پیری میں طاقت ہونا۔ بڑھاپے اور کمزوری کے زمانے میں بیٹے کی وجہ سے دل و جان کو تقویت رہتی ہے۔
ع: پیری میں یہ طاقت ہے کہ فرزند جواں ہے۔

پیری میں عجب شان ہونا۔ بڑھاپے میں عجب آن بان ہونا
ع: پیری میں عجب شان تھی اس شیر ژیاں کی
(تشبیہ)
ع: پیر و جواں کا ساتھ ہے تیر و کماں کے ساتھ

پیری ہے یہ۔ اب بڑھاپا آگیا ہے۔
ع: پیری ہے یہ سفر کا رہے دھیان اے انیس

پیراہن۔ (ف۔ا۔مذ)
کرتہ۔ قمیص
ع: پیراہن یوسف کبھی آنکھوں سے لگائے۔

پیراہن صد چاک ہونا۔ (ہ۔ف۔مرکب)
دامن یا لباس ٹکڑے ٹکڑے ہونا
ع: پیراہن صد چاک کفن ہوئے گا اس کا۔

پیراہن یوسف۔ حضرت یوسف کا کرتہ۔
ع: پیراہن یوسف زرہ حضرت داؤد

پیرہن۔ (ف) کرتہ۔ قمیص
ع: یہ پیرہن یوسف کنعان محن ہے۔

پیراہن یوسفی - (ف - م)

حضرت یوسف کا معطر اور خوشبودار کرتہ جس کو سونگھ کر حضرت یعقوب کی بینائی واپس آگئی تھی۔

ع: پیدا تنوں سے پیرہن یوسفی کی بو

پیرو - (ف)

ماننے والے - پیچھے چلنے والے

ع: پیشوا سے کہیں پیرو بھی بدی کرتے ہیں۔

(۲) ماننے والے

ع: پیرو امام کے تھے نہ کیوں خوش طریق ہوں۔

پیرو ہونا - (ار)

ماننے والا ہونا

ع: جرات خدا میں ہے وہ پیرو ہے انھیں کا۔

پیر کے نکلنا - (ہ - روزمرہ)

تیرتے ہوئے باہر آنا

ع: فولاد کا دریا ہو تو وہ پیر کے نکلے

پیسنا - (ار - روزمرہ)

برباد کرنا - تباہ کرنا

س بہت ہم کو پیسا ہے اک دن تجھے بھی
شکنجے میں اے آسماں کھینچتے ہیں (سلام)

پیش دست - (ف - اسم - مذ)

ہر وقت ساتھ رہنے والا خادم، خدمت گزار

ع: مالک یہ شاہزادے ہیں میں پیش دست ہوں

(۲) (ف - اص)

کارندہ - خادم - پیشکار

ع: مالک یہ شاہزادے ہیں میں پیش دست ہوں

پیش نظر ہونا - (ار)

آنکھوں کے سامنے ہونا - مقصد ہونا - مطمح نظر ہونا
پیش نگاہ ہونا۔

ع: پیش نظر یہ دیدۂ حق بیں سے بے نظیر

پیش نظر ہونا - حد نگاہ تک ہونا

ع: پیش نظر تھے خون کے تھالے ادھر ادھر

پیش وپس - آگا پیچھا - گھوڑے کی اگاڑی پچھاڑی

ع: گردوں تلک اسوار جھپیے پیش وپس الیا

(۲) (ف - ار)

فکر - تشویش

(۳) وقت میں کمی بیشی

ع: ہم بھی رہیں گے خیر نہیں آنا پیش وپس

(۴) (ف)

آگے پیچھے - قطار اندر قطار

ع: موجوں کی طرح سب تھیں صفیں پیش وپس رواں

پیش وپس کرنا - (ار - ع)

آگا پیچھا سوچنا - عواقب پر نظر کرنا

ع: لازم ہے سوچے غور کرے پیش وپس کرے

پیشانی پر نور - (ف - ار)

نورانی پیشانی

ع: پیشانی پر نور پہ عالم تھا قمر کا۔

پیشوا - (ف - ا - مذ)

امام - ہادی

ع: صف بستہ آگے آگے ہے سب پیشوا کی فوج

(۲) (ف)

۱- امام - ہادی
۲- آگے چلنے والا

ع: صف بستہ آگے پیچھے ہے سب پیشوا کی فوج

(۳) (ف)

مذہبی آقا

ع: پیشوا سے کہیں پیرو بھی بدی کرتے ہیں۔

پیشوائی کرنا - (ار - روزمرہ) استقبال کرنا

ع: زیبا ہے نکلے جان اگر پیشوائی میں

پیشوائی کو۔ استقبال کے لئے

ع: پیشوائی کو رسول الثقلین آتے ہیں۔

پیشوائی کو جانا۔ (ار)

استقبال کو جانا

ع: پیشوائی کو گئے آپ شہِ عرش پناہ

پیشہ ہونا۔ قاعدہ۔ طریقہ

ع: ٹلتے نہیں میدان سے یہ پیشہ ہے انھیں کا۔

پیغام اجل۔ (ف۔ مر)

موت کی سنائی۔ موت کی نشانی

ع: پیغام اجل ان کے ہر اک تیر کی آواز

پیغام اجل دینا۔ (ار۔ ع)

موت کی خبر سنانا۔ موت کا وقت قریب ہو جانا

ع: اب دیتی ہے پیغام اجل تشنہ دہانی

پیغام دینا۔ (ار۔ روزمرہ)

اطلاع دینا۔ خبر پہنچانا۔ کچھ کہلوانا

ع: ہم جاتے ہیں کچھ دیتی ہو پیغام چچا کو۔

پیغمبر خدا۔ آنحضرت صلعم

ع: ہوتے جہاں میں آج جو پیغمبر خدا

پیغمبر زماں۔ اضافت تشبیہی

آنحضرت صلعم

ع: دنیا سے اٹھ گئے تھے جو پیغمبر زماں

پیک۔ (ترکی۔ عدد) رپورٹر۔ پیادہ۔ ہرکارہ۔ پیغام پہنچانے والے

ع: مخبر یہ پیک، پیک یہ مرکز عسس گرے

پیکِ دُودَم۔ (ترکی۔ ص)

جلدی خبر لانے والا۔ دوسرا خبر لانے والا

ع: جو پیک دودم نے یہ کہا آن کے اک بار

پیکِ خیال۔ (ف۔ مر) تخیل۔ تصور اور فکر

ع: پیکِ خیال جا کے پھر آتا تھا راہ سے

پیکِ نظر۔ (ف۔ ار)

تارِ نگاہ۔ نگاہ۔ نظر

ع: تھا نہر تلک پیک نظر کا نہ گذارا

پیکار کو آنا۔ (ار)

جنگ کو میدان میں اترنا

ع: دلبند ید اللہ سے پیکار کو آیا

پیکاں۔ (ف) تصویر ۹-۱۸

تیر

پیکاں گلے میں ہونٹوں سے نکلی ہوئی زباں

(۲) (ف۔ ا۔ مذ)

تیر کی پوری۔ نوک۔ تیر کی بھال۔ پھل

ع: پیکاں نہ تیر پر تھا۔ نہ چلّہ کمان پر

پیکانِ سہ پہلو۔ (اسم۔ مذ)

وہ تیر جس میں تین انیاں ہوں۔ تین نوکوں والا تیر سہ شعبہ

ع: پیکان سہ پہلو عقب سر نکل آیا

پیکر۔ (ف۔ ا۔ مذ)

جسم۔ پورا جسم

ع: سر کیا ہے کہ بے دو کئے پیکر کو نہ چھوڑا

(۲) (ف۔ ا۔ مذ)

جسم۔ بدن۔

ع: کبھی چہرہ کبھی شانہ کبھی پیکر کا م۔

پیلتن۔ (ف۔ ص)

کوہ پیکر۔ فیل پیکر۔ جسیم۔ (گھوڑا)

ع: اس پیلتن کی ٹاپ طمانچہ ہے دیو کا

پیل دماں۔ (ف۔ مر)

بڑا ہاتھی۔ ہاتھی دھمکنے والا

ع: پیل دماں کہیں، کہیں ضیغم، کہیں غزال

پیل مست۔ (ف۔ ا) مست ہاتھی کنایۃً بڑے بڑے پہلوان

ع: جھومے یلان فوج ستم مثل پیل مست

پیمبروں والی باتیں ہونا۔ (حروف تشبیہ)

نبیوں ... کی سی عادات ہونا۔

ع : باتیں پیمبروں کی خدا کے ولی میں تھیں۔

پیہم پکارنا۔ (ار۔ ر)

لگاتار آواز دینا۔ برابر پکارنا۔

ع : پیہم پکارتے تھے شہ آسماں جناب

پیہم چلنا۔ (ار۔ ب)

لگاتار چلتے پھرتے رہنا۔

ع : پیہم چلے پہ زد کھٹکا کچھ، نہ کس گیا۔

پیہم چلے آنا۔ (ار) متواتر آنا

یکے بعد دیگرے آنا۔ برابر آتے رہنا۔

ع : لشکرِ شام سے پیہم چلے آتے ہیں خدنگ

پیہم نظر آنا۔

متواتر اور لگاتار سر کٹ کے گرنا

ع : سر خاک پہ گرتے ہوئے پیہم نظر آئے

پیہم وار کرنا۔ (ف۔ ار)

متواتر حملہ کرنا

وار پر وار کرنا۔

ع : کٹ کٹ کے وار کرتا ہے پیہم وہ روسیاہ

پیوند ہو جانا۔ (ار۔ ح)

ایک دوسرے سے جڑ جانا۔

ایک دوسرے سے پیوست ہو جانا۔

ع :

پیوند صدرِ زین جسد و فرق ہو گیا

ردیف

ت - الف

تا - (ف - کلمۂ انتہا)
حتی کہ - تاکہ -
ع : مجھ تک آسکے نہ کوئی میرا خیر خواہ

تا - (ف) تاکہ
ع : تا فوج میں سنے نہ کوئی شاہ کی صدا

تا - (ف کلمہ)
تاکہ - حتی کہ -
آخرکار -
ع :- تا بعد شہادت بھی ملبس بدن ہو

تا - (ف حرف جار)
تک - تلک - آخر تک -
ع :- تا چرخ گیا غلغلہ، کوس غضب ناک

تاب - (ف)
چمک -
ع :- مہتاب نے مرگ مفاجات کا گھر دکھلایا

تاب - طاقت -
ع : مولا، عادل حکمی کی کیا تاب کیا جگر

تاب - (ہند - ص)
طاقت -
ع :- آئینہ فلک کو نہ تھی تاب وتب کی تاب

تابش : (ف)
چمک - دمک -
ع تابش میں جو دندان شکن برق ہوئے ہیں

تاب کا راہ دکھانا -
چمک، جلن اور کاٹ کا موت کے راستے پر لگا دینا -
ع : تاب اسکی ہر اک راہ دکھاتی تھی عدم کی

تاب نہ رہنا - (ا ر - ر)
طاقت نہ رہنا -
ع سن کر بیان شاہ بھی ضبط کی نہ تاب

تاب نہ ہونا - (ا ر - ب)
طاقت نہ ہونا
ع : تلوار نہ چمکا کہ ہمیں تاب نہیں ہے

تاب ہونا - (ا ر - ر)
طاقت ہونا - بہت ہونا
ع : ہم کو نہیں ہے تاب عقاب امیر شام

طاقت ہونا۔

ع : خورشید کو آنکھ اس سے لانے کی کہاں تاب

تاباں ہونا ۔ (ار۔ ب)

روشن ہونا۔

ع : تاباں جو رخ نیّر افلاک ہوا تھا

تابندگی ۔ (ف ۔ ص)

چمک ۔ آب و تاب

ع : کردی تھی تابندگیٔ برق دو دم کو

تابندگی ۔ (ف)

تپش۔

وہ لو، وہ آفتاب کی تابندگی، وہ بن

تابندہ ۔ (ف ۔ اسم مفعول)

چمکنے والے ۔ چمکدار

ع : تابندہ ایک چاند کے پیچھے ہیں دو ہلال

تابندہ برق ۔ (ار۔ ص)

چمکنے والی بجلی

ع : تابندہ برق سوئے سحاب آئے جس طرح

تاب و تب ۔ (ف)

تپش ۔ سخت گرمی۔

ع : آئینۂ فلک کو نہ تھی تاب و تب کی تاب

ع : وہ لو، وہ آفتاب کی حدت، وہ تاب و تب

تاب و تواں ۔ (ف ۔ ار)

تندرستی اور طاقت و توانائی

ع : آرام جگر، تاب و تواں ساتھ ہے اسکے

تاب نہ ہونا ۔ (ار۔ ر)

طاقت نہ ہونا۔

ع : رو میں تنوں کو تاب نہ تھی ایک وار کی

تابع ہونا ۔ (ار۔)

مطیع ہونا۔

ع : تابع ہم آپکے تھے، ان پر تھی میں فدا

تابوت ۔ (ع ۔ اسم ۔ مذ)

مردہ رکھنے والا صندوق

ع : شب کو تو چھپر کھٹ میں ہیں، تابوت میں دن کو

تابوت اٹھانا ۔ (ار۔ مح)

میت اٹھانا

ع : تابوت اٹھاتی دھوم سے مرتے وطن میں گر

تابوت سکینہ ۔ دیکھئے تلمیح

ع : تابوت سکینہ تھی ہیں دے کے گئے ہیں

تابحشر نام رہنا ۔ (ار۔ ب)

قیامت تک نام رہ جانا۔

ع : وہ کام چاہیے کہ رہے تابحشر نام

تابشام ۔ (ار۔ ر)

صبح سے شام تک۔

ع : جھیلوں سے چارپائے نہ اٹھتے تھے تابشام

۲ ۔ (ار۔ ر)

شام کے وقت تک

ع : کھل جائے گا یہ درد و الم تم پہ تابشام

تابکے ۔ (ف ۔ کلمہ)

کب تک ۔ کہاں تک۔

آخر نتیجہ کیا ہونا ہے۔

ع : چلّاتے تھے، رہیگی کشاکش تا بکے

تاثیر کر جانا ۔ (ار۔ مح۔)

ہر رگ و پے میں اثرات کا پیوست ہو جانا۔

ع : تاثیر کر گئی تھی انھیں صحبت امام

تاج سر عزّ و جاہ دیں ۔ (ف)

دین الٰہی کے افتخار کا تاج۔

ع : دنیا میں ہم ہیں تاج سر عزّ و جاہ دیں

تاچند ۔ (ف ۔ کلمہ) ۔

کب تک۔

ع : شہ نے کہا تا چند مسافر سے محبت

تار تار۔ (ار ۔ م)

ایک ایک بال۔

ع : بل کھا رہا تھا زلفِ سخن بو کا تار تار

تارِ نظر دکھائی نہ دینا۔ (ف ۔ م)

استعارہ : کچھ دکھائی نہ دینا۔ اندھیر ہو جانا۔

ع : ہاں تارِ نظر ہے کہ دکھائی نہیں دیتا

تارِ نظر۔ (ف ۔ م) تشبیہ۔

غیر معلوم و محسوس۔

آنکھ کی شعاع جس کے ذریعہ بینائی پیدا ہوتی ہے۔

ع : تارِ نظر بنی تھی، کرن آفتاب کی

تارِ نفس تازیانہ ہونا۔ (ار فقرہ)

سانس کی آواز کا کوڑے کا کام کرنا۔

ع : تارِ نفس بھی اس کے لیے تازیانہ تھا

تارِ نفس نہ بچنا۔ (صنعتِ ایہام)

بالکل جان نہ رہنا۔ مرجانا۔

س : نہ بچا تارِ نفس حلق میں جینے کے لیے
چاک زخموں کے فقط رہ گئے سینے کے لیے

تارا ٹوٹنا۔ (ار ۔ م)

شہاب ثاقب گرنا۔

ع : روشنی وہ کہ گرے ٹوٹ کے تارا جیسے

تاراج کرو۔ (آر ۔)

برباد کرو۔ لوٹ کھسوٹ تباہ کرو۔

ع : لوٹ لو، پھونک دو، تاراج کرو بہتر ہے

تاراج ہونا۔ (آر ۔)

لٹنا۔ برباد ہونا۔

ع : سجادِ حزیں قید ہو گھر ہو مرا تاراج

تاروں پر گھٹا آنا۔ (ہ ۔ م)

استعارہ : حملہ ہونا۔

ع : ہجوم کر تیرہ گھٹا تاروں پہ اک بار آئی

ع : تاروں سے تھا فلک اسی خرمن کا خوشہ چیں

آسمان نے اپنے تارے، اس خرمن سے چنے تھے۔

روشنی انھیں تاروں سے حاصل ہوئی تھی۔

تاروں کی چھاؤں میں۔ (ہ ۔ م)

تاروں بھری رات میں۔

ع : لاؤں دلھن کو بیاہ کے تاروں کی چھاؤں میں

تاروں کی چھاؤں میں بیاہ کر لانا۔ (دستور)

لکھنؤ میں دستور ہے کہ لڑکی کو رات ہی میں رخصت کیا جاتا ہے۔

ع : لاتو دلھن کو بیاہ کے تاروں کی چھاؤں میں

تارا۔ (ار ۔ ا ۔ مذ)

ستارہ۔

ع : تارا یہ وہ ہے، گھر میں جو اترا ہے علی کے

تارے دیکھنا۔ (عو ۔ دستور)

زچہ کو چھٹی کے دن صحن میں لا کر تارے دکھائے جاتے ہیں۔

ع : تارے کبھی نہ دیکھے تھے کہ ٹوٹا فلکِ غم

تازگی حصول ہونا۔ (ار ۔ ب)

تازگی حاصل ہونا۔ فرحت ملنا۔

ع : وہ لب کہ جن سے روح کو ہوتی ہے تازگی

تازگی حصول ہونا۔ (ع)

تازگی آنا۔ تازہ دم ہونا۔

ع : وہ لب کہ جس سے روح کو ہو تازگی حصول

(داستان)

تازہ جوان۔ (ار ۔ م)

نوجوان۔ کنایہ : علی اکبر۔

ع : ماتم تھا یہ حسین کے تازہ جوان کا

تازہ جوان ہونا ۔ (ار ۔ د)

نوجوان ہونا ۔ بھرپور شباب پر ہونا ۔

ع : جو تازہ جواں ہیں علی اکبر سے ہیں مہماں

تازہ غلام ہونا ۔ (ار ۔ ح)

ابھی کا آیا ہوا غلام ۔

ع : پہلے یہ تازہ غلام آپ پہ قربان ہو وے

تازہ جوان ۔ (ار ۔ ر)

نوجوان ۔ نوجوانی میں داخل ہونے والا ۔

ع : پیری میں پھرتا ہے فلک تازہ جوان سے

تازہ لہو چاٹنا ۔ (ار ۔ ح)

تازہ خون پینا ۔ بہت عجلت سے قتل کرنا ۔

ع : ہر دم تھی اس کو تازہ لہو چاٹنے کی چاٹ (حسن تعلیل)

تازہ لہو کی چاٹ ۔ (ار ۔ ب)

تازہ تازہ خون کا مزا ۔

ع : ہر دم تھی اس کو تازہ لہو چاٹنے کی چاٹ

تازہ نہال ۔ (ار ۔ ر)

پودا ۔ نونہال ۔ نوجوان ۔ رونق چمن ۔

ع : باغ محمدی کا وہ تازہ نہال تھا

تازی ۔ (ف ۔ ا ۔ مذ)

عربی النسل آدمی ۔

ع : شہرہ ہے تازیوں کی تواضع کا شہر بہ شہر

۲ ۔

گھوڑا ۔

ع : جاتا تھا آگے آگے وہ تازی بچشم نم

۳ ۔ (ف ۔ ا)

بہت تیز دوڑنے والا عربی النسل گھوڑا ۔

ع : پسپہ تھے یکہ تاز، وہ تازی جدھر گئے

۴ ۔ (ف ۔ ص)

تازی گھوڑا ۔ عربی گھوڑا ۔

ع : کیا دونوں تازیوں کی سبک تازیاں کہوں

۵ ۔ (ت ۔ ص)

عربی النسل گھوڑا ۔

ع : عجب اسوار تھے ہزبر شکل، عجب تازی تھے

۶ ۔ (ع)

گھوڑا ۔

ع : تازی کی عناں چھوڑ کے اک ہاتھ جو مارا

تازی اڑانا ۔ (ار ۔ مح)

گھوڑوں کو آگے تیزی سے بڑھانا ۔

ع : حکم پاتا تھا کہ شیروں نے اڑائے تازی

تاکنا ۔ (ار ۔ مص)

گھورنا ۔ نشانہ بنانا ۔

ع : تاکا سپہر کو شمشیر کی ضو نے

تاکنا ۔ (ہ ۔ ر)

نشانہ بنانا ۔ ہدف بنانا ۔

ع : تاکا نگاہ قہر سے حلق صغیر کو

تلے ۔ (عم ۔ ہ)

ع : گریں کہیں علم کے تلے ہاشمی جواں

تامل ہونا ۔ (ار ۔ روزمرہ)

دیر ہونا ۔

ع : نزدیک ہائے تو ہے رخصت میں تامل

تامل کرنا ۔ (ار ۔ روزمرہ)

دیر کرنا ۔ سوچ بچار کرنا ۔ سوچنا ۔

ع : کیوں کرتے ہیں بیعت میں تامل شہ ابرار

تائید ۔ (ع) (دم تائید، دعا

ع : دم تائید ہے اے فخر سلیمان مدد دے

تائید ۔ (ع)

تقویت ۔ حمایت ۔ لبیک ۔ امداد ۔ استحکام

دعوے کی حمایت ۔

ع : تائید کا ہنگام یا حیدر و صفدر

تائید کرنا ۔ (ار ۔ بول چال)

ساتھ دینا ۔ اطاعت کرنا ۔ تابعی کرنا

ع : تیرے فرزند کی تائید کریں مر جائیں

تائید ہونا ۔ (ار ۔ م)

امداد ہونا ۔

(مج) امداد الہٰی ہونا ۔

ع : یہ سب تری تائید ہے اے مالک تقدیر

تب ۔ (ہ ۔ کلمہ)

اس وقت ۔

ع : تب جانتے، کہ دیتے اسے رخصت جدال

تلے ۔ (ہ ۔ عم ۔ روزمرہ)

نیچے سے ۔

ع : کٹ گئیں تیغ تلے جب صف دشمن آئی

ت ۔ ب

ع : نورانی عباؤں کے تلے جنگ کے ہتھیار

تب قدر ہوگی ۔ (ار ۔ ب)

اس وقت یاد آئیں گے ۔ اس وقت ہمارا رتبہ معلوم ہوگا ۔ تب عزت ہوگی ۔

ع : تب قدر ہوگی آپ کو جب ہم نہ ہوئیں گے

تباہ پھرنا ۔ (ار ۔ خ)

بدحال پھرنا ۔ مارا مارا پھرنا ۔

ع : آقا، انیس ہند میں کب تک پھرے تباہ

تلے ۔ (عم ۔ ہ)

نیچے ۔

ع : خنجر کے تلے چاند سی تصویر کی گردن

تباہی آجانا ۔ (ار ۔ م)

برباد ہو جانا ۔

ع : ہم چاہیں [illegible] تو آجائے زمانے پہ تباہی

تلے ہونا ۔ (ہ)

نیچے ہونا ۔ سائے میں ہونا ۔

ع : نخل زمردی کے تلے تھا علیؑ کا لال

تلے ہونا ۔ (ہ ۔ روزمرہ)

نیچے ہونا ۔ سائے میں ہونا ۔

ع : سائے میں جواں کے ہیں وہ طوبیٰ کے تلے ہیں

تباہی آنا ۔ (ار ۔ ب)

برباد ہونا ۔ تباہی آنا ۔

ع : پردیس میں آئی مرے بچوں پہ تباہی

تباہی میں پڑجانا ۔ (ار ۔ خ)

بربادی میں پڑجانا ۔ مصیبت میں گھر جانا ۔

ع : سارے رسالدار تباہی میں پڑ گئے ۔

تباہ ہو جانا ۔ (ار ۔ ع)

برباد ہو جانا ۔ یتیم ہو جانا ۔

ع : ہے ہے میں لٹ گئی، مرے بچے ہوئے تباہ

تبر ۔ (جنگی ہتھیار) دیکھیے تصویر ۱۹

ع : لاکر تبر نیام سے کی تیغ شعلہ ور جدا

تبر ۔ (ف ۔ ا ۔ قدم)

ہتھیار ۔ کلہاڑا ۔

جس کا دستہ کلہاڑی کے دستہ سے چوڑا ہوتا ہے ۔

ع : بازو میں در آیا تبر خونی خونخوار

تبر زیں ۔ (فوجی ۔ ہتھیار)

ایک قسم کا چھوٹا تبر ۔

جو گھوڑے کی زین میں رکھا جاتا ہے ۔

ع : چمکا جو تبر زین، ملک الموت پکارا

تبرّا ۔ (ع)

کٹ جانے والی ۔ مصیبت زدہ ۔ لعنت زدہ

ع : گردن تھی ازل سے تہ شمشیر تبرا

تبرّک ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ)
مقدس ۔ ورثہ ۔ تحفہ
۔ برکت والی چیزیں ۔

ع : سب بزرگوں کا تبرک مری سرکار میں ہے

تبرکات ۔ (ج ۔ تبرک کی جمع)
(انیس نے واحد نظم کیا ہے ۔)
آں حضرت صلعم کا مقدس و تبرک ۔ چھوڑا ہوا سامان
وہ سامان جن سے برکت حاصل کی جائے ۔
صاحب برکت ۔

ع : لاؤ تبرکات رسالتؐ پناہ کا

تبرک ہونا ۔ (ار ۔ د)
مقدس ترکہ ۔ مقدس ورثہ ۔

ع : وارث ہو رسولوں کے تبرک کا یہ ذیجود

تبسّم ۔ (ع ۔ ص) خوشی ۔ سرور ۔

ت ۔ پ

ع : وہ چھپے رضواں کے، وہ خوروں کا تبسم

تپ آنا ۔ (ار ۔ ر)
(لکھنؤ ۔ مونث ۔ دلی ۔ مذکر)
بخار چڑھنا ۔

ع : تپ کیا مجھے آئی کہ پڑی پاؤں میں زنجیر

تپاں ۔ (ف ۔ اسم مفعول)
تڑپتا ہوا ۔ جلتا ہوا ۔

ع : جس طرح تپاں دن میں صف فوج کو دیکھا

۲ ۔ (ف)
گرم ۔ تڑپتا ہوا ۔

ع : ہر حسین دل مجروح وتپاں بصورت سیماب

تپ چڑھنا ۔ (ہ ۔ غ)
بخار چڑھنا ۔ لرزے کا بخار ۔

ع : سب کو بخار سے لرزے کے تپ چڑھی
(میرانیس نے تپ کو مونث تسلیم کیا ہے ۔)

تپ چڑھنا ۔ (ار ۔) ایہام تضاد

ع : گردوں کو تپ چڑھی تھی زمیں کے بخار سے

تپ لرزہ چڑھنا ۔ ایہام تضاد ۔
ایک قسم کا مخصوص بخار جس میں جسم کانپنے لگتا ہے ۔
میر صاحب نے مونث نظم کیا ہے

س : غازی کی سواری نہیں خیمے سے بڑھی تھی
شیروں کو نیستاں میں تپ لرزہ چڑھی تھی

تپ وتاب ۔ (ف ۔ ص ۔)
انتہائی گرمی ۔ سخت گرمی ۔

ع : سنگریزوں میں تب وتاب تھی انگاروں کی

تپ وتاب ۔ (ف ۔ ص)
تابش ۔ گرمی ۔ تپن ۔

ع : گرمی کی فصل یہ تپ وتاب اور یہ عطش

تتق ۔ (ف)
پردہ ۔

ع : تتق نور سر راہ نظر آتا تھا

تجاہل ۔ (ع)
بے توجہی ۔ غفلت ۔ تساہل ۔

ع : عارف کبھی اتنا بھی تجاہل نہیں کرتے

تجمّل ۔ (ع ۔ ار ۔)
ظاہری وجاہت ۔ ظاہرداری ۔

ع : ہر چند تجمل تو تجھے کچھ نہیں [illegible]

تجھ میں ۔ ([illegible])
تیرے اندر ۔ تیرے اندر ڈوبا ہوا ۔

ع : تجھ میں تو مرا گوہر نایاب نہیں ہے

تجھ میں پناہ ہونا ۔ (ار ۔ روزمرہ)

تیرے احمد، ہونگی تب ہی پناہ مل سکتی ہے۔
ع: بولی سپر سے تیغ کہ مجھ میں پناہ ہو

تحت ۔ (ع)
مراد - زمین ۔
ع: تکتے تھے فوق سے تو ملک، تحت سے بشر

تحت ثریٰ - (د -)
زمین پر ۔
ع: گہ تحت ثریٰ، اوج ثریا پہ کبھی ہیں

تحریر کرنا ۔ (ار - ج) لکھنا ۔ نظم کرنا۔
کیا دبدبۂ عون و محمد کروں تحریر

ت - خ

تخت الٹ جانا ۔ (ار - مح)
مسند الٹ جانا - اقتدار خاک میں مل جانا۔ اختیارات ہاتھ سے نکل جانا۔
ع: قربان گئی، تخت الٹ جائے گا میرا

تخت الٹنا ۔ (ار - مح)
بیوہ ہو جانا ۔
ع: بستی اجڑنے، تخت الٹنے کا طور ہے

تخت بخشا ہے؟ (ار - مح)
کیا بادشاہت دیدی ہے؟ کیا بادشاہت بخشدی؟ آخر مجھے کیا دے دیا ہے؟
ع: تخت بخشا ہے محمدؐ کے نواسے نے کہ تاج

تخت سلیماں ۔ دیکھئے، تلیح
ع: پریوں کے غول تخت سلیماں کے ساتھ ہیں

تخت ہوا پر نکلنا ۔ (ار - مح)
ہوا کی طرح اڑنا ۔ چلنا ۔ بھاگنا۔
ع: گویا ہوا پہ تخت سلیماں نکل گیا

تخشع ۔ (ع - ا - ص)
خشوع ۔ عاجزی ۔
ع: وہ تخشع، وہ تضرع، وہ قیام اور وہ قعود

تخفیف ہونا ۔ کمی ہونا۔
(پیاس میں تخفیف ہونا۔) پیاس میں کمی آجانا۔
ع: آقا کے کرم سے ہے بہت پیاس میں تخفیف

ت - د

تدبیریں نہ آنا ۔ (ار - مح)
کوئی صورت سمجھ میں نہ آنا۔
ع: میں کیا کروں کچھ مجھکو بن آتی نہیں تدبیر

تدبیر نہ بننا ۔ (ار - مح)
ترکیب کارگر نہ ہونا۔
ع: ہر سو نگراں تھا کوئی بنتی نہ تھی تدبیر

ت - ذ

تذلل ۔ (ع - ا - مذ)
اپنے کو کمتر جاننا۔ عاجزی و انکساری۔
ع: وہ تذلل، وہ دعائیں، وہ رکوع، اور وہ سجود

ت - ر

تر ہونا ۔ (ار - ر)
بھیگا ہونا۔
ع: ترتھی لہو سے تختِ جگر کی قبا تمام

ترائی ۔ (ار - مؤ)
دریا کا قرب ۔ دریائی علاقہ ۔ دریا کا کنارہ
ع: وہ زخم کھائے شیر پڑا ہے ترائی میں
۲ - دریا کا ساحل - دریائی میدان ۔
ع: دیکھا نہیں کہ شیر ترائی کو چھوڑ دیں
۳ - کچھار - میدان ترائی
استعارہ :- آنکھ ۔
ع پتلی کا رعب سب پہ عیاں ہے خدائی میں
بیٹھا ہے شیر بچوں کو ٹیکے ترائی میں

ترائی سے باخبر ۔ (ار ۔ ب)

دیکھو دریا سے خبردار رہنا۔

ع : گھاٹوں سے ہوشیار، ترائی سے باخبر

ترائی میں آگ لگنا ۔ (ار ۔ مع)

استعارہ :۔ تلوار کے چلنے سے اور گرما گرمی کے سبب معلوم ہوتا تھا کہ آگ پانی میں لگی ہوئی ہے۔

ع : گھوڑے بھگاؤ کہ آگ لگی ہے ترائی میں

ترازوے فلک ۔ (ف ۔ ا ۔ مذ)

آسمان کے ایک برج کا نام میزان ہے، جو ترازوے فلک کہلاتا ہے۔

ع : بھاری ہے ترازوے فلک سے مرا پلّہ

تربتر ہونا ۔ (مع)

تتر بتر ہونا۔ درہم برہم ہونا۔ منتشر ہونا۔

؎ تربتر تمام ہوگئی وہ فوج کی سپاہ
بیٹھا کچھار میں ہے یہ ضیغم الٰہ

ترحم کی نگاہ ۔ (ع ۔ ص ۔ ار ۔ ر)

رحم و کرم کا برتاؤ۔

ع : تم کو لازم ہے غریبوں پہ ترحم کی نگاہ

تردد نہ ہونا ۔ (ار ۔ روزمرہ)

فکر و پریشانی نہ ہونا۔ سوچ بچار ہونا۔

تردد نہ ہونا ۔ (ار ۔ ب)

فکر نہ ہونا۔ پریشانی نہ ہونا۔ سوچ نہ ہونا۔

ع : کچھ تردد نہیں سر تن سے اتارا جائے

تردد ہونا ۔ (ار ۔ ب)

فکر ہونا۔ پریشانی ہونا۔

ع : تھا مجھ کو تردد کہ نہ دوگی انھیں رخصت

ترس ترس کے جان دینا ۔ (ار ۔ مع)

ہڑک ہڑک کر مرجانا۔

ع : دی جان تم نے پانی کی خاطر ترس ترس

ترسنا ۔ (ہ ۔ ر)

(۱)
تڑپنا ۔ بلکنا ۔ بے چین ہونا۔

ع : ٹھنڈی ہوا کے واسطے بچے ترستے ہیں

۲ ۔
خواہش مند ہونا ۔ تڑپنا ۔

ع : دنیا میں ترستے رہے وہ آب رواں کو

ترصیع ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ)

جواہرات سے مرصع کرنا۔

ع : کلغی ہر دری سے صنعت ترصیع آشکار

ترقی اقبال و جان ۔ (ف ۔ کلمہ دعائیہ)

اقبال خصوصاً شوہر کی زندگی کی دعا کے لیے بولا جاتا ہے۔ جان کی بقا کی دعا بھی اسی کے ضمن میں آتی ہے۔

ع : بچے جئیں، ترقی اقبال جاہ ہو

ترک تاز ۔ (ف ۔ ص)

جھپٹ ۔ تیز حملہ ۔ اڑنے کی صفت ۔ بھاگنے کی صفت ۔ سرعت رفتار۔

ع : وہ سم، وہ نعل، اور سینے، وہ ترک تاز

ترک رفاقت کرنا ۔ (ار ۔ ب)

تنہا چھوڑ کر چلا جانا۔

ع : دیندار ہوں نہ ترک رفاقت کروں گا میں

ترکش ۔ (ت ۔ ا ۔ مذ) دیکھیے، تصویر ۲۱

ع : ترکش دو نیم ٹکڑے کمانیں، نشان قلم

ترکش ۔ (ت ۔ ا ۔ مذ)

وہ خول یا نالی، جس میں تیر رکھے جاتے ہیں۔ تیردان۔

ع : بے ہوشی میں ترکش کا دہن کھول گئے تھے۔

۲ ۔ ناوک پیام مرگ ہے ترکش اجل کا گھر

۳ ۔ ترکش کٹا کمان سے، کماں سے زرہ گری

ترکش خالی کرنا۔ (ح ۔ مج)
ترکش کے تمام تیر برسا دینا۔
(کام میں لے آنا۔)
ع : خالی کئے حسینؑ پہ ترکش بھرے ہوئے

ترکش کے دہن کھل جانا (جنگی ۔ ع)
دیکھیے اوپر کا مصرعہ۔

ترنگ۔ (ن ۔ ص)
کمان کی کڑک ۔ کمان کھینچنے کی آواز۔
ع : چاروں طرف کمان کیانی کی وہ ترنگ

ت ۔ ڑ

تڑپ تڑپ کے جانا۔ (ہ ۔ مج)
انتہائی پریشانی میں چلنا۔
ع : وہ تڑپ تڑپ کے میں جاتی تھی بار بار

تڑپ کر جانا۔ (ہ ۔ مج)
یکبارگی جانا ۔ بے قابو ہو کر جانا۔
ع : گر گر کے اٹھے تڑپ کے ادھر سے ادھر گئے

تڑپ کے آہ کرنا۔ (ہ ۔ ب)
بہت بے چینی کے ساتھ فریاد کرنا۔
ع : کانپی زمیں تڑپ کے جو کی آہ دردناک

تڑپ کے گرنا۔ (ہ ۔ ب)
جلدی گرنا۔ بے قراری میں گرنا۔
ع : بانو گری تڑپ کے قدم پر بصد تعب

تڑپ ہونا۔ (ہ ۔ مج ۔)
س : کس میں ہے یہ جو تڑپ زیر فلک میری ہے
تیغ کرتی تھی اشارہ، یہ چمک میری ہے

تڑپا کرنا۔ (ہ ۔ ر)
تڑپتے رہے ، بے چین رہے
ع : تڑپا کیے اور کچھ نہ کہا پاس ادب سے

تڑپانا۔ (ہ ۔ ر)
بے چین کرنا۔
س : برباد کیا ہے طبع آوارہ نے
تڑپا رکھا ہے قلب صد پارہ نے
(ہ ۔ مص) بے قرار کرنا
ع : تڑپاتا تھا جگر کو جو شور آبشار کا

ت ۔ ز

تزک۔ (ع ۔ ص)
احتشام ۔ اعزاز ۔ آراستگی ۔ رونق۔
س : نہ کچھ تزک نہ تجمل غریبوں کو چاہیے
مرنا یونہی جہاں میں سعیدوں کو چاہیے

تزویر۔ (ع ۔ ص)
دھوکہ ۔ مکر۔
ع : کس بات میں مکر کس میں تزویر نہیں

ت ۔ س

تسبیح۔ (ع ۔ ا ۔ مو)
سبحان اللہ ۔ یاد الٰہی ۔ حمد الٰہی۔
ع : تہلیل تھی کہیں، کہیں تسبیح کردگار۔

تسبیح زبان پر ہونا۔ (ار ۔ روزمرہ)
اطاعت الٰہی ۔ تسبیح پڑھنا۔
ع : تسبیح زبان پر تھی کبھی، اور کبھی تکبیر

تسبیح زبان ہونا۔ (ار ۔ مج)
زبان پر ورد ہونا ۔ وظیفہ ہونا۔
ہر وقت پڑھتے رہنا۔
ع : تسبیح زبان سارے امامت کے فضائل

تسبیح خواں ہونا۔ (ار ۔ بول چال)
خدا کی حمد کرنا۔

ع : تسبیح خواں تھے برگ دگل وغنچہ وثمر

تسبیح خواں طیور ۔ (ار ۔ فقرہ)

حمد الہٰی کرنے والے پرند ۔

ع : وہ جابجا درختوں پہ تسبیح خواں طیور

تسبیح ہونا ۔ (ار ۔ ع) یاد الہٰی ہونا ۔ یاد خدا ہونا ۔ یاد ہونا ۔

کربلا کی خاک کی تسبیح تبرک سمجھی جاتی ہے ۔

ع : تسبیح مری ہووے گی اور ذکر خدا کا

تسکین ہونا ۔ (ار ۔ ب)

اطمینان ہونا ۔ سکون قلب ہونا ۔ دل ٹھنڈا ہونا ۔

ع : تسکین تھی کہ باقی ہے اکبر سا نونہال

تسلیم کرنا ۔ (ار ۔ ر)

آداب بجا لانا ۔

ع : تسلیم کرکے خیمہ سے دکھیمبر چلا

تسلیم کو جھک جانا ۔ (ار ۔ ع)

اظہار شکر گذاری ۔ کے ساتھ تسلیم کرنا ۔

بڑے جب تعریف کرتے ہیں ، تو چھوٹے جھک کر آداب کر لیتے ہیں ۔

ع : مسکراتا ہوا تسلیم کو جھک جاتا تھا ۔

تسمہ ۔ (کا ۔ ار ۔ مذ)

مشک کا دہانہ ۔ دیکھئے تصویر ۲۷

ع : تسمہ پکڑ کے مشک بھری ایک ہات میں

تسنیم ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) جنت کی ایک نہر کا نام ۔

ع : اگر بہشت میں ہوتے نہ کوثر و تسنیم

ت ۔ ش

تشریف لاؤ ۔ (عم ۔ روزمرہ)

میر انیس نے چھوٹے بھائی کے لیے بھی تشریف لانا ، نظم کیا ہے ۔

ع : عباسؑ ہم اخیر ہیں ، تشریف جلد لاؤ

تشنگی ۔ (ف ۔ ص)

پیاس ۔

ع : یہ تشنگی و بیکسیِ مظلوم کا غم تھا

تشنگی ۔ (ف ۔ ص)

پیاس

ع : اس پہ بھی تشنگی میں یہ تسکیں زری ہوئی

تشنہ جگر ۔ (ف ۔ ص)

بہت زیادہ پیاسا ۔

ع : کہہ کے یہ فوج میں پھر تشنہ جگر ڈوب گیا

تشنہ دہاں ۔ (ف ۔ ص)

پیاسا ۔

ع : اس جنگل میں نہ فوج تھا یہ تشنہ دہاں

تشنہ دہانی ۔ (ف ۔ ص)

پیاس ۔

ع : بھولی نہیں اکبر کی ہمیں تشنہ دہانی

تشنہ دہانی ۔ (ف ۔ ار)

پیاس ۔

ع : اب دیتی ہے پیغام اجل تشنہ دہانی

تشنہ دہانی ۔ (ف ۔ ص ۔ ار ۔ روزمرہ)

پیاس کی حالت و کیفیت ۔

ع : دو روز سے ہے تشنہ دہانی حسین پر

تشنہ کام ۔ (ف ۔ ص)

پیاسے ۔ بھوکے پیاسے ۔

ع : کیونکر لڑیں گے بیکس و مظلوم و تشنہ کام

۲ ۔ (ف ۔ ص)

پیاس سے جس کا حلق خشک ہوتا ہو ۔

ع : تشنہ کاموں کا یہ مجمع تھا کہ حلق تھی جا

تشنہ کام ۔ (ف ۔ ص)

پیاسا ۔

ع : تب تھا میور کاب شہنشاہ تشنہ کام

۳- (ف)

خشک گلا۔ پیاسا۔

ع : گودی میں تشنہ کام سکینہ کو جلد لائیں۔

۴- (ف ۔ ص۔)

جن کا حلق سوکھا ہوا ہو۔

ع : تشنہ کاموں کی مصیبت کا بیاں کرتا ہوں

۵- (ف ۔ ص)

جن کا حلق خشک ہو۔ پیاسے (جمع)

ع : لاکھوں سے تشنہ کام لڑے کام کر گئے

۶-

ع : دیتے ہیں اس کو آب جو کافر ہو تشنہ کام

تشنہ لب - (ف ص)

پیاسا۔ کھو کا پیاسا۔

ع : بیٹا تو گھر میں بیٹھے، لڑے باپ تشنہ لب

تشنہ لب - (ار - ف)

پیاسا۔

ع : ناگاہ تشنہ لب پہ چلے برچھیوں کے وار

تشنہ لبی - (ف ۔ ص)

پیاس۔

ع : آئی ٹھنڈی جو ہوا بھول گئے تشنہ لبی

تشویش ہونا - (ار - ب)

فکر ہونا۔

ع : تشویش تھی کہ مادر اکبر نکل آئے

ت - ص

تصدّق - (ع)

صدقے۔ قربان۔

ع : کہتا تھا کوئی سبط پیمبر کے تصدق

ع : فیض آپ کا ہے، تصدق امام کا

تصدق میں - (ار - ر)

صدقے ہونے میں۔ قربان ہونے میں

ع : بھائی کے تصدّق میں مری ناموری ہے

تصویر - (ع - مو)

ہوبہو۔ عکس۔

ع : تصویر ذوالجناح پہ تھی بوتراب کی۔

تصویر خیالی - (ف - مر - ص)

محض تصوراتی تصویر۔ تخیل۔

ع : کھینچی تلم نے تصویر خیالی

تصویر جاں کھینچنا - (ار - ب)

اصلی تصویر کو تصورات اور تخیل میں لانا۔

ع : تصوّر میں تصویر جاں کھینچتے ہیں۔

تصویر جد - (ف - ار)

جد بمعنی دادا۔ (حضرت علیؑ کی طرف اشارہ ہے۔

حضرت علی جیسا بہادر۔

ع : تصویر جد کوئی۔ تو شبیہ حسن کوئی

تصویر سا ششدر ہونا - (تشبیہ)

تصویر کی طرح ساکت و حیران ہونا۔

چہرے پر خاموشی چھائی ہونا۔

ع : رشک کا ہے یہ نقشہ کہ ہیں تصویر سے ششدر

تصویر کھنچ جانا - (ار - ع)

سامنے آجانا۔ نگاہوں میں پھرنے لگنا۔

ع : کھنچ جائے ابھی گلشن فردوس کی تصویر

تصویر مٹ جانا - (ار - ع)

نشانی مٹ جانا۔ نشانی برباد ہو جانا۔

ع : تصویر مٹ گئی اسد ذوالجلال کی

تصویر نہ کھنچ سکنا - (ار - ب)

صحیح چربہ نہ اتر سکنا۔ ہوبہو نقل نہ اتر سکنا۔

ع : تصویر نہ کھنچ سکی تو چہرا اترا ۔

تصویر ہونا ۔ (ار ۔ ع)

ہم شبیہ ہونا ۔ ہو بہو صورت ہونا

ع : تصویر ہو رسول خدائے مجید کی

ت ۔ ض

تضرع ۔ (ع ۔ ص) زاری ۔ عاجزی ۔ انکساری ۔

ع : وہ تخشع، وہ تضرع، وہ قیام اور وہ قعود

۲ ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) ۔

زاری ۔ فریاد ۔ دعا میں رونا ۔

ع : وہ خاکسار محو تضرع تھے فرش پر

ت ۔ ع

تعاقب کرنا ۔ (ع ۔ ب) پیچھا کرنا ۔

ع : کیا دو تین رسالوں نے تعاقب ہر چند

تعب ۔ (ع ۔ ار ۔ مونث)

تکلیف ۔ تھکن ۔

تعب اٹھانا ۔ (ع ۔ ر)

تکالیف برداشت کرنا ۔

ع : دو دن سے اٹھاتے ہیں تعب تشنہ لبی کے

تعب تشنہ دہانی ۔ (ع ۔ ف ۔ مرکب)

پیاس کی تکلیف ۔ شدت پیاس کی تکلیف ۔

ع : ہے ہے یہ سہے گا تعب تشنہ دہانی

تعجب کا مقام ہونا ۔ (ار)

حیرت ہونا ۔

ع : کیسے وہ کلمہ گو تھے تعجب کا ہے مقام

تعدّی ۔ (ع ۔ ار ۔ مو)

ظلم و جور ۔ سختی ۔

ع : بیکس پہ یہ ستم، یہ تعدی ہے، یہ جفا

تعریف امیر ۔ (ف ۔ ار)

حاکم کی ثنا و صفت ۔

ع : اپنے حاکم کا نہ کچھ ذکر نہ تعریف امیر

تعریف میری کیا ۔ (ار ۔ ب)

میری توصیف و تعریف کچھ نہیں ۔

میری بزرگی نہیں ۔

ع : میں بندہ ناچیز ہوں تعریف مری کیا

تعریف میں آنا ۔ (ار ۔ ع)

ثنا و صفت کے لیے نازل ہونا ۔

ع : تین سو آئے ہوں، تعریف میں جن کی کے ۔

تعریف ہونا ۔ واہ واہ ہونا ۔ مدح کا کلام ہونا ۔

مرثیہ میں بزم اور رزم کے حالات کے مواقع جب پڑھیں جائیں ان کو سن کر واہ واہ کرنا ۔

ع : دل بھی محظوظ ہوں، رقت بھی ہو، تعریف بھی ہو

تعقید ہونا ۔ گنجلک ہونا ۔

ع : تعقید سے بہتر ہے فصاحت کے برخلاف

تعلّی ۔ (ع)

غلو ۔ ڈینگ

ع : واللہ تعلی نہیں، یہ کلمۂ حق ہے ۔

ت ۔ غ

تغیّر ہونا ۔ (ار ۔ ب)

بدلنا ۔ خراب ہونا ۔

ع : پانی جو بہا اور بھی حالت ہوئی تغیر

تغیر ہونا ۔ (بغیر تشدید)

(بروزن سفیر)

ع : ردائے شب تار سے سیاہی ہوئی تغیر

تغیری ۔ ت ۔ غی ۔ ری ۔

تغیر سے تغیری ۔ ی نسبتی ۔

عموماً بولا جاتا ہے ۔ بدحالی ۔ تغیر انقلاب ۔

ع : عالم کی تغیری پہ بحالی کی ہے آمد

ت ۔ ف

تف ۔ (ف)

تھو کرنا ۔ اَخ تھو ۔

(تف ہے ۔ آخ تھو ہے ۔ کلمۂ تضحیک و تذلیل

ع : سردار ہو کے چھپ گیا تف اِس جدال پر

تفتیش ۔ (ف ۔ ع ۔ ار)

تحقیق ۔ تلاش ۔ تحقیقات ۔

ع : تفتیش کو جاسوس چلے جاتے ہیں ہر بار

تفاوت سے چلنا ۔ (آداب شاہی)

ایک دوسرے کا آگے پیچھے کچھ فرق سے چلنا ۔

ع : خاموش چلے جاؤ تفاوت سے ، ادب سے

تفرقہ پرداز ۔ (ف ۔ ص)

جنگ کرنے والا ۔ لڑائی لڑنے والا ۔

ع : نہ اٹھا پھر کبھی سمجھ تفرقہ پرداز گرا

تفرقہ پڑ جانا ۔ (ار ۔ ع)

سب کا ایک دوسرے سے بچھڑ جانا ۔

سب کا تباہ ہو جانا ۔

ع : گھر والوں سے تفرقہ پڑ جانے کو پوچھو

تفرقہ پڑنا ۔ (ار ۔ بول چال ۔)

علیحدگی ہونا ۔ سر و تن الگ الگ ہونا ۔

ے فقط حسین پہ یہ تفرقہ پڑا ورنہ
کسی کی لاش کو سر سے جدا نہیں کرتے (سلام)

تفرقہ ہونا ۔ (ار ۔ ر)

خلل پڑنا ۔ علیحدگیاں ہونا ۔ جدائیاں ہونا ۔

ع : کیا کیا نہ تفرقہ پڑے ایک ایک آن میں

تفوّق ۔ (ع ۔ ار ۔ مذ)

فوقیت ۔ برتری ۔

ع : جس کو بہشت پر تھا تفوّق وہ باغ تھا ۔

ت ۔ ق

تقدیر کا لکھا نہ مٹنا ۔ (ار ۔ مح)

تقدیر کا لکھا ضرور ہو گا ۔

ع : تقدیر کا لکھا نہ مٹے گا کسی عنواں

تقریر ۔ گویائی ۔ نطق

ع : ہر چند کیا مری زباں ، اور کیا مری تقریر

۲ ۔ (ع ۔)

باتیں ۔ گفتگو ۔ نظم کے الفاظ اور جملے ۔

ع : تقریر میں وہ رمز و کنایہ کہ لاجواب

۴ ۔ اشعار (جمع)

ع : ہر چند زباں کیا مری اور کیا مری تقریر

۵ ۔ (ف ۔ ار ۔)

باتیں ۔ باہمی تکرار ۔

ع : سنتی ہو ، یہ تم باپ کی اور بیٹے کی تقریر

۶ ۔

باتیں ۔ نصیحتیں

ع : تقریر شہ تشنہ سے میں ہو گئی ناچار

۔ (ف ۔ ار)

باتیں ۔ ولولے ۔ جوش ۔

ع : ڈیوڑھی پہ عزیز و رفقا میں تھی یہ تقریر

تقریر چاہیئے ۔ (ار ۔ ر)

وہ زور ہونا چاہیئے ۔

ع : دشمن بھی سب مقر ہوں ، وہ تقریر چاہیئے

تقریر کرنا ۔ (ار ۔)

سمجھانا ۔ بتانا ۔

ع : کی ہے ہمیشہ پیار سے تقریر آپ نے

تقریر میں بند کرنا ۔ (ار ۔ ب) خوش بیانی سے مجبور کرنا ۔

ع : تقریر میں پدر کو نہ اب بند کیجیے!

تقصیر - (ع -)

گناہ - کمزوری۔

ع : مگر اسود سے زیادہ مری تقصیر نہیں۔

تقصیر بحل کرنا - (ار - ع)

قصور معاف کرنا۔

ع : تقصیر بحل کیجیے بیجا کیا میں

تقصیر بخشنا - (ار - ب)

گناہ معاف کرنا۔ غلطی معاف کرنا۔

ع : صدقہ علی اکبر کا مری بخشیے تقصیر

تقصیر ہونا - (ار - ب)

کمزوری - گناہ ہونا۔

ع : کیوں پانی کو بھیجا مری تقصیر ہے لوگو

تقصیر وار ہونا - (ار - ع)

خطاوار ہونا۔ گنہگار ہونا۔

ع : اُن کی خطا نہیں ہے میں تقصیر وار ہوں

تقصیر ہونا -

کمی ہونا۔

ع : تقصیر ہمیں سے ہوئی لو جانے دو بیٹا۔

تقلید کرنا -

تاسی کرنا۔

ع : تقلید کلام جہلا کی نہیں میں نے

تقلید ہونا - (ار - ع)

تاسی ہونا - راستہ پر چلنا۔

ع : جد و ابا کے سوا غیر کی تقلید نہ ہو

ت . ک

تک - پاس - قریب

ہ: تھی سب کی محبت انھیں بیٹے ہی کے دم تک
کیا آخری رخصت کو بھی آئیں گے نہ ہم تک

تکان - (ف)

صدمہ - تکلیف۔

ع : کھینچا جو اس نے سینہ سے نیزہ تکان کے ساتھ

تکبیر کہنا - (ار - ع)

فتح کے بعد - خوش ہو کے ، اللہ اکبر کا نعرہ بلند کرنا - مسرت کا نعرہ۔

ع : تکبیر کہہ کے جوش میں جھوما وہ نوجواں

تکبیر کی آواز کرنا - (ار - ع)

اللہ اکبر کی آواز آنا۔

ع : ضرب اول تھی کہ تکبیر کی آواز آئی

تکرار کرنا - (ف - ار)

اصرار کرنا - ضد کرنا - کسی بات پر اڑنا۔

ع : آقا کی اطاعت تمھیں لازم ہے کہ تکرار

تکرار کی مجال - (ار - ب)

بحث مباحثہ کی کیا طاقت؟

ع : تکرار کی مجال نہ اصرار کا مقام

تک کر آنا - (کنایہ) (ہ - مح)

قتل کر کے واپس آنا۔

ع : اس صف سے زرہ پوشوں کو تک کر ادھر آئی۔

تکلم - (ع - ا - مذ)

گفتگو

ع : آپس میں وہ ہنس ہنس کے فرشتوں کا تکلم

تکلیف نہ اٹھنا - (ار - ع)

تکلیف برداشت نہ ہونا۔

ع : بلبل سے اب اٹھتی نہیں تکلیف قفس کی۔

تکیہ - (ف)

سر ٹیکنے کے لیے۔

سوتے وقت سر رکھنے کے لیے۔

ع : تکیۂ زانوئے شبیر ملا وقت اخیر

تکیہ سر ۔ (سر کا تکیہ رہنا۔)
سر کے نیچے تکیہ کی جگہ رہنا۔
ع ؛ شب بھر رہا تکیہ سر اقدس کا جو بازو

تکیہ گاہ ظفر ۔ (ف ۔ ا ر)
فتح کا دار و مدار جن پر تھا۔
ع ؛ تبغنے' وہ تکیہ گاہ ظفر، جن کا نام ہے

تگاپو ۔ (ف)
گھوڑے کی ایک چال کا نام ۔ دوڑ دھوپ ۔ کود پھاند ۔
ع : چوکڑی بھول گئے جس کی تگاپو سے ہرن

۲ ۔ (ف ۔)
جلت پھرت ۔
ع : گھوڑے کی تگاپو سے زمیں ہل گئی رن کی

تگاور ۔ (ت ۔ ا ۔ مذ)
تیز رفتار گھوڑا۔
ع : کافر نے رجز پڑھ کے تگاور کو نکالا

۲ ۔ (ت ۔ ا ۔ مذ)
تیز رفتار گھوڑا۔
ع : قربان اس تگاور ضیغم شکار کے

تگ و دو ۔ (ف)
ہلچل ۔ دوڑ دھوپ ۔
ع : جوم لوں پاؤں جلال اس تگ و دو میں آیا

تگ و دو ۔
بھاگ دوڑ ۔ جستجو ۔
ع : ریتی میں تگ و دو سے تھکا جاتا ہے رہوار

تگ و دو ۔ (ف)
بھاگ دوڑ ۔ جلت پھرت ۔
ع : فاقہ تھا پڑی تگ و دو میں ذرا کمی

تگ و دو کرنا ۔ (ار ۔ ع)
جستجو کرنا ۔ تلاش کرنا۔
راستہ کی چاروں طرف جستجو کرنا۔ راستہ کی تلاش کرنا۔
ع : کرتا تھا جا بجا تگ و دو اسپ خوش قدم

تل جانا ۔ (ار ۔ ع ۔)
تیار ہو جانا۔
تحریبی تیاری کے موقع پر مستعمل ہے ۔
ع : نیزے اٹھا کے جنگ پہ اسوار تل گئے ۔

تل جانا ۔ (ار ۔ ع)
تیار ہو جانا ۔
ع : جب سواروں کے پرے جنگ پہ تل جاتے تھے

تلا ہونا ۔ (ار ۔ ع)
تیار ہونا ۔
ع : لڑنے کو فوج کیں سے بہادر تلا ہوا

۲ ۔ (ار ۔ ع ۔)
طے کیے ہونا ۔ طے شدہ ہونا ۔
ع : پانی کے بند کرنے پہ وہ ہیں تلے ہوئے

تلاطم ۔ (ع ۔ ص) ہلچل ۔ طوفان ۔ کشمکش
ع : اللہ رے تلاطم افواج رو سیاہ

تلاطم ۔ (گھر کا تلاطم) (ع ۔ ہ ۔ ع)
طوفانی تھپیڑے ۔ انقلاب ۔ عالم تذبذب ۔
ہ راحت نہ ملی گھر کے تلاطم سے ظہر تک
مظلوم نے فاقے کیے ہفتم سے دہم تک

تلاطم ہونا ۔ (ار ۔ ع)
آہ و بکا کا طوفان ہونا۔
ع : سیدانیوں میں اور تلاطم فزوں ہوا

۲ ۔ ار ۔ ع ۔ کنایہ
دھڑا دھڑی ہونا ۔ کہرام مچنا ۔
ع : تھا خانۂ علی میں تلاطم کہ الاماں

تلاوت میں۔ (ار۔ ب) نظر ہونا۔
قرآن پاک کے پڑھتے میں۔
ع: صورت پہ تھی انھیں کی تلاوت میں بھی نظر

تلاطم میں ہونا۔ (ار۔ ع)
طوفان میں ہچکولے کھانا۔
اضطراب میں گھرا ہوا ہونا۔
ع: نکی روز دن سے تلاطم میں ہوں اے شاہنشاہ

تلخی۔ (ف۔ ص)
کڑواہٹ۔ تکلیف۔ غربت۔
ع: تلخی میں بھی جینے کی حلاوت ہے کیسے

تلف کا ڈر۔ (ار۔ ب)
کھو جانے کا خوف۔
لٹ جانے کا ڈر۔
ع: کچھ مال و زر نہیں کہ تلف کا ہو جس کو ڈر

تلف کرنا۔ (ار۔ ع)
ع: جو کہتے تھے بہن نے کردیا جان کو تلف

تلف ہونا۔ (ار۔ ع)
جاتا رہنا۔ کھو جانا۔ مرجانا۔
ع: فرزند صغیراں کا تلف ہوگا کوئی گر
۲۔ برباد ہونا۔ کھو جانا۔ قتل ہونا۔
ع: قلب دو جناح کے جو بہادر ہوئے تلف
۳۔
شہید ہونا۔ ختم ہونا۔
ع: غفلت میں تیرے سے کوئی بچہ تلف نہ ہو

تلک۔ (قدیم۔ دلی)
تک۔
ع: جس وقت تلک جیتی ہوں، ماتم میں رہونگی
۲۔ (قدیم۔)
تک۔
ع: تھا نہر تلک یک نظر کا نہ گذارا۔
۳۔ (قدیم۔ دلی)
ع: غش تھے تم پھر گئے دروازے تلک امام

تلوار اترنا۔ (ار۔ ع)
خدا کی طرف سے تلوار ملنا۔ عرش سے تلوار نازل ہونا۔
ع: تلوار ہمارے لیے اتری ہو فلک سے

تلوار اگر چلی۔ (ار۔ ع)
اگر لڑائی کی ابتدا ہوگئی۔ اگر لڑائی چھڑ گئی۔
ع: تلوار اگر چلی تو پڑے گا غضب کا رن

تلوار اگلنا۔ (ع۔ ع)
تلوار کا خود بخود میان سے نکلنے لگنا۔
ع: تھرانے لگا جسم اگلنے لگی دار

تلوار اگلنا۔ (ع۔ ع۔) (صنعت ایہام)
تلوار کا خود بخود میان سے نکلنے کے لیے بیقرار ہونا۔
تلوار کا لڑنے کے لیے مضطرب ہونا۔
ع: اگلی پڑتی تھی جگر بند حسن کی تلوار

تلوار اگلی پڑنا۔ (ع۔ ع)
جنگ کے لیے تلوار میان سے نکلی پڑنا۔ تلوار کا بیتاب ہونا۔ (ایہام)
ع: اگلی پڑتی تھی جگر بند حسن کی تلوار

تلوار چلنا۔ (ع۔ ع)
جنگ شروع ہونا۔
ع: شوق اس کا تھا کہ جلدی کہیں تلوار چلے
۲۔ (ن۔ ع)
جنگ کی ابتدا ہونا۔ جنگ چھڑنا۔
ع: بیتاب تھے کہ دیکھئے تلوار کب چلے
۳۔
تلوار اگلنا۔ تلوار پڑنا۔
ع: تلوار جس پہ حسن سے چلی زرد ہو گیا

تلوار پہ تلوار چمکنا۔ (ح۔ مح)
جب تلوار پر تلوار لگتی ہے تو اس سے چنگاریاں نکلتی ہیں۔ ادھر، ادھر سے متواتر تلواریں چلنا۔ وار پر وار ہونا۔
ع : تلوار پہ تلوار چمکتی نظر آئے

تلوار پہ تلوار ہونا۔ (ح۔ مح) (انتہائی جنگ)
تلوار کا تلوار پر لپنا۔ تلوار سے تلوار کا لڑنا۔
ع : تلوار پہ تلوار تھی، رہوار پہ رہوار

تلوار پھیر دینا۔ (ار۔ ہ۔ مح)
تلوار سے کاٹ دینا۔ تلوار چلا دینا۔
ع : تلوار لاکے پھیر دو حلقِ حسین پر

تلوار چمکنا۔ تلوار چلنا۔
ع : تلوار پہ تلوار چمکتی نظر آئے

تلوار سپاہی کے لیے ضروری ہونا۔
سپاہی کے پاس تلوار رہنا ضروری ہے۔
س لازم ہے کہ ہو اہلِ سخن تیز زباں
تلوار ضروری ہو سپاہی کے لیے

تلوار کا دھنی۔ (ہ۔ مح۔)
شہزور۔ تلوار کا مشاق۔ (استعارہ)
س ہم سے زیادہ کون ہے تلوار کا دھنی
چلتے ہیں جھک کے صورتِ شمشیرِ آہنی

تلوار کا زن سے آنا۔ (ح۔ ب)
تلوار جب ہوا میں گھمائی جاتی ہے تو اس سے زن کی آواز نکلتی ہے۔
ع : زن سے جو وہ تلوار گئی سن سے نکل آئی۔

تلوار کا سن سے آنا۔
تلوار کا سن سن کی آواز کے ساتھ چلنا۔
ع : زن سے جو وہ تلوار گئی سن سے پہ آئی

تلوار کا منہ مڑنا۔ (ار۔ ہ۔ مح۔)
تلوار ٹیڑھی ہو جانا۔ تلوار کا تاب مقاومت نہ لا سکنا۔
ع : ڈھال ایسی کہ تلوار کا منہ مڑتا تھا جس سے

تلوار میں آگ ہونا۔ (ار۔ مح) (استعارہ)
تلوار کی تیزی آگ کی طرح جلانے والی ہونا۔
تلوار کی دھار۔ تیزی۔
ع : شور تھا آگ ہے تلوار میں یا پانی ہے

تلوار میں پانی۔ دیکھیے مصرعہ اولیٰ۔

تلواروں سے کھیلنا۔ (ار۔ مح۔)
ع : بچپن میں جو کھیلے کبھی تو تلواروں سے کھیلے

تلواروں کی جھنکار۔ (ار۔ مح)
تلواروں کے آپس میں لڑنے سے جو آواز نکلتی ہے۔
ع : لڑ جانا وہ ڈھالوں کا، وہ تلواروں کی جھنکار

تلواروں کے مارے۔ (عو۔ روزمرہ)
تلواروں کے سبب۔ تلواروں کے زخموں کی زیادتی کے سبب۔ مارتے مارتے۔
ع : مارے تلواروں کے مہلت نہ تھی دم لینے کی

تلواروں میں سجدے کرنا۔ (ار۔ مح)
میدانِ جنگ میں، جہاں قتل و غارتگری کا بازار گرم ہو۔ وہاں بھی نماز نہ چھوڑنا۔
ع : عابد ایسے تھے کہ سجدے کیے تلواروں میں

تلواریں برسنا۔ (ع۔ مح۔)
گھمسان کی جنگ ہونا۔
ع : تلواریں برسیں صبح سے نصف النہار تک

تلواریں برسنا۔ (ار۔ مح)
تلوار پر تلوار لگنا۔ متواتر حملے ہونا۔
ع : تلواریں بھی برسیں تو نہ تیور پہ بل آئے

تلواریں تولے ہونا۔ (ار۔ مح۔)
تلواریں لڑائی کے لیے تیار کرنا۔

وار کرنے پر آمادہ ہونا۔

ع : تیر سب کھاتے ہیں، تولے ہوئے تلواروں کو

تلواریں چل جانا۔ (ا ر ۔ ع)

تلواروں سے حملے ہو جانا۔

ع : تلواریں چل گئیں نبیٔ قاسم پہ بے سبب

تلواریں چمکنا ۔ (ا ر ۔ ع)

چاروں طرف تلوار چلنا۔ گھمسان کی جنگ ہونا۔

س : تلواریں چمکیں، خون کے دریا چڑھے رہیں

امید ہو کہ سب یہ آگے بڑھے رہیں

تلواریں کھانا ۔ (ا ر ۔ ع ۔)

تلوار کا زخم لگوانا۔ زخم کھانا۔

ع : بہک کے ہوئے اسد کبھی تلواریں کھاتے ہیں

تلواریں کھنچ جانا۔ (ا ر ۔ ع)

لڑائی کی تیاری ہو جانا۔

تلواریں نیام سے نکل آنا۔

ع : تلواریں کھنچ گئی ہیں، ارادہ کو رد کیجے۔

تلواریں لینا۔ (ر ح ۔ ع)

تلواریں نکالنا۔

ع : تلواریں لو نیاموں سے جلدی پرے جماؤ

تلواریں، یا آپ، یا خدا۔ (ا ر ب)

ع : تلواریں تھیں، یا آپ تھے یا سر پہ خدا تھا

ت ۔ م

تم پہ میں نثار۔ (ع و ۔ ب)

خلوص، پیار اور محبت میں بولتے ہیں۔

تم پر قربان جاؤں۔

ع : بہلا کے رو کے رہیو انھیں، تم پہ میں نثار

تم سے۔ (ا ر ۔ روزمرہ)

تم جیسے۔

ع : تم سے جو سو لپسر ہوں تو اس راہ میں نثار

تم کیوں کہو۔ (ا ر ۔ د)

تم کو اپنی زبان سے ظاہر کرنے کی ضرورت نہیں۔

ع : تم کیوں کہو یہ لال خدا کے ولی کے ہیں

تم نہ ہوگے۔ تنبیہ (ا ر ۔ د)

زندہ نہ رہوگے۔

ع : تا عصر، تم نہ ہوگے نہ عباس خوشخصال

تمام ہو جانا۔ (ا ر ۔ ع)

تباہ ہو جانا ختم ہو جانا، مر جانا۔

ع : ہٹ جاؤ، ورنہ سب ابھی ہو جاؤ گے تمام

تمام ہونا۔ (ا ر ۔ ع ۔)

ختم ہونا ۔ دنیا سے جانا ۔ مرنا۔

ع : آقا، تمام ہوتا ہے یہ عبد جاں نثار

تمام ہونا۔ (ا ر ۔ ع)

ختم ہونا۔ کٹ جانا۔ قتل ہو جانا۔

ع کنبہ تمام ہو چکا، دو گھر لٹ چکے

تمامی ہونا۔ (ا ر ۔ ع)

تمام ہونا۔ ختم ہونا۔ خاتمہ ہونا۔

ع : تمو پہ تمامی ہوئی اس جاہ و حشم کی۔

تمنائے جبریل۔ (ف ۔ مر)

جبریل (فرشتہ) کی حسرت۔

ع : اس گھر کی خادمی ہے تمنائے جبریل

تمھارے بعد ہم آتے ہیں ۔ (ا ر ۔ ع ۔)

تم شہید ہو ــــ تمھارے بعد ہم بھی قتل ہوں گے۔

ع : عرصہ نہیں کچھ آتے ہیں ہم بعد تمھارے

ت ۔ ن

تن آئینہ ہو جانا ۔ (تشبیہ)

بالکل سیدھے یا صاف و شفاف جسم کو آئینے سے تشبیہ دیتے ہیں۔ نوجوان جسم۔

س لبریز نور سے سینہ بے کینہ ہوگیا
یوں چھریاں مٹیں کہ تن آئینہ ہوگیا

تن پاش پاش۔ (ف)۔
ٹکڑے ٹکڑے لاش۔
ع: رو لیں گلے لگا کے تن پاش پاش کو۔

ٹکڑے ٹکڑے جسم۔ لاش ٹکڑے ٹکڑے۔
ع: بیٹوں کی بین کرکے تن پاش پاش پر
(ار۔ ف۔)
ٹکڑے ٹکڑے ہوا جسم۔
ع: دیکھے جو اس نے زخم تن پاش پاش کے

ٹکڑے ٹکڑے جسم۔ ٹکڑے ٹکڑے ہوئی لاش۔
ع: لوٹوں گا سب لباس تن پاش پاش کا۔

تن پاش پاش۔
ٹکڑے ٹکڑے جسم پر۔
ع: غل تھا کرو نہ رحم تن پاش پاش پر

تن پاش پاش ہونا۔ (ار۔ ب)
جسم ٹکڑے ٹکڑے ہونا۔
ع: حسرت ہے یہ کہ تیروں سے تن پاش پاش ہو

تن پر تیغ و تبر کھانا۔ (ار۔ ع)
جنگ کرکے زخمی ہونا۔
ع: اب بھی نہ تیغ و تبر اگر تن پہ کھاؤں گا

تن پھنکنا۔ (ہ۔ روزمرہ)
جسم جلنا۔ پھنکا جانا۔ جسم کے اندر سے شعلے نکلنا۔
ع: پھنکتا ہے تن یہ دھوپ سے ہو پیاس کا وفور

تن و جاں سے فرقت ہونا۔ (ار۔ ع۔)
استعارہ:۔ تن و جان باپ بیٹا۔

بیٹے کا باپ سے بچھڑنا۔
ع: کس فصل میں درپیش ہو فرقت تن و جاں سے

تن چور چور ہونا۔ (ار۔ ع)
جسم انتہا سے زیادہ زخمی ہونا۔
ع: نیزوں سے صدر، تیغوں سے تن چور چور ہے

تن زار۔ (ف۔ مر)
عاجز جان۔ کمزور۔ ناطاقت۔
ع: نہ لاکھ حربے، ایک تن زار آہ آہ

تن سے سر اڑا دینا۔ (ار۔ ع)
جسم سے سر کو کاٹ کر الگ کر دینا۔
ع: تن سے اڑا دیا وہی سر جس کو پا گئی

تن سے روح نکلنا۔ (ار۔ ب)
مر جانا۔
ع: تن سے نکل کے روح پکاری چلی چلی

تن سے سر اڑ جانا۔ (ح۔ ع)
جسم سے سر قلم ہو جانا۔
ع: ڈھالیں تو ہیں ہاتھوں میں سر اڑ گئے تن سے

تن سے عرق ٹپکنا۔ (ار۔ ب)
جسم سے پسینہ نکلنا۔
ع: تن سے عرق کی بوند جو ٹپکی، گہر ہوئی

تن صد پاش۔ (ف۔ ص۔)
وہ لاش جو ٹکڑے ٹکڑے ہو گئی ہو
ع: گاڑیں گے نہ ظالم تن صد پاش کو بے سے

تن عطر سے بسا ہونا۔ (ار۔ ب)
جسم سے عطر کی خوشبو آنا۔
ع: تن عطر میں خوشبو سے پسینہ کی بسا ہے

تن کا ہوش نہ ہونا۔ (ار۔ مح۔)

جسم کی بھی خبر نہ ہونا۔ ہوش اڑے ہونا۔

ع : نہ ہوش تھا تن کا، نہ خبر تیغ و سپر کی

تن کی جان۔ (ار۔ ر)

جسم کی روح۔

استعارہ :۔ بھائی سے۔

ع : اے تن کی جان، اے سبب قوتِ جگر

تن لے کے جانا۔ (ار۔ مح)

مردہ لاش لے کے خدا کے یہاں واپس ہونا۔

مردہ جسم لے کر دنیا سے واپس ہونا۔

ع : جاں لے کے یہاں آئے تھے، تن لے کے چلے (سلام)

تن و توش۔ (ف۔ ار)

مٹاپا۔ جسم کا فربہ ہونا۔

ع : تو اتنے تن و توش پہ کچھ دل نہیں رکھتا

تنومند۔ (ف۔ ص۔)

موٹا تازہ۔ بڑا زبردست۔

ع : بالا قد و کلفت و تنومند و خیرہ سر

تنوں سے پیدا۔ (ار۔ ب)

جسموں سے ظاہر۔ جسموں سے آنے والی۔

ع : پیدا تنوں سے پیرہن یوسفی کی بو

تنومند۔ (ف۔ ص)

تن آور۔ موٹے تازے۔ تندرست۔

ع : زخموں میں جوانان تنومند پڑے تھے

تن تن کے۔ (ار۔ ر)

بخوشی۔ مسرت کے ساتھ۔ سینہ پر

ع : تن تن کے رکیں برچھیاں، ہنس ہنس کے زخم کھائیں

تن کے دیکھنا۔ (ار۔ مح۔)

ابھر کر دیکھنا۔ گردن اٹھا کر دیکھنا۔

ع : تن کے دیکھا طرف فوج امام ابرار

تنتے ہوئے گھر میں آنا۔ (ار۔ ب)

ٹھنطتے کے ساتھ گھر میں آنا۔

ع : ماں صدقے جائے تنتے ہوئے گھر میں آؤ تم

تننا۔ (ار۔ ر)

سینہ تان لینا۔ ازاں ہونا۔ تیار ہو جانا۔ آمادہ ہونا۔ کھول جانا۔ فخر کرنا۔

ع : تنتا ہے کوئی تیغ کے تیشے کو چوم کے

تند و تیز۔ (ف۔ ار)

ع : صرصر سے تند و تیز تو بجلی سے بیقرار

تند خو۔ (ف۔ ص۔)

بہت تیز و چالاک۔ تیز مزاج۔

ع : جسم کو صفوں سے یوں فرس تند خو اڑا

تنک۔ (ف۔ ص۔)

کمزور۔ نازک۔ باریک۔

ع : ڈھالوں کی شامیوں کی گھٹا ابر سے تنک

تنک مایگاں۔ (ف۔ ص)

دنیا کے بے مایہ۔ بے سرمایہ لوگ۔ خالی ہاتھ۔

ع : ہوا پہ کیوں ہیں تنک مایگانِ بحر جہاں

تنک مزاج ہونا۔ (ار۔ مح)

نازک مزاج ہونا۔

ذرا ذرا سی بات پر غصہ آجانے والا مزاج

ع : چھوٹا تنک مزاج ہے، یا شاہِ بحر و بر

تنگ۔ (ف۔ ا۔ مو)

گھوڑے کی پیٹی، جس سے زین کسی جاتی ہے۔

ع : بالا کبھی تھی تیغ، کبھی زیر تنگ تھی

تنگ۔ (ف۔ ا۔ مو۔)

گھوڑے کی پیٹی۔ تصویر ۲۳

ع : راکب تھا نہ فرس تھا، نہ زیں تھا، نہ تنگ

۲۔ فرس کا تنگ۔
گھوڑے کی وہ پیٹی جس سے زین کس دی جاتی ہے۔
ع : جھک جھک کے چست کرتا ہے کوئی فرس کا تنگ

تنگ ۔ (ف ۔ ا ۔ مذ)
گھوڑے کی پیٹی ۔
دیکھیے تصویر ۲۲

تنگ آنا ۔ (ار ۔ مح)
مجبور ہونا ۔
زیادہ پریشان ہو کر مجبور ہو جانا ۔
ع : تنگ آئے گا تو رکنے کا نہیں کچھ شبیر

تنگ و چست ۔ (ف ۔ ار)
جسم پر درست ۔
ع : پہنے ہوئے تھے جسم میں زرہیں جو تنگ و چست

تنگ ہو جانا ۔ (ار ۔ مح)
عاجز آجانا ۔ عاجز ہو جانا یا متفکر ہو جانا ۔
س جن کے جمے تھے رنگ، وہ بے رنگ ہو گئے
لڑنے کا حوصلہ نہ رہا، تنگ ہو گئے

تنویر ۔ (ار ۔ ع ۔)
نور ۔ روشنی ۔
ع : اظہار ہوئی خطِ شعاعی کی جو تنویر

تنہا ۔ (ار ۔ ص)
صرف ۔ فقط ۔ اکیلا ۔
ع : تنہا ترے اقبال سے شمشیر بکف ہوں

تن تنہا ۔ (ار ۔ ر)
یکہ و تنہا ۔ بے یار و غمگسار، کوئی ساتھی نہ ہونا ۔
ع : تن تنہا ہے غلام اور بہت ہیں ظلم

تنہائی ۔ (ی نسبتی + ار)
تنہا ہونا ۔ انفرادیت ۔
ع : لاکھ خونریز اِدھر، اور اُدھر تنہائی

تو ۔ (ئم ۔ زبان ۔) خبریہ
چاہے ۔ اگر ۔
ع : ادنیٰ ہو تو، اعلیٰ ہو گدا ہو تو غنی ہو ۔

۲ ۔ (ار ۔ کلمہ ۔ روزمرہ)
نیز بھی ۔ اس پر بھی ۔
س اندیشہ نہ گر ہمہ تن ہو کوئی زباں
تو بھی مژہ کا وصف نہ ہو بیاں

۳ ۔ (کلام پر زور دینے کے لیے)
ایک طرف
ہی نہیں ۔
ہی کیا ۔
ع : اسوار تو اسوار فرس رن پہ چڑھا تھا

۴ ۔ حسن کلام کے لیے
بات پر زور دینے کے لیے
س چلائے تھے سب مثل اجل آئی ہے یہ تو
سیفی سے بھی جلدی نہیں چل جاتی ہے یہ تو

۵ ۔ باوجود دیکھ
ع : چھوٹی سی تو عمر میں یہ بڑے صاحب ایماں

۶ ۔ کم از کم
ع : اک حملہ میں دو چار صفوں کو تو ہٹا دیں

۷ ۔ تب ۔ اس وقت ۔
ع : حسرت ہے کہ مرجاؤں تو خالی مرا دیں ہو

۸ ۔ (یہ حسرت گھوڑے کی ہے ۔)
صرف ۔ فقط ۔
ع : اٹھارہ برس کا تو سن اور صاحبِ توقیر

۹ ۔ اور ۔ حتیٰ کہ ۔
ع : تپا تپا ہوا تاراج تو ہوتا بوٹا

۱۰۔ ع : میرا تو کوئی اور برادر بھی نہیں ہے (حرف تخصیص)
۱۱۔ ع : بولیں یہ کربلا ہے تو ہم ہوئے تباہ (حرف شرط)

توبس بڑھے ۔ (عم-ب)
بڑھے تو بڑھے۔
جب آگے بڑھے تو بڑھ گئے۔
ع: اب کون روکے شیر بڑھے جب، تو بس بڑھے

توکیا ۔؟ (ار- روزمرہ)
پھر کیا ہوا۔ نتیجہ کیا
س بوا یہ کیوں ہیں تنگ ناگہاں بحر جہاں۔
جو بڑھ گیا کوئی قطرہ تو کیا، حباب بنا (سلام)

تواب ۔ (ع۔ص)
توبہ قبول کرنے والا۔
ع: غافر و راحم و تواب ہے رب عادل (سلام)

توام ہونا ۔ (ار- روزمرہ)
جڑواں ہونا۔ ساتھ ساتھ ہونا۔
ملا جلا ہونا۔ لازم و ملزوم ہونا۔
ع: ہے شادی و غم عالم ایجاد میں توام

توانا ہونا ۔ (ار-ر)
کوئی کمزوری نہ ہونا۔ کمزوری کا احساس نہ ہونا۔
ع: کرتے تھے غرض یہ کہ توانا ہو جاں نثار

توتیا مجل ہونا ۔ (ار-مح)
ع: توتیا ہووے مجل، کحل جواہر سرمے ہ

توتیا ہونا ۔ (ار-مح-)
ع: گرد اس کی بہر چشم ملک توتیا ہوئی

توجہ کرنا ۔ (ار-مح)
خبر گیری کرنا۔ متوجہ ہونا۔ دھیان کرنا۔
ع: توفیض کا مبدا ہے توجہ کوئی دم کر

توجہ ہونا ۔ (ار-مح)
پیش نظر ہونا۔
ع: ہے کس طرف توجہ سردار خاص و عام

تودہ ۔ (ف-ا-مذ) ڈھیر۔
ع: تودے تھے سرکشوں کے کمانوں کے ڈھیر تھے
۲- خاک کا ڈھیر۔
ع: تودہ بنا تھا خاک کا مینائے لاجورد

توریت ۔ (عبرانی)
حضرت داؤدؑ پر صحیفہ اترا تھا۔ دیکھئے، تلمیح
ع: توریت اور انجیل میں قصہ ہے ہمارا

توڑ کے نکالنا ۔ (ر-مح)
پار ہو کر نکلنا۔ زخمی کرکے پار ہونا۔
س تھا اگلا جنا ہے ہاتھ کو چھوڑ کے
نکلا وہ تیر حلق مبارک کو توڑ کے

توسن ۔ (ف-ا-مذ)
گھوڑا۔
ع: کھنچتی ہوئی زمین پہ توسن سے آ گئی

توسن ۔ (ت-ا-مذ)
ترکی گھوڑا۔
ع: چڑھ کر سوار گرتے تھے توسن سے بار بار

توسن ۔ (ت) دیکھئے، تصویر ۲
عربی گھوڑا۔
ع: حر چلا فوج مخالف پہ اڑا کر توسن
۲- بہت مشکل سے قابو میں آنے والا گھوڑا۔
تندرست اور بہادر گھوڑا۔
ع: ہوش پریوں کے اڑے جاتے ہیں توسن ایسا
۳-
ع: وہ صدر سے خالی گئی، توسن سے یہ آئی

توش ۔ (فت ۔)

تن و توش ۔ مٹاپا ۔ تندرستی ۔

ع : بکھاش وخیلتاش سے بھی توش میں فزوں

توشہ ۔ (ف ۔ ر)

آذوقہ ۔ زادِ راہ

ع : دولت یہی میری یہی توشہ ہے سفر کا

توشۂ سفر ۔ (ف ۔ مذ ۔ ر)

زادِ سفر ۔ سفر خرچ ۔ ذرائع سفر ۔

س : اینٹیں نیچ کے یاں اپنی مند سے نکلا
جو توشۂ سفر کربلا نہیں رکھتے (سلام)

توشۂ عقبیٰ ۔ (ف ۔ روزمرہ)

آخرت کا سہارا ۔

ع : اس دن کے سوا توشۂ عقبیٰ نہ ملے گا

توفیق زیادہ ہو ۔ (کلمۂ دعا ۔ ار ۔)

خداوند عالم ترے اقدام میں برکت عطا فرمائے ۔
بندے کی نیک خواہش میں مزید اضافہ ہو ۔

ع : ہاں بہادر تری توفیق زیادہ ہووے

توقیر ملنا ۔ (ار ۔ مح ۔)

عزت ملنا ۔ شرف ملنا ۔

ع : توقیر ترے ہی آستانے سے ملی (رباعی)

تولّا ہونا ۔ (ت ۔ ار ۔ ب)

محبت ہونا ۔

ع : مجھ پہ وہ مرے جن کو علی سے ہو تولّا

ت ۔ ہ

تہ ۔ (ف ۔ (ار ۔ ر)

نیچے ۔

ع : جس وقت کہ تھا حلقِ مبارک تہِ خنجر

تہِ افلاک اٹھ جانا ۔ (ار)

زندگی بھر کے لیے ختم ہو جانا ۔

ع : ہم سب کے جین آپ تہِ افلاک اٹھ گئے

تہِ خاک چھپانا ۔ (ار ۔ ہ ۔ ع)

دفن کرنا ۔ مٹی میں دبانا ۔

ع : بھینا کو تہِ خاک چھپا لوگے تو جانا

تہِ خنجر دیکھنا ۔ (ار ۔ مح)

قتل ہوتے دیکھنا ۔

اس مصرع میں "دیکھوں" مستقبل کے لیے نظم کیا گیا ہے ۔

ع : ہر ہر تہِ خنجر تمہیں کن آنکھوں سے دیکھوں

تہِ خنجر گزر جانا ۔ (ار ۔ ب)

قتل کے وقت کی تکلیف ۔ خنجر کے نیچے کی ایذا ۔
ذبح کے وقت کی اذیت ۔

ع : بھیا بتاؤ کیا تہِ خنجر گزر گئی

تہ ران رکھنا ۔ (ار ۔ مح)

ران کے نیچے دبا لینا ۔

ع : شمر آکے یہ رکھا تہ ران تیغ دو دم کو

تہ و بالا ۔ (ف ۔)

تلپٹ ۔

ع : گھر سب تہ و بالا ہے امامِ دو جہاں کا

تہ و بالا ہونا ۔ (ار ۔ مح)

تتر بتر ہونا ۔ ادھر سے ادھر ہونا ۔ برباد ہونا ۔

ع : گردش جو دی تو سب تہ و بالا ہوا جہاں

ملیا میٹ ہونا ۔
تلپٹ ہونا ۔

ع : مورچے سب تہ و بالا تھے پرے سب پامال

تہ و بالا ہونا ۔ (ار ۔ ب)
الٹ پلٹ ہونا ۔ پریشان ہونا ۔ تباہ ہونا ۔
ع : اژدر تھے زبانوں کو نکالے تہ و بالا
۲ ۔
منقلب ہونا ۔ الٹ پلٹ ہونا ۔
ع : تہ و بالا ہوئیں لشکر کی صفیں جم جم کے
۳ ۔ (ہ ۔ مح ۔)
الٹ پلٹ ہونا ۔ برباد ہو جانا ۔ تباہ ہو جانا ۔
ع : چلتی تلوار تو جنگل تہ و بالا ہوتا

تہ تیغ ہونا ۔ (ار ۔ مح)
تلوار کے نیچے آنا ۔ تلوار کا وار گردن پر ہونا ۔
ع : گردن ہو تہ تیغ اس

تہ نشیں ہونا ۔ (ار ۔ ب)
اندر بیٹھے ہونا ۔
ع : تھے تہ نشیں نہنگ مگر آب تھے جگر

تہلیل ۔ (ع ۔ مص)
کلمہ ۔ لا الہ اللہ
لا الہ اللہ محمد رسول اللہ
ع : تہلیل تھی کہیں ، کہیں تسبیح کردگار

تہنیت ۔ (ع ۔ اسم ۔ مو ۔)
مبارک باد ۔
ع : دیتے تھے تہنیت جو عزیزان پُر جگر

تہنیت دینا ۔ (ار ۔ ر)
مبارک باد دینا ۔
ع : دو جا کے اُن کو تہنیت عہدہ علم

تہنیت دینا ۔ (ار ۔ ر)
مبارک باد دینا ۔
ع : دیتے تھے تہنیت جو عزیزان پُر جگر
عباس سر اٹھے جھکاتے تھے اپنا سر

تہنیت دینا ۔ (ار ۔ مح ۔)
مبارک باد دینا ۔
ع : دیتے تھے تہنیت جو عزیزان پُر جگر

تہور ۔ (ع ۔ ص ۔)
فطری بہادری ۔ فطری شجاعت ۔
ع : وہ رعب الاماں ، وہ تہور کہ الحذر

تہوّر ۔ (ع ۔ ص ۔)
بہت زیادہ بہادری ۔
بہادری میں حد سے تجاوز ہو جانا ۔
(اگرچہ فلسفۂ اخلاق کے ماتحت یہ صفت اچھی نہیں ۔)
ع : بخدا فارس میدان تہور تھا حُر

تہوّر ۔ (ع ۔ ص ۔ بہت بہادر
ع : بخدا فارس میدان تہور تھا حُر

تہیّہ ۔ (ع)
ارادہ ۔ حتمی ارادہ ۔
ع : کیا اس بلا کے بن سے تہیّہ سفر کا ہو

تھالے ۔ (ہ ۔ ا ۔ مذ)
تھانولا ۔
درختوں کی جڑوں کے چاروں طرف گول گھیرے گڑھے
ع : تھالے بھی نخل کے سد گل فردش تھے

تھام کر ۔ (ع ۔)
بازو پکڑ کر ۔ سنبھالے ہوئے ۔
ع : لاشوں پہ لائیں بیبیاں زینب کو تھام کر

تھام لینا ۔ (ہ ۔ روزمرہ)
روک لینا ۔
یہاں تھام لینا ۔ روک لینا ، کے معنی میں نظم کیا ہے ۔
ع : غصے کو تھام لو ۔ یہ نہیں جنگ کا محل
حضرت کے حکم سے تو لیا میں نے ہاتھ تھام

تھام لینا۔ (ہ۔ روزمرہ)

روک لینا۔

ع جوش آیا تھا رونے کا مگر تھام کے رقّت

تھامنا۔ (ہ۔ د)

روکنا۔ پکڑنا۔

ع : ہاں تھامتی تھی اور وہ لپٹی تھی علم سے

۲ ۔ (ہ۔ د)

روکنا۔ امداد کرنا۔

ع : تھامے گا تباہی میں وہی رانڈ کے گھر کو

۳ ۔ (ہ۔ د)

پکڑنا۔ روکنا۔

ع : تھام سکتا تھا لجام فرس برق مثال

۴ ۔ (ہ۔ د)

سہارا دینا۔ روکنا

ع : تھامو اسے ایسا کہ نہ مرجائے سکینہ

تھپیڑا۔ (ہ۔ د)

تھپیڑ

طوفانی ہوا کا جھونکا۔ زور کا طمانچہ۔ طوفانی موجوں کی ضرب۔

سے وہ موجِ حوادث کا تھپیڑا نہ رہا۔
کشتی وہ ہوئی غرق، وہ بیڑا نہ رہا

تھرّا جانا۔ (ہ۔ د)

ہل جانا۔ کانپ جانا۔

ع : تھرّا گئی ضریح رسالت پناہ کی

۲ ۔ (ہ۔ د)

خوفِ الٰہی سے کانپ جانا۔

ع : آوازِ غیب سنتے ہی تھرّا گئے امام

تھرّا کے بھاگ جانا۔ (ہ۔ روزمرہ)

مارے خوف کے کانپتا ہانپتا بھاگ جانا۔ ڈر کے بھاگ جانا۔

ع: تھرّا کے بھاگ جاتا ہو نمردوں سے جن کے شیر

تھرانا۔ (ہ۔ د)

لرزنا۔ کانپنا۔

تھرّانا کیا۔ (ہ۔ د)

ڈر اور خوف کا ہے کا۔

ع : خوف کس بات کا، پیاسوں سے تھرّانا کیا

تھر تھرا کے گرنا۔ (ہ۔ عم۔ ب)

کانپ کانپ کر گرنا۔ جھوم جھوم کر گرنا۔

ع : ریتی پہ تھر تھرا کے گرے شاہِ انس و جاں

تھر تھرا کے گرنا۔ (ہ۔ ب)

بے قابو ہو کر گرنا۔

(نوٹ) بہت رنج میں جسم کانپنے لگتا ہے اور لرزتے لرزتے آدمی بے قابو ہو کر گر جاتا ہے۔

ع : کلثوم تھر تھرا کے بہ روئے زمیں گری

تھرتھری ہونا۔ (ہ۔ مح)

کپکپی ہونا۔ لرزہ چڑھنا۔

ع ، صدمے سے تھرتھری ہے تنِ خوش خرام پر

تھکا ہونا۔ (ہ۔ د)

ع : اکبر نے کہا خیر تھکا گر ہے تو دم لے

تھم تھم کے آنا۔ (ہ۔ روزمرہ)

گھوڑے کا دلکی چال سے آنا۔ مست ہو کر آنا۔

ع : تھم تھم کے نکہتِ چمن آئی ہے جس طرح

تھم تھم کے جانا۔ (ہ۔ روزمرہ)

رک رک کے۔ آہستہ۔ گھات لگاتے ہوئے جانا۔

سے تھم تھم کے یوں گیا اعدا پہ وہ دلیر
جاتا ہے داؤں کر کے غزالوں پہ جیسے شیر

تھم تھم کے قدم اٹھانا۔ (ہ۔ ب)

رک رک کے چلنا۔

ع : تھم تھم کے اٹھاتے ہیں قدم مردم ہموار

تھم جانا ۔ (ہ ۔ ب)
رک جانا ۔ ٹھہر جانا ۔
ع : سب تھم گئی سپاہ کہ شہ کم سپاہ کی

تھم ذرا ۔ (ہ ۔ ر)
تھوڑی دیر کے لیے رک جانا ۔
ع : اے درد تھم ذرا کہ پھٹا جاتا ہے جگر

تھم کر ۔ (ہ ۔ عم ۔ بول چال ۔)
رک رک کے ۔
ع : تھم کر کنوتیوں کے بدلنے کو دیکھئے

تھم کے ۔ (ہ ۔ عم ۔ ر)
ٹھہر کے ۔ کھڑے ہو کر ۔
ع : تھم کے چلائے کہ اے زینب و ام کلثوم

تھمنا ۔ (ہ ۔ ر ۔)
رکنا ۔ ایک جگہ برقرار آنا ۔
ع : سیماب ٹھہر جاتا ہے پر وہ نہیں تھمتا

تھم رہنا ۔ (ہ ۔ روزمرہ ۔)
تھم جانا ۔ رک جانا ۔ ٹھٹک جانا ۔ جما رہنا ۔ نہ ہٹنا ۔
ع : لاکھوں تھے پہ نہ ایک بھی لڑنے کو تھم رہا ۔

۲ ۔ (ہ ۔ ر) ۱ ۔ رک جانا ، ۲ ۔ ابھی زیادہ عرصہ نہ گزرا تھا (حضرت علی کی شہادت کی طرف زینب اشارہ کر رہی ہیں)
ع : آنسو نہ تھمے تھے کہ بدر خوں میں نہائے

تھوتھنی ۔ (ہ ۔ ا ۔ مو ۔)
گھوڑے کا منہ ۔ دیکھئے تصویر ۳۲
ع : تھوتھنی مل گئی سینہ سے کیا دم کو چنور

تھوڑا سا ۔ (ہ ۔ بول چال ۔)
ذرا سا ۔ قلیل ۔ چند ۔
ع : تھوڑا سا وہ رخصت کا زمانہ تھا قیامت

تھوڑی دیر میں ۔ (عم ۔ بول چال)
ذرا سی دیر میں ۔
ع : اتنے سوار قتل کئے تھوڑی دیر میں

تھوڑے ۔ (ہ ۔ ر)
بہت ۔ بہت زیادہ ۔
ع : اس عمر میں تھوڑے غم جانکاہ اٹھائے ؟

تھے ۔ (ہ ۔ ر)
ہونے پر ۔
ع : دولھا تھے پہ دو روز سے پایا نہ تھا پانی

تیر اجل کا نشانہ بن جانا ۔ (ار ۔ مح)
موت آجانا ۔ موت کا تیر لگ جانا ۔
ع : ہوں تیر اجل کا جو نشانہ تو بجا ہے ۔

تیر اجل کا نشانہ ہونا ۔ (ار ۔ مح ۔)
ہر اک موت کے منہ میں ہونا ۔
ع : ہر کج نہاد تیر اجل کا نشانہ تھا

تیر افگناں ۔ (ف ۔ فوجی ۔ اص)
(تیر افگن کی جمع) تیر برسانے والے ۔ تیر پھینکنے والے ۔
ع : تیر افگنانِ کوفہ و شام و عراق و رے

تیر برسنا ۔ (ار ۔ مح)
تیروں کی بوچھار ہونا ۔ لگاتار تیر آنا ۔
ع : کس خطا پہ تیر پیاسے پہ برستے ہیں

تیر بیٹھنا ۔ (فوجی ۔ مح ۔)
تیر جسم میں پیوست ہو جانا ۔
ع : بیٹھا گلے پہ تیر تو دم اس کا رک گیا

تیر پڑنا ۔ (ار ۔ مح ۔)
تیر برسنا ۔ لگنا ۔
ع : پیاسوں پہ تیر ایسے کبھی پڑتے ہیں کس طرح

تیر جوڑنا ۔ (ح ۔ اص)

تیر کا کمان میں لگانا۔

ع : تیر جوڑے ہوئے چلّوں میں کماندار بڑھے

تیر جوڑنا۔ (ح - اص -)

کمان میں تیر لگانا۔

ع ، جلدی کماں میں جوڑ کے ترکش نے تیر کو

۲ - (فوجی - اص)

کمانیں اور تیر تیار کرنا - تیر مارنے کا ارادہ کرنا۔

ع : تیر جوڑے ہیں جو مجھ پر تو خطا کرتے ہو

تیر چلنا۔ (ح - مح)

تیر جسم پر لگنا۔

ع : جسم پر تیر چلیں نیزۂ خونخوار چلے

۲ - (فو - مح -)

تیر آنا - تیر برسنا - تیر آ کر لگنا۔

ع ، مظلوم پر صفوں سے چلے تیر بے شمار

تیر چلہ میں جوڑنا۔ (ح - مح)

کمان کی شست میں تیر لگانا۔

ع : کہتا ہے کوئی تیر کو چلّہ میں جوڑ کے

تیر فگن ۔ (ف - فوجی - اص -)

تیر برسانے والے تیر انداز۔

ع : ناوک فگنی تیر فگن بھول گئے تھے

تیر فوج فوج آنا۔ (فوجی - مح -)

ہر طرف سے تیر برسنا - تیروں کی بوچھار ہونا۔

ع : آتے تھے فوج فوج سپاہ عدو سے تیر

تیر قلم کرنا۔ (حربی - مح -)

ہوا میں تیر کو تلوار سے کاٹ دینا۔

ع : تلوار سے قلم کیے رد کے سپر پہ تیر

تیر کھانا ۔ (ار - مح -)

تیروں سے زخمی ہونا۔

ع : تیر سب کھاتے ہیں، تولے ہوئے تلواروں کو

تیر کھا کے۔ (ار - عم - مح)

جسم پر تیروں کے زخم لگنے سے۔

ع ، یوں تیر کھا کے فوج پہ جاتے تھے وہ دلیر

تیر نشانہ سے نہ چوکنا۔ (ہ - مح)

تیر کا نشانے پر لگنا - تیر کا خطا نہ کرنا۔

ع : سہواً نہ چوکتا تھا نشانے سے جن کا تیر

تیر نظر۔ (ف - ار -) اضافت تشبیہی

استعارہ :- نگاہوں کا تیر۔

ع : پلکیں نہیں پر گیریاں ہیں تیر نظر کی

تیر ہوائی۔ (فوجی - اص -)

وہ تیر جو بغیر نشانہ باندھے چلایا جائے۔

ع : غارت تھے مثلِ تیر ہوائی ہوا پرست۔

تیروں کا مینھ برسنا۔

بے انتہا تیروں کے حملہ ہونا۔

ع : تیروں کا مینھ برس گیا پیاسے پہ ایکبار

(۲) (ار - مح)

تیر پر تیر پڑنے لگنا - متواتر تیر آنا۔

ع : تیروں کا مینھ برسنے لگا شیر خوار پر

تیروں کی بارش ہونا ۔ (ہ - مح)

ہر طرف سے تیروں کی بوچھار ہونا۔

ع : بارش ہوئی تیروں کی ولی ابن ولی پر

تیروں کی بوچھار آنا۔ (ہ - مح)

تیروں کی بارش - بے انتہا تیروں کا آنا۔

ع : تشنہ کاموں کی طرف تیروں کی بوچھار آئی

تیروں کی بوچھار کرنا۔ (مح)

چاروں طرف سے تیر برسانا - تیروں کی بارش کرنا۔

ع : وہ بصفت ابر کرو تیروں کی بوچھار

تیروں کے پر گئے۔ تیر کی سرکی کے نچلے حصہ میں پر لگے ہوتے ہیں، ان سے مراد ہے)

ع : گوشے کٹے کمانوں کے، تیروں کے پر گئے

تیرہ دُرون ۔ (ف ۔ ص)

بد فطرت ۔

ع : کہنے لگا وہ تیرہ دُروں کھا کے پیچ و تاب

تیرہ گھٹا ۔ (ار ۔ ص)

کالی گھٹا ۔

ع : جھوم کر تیرہ گھٹا تاروں پہ اک بار آئی

تیرہ گھٹا چھانا ۔ (ا ۔ مح)

۱ ۔ کالی گھٹا چھانا ۔

۲ ۔ (مح) سیاہی پھیل جانا ۔

ع : معلوم ہوا تیرہ گھٹا کوہ پہ چھائی

تیرے بعد ۔ (روزمرہ)

تیرے مرنے کے بعد ۔

ع : اے لال تیرے بعد ہے اس زندگی پہ خاک

تیز تگ ۔ (ف ۔ ص)

تیز دوڑنے والا ۔

ع : واں سے بھی تڑپ کر فرس تیز تگ آیا

تیز دست ۔ (ف ۔ ص ۔)

چابک دست ۔

تیر اندازی میں جن کے ہاتھ سیچے اور تیز تھے

ع : مشاق ساٹھ ساٹھ برس کے وہ تیز دست

تیز رہنا ۔ (ار ۔ مح)

آگے نکل جانا ۔ اوّل ہو جانا ۔

ع : تو تو بچپن کے غلاموں سے بھی کچھ تیز رہا ۔

تیز پری ہونا ۔ گھوڑے کو تیز پری سے استعارہ کیا ہے ۔

جلدی اور تیز اڑنے کی صفت ۔

بہت تیز اڑنے والے پر ہونا ۔

ع : سب تھی ہما کی تیز پری اور پر نہ تھے

تیز زباں ۔ (ف ۔ ص)

بدزباں ۔ لاف زنی کرنے والا ۔ ڈینگیں مارنے والا ۔

ع : کہتا تھا کوئی تیز زباں تول کے شمشیر

تیز قدم ۔ (ف ۔ ص ۔)

بہت بھاگنے والا ۔ سرعت سے چلنے والا ۔

ع : رہ گیا سر کو ہلا کر فرسِ تیز قدم

تیزیاں ۔ (ار ۔ جمع)

تیز ہونا ۔

ع : دلدل کی تیزیاں ہیں طرارے براق کے

تیسرا دن ہونا ۔ (ار ۔ مح)

تین دن کا فاقہ ہونا ۔

ع : تیسرا دن ہے کہ فاقوں میں بسر ہوتی ہے

تیسرا فاقہ ۔ (ار ۔ مح ۔)

تین دن تک کھانا پینا نہ ملنا ۔

ع : تیسرے فاقے میں یہ جنگ، یہ حملے، یہ جدال

تیغ آزمائیاں ۔ (قدیم ۔ ار ۔ ص) تلوار بازیاں ۔

ع : وہ بازوؤں کا زور، وہ تیغ آزمائیاں

تیغ اٹھنا ۔ (ار ۔ مح)

تلوار بلند ہونا ۔ جنگ کے لیے تلوار چلنا ۔

ع : اٹھی علی کی تیغ دودم، چاٹ کر زباں

تیغ انتقام ۔ (ف ۔ ص)

بدلہ لینے والی تلوار ۔

ع : کھل جائے گا کھنچے گی جو کل تیغ انتقام

تیغ بالا ہونا ۔ (ار ۔ مح)

تلوار سر کے اوپر ہونا ۔

ع : بالا کبھی تھی تیغ، کبھی زیر تنگ تھی

تیغ برسنا ۔ (ار ۔ مح ۔)

تلوار کا متواتر بغیر کسی وقفے کے دشمنوں کو کاٹنا ۔

ع : نہ لاکھ پر وہ تیغ برستی چلی گئی

تیغِ بے دریغ ۔ (ا ر ۔ ص)

۱۔ ظالم ۔ بے رحم ۔

۲۔ نڈر ۔ بہادر ۔

ع : اس تیغِ بے دریغ کا جلوہ کہاں نہ تھا

تیغ بے نظیر ۔ (ف ۔ ص)

نایاب تلوار

ع : چلّہ تھا کماں کا، زہے تیغ بے نظیر

تیغ پکڑنا ۔ (ا ر ۔ ح)

تلوار تولنا ۔ تلوار ہاتھ میں لینا ۔

ع : جب تیغ پکڑ کر پسرِ عقدہ کشا آئے

(۲) لڑنا ۔ تلوار چلانا ۔

ع : بیکس ہیں ہم یہ تیغ پکڑنا نہ چاہیے

تیغ چمکانا ۔ (فوجی ۔ ح ۔)

ننگی تلواریں ہوا میں چلانا ۔

ع : چمکاتے ہوئے تیغ ہلاتے ہوئے بھالے

تیغِ خزاں ۔ (ف ۔ ر ۔)

اجاڑنے والی، تباہ کرنے والی تلوار ۔

ع : تیغِ خزاں تھی گلشنِ ہستی سے کیا اُسے

تیغِ خونچکاں ۔ (ف ۔ ص ۔)

خون برسانے والی تلوار

ع : وہ تیغ خونچکاں، وہ جلالِ غضنفری

تیغ دو پیکر ۔ (وہ تلوار جس کی دو نوکیں ہوں)

دیکھئے تصویر ۔ ۳۰

ع : ابر ڈھالوں کا اٹھا، تیغ دو پیکر چمکی

تیغ دو دستی ۔ دیکھئے تصویر ۳۱

وہ تلواریں جس کے دونوں طرف دھاریں ہوں ۔

تیغ دو دم ۔ دیکھئے تصویر ۔ ۳۱

ع : کہہ کے یہ میان میں مولا نے رکھی تیغ دودم

تیغِ دوسر ۔ (تیغ دودم)

۱۔ دو پھلوں والی تیغ ۔ دیکھئے تصویر ۳۱

۲۔ دو دھاری تلوار ۔ جس کے دونوں طرف دھار ہو ۔

ع : انبوہ سے یوں تیغ دوسر تول کے نکلے ۔

۲۔ وہ تلوار جس کی دو نوکیں ہوں ۔

دو دھاروں کا دو شاخہ لگا ہونا ۔

کس کا یہ خون ہے، یہ تیغ دوسر کس کی ہے

تیغ زباں ۔ (ف ۔ م)

استعارہ :۔ زبان ۔ اضافتِ تشبیہی ۔ زبان ہی کے ذریعہ چونکہ انسان اچھا برا کلام کرتا ہے اسلیے زبان کو تیغ سے استعارہ کرتے ہیں ۔

ع ۔ پروا تیغ زباں کو چلنے کی نہیں ۔

۲۔ (استعارہ)

زبان کی تلوار ۔ بدکلامی ۔

ع : تیغ زباں کے زخم اٹھائے نہ جائیں گے (رباعی)

تیغ زن ۔ (ف ۔ ص)

جنگ جو ۔ دشمن کی فوج والے ۔

ع : اب عنقریب خیمۂ عصمت ہیں تیغ زن

۲۔ (ف ۔ ص ۔)

تلوار سے جنگ کرنے والے آزمودہ کار ۔

ع : منہ کس طرف ہے تیغ زنوں کو خبر نہ تھی

تیغ زنوں کی قطار ۔ (ا ر ۔ ب)

تلوار سے لڑنے والوں کی صف

ع : یوں حملہ ور تھے تیغ زنوں کی قطار پر

تیغ زنی ۔ (ف ۔ ص)

تلواریں مارنا ۔ جنگ کا ہنر ۔

تلوار چلانے کا ہنر ۔

ع : قبضہ میں انھیں کے ہنرِ تیغ زنی ہے

تیغ زیرِ تنگ ہونا۔ (ح۔ م)
تلوار گھوڑے کے تنگ کے نیچے کاٹتی ہوئی پہنچ جاتی ہے
ع: بالا کبھی تھی تیغ، کبھی زیرِ تنگ تھی

تیغ شعلہ ریز۔ (ف۔ ص)
(تشبیہ) شعلہ برسانے والی تلوار
ع: ناگہ چلی میانِ دو صف تیغ شعلہ ریز

تیغ کشیدہ۔ (ف۔ اسم مفعول)
جنگ کے لیے کھنچی ہوئی تلوار
ع: تیغ کشیدہ دست شہ بحر و بر میں ہے

تیغ کا لہو پینا۔ (م)
جسم کا خون تلوار میں اُتر جانا۔
ع: اللہ رے دم لہو پہ لہو تیغ نے پیا

تیغ کا منہ خراب ہونا۔ (ا ر۔ م)
تیغ میں دھار نہ رہنا۔ دندانے پڑ جانا۔
ع: منہ تیغ کا خراب، سناں کی زباں قلم

تیغ کی آمد۔ (ا ر۔ م)
تلوار کا چلنا۔ تلوار کا گرنا۔
ع: آمد تھی تیغ کی کہ اجل کا پیام تھا

تیغ و ترنج۔
چھری اور لیمو۔ دیکھئے۔ تلمیح
(حضرت یوسف اور زلیخا کا واقعہ)
ے تیغ و ترنج اگر ہوں ہلال اور آفتاب
سر کاٹوں چہرۂ علی اکبر سے پھر نقاب

تیغ و سپر تولے۔ (ا ر۔ م)
تلوار اور سپر ہاتھ میں لیے ہوئے
ع: بپھرے ہیں شیر، ہاتھ میں تیغ و سپر تولے

تیغ و سپر میں۔ (ب) استعارہ:
ع: تیغ و سپر میں ہے شہ مرداں کی چال ڈھال

تیغ و گلو کا مرحلہ۔ (استعارہ)
تلوار اور گردن کٹنے کا مرحلہ۔
شہادت کی منزل۔
ع: کہتے تھے شہ سخت ہے تیغ و گلو کا مرحلہ
(سلام)

تیغوں پہ گلے رکھ دینا۔ (صنعت ایہام)
خود اپنے گلے کاٹ لینا
ع: رکھ دینگے دو "ردو" کے تیغوں پہ خود گلے

تیغوں کی چھاؤں میں سجدے کرنا۔ (ا ر۔ م)
جنگ کے وقت عبادت کرنا۔
تلواروں کے چاروں طرف سے وار ہونے کے باوجود سجدۂ الٰہی بجا لانا۔
ع: گر گر کے سجدے کر گئے تیغوں کی چھاؤں میں

تیغوں کی موجیں۔ (ا ر۔ م، پیرنا۔)
تلواروں کی دھاروں کو موجِ دریا سے استعارہ کیا ہے۔ انتہائی جنگ میں بھی
ع: لے لی ترائی تیغوں کی موجوں کو پیر کے

تیغوں میں۔ (ا ر۔ ر) تلواروں سے بے پروا ہو کر۔
جہاں چاروں طرف سے تلواریں برس رہی ہوں۔
ع: تیغوں میں اس کے پاس چلو جو خدا کرے
۲۔ جنگ کے وقت۔
ع تیغوں میں پہلے ہم کو کرے سرخرو اجل

تیغوں میں دم نہ ہونا۔ (ا ر۔ م)
تلواروں میں باڑھ نہ ہونا۔
چلنے کے قابل نہ رہنا۔
طاقت نہ رہنا۔
ع: کشتوں کا ذکر کیا ہے کہ تیغوں میں دم نہ تھے

تیغہ۔ چھوٹی تلوار۔ تصویر ۳۴

ع: تیغہ اٹھا کے کوئی یہ کہتا ہے بدمزاج

۲۔ چھوٹی تلوار۔ وہ تلوار جس کے دونوں طرف دھار ہوتی ہے۔

ع: تیغہ شقی نے ڈھال پہ مارا تو سیٹ پڑا۔

دیکھیے تصویر ۳۳

تیغیں آری ہونا۔ (مح)، استعارہ

تلواریں بے دھار کی ہو جانا۔

ع: تیغیں آری ہو گئیں، ڈھالوں کے اڑے پرکالے

تیغیں الٹی ہونا۔ (مح)

تلواروں پر دھاریں رکھی ہونا۔

ع: تیغیں الٹی ہوئی جو برابر سے چل گئیں

تیغیں لگانا۔ (ح۔مح)

تلواریں مارنا۔

ع: ہر سمت سے تیغیں جو لگاتے تھے جفا جو

تیغیں نگاہ میں بھرنا۔ (ار۔مح) استعارہ:

آنکھوں کے سرخ ڈوروں کو تلوار سے استعارہ کیا ہے۔

ع: ڈورے وہ سرخ سرخ ہیں چشم سیاہ میں

بھرتی ہیں خوں بھری ہوئی تیغیں نگاہ میں

تین بھال کا تیر۔

دیکھیے تصویر ۳۴

ع: لکھا ہے تین بھال کا تھا ناوک ستم

۲۔ مارا جو تین بھال کا اس بے حیا نے تیر

تین چار۔ (ار۔ر)

کچھ۔ چند

ع: نا گہ قریب آ کے گرے، تین چار تیر

تیور بدلنا۔ (ار۔مح)

پیشانی پر بل پڑنا

بپھرنا۔

ع: آپ سیدھے جو ہوئے رخش نے بدلے تیور

تیور بے ڈول ہونا۔ (ہ۔مح)

تیور بگڑے ہونا۔

غصہ میں بھرا ہونا۔

ع: بے ڈول ہیں تیور خلفِ شیرِ خدا کے

تیور پر بل آنا۔ (ہ۔مح)

پریشانی ہونا۔

ع: تلواریں بھی پڑیں تو نہ تیور پہ بل آئے

تیورا کے سنبھلنا۔ (ہ۔مح)

چکرا کر سنبھل جانا۔

ع: تیورا کے جو سنبھلے تو بصارت میں کمی تھی

تیورا جانا۔ (ار۔ر)

چکرا جانا۔

ع: تیورا گیا وہ فاطمہ زہرا کا گلعذار

تیوروں پر بل پڑنا (ار۔مح)

غصہ آنا۔

چیں بہ جبیں ہونا۔

ع: شیروں کے تیوروں پہ پڑے اس طرف بھی بل

تیوروں کے طور۔ (ار۔مح، اور ہونا۔

چتونوں کے انداز بدلے ہونا۔

عمل اور گفتگو کے انداز

ہر بار دیکھتی ہوں میں ان کی طرف بغور

دو تین دن سے اور ہیں ان تیوروں کے طور

تیہو۔ (ف۔ا۔مذ)

بٹیر۔

ع، دُرّاج و کبک و تیہو و طاؤس کی صدا۔

ہ میری نظر سے کسی دوسرے شاعر کا، آنکھوں کے سرخ ڈوروں سے تلوار کو استعارہ کرنا نہیں گزرا۔

ردیف
ٹ - الف

ٹاپ - (ہ - ا - مذ)
۱- گھوڑے کے کھروں کا نچلا حصہ۔
۲- گھوڑے کے سُم
ع : اس پیلتن کی ٹاپ طمانچہ ہے دیو کا

ٹاپ پڑنا - (ہ - ر)
گھوڑے کے کھُر کسی چیز پر زور سے لگنا۔
ع : جب ٹاپ پڑی خاک سے پیدا ہوا پانی۔

ٹاپ پڑنا - (ہ - مح)
گھوڑے کی ٹاپ لگنا۔
ع - ۱- گھوڑے کی پڑی ٹاپ کہ سر پھٹ گیا اس کا۔
۲- جب ٹاپ پڑی خاک سے پانی نظر آیا۔

ٹاپ مارنا - (ہ - ر)
گھوڑے کا سم مارنا۔
عموماً جب گھوڑا سم مارتا ہے، تو قریب کے کھڑے آدمی ڈر جاتے ہیں۔ ٹاپیں مارنا غصہ کی علامت سمجھا جاتا ہے۔
ع : ماری جو ٹاپ ڈر کے ہٹے ہر لعین کے پاؤں۔

ٹاپوں سے پس جانا - (ہ - مح)
گھوڑوں کے سموں کے نیچے کچل جانا۔
ع : پس جائیں گے وہ ٹاپوں سے ہنگام دار و گیر۔

ٹاپوں میں گرنا - (ہ - مح)
گھوڑوں کے سموں کے چاروں طرف آ کے گرنا۔
ع : دھڑ سے گرا سمند کی ٹاپوں میں آ کے سر۔

ٹاپیں مارنا - (ہ - ر)
لاتیں مارنا۔ پیر مارنا۔ سم مارنا۔
ع : پامال کر دے شبیر کو ٹاپوں سے مار کے

ٹ - ک

ٹکرانا - (ہ - ر)
آپس میں ٹکریں کھانا۔ ایک دوسرے سے لڑنا۔ بھڑنا۔
ع : اللہ رے تلاطم افواج رو سیاہ۔
ٹکرائے تھے، پر ملتی نہ تھی بھاگنے کی راہ

ٹکڑا ہونا - (ہ - خ) لخت جگر ہونا۔
کنایہ، لخت جگر، بیٹا، پیارا،
ع : ٹکڑا ہوں محمدؐ کے کلیجہ کے جگر کا

ٹکڑے اڑانا - (ہ - خ)
جسم کے ٹکڑے ٹکڑے کر دینا۔ پرخچے اڑا دینا۔
ع : ٹکڑے اڑائیں گے عمرِ دشمن شوم کے
(عمر سعد، سپہ سالار لشکر یزید)

ٹکڑے اڑانا - (ہ - مح)
پرخچے اڑا دینا۔ منتشر کر دینا۔
ٹکڑے اڑائے دم میں سپاہ شریر کے

ٹ - ل

ٹلنا - (ہ - ر)

ہٹنا۔ منھ چھپانا۔

ع : ٹلتے نہیں صدیوں سے یہ پیشہ ہے ہمارا

ٹ۔و

ٹوٹا بازو تھامنا۔ (ہ۔مح)

ع : جس کا بھائی مرگیا ہو اس کو سہارا دینا۔

یک لخت، حملہ کر دینا۔ ہلّہ بول دینا۔

ٹوٹ پڑنا۔

ع : سب ٹوٹ پڑو، ورنہ بڑا پیچ پڑے گا۔

۲۔ سب ٹوٹ پڑے ایک حسینؑ ابن علیؑ پر

۳۔ اس لیے دھن پہ ٹوٹ پڑی سب سپاہ شام

ٹوٹ جانا۔ (ہ۔روزمرہ)

تشبیہہ : جہاز کا لنگر ٹوٹ جانے کے بعد جہاز کی تباہی لازمی ہو جاتی ہے۔

ع : جس طرح ٹوٹ جاتا ہے لنگر جہاز کا۔

ٹوٹی کمر باندھنا (ہ۔مح)

اعزا کے غم سے جو کمر ٹوٹ چکی تھی، اسے پھر چست کرنا کم ہمت کسنا۔

ع پٹکے سے باندھنے لگے ٹوٹی ہوئی کمر

ٹوٹی کمر سیدھی نہ ہونا۔ (ار۔مح)

بھائی کی موت کا غم طاری ہونا۔

بھائی کی شہادت کا اثر باقی ہونا۔

ع : سیدھی ابھی ہوئی نہیں ٹوٹی ہوئی کمر

ٹوٹے ہونا۔ (ہ۔ بول چال)

(ٹوٹ پڑنا) بہت سے آدمیوں کا مل کر یکبارگی حملہ کرتے رہنا۔

ع : ٹوٹے ہوئے تھے برچھیوں والے حسینؑ پر۔

ٹوکنا۔ (ہ۔ر)

جانے سے روکنا۔ باز پرس کرنا۔

ع : بڑھ کے کوئی ضیغم کو کہاں سے جگر لائے

س کیا تاب اس شقی کی بھلا ٹوک تو ہم کو

بے ہم ابھی، جاتے ہیں ذرا روکے تو ہم کو

ٹ۔ہ

ٹھہر ٹھہر۔ (ہ۔کلمہ) (ہ۔ر)

رُک رُک۔ کہاں جاتا ہے۔ ذرا دم لے۔

ع : یہ اضطراب جنگ میں ظالم ٹھہر ٹھہر۔

ٹھہر جانا۔ (ہ۔مح)

سنبھل جانا۔ مرنے سے بچ جانا۔ ب زندگی رہ جانا۔

س : اکبر جو مل گئے تو ٹھہر جائے گا حسینؑ

ورنہ تڑپ کے خاک پہ مرجائیگا حسینؑ

ٹھہرنا ضرور ہے (ار۔ بول چال)

آرام کرنا مناسب ہے

ع : یاری نہ دیں قدم تو ٹھہرنا محال ہے۔

ٹہلنا۔ (ہ۔ر)

چہل قدمی کرنا۔

خراماں خراماں جانا آنا۔

ع : اک سو ٹہل رہے ہیں رفیقان ذی وقار

ٹھ

ٹھکانہ ہونا۔ (ہ۔مح)

امن کی جگہ نہ ملنا۔ پناہ کی جگہ نہ ہونا

ع : دریا میں پیاسوں کا ٹھکانہ ہے نہ بن میں۔

ٹھکانے نہ رہنا۔ (ہ۔عو۔مح)

بجا نہ رہنا۔ باقی نہ رہنا۔

ع : حضرت کی بہن کے نہ رہے ہوش ٹھکانے

ٹھکرانا۔ (ہ۔مح)

گھوڑے کو ایڑ دینا۔

ع : پہلو ترے مجروح ہیں ٹھکرا نہیں سکتے

ٹھن جانا۔ (ہ۔ ع)

آمادگی ہو جانا۔ طے ہو جانا۔

ع : ۱۔غربت میں ٹھن گئی جو لڑائی تو ہو گا کیا۔

۲۔ سما جانا۔ پختہ ہو جانا۔

ع : نیک جو امر ہیں دل پہ وہی ٹھن جاتے ہیں۔

ٹھنڈا پانی پانا۔ (ہ۔ ع)

ٹھنڈا پانی ملنا۔

ع : گرمی کے ہیں دن، پانی بھی ٹھنڈا کہیں پایا۔

ٹھنڈا ہونا۔ (ہ۔ ع)

۲۔ مرنے کے بعد جسم کا ٹھنڈا ہو جانا

ع : ٹھنڈا وہی تھا جنگ میں سرگرم جو ہوا۔

ٹھنڈا ہونا۔ (ہ۔ ع)

نکل جانا۔ لوٹ جانا۔ گر جانا۔

ع : ٹھنڈے ہوئے وہ گوہر دندانِ مبارک

ٹھوکریں کھا کر گرنا (ہ۔ ع)
ٹھوکریں کھانا۔ گھبراہٹ اور پریشانی میں یہ عمل سرزد ہوتا ہے۔

ع : اٹھ کر کبھی دوڑے تو گرے ٹھوکریں کھا کر

ٹھنڈک ہونا۔ (ہ۔)

تسکین ہونا۔

ع : ایسی ہو کوئی چیز کہ ٹھنڈک ہو جگر کو۔

ٹھوکریں کھانا۔ (ہ۔ ع)

لڑکھڑانا۔ کبھی گرنا۔ کبھی اٹھ کر چلنا۔

ع : ۱۔ اک اک قدم پہ ٹھوکریں کھاتا ہوں بھائی جان

۲۔ اک اک قدم پہ ٹھوکریں کھا کھا کے گرتے تھے

۳۔ مارے مارے پھرنا۔

دیکھنا کل ٹھوکریں کھاتے پھریں گے ان کے سر

ٹھہر نہ سکنا۔ (ہ۔ روزمرہ)

نہ رک سکنا۔ لڑکھڑانا۔

ع : ٹھہر گیا نہ پھر شہِ عالم پناہ سے

ٹ۔ ی

ٹیس اٹھنا۔ (ہ۔ ع)

۱۔ رہ رہ کر تکلیف ہونا

۲۔ بار بار چبھن ہونا۔

ع : آنکھوں میں ٹیس اٹھی، پڑی دھوپ پر نظر

ردیف

ث ۔ الف

ثابت قدم۔ (ح ۔ ص)

بہادر۔ سُورما۔

فوج کے اگلے دستے میں عموماً نوجوان اور بہادر سپاہی تعینات ہوتے ہیں۔ ان کو ثابت قدم کہا جاتا ہے۔

ع : تھے آگے پرے فوج کے ثابت قدموں کے۔

ثابت قدمی۔ (ف ۔ ص)

جما رہنا۔ عہد میں پختگی ہونا۔

ع : ا۔طلب قوتِ ثابت قدمی ہے مولا۔

۲۔ ثابت قدمی کفشِ دلاور کا لقب ہے۔؟

ثابت ہوا۔ (ا ۔ ر)

معلوم ہونا۔ یقین ہونا۔ ثبوت ملنا۔

ع : ثابت ہوا کہ فوج پہ دو شیر آ پڑے

۲۔ ایسا معلوم ہوا۔

ع : ثابت ہوا مرنے کو چلے حضرت شبیر۔

۳۔ثابت ہوا کہ جلد ہے دنیا سے اب سفر

۴۔یقین ہونا۔ ثبوت مل جانا

ع : یعقوب پہ ثابت تھا کہ زندہ ہے جگر بند۔

۵۔ یقین ہونا۔ معلوم ہوتا تھا۔ جیسے۔

ع : ثابت یہ تھا کہ دوش پہ گیسو پڑے ہیں چار

۶۔ پائے ثبوت کو پہنچا۔

ع : ثابت ہوا کہ شیر گرسنہ جھپٹ پڑا

۷۔ معلوم ہونا۔

ع : ہوتا تھا یہ ثابت کہ غش آجائے گا اب کے

ثابت نہ ہونا۔ (ا ۔ ر)

معلوم نہ ہونا۔ نظر نہ آنا۔

ع : ثابت نہ کچھ ہوا کدھر آیا، کہاں گیا

ثانی۔ (ع)

۱۔ دوسرا۔ ۲۔ مثل۔ مانند ۳۔ ہمسر

ع : ۱۔شمشیرِ وغا، شیرِ خدا، ثانیٔ جعفر۔

۲۔ دنیا میں نہیں آج کوئی ثانیٔ اکبر

ثانیٔ زہرا۔ (ف ۔ م)

زہرا کی مانند۔ حضرت فاطمہ کی بیٹی۔

استعارہ : حضرت زینب

ع : عباس نے رو کر کہا اے ثانیٔ زہرا

ثانیٔ مریم۔ حضرت مریم کی مثل

تشبیہہ : یہاں میر صاحب نے حضرت زینب کے لیے استعارہ کیا ہے۔

ش : سمجھاؤ تمہیں کچھ انھیں اے ثانیٔ مریم
مر جائے گا عباس تو جینے کے نہیں ہم

مریم۔ حضرت عیسیٰ کی مادرِ گرامی کا نام

۲۔ فرمایا مبارک ہو کہ اے ثانیٔ مریم !

ث ۔ ب

ثبات کا یارا نہ ہونا۔ (ا ۔ ع)

نہ رک سکنا۔ اپنی جگہ پر ثابت نہ رہ سکنا

ع : چارہ فرار کا تھا، نہ یارا ثبات کا۔

ثبات نہ ہونا۔ (ا۔ ب)

ایک جگہ نہ ٹھہر سکنا۔ اپنے مقام پر قائم نہ رہ سکنا۔

ع : ہلچل میں مثل موج صفوں کو نہ تھا ثبات۔

ث۔ ر

ثروت۔ (ع۔ ا۔ مو)

وجاہت۔ اقبال

ع : ثروت یہی، حشمت یہی، اقبال یہی ہے۔

ث۔ م

ثمر۔ (ع۔ ا۔ مذ)

پھل۔ بدلہ

ع ۱۔ لذت کوئی پاکیزہ ثمر سے نہیں بہتر

۲۔ تسبیح خواں تھے برگ و گل و غنچہ و ثمر۔

ثمر پانا۔ (ا۔ مح)

بدلہ پانا۔ پھل ملنا۔

ع : وہ ثمر پائے کہ پہنچے نہ جہاں دست خیال

ثمر ہونا۔ (ا۔ بول چال)

پھل ہونا۔ بدلہ ہونا۔

ع : ۱۔ نخل مراد کا یہی دنیا میں ہے ثمر

س شجر قامت سرور پہ جو ڈالے گا نظر

۲۔ سر چڑھے گا نیزہ برچھی پہ یہ اس کا ہے ثمر۔

ثمن (ع۔)

قیمت۔ بدل۔

س یوسف تھے ایک مصر میں اور مشتری ہزار

کیفیت و گل و ثمن ہر کمت آبوں سے آشکار

ث۔ ن

ثنا خواں۔ (ف۔ اسم فاعل) انیس نے اپنی طرف اشارہ کیا ہے۔

مدح خواں۔ مداح۔ تعریف کرنے والا۔

ع : ۱۔ اس ثنا خواں کے بزرگوں میں ہیں کیا کیا مداح

۲۔ رضامند۔

ع : زینب نے کہا، میں ہوں رضامند ثنا خواں

ثنا خوانی۔ (ا۔ مذ)

تعریف کرنا۔ توصیف بیان کرنا۔

ع : یوسف کی زباں پہ ہے ثنا خوانی اکبر

ثنا کرنا (ا۔ مر)

تعریف کرنا۔

ع : ۔ میں فوج سے کرتا ہوں ثنا آپ کی دن رات

۲۔ آپ قرآں میں خدا ان کی ثنا کرتا ہے۔

۳۔ دم بدم فوج ستمگر بھی ثنا کرتی تھی

ث۔ و

ثواب کا کام ہاتھوں سے لینا۔ (ا۔ مح)

ہاتھوں سے نیک کام کرنا۔

ع : گرتے ہیں ہم ثواب کا ہاتھوں سے کام لو

ردیف

ج - الف

جا بسنا - (ہ۔ ر)

کہیں جا کر آباد ہو جانا۔ وطن کے علاوہ دوسری جگہ چلا جانا۔

ع : جنت میں جا بسے مری بستی اجاڑ کے

جاتا کہاں - (عم۔ ب)

کیسے جا سکتا تھا۔ جانے کا راستہ ہی نہ تھا۔

ع : جاتا کہاں کہ موت تو روکے ہوئے تھی راہ

جا جا کے کہنا - (ار۔ ب)

بار بار کہنا۔ بار بار آگاہ کرنا۔

ع : کہتا تھا ابن سعد یہ جا جا کے نہر پر

جانے دو - (ار۔ ر)

چھوڑ دو۔ ہٹاؤ۔ نظر انداز کرو۔

ع : جانے دو، آؤ، دور کرو، دھیان سب کدھر۔

جانے کو آنا - (ار۔ ر)

مرنے کے لیے پیدا ہونا۔

ع : یوں خلق سے جانے کو یہ آئے ہیں جہاں میں۔

جا بجا - (ف۔ ر)

ادھر ادھر۔ منتشر۔ ہر جگہ۔

ع : سب لوگ جا بجا پئے قتل و ستیز ہیں

جادۂ صواب (ع۔ ر)

۱۔ نیک اور سیدھا و سادہ راستہ

۲۔ صحت و درستی اعمال و تصورات

ع : خدا کی راہ میں گر جادہ صواب نہ تھا

جادہ - (ع)

۱۔ راستہ۔ پگڈنڈی۔ ۲۔ اصول۔ ضابطہ۔

ع : ہنستا تھا کہکشاں پہ یہ جادہ کو تھا غرور

جاری ہونا (ا)

عمل میں آنا۔

کرتے رہنا۔

ع : جاری تھے وہ جو اُن کی عبادت کے تھے رسوم

جاری ہونا - (ا۔ ر)

متواتر عمل میں آتے رہنا۔

ع : جاری ہے یہ سب فیض حسینؑ ابن علی کا

جاگو جاگو - (ہ۔ کلمۂ ندا)

۱۔ ہشیار، ہشیار۔

۲۔ آگاہ ہو جاؤ۔

ع : جاگو جاگو کہ خوف اس راہ میں ہے۔

جاگہ - (قدیم۔ ہ)

جگہ۔ مقام

۱۔ سو اس کا مقام ہے، جاگہ قلق کی ہے۔

۲۔ وقت۔ موقع

وا اندہ مخدوم کھانے کی جاگہ رہی نہیں۔

۳۔ اتنے نہیں کہ خوف کی جاگہ نہیں ہیں۔

جامِ آب - (ف۔ مر) اضافت تشبیہی۔

پانی۔ پانی کا پیالا۔

ع : بیعت جو کیجیے اب بھی تو حاضر ہے جام آب

جام جم ۔ (ف۔ا۔مذ)

دیکھیے تلمیح

ع : گر تم کا نام لوں تو ابھی جام لے کے آئے

جام چلنا ۔ (ا۔مح)

شراب کا جام گردش کرنا۔

جام شراب چلنا

ع : ساقی کے کرم سے ہو وہ دور اور وہ چلیں جام

جامہ ۔ (ف۔ا۔مذ)

کپڑے۔

ع : ہر ایک درست وجیہ تھا جامہ رسول کا

جامۂ اصلی کی آستینں چننا ۔ (ا۔)

جسم کی جھریوں سے استعارہ کیا ہے۔

(ایہام تناسب)

س یہ جھریاں نہیں ہیں ضعف پیری نے
چنا ہے جامۂ اصلی نے آستینوں کو

(صنعت حسن تعلیل)

جامۂ عریانی ۔ (ف۔ص)

تن ڈھانپنے کا کپڑا۔

ع : پردہ ہے یہی جامۂ عریانی کا

جان ۔ (ف۔ا)

روح۔

ع : جاں کیوں ہو نہ ادھر جان جہاں ہیں شبیر

جان جمع نظم کیا ہے۔

ع : بولا وہ لاکھ جان ہوں تو آقا پہ ہوں فدا۔

جانباز ۔ (ف۔ص)

بہادر۔ دلیر۔

ع : جانباز تھے بڑی تھے مجاہد تھے شیر تھے۔

جان بلب ہونا ۔ (ا۔مح)

مرنے کے قریب ہونا۔ ہونٹوں پر دم رکا ہونا۔

اب جاں بلب ہوں آیئے یا شاہ کربلا۔

۲۔ (ا۔مح)

آخر دم ہونا۔ ہونٹوں پر جان ہونا۔

ع : فاقوں سے جاں بلب ہیں عطش سے ہلاک ہیں۔

جان بچ کر نکلنا ۔ (ا۔مح)

لوبہ فنا جانا۔

س انہیں بچ کے جان اپنی شہر سے نکلا
جو توشۂ سفر کربلا نہیں رکھتے (سلام)

جان پر بننا ۔ (ا۔مح) نازک ترین وقت پڑ جانے پر بولتے ہیں

جان جانے کا وقت آجانا۔

ع : گر جان پر بنے تو بگڑنا نہ چاہیئے۔

جان جہاں کر دینا ۔ (ا۔مح)

مشہور عالم کر دینا

س کوئی جانتا بھی نہ تھا حُر کا نام
اسے دم میں جان جہاں کر دیا (سلام)

جان دے کے پانا ۔ (عم۔مح)

۱۔ مر کے حاصل کرنا۔ ۲۔ جانفشانی کے بعد حاصل کرنا۔

کیونکر نہ لپیٹ کے سوؤں اے قبر
میں نے بھی تجھے جان دے کے پایا ہے تجھے (رباعی)

(ایہام و حسن تعلیل)

جان سے ہاتھ دھونا ۔ (د۔مح)

زندگی سے بے آس ہونا۔

ع : دشمن جو گھاٹ پر تھے وہ دھوتے تھے جاں سے ہاتھ

جانکاہ ۔ (ف۔ا)

جان لیوا۔

ع : فرماتے تھے جانکاہ جدائی کا الم ہے۔

جان کنی ۔ (ف۔ا)

وقت نزع ۔ مرتا وقت ۔

اللہ، جان کنی میں بھی بھائی کا دھیان ہے ۔

جان کی خیر ہو ۔ (کلمۂ دعا) (صنعت تجنیس)

۱۔ جسم کی خیر ہو ۔

۲۔ جنات کی جان بچ جائے ۔

ع : پریاں پکارتی تھیں کہ ہو خیر جان کی ۔

جان گنوانا ۔ (ار ۔ مح)

جان دینا ۔

ع : عاشق نے مرے، میرے لیے جان گنوائی ۔

جان لبوں پر ہونا ۔ (ار ۔ مح)

آخر دم ہونا ۔ موت کا قریب ہونا ۔

ع : تہ پر تھے سب نہنگ مگر تھی لبوں پہ جاں ۔

جان ہونا ۔ (ار ۔ عو ۔ ر)

ع : میرا ہے جب یہ حال، پھر اس کی تو جان ہیں ۔

جانیں چھوٹنا ۔ (ار ۔ مح)

جسم سے روح نکلنا ۔ جان نکلنا ۔

ہ جانیں تنوں سے ناریوں کی چھوٹنے لگیں
پہلا ہی وار تھا کہ صفیں ٹوٹنے لگیں

جانب سے کہنا ۔ (ار ۔ ر)

طرف سے کہنا ۔ نام لے کر کہنا ۔

میری جانب سے کہو لاشش پہ آئیں سجاد

جانی ۔ (ہ ۔ عم ۔ ر)

روح ۔ جان ۔ کنایۃً، بیٹا ۔

ع : ہتھیار سجے سید معصوم کا جانی

جانیٔ ۔ (ہ ۔ عم ۔ مو)

بیٹی ۔ لڑکی ۔

ع ۱۔ یارب، کہیں مرجائے نہ اللہ کی جانی

ع ۲۔ یہ واقعہ سن کر نہ جئے گی مری جانی ۔

جائزہ لینا ۔ (ار ۔ مح)

جانچنا ۔ جانچ پڑتال کرنا ۔

ع ۱: جب تمھی جائزۂ فوج ستم لیتی ہوں ۔

ع ۲۔ بخشی ہے رنا جائزہ فوج سخن کی ۔

جایا ۔ (ہ ۔ ا ۔ مذ)

بیٹا ۔ لخت جگر ۔

محسن ہے مرا اسد اللہ کا جایا ۔

ج ۔ ب

جب ۔ (ار ۔ کلمہ)

اس کے بعد ۔ جس وقت ۔

ہ پہنائے پیارے انھیں پھر فاخرہ لباس
ہتھیار جب لگائے تو روئیں بدر دو یاس
جب اُن کو لیکے آئیں امام امم کے پاس
بولے گلے لگا کے انھیں شاہ حق شناس

۲ ۔ کلمۂ شرط)

(زمانۂ ماضی کے لیے) قصہ تمام ہونے کے بعد جس وقت ۔ جبکہ

ع : جب غازیان فوج خدا نام کر گئے ۔

جب ہم نہ ہوئیں گے (ار ۔ ب)

جب ہم مر جائیں گے ۔

ع : تب قدر ہوگی، آپ کو جب ہم نہ ہوئیں گے

جبر سہنا ۔ (ار ۔ ر)

ظلم برداشت کرنا ۔

ظلم و تعدّی پر صبر کرنا

ع : امت کے لیے والدہ صاحب نے سہے ظلم

جبر و قہر ۔ (ف)

ظلم و تعدّی ۔ زبردستی ۔

ہم نے اٹھا دیا انھیں لیکن بجبر و قہر ۔

جَبین ۔ (ف ۔ ا ۔ مو)

پیشانی۔
رخ غیرتِ خورشید جبیں مطلع انوار

جبین کی چین۔ (ا، ر)
پیشانی کی جھریاں۔
دہان کیسۂ زر بلا رکھ برائے منعم
خدا کے واسطے وا کر جبین کی چینوں کو
(میر انیس کو منعم کا چیں بر جبیں ہو کر بخشش کرنے کا احساس ستاتا تھا)

ج۔ د

جد۔ (ع۔ ا۔ مذ)
دادا۔ مراد حضرت علی۔
ع: حقا کہ افصح الفصحا ہے انھیں کا جد

جدا ہونا۔ (ا، ر)
نکلنا۔ الگ ہونا۔
ع: کاٹھی سے اس طرح ہوئی وہ شعلہ خو جدا۔

جدال۔ (ع۔ مصدر۔ اسم۔ مذ)
لڑائی۔ جنگ۔
ع: جرأت وہی جدال وہی، دبدبہ وہی۔
۲۔ واحد کے معنی میں مستعمل ہے۔
سخت۔ جنگ۔ گھما گھمی کی جنگ۔
جرأت وہی جدال وہی، دبدبہ وہی۔

جدال و قتال۔ (ع۔ ا، ر۔ د)
جنگ و جدال کرنا۔ جنگ کرنا۔
قتل کرنا اور قتل ہونا۔ جنگ کرنا۔
ہاں غازیو یہ دن ہے جدال و قتال کا۔

جدائی کا داغ ہونا۔ (ا، ر۔ ع)
علٰحدگی کا غم ہونا۔ غمِ ہجر۔
گر ہے تو بس تمہاری جدائی کا داغ ہے۔ (تغزل)

ج۔ ر۔ ز

جرأت۔ (غ۔ ص)
بہادری۔
ے جرأت وہی جدال وہی دبدبہ وہی
چہرے وہ سرخ سرخ، وہ جرأت، وہ ولولے

جرأت ٹپکنا۔ (ا، ر۔ ع)
بہادری کے آثار نمایاں ہونا۔
ع: جرأت ٹپک رہی ہے ہر اک کے کلام سے

جزر و مد۔ (ع)
جوار بھاٹا۔ سمندر کا اتار چڑھاؤ۔ طوفان۔
ع: رکنے کا نہیں شام تلک جزر و مد اس کا

جز و کل۔ (ا، ر)
کم و بیش
ع: بابا کے مرقع کے ورق سب جز و کل ہیں۔

ج۔ س

جس۔ (کلمہ)
۱۔ اس۔ ۲۔ خصوصیت کے لیے۔
ع: یہ صبح ہے وہ صبح، مبارک ہے جس کی شام

جس پاس۔ (لکھنؤ)
(دلی) جس کے پاس۔
ے جس پاس پسر ہو وہ جواں بخت ہے بیٹا
یہ وقت تو کچھ موت سے بھی سخت ہے بیٹا
امام حسین اپنے بیٹے کو اجازت جنگ نہ دینے کے لیے جواز دے رہے ہیں۔

جس پر۔ (ا، ر) اس کے باوجود۔
ع: اک عمر کا ریاض تھا جس پر لٹا وہ باغ

جس دم۔ (ا، ر)
جس وقت۔ جب۔

پوشاک سب پہن چکے جس دم نہ زمن۔

جس طرح۔ (ار۔ ر)

جیسے

ع: بچے کو کھو کے شیر تڑپتا ہے جس طرح

جس میں۔ (ار۔ ر)

لے تاکہ

۵ یہ نبی زادیاں بے پردہ نہ ہوتیں جس میں
ایک گوشہ ہو کہ بیٹھ کے روتیں جس میں

جست و خیز۔ (ف۔ ر)

کود پھاند۔ اچھل کود۔ بھاگ دوڑ۔

ع: سو سو صفیں کھل گئیں جب جست و خیز کی۔

جسد و فرق۔ (ع۔ ا۔ مذ)

جسم اور سر۔

ع: پیوند صدر زین و جسد و فرق ہو گیا

جسر۔ (ع۔ ا۔ مذ)

دریا، نہر کا پل

ع: بے جسر تھا خندق سے اترنے میں تامل

جسم پہ سر ہونا۔ (ار۔ ب) (صنعت ایہام)

زندہ رہنا۔ زندگی ہونا۔ باقی ہونا۔

ع: کی غرض میرے جسم پہ جب وقت تک ہے سر۔

ج۔ع۔ف

جَعبہ۔ (ع۔ ا۔ مذ)

بر وزن کعبہ۔ تیردان۔ ترکش دیکھئے تصویر ۲۱

یہ جعبہ پر تیر ہے اور سینۂ شبیر

جعفر۔ دیکھیے تلمیح۔

ع: جعفر نے پائے بال پر ایسے نہیں ملے۔ (صنعت تجنیس)

جعل الشمس ضیاء۔ (ع۔ فقرہ)

سورج کی روشنی نظر آئی۔ سورج نکل آیا۔

ع: جعل الشمس ضیاء تھی ہویدا

جفا کھینچنا۔ (ار۔ مح)

ظلم و ستم برداشت کرنا۔

ع: وہی گل جفائے خزاں کھینچتے ہیں۔ (اسلام، تغزل)

ج۔گ

جگر آب ہو جانا۔ (ار۔ مح)

کلیجہ کا مارے خوف کے پانی پانی ہو جانا۔

کانپیں یہ مچھلیاں کہ جگر آب ہو گیا۔

جگر آب ہونا۔ (ار۔ مح)

کلیجہ پانی ہونا۔

تیغے تنہ نشیں نہنگ مگر آب تھے جگر

(صنعت تجنیس)

جگر بند۔ (ف۔ ا۔ مذ) (استعارہ)

بیٹا۔ لڑکا۔ لخت جگر۔

ع: اگلی بڑی تھی جگر بند حسن کی تلوار

۲۔ ابن زہرا ہے جگر بند رسول مختار۔

۳۔ جمع۔ جگر کے ٹکڑے۔

بیٹے۔ لڑکے۔ لڑکا۔ بیٹا۔

ع: آتے نہیں، مسلم کے جگر بند کہاں ہیں

جگر بند حضرت زہرا۔ (ف۔ مر)

جناب فاطمہ کے لخت جگر۔

مراد: امام حسین

ع: دیکھ دیدار جگر بند جناب زہرا

جگر بند علی ابن ابی طالب (ف۔ مر)

علی ابن ابی طالب کا لخت جگر۔

بیٹا۔ کنایہ۔ امام حسین۔

ع: میں جگر بند علی ابن ابی طالب ہوں۔

جگر پر تلوار چلنا۔ (ا ر۔ مح)

انتہائی صدمہ پہنچنا۔

ع: جو اجو گلا، چل گئی تلوار جگر پر۔

جگر پر چھری چلنا۔ (ا ر۔ مح)

انتہائی صدمہ پہنچنا۔

دل داغ داغ ہو جانا۔

ہ کہا صدقے جاؤں ماں کی نصیحت بری لگی۔
بچوں نے کیا کہا، کہ جگر پر چھری چلی

جگر پھٹ جانا۔ (ہ۔ مح)

کلیجہ شق ہو جانا۔ انتہائی صدمہ پہنچنا

پھٹ جائے کیوں جگر نہ شہ خوش خصال کا

جگر پھنکنا۔ (ہ۔ مح)

ناقابلِ برداشت گرمی ہونا۔

گرمی میں پیاس تھی کہ پھنکا جاتا تھا جگر

جگر تھام کر کہنا۔ (ا ر۔ مح)

دل مضبوط رکھنا۔ ہمت کر کے کہنا۔

ع: چھاتی بھر آئی ماں کی، کہا تھام کر جگر

جگر تھرّا جانا۔ (ہ۔ مح)

خوف یا رحم کے مارے کلیجہ ہل جانا۔

کلیجہ بے تابو ہو جانا۔

ع: دل دشمنوں کے ہل گئے، تھرّا گئے جگر

جگر ٹھنڈا کرنا۔ (ہ۔ مح)

ٹھنڈا پانی پینا۔ پیاس بجھانا۔

ع: پیاسا جو ہو وہ پانی سے ٹھنڈا کرے جگر

جگر چاک ہونا۔ (ا ر۔ مح)

کلیجہ پھٹا ہوا ہونا۔ غم کی انتہا۔

ع: دریا کا بھی موجوں سے سراسر تھا جگر چاک

جگر داغ داغ ہونا۔ (ا ر۔ مح)

کلیجہ چھلنی ہونا۔

ع: اک اک سیاہ روح کا جگر داغ داغ تھا

جگر سے آہ کے شعلے نکلنا۔ (ا ر۔ مح)

کلیجے سے آہیں نکلنا۔ فریاد نکلنا۔

ع: شعلے جگر سے آہ کے اٹھتے تھے دم بدم

جگر کاٹنا۔ (ا ر۔ مح) (صنعت ایہام)

چہیتے کو قتل کرنا۔ مراد امام حسین

آپ رسول اسلام کے نواسے تھے، اس لیے "محمدؐ کا جگر" کہا ہے۔

ع: تلوار سے کاٹوں گا محمدؐ کے جگر کو۔

جگر لہو ہو جانا۔ (ا ر۔ مح)

جگر خون بن جانا۔ انتہائی صدمہ پہنچ جانا۔

ع: سینے میں فرطِ غم سے لہو ہو گیا جگر

جگر نہ ہونا۔ (ا ر۔ مح)

۱۔ سکت نہ ہونا۔ طاقت نہ ہونا۔ مجال نہ ہونا۔

۲۔ ہمت و جرات نہ ہونا۔

ع: ترکش سے کھینچے تیر کوئی یہ جگر نہ تھا۔

جگر ہونا۔ (ا ر۔ مح)

جرات ہونا۔ ہمت ہونا

ع: تم کو ہٹا سکے کوئی، کس کا ہے یہ جگر

جگہ۔ (ا ر۔ ر)

مثل۔ مانند۔

ع: اُس دن سے تم کو ماں کی طرح جانتے ہیں ہم

جگہ بتلا کے جائیے۔ (ا ر۔ ا)

ہ مرنے کے لیے آپ جا رہے ہیں تو
میرے واسطے کیا حکم ہے، میں کیا کروں

ع: صاحب کوئی جگہ مجھے بتلا کے جائیے

ج۔ ل

جلا ہو جانا۔ (ا ر۔ ر) (حسنِ تعلیل، ایہام)

صفائی آجانا۔ چمک آجانا۔

ع : مٹی سے آئینوں پہ جلا اور ہو گئی۔

جَلاجَل۔ (ع۔ا۔مذ)

جھانجھ۔ مجیرہ۔ تال۔ سنج دیکھیے تصویر نمبر ۳۸

ع : برپا ہوا جلاجل و قرنا کا رن میں غل

جلالت۔ (ع۔ص)

جاہ و جلال۔ رعب ودبدبہ۔ اقبال

ع : ماتھے پہ چمکتا ہے جلالت کا ستارہ۔

جل تھل بھر دینا۔ (ہ۔مح)

چاروں طرف پانی ہی پانی نظر آنا۔

ہر طرف پانی ہی پانی نظر آنا۔

ع : دم بھر روؤں اگر تو جل تھل بھر دوں۔

جلنے والے خود ہی رو دیتے ہیں۔ (ار۔بول چال)

حاسد خود جلتے ہیں اور رونے لگتے ہیں۔

اللہ رے ترے سخن کی تاثیر انیس

رو دیتے ہیں مثل شمع جلنے والے (رباعی)

(صنعت ایہام و تشبیہ)

جِلَو۔ (ع)

پہلو۔ اردگرد۔ ساتھ۔ ہمراہ۔ پیچھے

ع : جس کے جلو میں لاکھ سواروں کا ہے ہجوم

جلوہ دینا۔ (ار۔ح) (صنعت ایہام)

تلوار میان سے نکالنا۔

ع : جلوہ دیا جری نے عروس مصاف کو۔

جلوہ کرنا۔ (ار۔مح)

روشن کرنا۔ نکلنا۔ آنا۔ تشریف فرما ہونا۔

ع : جلوہ کیا سحر نے رخ بے حجاب نے

جلوہ گر۔ (ف۔ص)

روشن۔ چمکدار۔ حسین۔

ع : فرط طرب سے چاند سا چہرہ تھا جلوہ گر۔

جلوہ گر دیکھنا۔ (ار۔مح)

روشن و منور نظر آنا۔

ع : دیکھا اک آفتاب کو نیزے پہ جلوہ گر۔

جلوہ گر ہونا۔

آب و تاب اور خوبصورتی و حسن کے ساتھ نظر آنا۔

ع : فرط طرب سے چاند سا چہرہ تھا جلوہ گر۔

جلوہ گری کرنا۔ (ار۔ب)

دکھانا۔ جلوہ دکھانا۔ نورانی کرنا و منور دکھانا۔

ع : اے نیر تابان خرد جلوہ گری کر

جلی کٹی ہونا۔ (ہ۔مح)

۱۔ جل کر خاک ہونا ۲۔ ناگوار باتیں کرنا و سوز باتیں کرنا

ع : ہر صف زمین پہ تڑپی، جلی کٹی۔

جلیل۔ (ع۔ص)

باعزت۔ باوقار۔ معزز۔

ع : بیشک خدا اگر وہ حقیقت میں تھے جلیل

جلے ہوئے ہونا۔ (ار۔ح)

حاسد ہونا۔ حسد کی آگ میں بھنا ہوا ہونا

سے بدخواہ خاندان رسالت پناہ تھے

ایسے جلے ہوئے تھے کہ چہرے سیاہ تھے

ج۔م

جمدھر۔ (ہ) (فوجی ہتھیار)

دیکھیے تصویر نمبر ۱۵ - ۱۸

ع : جمدھر کہیں، کمند کہیں، برچھیاں کہیں۔

جمشید۔ دارا۔ سکندر (دیکھیے تلمیح)

ع : نوبت جمشید و دارا و سکندر اب کہاں

جمنا۔ (ہ۔ل)

ایک ہی جگہ معین کر کے کھڑے ہو جانا۔

ع : تلواریں کھینچ بڑھ کے جمے دو طرف سوار

جمنا۔ (ا ص)
(گھوڑے کا جمنا، گھوڑے کا پیر جما کر کھڑا ہو جانا۔
ع: بھرا کہیں، کہیں جھکا، کہیں جما۔

ج۔ن

جنگ آزما ہونا۔ (ار۔ مح)
بہت سی لڑائیاں لڑے ہونا۔ جنگ میں تجربہ کار
ع: جنگ آزما، بھگائے ہوئے لشکروں کے دل۔

جنگ و جدل۔ (ف)
لڑائی۔ لڑنا بھڑنا۔ جنگ
ع:
ہاں سرفروشو جنگ و جدل کا مزا ہے اب

جنگی۔ (ف۔ ص)
جنگ کرنے والے
ع: جنگی وہ رومیوں کے پرے شامیوں کے دل۔

جناب۔ (ار۔ روزمرہ)
حضور۔ محترم۔ آپ۔
ع: مڑ کر صدا رفیقوں کو دی اُس جناب نے

جناں۔ (ع۔ ا۔ مذ)
جنت۔ بہشت
ع: جن کی طلب ہے، وہ سوئے دار جناں گئے۔

جُنباں زمیں۔ (ار۔ ص)
زلزلے میں آئی ہوئی زمیں۔
ع: جنباں زمیں، صفیں تہ و بالا، پرا تباہ

جنبشِ لب۔ (ف۔ روزمرہ)
۱۔ بولنا لب ہلانا۔
۲۔ جواب دینا شکوہ کرنا۔
ہ دامن ہے چراغ فکر کو جنبشِ لب
یہ شمع ضیا دیتی ہے خاموشی میں (رباعی)

جنس۔ (ع۔ مذ) چیز۔
کنایہ، کلام
ہر وقت جو اس جنس کے رہتے تھے طلبگار

جنسِ غم۔ (ف۔ مذ)
غم و الم کی باتیں۔
ع: اردو میں جنس غم کے سوا جنس ہے گراں۔

جنسِ شفاعت۔ (ف۔ مرکب) بخشش کا ذریعہ
ع: سب جنسِ شفاعت ہے یہ بازار کس کا

جنگل بسانا۔ (ار۔ مح)
مرنے کے بعد جنگل میں قبر ہونا۔
استعارہ، مرنا۔
ع: جنگل کے بسانے کو یہ آئے ہیں جہاں میں

جنگل بسا ہونا۔ (ار۔ مح)
جنگل آباد ہونا۔ جنگل میں قیام ہونا۔ بسا ہونا
جنگل بسا ہوا ہے مرا گھر اجاڑ ہے

جنگل بھر دینا۔ (ار۔ مح)
جنگل میں ہر جگہ پانی ہی پانی نظر آنا۔
ہ فرصت نہ کبھی چشم کو اک پل بھر دل
ہو جائیں پہاڑ غرق وہ جل تھل [illegible] بھر دل

جنگل میں لُٹ جانا۔ (ار۔ بول چال)
جنگل میں تباہ ہو جانا۔ قتل ہو جانا۔
وہ باغیوں کے ہاتھ سے جنگل میں لٹ گیا۔

جنگل میں لٹنا۔ (ار۔ بول چال)
قزاقوں کا سنسان مقام پر لوٹ لینا
ع: جو پوچھے گا کہہ دوں گا کہ جنگل میں لٹا ہوں

جنودِ ضلالت۔ (ع۔ ص)
گمراہ فوجیں۔ کفار کا لشکر
کنایہ، لشکر یزید
ع: جھکنے لگے جنودِ ضلالت کے بھی نشاں۔

ج . و

جو ۔ (ار۔ کلمہ) اگر

۱۔ اٹھ کر زمیں سے پانچ جو بھاگے تو دس گرے
مخبر یہ بیک بیک یہ مر کر گھس گرے
ٹوٹے کٹ پڑے، شکست، بنائے ستم ہوئی
دنیا میں اس طرح کی بھی افتاد کم ہوئی

۲۔ کہ

ع ۔ جو چھپ گئی نظروں سے زمیں دشت بلا کی۔

۳۔ (جمع بنا جزا)

ہر ایک۔ سب

ع :۔ جو راہ تھی خوشبو، جو محلہ تھا وہ گلزار

۴۔ اگر

ع : آہو جو کالے تھے، تو چیتے سیاہ فام

۵۔ تھا۔ اگر۔

ع : بالائے نخل ایک جو بلبل تو گل ہزار
ہزار بلبل کو بھی کہتے ہیں۔

ع : گل اور ہزار میں ایہام تناسب ہے۔

۶۔ چونکہ

۷۔ جبکہ

۔ دنیا سے اٹھ گئے تھے جو پیغمبر زماں
ہم جانتے تھے حسن سے خالی ہوا جہاں

جو آج ۔ (خصوصیت)

محض آج۔ آج ہی۔

ع : جو آج مرے، زندۂ جاوید وہی ہے

جو دیکھا سو خواب دیکھا ۔ (ار۔ ب)

دنیا میں ہر شے، ہر کام اور تمام مشغولیات خواب ہی خواب تھیں۔ ان کی حقیقت کچھ نہ تھی۔
جب آنکھ ہوئی بند تو عقدہ یہ کھلا
جو کچھ دیکھا سو خواب دیکھا ہم نے (رباعی)

جو گزر گئی بہتر گزر گئی ۔ (مقولہ)

جو ہوا اچھا ہی ہوا۔

ع : صد شکر، جو گزر گئی بہتر گزر گئی

جو نہ جاتا تھا ۔ (ار۔ فقرہ)

اعلان مخالفت۔

ع : اے ستمگر جو نہ جاتا تھا، تو اب جاتا تھا

جواب بن جانا ۔ (ار۔ ح)

مقابلے کی چیز تیار ہو جانا۔

بنائے روضۂ سرور جو کربلا میں ہوئی
کلنگ پکارے کہ اب خلد کا جواب بنا (اسلام)

جَوَاد ۔ (ع۔ ص)

فیاض۔ سخی۔

ع ۱۔ شبیر بھی سخی تھے، قرن بھی جواد تھا۔ (صفت ایہام)

۲۔ ہے ذات تری جواد و غفار و غنی

جوانی پہ رونا ۔ (ار۔ ح)

جوان موت ہو جانے پہ رونا۔

ع : یاں کے بھی لوگ اس کی جوانی پہ روئے ہیں

جوانی کو رونا ۔ (ار۔ ح)

جوان بیٹے کو رونا۔

ع : جب تک جیونگی، تیری جوانی کو روؤنگی

جواہر نگار ۔ (ار۔ ص)

موتیوں جیسے۔

موتی اور لعل معلوم ہونے والے

ع : پتے بھی ہر شجر کے جواہر نگار تھے

جوبن ڈھل جانا ۔ (ہ۔ ح)

رونق ماند پڑ جانا

حسن و نکھار ختم ہو جانا۔

ع : چمکا جو نور، دھوپ کا جوبن بھی ڈھل گیا

جَو بھر ۔ (ار ۔ ز)

بالکل ۔ جو کی برابر ۔ بالکل ۔

ع : تولا تو نہ جو بھر تھا زیادہ نہ وہ کم تھا ۔

جَوْدَت ۔ (ع)

صلاحیت ۔

ع : نے ذہن میں جودت، نہ طبیعت میں روانی

جوڑبند ۔ (ہ ۔ ف ۔ مر)

جسم کے اعضا کے باہمی جوڑ

ع : سانچے میں جوڑبند کے ڈھلنے کو دیکھیے

جوشِ گل ۔ (ف ۔ ص) ۔

کنایہ، پھولوں کے ولولے

پھولوں کا اُبھار

ع : وہ جوشِ گل، وہ نالۂ مرغانِ خوش نوا ۔

جوشن ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ)

دیکھیے تصویر ۸

ع : ۱۔ جوشن کو کمربند کو بکتر کو نہ چھوڑا ۔

۲۔ جوشن پہن کے حضرت عباس نامور ۔

۳۔ ہاتھ میں تیغ، کماں دوش پہ، بر میں جوشن

۴۔ نہ اٹھی اس کی کڑی چوب کسی جوشن سے

جوشنِ داؤد ۔ (دیکھیے تلمیح)

حضرت داؤد کا جوشن (دعا) مشہور ہے

ع : یہ جوشنِ داؤد ہے، جو حافظ تن ہے

جوشنین (دیکھیے تلمیح)

ع : بازو پہ جوشنین پڑھے عز و جاہ نے

جوں ۔ (ف ۔ کلمۂ تشبیہ)

جیسے ۔ مثل

ع : جوں غنچہ مسکراتا تھا ایک ایک گلعذار

جوں ۔ (ہ)

مثل ۔ جیسے ۔ مانند ۔

ع : لہراتے تھے جوں موج بھرے بھرے علموں کے

جوں جوں ۔ (ف)

آہستہ آہستہ

جیسے جیسے ۔

ع : جوں جوں قدم بڑھاتا تھا سرور کا خوش خرام

۱۔ **جوہر** ۔ (ع ۔ ص)

حقائق ۔ کاٹ ۔

۲۔ **جوہر** ۔ (ع ۔ ص)

اصلیت ۔ ہنر

ع : جوہر تیغِ شہنشاہ نجف دکھلائیں ۔

جوہر شناس ۔ (ف ۔ ص)

جوہری ۔ پرکھنے والے ۔ خوش مذاق

کلام کا مذاق رکھنے والے

ع : ۱۔ جوہر شناس ہے تو اسے موتیوں میں تول

۲۔ جوہر شناس بھی یہ کریں گے پسند بند

جوہریانِ سخن ۔ (ف ۔ مر)

قدر دانانِ سخن ۔ کلام کو سمجھنے والے ۔

ع : کیا ہو گئے وہ جوہریانِ سخن اک بار

ج ۔ ہ

جہادیہ ۔ (عم ۔ یہ)

لڑائی کے لیے

ع : کمریں کسو جہادیہ، منگواؤ راہوار

جہاں ۔ (ار ۔ کلمہ)

جس طرح ۔ وہاں

وہ ثمر لائے کہ پہنچے نہ جہاں دستِ خیال

جہانتاب ۔ (ف ۔ ص)

دنیا کو روشن کرنے والا
استعارہ : سورج ۔
ع : جس کا صفت شعلہ جو وہ مہر جہانتاب ۔

جہاں سے سدھارنا ۔ (ا ر ۔ ع)
دنیا سے اٹھ جانا ۔ مرجانا
ع : ناشاد و نامراد سدھارے جہان سے

جہاں گرد ۔ (ف ۔ ص)
دنیا کی خاک اڑانے والا
دنیا میں گھومنے والا
ع : خورشید جہاں گرد بھی پروانہ رہے گا

جہاں میں ہونا ۔ (ا ر ۔ ع)
۔ زندہ ہونا ۔
ع : قاسم تو ہوں فردوس میں اور ہم ہوں جہاں میں

جہاندار ۔ (ف ۔ مرکب)
دنیا کا مالک ۔ شہنشاہ عالم
کنایہ ، آں حضرت صلعم
فرزند محمدؐ سے جہاندار کے ہم ہیں ۔

جہاد پر چڑھنا ۔ (ا ر ۔ ع)
دین کے فروغ کے لیے جنگ کرنا ۔
غل پڑ گیا جہاد پہ ضرغام دیں چڑھا ۔

جہول ۔ (ع)
جاہل ۔ مجہول
ع : دو کرتے تھے وہ مجمع قوم جہول میں

جھ

جھپٹ پڑنا ۔ (ا ہ ۔ ر)
حملہ کرنا ۔ اک دم ہلہ بولنا ۔
ثابت ہوا کہ شیر گرسنہ جھپٹ پڑا

جھپٹنا ۔ (ہ ۔ ر)
ایک دم کسی پر گرنا ۔ حملہ کرنا ۔ ہاتھ مارنا ۔
دوڑانا ۔ اچکنا ۔
ع : ۱۔ جھپٹے کبھی ادھر ، کبھی حملہ کیا ادھر
۲۔ جھپٹا جو شیر شوق میں دریا کی سیر کو
۳۔ جھپٹے ادھر ادھر پہ نہ پائی کہیں پناہ

جھپکے پلک ۔ (ہ ، ع)
پلک جھپکنا ۔ کسی کے مقابلے سے جھجک جائیں
ع : جھپکے پلک کسی سے تو آنکھیں نکالیے

جھلک ۔ (ہ ۔ ص)
رونق ۔ نکھار ۔ چمک
ع : ہر برگ گل پہ قطرۂ شبنم کی وہ جھلک

جھلم ۔ (ہ ۔ ا ۔ مذ ۔ ح ۔)
دیکھیے تصویر نمبر ۳۶
ع : ۱۔ جلنے تو دیکھو رخ سے جھلم کو اتار کر
۲۔ ٹکڑے اڑے جھلم کے ہٹی منہ سے جب سپر

جھمکڑا ۔ (ہ ۔ ا ۔ مذ)
کروفر ۔ چمک دمک ۔ جھلک ۔ جھمک ۔ جلوہ ۔
ع : گھوڑے کی اچانک یا جھمکڑا تھا پری کا

جھنڈے اکھڑ جانا ۔ (ح ۔ ع)
جب فوج بھاگنے لگتی ہے تو اپنے جھنڈے
اکھاڑ کر لے جاتی ہے ۔
ع : بازار بند ہو گیا ، جھنڈے اکھڑ گئے ۔

جھنکار ۔ (ہ)
۱۔ جھن جھن کی آواز
۲۔ تلواریں ٹکرانے کی آواز
ع : کانوں کو بھلی لگتی ہے تلوار کی جھنکار

جھوم جھوم کر ۔ (ہ ۔ ح)
خوشی میں مست ہو کر
ع : بھالا کوئی سنبھالتا تھا جھوم جھوم کے

جھوم جھوم کے ۔ (ہ ۔ ع)
خوش خوش۔ خوشی خوشی۔ خوش ہو ہو کر
ع : بھالا کوئی سنبھالتا تھا جھوم جھوم کے

جھوم جھوم کے اٹھنا ۔ (ہ ۔ مح)
جوش میں کبھی نیچے آنا، کبھی اوپر اٹھنا
ع : اٹھنا وہ جھوم جھوم کے شاخوں کا بار بار

جھوم جھوم کے چلنا ۔ (ہ ۔ مح)
متا متا کے چلنا ۔ مست ہو کر چلنا ۔
بن بن کے، جھوم جھوم کے، چلنے کو : کھئیے (گھوڑا)

جھوم جھوم کے گھٹا آنا ۔ (ہ ۔ مح)
(گھٹا جھوم جھوم کے آنا)
تشبیہ : کالی کالی گھٹا تیزی سے چھانا ۔
ع : صحرا میں جیسے آئے گھٹا جھوم جھوم کے

جھوم جھوم کے نیزے کھانا ۔ (ح ۔ مح)
زخموں کے سبب ڈگمگاتے ہوئے ۔
زخمی ہو لیہ بنا۔
ع : نیزے پہ نیزے کھا رہے تھے جھوم جھوم کے

ج ۔ ی

جے ۔ (ہ ۔ کلمۂ تعدادی)
جتنے ۔ جس قدر ۔

یہ کاٹے اس لیے تیر چلے اس طرف سے جے

جیا ہے ۔ (ہ ۔ ع ۔ ر)
جیتا ہے ۔ زندہ رہتا ہے ۔
ع : سدا اپنے پسر کے کوئی کہیں باپ جیا ہے

جیتی ہونا ۔ (جیتا ہونا) (ا ۔ ر)
زندہ رہنا ۔
ع : جس وقت تلک جیتی ہوں ماتم میں رہوں گی

جی کے کیا کرے ۔ (ا ۔ ب)
زندہ رہ کر کیا کرنا ہے
زندگی بیکار ہے ۔
ع : پھر یہ ضعیف باپ بھلا جی کے کیا کرے

جی لڑا نا ۔ (ہ ۔ مح)
۱۔ جان کی بازی لگاتے ہوئے
جی جان سے لگا ہونا
۲۔ مقابلہ پر ڈٹا ہونا ۔
ع : لشکر کے سب جوان تھے لڑائی میں جی لڑائے

جی میں ہونا ۔ (ہ ۔ مح)
دل میں ٹھانے ہونا ۔ عہد کیے ہونا ۔
ع : تھیہ میں وہی گلا یہ اعیٖوں کے جی میں تھا ۔

ردیف

چ - الف

چادر کے لیے محتاج ہونا - (ا ر ۔ مقولہ)

عالمِ غربت کے موقعہ پر بولتے ہیں -
بالکل محتاج ہونا -
انتہائی غریب ہونا -

ع : چادر کے لیے خلق میں ہو جاؤں گی محتاج

چادریں اوڑھنا - (ہ ۔ ع)

عورت کی طرح پردے میں بیٹھ جانا -
عورت بن جانا -

ع : اب چادریں اوڑھو کہ مٹا نام تمھارا

چار آئینہ - (ف ۔ ا ۔ مذ) زرہ

دیکھیے - تصویر - ۳۶

ع : برمیں یہ کس کا ہے چار آئینہ جو سردار
۲ - تھا قلعہ چار آئینہ گویا محل اس کا - (تشبیہ)

چار سو غل اٹھنا - (ا ر ۔ ع)

ہر طرف شہرت ہونا -
ہر طرف چرچا ہونا -

ع : سب ہیں وحید نذر یہ غل چار سو اٹھے
دنیا سے جو شہید اٹھے، سرخرو اٹھے

●

چارہ - (ف ۔ ا م)

علاج ۔ راستہ -

ع : کیا مرضیِ معبود سے بندے کا ہے چارا
۲ - تدبیر -

ع : چارہ فرار کا تھا، نہ یارا ثبات کا

چاند (ع و ۔ ر و)

ع : چھپ جائیگا آنکھوں سے اسی ماہ میں یہ چاند

چاند چھپنا - (ہ ۔ ع)

بیٹے کا مرجانا -

ع : دنیا ہوئی اندھیر، چھپا چاند نظر سے

چاند اترنا - (ہ ۔ ع)

استعارہ : بیٹا - بیٹے کا وجود -

ع : فرزند نہیں، چاند یہ اترا ہے زمیں پر

چاند سا چہرہ ہونا - (سا ، حرف تشبیہ)

چہرے کو چاند سے تشبیہ دی ہے -
حسین چہرہ - خوبصورت چہرہ -

ع : فرطِ طرب سے چاند سا چہرہ تھا جلوہ گر

چاند کا بادل میں چھپ جانا - (ا ۔ ع)

کنایہ : بیٹے کا دشمنوں میں گھر جانا -

ع : اے میرے چاند، کون سے بادل میں چھپ رہے -

چاند ستارے ۔ (ار۔ر)

ا۔ چاند ۔ امام حسین کے عزیز، خاندان والے۔

(بھائی، بھتیجے، بھانجے، بیٹے)

ع: یہ ستر تو چاند ہیں، باقی ستارے ہیں (استعارہ)

چاؤش ۔ (ف۔ا۔ مذ)

نقیب ۔ فوج کی ہمت بڑھانے والا ۔ سپاہی

شاہی سواری کے آگے آگے آواز لگانے والا۔

ع: آواز دیتے جاتے تھے چاؤش بار بار

چاہِ دنیا ۔ (ف ۔ مر)

(اضافت تشبیہی)

استعارہ: دنیا۔

ع: پیاسے رہے آگے چاہ دنیا پہ انیس

چاہ ہونا ۔ (ہ ۔ ر)

خواہش ہونا ۔ عشق ہونا۔

ع: یہ مرتبہ جس کا ہے، یہ توقیر ہے، یہ چاہ

چاہت ۔ (عم ۔ ط ۔ ء)

خواہش ۔ مانگ ۔ ضرورت ۔ طلب۔

ع: اے چشمۂ کوثر، تری چاہت کے دن آئے

چاہیے ہونا ۔ (ار ۔ ر)

ضروری ہونا ۔ ضروری خیال کرنا۔

ع: ماں کہتی ہے اس بات کا غم چاہیے تم کو

چ ۔ پ

چپکا دیکھنا ۔ (ھ ۔ با)

خاموشی سے دیکھنا ۔ دم بخود ہو جانا۔

خاموش رہنا۔

ع: شہزادہ جائے مرنے کو اور چپکے دیکھیں ہم

چپکا کھڑا ہونا ۔ (ہ ۔ ب) سکتہ کا عالم طاری ہونا۔

ع: چپکی کھڑی تھیں صحن میں بانوئے نامدار

چ ۔ ت

چترِ زر ۔ دیکھیے تصویر ۴۰۔

ع: سر پر لگایا دوڑ کے خادم نے چترِ زر

۲ ۔ سر پر لگائے تھا، پسرِ سعد چترِ زر

چ ۔ ٹ

چُٹکی ۔ (ہ ۔ ر ۔ مو)

دیکھیے تصویر ۴۱

ع: چٹکیاں سب کی دھری رہ گئیں شوفاروں پر

چ ۔ ر

چراغ خانہ گل ہونا ۔ (ار ۔ مح)

بیٹے کا مر جانا ۔ (استعارہ)

سے سیاہ دیدۂ شبیر میں زمانہ ہوا

ہوائے ظلم سے جب گل چراغِ خانہ ہوا (سلام)

چراغِ سحری ۔ (ار ۔ ر)

صبح کا چراغ ۔ شمعِ صبح

ع: پروانے سے رخصت تھی چراغِ سحری کی

چراغِ فکر ۔ (ار) (شاعری)

استعارہ ۔ قوتِ فکر ۔ قوتِ تفکر ۔ قوتِ تخیل

شعر گوئی کی قوت

سے لاحق ہے چراغ فکر کو جنبش لب

یہ شمع ضیا دیتی ہے خاموشی میں (رباعی)

چراغاں بنا دینا ۔ (ار ۔ مح) باغ وبہار کر دینا۔

ع: ہر نخل سرو قد کو چراغاں بنا دیا

چرخِ اخضری ۔ (ف ۔ مر)

سرسبز آسمان۔

ع: وہ صاف صاف آئینۂ چرخِ اخضری

چرخ میں رہنا ۔ (ا ۔ م)

۱۔ گھومتا رہنا ۔ گردش کرنا ۔

۲۔ تلاش و جستجو میں رہنا ۔

ع : برسوں رہیگا چرخ میں گر آسمان پر

چرخِ ہفتمیں ۔ (ف ۔ ص)

ساتواں آسمان ۔ سب آسمانوں سے اونچا آسمان

ع : کہتا تھا آسمانِ دہم چرخِ ہفتمیں ۔

چ ۔ ڑ

چڑھنا ۔ (ہ ۔ ر)

سوار ہونا ۔ بیٹھنا

ع : مولا چڑھے فرس پہ محمد کی شان سے

چڑھا ہوا دریا اتر جانا ۔ (ہ ۔ م)

دریا کی طغیانی کم ہو جانا ۔

ع : لہرائی جب اتر گیا دریا چڑھا ہوا ۔

چ ۔ ش

چشمِ پُر آشوب ۔ (ف ۔ ص)

آنسو بھری آنکھ

ع : نقشہ وہ پھر گیا مری چشمِ پُر آب میں

چشم سے گر جانا ۔ (ا ۔ م)

آنکھ سے گر جانا ۔ ہیچ ہو جانا ۔

ع : گرتی ہے چشم سے مہرِ خورشید کی ضیا

چشمِ شہ خاور میں آنسو بھر آنا ۔ (صنعت ایہام)

سورج کی آنکھ بھی آبدیدہ ہوگئی ہے ۔ یا اس کو پسینہ آگیا ہے ۔

ع : چشمِ شہِ خاور میں بھر آتے ہیں آنسو

چشم کے چشمے ۔ (ا ۔ م)

وہ آنکھیں جو آنسوؤں کا چشمہ ہوں ۔

آنسوؤں کا سرچشمہ ۔ نکلنے کی جگہ

ع : تھا چشم کے چشموں سے رواں اشکوں کا سیلاب

چشم کے ساغر چھلک پڑنا ۔ (ا ۔ م)

آنکھوں میں آنسو بھر آنا ۔

ع : تڑپا جو قلب چشم کے ساغر چھلک پڑے

چشمِ نم ۔ (ف ۔ م)

روتی ہوئی آنکھ ۔ آنسو بھری آنکھ

ع : رستے سے پھر کے بولی یہ زینب بچشمِ نم

چشم نمناک کرنا ۔ (ا ۔ ب)

ع : جب نام لیا چشم کو نمناک کیا (رباعی)

چشمۂ حیات خشک ہونا ۔

۱۔ تشبیہ : زندگی کو چشمہ سے تشبیہ دی ہے ۔ سخت گرمی کے سبب زندگی کے دریا بھی خشک ہوگئے تھے ۔

۲۔ چشمۂ حیات ۔ آبِ حیات
گویا کہ ان کی زندگی محال تھی ۔ چونکہ آبِ حیات خشک ہو گیا تھا ۔

۳۔ انسان کی زندگی کے لیے پانی بہت لازمی شے ہے ۔ اور چونکہ پانی کے چشمے خشک ہو گئے تھے ، لہٰذا زندگی محال تھی ۔

ع : اڑتی تھی خاک ، خشک تھا چشمہ حیات کا

چشمِ مور ۔ (ف ۔ ص)

چیونٹی کی آنکھ ۔

ع : تاریک شب میں جن کا نشانہ تھی چشمِ مور

چشمانِ حورِ عین ۔ (ف ۔ ا)

جنت کی حوروں کی آنکھیں

ع :

پردے تھے رشکِ پردۂ چشمانِ حورِ عین

چشمۂ زمزم ۔ (ع ۔ مر)
بیت اللہ کے کنویں کا نام ۔ دیکھئے، تلمیح
ع: اے چشمۂ زمزم تری جامت کے دن آئے

چشمے کو سمندر سے ملانا ۔ (اُد ۔ مح)
چشمہ کو سمندر کے برابر کر دینا ۔ انتہا سے زیادہ بڑھانا ۔
ع: تعریف میں چشمے کو سمندر سے ملا دوں

چ ۔ ل

چلانا ۔ (ہ ۔ د)
بآواز بلند فریاد کرنا ۔
آہ و زاری کرنا ۔
ع ۱ ۔ چلائے محمدؐ، کہ میں بسمل ہوا بھائی
" ۲ ۔ چلاتی تھی سر پیٹ کے وہ نانی مریم
۲ ۔ (ہ ۔ د)
حامی بھرنا ۔ اقرار کرنا ۔
ع: جرأت کا دھنی تو ہے یہ چلائیں سپاہی

چل پھر ۔ (ہ)
آنا جانا ۔ پھرتی سے دوڑنا ۔ چلت پھرت ۔
ع: رہوار کی چل پھر میں صفیں بس گئیں، دو چار ۔
۲ ۔ چالاکی ۔ تیزی ۔
ع: چل پھر سے اس کی فوج ستم دردناک تھی

چلتے ہوئے ۔ (اُد ۔ د)
جاتے جاتے ۔ راستے میں ۔ رخصت کے وقت ۔
ع: چلتے ہوئے کچھ مجھ سے نہ فرما گئے بھائی ۔

چل سکنا ۔ (اُد ۔ د)
(ہتھیار) اٹھ سکنا ۔ حملہ ہونا ۔
ع: چل سکیں گے نہ تبر مجھ پہ نہ تلوار نہ تیر

چلن ۔ (ہ ۔ د) طور طریقہ
ع: سارا چلن خرام میں کبک ۔ دری کا ہے ۔

چلو رکھنا ۔ (ہ ۔ د)
چلو لگا لینا ۔
ہاتھ کی انگلیوں کو موڑ کر چلو بنا لیتے ہیں، جس سے پانی پی سکتے ہیں ۔
ع: چلو رکھا جو زخم کے نیچے تو بھر گیا ۔

چلہ ۔ (ع ۔ اصل)
دلی ۔ چھلہ ۔ لکھنؤ ۔ چلہ
زچہ بچہ کی پیدائش کے ۴۰ دن یا سوا مہینے کے بعد غسل کرتی ہے ۔ اس دن خوشی منائی جاتی ہو۔ اس کو چلہ کہتے ہیں ۔
ع: چلے میں بھی جہلم کی طرح روؤں گی بابا!
(ف ۔ ا ۔ مذ)

۲ ۔ چلہ (ہ) دیکھیے تصویر ۴۲
ع: واں سہم کے چلے کو ہر اک تیر نے چھوڑا ۔
۲ ۔ چلے سے جوڑتا ہے کوئی قادکش خدنگ
۳ ۔ پیکاں نہ تیر پر تھا، نہ چلہ کمان پر

چلہ اترنا ۔ (ع ۔ مح)
نشانہ بنانے کے لیے کمان میں لگایا ہوا تیر جگہ سے ہٹ جانا ۔
ع: کانپنے یہ دونوں ہاتھ کہ چلہ اُتر گیا ۔

چلی چلی ۔ (ہ ۔ د)
ارے چلی ارے چلی ۔ خبر لو، مری ۔
انتہائی بے چینی اور کرب کے عالم میں بے اختیار یہ الفاظ زبان سے نکل جاتے ہیں ۔
ع: تن سے نکل کے روح پکاری، چلی چلی

چلیے ۔ کلمہ طعن (لہجہ ۔ اُد ۔ د)
بس اب کھڑے ہو جائیے ۔
س: محتاج عصا ہوئے تو پیری نے کہا
چلیے، اب جو بدار مرگ آیا ہے

چ ۔ م

چمکنا۔ (ا ۔ ص) (گھوڑے کا چمکنا)
کودنا۔ یک لخت غصہ آجانا ۔ اچھلنے لگنا۔
پھاندنے لگنا۔
ع: تھراگیا کہیں، کہیں چمکا ، کہیں جما

چمن طبع نکو۔ (ف ص) استعارہ۔
نیک مزاج ۔ نفیس اور اعلیٰ دار فع
ے دہ گل ہوں عنایت چمن طبع نکو کو
بلبل نے کبھی سونگھا نہ ہو جن پھولوں کی بُو کو

چمن نظم۔ (ف مر ۔ اضافت تشبیہی)
چمنستان شاعری ۔ شاعری سے استعارہ کیا ہے۔
ع: یارب! چمن نظم کو گلزار ارم کر

چ ۔ ن

چنار۔ (ف ۔ ا ۔ مذ)
ایک بہت اونچا درخت جس کے پتے سُرخ ہوتے ہیں ۔
ع: ایک ایک نخل جل رہا تھا صورت چنار

چنبر گردن ۔ (ف ۔ مر)
اضافت تشبیہی ۔ گردن ۔
ع: سر، خودسروں کے چنبر گردن سے اڑ گئے ۔

چند نفس ۔ (ا ر ۔ ز)
چند لمحے ، چند سانس
ع: تلوار سے وقفہ نہ ملا چند نفس کا

چند نفس حیات (ا ر ۔ ب)
زندگی کا مختصر سا زمانہ ۔ چند سانس
ے: درد و الم ممات کیونکر گزرے
ہر چند نفس حیات کیونکر گزرے (رباعی)

چنگھاڑنا۔ (ہ ۔ مص)
چیختا ہوا ۔ ہاتھی کی طرح بولتا ہو
بے ڈھنگی آواز سے چیختا ہوا ۔ (مرح بالضم)
ع: نکلا برے سے دیو سا چنگھاڑتا ہوا ۔

چنور (ہ ۔ ا ۔ مذ)
مورچھل ۔ مگس راں
ع: خادم چنور لیے ، مگس راں ادھر اُدھر

چ ۔ و

چوب علم : (ف) دیکھئے تصویر ۱۵
علم کی چھڑ ۔ علم کی لکڑی ۔
ع: روتی تھی تھامے چوب علم خواہر امام ۔

چوبدار مرگ ۔ (ف ۔ مر)
پیغام موت ۔
ع: چلیے اب چوبدار مرگ آیا ہے ۔

چورنگ ۔ (فوجی ۔ اص)
۱۔ شمشیر زنی کی ایک مشق کا نام ۔
۲۔ کاٹ دینے کے لیے ۔
ع: لاتی تھی موت گھیر کے چورنگ کے لیے
۲۔ چاروں خانے چت ہونا ۔
چار ٹکڑے ہونا ۔
ع: چورنگ تھے سینے تو کلیجہ تھا دو پارا

چور ہونا ۔ (ہ ۔ ا)
سرشار ہونا ۔ مست ہونا
ع: ہر شخص نشۂ مے حُبّ علی سے چور
۲۔ (چور ، بروزن قصور)
کنایہ: زخموں سے جسم بھرا ہونا ۔
ع: بیکس ہوں، آشنا کام ہوں تیغوں سے چور ہوں

چوکڑی بھول جانا ۔ (ہ ۔ مح)
رفتار فراموش کر دینا ۔
ع: اک دو قدم میں بھول گئے چوکڑی غزال

چوکیاں ہونا ۔ (فوجی ۔ مح)
پہرے لگے ہونا ۔
ع: ناکوں پہ چوکیاں تھیں، جزیروں میں اہتمام ۔

چونکنا ۔ (ہ ۔ مص)
آنکھ کھلنا ۔ یک لخت ہوشیار ہونا ۔
ع: منہ سے ملے جو ہونٹ تو چونکا وہ سیمبر

چ ۔ ہ

چہچہے ۔ (ف)
خوش الحانی ۔ پرندوں کا خوشی سے مست ہو کر کودنا ۔ چہچہانا ۔
ع: وہ چہچہے رضواں کے وہ حوروں کا تبسم

چہرہ بحال ہونا ۔ (ار ۔ مح)
نازاں ہوں عنایت پہ شہنشاہ زمن کی
بخشی ہے رضا جائزہ فوج سخن کی
چہرے کی بحالی سے قبا چست ہے تن کی
دو طرفی بڑھ گئی مضمون کہن کی
اک فرد پرانی نہیں دفتر میں ہمارے
بھرتی ہے نئی فوج کی لشکر میں ہمارے

چہرہ کٹ جانا ۔ (ح ۔ مح)
ا۔ سپاہی کا نام دفتر سے کٹ جانا ۔
ع: لشکر میں فرد فرد کا چہرہ جو کٹ گیا ۔

چہرہ خوشی سے سرخ ہونا ۔ (ار ۔ ب)
چہرے سے سرور ظاہر ہونا ۔
(سرخ اور لال میں ایہام تناسب ہے)
ع: چہرہ خوشی سے سرخ ہے زہرا کے لال کا ۔

چہرہ سرخ ہونا ۔ (ار ۔ مح)
خوشی کی لہریں چہرے پر نمودار ہونا ۔
شگفتہ ہونا ۔ روحانی خوشی ہونا ۔
ع: چہرہ خوشی سے سرخ ہے زہرا کے لال کا
۲۔ جوش کے سبب چہرہ سرخ ہو جانا ۔
ع: چہرے وہ سرخ سرخ، وہ جرأت وہ ولولے ۔

چہرہ گرد سے بھرا ہونا ۔ (ار ۔ مح)
چہرے پر گرد اٹی ہونا ۔
ع: آلودہ خوں بھرا ہوا چہرہ ہے گرد سے

چہرے بحال ہونا ۔ (ار ۔ مح)
چہروں پر مارے خوشی کے سرخی دوڑ جانا ۔
ع: ماتھوں پہ نشاں سجدوں کے چہروں پہ بحالی

چہرے پہ بحالی نظر آنا ۔ (ار ۔ مح)
منہ سرخ ہو جانا ۔ کھکھلا اٹھنا ۔
چہرے پہ ایک ایک کے بحالی نظر پڑی

چہرے پہ بیکسی و یاس چھا جانا ۔ (ار ۔ ب)
اداسی چھانا ۔ مایوسی چھانا
ع: پر بیکسی و یاس سی تھی چہرے پہ چھائی

چہرے سرخ سرخ ہونا ۔ (ار ۔ مح)
فرط مسرت سے چہروں پر سرخیاں جھلکنا ۔
ع: چہرے وہ سرخ سرخ، وہ جرأت وہ ولولے ۔

چہرے فق ہونا ۔ (ار ۔ مح)
منہ پر زردی چھائی ہونا ۔ منہ فق ہونا ۔
حیران و پریشان ہونا ۔ اداس ہونا ۔
ع: چہرے تو فق ہیں، اور کھلے ہیں سروں کے بال

چہرے کٹ چکنا ۔ (ار ۔ مح)
ا۔ مارا جانا ۔ قتل ہو جانا
۲۔ سپاہی کا نام اندراج رجسٹر سے خارج ہونا ۔
ع: چہرے کٹ چکتے ہیں لشکر کے تو دم لیتی ہوں ۔

چہرے کی بحالی ۔ (ح ۔ ع)

فوج میں جب کسی کو سزا ہونے کے بعد معافی ہوتی ہے، اس کو چہرہ بحال ہونا کہتے ہیں۔ انیس نے اس طرف اشارہ کیا ہے۔

ع: چہرے کی بحالی سے قبا چُست ہوتن کی

چونکہ مجھے اپنے کلام کے انتخاب کرنے کی اجازت مل گئی ہے چنانچہ میں اپنے تمام کلام پر نظر ثانی کرنے پر تیار ہو گیا ہوں۔

چھ

چھاتی بھر آنا ۔ (ہ ۔ ع)

دل بھر آنا ۔ رونے کو دل چاہنا ۔

ع: چھاتی بھر آئی ماں کی، کہا تھام کر جگر

چھاتی پر چڑھنا ۔ (ہ ۔ ع)

سینے پر سوار ہونا ۔

ع: چھاتی پہ چڑھ کے کاٹوں گا اس شاہ کا گلا

چھاتی پہاڑ ہونا ۔ (ہ ۔ ع)

دل مضبوط ہونا ۔ قلب قوی ہونا ۔

ے جب ایسا بھائی ظلم کی تیغوں میں آڑ ہو
پھر کس طرح نہ بھائی کی چھاتی پہاڑ ہو

چھاتی سے سر لگانا ۔ (ہ ۔ ب)

خوشی اور پیار میں سر سینہ سے لگانا ۔

ع: چھاتی سے سر لگا کے وہ بولی، کہ یا امام

چھاتی سے لپٹا لینا ۔ (ہ ۔ ب)

بے اختیار سینہ سے لگا لینا ۔

ع: لپٹا لیا چھاتی سے نواسے کو نبی نے

۲ ۔ انتہائی محبت کے باعث سینہ سے لپٹا لینا ۔

ع: لپٹا کے تجھے چھاتی سے جیسے قبلۂ عالم

چھاتی شق ہونا ۔ (ا ۔ ع)

سینہ پھٹ جانا ۔ بے حد صدمہ ہونا ۔

ع: غنچوں کے دھڑکنے لگے دل شق ہوئی چھاتی

چھاتی میں دم اٹکنا ۔ (ہ ۔ ع)

سینے سے اوپر سانس نہ ابھرنا ۔

ع: چھاتی میں دمبدم جو دم اس کا اٹکتا تھا ۔

چھاگل ۔ (ہ ۔ ا ۔ مذ)

مشکیزہ ۔ دیکھیے تصویر ۴۵

ع: پانی بھی چھاگلوں میں بہت رہ گیا ہے کم

چھاؤں میں ۔ (ہ ۔ ر)

سائے میں ۔ نیچے

ع: لاؤں دلھن کو بیاہ کے تاروں کی چھاؤں میں

چھاؤنی ۔ (ہ ۔ ا ۔ مو)

فوج کے رہنے کی جگہ

ع: سب چھاؤنی اجاڑ، محلے تباہ تھے ۔

چھپر کھٹ ۔ (ہ ۔ اسم ۔ مونث)

اعلیٰ قسم کا وہ پلنگ جس پر چھت گیری اور پوشش لگی ہو ۔

ع: شب کو تو چھپر کھٹ میں ہیں، تابوت میں دن کو

چھپنا ۔ (ہ ۔ ر)

پناہ لینا ۔

۱ ۔ صنعت مراعاۃ النظیر ۔
۲ ۔ ایہام ۔ ۳ ۔ حسن تعلیل

ع: چھپتی تھی سر جھکا کے کماں تیر کے تلے

چھپنے کو ۔ (ہ ۔ ر) جائے اُن کی تلاش میں

۱ ۔ حسن تعلیل ۔ ۲ ۔ صنعت ایہام
۳ ۔ صنعت مراۃ النظیر ۔

ع: چھپنے کو برق چاہتی تھی دامنِ سحاب

چھُٹ جانا ۔ (ہ ۔ م ۔ دی)

چھوٹ جانا ۔ نکل جانا ۔
(نکھنو) چھوٹ جانا ۔

ع: دیکھا حضور چھُٹ گیا پنجے میں آ کے شیر

۲۔ بچپن کا ساتھ چھٹ گیا اک دم میں ہے ستم

چھٹکارا ہونا۔ (ہ۔ع)

فرصت ملنا۔ خلاصی ملنا۔

میر صاحب نے اطمینان ہونا، کے معنی میں نظم کیا ہے

ع: آگے اکبر کے جو موت آئے تو چھٹکارا ہو۔

چھٹنا۔ (ہ۔ل)

چھانٹنا کا فعل لازم۔ کم ہونا۔ صفائی ہونا۔

ع: ہاتھ اڑتے تھے، شجر کوئی چھٹتا ہے جس طرح۔

چھدا ہوا گلا۔ (ہ۔عم۔دلی)

سوراخ دار گلا۔ زخم خوردہ گلا۔

ع: جو ناگلا چھدا ہوا اس نونہال کا۔

چھد جانا۔ (ہ۔عم۔دلی)

سوراخ ہو جانا۔

ع: برچھی سے جگر چھد گیا دشوار ہے جینا۔

چھدنا۔ (ہ۔عم۔دلی)

چھید ہونا۔

ع: مشکیزہ بھی تیروں سے چھدا زخم بھی کھائے

چھری چلنا۔ (ہ۔ر)

ذبح ہونا۔ بسمل ہونا۔ قتل ہونا۔

ع: ۱۔ سجدے میں چھری حلق مبارک پہ چلے گی۔

۲۔ بیٹی پہ چھری چل گئی، یا سید عالم

چھٹی کا دن۔ (ہ۔ر)

بچے کی پیدائش کا چھٹا دن جس روز ماں چھٹی کا نہان نہاتی ہے، وہ دن خوشی کا ہوتا ہے۔

ع: اب دن ہے چھٹی کا مجھے عاشور محرم

چھلاوہ۔ (ہ۔ا۔ند)

ہوا میں رہنے والا پرندہ۔

وہ پرندہ جو ایک جگہ نہیں ٹھہرتا۔ (استعارہ: گھوڑا)

ع: یہ چھلاوہ تھا کہ آندھی، پہ فرس تھا، کہ پرند

چھل بل۔ (ہ۔ص) گھوڑا

اچھل کود۔ اچک پھاند

ع: وہ رخش کی چھل بل، وہ ضیائے رخ تاباں

چھوڑ چلنا۔ (ہ۔ع)

رخصت ہو کر جانا۔ ہمیشہ کے لیے چھوڑ دینا۔

ع: میں تیری حمایت میں انھیں چھوڑ چلا ہوں

چھوٹوں۔ (ہ۔عم۔و) دلی

چھ کے چھ۔ چھ میں سب کے سب۔

س: پوتے چھٹوں، وحید زماں، فخر روزگار

یکتائے دہر پانچ بھتیجے، فلک وقار

چھیدنا۔ (ہ۔عم۔دلی)

مشک میں سوراخ کرنا۔

ع: چھیدا ہے جس نے مشک کو موجود ہے وہ تیر۔

۲۔ اکبر کا جگر چھیدوں گا نیزے کی انی سے

۳۔ کاٹنا۔

ع: چھیدیں گلا وہی یہ لعینوں کے جی میں تھا۔

چ۔ی

چھینٹیں۔ (ہ)

بوندیں

ع: انھیں چھینٹوں سے تو بیہوش کو ہوش آتا ہے

چیں بہ جبیں ہونا۔ (ا ر۔ع)

غصے کے سبب پیشانی پر شکنیں ہونا۔

ع: نا ہیں نہیں غصے سے اجل چیں بہ جبیں ہے۔

ردیف

ح - الف

حال غیر ہو جانا۔ (ا ر ۔ ع)

صورت بدل جانا ۔ بدحال ہو جانا۔

۔ چہرہ متغیر ہو جانا۔

ع : صدمہ سے حال سبطِ نبی غیر ہو گیا

ح - ب

حُبّ ۔ (ع ۔ ص)

محبت

ع : آنکھوں میں نشۂ مۓ حُبّ امام تھا ۔

حباب آب ۔ (ف ۔ مر)

پانی کا بلبلا

ع : ہستی کو حباب آب دیکھا ہم نے ۔

(زندگی کو حباب آب سے استعارہ کیا ہے)

حباب بننا ۔ (ار ۔ ع)

ادھر بنا ادھر زوال آیا ۔

۔ کچھ ابھرا اور حباب کی طرح بجھ گیا ۔

ے ہوا یہ کیوں ہیں تنگ مژگان بحر جہاں

جو بڑھ گیا کوئی قطرہ، تو کیا حباب بنا (سلام)

حباب میں ہوا ہونا ۔ (ار ۔ ع)

ناپائداری کی تشبیہ ۔

ع : دم ہے، مگر حباب میں ہو جس طرح ہوا ۔

حبابوں کے چھالے پڑنا ۔ (ار ۔ ع)

تشبیہ : حباب کو چھالوں سے تشبیہ دی ہے ۔

حباب چھالے کی شکل کا ہوتا ہے ۔ (حسن تعلیل)

ع : لیکن پڑے تھے پاؤں میں چھالے حباب کے

(صنعت حسن تعلیل)

حبابوں کے خیمے تپنا ۔ (تشبیہ) (ار ۔ ع)

حباب کو خیموں سے تشبیہ دی ہے ۔ انتہائی دھوپ

کے سبب حباب بھی انتہائی گرم تھے ۔

ع : خیمے جو تھے حبابوں کے تپتے تھے سب کے سب

ح - ج

حجاب آنا ۔ (ار ۔ ع)

شرمندگی ہونا ۔ شرمساری ہونا ۔ منہ چھپانا ۔

ے الٹا کے سب مرے مضموں پڑھے مرے آگے

مزہ تو یہ ہے کہ اس پر مجھے حجاب آیا

(سلام)

حجّت تمام کرنا ۔ (ار ۔ ع)

رفع جنگ کے لیے سمجھانا ۔

ع : گھوڑا بڑھا کے آپ نے حجت بھی کی تمام

۲ ۔ سمجھانا ۔ بجھانا ۔ دلیل اور برہان میں کوئی کسر چھوڑنا ۔

ے حیین اور طلب آب اے معاذ اللہ

تمام کرنے تھے حجت سوال آب تھا

حجت اللہ ۔ (ع ۔ ص)
وجودِ الٰہی کا ثبوت ۔
آنحضرت صلعم اور حضرت علی مراد ہیں ۔
ع : حجت اللہ کے فرزند پہ چلنے لگے تیر ۔

حجر ۔ (ع ۔ مذ)
حجر اسود ۔ دیکھیے تلمیحات
ع : رکن و مقام و باب و منا ۔ زمزم و حجر

ح ۔ ر

حرب (ع)
جنگ ۔ لڑائی ۔ (دمِ حرب) لڑائی کے وقت
ع ، دکھلائے دمِ حرب ہنر شیر خدا نے

حرم ۔ (ف ۔ ا ۔ مذ)
گھر کی بیبیاں ۔ پردہ دار عورتیں ۔ اہلِ بیت ۔
ع : فضہ پکاری اے حرم شاہ قلعہ گیر
۲ ۔ روتے تھے حرم، شکر خدا کرتے تھے حضرت

حرمِ پاکِ مصطفےٰ (ف ۔ ص ۔ مر)
آنحضرت صلعم کے گھر کی طاہر و مطہر بیبیاں ۔
ع : لو الوداع، اے حرمِ پاکِ مصطفےٰ

حرم سرا ۔ (ف ۔ ص)
عورتوں کے رہنے کا مکان ۔ اندرونِ خانہ
زنان خانہ ۔
ع : نکلا حرم سرا سے دو عالم کا بادشاہ

حرمِ لم یزلی ۔ (ع ۔ کلمہ)
خداوند عالم کا حرم ۔ مراد : خانۂ کعبہ
ع : پروانۂ شمع حرمِ لم یزلی تھے ۔

حرم میں جانا ۔ (ار ۔ ب)
اہلبیت کے پاس جانا ۔ خیمہ میں جانا ۔
ع : فرماکے یہ حرم میں گئے شاہِ بحر و بر

حُرمت ۔ (ع) عزت
ع : حرمت ہو ترے ہاتھ امامِ ازلی کی
۲ ۔ آبرو ۔
حرمت ترے محبوب کی دنیا میں بڑی ہو

ح ۔ ز

حُزن سے قرآن پڑھنا ۔ (ار ۔ ب)
غمگین ۔ تاثر کے لہجے میں قرآن کی تلاوت کرنا
(حُزن ۔ غم و رنج) ۔
ع : پڑھتا تھا کوئی حُزن سے قرآں کوئی دعا

ح ۔ س

حُسام ۔ (ع ۔ ا ۔ مو)
تلوار
ع : یہ کہہ کے آئے فوج پہ تولے ہوئے حُسام

حسام تول کے آنا ۔ (مح)
میان تلوار سے نکال کر حملہ کے لیے آنا ۔
ع : یہ کہہ کے آئے فوج پہ تولے ہوئے حسام

حُسام کا اُگلنے لگنا ۔ (مح)
تلوار کا نیام سے خود بخود باہر نکلنے لگنا ۔
ع : کانپے یہ غیظ سے کہ اُگلنے لگی حُسام

حسرت رہ جانا ۔ (ار ۔ مح)
تمنا دل ہی میں رہ جانا ۔
ع : بہنوں کو نیگ لینے کی حسرت ہی رہ گئی

حسرت و دردا ۔ (ف ۔ کلمۂ تاسف فجائیہ)
افسوس، صد افسوس ۔
ع : واحسرتا و دردا کہ وہ آغاز یہ انجام

حسنِ بہارِ باغ جوانی ۔ (ف ۔ مر)
ع : حسنِ بہارِ باغِ جوانی کو دیکھنا

حُسنِ صوت ۔ (ف ۔ مر)

آواز کا حسن ۔

ع: یہ حُسنِ صوت اور یہ قرأت یہ شدّ و مد

۲ ۔ خوشں آواز ۔ حسین آواز رکھنے والے ۔

ع: کانوں کو حُسنِ صوت سے حظ بر ملا ملے ۔

ح ۔ ش

حشر بر پا ہونا ۔ (ار ۔ مح)

استعارہ: قیامت آجانا ۔ زمانہ تہ و بالا ہوجانا ۔

ع: بر پا ہو جب یہ حشر تو کیا دل کو کل پڑے

ح ۔ ص

حصّہ ہونا ۔ (ار ۔ مح)

حق ۔ وَرثہ ۔ وَراثت

ع: شیر خدا کے بعد یہ حصّہ اسی کا ہے

ح ۔ ض

حضرت نے ۔ (کلمۂ تخاطب ــــ جمع حاضر)

آپ نے

ع: حضرت نے بھی چھوڑا جو بہن کو تو ستم ہے

حضرتِ باری (ار) خداوند عالم ۔

ع: ہر نخل بر و مند ہے ، یا حضرتِ باری

حضرتِ داؤد ۔ نبی اللہ ۔

دیکھیے تلمیح ۔

ع: گویا ہے لحن حضرتِ داؤد با خرد

حُضورِ شاہ آگیا ۔ (ار ۔ ب)

حاضر ہوگیا ۔ سامنے آگیا ۔

ع: حضورِ شاہ پھر آیا کہاں سے حُرِ شہید

حضور کرامت ظہور ۔ (ف ۔ مر)

امام حسین ۔ سرچشمۂ کرامت و اعجاز

ع: روکی سپر حضور کرامت ظہور پر

حضور میں آنا (ار ۔ مح)

خدمت میں حاضر ہونا ۔

ع: عباس آئے ہاتھوں کو جوڑے حضورِ شاہ

حضور میں لے آنا ۔ (ار ۔ مح)

سامنے لاکر پیش کرنا ۔

ع: زینب انھیں لے آئیں حضورِ شہ ذیجاہ

ح ۔ ظ

حظ ۔ (ع ۔ ص)

لطف ۔ لذّت ۔ ذائقہ ۔ مزہ

ع: کانوں کو حُسنِ صوت سے حظ بر ملا ملے

ح ۔ ق

حق آگاہ ۔ (ف ۔ ص)

سچائی اور صداقت کے معارف ۔

ع: پر سب وحید عصر و حق آگاہ و خاکسار

حق رفاقت ادا کرنا ۔ (ار ۔ ب)

دوستی و محبّت دکھانا ۔ حقوق ادا کرنا ۔

ع: اس وقت کون حق محبّت کرے ادا ۔

حق سِرّہٗ ۔ (ع ۔ کلمہ)

اس کے بھید اور اسرار حق ہیں ۔

اس کی جو مصلحت ہو، وہ درست ہے

ع: کوکو کا شور، نالۂ حق سِرّہٗ کی دھوم

حق شناس ۔ (ف ۔ ا ۔ مذ)

خدا کی معرفت رکھنے والے ۔

ع: غازی ہیں، سرفروش ہیں، اور حق شناس ہیں ۔

حقِ غلامی ادا کرنا ۔ (اد ۔ مح)

فرائض اور حقوق کو پورا کرنا ۔ فرض کی تعمیل کرنا ۔

ع: وہ دن ہو، کہ ہم حقِ غلامی سے ادا ہوں

حق کا ذکر ہونا ۔ (اد ۔ ب)

اللہ اللہ کرنا ۔ اطاعتِ الٰہی کرنا ۔ ذکرِ خدا کرنا۔

ع: سجدے ہیں، اور دعائیں ہیں اور حق کا ذکر ہے

حق میں ۔ (اد ۔ ر)

واسطے ۔ لیے ۔ متعلق ۔

ع: کچھ حق میں اس کنیز کے فرما کے جائیے ۔

حق میں سم ہونا (اد ۔ مح)

زہر ہونا ۔

ع: شبیرؑ کی شہادت تھی مرے حق میں ہوئی سم

حق نما ۔ (ف ۔ اسم فاعل)

اللہ کی طرف ہدایت کرنے والا ۔ والی

ع: وہ حق نما تھی، کفر کی بستی سے کیا اسے

حقِ نمک بندگی اور خدمت کا حق ادا کر دینا ۔

ع: حقِ نمک جو تھا وہ ادا کر کے مر گئے ۔

حقّا ۔ (ع ۔ کلمہ)

حقیقتاً ۔ حق یہ ہے ۔ صحیح بات یہ ہے ۔

ع: حقّا کہ افصح الفصحا ہے انھیں کا جد

۲۔ حقّا کہ ولی تھے، وہ ولی تھے، وہ ولی تھے ۔

۳۔ حقّا تھی موجِ رحمتِ حق جس کی ہر طناب

ح ۔ ل

حلقے ۔ (ع ۔ ا ۔ اد ۔ جمع)

زرہ کی کڑیاں

ع: حلقے تھے جتنے، اتنے ستارے چمک گئے

حِلم ۔ (ع ۔ س ۔ م) بردباری

ع: کیا حلم تھا، کیا زہد تھا، کیا ہمتِ عالی

ح ۔ م

حمدِ کبریا ۔ (اللہ کی تعریف)

خداوند عالم کی ثنا و صفت سے متعلق ہو ۔

ع: نعتِ نبی کہیں تھی، کہیں حمدِ کبریا ۔

حمد و ثنا ۔ (اد ۔ ر)

ثنا پڑھنا ۔ خدا کی تعریف و توصیف کرنا ۔

ع: آخر ہے رات حمد و ثنائے خدا کرو

حمزہ ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) دیکھیے تلمیح

حضرت حمزہ ۔ علمدارِ لشکرِ اسلام ۔

آنحضرت صلعم کے چچا ۔

ع: حمزہ کو جنگ کے ہنر ایسے نہیں ہے ۔

۲۔ فخرِ حمزہ سے نمودار تھا جعفر کا شرف

۳۔ حمزۂ عصر کوئی، مالکِ اشتر کوئی

ح ۔ و

حواس ہونا ۔ (اد ۔ ب) ہوش ہونا ۔ طاقت ہونا

ع: غش کھا کے اب میں گرتی ہوں مجھ میں حواس

حوالہ کرنا ۔ (اد ۔ ر) سونپنا ۔ سپرد کرنا

ع: مجھ پر حوالے کرتے ہیں گر شاہِ خوش خصال

حوالے ہونا ۔ (مح) سپرد ہونا

ع: یاد ہے یہ سادات کا گھر تیرے حوالے

سب ہیں مرے دریا کے گہر تیرے حوالے

حورِ عین ۔ (ع ۔) عین، عیناکی جمع ۔

بڑے بڑے بالوں والی حسین آنکھوں والی سرخ و سفید عورتیں ۔

ع: پردے پھٹے، رنگ پردۂ چشمانِ حورِ عین

حوریٔ جناں ۔ (ف ۔ م ۔ س) جنّت کی حور

میر انیس کے علاوہ اور کسی شاعر نے "حوری"

نظم نہیں کیا۔ (تشبیہ)

ع: پرچم تھا، بال کھولے تھی یا حور ئی جناں

ح - ی

حیات کا نقشہ بدل جانا۔
زندگی کا منظر ختم ہو گیا
ع: مُردہ ہوئے حیات کا نقشہ بدل گیا

حیدر۔ (ع - ا - مذ) پھاڑ کھانے والا

حضرت علی کا اسم مبارک۔ حضرت علی
ع: گویا کہ تھی غلاف میں حیدر کی ذوالفقار
۲۔ حیدر کے پانچ لال تھے، رووں گے کسے
۳۔ امداد ترا کام ہے یا حضرت صفدر

حیلہ گری۔ (ف - ص)
مکاری۔ چالبازی۔ گھات لگانا۔ داؤ لگانا۔
ع: سب حیلہ گری عہد شکن بھول گئے تھے۔

ردیف

خ - الف

خاتم - (ع - اسم - مونث)

مہر - انگوٹھی -

ع، یہ مہر سلیماں ہے یہ خاتم ہے نبی کی -

۲- خاتم پہ جیسے دُرِ نجف کا نگیں چڑھا -

خاتم سے نگیں گرنا - (ار - خ)

انگوٹھی سے نگینہ گر جانا -

استعارہ - گھوڑے سے سوار کا گرنا -

ع: خاتم سے نگیں گر گیا زیں ہو گیا خالی -

خاتونِ روزگار - (ف - ص)

دنیا کی باعزت خاتون -

ع: گھر مٹ گیا، گزر گئیں خاتونِ روزگار

خاتمہ بالخیر ہونا - (ار - ح)

راہِ خدا میں جان نثار کرنا

ع، تا ظہر سب کا خاتمہ بالخیر ہو گیا

خاتمہ بخیر ہونا - (ار - ح)

نیکی پر مرنا -

۲- جب خاتمہ بخیر ہوا فوج شاہ کا

خاتمۂ فوج ہو جانا - (ار - ب)

تمام فوج شہید ہو جانا قتل ہو جانا -

ہنگام ظہر خاتمۂ فوج ہو گیا -

خادم دیرینہ - (ف - ص)

ہمیشہ کا خادم - ابدی خدمت گار

بچپن سے خدمت کرنے والے

ع: عاشق - غلام - خادم دیرینہ، جاں نثار

خادمان - (ف)

خادم کی جمع خادمان

ع: ڈیوڑھی پہ خادمان محل کی ہے یہ پکار

خاصان خدا - (ع - ف - مرکب)

اللہ کے مقرب اور مخصوص بندے -

ع: خاصان خدا ممتحن جور و جفا ہیں -

خاصانِ خدا - (ف - م)

اللہ کے مخصوص اور نیک بندے

ع: صابر انھیں کہتے ہیں، یہ خاصانِ خدا ہیں -

خاصانِ رب - (ف - مرکب)

اللہ کے مخصوص بندے -

ع: کس کس دلاوری سے وہ خاصانِ رب لڑے

خاطر - (ار - روزمرہ)

واسطے - لیے

ع: باغ جنّت تیری خاطر، کربلا میرے لیے (سلام)

۲- (ع)

خوشی - دلدہی - پاس - لحاظ -

ع: نانا کی طرح خاطر اُمّت تھی زیادہ -

۴- (ار)

لیے - واسطے -

نیت - دلی منشا

ع: آئے تھے یاں اترنے کی خاطر امام دہر.

خاطر- (ار - ر)

واسطے - لیے

ہ جگہ مول لی ہے مزاروں کی خاطر

زمیں پر شہ دیں نشاں کھینچتے ہیں (سلام)

خاطر پر غبار ہونا۔ (ار - ع)

دل مکدر ہونا۔ دل میلا ہونا۔

ع: اس بن کی خاک سے مری خاطر پہ ہے غبار

خاطر شگفتہ ہو جانا- (ار - ع)

ہ دل کی کلی کھل جانا۔ دل کی مراد بر آنا

خاطر شگفتہ ہوگئی اور دل ہے باغ باغ

خاطر ناشاد۔ (ف - مر)

نامراد دل مضطرب طبیعت

ع: وہ اضطراب خاطر ناشاد، کہ الاماں

خاک۱- (ار - ا - مو)

مٹی - خمیر

ع: شاید ہماری خاک۱ اسی بن کی خاک ہو.

زمین (ف)

۲- آئی تھی باد تند فرس بن کے خاک پر.

۳-

خمیر- فطرت

ع: الفت ہماری خاک۱ کو ہے یاں کی خاک سے

خاک اڑانا۔ (ار - ع)

ماتم کرنا۔

ع: پہنچی جو گلستاں میں صبا خاک اڑاتی

۲- چاروں طرف پانی نہ ہونے کی وجہ سے خاک اڑ رہی تھی۔

ع: اڑتی تھی خاک خشک تھا چشمہ حیات کا

(ار - روزمرہ)

۳- آندھی میں خاک اڑتی تھی گھوڑوں کی گشت سے۔

۴- ساحل پہ خاک اڑتی ہے اللہ کس قدر۔

خاک اڑانا۔ (ار - ع)

ع: سر پر اڑاؤ نہ یہ ہوا اس سرزمیں کی خاک۔

خاک بسر ہونا۔ (ار - پ)

سر پر خاک ڈالے ہونا

ع: ہم خاک بسر روتے ہوئے لاشوں پہ جائیں

خاک ڈال لینا۔ (ک - ع)

غمزدہ اور سوگواروں کی شکل بنا لینا۔

ع: اور ڈال لی پیراہن پر نور پہ کچھ خاک

خاک کو خاک سے الفت ہونا۔ (ار - ع)

ہ کند ہم جنس با ہم جنس پرواز

ہر جنس اپنے اصل سے محبت کرتی ہے۔

ہ خاک کو ہے خاک سے الفت تڑپتا ہوں انیس

کربلا کے واسطے میں، کربلا میرے لیے (سلام)

خاک میں بال اٹنا۔ (ار - پ)

بالوں پہ خاک پڑی ہونا

علامت غم والم و ماتم۔

ع: آنسو ہیں رواں خاک میں سب بال اٹے ہیں

خاک میں خاک مل جانا۔ (ار)

مٹی میں مٹی مل جانا

دو ہمجنسیں یکجا ہو جانا

ع: خاک پسر فاطمہ میں اُن کی ملی خاک

خاک ہونا۔ (ار - بول چال)

مٹی میں مل کر مٹی بن جانا ۔ برباد ہو جانا

ع: خاک ہونے کو یہ مُشتِ استخواں پیدا ہوئے

۲۔ (ار۔ خ)

بے حقیقت اور بے وقعت ہونا۔

ع: یہ آبِ نہر خاک ہے اپنی نگاہ میں۔

خاک ہو جانا۔ (ار۔ ع)

خاک میں مل جانا۔

مرجانا۔ نیست ہو جانا۔

ہر نفس آئینۂ دل سے یہ آتی ہے صدا
خاک تو ہو جا تو حاصل ہو جلا میرے لیے (سلام)

(مسئلہ تصوف)

خالِ معنبر۔ (ع۔ ف۔ مر۔ ص)

عنبریں خال۔ رخسار کا تل ۔

لکھی شہ کے خالِ معنبر کی مدح (سلام)
قلم نے ہمیں نکتہ داں کر دیا

خالِ سیاہ۔ (ف۔ ا۔ مد)

کالا تل

ع: کیا دخل نورِ حسن میں خالِ سیاہ کو

خاموشی۔ (ار۔ ص)

کہدے کوئی عیب جو سے سرگوشی میں
ڈھنپ جاتے ہیں سب عیب خطاپوشی میں
دامن ہے چراغِ فکر کو جنبشِ لب
یہ شمع ضیا دیتی ہے خاموشی میں

(رُباعی)

خانماں خراب۔ (ف۔ ص)

تباہ حال ۔ بے سروسامان۔

ع: نکلا یرے سے حرملۂ خانماں خراب

۲ (کلمۂ بددعا)

تیرا گھر بار مال و اسباب تباہ ہو۔

ع: فرماتے تھے حسین کہ او خانماں خراب

۳۔ تباہ و برباد ہو جانے والا۔ کنایۃً: ہیچ

ع: اب اپنی قبر بھی اے خانماں خراب بنا۔

خانہ بربادیٔ سادات۔ (ف۔ مر)

سادات کے خاندان کی تباہی۔

ع: خانہ بربادیٔ سادات کا غم ہے مجھ کو

خانہ زاد۔ (ف۔ ص)

گھر کا پرورش یافتہ ۔

ع: خوش خو تھا، خانہ زاد تھا دلدل نژاد تھا۔

خاور۔ (ع۔ ا۔ مد)

مشرق

مشرق و مغرب

ع: چشمِ شہ خاور میں پھرے رہتے ہیں آنسو۔

خاوری۔ (ار۔ ی۔ نسبتی)

(خورشید خاوری) مشرق و مغرب

۲۔ مشرقی یا مغربی ۔ مشرق میں یا مغرب میں۔

ع: وہ صبح اور وہ جلوۂ خورشید خاوری۔

خ ۔ ب

خبر پانا۔ (ار۔ ب)

خبر ملنا۔ اطلاع ملنا۔

ع: یکبار خبر آنے کی شبیر نے جو پائی۔

خبر پوچھنا۔ (ار۔ ع)

خبر لینا۔ سر پر دستِ شفقت پھیرنا۔

ع: تم مرگئے، پوچھے گا خبر کون ہماری

خبر دینا۔ (ار۔ بھ)

پیغام سنانا۔ سنائی سنانا

ع: دیتے ہوا پنے مرنے کی پیارو مجھے خبر

خبر لانا۔ (ار۔ مح)

۱۔ پہنچنا۔ ۲۔ کاٹنا

ع: چمکی سوار پر تو خبر لائی تنگ کی۔

۲۔ (ار۔ مح)

بیان کرنا۔ حالات بتانا۔ حالات نظم کرنا۔

ع: خیبر کی خبر لائے مری طبع اولوالعزم

خبر لینا۔ (ار۔ مح)

خبرگیری کرنا۔ خیریت لینا۔ خیریت پوچھنا۔

ع: اللہ تو نے آن کے اب لی مری خبر

خبردار۔ ہوشیار۔ (کلمۂ تاکید)

ع: آتے ہیں اب حضور، خبردار، ہوشیار

خ ۔ ج

خجالت سے گڑ جانا۔ (ار۔ مح)

(مح) شرم سے گڑ جانا۔ شرمندہ ہوجانا۔ سر جھک جانا۔

ع: قامت کے آگے سروِ خجالت سے گڑ گئے

خ ۔ ت

ختم ہوجانا۔ (ار۔ روزمرہ)

دارومدار ہونا۔ منحصر ہونا۔ انحصار ہونا۔

ع: کام اس سے جو لینا ہے وہ ہے ختم اسی پر۔

ختم رسل۔ (ع۔ صفا)

ختم المرسلین۔ آنحضرت صلعم

ع: یا ختمِ رسل گودھ مقصود مبارک۔

ختم مرسلین۔ (ع۔ ف۔ مر)

آنحضرت صلعم۔

ع: فرما کے یہ بڑھا پسرِ ختم مرسلیں۔

خ ۔ د

خدا بخشے۔ (ار۔ ر) (دعائیہ کلمہ)

اللہ اُن کو جنت میں مقام اعلیٰ عطا فرمائے

ع: خدا بخشے، ابھی کیا عمر تھی ان مرنے والوں کی۔

خدا دکھائے۔ (عو دعائیہ کلمہ)

اللہ کرے۔ خدا وہ دن لائے۔

ع: جلدی شب عروسیٔ اکبر خدا دکھائے

خداشناس۔ (ف۔ مر)

معرفت الہٰی کے متوالے۔

ع: یہ سن کے بستروں سے اٹھے وہ خداشناس

خدا کی شان۔ (ار۔ بول۔ چال)

۱۔ اظہارِ نعمت کے وقت بولتے ہیں۔

۲۔ اللہ کی شان ہی شان ہے۔

ع: پانی میں آگ، آگ میں پانی خدا کی شان

خدا کی فوج۔ (ار۔ ص) صنعت ایہام

نیک بندوں کا لشکر۔ صالحین اور نیکوں کی فوج۔ استعادہ امام حسین کا لشکر۔

ع: جاتی ہے کس شکوہ سے رَن میں خدا کی فوج

خداوند جہاں۔ (ع۔ مر)

مالک کون ومکان۔ دنیا کے مالک و سردار

مراد: امام حسین

ع: اے خداوند جہاں، حضرتِ قنبر تھے کون

خدنگ۔ (ف۔ ہتھیار)

دیکھیے تصویر ۲۹

ع: یوں تھے خدنگ، ظل الٰہی کے جسم پر

خدنگ۔ (ف۔)

تیر

ع: لشکر شام سے پیہم چلے آتے ہیں خدنگ

خدنگ ۔ (ف ۔ اسم)

ایک درخت کا نام ۔ جس کی لکڑی کے تیر اچھے ہوتے ہیں ۔ مجازاً ۔ تیر

ع: ایک صف سے تیغیں چلتی تھیں اور ایک سے خدنگ

خدیوزمیں ۔ (ف ۔ ا ۔ مذ)

خداوند زمین ۔ مالک دنیا ۔

ع: گویا کہ آسماں پہ خدیو زمیں چڑھا (استعارہ)

خ ۔ ذ

خَذَفْ (ع ۔ ا ۔ مذ)

ٹھیکری ۔ کنکری ۔

ع: الماس سے بہتر یہ سمجھتے ہیں خذف کو ۔

خ ۔ ر

خراج ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ)

محصول ۔ باج ۔ زمین یا ملک یا مقام کا محصول

ع: قیمت ہے اس کی شام کا اور روم کا خراج

خرام ۔ (ف ۔ ص)

(تشبیہ) چلت ۔ پھرت

ع: سارا چلن خرام میں کبک دری کا ہے ۔

خرمن ہستی ۔

ہستی ۔ وجود

ع: دم میں جلا کے خرمن ہستی چلی گئیں ۔

خروش ۔ (ف ۔ ص)

شور

ع: سر پیٹتے ہیں عاشق سرور بصد خروش ۔

خ ۔ ز

خزاں آنا ۔ (ار ۔)

لٹ جانا ۔ برباد ہو جانا ۔

ع: گلزار محمدؐ پہ خزاں آج ہے آتی ۔

خزاں کے دن ۔ (ار ۔ ب)

تباہی کے دن ۔ قتل کا دور ۔ عہد ۔

ع: اللہ رے خزاں کے دن اس باغ کی بہار

خزاں کے دن باغ میں بہار آنا ۔

بربادی اور قتل کے روز خوشی کی لہریں ۔

پھر دن پر خوشی کے آثار نمایاں ہونا ۔

ع: اللہ رے خزاں کے دن اس باغ کی بہار

خزاں میں بہار ہونا ۔ (ار ۔ ب)

ویرانی میں بھی آبادیاں مضمر تھیں ۔

سرسبز تھے درخت، زمیں لالہ زار تھی
ماتم میں اک سماں تھا، خزاں میں بہار تھی

خ ۔ س

خس خانۂ مژہ ۔ (ف ۔ مر)

تشبیہ: پلکوں کو خس خانہ کہا ہے ۔

ع: خس خانۂ مژہ سے نکلتی نہ تھی نظر ۔

خسرو خاور ۔ (ار ۔ ف ۔ مر)

کنایہ: سورج

ع: لرزہ جو تن خسرو خاور میں اگر تھا ۔

خسیس ۔ (ع ۔ ص)

۱ ۔ بخیل ۔

۲ ۔ ذلیل ۔ کمین

ع: بے آبرو، خسیس، ستمگر، دنی، بخیل ۔

خ ۔ ش

خشکیدہ ۔ (ف ۔ اسم مفعول)

خشک اور سوکھے ہوئے۔

ع: خشکیدہ ہونٹ، موئے مژہ آنسوؤں سے تر

خشمگیں۔ (ف۔ ص)

غصہ ور۔

ع: گھر گھر کے صورت اسد خشمگیں لڑے

خشم گیں۔ (ف۔ ص)

غصہ ور۔

ع: رویاہوں کی صفوں پہ چلے شیر خشم گیں

خشمناک۔ (ف۔ ص)

غصے میں بھرا ہونا۔

ع: سبزے[1] میں دب کے بیٹھے ہیں دو شیر خشمناک

خ۔ ض

خضر کی حیات ملنا۔ (کنایہ)

کبھی موت نہ آنا۔

ع: پھر خضر کی حیات ملی گر تو موت ہے۔

خضر و مسیحا۔ (دیکھئے تلمیح)

استعارہ: حضرت خضر پیغمبر جو زندہ ہیں حضرت عیسیٰ۔

ء اس وقت اگر خضر و سلیماں ہوتے
دو چار گھڑی بھی زیست مشکل ہوتی (رباعی)

خضوع و خشوع۔ (ع۔ ا۔ مذ)

خضوع۔ عاجزی و انکساری۔

خشوع۔ نگاہیں نیچی کرنا (رکھنا)

خم گردنیں نفیس سب کی خضوع و خشوع میں۔

خ۔ ط

خط ابیض۔ (ف۔ مر)

کنایہ: صبح۔ روشنی کی کرن۔ صبح کی روشنی کی شعاع

ع: ناگاہ چرخ پر خط ابیض ہوا عیاں۔

خطِ سبز۔ (ف۔ ار)

جوانی کا آغاز۔

ع: آغاز خطِ سبز کا انجام یہی تھا۔

خطِ شعاعی۔ (ع۔ ف۔ ص)

کرنوں کے خطوط شعاعیں۔ کرنیں۔

ع: نور اظہار ہوئی خطِ شعاعی کی جو تنویر۔

خطِ عفو کھینچنا۔ (ار۔ مح)

جرم سے بری کر دینا۔ فردِ جرم کو کاٹ دینا۔

ء کہا حُر سے شہ نے گناہوں پہ تیرے
خطِ عفو اے مہماں کھینچتے ہیں۔

خط و خال۔ (ف۔ ا۔ مذ)

مسیں۔ داڑھی مونچھ۔

ع: رخ صاف صاف جن پہ نمایاں نہ خط و خال

خطا پوشی کرنا۔ (ار۔ ب)

عیب و گناہ کو چھپانا۔

ع: ڈھنپ جاتے ہیں سب عیب خطا پوشی میں

خطا سے بری رہنا۔ (ار۔ ب)

قصور وار نہ رہنا۔ خطاوار نہ ہونا۔

ع: مجرم وہی رہا، یہ خطا سے بری رہی۔

خطا ہے۔ (ار۔ ر)

قصور ہے۔ گناہ ہے۔

ع: یہ کیا خطا ہے زوجِ نبی سے کرو حجاب

خطا و ختن۔ (ع۔ ا۔ مذ)

دونوں شہروں کے نام ہیں جہاں کے
ہرن کا مشک بہت اچھا ہوتا ہے
خطا و ختن کہہ کر مشک مراد لیا ہے۔
(صنعت حسن تعلیل)

ع: جس کے ہر ایک مد پہ خطا و ختن نثار

---

[1] انیس نے آنکھوں کو شیر خشمناک اور سبزے کو ابروؤں سے استعارہ کیا ہے۔

خطاب کرنا۔ (ار۔ ر)

عرض کرنا۔ متوجہ ہونا۔

ع: منہ کرکے سوئے قبر علی پھر کیا خطاب۔

خ۔ ف

خفتگانِ مرقد۔ (ف۔ مر۔ ص)

مرحومین قبروں میں سونے والے۔ دفن ہو جانے والے۔

سہ بے رنج ہیں خفتگان مرقد۔
کیسے راحت سے سو رہے ہیں۔ (سلام)

(گویا کہ مرنے کے بعد ہی آدمی کو چین ملتا ہے۔)

خ۔ ل

خلاف وعد۔ (ف۔ مر)

وعدہ خلافی۔

ع: زیبا دلاوروں کو نہیں ہے خلاف وعد

خُلد۔ (ع۔ ا۔ مذ)

بہشت۔ ایک مخصوص جنت کا نام۔

ع: ساری خوشی یہ ہے کہ بس اب خلد میں چلے۔

خُلد سے نکلنا۔ (ار۔ ر)

جنت سے آنا۔ تشریف لانا۔

خلد سے شیرِ خدا نکلے ہیں، اللہ اللہ

خلفِ بوتراب۔

حضرت علی کے بیٹے۔ امام حسین سے مراد ہے۔

ع: طاری ہوا غضب، خلف بوتراب پر۔

۲۔ (ع۔ م)

بوتراب، حضرت علی کی کنیت۔
حضرت علی کے بیٹے
مراد۔ امام حسینؑ

ع: اک عید ہو گئی خلف بوتراب کو۔

خلل ہونا۔ (ار۔ ر)

رکاوٹ ہونا۔ کمی ہونا۔

ع: ہمت میں فرق کچھ نہ شجاعت میں ہے خلل

خلیل۔ (ع۔ ا۔ مذ)

دیکھئے۔ تلمیح

ع: کہدوں تو خوان لیکے خود آئیں ابھی خلیل

خ۔ ن

خنجرِ بُرّاں۔ (ع۔ ف۔ مر۔ ص)

تیز خنجر۔

ع: کہیں تلوار۔ کہیں خنجرِ بُرّاں تو کہیں ڈھال۔

خنجر گزر جانا۔ (ار۔ ع)

خنجر چل جانا۔ خنجر سے کٹ جانا۔ آر پار ہو جانا۔

ع: یہ کہتے تھے کہ حلق سے خنجر گذر گیا۔

خ۔ و

خواب کا سفر کرنا۔ (ار۔ ع)

نیند اڑ جانا۔ بیدار ہو جانا۔ نیند کا خمار اتر جانا۔
جاگ اٹھنا۔

ع: اور دیدۂ مردم سے سفر کرنے لگا خواب

خواب میں بھی خیال رہنا۔ (ار۔ ع)

ہر وقت تصور میں رہنا۔

ع: رہتا تھا خواب میں بھی اسی دشت کا خیال

خواہانِ آبرو ہونا۔ (ف۔ مر)

عزت اور آبرو ملنے کے خواہشمند۔

(میر انیس نے یہ ع بالکل برعکس معنی میں نظم کیا ہے)

سہ زینب نے عرض کی کہ مجھے ہے یہ آرزو
دونوں نثار آپ پہ ہوں میرے رو برو
بچ جائے جان آپ کی، یا شاہ نیک خو!
ہیں طالبِ ثواب، یہ خواہان آبرو

خواہانِ جواہر۔
کنایہ: اعلیٰ کلام اور اشعار کا دلدادہ۔
جواہرات کا دلدادہ۔
ع: دیکھے اسے، ہاں ہے کوئی خواہانِ جواہر۔

خواہاں نہ ہونا۔ (ار۔ب) اپنے کلام کی طرف اشارہ ہے۔
چاہنے والا نہ ہونا۔ سمجھنے والا نہ ہونا۔
ع: خواہاں نہیں یاقوتِ سخن کا کوئی گو آج۔

خواہاں ہونا۔ (ار۔ بول چال)
ضرورت مند ہونا۔ خواہش مند ہونا۔
ع: خواہاں تھے زہر گلشن زہرا جواب کے

خواہر۔ (ع۔ا۔مو)
ہمشیر۔
ع: اُس وقت شہ دیں نے سنی زاری خواہر

۲۔ (ع۔ا۔مو)
بہن
ع: جس خواہر دل خستہ کا ہو ایک ہی بھائی

خواہر امام۔ (ف۔ا۔مو)
امام حسین کی بہن حضرت زینب۔
ع: روتی تھی تھامے چوب علم خواہر امام

خوبرو۔ (ف۔ص)
حسین معشوق (استعارہ: تلوار)
ع: جیسے کنار شوق سے ہو خوبرو جدا

خود پسند۔ (ف۔ص)
مغرور۔ اپنے پر گھمنڈ کرنے والا۔
ع: نیزہ ہلا کے شاہ پہ آیا وہ خود پسند

۲۔ (ف۔ص)
اپنے کو بڑا اور بہادر سمجھنے والا۔
متکبّر۔
ع: اُدھر جھڑکی کہ ہوش اُڑے خود پسند کے۔

خودرومی۔ (ع۔ف۔مر)
روم کا بنا ہوا فولادی خود مشہور ہے۔
سپاہیوں کی فولادی ٹوپی
ع: خودرومی کی جو ضو تا بفلک جاتی تھی۔

خودِ سر۔ (ف۔ا۔مذ)
فولادی ٹوپی۔ ۔ خود۔ دیکھئے تصویر ۴۴
ع: شوکت میں رشک تاج سلیماں تھا خودِ سر

۲۔ خُودسر۔ (ف۔اسم)
مغرور۔ سرپھرا۔
ع: آراستہ کرتا تھا ہر اک خودسر و خودکام

خوردسال۔ (ف۔ص)
بچّہ۔ چھوٹا سا بچہ۔
ع: ماتم اُدھر جواں کا، ادھر خوردسال کا

خوش اطوار۔ (ار۔ص)
خوشخو۔ نیک عادات۔
ع: باندھے ہوئے عمّامے سروں پر وہ خوش اطوار

خوش اطوار۔ (ف۔ار۔ص)
دل کے پاک۔ پاک وصاف روح رکھنے والے۔
ع: خوش باطن و آگاہ دل و صاحب ادراک

خوش بیانی۔ نفاست بیان۔ فصیح و بلیغ کلام۔
بلبل یہاں آ کے خوش بیانی سیکھے۔

خوشخو۔ (ف۔ص) (گھوڑا)
نیک عادت۔ ہنس مکھ۔
ع: خوش خو تھا، خانہ زاد تھا، دلدل نژاد تھا۔

۲۔ (ف۔مرکب۔مذ)
نیک صفات والا۔
ع: کچھ مرگ سے چارہ نہیں اے بانوے خوشخو

خوش طریق ہونا۔
نیک راستہ والے ہونا۔

ع: پیر و امام کے تھے نہ کیوں خوش طریق ہوں

خوش فکر۔ (ف۔ مر۔ ص)

نیک تدبیریں کرنے والے۔

ع: خوش فکر و بذلہ سنج و ہنرپرور و غیور

خوش قدم۔ (ف۔ ص)

ہلکی چال۔ بن بن کے قدم رکھنا۔

ع: تھم کر ہوا چلی، فرسِ خوش قدم بڑھا۔

خوش نغمہ۔ (ف۔ ص)

خوش آواز

ع: تھی بلبل خوش نغمہ گلوں کو یہ سناتی

خوشا۔ (الف ندائیہ ہے ف۔ کلمہ تحسین)

کیا کہنا۔ واہ واہ۔ سبحان اللہ۔ خوب۔

ع: مجلس کا زہے نور، خوشا محفل عالی

خوشا حال۔ (کلمۂ دعائیہ)

انجام بخیر ہو۔ خوش رہو

ع: اے خوشا حال، خدا سب کا کرے نیک انجام

خورشید اترنا۔ (ار۔ مح)

استعارہ: سورج گھر میں اترنا۔ رونق آنا۔ فرزند پیدا ہونا۔ بیٹے کی ولادت ہونا۔

ع: خورشید اترتا ہے شہنشاہ کے گھر میں

خورشیدِ مشرقین۔ (ع۔ ف۔ مر)

مشرق و مغرب کا سورج۔ آنکھوں کی روشنی۔

استعارہ: جناب عباس۔

ع: خورشید مشرقین زمانے سے اٹھ گیا۔

خوشۂ پرویں۔ (ف۔ مر)

ع: کلغی ہے یا کہ خوشۂ پرویں قریب سر۔

خوشۂ پروین۔ (ف۔ ا۔ مذ)

ستاروں کا وہ گچھا یا جھگٹ جو تاریک رات میں نظر آتا ہے۔

ع: کلغی ہے یا کہ خوشۂ پروین قریب سر۔

خوشہ پرویں۔ (ف۔ مرکب)

ع: کلغی ہے یا کہ خوشۂ پرویں قریب سر۔

خوشہ چیں۔ (ف) پھول چننے والا۔

استعارہ: حاصل کرنے والا۔ فائدہ اٹھانے والا

ہ لگا رہا ہوں مضامین نو کے پھر انبار
خبر کرو مرے خرمن کے خوشہ چینوں کو (سلام)

۲۔ (ف۔ ص)

فائدہ حاصل کرنے والا۔

ع: تاروں سے تھا فلک اسی خرمن کا خوشہ چیں

خوفِ خدا نہ ہونا۔ (ار۔ ب)

اللہ کا ڈر۔ خدا کا خوف نہ ہونا۔

ع: خوفِ خدا جن کو نہ اندیشۂ اجل۔

خوف کے مارے۔ (ف۔ عم۔ بول چال)
(مارے خوف کے۔)

ڈر کے مارے۔ ڈر سے۔

ع: زہرہ تھا آب خوف کے مارے فرات کا۔

خون ابل پڑنا۔ (ف۔ مح)

زخم سے یک لخت اکٹھا خون نکلنے لگنا۔

ع: خوں جوش کھا کے زخم گلو سے ابل پڑا۔

خوں بہا۔ (اص۔ دینیات) دیت۔ قصاص۔

ع: کچھ اور مانگتا نہیں اصغر کا خوں بہا۔

خون بہنا۔ (ار۔ مح)

قتل ہونا۔

ع: یاں خوں بہے گا آج محمد کی آل کا۔

۲۔ برباد ہونا۔

(خون انصاف بہنا) انصاف کا گلا گھٹنا۔

ہ بہتا ہے انیس خونِ انصاف
مضمون مرے قتل ہو رہے ہیں (سلام)

خون (یا) کا عوض لینا۔ (ار۔ روزمرہ)

کسی کے خون (قتل) کا بدلہ لینا۔

ع : لینا ہے ہمیں آج عوض خون پدر کا

خون کرنا۔ (ار۔ مح) (تلوار کے لیے)

قتل کرنا۔ برباد کرنا۔ تباہ کرنا۔

ع : سینکڑوں خون کیے اور کہیں آئی نہ گئی (ایہام)

خون کی بو آنا۔ (ار۔ مح) اپنے قتل ہونے کی طرف اشارہ ہے

ع : یاں کی زمیں سے خون کی بو مجھ کو آتی ہے۔

خون کی پیاسی ہونا۔ (ار۔ مح)

انتہائی دشمن ہونا۔ خون بہنے کی خواہش ہونا۔

ع : پیاسی بھی خون فوج کی، اور آبدار بھی (صنعت ایہام)

خون کی مہندی لگانا۔ (ار۔ مح)

خون میں سرخ ہونا۔ خون سے لال ہونا۔

ع : دولہا بنے ہیں خون کی مہندی لگائے ہیں۔

خون کے آنسو رونا۔ (ار۔ مح)

بہت زیادہ رونا۔ (ایہام و استعارہ)

ع : روتے تھے خون کے آنسوؤں سے دیدۂ رکاب

خون کے تھالے۔ (ار) (خون کے تھال)

زمین پر جمے ہوئے خون کے بڑے بڑے تھال جیسے دھبّے۔

ع : پیش نظر تھے خون کے تھالے اِدھر اُدھر

خون میں بھرنا۔ (ار۔ مح)

خون میں نہانا۔ قتل ہونا۔

ع : سرتا بقدم خون میں بھرنا ہے سعادت

خون میں بھر جانا۔ (ار۔ مح)

خون میں لت پت ہو جانا۔

زخمی ہو جانا۔

ع : خورشید آسمانِ شرف خون میں بھر گیا۔

خون میں ڈوبا ہونا۔ (ار۔ مح)

خون سے تر ہونا۔

ع : ڈوبی ہوئی تھی خون میں نبی کی قبا تمام

خون میں ڈبونا۔ (ار۔ مح)

قتل کرنا۔

؎ محبوب خدا کے تن کے کپڑے
اعدا خون میں ڈبو رہے ہیں۔ (سلام)

امام حسینؑ شہادت کے وقت اپنے نانا کا لباس پہنے ہوئے تھے، اس کی طرف اشارہ ہے۔

خون میں ڈوب جانا۔ (عربی۔ مح)

قتل عام ہونا۔ خون کی ندیاں بہ جانا۔

ع : ایسا لڑا کہ ڈوب گئی خون میں فوج شام

خون میں نہانا۔ (ار۔ مح)

ع : آنسو نہ تھمے تھے کہ پدر خوں میں نہائے

خ ۔ ی

خیار۔ (ف)

ککڑی۔

ع : فولاد موم خام، سکیلہ خیار تھا۔

خیال بھی نہ آنا۔ (ار۔ ب)

سوچتے ہی نہیں۔ تصور میں بھی نہ آنا۔

؎ دولت کا ہمیں خیال آتا ہی نہیں
یہ وہ نشۂ فقر ہے کہ جاتا ہی نہیں (سلام)

خیالِ خاطرِ احباب۔ (ف۔ ب)

مخلص دوستوں کی دلدہی اور دل رکھنا۔

؎ خیال خاطر احباب چاہیے ہر دم
انیسؔ ٹھیس نہ لگ جائے ان آبگینوں کو (سلام)

خیالِ صنعتِ صانع۔ (ف۔ مر)

بنانے والے (خداوند عالم) کے بنانے یا حُسنِ خلق کا تصوّر

ط　پڑھیں درود نہ کیوں دیکھ کر حسینوں کو
خیال صنعت صانع ہے پاک بینوں کو (سلام)

خیام ہونا۔ (ار۔ مح)
خیمے نصب ہونا۔ خیمے لگنا۔
ع: بہتر ہے گر خیام ہوں ساحل کے متصل

خیبر شکن۔ (ف۔ ص)
استعارہ: قلعۂ خیبر کو توڑنے والے۔ حضرت علی۔
ع: عباس کیا بڑھے، شہ خیبر شکن بڑھے۔

خیر۔ (ف۔ کلمۂ)
مجبوری و جبر کے وقت بولتے ہیں۔
ع: فرمایا شہ نے خیر، جو اللہ کی رضا۔

۲۔ خیر۔
بہرحال
ع: خیر اب کچھ آرزو نہیں اس آب زشت کی۔

۳۔ خیر
اچھا۔ اب
ع: خیر فردوس میں ہو جائے گی دعوت تیری
نیکی۔
(مونث نظم کیا ہے۔)
ع: خیر ہوتی ہے طینت میں تو شر ہوتی نہیں۔

خیر کا امیدوار ہونا۔ (ار۔ روزمرہ)
نیکی کی طلب کی امید رکھنا۔
ع: ہر دم خدا سے خیر کا ہوں میں امیدوار۔

خیر الوریٰ۔ (ع۔ ص۔ لقب)
آنحضرت صلعم۔ (سلام)
ط: زہے شفقت سبط خیر الوریٰ۔ عجب رتبۂ مہماں کر دیا۔
۲۔ آنحضرت صلعم۔
ع: گردن کشان امت خیر الوریٰ تباہ
۳۔ (ع۔ ا۔ مذ)
بلند ترین انسان۔ سب سے اچھا انسان۔
آنحضرت صلعم۔
ع: پہنچا جو اس شکوہ سے خیر الوریٰ کا لال۔

خیر النساء۔ (ع۔ ص)
نیک عورت پاک دامن عورت
کنایہ، جناب فاطمہ آنحضرت صلعم کی بیٹی۔
ع: غل تھا کہ مرنے جاتا ہے خیر النساء کا لال
۲۔ (ع۔ ص)
مراد، جناب فاطمہ۔
ع: بچ جائے اس فساد سے خیر النسا کا لال

خیر النساء۔ (ع۔ ا۔ مو۔)
استعارہ۔ جناب سیدہ۔ آنحضرت صلعم کی بیٹی۔
ع: یا خیر نساء، اختر مسعود مبارک

خیر النساء۔ (ع۔ ا۔ مو)
نیک ترین عورت۔
کنایہ: حضرت فاطمہ۔ بنت رسول صلعم۔
ع: جن میں کئی تھے حضرت خیر النسا کے لال

خیرہ سر۔ (ف۔ ص)
۱۔ سودائی۔ مغرور۔ ۲۔ فتح کا سودا سر میں سمایا ہوا۔ ۳۔ طاقت میں اندھا۔
ع: بالا قد و کلفت تنو مند و خیرہ سر۔

خیرہ سر۔ (ف۔ ص)
بد دماغ
ع: یہ کہہ کے اپنے خیمہ میں آیا وہ خیرہ سر۔
۲۔ (ف۔ ص)
سر پھرا۔
ع: اترا قریب خیمۂ فرس سے وہ خیرہ سر۔

خیلتاش۔ (ف)
۱۔ صاحب امیر۔ مالک۔

۲۔ غلاموں کا گروہ۔ نوکروں کی جماعت۔

۳۔ پہلوانوں کا سرغنہ

ع : یکتاش وخیلتاش سے کبھی توش میں فزوں

خیمہ بپا کرنا۔ (ار۔ مح۔)

خیمہ لگانا۔

ع : موقع ہو جس جگہ وہیں خیمہ کرو بپا۔

خیمہ برپا کرنا۔ (ار۔ مح)

خیمہ لگانا۔

ع : فراش چاہتے تھے کہ برپا کریں خیام

خیمہ کرنا۔ (ار۔ مح)

خیمہ لگانا۔ نصب کرنا۔

ع : خیمہ کریں گے اور کہیں یاں سے جاکے ہم۔

خیمہ گاہ۔ (ف۔)

خیمہ کی جگہ۔

ع : ہاں اب پسند کر لو جگہ، خیمہ گاہ کی۔

خیمہ ہونا۔ (ار۔ مح)

خیمہ نصب ہونا۔ خیمہ لگنا۔

ع : خیمہ یہاں ہوئے تو ہوئی زندگی سے آس

۲۔

بپا ہونا۔ لگانا

ع :

خیمہ یہاں ہوا تھا جنابِ امیر کا۔

ردیف

د - الف

دادوینا - (ار - مح)

انصاف کرنا - عدل کرنا -

ع : تو داد دے مری، کہ عدالت پناہ ہے

دادِ سخن لینا - اپنے کلام کی تعریف و مدح کرانا -

ع : نافہم سے کب دادِ سخن لیتا ہوں

دادی - (ار - ا - مو)

باپ کی والدہ - یہاں حضرت فاطمہ مراد ہیں -

ع : اماں کا گھر اجڑتا ہے، دادی کے گھر ہو تم

دار - (ع) گھر - کنایتہً - دنیا

ع : دارِ محن اسی کو تو داور نے کہا ہے -

دار و گیر - (ف)

دھر پکڑ - جنگ - جنگ کی ہلچل - لڑنے کی آواز

ع : آواز، دار و گیر کی گردوں پہ جاتی ہے -

۲ - لڑائی کا رن - گھمسان کی جنگ -

ع : پس جائینگے وہ ٹاپوں سے ہنگامِ دار و گیر

داغ سہنا - (ار - مح)

مصائب برداشت کرنا - تکالیف اٹھانا

ع : ہر عاشق و معشوق نے یہ داغ سہا ہے -

داغ گوارا نہ ہونا - (ار - مح)

جدائی کا صدمہ برداشت نہ ہونا -

ع : یہ سچ ہے، مرا داغ نہیں تم کو گوارا

داغ لکھا ہونا - (ار - مح)

صدمہ مقدر میں ہونا -

ع : زینبؑ تری قسمت میں مرا داغ لکھا ہے .

دام میں آجانا - (ار - مح)

قبضے میں آجانا - پھنس جانا -

ع : آگیا دام میں جس شخص پہ ڈورا ڈالا

داماں - (ع - دامن کی جمع)

دامن - چادر کا پلّو -

ع : دامانِ عبا فرق پہ ہمشیر کے ڈالا -

دامانِ عبا اڑھانا - (ف - ا - ہ)

عبا کا دامن سر پر ڈالنا -

ع : دامانِ عبا اٹھ کے اڑھا دو علی اکبر

دامن پھاڑنا - (ار - مح)

دامن کو چاک کرنا -

ے تر ہو گیا رومال، تو پھاڑا دامن

پایا نہ گریباں تو جگر چاک کیا

دامن گردانتا - (ار - مح)

جنگ کی تیاری کے لیے دامن سمیٹنا - تیار ہونا - آمادہ ہونا -

ع : گردان کے دامن علی اکبر یہ پکارے

دامنِ سحاب - (ف - مر)

ابر کا دامن - (اضافتِ تشبیہی)

چھپنے کی رعایت سے دامن کہا ہے۔ (صنعت ایہام)

ع : چھپنے کو برق چاہتی تھی دامنِ سحاب

دام و درم دینا۔ (مح)

بخشش کرنا۔ روپیہ پیسہ دینا۔

ع : اپنے کیسہ سے نہ دام اور درم دیتے ہیں۔

دانائے روزگار۔ (ف۔ ص)

عقل و خرد میں فرد اور یگانہ

ع : پیروِ امام پاک کے دانائے روزگار

دانت کڑکڑانا۔ (ہ۔ مح)

انتہائی غصے میں دانت آپس میں رگڑنے لگتے ہیں، جن سے آواز نکلنے لگتی ہے۔

ع : غصے میں آ کے گھوڑے نے بھی دانت کڑکڑائے

دانہ کش۔ (ف۔ ص)

رزق پیدا کرنے والا۔ زمین سے دانہ اگا دینے والا۔

ع : اے دانہ کشِ غریبوں کے رازق، ترے نثار

دانہ قسمت کا ہونا۔ (ار۔ مح)

حصے ہونا۔ حصے کی غذا ہونا۔

ـــہ گرائی برق اسی پر فلک نے با تقدیر۔
جو کھیت میں مری قسمت کا ایک دانہ ہوا (سلام)
(رنگِ تغزل)

داور۔ (ع۔ اسم۔ مذ)

مراد۔ خداوند عالم۔

ع : داورِ محشر اس داور کو داور نے کہا ہے۔

د ۔ ب

دبدبہ۔ (ف) رعب وداب۔

ع : جرأت دہی، جدال دہی، دبدبہ دہی

دبک جانا۔ (ہ) ڈر جانا۔

ع : آنکھیں وہ ہرن، شیر دبک جاتے ہیں جن سے

دب کے بیٹھنا۔

خاموش بیٹھنا۔ شکار کے انتظار میں بیٹھنا۔ کمین گاہ میں بیٹھنا۔

ع : سبزے میں دب کے بیٹھے ہیں دو شیر خشمناک

د ۔ خ

دخترِ حیدر۔ (ف۔ مر۔ ا۔ مو)

حضرت علی کی بیٹی۔ حضرت زینب۔

ع : چلا رہی ہے دخترِ حیدر جواب دو۔

دخترِ خاتون کائنات۔ (ف۔ مر۔ مو)

خاتون کائنات، جناب فاطمہ۔ جناب زینب ان کی بیٹی۔

ع : فرماتی تھیں یہ دخترِ خاتونِ کائنات

دخترِ فاطمہ۔ (ف۔ مر۔ اسم۔ مو)

حضرت زینب

ع : دخترِ فاطمہ سامانِ عزا کرنے لگی

دخل ہونا۔ (ار۔ مح)

اختیار ہونا۔

ع : ہے دخل، اذن دینے نہ دینے کا آپ کو

د ۔ ر

دُر۔ سچا موتی۔

ع : دُر کو تو گھٹاتے ہیں بڑھاتے ہیں صدف کو

دُرّاج۔ (ع۔ ا۔ مذ)

تیتر۔

ع : دُرّاج و کبک و تیہو و طاؤس کی صدا۔

دُر افشانی کرنا۔ (ار۔ مح)

موتی برسانا۔ خوشی اور مسرت کے جذبات پیدا کرنا۔ اعلیٰ قسم کا کلام کہنا اور پڑھنا۔

ع: وہ نورِ قمر اور دُر افشانیٔ انجم

دُرِ ثمیں۔ (ف۔ مر) قیمتی موتی۔

ع: دریائے شرافت کے وہ سب دُرِ ثمیں ہیں

دُرِّ نجف۔ (ف۔ ا۔ مذ)

ایک نگینہ کا نام

ع: خاتم پہ جیسے دُرِ نجف کا نگیں چڑھا۔

در اکھڑ جانا۔ (ہ۔ ف)

دروازہ ٹوٹ جانا۔

ع: خیبر کا وہ در تھا کہ اکھڑ تا نہ کسی سے۔

در آنا۔ (ار۔ مح)

لگ جانا۔ جسم میں بیٹھ جانا۔

ع: بازو میں در آیا تبر خونیٔ خونخوار

۲۔ پیوست ہو جانا

ع: کبھی در آئی جگر میں، تو کبھی سر کاٹا۔

۳۔ توڑ کر اندر گھس جانا۔

ع: وہ تیر کٹ گئے جو در آئے تھے تنگ میں۔

۴۔ گڑ جانا۔ چبھ جانا۔

ع: دل ہل گیا، برچھی سی کلیجے میں در آئی

دَرانہ جانا۔ (ار۔ مح)

بے باکی سے گھس جانا

س: غضب ہے اہلِ ستم اس میں جائیں دَرّانہ

جس آستاں پہ ملائک گھسیں جبینوں کو

دُرجِ دہاں۔ (ف۔ مر)

دُرج (ع) موتی اور جواہرات کے رکھنے کا صندوقچہ

دہاں (ف) منہ۔ دہن۔

وہ منہ جس میں نظم کے موتی رکھے جاتے ہیں۔

(نظم کے موتیوں کا خزانہ) شاعر کا ذہن و دماغ۔

ع: بھرے دُرِ مقصود سے اس دُرجِ دہاں کو

دردا۔ (ف۔ کلمۂ فریاد)

افسوس، صد افسوس۔

ع: دردا، فلک نے کو دِ مصیبت گرا دیا۔

درد اٹھنا۔ (ار۔ ر)

درد ہونا۔ ٹیس ہونا۔ چمک ہونا۔

ع: ہچکی جب اس کو آتی تھی۔ اٹھتا تھا دل میں درد

دردناک۔ نالاں ۔ ۲۔ مصیبت زدہ۔

ع: قدموں پہ لوٹ کر یہ پکارا وہ دردناک

درد و الم ممات (ف۔ ع۔ مر۔ ص)

موت کی تکلیف اور کراہ۔

درد و الم و ممات کیونکر گزرے

یہ چند نفس حیات کیونکر گزرے (رباعی)

درد رسیدہ۔ (ار۔ ر)

مصیبت زدہ ہونا۔ تکلیف زدہ ہونا۔

ع: میں درد رسیدہ ہوں، مجھے درد ہے سب کا

درِ دولت۔ (ف۔ مر)

مقدس ڈیوڑھی۔ محترم آدمی کا گھر۔ دولت کدہ

ع: ایک اک کی جانب درِ دولت نگاہ ہے۔

دردِ ہجر۔ (ف۔ مر)

جدائی کی تکلیف و اذیت

ع: جز مرگ دردِ ہجر کا چارہ نہیں کوئی

دربارِ معلیٰ۔ (ع۔ ف۔ مر)

بلند و بزرگ اور ارفع و اعلیٰ بارگاہ۔

ع: دربارِ معلّیٰ ہے ولی ابنِ ولی کا

دربان ہونا۔ (ف۔ مر)

محافظ ہونا۔ رکھوالی کرنا۔

ع: درباں ہے جبرئیل ایں گھر کا ہمارے

درکار نہ ہونا۔ (ار۔ مح) چاہیئے ہونا۔ ضرور نہ ہونا۔

ع: ہر چند تجمل تو تجھے کچھ نہیں درکار

دُرست وچُست (ار۔ ر)
جسم پر بالکل صحیح اور زیبا۔
ع: بر میں درست وچست تھا جامہ رسول کا

دُرست ہو کے بیٹھنا۔ (ار۔ مح)
جنگ کے لیے چاق چوبند ہونا۔
ع: بیٹھے درست ہو کے فرس پر شہِ زماں

دِرع۔ (ع۔ ار۔ مذ) زرہ
ع: برگھتواں میں جسم کہ رستم تھا درع پوش۔ تصویر ۵

درع پوش۔ (ع۔ ف۔ مر)
دیکھیے تصویر ۳
ع: رستم تھا درع پوش کہ پاکھر میں راہوار
۲۔ سر سے پیر تک کی زرہ پہنے ہوئے۔
ع: نیزے ہلا کے نکلے، سوارانِ درع پوش

در کھلے ہونا۔ (ار۔ مح)
انتظار میں ہونا۔
ع: جنّت کے در ہماری طرف ہیں کھلے ہوئے۔

دُرِ مقصود۔ (ف۔ مر)
استعارہ اور اضافتِ تشبیہی۔ مراد:۔ مقصود
ع: بھر دیا دامن کو مولا نے دُرِ مقصود سے

دُرِ مقصود بھر دینا۔ (ار۔ مح)
(مراد پوری کرنا)
ع: بھر دے دُرِ مقصود سے اس دُرجِ دہاں کو

دروازہ کھل جانا۔ (ہ۔ مح)
جگہ وا ہو جانا۔ راستہ کھل جانا۔ موقع مل جانا۔
ع: کیا ضرب تھی کہ فتح کا دروازہ کھل گیا

دُرود۔ (ع۔ ار۔ مذ) حمدِ الٰہی، شکرِ ایزدی۔
اور رحمت و برکت کے نزول کی دعا۔ دیکھیے تلمیح
ع: یادِ حق دل میں، تو سوکھے ہوئے ہونٹوں پہ دُرود
اللّٰہم صلِّ علیٰ محمد و آلِ محمد۔ یا اللہ تو محمد و آلِ محمد پر رحمت نازل فرما۔

دُرود پڑھنا۔ (ار۔ مح)
کسی متبرک یا مقدس چیز کو دیکھ کر درود پڑھتے ہیں
اور سبحان اللہ کہتے ہیں۔
ع: دیکھو درود پڑھ کے سوئے لشکرِ امام
۲۔ کسی بہترین چیز کو دیکھ کر صنعتِ قدرت کی تعریف
کرنا۔
ع: پڑھیں درود نہ کیوں دیکھ کر حسینوں کو
خیال صنعتِ صانع ہے پاک بینوں کو (سلام)
(تغزل)

دریا دلی۔ (ف۔ ار۔ ص) فیاضی۔ سخاوت
ع: دریا دلی سے بحر کو قطرہ سمجھتے تھے

دریا کرنا۔
پھیلا دینا۔ بہت زیادہ بڑھا دینا۔ تعلّی کرنا۔
ع: اک قطرۂ ناچیز کو دریا کیا میں نے

دریا کو خاک جاننا۔ (ار۔ مح)
پانی کو بے وقعت سمجھنا۔
ع: دریا کو خاک جانتا ہے ابنِ بوتراب

دریا کے گھر۔ (ار)
گھر والے۔ خاندان کے افراد۔
ع: سب ہیں ترے دریا کے گھر تیرے حوالے

دریا ہونا۔ (ار۔ مح)
وسیع النظر ہونا۔ قلب علم و فضل سے معمور ہونا۔
س۔ مرادِ از دل، آشکارا نہیں
وہ دریا ہوں جس کا کنارا نہیں (سلام)

دریائے معانی۔ معنی کی جمع۔ استعارہ:
وہ نظم جس میں معنی و بیان کے دریا موجزن
ہوں۔
ع: دریائے معانی سے بڑھا طبع رواں کو

دریائے نور ہونا۔ (تشبیہی جملہ)۔ نور ہی نور ہونا۔

ع: لشکر نہ تھا حسین کا، دریائے نور تھا

د ـ س

دستانہ ۔ (ف)

لوہے کے دستانے جو سپاہی جنگ کے وقت ہاتھوں میں پہنتے ہیں ۔ دیکھئے تصویر ۵۲

ع: دستِ فولاد ڈوبا جاتا تھا دستانوں سے

دست پاچہ ۔ (ف ـ مح)

پھڑکتا ۔ لڑھکتا ۔ بشکل تمام ۔

ع: کچھ دست پاچہ ہو کے چلا تھا وہ ناکار

دستِ خدا ۔ (ف ـ ا)

حضرت علی کا لقب ہے ۔ لیکن یہاں، امام حسین مراد ہیں ۔

ع: پاؤں لغزش میں ہیں، اے دستِ خدا اُدھر کبھی

دستہ ۔ (ف)

تلوار یا تبر کو ہاتھ میں پکڑنے والا ۔ دیکھئے تصویر ۵۲

ع: قبضے کے پاس تیغ نہ دستہ تبر کے پاس

۲ ۔ فوج کا ایک رسالہ ۔ جس میں چند سپاہی ہوتے ہیں ۔

ع: بیٹھے ہیں لب نہر ستمگاروں کے دستے

دستیاب نہ تھا ۔ (ا ـ مح) نہ مل سکنا ۔

لغوی معنی ۔ ہاتھ میں نہ تھا ۔ ہاتھ کو میسر نہ تھا

ع: وہ نور حضرت موسیٰ کو دستیاب نہ تھا ۔

(دیکھیے، یدِ موسیٰ ۔ تلمیح)

د ـ ش

دشتِ پُر آشوب ۔ (ف ـ مر)

تباہ کن جنگل ۔ بن

ع: کس دشت پُر آشوب میں قسمت مجھے لائی ۔

دشتِ بلا ۔ (ف ـ مر)

مصیبت و بلا کا بن ۔ مراد، کربلا سے ہے ۔

ع: جو چھپ گئی نظروں سے زمیں دشتِ بلا کی

دشتِ ظلم ۔ (ف ـ مر)

ظلم کا بن ۔

ع: ہے ہے یہ دشتِ ظلم جو کرتا ہو سائیں سائیں

دشت و در ۔ (ف)

جنگل اور آبادیاں ۔

ع: محوِ ثنا، کلوخ و نباتات و دشت و در

۲ ۔ (ف ـ ا)

ع: روشن ہوئے جمالِ مبارک سے دشت و در

(غ ـ م)

دشتِ وغا ۔ (ف ـ مر)

میدان جنگ ۔ وہ جنگل جہاں جنگ ہو رہی ہو ۔

ع: دشتِ وغا میں نورِ خدا کا ظہور ہے ۔

دشمنوں کا بال بیکا ہو ۔ (دعو ـ دعا)

خدا کرے کہ دشمنوں کو نقصان پہنچے ۔

ایسے موقعہ پر بولا جاتا ہے ۔ جب کسی عزیز کو آنچ آنے کا اندیشہ ہو ۔

ع: بیکا ہو دشمنوں کا، شہِ دیں کے بال کا

د ـ ع

دعا دینا ۔ (ا ـ مح)

بھلائی چاہنا ۔

ع: دیتی ہے روحِ فاطمہ زہرا دعا تجھے

دعائیں دینا ۔ (ا ـ ر)

بارگاہ الٰہی سے برکت کیلئے دعا مانگنا، شاد کام کرنا ۔

ع: تب دونگی دعائیں ۔ مجھے جب شاد کروگے ۔

د ـ ف

دفترِ باطل ۔ (ف ـ مرکب)

گمراہ ہجوم ۔ گمراہی کا مجموعہ ۔
ع : کچھ دفترِ باطل کی حقیقت نہیں مولا ۔
دُکانِ جواہر ۔ (ت)
جواہرات اور موتیوں کی دکان ۔ جواہرات فروخت کرنے کا موزوں مقام ۔ یہاں شاعر کی سخنوری سے مراد ہے
ع : ہنگامِ سخن کھلتی ہے دکانِ جواہر ۔
دُکھ ۔ (ہ ۔ ص)
تکالیف ۔ صدمے ۔ مصیبت
ع : یہ دُکھ، نبی کے گود کے پالے حسین پر
دُکھ پائی ۔ (ہ ۔ اسم مفعول)
دُکھی ۔ رنجیدہ ۔ مصیبت زدہ
ع : دکھ پائی بہن آپ کی مظلومی کے واری ۔

د ۔ ل

دَل ۔ (ہ ۔ ا ۔ مذ)
انبوہ ۔ ڈھیر کے ڈھیر ۔
ع : جنگ آزما بھگائے ہوئے لشکروں کے دَل
۲ ۔ گروہ ۔ مجمع ۔
ع : جنگی وہ رومیوں کے پرے شامیوں کے دل
دل اُچھلنا ۔ (ہ ۔ مح)
دل کا ہلنا ۔ لرزنا ۔ ڈرنا ۔
ع : میرا تو دل ابھی سے اُچھلتا ہے سینہ میں
دل اَفگار ۔ (ف ۔ ا ر) خوں چکاں ۔ تکلیف دہ
ع : اس نامے میں تھا درج یہ مضمونِ دل افگار
دل باغ باغ ہونا ۔ (ا ر ۔ مح)
دل شاد ہونا ۔ مسرت ہونا ۔
ع : خاطر شگفتہ ہوگئی اور دل ہے باغ باغ
۲ ۔ مارے خوشی کے کھل جانا ۔
ع : دیکھیں فضا بہشت کی، دل باغ باغ ہو

دلبر ۔ (ف ۔ اسم ۔ مذ ۔ مو)
پیارا ۔ بیٹا ۔ فرزند
ع : بے دفن و کفن رن میں رہیگا ترا دلبر
دلبرِ شاہ ۔ (ف ۔ مر)
امام حسین کا بیٹا ۔ مراد علی اکبر ۔
ع : بارک اللہ کی دیتا تھا صدا دلبرِ شاہ
دلبرِ شبیر ۔ (ف ۔ مر)
مراد : علی اکبر
ع : اعجاز تھا کہ دلبرِ شبیر کی صدا
دل بجھ جانا ۔ (ہ ۔ مح)
دل مر جانا ۔ بزدلی آجانا ۔ دل کمزور ہونا
ع : غل تھا کہ بجھے جاتے ہیں دل اس کی چمک سے
دل بغض سے خالی ہونا ۔ (ار ۔ مح)
دل میں کوئی عداوت نہ ہونا ۔
صفائی قلب ہونا ۔
ع : دل بغض سے خالی ہے تو بے کینہ ہے سینہ
دل کو بے تاب کرنا ۔ (ار ۔ ب)
متعدی : ۔ دل کو بیقرار کرنا ۔
لازم : ۔ بے چین ہونا ۔
ع : کیوں زر کی ہوس میں دل کو بیتاب کروں
دل پر اختیار ہونا ۔ (مسئلہ تصوف)
بجز و اختیار
ع : آساں ہے جبر، دل پہ اگر اختیار ہے
دل پر برچھی لگانا ۔ (ہ ۔ مح)
تہمت رنج پہنچانا ۔ ناقابلِ برداشت صدمہ پہنچانا ۔
ع : برچھی لگا کے دل پہ، خوشامد، یہ کیا ضرور
دل پر تلوار چل جانا ۔ (ار ۔ مح)
کلیجہ چھن جانا ۔ کلیجہ چھلنی ہو جانا ۔

دل جلی ۔ (دل جلا) (ہ ۔ص)
(مصیبت زدہ ۔ جگر سوختہ
ع؛ بڑھ کر سوئے بخت یہ پکاری وہ دل جلی ۔

دل خستہ ۔ (ف ۔ ص)
جسکا جگر جلی .
ع؛ جس خواہر دل خستہ کا ہو ایک ہی بھائی

دُلدُل نژاد ۔ (ف ۔ ص) گھوڑے کے متعلق ۔
دلدل کی قوم کا ۔ دلدل کی اولاد سے
ع؛ خوش خو تھا، خانہ زاد تھا، دلدل نژاد تھا

دل پہ تلوار چل جانا ۔ (ار ۔ ع)
کلیجہ چھن جانا ۔ انتہائی صدمہ پہنچنا ۔
ع؛ تلوار دل پہ چل گئی، ہارا نہ ہم نے دم

دل پسند ۔ (ار ۔ ر)
دل کو بھلی معلوم ہونے والی ۔ دل خوش کن ۔
ع؛ باہم تکبروں کی صدائیں وہ دل پسند

دل رُبا ۔ (ف) ۔ معشوق ۔ پیارا بچہ
ع، گودی میں مر گیا چھ مہینے کا دلربا

دل سرد ہو جانا ۔ (ار ۔ ع)
دل مردہ ہو جانا ۔ مایوسی چھا جانا ۔
ع؛ گو ہی یہ تھی کہ زیست سے دل سب کے سرد تھے

دل سیر ہونا ۔ (ار ۔ ع)
ع؛ فاقوں میں صبر و شکر سے دل ان کے سیر تھے

دَلقِ مُرقع ۔ (ف)
پیوند دار گدڑی
ع؛ یہ اَوج، یہ مرتبے ہُما کو نہ ملے
یہ دلق مرقع امرا کو نہ ملے (رباعی)

دل کٹنا ۔ (ار ۔ ع)
ہوش نہ رہنا ۔ بدحواس ہو جانا ۔
ع؛ دل دشمنوں کے خنجر ابرو سے کٹ گئے ۔

دل کو آرام آنا ۔ (ار ۔ ع)
قلب کو سکون ہونا ۔
ع؛ آرام مگر دل کو نہ آتا تھا کسی طور

دل کے پار ہونا ۔ (ار ۔ ع)
دل میں پیوست ہو جانا ۔
ع؛ یہ یادِ تیغ تیر سی ہوتی ہے دل کے پار

دلگیر ۔ (ف ۔ مرکب)
غم زدہ ۔ افسردہ ۔ حزین و پریشان
ع؛ مولا کی مدد کا متمنی ہے یہ دلگیر ۔
۲ ۔ رنجیدہ ۔ دل گرفتہ ۔
ع؛ ہے تیغ مری تشنۂ خونِ بشرِ دلگیر

دل لہرانا ۔ (ار ۔ ع)
دل خوش ہونا ۔ باغ باغ ہونا ۔
ع؛ دریا کو دیکھ دیکھ کے لہرا رہا ہے دل

دلِ ملول ۔ (ار) رنجیدہ ، غمگین
ع؛ ہے تجھ سے التجا یہی مجھ دل ملول کی

دل ہل جانا ۔ (ار ۔ ع)
دل کا لرز جانا ۔ کانپ اٹھنا
ع؛ دل ہل گیا، برچھی سی کلیجے میں در آئی
۲ ۔ خوفزدہ ہو جانا ۔
ع؛ دل دشمنوں کے ہل گئے تھرا گئے جگر

دل ہلنا ۔ (ہ ۔ ع)
کانپ اٹھنا ۔ تھرا جانا ۔ جسم کو رعشہ آ جانا ۔
ع؛ سینے میں دل ہلیگا ، بدن تھرتھرائے گا ۔

دل و جان ہونا ۔ (ار ۔ ع)
جگر کے ٹکڑے ۔
ع؛ رن میں تو کوئی غیر نہیں، سب دل و جاں ہیں

دُلھن آنا ۔ (تشبیہ) گھوڑے کو دُلہن سے تشبیہ
دی ہے ۔

ع: آمد فرس کی تھی، دُلھن آتی ہے جس طرح
دُلھن دکھانا ۔ (ہ ۔ ح) بیاہ کے لانا ۔
ع: تم نے دُلہن نہ مجھ کو دکھائی ہزار حیف

د ۔ م

دَم ۔ (ع) وقت ۔ ساعت ۔ لمحہ
ع: حُر کو یہ ہاتفِ غیبی نے صدا دی اُس دم
۲ ۔ اے انیسؔ، یہ ہے دمِ شکر گزاری
دم آراستہ کرنا ۔ (اُ ۔ ح)
سانس ٹھیک کرنا ۔ ستانا ۔ سانس قابو میں کرنا ۔
ع: مہلت جو تیغ دے، تو دم آراستہ کریں
دم بدم ۔ (ف ۔ ب)
یکے بعد دیگرے ۔ برابر ۔ متواتر ۔
ع: ڈنکے کی دمبدم تھی صدا آسماں کے پار
۲ ۔ شعلے جگر سے آہ کے اُٹھتے تھے دمبدم
دم بدم جھومنا ۔ (ف ۔ ہ ۔ م)
برابر جھومنا ۔ لگاتار جھومنا ۔
خوشی میں جوش آنا ۔
ع: دم بدم جھومتے تھے وجد کے عالم میں شجر
دم بھر ۔ (ہ ۔ ر) یک لخت ۔ ایک لمحہ ۔
ع: ہو جائیگا دم بھر میں غنی، بندۂ محتاج
۲ ۔ (ہ ۔ ر) اک آن میں ۔ آنِ واحد میں
ع: اب اپنے مسافر کو ذرا دیکھ لے دم بھر
۳ ۔ گھڑی بھر ۔
ع: زینب نکل آئی ہے ٹھہر جا، ابھی دم بھر
دم بڑھنا ۔ (اُ ۔ ح)
طاقت آنا ۔ دم زیادہ ہونا ۔
ع: جوں جوں دو سوئے دشت بڑھا اور دم بڑھا ۔
دمِ تحریر ۔ (ف ۔ م) دو معنی ہے ۔
۱ ۔ وقت ۔ ۲ ۔ طاقت ۔ ۳ ۔ زور
ع: فولاد کا قلم، دمِ تحریر چاہیے ۔
(صنعتِ تجنیس)
دم تیغ پہ دم کی ۔ (اُ ۔ ح)
تلوار کی دھار پر پڑھنا ۔
ع: اور نادِ علی پڑھ کے دمِ تیغ پہ دم کی ۔
دم توڑنا ۔ (اُ ۔ ح)
سانس اکھڑنا ۔ نزع کے عالم میں ہونا ۔
موت کے وقت ایڑیاں رگڑنا ۔
ع: آنسو نکل آئے، جیسے دم توڑتے دیکھا
دم ٹھہرنا ۔ (ہ ۔ ح)
اُبلتا ہوا خون دیکھ کر ذرا ہوش آجانا ۔
ع: اُبلا جو خون نکلتا ہوا دم ٹھہر گیا
دُم چینور ہونا ۔ دُم کھڑی ہونا ۔
(گھوڑا غصے میں دُم کو کھڑا کر لیتا ہے) استعارہ)
ع: پٹھوں پہ دُم چینور تھی کو طاؤس مست تھا
دم خم ۔ ۱ ۔ تلوار کی دھار ۔
۲ ۔ تلوار کی خمیدگی ۔ ٹیڑھ
۳ ۔ قوت ۔ طاقت ۔
ع:
۱ ۔ دم خم بھی، لگاوٹ بھی، صفائی بھی، ادا بھی
۲ ۔ دم خم وہ تیغ کا وہ لگاوٹ وہ آب و تاب
دم رُک جانا ۔ (اُ ۔ ح)
سانس کی آمد و شد ختم ہو جانا ۔
سکتہ سا ہو جانا ۔
ع: بیٹھا گلے پہ تیر، تو دم اس کا رُک گیا ۔
دم رُکنا ۔ (اُ ۔ ح)
سانس رُک جانا ۔ سانس کی آمد و شد بند ہو جانا ۔
ع: منہ کھل گیا، اُلٹ گئی گردن، رُکا جو دم

دم صبح ۔ (ف ۔ اسم) صبح کا وقت ۔ سویرا
ع: روکا تھا دم صبح سے دریا کا کنارہ
دم گھٹ جانا ۔ (ہ ۔ مح)
گھبرا جانا ۔ پریشان ہو جانا ۔
ع: محل میں دم جو گھٹ گیا لیلیٰ نکل پڑی
دم گھٹنا ۔ (ہ ۔ مح)
سانس رکنا ۔ جی گھبرانا ۔ سانس مشکل سے آنا ۔
ے سکینہ کہتی تھی کیونکر نہ دم گھٹے اماں
وہاں ہیں بند، جو حجرے ہوا نہیں رکھتے (سلام)
دم لے ۔ (ار ۔ ر)
ذرا استالے ۔
ع: اکبر نے کہا خیر، تھکا گر ہے تو دم لے
دم لیکے ۔ (ار ۔ مح)
ذرا آرام کر کے ۔
ع: دم لیکے بس اب میان سے شمشیر دو دم لے
دم لینا ۔ (ار ۔ مح)
ٹھہرنا ۔ آرام کے لیے رُک جانا ۔
ع ۔ دم لے کہیں رُک کر وہ روانی نہیں اس میں
دم مارنا ۔ (ار ۔ مح)
سانس لینا ۔
ع: پیکی تو دم بھی خوف سے مارا نہ جائیگا ۔
دم مثل سحر گاہی ۔ (ف ۔ تشبیہ)
سانس کی آمد و شد مثل صبح کے جانے والی ہونا ۔
جلدی ختم ہونے والی سانس
ع: سینہ میں یہ دم مثل سحر گاہی ہے (رباعی)
دم میں دم نہ ہونا ۔ (ار ۔ مح)
جسم میں طاقت نہ ہونا ۔
ع: فاقوں کے مارے دم میں کسی کے نہیں ہے دم
دم نہ مارنا ۔ (ار ۔ مح)

۱۔ سانس تک نہ لینا ۔ خاموش رہنا ۔
۲۔ شکوہ نہ کرنا ۔ فریاد بھی نہ کرنا ۔
ع: تلوار دل پہ چل گئی، مارا نہ ہم نے دم
دم واپسیں ۔ (ف) (اضافت تشبیہی)
وہ سانس جو اندر جاکر باہر واپس آنے والی ہو ۔ آنے جانے والی سانس ۔
ع: شباب تھا کہ دم واپسیں کی آمد و شد
دم ہونا ۔ (ار ۔ ر)
باقی ہونا ۔ ذات ہونا ۔
ع: اب سارے بزرگوں میں فقط آپ کا دم ہے ۔

د ۔ ن

دن آنا ۔ (ار ۔ مح)
زمانہ آنا ۔ اچھا عہد آجانا ۔
اچھا وقت آجانا ۔ اچھے دن آجانا ۔
ع: اے چشمۂ زمزم تری جاہت کے دن آئے ۔
دن کٹ جانا ۔ (ار ۔ مح)
دن کسی نہ کسی صورت سے گزر جانا ۔
ع: دن کٹ گیا تو ہوئیگی شب کس طرح بسر
دنگ (ف) حیران ۔ متعجب
ع: لعل و گہر ہیں ان دُرِ دنداں کے آگے دنگ
دن و شب کا وقفہ ہونا ۔ (ار ۔ مح)
کسی کے مرنے میں ایک دن کی اور کسی کے مرنے میں ایک رات کی دیر ہے ۔
ع: وقفہ کبھی دن کا ہے، تو عرصہ کبھی شب کا
دَنی ۔ (ف ۔ ص)
دنیادار ۔ دنیا پر جان دینے والا ۔
بندۂ دام و درم ۔
ع: بے آبرو، خسیس، ستمگر، دنی، بخیل

دنیا چھاننا ۔ (ہ ۔ ع)

دنیا کی خاک اڑانا ۔ انتہائی تلاش کرنا ۔

ع : چھانے گی جو دنیا تو نہ یہ لال ملے گا ۔

دنیا سے اُٹھنا ۔ (ار ۔ مج)

دنیا سے رخصت ہونا ۔ مرنا ۔ دنیا سے جانا ۔

ع : دنیا سے جو شہید اُٹھے ، سُرخرو اٹھے

دنیائے دوں ۔ (ف ۔ ص)

ذلیل و خوار ہونا ۔

سہ اے ارے نہ آئیو دنیائے دوں کے دھوکے میں
سراب ہے یہ ، جسے موجِ آب سمجھے ہیں ۔

د ۔ و

دو باتوں میں طے ہونا ۔ (ار ۔ مج)

منٹوں میں ختم ہو جانا ۔ لمحوں میں طے ہو جانا ۔

ع : یہ مرحلہ ایسا ہے کہ دو باتوں میں طے ہو

دوبالا ہونا ۔ (ار ۔ مج) دوگنا ہونا ۔ زیادہ ہونا ۔

ع : رونق ہو سوا ، نور دوبالا رہے گھر میں

دو پارا کرنا ۔ (ار ۔ ب)

دو ٹکڑے کرنا ۔

ع : جس پر چلی وہ تیغ ، دو پارا کیا اُسے

دوپہر دن آنا (ہ ۔ مج)

دوپہر دن چڑھنا ۔ وقت زوال آ جانا ۔

ع : دن دوپہر آیا تھا کہ ، عباس سدھارے

دوپہر ڈھلنا ۔ (ہ ۔ مج)

زوال کا وقت ختم ہونا ۔

ع : ڈھلتی تھی دوپہر ، یہ نہ شب تھی ، نہ روز تھا

دو ٹانک کی کمان ۔ (دیکھئے تصویر ۹)

وہ کمان ، جس میں بیک وقت ۲ تیر لگائے جاتے ہوں ۔

ع : شانے پہ تھی شقی کے وہ دو ٹانک کی کمان

دوچار ۔ (ہ ۔ ر)

کچھ ۔ دس پانچ ۔

ع : رہوار کی چل بھر میں صفیں ہو گئیں دوچار

دودمان ۔ (ف ۔ ا ۔ ند)

خاندان ۔ خانوادہ

ع : ایک ایک دودمانِ علی کا چراغ تھا

دو دو گرنا ۔ (ار ۔ ر)

دو دو ساتھ میں مرنا ۔ (صنعت تضاد)

ع : دو دو گرے ہیں خاک پہ ایک ایک تیر میں

دَور (ف)

۱ ۔ زمانہ ۔ وقت ۔ ۲ ۔ فتح ۔ ۳ ۔ حکومت

ع ، ڈھالوں کا دَور ، برچھیوں کا اَوج ہو گیا

۲ ۔ عہد ۔ حکومت ۔ سلطنت

ع : حاکم ہیں آج زیرِ فلک ، ہے ہمارا دَور

دَور آخر ہونا ۔ (ار ۔ مج)

زمانہ ختم ہو جانا ۔ زمانہ بدل جانا ۔
دنیا کی نیرنگی ۔ دنیا بدل جانا ۔

ع : رو کر کہا حبیب نے آخر ہوا وہ دَور

دُور کرنا ۔ (ار ۔ مج)

الگ کر دینا ۔ چھوڑ دینا ۔ اُتار دینا ۔

ع : اب دور کرو ، خود سے کیا تم کو سروکار

دور کرو ۔ (ار ۔ عو ۔ ر)

خیال ترک کر دو ۔ تصور چھوڑ دو

ع : جانے دو آؤ ، دور کرو دھیان ہے کدھر

دَور ہونا ۔ (ر) زمانہ ہونا ۔ وقت ہونا ۔

ع : ماتم کی کبھی فصل رہے ، عشرت کا کبھی دَور

دُور ہونا ۔ علاقہ اور تعلق نہ ہونا ۔ الگ ہونا ۔
پاس نہ ہونا ۔

ع : خوف و ہراس ، رنج و کدورت دلوں سے دُور

۲- (ار - ر) ممکن نہ ہونا - نامناسب ہونا

ع: بیجے پہ ظلم، صاحب ایماں سے دور ہے -

دوڑ دوڑ کے گرنا - (ہ - عم - پ)

بے تحاشا لپکنا - دوڑنا - گرنا -

ع: نخلوں پہ دوڑ دوڑ کے گرتے تھے اہل شر

دوڑ کے گرنا - (ہ - ر)

گھبرا کے گرنا - جلد آکر گرنا -

ع: قدموں پہ گری دوڑ کے وہ کھولے ہوئے بال

دوزانو بیٹھنا - (ار - اص -)

طریقۂ نشست نماز

ع: بیٹھے جو سوئے قبلۂ دوزانو شہ حجاز

دوسرا - (رسول دوسرا) (ف)

عالم و عالمیاں کے رسول -

کنایہ: آنحضرت صلعم -

ع: فریاد رسول دوسرا سے نہیں ڈرتے

دوستانہ گلہ ہونا - (ار - ب)

وہ شکایت جس میں محبت اور خلوص مضمر ہو -

ع: گلہ ہوا بھی کسی سے تو دوستانہ ہوا -

دوسر دکھلانا - (ار - ح)

چکاچوند اور چمک کے سبب ایک کے دو سر نظر آنا -

ع: دکھلائے ہوائیں دو سر اک شمع کی لو نے -

دوست کم ملتا ہے - (مقولہ)

دنیا کی ہر شے مل سکتی ہے، لیکن دوست مشکل سے ملتا ہے -

ے عنقا کو گرد سرخ پارس اکسیر
یہ سب ملتے ہیں، دوست کم ملتا ہو (سلام)

دوستوں کے کام نہ آنا - (مقولہ)

چاہنے والوں کی خدمت نہ کرنا -

ع: دوستوں کے ہم نہ کام آئیں یہ ہو سکتا نہیں - (سلام)

دوسروں کا پکار اٹھنا -

مخالف فوجوں کے سپاہی تمہاری جنگ دیکھ کر خود کہہ اٹھیں کہ!

ع: فوجیں پکاریں خود کہ نواسے علی کے ہیں

دوش - (ف - ا - مذ)

کندھا - شانہ - کاندھا -

ع: قابل اسی کے دوش مبارک کے ہے نشاں

دوشبانہ روز (ف - فقرہ)

دو دن، دو راتیں -

ع: اے دوشبانہ روز کے پیاسے پناہ دے

دوش مبارک - (مذ - ار - ص)

محترم شانہ -

بابرکت کاندھا -

ع: قابل اسی کے دوش مبارک کے ہیں نشاں

دوش یمیں - (ف - مرکب)

داہنا شانہ - یا کندھا -

ع: کج کی طرف دوش یمیں گردن انور

دولت استغنا - (ف - ،)

بے نیازی کا جوہر - بے نیازی کی دولت

بے نیازی کی صفت -

ے لبریز ہیں یہ دولت استغنا سے
آنکھوں میں کوئی غنی سماتا ہی نہیں (سلام)

دولت علی - (ف - ر)

کنایہ: حضرت عباس - امام حسین کے بھائی -
حضرت علی کے بیٹے - علمدار لشکر حسین

ع: جب دولت علی پہ زوال آگیا رن میں

دولت فقر - (ف - مر) غریب اور فقیر کا خزانہ -

ے بخشی ہے خدا نے ہم کو وہ دولت فقر
برسوں ڈھونڈھے تو بادشاہ کو نہ ملے (سلام)

دولت کھونا ۔ (ا ر ۔ مح)
استعارہ: بیٹے کو مرنے کے لیے بھیج دینا ۔
سہ اکبر سے پسر کو دی ہے رخصت
اپنی دولت کو کھو رہے ہیں حسین (رباعی)

دولت لٹانا ۔ (ہ ۔ مح)
بہت کچھ خرچ کرنا ۔ بے حساب خرچ کرنا ۔
ع: تم پر تو مرے بھائی نے دولت ہے لٹائی

دولھا بننا ۔ (ہ ۔ ر)
ع: دولھا بنے ہوئے تھے، اجل تھی گلوں کا ہار
اس مصرع میں صنعت مراعاۃ النظیر اور صنعت ایہام تناسب ہے ۔
چونکہ دولھا کے گلے میں پھولوں کے ہار ہوتے ہیں اور موت عون و محمد سے گلعذاروں کے گلوں کا ہار بن گئی تھی ۔ اس لیے دولھا سے استعارہ کیا ہے

د ۔ ہ

دھار ۔ (ہ ۔ ص) تیزی
ع: دھار ایسی کہ رواں ہوتا ہے دھارا جیسے

دہانِ کیسۂ زر ۔ (ف ۔ مر)
مال و زر کی تھیلی کا منہ ۔
ع: دہانِ کیسۂ زر بند رکھ، پر اے منعم!

دُہائی ۔ (ہ ۔ ر) صدائے امداد ۔ فریاد
ع: دامن میں نہ چھوڑوں گی محمدؐ کی دُہائی ۔
۲ ۔ (ہ) امداد طلب کرنا ۔ التجا ۔ فریاد
ع: چلاتی تھی دہائی ہے، یا شیرِ ذوالجلال ۔
۳ ۔ (ہ) امداد کی آوازیں لگنا ۔
ع: پھر تو یہ غل ہوا کہ دُہائی حسین کی

دُہائی دینا ۔ (ہ ۔ مح) فریاد کرنا ۔ التجا کرنا ۔
ع: کس کی دہائی دوں، کسے چلاؤں، کیا کروں ۔

دُہائیاں ہونا ۔ (قدیم)
مدد طلب کرنا ۔ التجا کرنا ۔
ع: نوجوں میں تھی نبی و علی کی دُہائیاں

دُہل ۔ (ف ۔ ا ۔ مذ)
ڈھول ۔ نقارہ ۔ طبل (دیکھیے تصویر ۵۰)
ع: شورِ دہلِ فتح ہوا فوج میں اک بار

دَہل جانا ۔ (ہ ۔ ب) خوف سے کانپ جانا ۔
چپ لگ جانا ۔
ع: ۲۔ کھینچا جو شمر نے تیر تو بچہ دہل گیا

د ۔ ھ

دھنی ۔ (ہ ۔ ص) بات کے پکے ۔ وعدہ وفا ۔
ع: ساونت، با حواس، ہراساں دھنی، بلی ۔
۲ ۔ (ہ ۔ ص) صاحبِ نصیب،
خوش قسمت ۔ جرأت کا دھنی ۔ شجاعت اور بہادری میں یکتا ۔ اور نصیب والا ۔
ع: جرأت کا دھنی تو ہے، یہ چلائیں سپاہی ۔

دُھوم ۔ (ہ) شور
عموماً اچھے معنوں میں مستعمل نہیں ۔
ع: وہ دھوم طبلِ جنگ کی، وہ بوق کا خروش
۲ ۔ (ہ ۔) شہرت ۔ ۲ ۔ ۱۱ ۔ ۱۔ تصویر ۵۷ ۔ ۶۴
ع: سنتے تھے واں سپاہِ حسینی کی دھوم ہم ۔

دھوم ہونا ۔ (ہ ۔ مح)
شور ہونا ۔ ہلچل ہونا ۔ خوشی کے نعرے بلند ہونا ۔ جوش و خروش ہونا ۔
ع: خیمہ سے اب علم کے نکلنے کی دھوم ہے

دھوم دھام ۔ (ہ ۔ ر)
خوشی کا شور و شغب ۔ ہنگامہ ۔
ع: برچھی تھی دل کو فتح کے باجوں کی دھوم دھام

دھیان کرنا ۔ (ہ) خیال کرنا ۔ یاد کرنا ۔
ع: اماں کے غم و درد و مصیبت کا کرو دھیان
دھیان ہونا ۔ (ہ ۔ عو ۔ زبان)
۲ ۔ (ہ ۔ عو ۔ مح)
خیال ہونا ۔ محبت ہونا ۔ پیار ہونا
ع: اللہ، حال کسی میں بھی بھائی کا دھیان ہے ۔
ع: جانے دو آؤ ۔ دو رکرو، دھیان ہے کدھر
" آؤ بھی، غیظ دور کرو، مانو بات کو
(ع) خدا بخشے ابھی کیا عمر تھی ان مرنے والوں کی
" زینب نے کہا آؤ میں قربان گئی آؤ ۔
ع: دولھا بھی بنے، مر بھی گئے، تیرہ برس میں ۔

د ۔ ی

دیت ۔ (اس ۔ دینیات)
خوں بہا ۔ قتل کے بدلے میں رقم کی ادائیگی قصاص
ع: خوں بھی اسے حلال، دیت بھی اسے معاف
دیدار دیکھنا ۔ (ار ۔ ر)
دیکھ لینا ۔ نظر کرلینا ۔
ع: حسرت یہ ہے کہ دیکھوں دیدار آپ کا
دیدۂ تر ۔ (ف ۔ ص)
رونے والی آنکھ ۔
ع: نیساں کو خجل دیدۂ تر سے پایا رباعی)
دیدۂ جوہر ۔ (ف ۔ ص)
عمدہ قسم کے فولاد میں چھوٹے چھوٹے گول نشانات جابجا ہوتے ہیں ۔ جو تلوار کو صیقل کرنے سے نظر آنے لگتے ہیں ۔ وہ تلوار کی آنکھیں کہلاتی ہیں ۔
ع: جس طرف دیدۂ جوہر سے نظر کرتی ہے
دیدۂ رکاب کا رونا ۔ (ح ۔ مح، استعارہ)
رکاب کے سوراخوں سے سوار کا خون بہنا ۔

ع: روتے تھے خوں کے آنسوؤں سے دیدۂ رکاب
دیدۂ مردم ۔ (ف ۔ مرکب)
آنکھ کی پتلی
ع: تھی جس کے سبب روشنی دیدۂ مردم
دیدۂ نم ۔ (ف ۔ ص)
آنسو بھری آنکھیں ۔ پرنم آنکھیں
ع: نرگس بھی وہاں تھی نگراں دیدۂ نم سے
۲ ۔ بھیگی آنکھیں ۔
ع: منہ فق تھا اور آنسو تھے رواں دیدۂ نم سے ۔
دے دے ٹپکنا ۔ (ہ ۔ مح)
تکلیف کے سبب جسم کو قرار نہ آنا ۔
ع: گھبرا کے ننھے ہاتھوں کو دے دے ٹپکتا تھا ۔
دیکھا نہیں ۔ (ار ۔ ر)
ایسا نہیں نہیں دیکھا ۔ ایسا نہیں ہوتا ۔
ع: دیکھا نہیں کہ شیر ترائی کو چھوڑ دیں
دیکھنا ۔ (ار ۔ ر)
یاد رکھنا ۔ دیکھ لینا ۔
ع: دیکھنا، کل ٹھوکریں کھاتے پھریں گے اُن کے سر ۔
(سلام) "
۲ ۔ جانا ۔ مرنا ۔ قتل ہونا ۔ شہید ہونا ۔
(صنعت ایہام تضاد اور حسن تعلیل)
ع: دیکھیں فضا بہشت کی، دل باغ باغ ہو ۔
دیکھنا بھالنا ۔ (ہ ۔ مح)
غور سے دیکھنا ۔ گھور کر دیکھنا ۔ جائزہ لینا ۔
ع: برچھیاں چل گئیں اس پر، جسے دیکھا بھالا ۔
دیکھو ۔ (ار ۔ ر) یاد رکھو
ع: دیکھو، ڈگیں نہ پاؤں کہ مشکل کی راہ ہے ۔
۲ ۔ خبردار
ع: دیکھو، نہ کہیو بے ادبانہ کوئی کلام

دیکھو ۔ (کلمۂ تاکید) خبردار ۔ ہوشیار

ع : دیکھو، نہ آنچ آئے شہِ خوش خصال پر

دیکھو، دیکھو

کلام پر زور دینے کے لیے ۔ تکرار کے ساتھ بولتے ہیں ۔

ع : دیکھو دیکھو، اجل کمیں گاہ میں ہے

دیکھیں ۔ (ا ر ۔ ر)

معلوم نہیں ۔ غور طلب بات ۔

ع : دیکھیں کسے علی کی بہو کی ردا ملے

۲ ۔ (دیکھیں گے)

جوش دلانے اور تجربہ کے معنی میں ۔

ع : دیکھیں، علم کے سائے میں کس کس کی لاش ہو ۔

دیں پناہ ۔ (ف ۔ وصف ؛ اضافتِ تشبیہی)

مراد : امام حسین ۔

ع : جاؤ بہن کے پاس، یہ بولا وہ دیں پناہ

دیں کا ثمر ہونا ۔

دین و ایمان کو رونق بخشنے والا

ع : نخلِ چمنِ دیں کا ثمر ہوتا ہے پیدا

دیں کا مدینہ ۔ (ا ر ۔ ص)

آں حضرت صلعم کا شہر ۔ مدینہ منورہ ۔ جو تمام مسلمانوں کا مقدس و متبرک مقام ہے

ع : بیت العتیق، دیں کا مدینہ جہاں کی جاں

دیوار بیٹھ جانا ۔ (ہ ۔ ع) تباہ ہو جانا ۔

ع : دیوارِ کعبہ بیٹھ گئی عرش گر پڑا (استعارہ)

ردیف

ڈ - الف

ڈاب - (ہ - اسم - مو)
نیام - میان - دیکھیے تصویر ۵۸
ع : تیغ دو دم تو ڈاب میں تھی دوش پر سپر

ڈاڑھیں مارنا - (ہ - مح)
چیخ چیخ کر رونا - ہائے واویلا کرنا
باآواز بلند فریاد کرنا -
ع : کڑھتا ہوں، بکا نہ گرد ڈاڑھیں مار کر

ڈالنا - (ہ - عم - ر) اڑھانا - ڈالنا عموماً ایسے وقت بولتے ہیں جب کسی پریشانی یا گھبراہٹ میں مبتلا ہوتے ہیں
ع : دامان عبا فرق پہ ہمشیر کے ڈالا

ڈانڈ - (ہ - ہتھیار)
دیکھیے تصویر ۶۰
ع : ٹکڑے کیے یوں ڈانڈ کے کٹ کٹ گئے بے پیر

ڈ - ب

ڈبا دینا - (ہ - عم - ر)
ڈبو دینا -
ع : خشکی میں نبی زادوں کی کشتی کو ڈبا دو

ڈبو لینا - (ہ - ر) پانی کے اندر ڈال دینا - بھرلینا -
ع : مشکیزہ بھک کے نہر سے جلدی ڈبو لیا -

ڈ - ٹ

ڈٹنا - (ہ - ر) مقابلہ پر آنا -
ع : سو سو سروں کو کاٹ کے سرکی، جب ڈٹی

ڈ - ر

ڈرتھا - (ہ)
خوف دلوں میں سمایا ہوا ہونا -
دل میں خوف و ہراس ہونا -
ع : ڈر تھا کہ لو حسین بڑھے، تیغ اب چلی

ڈ - س

ڈسنا - ((ہ - ر))
کاٹنا
ع : جس طرف آئی وہ ناگن اسے ڈستے دیکھا -
۲ - ناگن کی طرح فوج کو ڈستی چلی گئی -

ڈ - گ

ڈگمگانا - (ہ - ر)
لڑکھڑانا - ڈولنا - لرزنا -
ع : ماہی پہ ڈگمگا گئے گاو زمیں کے پاؤں

ڈگمگا کے گرنا ۔ (ہ ۔ ر ۔ ب)

تھرتھرا کے گرنا ۔ بے ہوشی کے عالم میں گرنا ۔

ب گرے ڈگمگا کر زمین پر حسین
فرس سے کسی نے اُتارا نہیں (سلام)

ڈ ۔ ن

ڈنکہ ۔ (ہ ۔ ا ۔ مذ)

شور کرنا ۔ دہاڑنا ۔ دیکھیے تصویر ۲۱

ع : ڈنکہ سے ہلا دیتا ہوں طبقوں کو زمیں کے

۲ ۔ ڈھول کی آواز ۔ طبل کی صدا

ع : ڈنکے کی دم بدم تھی صدا آسماں کے پار

ڈ ۔ و

ڈوبتے تاروں کو دیکھنا ۔ (ہ ۔ مج)

استعارہ : تمام اعزا کی طرف اشارہ ہے ۔ پہلے مصرع میں صبحِ شبِ فراق بھی کہا ہے ۔ اس لیے ایہام تناسب کی صنعت پیدا ہو گئی ہے ۔

ب ۔ صبحِ شبِ فراق ہے پیاروں کو دیکھ لو ۔
سب مل کے ڈوبتے ہوئے تاروں کو دیکھ لو ۔

ڈوب جانا ۔ (ہ ۔ مج)

قلبِ لشکر میں پہنچ جانا ۔ چھپ جانا ۔

اوجھل ہو جانا ۔

ع : پھر ڈوب گیا فوج میں وہ شیرِ دلاور

ڈوبنا ۔ (ہ ۔ ز)

غرق ہونا ۔ تباہ ہو جانا ۔ برباد ہونا ۔

ع : ڈوبے گا جو حیدر کے سفینہ میں نہیں ہے ۔

ڈورا ڈالنا ۔ (ہ ۔ مج)

عموماً ڈورے ڈالنا مستعمل ہے ۔

ع : آگیا دام میں، جس شخص پہ ڈورا ڈالا ۔

ڈورے کھلے ہونا ۔ (ح ۔ مج)

نیمچوں کی میانوں کے منہ کھلے ہونا ۔

ع : دونوں کے نیمچوں کے ہیں ڈورے کھلے ہوئے

ڈ ۔ ہ

ڈھارس ۔ (ہ)

بھروسہ ۔ اُمید

ع : ڈھارس تھی بڑی آپ سے، یا سیدِ ذیجاہ

ڈھال ۔ (ہ ۔ اسم ۔ مو)

سپر ۔ جس پر تلوار کا وار روکا جاتا ہے ۔

ع : تیغِ شقی نے ڈھال پہ مارا تو پھٹ پڑا

۲ ۔ دیکھیے تصویر ۸۷

ع : اتنے بڑھے کہ لڑ گئی اس کی سپر سے ڈھال

ڈھالوں کو روکے آنا ۔

سپر کو چہرہ پر روک لینا ۔

۲ ۔ چہرے پر سپر کر کے لانا ۔

ع : ڈیوڑھی تک آئے ڈھالوں کو روکے رفیق و یار

ڈھالوں میں چھپ جانا ۔ (ہ ۔ مج)

سپروں کی اوٹ میں پناہ لینا

ع : ڈھالوں میں چھپ گیا پسرِ سعد روسیاہ

ڈھال کے پھول ۔ (ہ ۔ ا ۔ مو) تصویر ۵۵

تلوار کی ڈھال کے اوپر کے پھول ۔ ۲ ۔ چیتا ریاں

ع : گویا سموم جل گئی پھولوں پہ ڈھال کے

۲ ۔ تلواروں کے پھل، ڈھالوں کے پھولوں میں پڑے تھے ۔

ڈھانپنا ۔ (ہ ۔ ر)

ڈھکنا ۔ چھپانا ۔

ب حرمکار اکہ بجا کہتے ہو بیشک، لاریب
پاک دامانیِ شبیر نے ڈھانپے مرے عیب

ع : سایا نظر آتا تھا تو تن ڈھانپتے تھے وہ

ڈھانپ کے ۔ (ہ، م ۔ ر)
چھپاکر ۔ پوشیدہ کرکے
ع : سمٹے پہاڑ منہ کو جو دامن سے ڈھانپ کے
ڈھلکا ہوا زین ہونا ۔ (ہ ۔ ع)
سوار کے قتل کی علامت خیال کی جاتی ہے ۔
ع : سرزخمی ہے ڈھلکا ہوا زیں خوں سے ہے گلنار
ڈھلکنا ۔ (ہ ۔ ر)
پھسل کے نیچے آجانا ۔ لڑھک آنا ۔
ع : عریان سر ہیں دوش سے ڈھلکی ہیں چادریں ۔
ڈھلنے والے اشک ۔ (ا ۔ ب)
جو آنسو آنکھوں سے باہر نکل آئیں ۔
ع : کب رکتے ہیں، جو اشک ہیں ڈھلنے والے
ڈھنپ جانا (ہ ۔ ر)
ڈھک جانا ۔
ع : ڈھنپ جاتے ہیں سب عیب خطا پوشی میں

ڈھیر میں (ہ ۔ ر)
انبار میں ۔
ع : دونوں کے گھوڑے چھپ گئے لاشوں کے ڈھیر میں ۔
(ہ ۔ ر)
بے جان ہونا ۔ بے خبر ہونا ۔
ع : دیکھو گی کسے خاک پہ اب ڈھیر ہیں اکبر

ڈ ۔ ی

ڈیوڑھی ۔ (ہ ۔ اسم ۔ مو)
آستانہ ۔ دروازہ ۔
ع : ڈیوڑھی پہ جن وانس و ملک کا ہجوم ہے ۔
۲ ۔ چوکھٹ ۔ در دولت
شعر : ڈیوڑھی وہ صبح تک تھے دو دستہ جہاں سوار
مونس ہو واں کوئی، نہ کوئی ہے رفیق و یار

ردیف

ذ

ذ ۔ ب

ذبح ہونا۔

قتل ہونا ۔ گردن زخمی ہونا ۔

ع: معصوم ذبح ہو گیا گودی میں شاہ کی

ذ ۔ ر

ذرا ۔ (ار۔کلمہ)

تھوڑی سی ۔ (اچٹتی نظر)

ع: ہنس کر نظر عزیزوں کی جانب جو کی ذرا

ذرہ فرق نہ ہونا ۔ (ار)

ذرہ برابر فرق نہ ہونا ۔

ع، ذرہ نہ مہرو ماہ میں اور ان میں فرق تھا ۔

ذری ۔ (لکھنؤ) (ذرا ۔ دلی)

ذرا ۔ تھوڑی ۔ چھوٹی ۔

ع: بے بیے ذری سی عمر میں بے پدر ہوئی ۔

ذرے کو آفتاب کر دینا ۔ (ار ۔ مح)

انتہائی عزت دیدینا ۔

اقتدار بڑھا دینا

بلندی پر پہنچا دینا ۔

ع، ذرے کو آج کر دیا مولا نے آفتاب

ذ ۔ و

ذوالجلال ۔

جاہ و جلال والا ۔ خداوند عالم

ع: کرتے ہیں یوں ثنا وصفت ذوالجلال کی

۲۔ ع: دیتا اگر نہیں کوئی فرزند ذوالجلال

ذوالجناح ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گھوڑے کا نام ۔

ع: حاضر ہے ذوالجناح شہنشاہ بحرو بر

یہاں شہنشاہ بحر و بر سے سرور کائنات صلعم مراد ہیں ۔

ذوالفقار ۔ (ع ۔ ا ۔ مو)

حضرت علی کی مخصوص تلوار ۔

ع: یاد آ گئی سر ارک کو چمک ذوالفقار کی ۔

۲ ۔ ابرو ہیں ذوالفقار ید اللہ نامور

ذوالفقار کا پانی چڑھنا ۔ (ا ۔ مح، چاروں طرف خون ہی خون بھرا ہونا ۔ (استعارہ)

ع: نیزوں تھا ذوالفقار کا پانی چڑھا ہوا ۔

ذوالفقار میان میں کرنا ۔ (ح ۔ مح)

تلوار نیام میں رکھنا ۔ جنگ بند کرنا

ع: کی ذوالفقار میان میں اور روک لی لگام

ذ ۔ ی

ذی رُتبہ ۔ (ف ۔ ر)
بلند مراتب کا حامل ۔ اعلیٰ رُتبے والا ۔
ع : جیسا تھا علم، ویسا ہی ذی رُتبہ جواں تھا

ذی حق ہونا ۔ (ا ر ۔ ع)
حقدار ہونا ۔ فریضہ ہونا ۔
ع : ذی حق ہیں ہیں اس کے، کہ ورثہ ہے پدر کا

ذی مرتبہ ۔ (ف ۔ ر)
عزت و جاہ والا ۔
جاہ و مرتبہ والا ۔
ع : ایسا ذی رتبہ کوئی خلق میں کم نکلے گا ۔

ذی وقار ۔ (ص ۔ حج)
باوقار ۔ محترم ۔
ع : اک سو تہل رہے تھے عزیزان باوقار

ردیف

ر۔ الف

رات بسر کرنا۔ (ار۔ ح)
رات گزارنا۔ رات کاٹنا۔
ع: یاں غازیوں نے رات عبادت میں کی بسر

راتیں تڑپ کے کاٹنا۔ (ار۔ ح)
شبہائے فراق تڑپ تڑپ کے یا وصل کے خیال
میں جاگ گزارنا۔
ع: راتیں تڑپ کے کاٹی ہیں اس دن کے واسطے (تغزل)

راتیں کاٹنا۔ (ہ۔ ح)
راتیں گزارنا۔ فراق کی راتیں گزارنا۔
صنعت تضاد اور ایہام تناسب ہے
ع: راتیں تڑپ کے کاٹی ہیں اس دن کے واسطے

راتیں کاٹنا۔ (ح)
راتیں گزارنا۔ راتیں طے کرنا۔
ع: کے راتیں ہمیں کاٹنی ہوویں گی وطن تک

راج لٹنا۔ (ہ۔ ح)
ع: پردیس میں بیوؤں کا لٹا راج حسینا

راج ہونا۔ (ہ۔ روزمرہ)
حکومت و اختیار ہونا۔ سہاگ ہونا۔
ع: دائی انھیں قدموں کی بدولت ہے مرا راج

راحم۔ (ع۔ ص) رحم کرنے والا۔
ع: راحم ہے تری ذات مقدس مرے مولا

راز آشکارا نہ ہونا۔ (ار۔ ب)
بھید کسی کو معلوم نہ ہونا۔
مرا راز دل آشکارا نہیں
وہ دریا ہوں جس کا کنارا نہیں (سلام)

راکب ۔ (ع) سوار۔
ع راکب ہر اک ملک تو مرکب ہر اک پری

راکب دوش رسول۔ (ف۔ مر)
آں حضرت صلعم کے کاندھوں پر سوار ہونے والے۔
مراد:۔ امام حسین
ع: پیارا فرس ہے، راکب دوش رسول کا

رال ٹپکنا (ہ۔ ح)
ع: کون سے میوۂ شیریں پہ ٹپکتی ہے رال

ران باگ ہونا۔ (فو۔ ح)
گھوڑے پر بیٹھنے اور باگ کھینچنے،
پکڑنے یا لینے کا طریقہ۔ ۲۔ طمطراق کے ساتھ سوار ہونا۔
ے غل تھا ہٹے رہو کہ مزاج ان کا آگ ہے
حیدر سے شہسوار کی یہ ران باگ ہے

ران باگ (ف۔ ا۔ ص)
سواری شان و شوکت۔

(نوٹ) یہ پورا سلام اپنے متعلق کہا ہے۔

گھوڑے پر بیٹھنے کی شان اور طریقہ۔

ع: وہ شہسوار دوشِ محمدؐ کی ران باگ

(ہ۔ص۔مو)

رانڈ۔ (ہ۔ا۔مو) بیوہ۔

ع: ٹھانے گا تباہی میں وہی رانڈ کے گھر کو

راہ بند ہو جانا۔ (ار۔ب)

آنے جانے کے راستے بند ہو جانا۔

ع: کشتوں سے بند ہو گئی امن و اماں کی راہ

راہ روکنا۔ (ع)

راستہ روک لینا۔ آگے بڑھنے دینا۔

ع: راہیں ہر سمت کی روکے ہوئے ہیں اہلِ ضلال

راہ روکنا۔ (ار۔د)

راستہ روکنا۔ مانع ہونا۔ سدِّ راہ ہونا۔

ع: گمراہ کے بہکانے سے روکو نہ مری راہ

راہ روکے رہنا۔ (ار۔ب)

کسی طرح نہ جانے دینا۔ سدِّ راہ ہونا۔

ع: جاتے کہاں کہ موت تو روکے ہوئے تھی راہ

راہ دیکھنا۔ (ار۔ع)

ع: ہم دیر سے کھڑے ہوئے یاں دیکھتے ہیں راہ

راہ سے رہ جانا۔ (ار۔ع)

راستے سے ہٹ جانا۔

ع: بھٹک کے راہ سے پیچھے کہیں نہ جاؤ تم

راہ مل جانا۔ (ع)

راستہ نظر آ جانا۔ طریقہ جان لینا۔ گمراہ کو سیدھی راہ مل جانا۔

ع: مجھ سے گمراہ کو اک آن میں مل جائے یہ راہ

راہوار۔ (ف)

رہوار۔ گھوڑا۔

ع: ہمیز کی گر نہ بڑھاواں سے راہوار

رایت۔ (ع۔ا۔مو)

عَلَم۔

ع: رایت کے گرد پھرنے لگے جھوم جھوم کے

رایت۔ (ع۔ا۔مذ)

جھنڈا۔ علم۔ نشان۔

ع: باجے بجا کے کھولیں کے رایت ستم شعار

رایتِ رسول۔ (ع۔خ۔ار)

آں حضرت صلعم کے لشکر کا علم

ع: اُن کی خوشی یہ تھی کہ لے رایتِ رسول

ر۔ب

ربِّ ذوالجلال۔ (ع۔ص)

اللہ کی ۔

پالنے والے۔ جاہ و جلال والے۔

ع: زینب کی یہ دعا ہے کہ اے ربِّ ذوالجلال

ربِّ عباد۔ (ع۔ف۔ صفتِ الٰہی)

بندوں کا پالنے والا۔ خداوندِ عالم۔

ع: بس انیسؔ اب یہ دعا مانگ کہ اے ربِّ عباد

۲۔ (ع۔م)

خداوندِ عالم۔ تمام مخلوق کا خالق۔ بندوں کا پالنے والا۔

ع: عالم تھا قدرتِ ربِّ عباد پر

ربِّ عُلا۔ (ع۔م)

اعلیٰ و ارفع ذاتِ الٰہی۔ (پروردگار)

ع: فرمایا کہ موقوف ہے یہ ربِّ عُلا پر

ر۔ت

رتبۂ برتر۔ (ف۔ار) اعلیٰ مراتب۔

ع: قلِ عرش پہ ہے رتبۂ برتر کا ہمارے

رتبہ بڑھا ہوا ہونا۔ (ار۔ ب)

مرتبے اور درجات میں اعلیٰ ہونا۔ بلند ترین عہدہ پر ہونا

ع: سب فوج سے بڑھا ہوا رتبہ اسی کا ہے

رتبہ کو اوج ملنا۔ (ہونا)

ترقی پانا۔ آگے بڑھنا۔

ع: رتبہ کو اوج نخل ترقی مراد پر

رتبہ کو اوج —— (تابع فعل)

رتبے کا بڑھنا یا بلند ہونا۔

ع: رتبہ کو اوج نخل ترقی مراد پر

ر۔ د

رِدا۔ (ع)

چادر۔

ع: سر پر ردا نہ ہوگی کہ بھائی کو دے کفن

ردا کھینچنا۔ (ار۔ بول چال)

سر سے چادر اُتارنا۔

ہ عجب حال ہے دخترِ فاطمہ کا
ردا سر سے ایذا رساں کھینچتے ہیں (سلام)

ردا میں چھپا لینا۔ (ار۔ مح)

حفاظت میں لے لینا۔ سایہ کر لینا۔ پناہ میں لے لینا۔

ع: یا فاطمہ چھپا لو ردا میں حسین کو

ردّ و بدل۔ (ع)

متواتر حملہ ہونا اور دوسری طرف سے اس کا توڑ ہونا۔

ع: غل تھا کبھی دیکھی نہ ردّ و بدل ایسی

ر۔ ز

رزم۔ (ع)

جنگ، مضامین حرب و ضرب۔ (مراد، رزمیہ نظم)

ع: آؤں طرف رزم ابھی چھوڑ کے جب بزم

ر۔ خ

رخ پھر جانا۔ (ار۔ مح)

منھ پھر جانا۔ پیٹھ دکھانا۔
لڑائی سے منہ پھیر لینا۔

ع: ٹوٹی سپر تو پھر گیا رخ روسیاہ کا

رخ روشن چھپانا۔ (ار۔ ہ)

استعارہ۔ غروب ہو جانا۔

ع: پردے میں چھپایا رخ روشن کو قمر نے (تغزل)

رخ زیبا۔ (ف۔)

کنایہ، خوبصورت اور حسین چہرہ۔

ع: گوندھے ہوئے گیسو رخ زیبا پہ پڑے تھے (تغزل)

رخ کرنا۔ (مح)

متوجہ ہونا۔ منھ اس طرف کرنا۔

ع: جنت کا رخ کیے ہے شہِ کربلا کی فوج

رُخ بے حجاب۔ (ف۔ مر۔ ص)

۔ بے پردہ چہرہ۔ چہرۂ روشن۔

ع: جلوہ کیا سحر کے رخ بے حجاب نے (تغزل)

رُخ پھرا لینا۔ (ار۔ مح)

۱۔ ہر ایک سے کنارہ کشی کر لینا۔
۲۔ دنیا کو چھوڑ دینا۔

ہ مرمر کے مسافر نے بسایا ہے تجھے
رُخ سب سے پھرا کے منھ دکھایا ہے تجھے (رباعی)

رُخ تمتما جانا۔ (ار۔ مح)

گرمی میں چہرہ سرخ ہو جانا۔

ع: رخ تمتما گیا ہے مرے آفتاب کا

رخ کرنا۔ (ار۔ مح)

ارادہ کرنا۔ کسی طرف منھ کر کے چلنا۔

ع: جنت کا رُخ کیے ہے شہِ کربلا کی فوج

رخت کہن (ف - مرکب)
پرانا لباس ۔ بوسیدہ لباس ۔
ع: مطلوب یہ ہے زیب بدن رخت کہن ہو
۲ - (ف - ا ر)
ا - پھٹے پرانے کپڑے ۔
ع: کچھ اور نہیں رخت کہن لا کے بچھا دو (بچھادو - عم - دلی)

رخش - (ف - ا ر - مذ)
رستم کے گھوڑے کا نام تھا ۔
ع: کیا اڑا رخش کہ طاؤس بصد ناز اڑا
۲
گھوڑا ۔
ع: رخش ایسا روم ورے میں نہیں، شام میں نہیں
۳ - (ف)
گھوڑا ۔ (مہمیز کرنا - مونث نظم کیا ہے)
ع: غصہ میں جو سفاک نے کی رخش کو مہمیز ۔

رخصت ملنا - (ا ر - ح)
اجازت ملنا ۔
ع: اقبال سے مولا کے لئے جنگ کی رخصت

رخصت ہے - (ا ر - ب) مرنے کے لیے جانے کی آخری ملاقات - آخری الوداع ۔
ع: رخصت ہے اب رسول کے یوسف جمال کی

رخوں پہ خاک ہونا ۔
چہروں پر گرد اٹی ہونا ۔
ع: پر تھی رخوں پہ خاک تیمم سے طرفہ آب

رسالت پناہ - (ف - ا - مذ)
آں حضرت صلعم ۔
ع: لاؤ تبرکات، رسالت پناہ کا

رسالے - (ا - مذ - ج) دستے ۔
ع: آگے بڑھے آتے تھے سواروں کے رسالے

رستہ سے پھرنا - (ا ر)
راستے سے مڑنا، اثنائے راہ گردن پھیرنا ۔
ع: رستے سے پھر کے بولی یہ زینب بچشم نم

رستہ مل جانا - (ا ر - ح)
پتہ مل جانا - راہیں کھل جانا ۔
انداز مل جانا ۔
ع: رستہ ریاض خلد میں جانے کا مل گیا

رستم میدان کارزار (ف - مخ)
فنون جنگ کا ماہر - (استعارہ)
ع: ایک اک جواں ہے رستم میدان کارزار

رستم - شاہنامے کا ہیرو پہلوان ۔
ع: گو جو بچپن تھا یہ رستم کو سمجھتے تھے وہ زال

رسن - (ف - ا - مو)
رسی ۔
ع: یا اب بعد فتح بازوئے زینب ہے اور رسن

رسول الثقلین (ع - ا - مذ)
آں حضرت صلعم ۔
تمام جن و انس کے رسول - مخلوقات عالم کے رسول
گھر جلا، قید ہوئی، آل رسول الثقلین

رسول الثقلین - (ع - ا - مذ)
آں حضرت صلعم ۔
ع: پیشوائی کو رسول الثقلین آتے ہیں

رسول پاک - (ا ر - ص)
ع: امت رسول پاک کی ہوتی ہے اب تباہ

رسول پاک ۔
۲ - آں حضرت صلعم ۔
ع: مجھ سے رسول پاک خوش ہوں گے یا خفا

رسول زمن کی بو - آں حضرت صلعم کی خوشبو ۔
ع: کپڑوں سے آ رہی تھی، رسول زمن کی بو

رسول فلک وقار۔ (ف۔ وصف)

آں حضرت صلعم۔

ع: سر پر نہ اب علی، نہ رسول فلک وقار

رشتۂ تسبیح میں دانے۔ (ف۔ ا)

برابر برابر تسبیح کے دانے۔

ع: جس طرح کہ ہوں رشتۂ تسبیح میں دانے

رشتہ دار۔ (ف۔ ۔)

عزیز و اقارب۔ خاندان والے۔

ع: بے مثل سب ہیں قبلۂ عالم کے رشتہ دار

رشتہ دینا۔ (ا۔ م)

منسلک کرنا۔ متعلق کرنا۔

ع: رشتہ مجھے ان موتیوں سے حق نے دیا ہے

رشتۂ جاں۔ (ف۔ ص)

جان اور جسم کا باہمی تعلق۔

کنایہ: جان۔ روح۔

ع: پھرتا ہے جدھر رشتۂ جاں، ساتھ ہے اس کے

رشتہ ہونا۔ (ا۔ م)

تعلق ہونا۔ قرابت ہونا۔ لگاؤ ہونا۔

ع: ندر ان کی یہ ہوں گے جنھیں رشتہ ہے نبی سے

رشکِ تاجِ سلیماں۔ (م۔ ص)

حضرت سلیمان کے تاج کے لیے سبب رشک

ع: شوکت میں رشکِ تاجِ سلیماں تھا خود سر

رشک دہ۔ (ف)

رشک پیدا کرنے والا۔

ع: ہر سنگریزہ رشک دہ شب چراغ تھا

رشکِ ماہ۔ (ف۔ ص)

ع: آیا قریب نیر دیں جب وہ رشکِ ماہ (غ۔ مطبوعہ)

رشید و سعید۔ (ع۔ ص)

جید۔ ہمت والے۔ شجاع۔ کامل بندے۔

ع: کیا دل تھے، کیا سپاہ رشید و سعید تھی

راضی بہ رضا ہونا۔ (ا۔ ب)

حکم الٰہی کے سامنے سر جھکائے رہنا۔

ع: معصوم کے معصوم ہیں راضی بہ رضا ہیں

رِضا۔ (ع۔ ا)

مرضی۔

ع: ان کی خوشی وہ ہے، جو رضا پنجتن کی ہے

رضا بخشنا۔ (ا۔ م)

اجازت دینا۔

کام سونپ دینا۔

ع: بخشی ہے رضا جائزہ فوج سخن کی

رِضا جُو۔ (ف)

طالب رضا۔

ع: ہر حال میں وہ لوگ رضا جوئے شاہ تھے

رضوان۔ (ع۔ ا۔ مذ)

جنت کا ایک فرشتہ۔ جو جنت کا دربان ہے۔

ع: وہ پچھے رضواں کے وہ حوروں کا تبسم (تغزل)

رضوان کا بہشت میں جھومنا۔ (ا۔ ب)

رضوان کا جنت میں مارے خوشی کے جھومنا۔ مست ہونا۔

ع: گل جھومتے تھے باغ میں، رضواں بہشت میں

رعد۔ (ع۔ ا۔ مذ)

ایک فرشتے کا نام۔ (دیکھیے۔ تلمیح)

بروایتے، گرج سے، اس کی آواز کو نسبت دی جاتی ہے۔

ع: رعد تھرا گیا، نعرہ جو سنے ضیغم کے

رُعب سے تھرّانا۔ (ا۔ ب) خوف کے سبب کانپنا۔

ع: رعب شہ ذیجاہ سے تھراتے ہیں

رعد کا فغاں کرنا۔ (م) (صنعت حسن تعلیل اور ایہام، استعارہ) بجلی چمکنا۔ بادل گرجنا۔

رعد گرجنا۔ بادل گرجنا۔ (صنعت ایہام)

طبل جنگ کی آواز سے استعارہ کیا ہے۔

ع: گرجا جو رعدِ ابر سے بجلی نکل پڑی

رفاقت میں مرنا۔ (ار۔ ر)

قربان ہونا۔ سبب سے مرنا۔

ساتھ ساتھ مرنا۔

ع: خوش ہوں گی جو ماموں کی رفاقت میں مر گئے

رفرف۔ گھوڑا۔ (ع۔ ا۔ مذ)

ع: رفرف کی ایک شبیہ تو اک ذوالفقار کی

رُفقا۔ (ع۔ ر۔ مذ۔ جمع)

رفیق کی جمع۔

عزیز۔ دوست۔ اصحاب

ع: مجرے کو جھک گئے رفقا باندھ کر پرا

رفیقانِ تشنہ کام (ف۔ مر۔ ص)

پیاسے اور بھوکے انصار۔ (ساتھی)

ع: نکلے اِدھر سے شہ کے رفیقانِ تشنہ کام

رفیق و یار۔ (ار۔ ر)

انصار و اعوان۔

ع: ڈیوڑھی تک آئے ڈھالوں کو روکے رفیق و یار

رِقّت۔ (ع۔)

نرمی۔ گریہ۔ دل بھر آنا۔ ترس۔ رحم۔

ع: حیواں کو بھی رقت ہوئی اس لطف و کرم پر

رقت۔ (ع)

مجازاً رونا۔ نرمئِ دل۔

رقم کرنا۔ (ار۔ مح)

شامل کرنا۔ لکھ لینا۔

ع: گمنام کو اعجاز بیانوں میں رقم کر

رقوماتِ ہنر (ف۔ مر) سرمایۂ فن و ہنر۔ فن و ہنر کی اعلیٰ اقدار

ع: بنیائے رقوماتِ ہنر چاہیئے اس کو[a]

رکاب۔ (ف)

گھوڑے کے داہنے بائیں زین کے نیچے لٹکے ہوئے لوہے کے حلقے جس میں سوار پیر رکھتا ہے

ع: روتے تھے خوں کے آنسوؤں سے دیدۂ رکاب

رکاب۔ (ف۔)

دیکھئے، تصویر ۶۲

ع: مارا جو ہاتھ، پاؤں جا کر رکاب میں

رکاب پیروں سے نکلنا۔

گھوڑے سے گرنے کے وقت پیروں سے رکابیں نکل جاتی ہیں۔

ع: نکلی رکاب پائے مطہر سے ہے غضب

رکاب تھامنا۔ (ار۔ مح)

رکاب پکڑنا۔ (استعارہ) سہارا دے کر سوار کرنا۔

ع: تب تھامیو رکاب شہنشاہ تشنہ کام

رکاب پر پاؤں جمانا۔ (ح۔ مح)

حملہ آور وار کرتے وقت پیروں کو جما لیتا ہے تاکہ لڑکھڑا نہ پائے۔

ع: مارا جو ہاتھ، پاؤں جا کر رکاب میں

رکاب سنبھالنا۔ (ار۔ مح)

رکاب پکڑنا۔ (مح) سہارا دینا۔

ع: گھوڑے پہ تم چڑھو، میں سنبھالوں رکاب کو

رکاب میں ہونا۔ (ار۔ مح)

ساتھ ہونا۔ ہمراہ ہونا۔ پہلو میں ہونا۔

ع: زہرہ بھی ہے رکاب میں، روح الامیں بھی ہے

رکھا، رکھا۔ (ہ۔ ر)

ع: پاؤں قرآں پہ رکھا حلق پہ خنجر رکھا

رکھائی۔ (ہ۔ ا۔ مو)

بے وفائی۔ بے مروتی۔ بداخلاقی۔

ع: تیزی کو رکھائی کو صفائی کو نہ چھوڑا۔

[a] انیس نے اپنی طرف اشارہ کیا ہے۔

رُکن۔ (رکن ایمانی)
دیکھیے تلمیح

ع: رکن و مقام و باب و منا، زمزم و حجر

رکن رکین۔ (ع۔ ف۔ مرکب) بزرگ

ع: پشتی پہ سب رُکن رکین ابن قین کے

رکنِ یمانی۔ (ع۔ ا۔ مذ)

کعبۃ اللہ کے رکنوں میں سے ایک رکن کا نام

ع: اے رکن یمانی! تری شوکت کے دن آئے

رکوع۔ (ع۔ اسم۔ مذ)

رکنِ نماز۔ نماز میں جھکنا۔

ع: وہ عجز وہ طویل رکوع اور وہ سجود۔

ر۔گ

رگ جان۔ (ف۔ مؤ)

دل۔ روح۔

ع: نشتر سے کم نہیں رگ جاں کو یہ سبزہ زار

رگِ جاں سے اقرب ہونا۔ (دیکھیے، تلمیح۔

سہ اقرب ہے رگ جاں سے اور اس پر یہ بُعد
اللہ اللہ کس قدر دور ہے تو

رگِ جاں سے لہو جدا ہونا۔

۱۔ شہ رگ سے خون کا نکل جانا۔

۲۔ تلوار کا میان سے نکلنا۔

یہاں تلوار کے نکلنے کی اہمیت کے پہلو کو دکھایا ہے

ع: سینہ سے دم جدا، رگِ جاں سے لہو جدا

ر۔م

رمز و کنایہ۔ (ف)

نکتے اور اشارے۔ انوکھا پن۔

ع: تقریر میں وہ رمز و کنایہ کہ لاجواب

رموزِ لن ترانی۔ دیکھیے، تلمیح)

آوازِ "لن ترانی" کے اسرار و رموز۔

ع: موسیٰ سے رموزِ لن ترانی پوچھو (سلام)

ر۔ن

رَن۔ (ھ۔ ا۔ مذ)

میدان جنگ۔

ع: جاتی ہے کس شکوہ سے رن میں خدا کی فوج

۲۔ (ھ۔ مذ)

میدان۔ جنگل۔

بے دفن و کفن رن میں رہے گا ترا دلبر

۳۔ (ھ۔ مذ)

میدان جنگ۔ میدان قتال۔

۴۔ (ھ۔ مذ)

جنگل۔ بیابان۔

ع: علی کے لال کی رن سے برات آئی ہے

رن پڑنا۔ (ھ۔ مح)

گھمسان کی جنگ ہونا۔

سہ صدقے گئی، یوں رن کبھی پڑتے نہیں دیکھا
اک دن میں بھرے گھر کو اجڑتے نہیں دیکھا

رنج کھینچنا (ف۔ مح)

تکالیف اٹھانا۔

انھیں کے لیے ہے زمانے کی تلخی
بڑے رنج شیریں زباں کھینچتے ہیں (سلام)

رنگ اُڑ جانا۔ (ھ۔ مح)

رنگ روپ جاتا رہنا۔

ع: اڑ گیا جب رنگ رخ سے استخواں پیدا ہوئے

رن چڑھے ہوئے ہونا۔ (ھ۔ مح)

لڑائی میں تجربہ کار ہونا۔ لڑائیاں لڑے

ہوئے ہونا۔

ع: سر ان کے اترے آئے تھے جو رن چڑھے ہوئے

رن پڑنا۔ (س۔ ہ۔ مح)

سخت جنگ ہونا۔

میدان جنگ میں کارزار کی گھماگھمی ہونا۔

ع: مقتل میں ایسا رن کبھی پڑتے نہیں دیکھا

رنگ بدلنے والے۔ (ار۔ مح)

تھالی کے بیگن۔ کبھی ادھر کبھی اُدھر۔
کبھی دوست کبھی دشمن۔ میر انیس نے اپنے معاصرین کا شکوہ کیا ہے

ع: کٹ جاتے ہیں خود رنگ بدلنے والے (رباعی)

رنگ فق ہو جانا۔ (ار۔ مح)

اداس ہو جانا۔

ع: صدمے سے ہو گیا رخ انور کا رنگ فق

رنج و محن۔ (ع۔ ف۔ مرکب)

ع: اک جان پہ یہ رنج و محن ہائے حسینا۔

ر ۔ و

رواج ہونا۔ (ار۔ مح)

دستور ہونا۔ عام ہونا۔ ۲۔ جاری و ساری ہونا۔

ع: دین محمدی کا ہے سب قوم میں رواج

رواق۔ (ع۔ اسم۔ مذ)

مکان۔ بارہ دری۔

یہاں میر انیس نے دنیا مراد لی ہے۔

ع: یہ شور تھا کہ اک جہاں کے رواق میں

روبرو نگاہ (آواز نقیب شاہی)

نگاہیں سامنے رہیں۔ ہوشیار۔ خبردار۔

ع: بڑھ کر صدا نقیب نے دی، روبرو نگاہ

روباہ بن جانا (ار۔ مح)، بزدل بن جانا۔

ع: روباہ بن گئے تھے وہ، دل جن کے شیر تھے

روا رو ہونا۔ (ار۔ مح)

انتشار۔ ہلچل۔

ع: لشکر میں بے دغا ہے روا رو ادھر اُدھر

روانہ ہونا۔ (ار۔ مح)

۱۔ مر جانا۔ شہید ہو جانا۔ ۲۔ چلا جانا۔ جدا ہو جانا۔

ع: حسین رہ گئے سب قافلہ روانہ ہوا

رو رو کے سو جانا۔ (ار۔ ب)

پریشان ہو کر سو جانا۔ روتے روتے سو جانا۔

ع: رو رو کے سو گئے ہیں صغیران ماہ وش

روزمرّہ۔ (ف۔ ا۔ ص)

۱۔ اہل زبان کے وضع کردہ وہ الفاظ جو کسی خاص مقصد کے لیے بولنے لگتے ہیں اور وہ زبان اور ادب میں داخل ہو جاتے ہیں۔

۲۔ وہ الفاظ یا مخصوص اصطلاحات جو اہل زبان صبح شام کی گفتگو میں بولتے ہیں۔

ع: روزمرّہ شرفا کا ہو سلاست ہو وہی

روزوں۔ (ع م۔ ب)

روز کی جمع۔

میر صاحب نے روز کی اردو جمع بنائی ہے جو عوامی روزمرہ میں شامل ہے۔

ع: کئی روزوں سے تلاطم میں ہوں اے شاہنشاہ

روح۔ (ع۔ ار۔ مو)

جان، جاندار۔ انسان۔

ع: میں کیا ہوں کبھی روح کو راحت نہیں مولا

روح تڑپنا۔ روح کو انتہائی صدمہ پہنچنا۔

ع: تڑپی لحد میں روح رسالت پناہ کی

رُوحنا فداک (ع۔ کلمہ)

ہم تم پر قربان۔

ع: یوسف جو دیکھ لے تو کہے، روحنا فداک۔

روسیاہ ۔ (اد ۔ ص)
بدبخت ۔
ع: بولا یہ فوج سے عمر سعد روسیاہ
روسامنے ہونا ۔ (اد ۔ ب)
نظر کے سامنے ہونا ۔ وجود ہونا ۔
ع: اب رو ہے سامنے نہ وہ ابرو ہزار حیف (تجنیس)
روح القدس ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ)
جبرئیل (فرشتہ مقرب) جو عرش پر رہتا ہے ۔
(پاک روح) (تشبیہ)
ع: روح القدس کی طرح دعائیں تھیں عرش پر
روح الامین ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ)
فرشتہ ۔ جبرئیل کا نام ۔
ع: روح الامیں نے دی یہ صدا اتمام کرر کاب
روک ٹوک ۔ (ہ ۔ ر)
ہر طرف سے رکاوٹیں ۔ بندشیں ۔
دشواریاں ۔
ع: پہنچی جو قتل گاہ میں اس روک ٹوک پر
روکنا ۔ (اد ۔ مح)
روک لینا ۔ قبضہ کرنا ۔
پہرہ بٹھا دینا ۔
ع: روکا تھا دم صبح سے دریا کا کنارہ
رُولنا ۔ (ہ ۔ ر)
قتل کرنا ۔ چھانٹنا ۔ زندہ کرنا ۔
ع: جو فوج چڑھی منہ پہ اُسے رول کے نکلے
رومال باندھنا ۔ (مح)
کسی شے کو کس لینا ۔ گرفت کر دینا ۔
ع: رومال پھاڑ کر انھیں باندھا تھا استوار
روتا آنا ۔ (اد ۔ مح)
ع: سفو دیکھ کے اصغر کا چلا آتا ہے رونا

۔ رونہ ہونا ۔ دیکھئے رو ہونا ۔
رونا ۔ مجھے رونا ۔ اس کو رونا ۔
مرنے کے بعد مجھے یاد کر کے رونا ۔
ع: رونا نہ تم کو سر کی قسم دیکھے جاتے ہیں
رَوندنا ۔ (ہ ۔ ر) پامال کرنا ۔ مسل دینا ۔
ع: رہواروں سے روندیں گے تری لاش کو یہ ہے
روا نہ ہونا ۔ مناسب نہ ہونا ۔
ع: ہاں سچ ہے کہ اتنی بھی تعلّی نہ روا تھی
رو ہونا ۔ (اد ۔ مح)
بحال ہونا ۔ مقابلہ کی طاقت ہونا ۔
ع: آئینہ کو نظارہ کا اس رخ پہ ہو کیا رو (تجنیس اور مراعاۃ النظیر)
۲ ۔ (اد ۔ مح)
حیثیت نہ ہونا ۔ بیا طاقت ہونا ۔
ع: کیا رو ہلال عید کا ابرو کے سامنے
روئیں تن ۔ (ف ۔ ص)
لوہے اور پیتل کی مثل مضبوط ۔
لوہے کا بدن رکھنے والا ۔
استعارہ: بہت مضبوط ۔
ع: روئیں تن و سیاہ دروں آہنی کمر

ر ۔ ہ

رہِ ثواب ۔ (ف ۔ مر ۔ ص)
نیک راستہ ۔
ع: لازم ہے تم کو سعی کریہ ہے رہِ ثواب
رہ جاؤں گی ۔ (عو ۔ ر)
زندہ رہ جاؤں گی ۔
ع: رہ جاؤں گی میں قید میں جانے کے واسطے
رہ رہ کے بہنا ۔ (ہ ۔ مح)
ذرا ذرا سی دیر میں نکلنا ۔

ہر ہر کو بہنا۔

س: رہ رہ کے اشک بہتے تھے روئے جناب سے
شبنم ٹپک رہی تھی گل آفتاب سے

رہ رہ کے بارش ہونا:
رک رک کے۔ لمحہ بھر رکنا اور پھر شروع ہو جانا
استعارہ: تیروں کی بوچھار۔

رہ رہ کے ابر شام سے وہ بارشِ خدنگ

رہ ثواب۔ (ف۔ص)
صحیح اور نیک راہ پر لانے کی کوشش کرنا

ع: خود جا کے میں دکھاتا ہوں ان کو رہِ ثواب

رہا ہونا۔ (ا۔ب)
چھوٹنا۔ آزاد ہونا۔

ع: جب قید سے ہووے گا رہا عابد مضطر

رہوار۔ (ف۔ اسم۔ مذ)
گھوڑا۔ دیکھئے، تصویر ۳

ع: رہواروں سے روندیں گے تری لاش کو ہے ہے

رہوار پہ رہوار ہونا۔ (ا۔ح) جنگ کی ہول کے موقع پر بولتے ہیں۔

ع: تلوار پر تلوار تھی، رہوار پہ رہوار

راہوار منگواؤ۔ (راہوار منگاؤ)
گھوڑے تیار کرو۔

ع: کمریں کسو جہاد پہ، منگواؤ راہوار

ر۔ی

ریاض رسول۔ باغ رسالت۔ خاندان رسول۔
۱۔ چمن رسول، ۲۔ باغ بتول۔

ع: بلبل چہک رہا ہے ریاض رسول میں

ریاض نبی۔ (ف۔م) استعارہ۔
چمن رسول۔ (خاندان رسول)

ع: کانٹوں میں اک طرف تھے، ریاض نبی کے پھول

ریت۔ ریتی۔ میدان۔ ریگ۔

ع: لیٹے ہوئے ہو ریت میں کیوں منھ کو چھپائے

ریتی۔ ریگستان۔

ع: ریتی پہ عزیزوں کا مرقع تو ہے ابتر

ریسمان۔ (ف)
رسّی۔ سُوت۔

ع: باندھے نہ کوئی اس کا گلا ریسمان سے

ریاضت۔ (ع۔ص)
محنت۔ جانفشانی۔

ع: پھل ہم کو بھی مل جائے ریاضت کا ہماری

ریلہ ہونا۔ (ف)
اکٹھا فوج کا متواتر حملہ ہونا۔ حملہ پر حملہ ہونا۔
چاروں طرف سے ہجوم ہونا۔

ع: حضرت پکارے لال پہ اعدا کے ریلے ہیں

ردیف

ز۔ الف

زار زار رونا۔ (ار۔ مح)

بے اختیار رونا۔

ع: ناموس شاہ روتے تھے خیمے میں زار زار

۲۔ (ار۔ مح)

زار و قطار رونا۔

ع: قبضہ کو چوم چوم کر شہ دیں روئے زار زار

زار و حزیں۔ (ع۔ ص)

ملول و رنجیدہ۔

ع: نادار ہے اور فاقہ کش و زار و حزیں ہے

زاری۔ (ع۔ ص۔ ی نسبتی)

فریاد۔ آہ و بکا۔

ع: زینب کی وہ زاری، وہ سکینہ کا بلکنا

زاریٔ پدر۔ (ف۔ مر)

باپ کی فریاد۔ گریہ و بکا۔

ع: اکبر نے جبکہ غش میں سُنی زاریٔ پدر

زاری کرنا۔ (ار۔ ب)

رونا۔ پیٹنا۔ عاجزی کرنا۔

ع: زاری تھی التجا تھی، مناجات تھی ادھر

زاغ کو خوش بیاں کر دینا۔ (مقولہ)

کوّے جیسے کریہہ آواز جانور کو خوش الحان اور خوش زباں بنا دینا۔ میر انیس نے معاصرین شعراء پر اپنی شاعری کے اثرات کا ذکر کیا ہے۔

ے نوا سنجوں نے تری اے انیس

ہر اک زاغ کو خوش بیاں کر دیا (سلام)

زال۔ (ف۔ ا۔ مذ)

۱۔ رستم کے باپ کا نام۔ ۲۔ بوڑھا۔

ع: گو جو بچپن تھا پہ رستم کو سمجھتے تھے وہ زال

زالِ دنیا۔ (ف۔ مر)

۱۔ زال یعنی بوڑھا۔ ۲۔ زال، رستم کے باپ کا نام تھا۔

استعارہ: دنیا چونکہ بہت پرانی ہے اس لیے زال کہا ہے۔ (اضافت مقلوب اور اضافت تشبیہی)

ے بہت زال دنیا نے دیں بازیاں

میں وہ نوجواں ہوں کہ ہارا نہیں (صنعت تضاد حسن تعلیل)

زانو پر ہاتھ مارنا۔ (ار۔ ب)

افسوس اور رنج کے وقت زانو پر ہاتھ مار کر بات کہتے ہیں۔

ع: چلّایا ہاتھ مار کے زانو پہ ابن سعد

زانوئے غم پر سر جھکانا (ار۔ مح) (صنعت ایہام)

غم و اندوہ کے سبب سر جھکائے رہنا۔

ع: سر زانوئے غم پر تھے جھکائے ہوئے افلاک

زاہد۔ (ع۔ ص)

پرہیزگار۔ متقی۔

ع: وہ عابد و زاہد تھے وہ تھے عارف و کامل

ز - ب

زَباد - (ع - ص) (ہ) مُشک بلائی۔
ایک خوشبو کا نام۔ جو سفیدی و زردی ملی جلی ہوئی رنگ کی ہوتی ہے۔ جنگلی بلاؤ کی مستی (خُصیوں کا عرق)
ع: مشک و زباد و عطر میں کپڑے بسے ہوئے

زبان آشنا نہ ہونا۔ (ار - مح)
لاپروا ہونا۔ بے نیاز ہونا۔
ے سوکھے تھے ہونٹ، پیاس کی کچھ انتہا نہ تھی
لیکن طلب سے اس کی زباں آشنا نہ تھی

زبان پر تکبیر ہونا۔ (ار - روزمرہ)
یادِ الٰہی۔ خداوندِ عالم کی بزرگی کی یاد۔
ع: تسبیح زباں پر تھی کبھی اور کبھی تکبیر

زبان تالو سے لگ جانا (ار - مح) بولنے کی طاقت نہ رہنا۔
ع: تالو سے لگ گئی تھی زباں مارے پیاس کے

زبان جلنا۔ (ار - مح)
ے گرمی کا روزِ جنگ کی کیونکر کروں بیاں
ڈر ہے کہ مثلِ شمع نہ جلنے لگے زباں
(تشبیہ - ایہام)

زبان چاٹنا - (ہ - مح)
چٹخارہ لینا۔ جب کوئی مرغوب شے سامنے ہو تو ہونٹوں پر زبان خود بخود اس شے کا مزہ لینے کے لیے چلنے لگتی ہے۔
ع: اُٹھی علی کی تیغ دو دم چاٹ کر زباں

زبان چوسنا۔ (ار - ر)
زبان منھ میں لے کر چوسنا۔ منھ میں زبان لینا۔
ع، جن لوگوں نے چوسا تھا محمدؐ کی زباں کو

زبان طعن دراز کرنا۔ طعن و تشنیع کرنا آوازے کسنا۔
ع: بڑھ کر زبانِ طعن، سناں نے بھی کی دراز (استعارہ)

زبان قطع ہو - (ار - عو - کوسنا)
وہ زبان کٹ جائے۔
ع: ہو قطع وہ زبان جو کرے آپ کا گلہ

زبان منھ سے نکل پڑنا۔ (ار - مح) حسن تعلیل
مارے گرمی کے زبان خشک ہو جانا۔
ع: منھ سے نکل پڑی تھی ہر ایک فوج کی زباں

زبان میں کانٹے ہونا۔ (ار - مح)
زبان مارے پیاس کے بالکل خشک ہو جانا۔
ع: اُودے تھے لب، زباں میں کانٹے، کمر میں خم

زبانہ۔ (ف - ص - مذ)
زبانہ - شعلہ - لپٹ - لوکا۔
(زبانوں، جمع - شعلوں - لپٹوں)
ع: دوزخ کے زبانوں سے بھی آنچ اس کی بری تھی

زبردستیاں۔ (ار - ص)
زبردستی کی اردو جمع، طاقتیں - قوّتیں۔
ع، گرد انِ دہر ان کی زبردستیوں سے زیر

زبوں صفات (ف ص)
بد ذات - بد عادات - کمین خصلت۔
ع: مقتل سے کونہ تک تھے فتونِ زبوں صفات

ز - چ

زچہ خانہ۔ (ف - اسم - مذ)
۱- بچہ پیدا ہونے کی جگہ۔
۲- جائے ولادت۔
ع: بچھے گی زچہ خانے کے اندر صف ماتم

ز - خ

زخم پھٹنا۔ (ہ - مح) زخم سے خون بہنا۔
ع: زخم سینوں کے گریباں کی طرح پھٹتے تھے

زخم پھٹ جانا۔ (ہ۔ ار۔ مح)
زخموں کا کھل جانا۔
ع: پہنچی جو ضرب پھٹ گئے زخم تن حسین

زخم کھانا۔ (ار۔ مح)
زخمی ہونا۔ زخم سہنا۔
ع: ہنس ہنس کے جسم پر تبر و تیر کھائیں گے

زخم کھانا۔ (ار۔ مح)
زخم لگنا۔ زخمی ہونا۔
ع: مشکیزہ بھی تیروں سے چھدا، زخم بھی کھائے

زر افشاں ہونا (ار۔ ص)
سنہری ہونا۔ چمکدار ہونا (استعارہ)
ع: ذرّوں سے زر افشاں ورق خاک ہوا ہے
۲۔ (ار)
روشن ہونا۔ منور ہونا۔ سنہری ہونا۔
ع: ذروں سے زر افشاں ورق خاک ہوا تھا

ز۔ ر

زراعت خشک ہونا۔ (ار۔ مح)
اولاد کا پیاس سے بے چین ہونا۔ (استعارہ)
سہ ادھر خشک ہے فاطمہ کی زراعت
وہ کھیتوں میں آب رواں کھینچتے ہیں (سلام)

زرریزی۔ (ف۔ ا۔ ی نسبتی)
چمک دمک دنیا۔ شعاعیں۔ جلوہ گری
ع: زرریزی علم پہ ٹھہرتی نہ تھی نظر

زرہ پوش ہونا۔ زرہ پہنے ہوئے ہونا۔ مچھلی کی سیلن (چھلکا) (استعارہ)
ع: ہر چند مچھلیاں تھیں زرہ پوش سر بسر

زرہ جامہ۔ (ف۔ ا۔ مذ)
زرہ کے نیچے کی پوشاک۔
ع: پہنے جو زرہ جامہ کو اندام میں آئے
۲ ۔ (ف۔ ار۔ مذ)
زرہ کے نیچے کا لباس۔
ع: جسم سب چور تھا ٹکڑے تھے زرہ جامے کے

زرہ کی کڑیاں بکھر جانا۔ (ہ۔ ب)
زرہ کی ایک ایک کڑی ٹوٹ ٹوٹ کر الگ ہو جانا۔
ع: کڑیاں زرہ کی بکھری ہوئی تھیں زمین پر

زری۔ (لکھنؤ۔ روزمرہ)
ذرا۔ (دلّی۔ ر)
ع: اس بے بسی تشنگی میں نہ تسکیں ذری ہوئی

زرّیں کمر۔ (ف۔ ح)۔ اص)
جن کی کمر میں جڑاؤ پیٹیاں بندھی ہوں
ع: زرّیں کمر جلو میں کئی سو غلام تھے

ز۔ ل

زلف سمن بو۔ (ف۔ مر۔ ص)
وہ زلفیں جن میں چنبیلی کی خوشبو آ رہی ہو
ع: بل کھا رہا تھا زلف سمن بو کا تار تار

زلیخا۔ (تلمیح دیکھیے)
ع: دامن کبھی جناب زلیخا نہ چھوڑتیں

ز۔ م

زمام کھینچنا۔ (ار۔ مح) تصویر ۲
نکیل روکنا۔ روکنا۔
ع: ٹھٹکائے اونٹ خیمے کے جب کھینچ کر زمام

زمانہ۔ (ف)
ہر چیز۔ دنیا کی ہر شے۔ ہر ایک خشک و تر۔
ع: گرمی سے مضطرب تھا زمانہ زمین پر

زمانہ ۔ (ا ر ۔ ر)
وقت، گھڑیاں، لمحے۔
ع: تھوڑا سا وہ رخصت کا زمانہ تھا قیامت

زمانہ پھر جانا ۔ (ا ر ۔ مح)
ہر شخص کا مخالف ہو جانا۔ دشمن ہو جانا۔ دنیا برگشتہ ہو جانا۔ روگردانی۔
ع: کہتا کہ بہن، پھر گیا بابا سے زمانہ

زمانہ سیاہ ہو جانا (ا ر ۔ مح)
دنیا سے متنفر ہو جانا، دنیا اندھیر ہو جانا۔
ہ سیاہ دیدۂ شبیر میں زمانہ ہوا
ہوائے ظلم سے جب گل چراغ خانہ ہوا (سلام)

زمانہ منقلب ہو جانا ۔
ہر ایک کی نگاہیں بدل جانا۔ انقلاب آ جانا۔
ہر آدمی کا مزاج اور طینت بدل جانا۔
ہ مکیں رہے نہ مکاں، طرفہ کارخانہ ہوا
زمیں الٹ گئی، کیا منقلب زمانہ ہوا (سلام)

زمانہ ہونا ۔ (ا ر ۔ مح)
ایک وہ بھی وقت تھا۔
ع: کہ ہم بھی پھرتے تھے یونہی اسے زمانہ ہوا

زمانے کی تلخی ۔ (ا ر ۔ مح)
دنیا کے مصائب۔ ہر قسم کی تکالیف۔
ہ انھیں کے لیے ہے زمانے کی تلخی
بڑے رنج شیریں زباں کھینچتے ہیں (سلام)

زمزم ۔ کعبے کے اندر ایک کنوئیں یا چشمہ کا نام۔
(دیکھیے ۔ تلمیحات)
ع: رکن و مقام و باب و منا زمزم و حجر

زمزمہ ۔ (ف)
گیت ۔ نغمہ ۔
ع: اشجار پہ تھے زمزمۂ بلبل شیدا

زمین الٹ جانا ۔ (ا ر ۔ مح)
انقلاب آ جانا۔ حالات تلپٹ ہو جانا۔
ہ مکیں رہے نہ مکاں، طرفہ کارخانہ ہوا
زمیں الٹ گئی، کیا منقلب زمانہ ہوا (سلام)

زمین الٹنا ۔ (ا ر ۔ مح)
تباہی آنا، انقلاب آنا۔ دنیا منقلب ہونا۔
ع: الٹے زمین یوں کہ نہ کوفہ نہ شام ہو

زمین پاٹنا ۔ (ہ ۔ مح)
زمین پر انبار لگانا۔
ع: ہر ضرب میں تنوں سے زمیں پاٹی ہوئی

زمین پاٹ دینا ۔ (ہ ۔ مح)
زمین پر انبار لگا دینا۔ ڈھیر لگا دینا۔ زمین ڈھک جانا۔
ع: آئی جس غول پہ لاشوں سے زمیں پاٹ گئی

زمین پر پاؤں رگڑنا ۔ (ا ر ۔ مح)
بے چین ہونا۔ پیروں کو قرار نہ ہونا۔
ع: میں دیکھتا ہوں کہ پاؤں زمیں پر رگڑتے ہو۔

زمین پر پاؤں نہ رکھنا ۔ (ا ر ۔ مح)
غرور کے سبب اکڑنا۔ شوخی و چنچل پن میں اچھلانا۔
ع: شوخی سے فرس پاؤں نہ رکھتا تھا زمیں پر
۲۔ زمین پر قدم نہ رکھنا۔ مغرور ہونا۔
ع: آج نخوت سے زمیں پر جو قدم رکھتے ہیں

زمین تھرانا ۔ (ا ر ۔ مح)
ہلچل پڑنا۔ تہلکہ مچنا۔ خوف کے مارے زلزلہ آ جانا۔
ع: تھرائی یہ زمیں کہ گرا کہ کہ مکاں گرے

زمین تھرانا ۔ (ہ ۔ مح)
زلزلہ آنا۔ زمین ہلنا۔ قیامت برپا ہونا۔
ع: تھرائی یوں زمیں کہ اڑے آسماں کے ہوش

زمین کو آسماں کر دینا (ا ر ۔ مح) بہت زیادہ بلند مرتبہ پر پہنچا دینا۔
ہ سری قدر کر اے زمین سخن تجھے بات میں آسماں کر دیا
(سلام)

زمین کو آسمان سے لانا۔ (ار۔ مح) (صنعت ایہام)
استعارہ: کلام (نظم اور شعر و شاعری) کے ردیف قافیہ کی پابندیوں کے ساتھ اعلیٰ تصورات کو نظم کرنا۔
ع: سدا ہے فکر ترقی بلند بینوں کو
ہم آسمان سے لائے ہیں ان زمینوں کو

زمین سخن۔ (شعر و شاعری کا روزمرہ)
شعر و شاعری اور زبان و بیان کا میدان۔
(موضوع)
۱۔ وزن۔ ردیف و قافیہ اور بحور و عروض کے سلسلے میں بولتے ہیں اور کہتے ہیں کس زمین میں غزل کہی ہے۔
۲۔ زمین کے مقابلے میں آسمان کا لانا۔ اس میں صنعت تضاد ہے۔
۳۔ زمین کو آسمان بنا دینا۔ بہت بلند پایہ کر دینے کے معنی میں مستعمل ہے۔
ے مری قدر کر اے زمین سخن
تجھے بات میں آسماں کر دیا

زمین کا بخار۔ (ار۔ ص)
گرمی۔ زمین کے ابخرات
ع: گردوں کو تپ چڑھی تھی زمیں کے بخار سے

زمین کا خاک اڑانا۔ (ار۔ مح۔ صنعت ایہام)
زمین کا بھی غم و رنج میں مبتلا ہونا۔
ع: اللہ رے ماتم کہ اڑاتی تھی زمیں خاک

زمین کھودنا۔ (ار۔ مح) (ایہام)
قبر کھودنا۔
ع: یہ کہہ کے ذوالفقار سے کھودی وہیں زمیں

زمین میں غرق ہو جانا۔ گھوڑا زمین میں دھنس جانا۔
ع: گھوڑا زمیں میں سینے تلک غرق ہو گیا

زمیں میں وسعت نہ ہونا۔ (شعر و شاعری کا محاورہ)
قافیہ اور ردیف مشکل ہونا۔
ے انیس اس زمیں میں بہت کم ہے وسعت
کمیت قلم کی عناں کھینچتے ہیں (سلام)

زمین ہلنا۔ (ار۔ ع)
جنگ کا خلفشار ہونا۔ ہلچل مچنا۔
ع: ہلتی رہی زمین، لرزتے رہے فلک

زمین ہل جانا۔ ہر آدمی کا دل دہل جانا۔
استعارہ: حسن تعلیل، تجاہل عارفانہ۔
ع: نعرے کیے کہ خوف سے ہلنے لگی زمیں

ز۔ن

زنخداں۔ (ف۔ا۔مو)
ٹھڈی۔ ٹھوڑی۔
ع: پھر آیا لہو تابہ زنخدان مبارک

زندگی پر خاک ہونا۔ (ار۔ مح)
زندگی بیکار ہونا۔
ع: اے لال تیرے بعد ہے اس زندگی پہ خاک

زندگانی کے جھگڑے۔ (ار۔ ب)
۱۔ دنیا کے تمام جھمیلے۔ ۲۔ لوازمات دنیا۔
مرنے کے بعد دنیا کے تمام جھگڑوں سے چھٹکارا مل جانا۔
ے سارے جھگڑے تھے زندگانی کے انیس
جب ہم نہ رہے تو کچھ بکھیڑا نہ رہا

زندوں میں آنا۔ (ار۔ مح)
زندوں کے ساتھ شمار ہونا، حقیقی زندگی مل جانا۔
ع: زندوں میں آؤں میں، جو یہ مقتل سے مر کے آئیں

زندے۔ جینے والے۔ (ار۔ عم)
زندہ کی اردو جمع۔
ع: جو زندے پھرتے ہیں قبروں پہ کہتے ہیں مردے

زنگار گوں۔ (ف م)

نیلا۔ نیلگوں۔ آسمان سے مراد ہے۔

ع: وہ دشت وہ خیمہ زنگار گوں کی شان

زنہار۔ (ف۔ کلمہ)

بالکل۔ قطعی۔ ہرگز۔

ع: کہنے لگی، یہ بات مناسب نہیں زنہار

۲۔ صغرا نے کہا کوئی کسی کا نہیں، زنہار

ز۔ و

زوال آنا۔ (ار۔ مح)

تباہی آنا۔ کمی آنا۔ نقص آجانا۔

ع: آیا زوال اس پہ جو بدر کمال تھا

زور چلنا۔ (ار۔ مح)

بس چلنا۔ قابو ہونا۔

ع: نے کچھ نصیبوں کا زور چلا اور نہ میرا بس

زور سے لینا۔ (ار۔ مح)

طاقت سے حاصل کرنا۔ بل بوتے پر لینا۔

ع: زور سے اس کے لیا ہے ہم نے میدان سخن

اور نیزہ ہاتھ میں غیر از قلم رکھتے نہیں (سلام)

زور گھٹنا۔ (ہ۔ ر)

طاقت زائل ہو جانا۔

ع: وہ زور گھٹا ہے کہ کمانیں ہیں کہ دے

۲۔ اعضا و جوارح کا جواب دے دینا۔ کمزور ہو جانا۔

ع: گھٹا زور مشق سخن بڑھ گئی

ضعیفی نے ہم کو جواں کر دیا (سلام)

زور گھٹنا۔ (ہ۔ مح)

کمزوری آجانا۔

ع: اکبر جو بڑھے شام کے بادل کا گھٹا زور

زور نہ چل سکنا۔ تاب مقابلہ نہ لا سکنا۔ قابو نہ چلنا۔

قابو نہ پانا۔

ع: کچھ زور بے قراری دل سے نہ چل سکا

ز۔ ہ

زہ۔ (ف۔ ا۔ مذ)

دیکھیے تصویر۔ ۴۲

ع: گوشے کماں سے دور تو گوشوں سے زہ جدا

زہ گیر۔ (ف۔ ا۔ مذ)

دیکھیے چلّہ کمان۔ ۱۴

ع: چلّے سمٹ کے جاتے تھے زہ گیر کے تلے

۲۔ ہڈی کا انگشتانہ، جو تیر انداز اپنے انگوٹھے میں پہن لیتے ہیں۔

ع: ترکش دو نیم ہو گئے، زہ گیر کیا کرے

زُہرہ۔ (ع۔ ار۔ واحد و جمع)

پھول۔ شگوفے۔ زرد پھول۔

ع: خواہاں تھے زہر گلشن زہرا جو آب کے

زہر اتارنا۔ (مح)

ع: زہر اس کا چڑھ گیا تو اُتارا نہ جائے گا

زہر میں بجھانا۔ (ار۔ مح)

ہتھیار کو گرم کر کے اُس پر زہر لگانا، تاکہ اس کا زخم اچھا نہ ہو سکے۔

ع: تلوار آج زہر میں میں نے بجھائی ہے

زَہرا۔ (ع۔ ا۔ مو)

جناب فاطمہ۔

ع: دریا کو چھین لو حق زہرا نہ کرو

زہرا کا لال۔ امام حسین۔

ع: چہرہ خوشی سے سرخ ہے زہرا کے لال کا

زہرا کا ماہ۔ (امام حسین)

ع: سیدانیاں لپٹ گئیں زہرا کے ماہ سے

زہرا کا یادگار۔

جناب فاطمہ کے بیٹے۔ مراد: امام حسین۔

ع: لو اب سوار ہوتا ہے زہرا کا یادگار

زہرہ آب ہونا۔ (ار۔ مح)

پتہ پانی ہو کر بہ جانا۔

ع: زہرہ تھا آب خوف کے مارے فرات کا

(حسن تعلیل)

زہرہ آب آب ہونا۔ (ار۔ مح)

پتہ پھٹ جانا۔ مارے خوف کے دہل جانا۔ جگر پانی پانی ہو کر بہہ جانا۔

ع: نعرہ کروں تو شیر کا زہرہ ہو آب آب

زہے۔ (ف۔ کلمۂ تحسین)

خوب۔ واہ۔ سبحان اللہ۔ واہ کیا کہنا۔

ع: مجلس کا زہے نور، خوشا محفل عالی

زہے۔ (ف کلمۂ تحسین)

کیا کہنا۔ سبحان اللہ۔

ع: فولاد ہو اموم زہے زور ولایت

زہے کی آواز۔ (ار۔ ص)

سبحان اللہ کی آواز۔ واہ واہ کی آواز۔

ع: آجاتی تھی آواز زہے، ضرب کی زہ سے

ز۔ ی

زیادہ نہ کم ہونا۔ (ار۔ روزمرہ)

برابر ہونا۔

ع: تولا تو نہ جو بھر تھا زیادہ نہ وہ کم تھا

زیارت کرنا۔ (ار۔ مح)

کسی مقدس اور متبرک مقام کو دیکھنا۔ کسی پیشوا کے مزار پر جانا۔

ع: کربلا پہنچے زیارت کی ہیں پروا ہے کیا

زیب۔ (ف۔ ص)

وجہ آرائش۔ سبب زینت۔

ع: دنیا کی زیب، زینت کا شانۂ بتول

۲۔ زیب اس کی تجھ کو، ضرب عدو کو نصیب ہو

زیب جسم کرنا۔ (ار۔ روزمرہ)

جسم کی زینت ہونا۔ جسم پر ہونا۔ بدن پر پہنا ہونا۔

ع: مطلوب یہ ہے زیب بدن رخت کہن

۲۔ اک اک نے زیب جسم کیا فاخرہ لباس

زیب علَم۔ (ف)

عَلَم کی زینت۔ علمداری کی عزت

ع: سقائے حرم، زیب علم، رستم لشکر

زیبا۔ (ف۔ ص)

مناسب۔ درست۔ صحیح۔

ع: زیبا تھا دم جنگ پری وش اسے کہنا۔

زیبا نہ ہونا۔ (ار۔ مح)

مناسب نہ ہونا۔ شایان شان نہ ہونا۔

ع: زیبا دلاوروں کو نہیں ہے خلاف وعد

زیردست۔ (ف۔ ار)

ماتحت فوجی۔

ع: لالچ میں آئے سن کے یہ باتیں نہ وہ زیردست

زیروزبر کرنا۔ (ار۔ مح)

برباد کرنا۔ تہہ بالا کرنا۔

ع: کس فوج کی صف زیروزبر کر کے نہ آئے

زیر ہونا۔ (ار۔ مح)

کمزور ہو جانا۔ ہار جانا۔

ع: اس تیغ کی برش سے زبردست زیر تھے

زیست سے دل سرد ہونا۔ (ار۔ مح)

زندگی سے مایوس ہو جانا۔

ع: گرمی یہ تھی کہ زیست سے دل سب کے سرد تھے

زین پوش۔ (ف۔ ا۔ مذ) تصویر ۵
زین کے اوپر کا کپڑا۔
ع: تیغے پہ ایک ہاتھ تھا، ایک زین پوش پر
زین پوش۔ (ف۔)
گھوڑے کی زین پر ڈالنے والا کپڑا
ع: بیٹھے ہیں زین پوش بچھائے ہوئے سوار
زینبِ عصمت پناہ۔
عصمت پناہ صفت ہے۔
اضافت تشبیہی
حضرت زینب۔
ع: پیٹا سر اپنا زینب عصمت پناہ نے
زینتِ پہلو۔ (ف۔ مرص)
ساتھ رہنے والا۔
پاس بیٹھنے والا۔
ع: فرزند، بھائی، زینت پہلو، وفا شعار

•

ردیف

س۔الف

سا۔ (ار) کلمۂ تشبیہ

مثل۔ مانند۔

ع: یکتا ہے جہاں حضرت عباس سا صفدر

سا۔ (ار۔ حرف تشبیہ)

ع: نکلا پرے سے دیو سا چنگھاڑتا ہوا

ساتھ دینا۔ (عو)

ع: دیں ماں کا ساتھ، نام خدا اب جوان ہیں

ساتھ چھٹنا۔ (ہ۔ عم۔ ع)

ع: بچپن کا ساتھ چھٹ گیا اک دم میں ہے ستم

ساتھ رہنا۔ (ار۔ روزمرہ)

یکجا رہنا۔ ایک جگہ زندگی گزرنا۔

میاں بیوی کی یکجائی۔

ساتھ ہونا۔ (ار۔ ع)

۱۔ سبب سے ہونا۔ وجہ سے ہونا۔

۲۔ ساتھ ساتھ ہے۔ پیچھے پیچھے ہے۔

ع: آرام جگر تاب و تواں ساتھ ہے اس کے

پھرتا ہے جدھر رشتۂ جاں ساتھ ہو اس کے

۲۔ لازم و ملزوم ہونا۔

سہ کہتے ہیں راستی جسے وہ خم کے ساتھ ہے

تیزی زباں کے ساتھ برش دم کے ساتھ ہے

سادات۔ (ام) ، بنی فاطمہ، حسین اور اولاد حسین

ع: پیاسے تھے جو سادات کے خوں کے ستم آرا

سادہ کار۔ (ار۔ اص)

سادہ، بغیر جڑاؤ کا زیور بنانے والا، سنار کو سادہ کار کہتے ہیں۔

ع: ان صنعتوں کو پائے کہاں عقل سادہ کار

سارا۔ (ہ۔ عم۔ کلم۔)

سب۔ تمام۔

ع: اور گو بجا تھا گھوڑوں سے میدان وہ سارا

ساری۔ (دلّی۔ لکھنؤ۔ روزمرہ)

(سارا مذ) سب۔ اول سے آخر تک

سب سے زیادہ۔ سب سے بڑی۔

ع: ساری خوشی یہ ہے کہ بس اب خلد میں چلے

ساری رات۔ (عم۔ ر)

پوری رات۔ تمام رات۔

ع: گرمی میں ساری رات یہ گھٹ گھٹ کے روئے ہیں

ساز و برگ۔ (ف۔ م)

خوشیاں۔ رنگ رلیاں۔

گانا بجانا۔ سرور و شادمانی۔ ۳۔ سامانِ سفر

ع: ہشیار کہ وقت ساز و برگ آیا ہے

ساقی کوثر۔ (ف۔ م)

کنایہ، حضرت علی۔

ع:

سرمست ہیں محبّ ساقی کوثر سے

سانس اُڑنا۔ (ہ۔ع)
(دلی) مذکر (لکھنؤ) مونث
سینے سے سانس کا نہ اندر جانا نہ باہر آنا۔
سانس رک جانا۔
ع: سانس کو سینۂ مجروح میں اُڑتے دیکھا
ایڑیاں خاک پہ زخمی کو رگڑتے دیکھا

ساونت۔ (س۔ص)
بڑے بہادر۔ شجاع۔
ع: ساونت، بردبار، فلک مرتبت، دلیر

ساہی۔ (ف۔ا۔مذ)
سیہہ (ایک جانور ہوتا ہے جس کے جسم پر کانٹے ہی کانٹے ہوتے ہیں۔)
ع: جس طرح خار ہوتے ہیں ساہی کے جسم پر
تیروں کی انتہا دکھانے کے لیے تشبیہ دی ہے۔

سائیں سائیں کرنا۔ (ار۔ع)
بھیانک سناٹا!
ع: ہے ہے یہ دشت ظلم جو کرتا ہے سائیں سائیں

سایہ نظر آنا۔ (ار۔ع)
کسی کے وجود کا وہم ہونا۔ گمان ہونا۔ شبہ ہو جانا
کسی کا سایہ بھی نظر آجانا۔
ع: سایہ نظر آتا تھا تو بدن ڈھانپتے تھے وہ

سبا۔ س۔ب
۱۔ ملکۂ بلقیس کا وطن۔
۲۔ انجمن۔ سبھا۔ محفل۔ دیکھیے، تلمیح۔
ع: عالی منش، سبا میں سلیماں، وغا میں شیر

سبب ہونا۔ (ار۔روزمرہ)
ذریعہ ہونا۔
ع:
یہ لال ترا بخشش امت کا سبب ہے

سبحان ربنا۔ (کلمۂ عربی)
کتنا اچھا ہے ہمارا پالنے والا۔
کتنا اچھا ہے ہمارا خالق۔
ع: سبحان ربنا کی صدا تھی علی العموم

سبدِ گل فروش۔ (ف۔م)
پھول بیچنے والی بھری ہوئی ٹوکری۔
ع: تھالے بھی نخل کے سبد گل فروش تھے

سبز قبا۔ (ف۔ص)
سبز کپڑے پہنے ہوئے
استعارہ: امام حسن۔
ع: وہ ہیں حسن سبز قبا، اور وہ ہیں سپر

سبزہ زار۔ (ف)
ہرا بھرا میدان۔
ع: وہ دشت، وہ نسیم کے جھونکے، وہ سبزہ زار

سبزہ لہکنا۔ (ار۔ع)
ہری بھری گھاس لہلہانا۔
ع:
ہنستا تھا کوئی گل، نہ لہکتا تھا سبزہ زار

سبزہ میں بیٹھنا۔ (ار۔ع)
چھپ کر بیٹھنا۔ تاک لگائے بیٹھنا۔
۱۔ آنکھوں کو شیر خشمناک سے استعارہ کیا ہے۔
۲۔ سبزہ کو پلکوں سے استعارہ کیا ہے۔
ع: سبزے میں دب کے بیٹھے ہیں دو شیر خشمناک

سبزہ نمود ہونا۔ (ار۔ع)
جوانی کے سبزہ کا آغاز ہونا۔ آغاز جوانی۔
ع: سبزہ ابھی نمود ہے باغ شباب میں

سبک رو۔ (ف۔ص)
تیزرو۔ تیز رفتار۔
ع: جرار، بردبار، سبک رو، وفا شعار

سبک ہو چلنا۔ (ار ۔ ب)

ہلکی ، ہلکی اور بے وزن ہونے لگنا۔

سُستاپن آجانا۔

ع: سبک ہو چلی تھی ترازوئے شعر

گر ہم نے پلّہ گراں کر دیا (رُباعی)

سب کی سن لینا۔ (ار ۔ ع)

سب کچھ سہہ لینا۔ برداشت کر لینا۔

ع: دشمن ہو کہ دوست، سب کی سن لیتا ہوں

سبقت ۔ (ع) پہل ۔ اوّلیت

ع: سبقت کروں حضرت پہ' یہ مقدور ہے میرا

سبقت کرنا۔ (ار ۔ طہ)

آگے ہو جانا۔ آگے نکلنا۔ پہل کرنا۔

ع: میں بھی سبقت کر نہیں سکتا ہوں خدا پر

سبھوں ۔ (ھ ۔ عم ۔ د)

تمام ۔ سب

ع: لاشے سبھوں کے گرد تھے اور بیچ میں امام

۲۔ عزت سبھوں کی آج گئی آبرو گئی

سبیل کرنا۔ (ار ۔ ع)

۱۔ جاری کرنا۔ سبیل لگانا۔

۲۔ پانی کی سبیل کا مقصد ہے کہ ہر آدمی اس کا پانی پی سکتا ہے۔

ع: چاہوں تو سلسبیل کو دم میں کروں سبیل

سبیل نکالنا۔ (ار ۔ ع)

راستہ نکالنا۔

صورت پیدا کرنا۔

ع: اچھا نکالو قد کے بھی بڑھنے کی کچھ سبیل

س ۔ پ

سپاہ ۔ (ف ۔ ا ۔ ا ۔ مو)

فوج ۔ لشکر ۔

ع: بپا ہوئی سمجھ کے غنیمت سپاہ شام

۲۔ آگے ہوئی علم کے پس از تہنیت سپاہ

سپاہ سیاہ رو ۔ (ف ۔ ص)

بہ صفات فوج ۔

یزیدی فوج سے مقصد ہے

ع: کالے نشان، سپاہ سیہ رو میں کھل گئے

(صنعت ایہام تناسب)

سپاہ شام ۔ (ف ۔ مر)

یزیدی فوج ۔

ع: بے سر ہوئے پر دل میں سران سپاہ شام

سپر (ف)

دیکھئے، تصویر ۵۵

ع: رد کی سپر حضور کرامت ظہور پر

سپر روکنا۔ (ف ۔ مح)

سپر کا سایہ کر لینا۔

سپر کی اوٹ میں لے لینا۔

ع: رد کی سپر حضور کرامت ظہور پر۔

سپر کا دامن۔ (ح ۔ اص) (اضافت تشبیہی)

سپر کے اوپر والی گول سطح۔

دیکھئے تصویر نمبر ۵۵ ۔ ۵۶ ، ۸۷

ع: کڑیاں زرہ کے پاس نہ دامن سپر کے پاس

سپر کے پھول اڑا دینا۔ (ح ۔ مح)

۱۔ سپر کے اوپر پھول وغیرہ بنے ہوتے ہیں۔

۲۔ سپر پر اتنے زور سے ضرب لگانا کہ اس میں سے چنگاریاں اڑنے لگیں؟

ع: پھل برچھیوں کے پھول سپر کے اڑا دیے

سپر لینا۔ (ح ۔ مح) سپر کی آڑ کرنا۔

ع: اُف اُف بھی کہا، کبھی چہرے پہ لی سپر

سپہر بریں۔ (ف۔م)
مراد آسمان سے۔ (آخری آسمان)
ع: سب کے رخوں کا نور سپہر بریں پہ تھا

سپیدا۔ (ف۔ص)
سفید۔نور۔
ع: خورشید کا وہ نور سحر کا وہ سپیدا

ستارہ اونچا ہونا۔ (ار۔مح)
ستارہ بلند ہونا۔ بلندی پر جانا۔
ع: اونچا ہوا افلاک امامت کا ستارا

ستاروں سے آسمان بھر جانا۔
تشبیہ۔ زمین پر ستاروں کی طرح چمکنے لگنا۔
ع: اک آسمان تھا کہ ستاروں سے بھر گیا

س۔ت

ستم آرا۔ (ف۔ص)
ظالم۔ظلم و ستم کے بانی۔
ع: پیاسے تھے جو سادات کے خوں کے ستم آرا

ستم ایجاد۔ (ف۔اسم فاعل۔ص)
ظالم۔ظلم کرنے والے۔
ظلم کے ایجاد کرنے والے۔
عجیب عجیب اور شدید ترین ظلم کرنے والے۔
ع: بارہ ستم ایجاد بڑھے کھینچ کے خنجر

ستم شعار۔ (ف۔ص)
ظالم۔ظلم شعار۔
ع: خیمے کو جبکہ آگ لگادیں ستم شعار
۲۔ تھرا کے پچھلے پاؤں ہٹا وہ ستم شعار

ستم گار۔ (ف۔ص۔اسم فاعل)
ظالم۔
ع: اب ذبح کریں گے ہمیں اک دم میں ستم گار
۲۔ اے ستمگارو! نحیف و زار ہوں (سلام)

ستمگر۔ (ف۔ص)
ظالم۔
ع: بے آبرو خسیس ستم گر دنی بخیل

ستیز۔ (ف)
جنگ۔لڑائی۔
ع: لاکھوں میں تھی نہ ایک کو طاقت ستیز کی

س۔ج

سجادے بچھ جانا۔ (ار۔ب)
جا نمازیں بچھ جانا۔
نماز پڑھنے کے لیے چٹائیاں بچھ جانا۔
ع: یہ سجادے بچھ گئے عقب شاہ انس و جاں

سجدۂ آخر کرنا۔ (ار)
زندگی کا آخری سجدہ کرنا۔
آخری عبادت۔
ع: یاں سجدۂ آخر کیا شاہ شہدا نے

سجدۂ شکر کرنا۔ (ار۔مح)
خداوند عالم کا شکر ادا کرنا۔
مخصوص قاعدے کے مطابق سجدۂ شکر بجالانا
ع: ہر بار کرو سجدۂ شکر ایزد باری

سجود۔ (ع۔ا۔مذ)
سجدے کی جمع۔ دیکھیے، تلمیح۔
رکن نماز۔
ع: وہ عجز وہ طویل رکوع اور وہ سجود

سجے۔ (ہ۔ر)
سجے ہوئے۔ باندھے ہوئے۔
لگائے گئے۔
ع: ہتھیار سجے ہیں سید مسموم کا جانی

س ۔ ح

سحر بیانی ۔ (ف ۔ مرکب)

جادو بیانی ۔ ایسا کلام و بیان جو جادو کا اثر رکھنے والا ہو ۔

ع: لائیعلم ولا علم کی کیا سحر بیانی

سحر ظاہر ہونا ۔ (ار ۔ ب)

صبح نمودار ہونا ۔ سپیدی صبح نظر آنا ۔ صبح ہونا ۔

ع: ظاہر ہوئی جو رن میں شب قتل کی سحر

سحر کا رخ ۔ (ار ۔ ص)

صبح کا چہرہ ۔ صبح روشن ۔

استعارہ : صبح ۔

ع: جلوہ کیا سحر کا رُخ بے حجاب نے

س ۔ خ

سختی پڑنا ۔ (ار ۔ ع)

کڑی پڑنا ۔ مشکل پڑنا ۔ گرانی ہونا ۔

ع: سختی بھی کچھ پڑی تو گوارا کیا اسے

سخن کرنا ۔ (ار ۔ ع)

باتیں کرنا ۔ باتیں بنانا ۔

ایک دوسرے سے واقعات بیان کرنا ۔

ع: کوفے کے لوگ کرتے ہیں آپس میں یہ سخن

سخن ہونا ۔ (ار ۔ ر)

کہنا ۔ کلام کرنا ۔ اظہار خیال ہونا ۔

ہ

حضرت کا سخن ہے کہ عزادار ہیں میرے
میں ان کا ہوں طالب یہ طلبگار ہیں میرے

س ۔ ر

سر اتارا جانا ۔

سر کٹ جانا ۔ سر قلم ہو جانا ۔

ع: کچھ تردد نہیں سر تن سے اتارا جائے

سر اترنا ۔ (ا ۔ ع)

قتل ہونا ۔

ع: بے تن سے اترے ہوئے خنجر ہے اتارا

سر اڑا دینا ۔ (ف ۔ ع)

سر کاٹ دینا ۔ سر قلم کر دینا ۔

ع: جس صف پہ کو ند کر وہ گری سر اڑا دیے

سر اڑتا ہوا آنا ۔ (ار ۔ ع)

سر اس طرح قلم ہونا کہ بہت دور جا گرے ۔

ع: اڑتا ہوا سر بیچ میں اس غول کے آیا

سرانجام کرنا ۔ (ازر ۔ ر)

انتظام کرنا ۔

آخر میں انجام دینا ۔

ع: راحت کا بعد فتح سرانجام کیجیو

سر باندھنا ۔ (گھوڑے کے متعلق)

گھوڑے کی باگ اس طرح کھینچ دینا کہ اس کی گردن بلند رہے ۔

ع: یوں مرکبوں کے باندھے تھے سر وہ فلک جناب

سر بسر ۔ (ف)

از سر تا پا ۔ (زرہ کو مچھلی کی سیلن سے استعارہ کیا ہے ۔)

ع: ہر چند مچھلیاں تھیں زرہ پوش سر بسر

سر بگریباں ہونا ۔ (ار ۔ ع)

شرمندہ ہونا ۔ گردن جھکائے ہونا ۔

مط

خود سر بگریباں ہوں کہ یہ کیا کیا میں نے

سربلند ہونا۔ (ار۔ب)
۲۔ پست ہونا۔
۳۔ جیتنا۔
باعزت ہونا۔

ع: کون آج سربلند ہوا اور کون پست ہو
کس کی ہو فتح دیکھیے کس کی شکست ہو
۲۔ بہادر۔ شجاع۔
ع: سب سربلند پست، زبردست سب تھے زیر

سربلند ہونا۔ (ار۔ع)
باعزت ہونا۔
باتوقیر ہونا۔ معزز ہونا۔
ع: جو آپ سربلند ہو پستی سے کیا اسے

سرپٹکنا۔ (ار۔ع)
ع: وارث کی جدائی میں پٹکتے نہیں سر کو
۲۔ سر مارنا۔ انتہائی کوشش کرنا۔
پچھاڑیں کھانا۔
ع: سر پٹکے تو موج اس کی روانی کو نہ پہنچے

سرپر باپ نہ ہونا۔ (ار۔ع)
یتیم ہونا۔
ع: مظلوم ہیں ہم، باپ ہمارے نہیں سرپر

سرپر نہ ہونا۔ (ار۔ع)
موجود نہ ہونا۔
سرپرستی پر نہ ہونا۔ امداد کو نہ ہونا۔
ع: سرپر نہ اب علی، نہ رسول فلک وقار

سرپر ہونا۔ (ار۔ع)
سرپرست ہونا۔
ع: حضرت کے سوا اب کوئی سرپر نہیں بھائی

سرپر ہاتھ دھرنا۔ (ہ۔ع)
دعا دینا۔ سائے میں لینا۔
دعائے عافیت دینا۔
پیار سے دعا کے لیے سرپر ہاتھ رکھنا۔
ع: حضرت نے سر پہ ہاتھ عجب پیار سے دھرا
۲۔ سرپرستی کرنا۔ سایا ہونا۔
ع: شبیر تو سرپر ہیں جو بیٹوں سے ہوئی یاس

سرپھرنا۔ (ہ۔ع)
دماغ پریشان ہونا۔
سر چکرانا۔
ع: تھک جاتے ہیں جب پاؤں، تو سر پھرتا ہے

سرتاج۔ (ا۔ا)
کنایہ: شوہر۔
ع: وہ کہتی تھی، کیونکر میں اٹھوں اے مرے سرتاج

سرتن پر بار ہونا۔ (ار۔ع)
جینے سے عاجز ہونا۔
ع: غل تھا، وہی لڑے جسے سرتن پہ بار ہو

سرجھکا کر بیٹھ۔ (آداب مجلس)
خاموش اور غمگین چہرہ بنا کر بیٹھنا چاہیے۔
ع: سر جھکا کر بیٹھ مجلس میں، جو رو سکتا نہیں

سرجھکا کے کہنا۔ (ار۔ع)
لجاجت سے کہنا۔ عاجزی و شرافت برتنا۔
ع: یہ تو نہ کہہ سکے کہ شہ مشرقین ہوں
مولا نے سر جھکا کر کہا، میں حسین ہوں

سرجھکا ہونا۔ (ار۔ع)
شرم کے سبب گردن نیچی ہونا۔
ع: آنکھوں میں ڈبڈبائے تھے آنسو جھکے تھے سر

سرکشی۔ (ف۔ص) بغاوت۔
ع: باندھے ہے سرکشی پہ کمر لشکر گراں

سرفروش ۔ (ف)
بہادر ۔ نڈر ۔
جانباز ۔ شجاع ۔
ع: ہاں سرفروشو جنگ و جدل کا مزہ ہے اب

سرگرم ہونا ۔ (ار ۔ ر)
تیار ہونا ۔ منہمک ہونا ۔
ع: سرگرم جان دینے پہ سب بصورت خلیل

سرگوشی سے ۔ (ار ۔ ر)
چپکے چپکے ۔ خاموشی سے ۔
ع: کہہ دے کوئی عیب جو سے سرگوشی میں

سر ملانا ۔ (ار ۔ مح)
آپس میں مل بیٹھنا ۔
ع: شاہین و کبک چھپ گئے اک جا ملا کے سر
باز چکور کو کھا سکتا ہے لیکن اس وقت مارے خوف کے دونوں ایک ہی جگہ چھپ کر بیٹھ گئے ۔

سر نہوڑانا ۔ (ہ ۔ مح)
۱۔ سر جھکانا ۔ گردن جھکانا ۔ خاموش رہنا ۔
ع: عباس بھی نہوڑائے ہوئے سر کو کھڑے تھے
۲۔ قدموں پر سر رکھ دینا ۔
ع: اس غازی نے نہوڑا دیا سر شہ کے قدم پر

سر ہاتھوں پر رکھنا ۔ (ار ۔ مح)
مرنے کے لیے تیار رہنا ۔
سہ دیکھتے ہیں اس زمیں کے لیے سر کو ہاتھ پر
قبضہ ہے تا بہ حشر ہمارا فرات پر

سروں کا ٹھوکریں کھانا ۔ (ار ۔ مح)
مرنے کے بعد سروں کا پیروں سے کچلا جانا ۔
مرنے کے بعد ناقدری ہونا ۔
ع:
دیکھنا کل ٹھوکریں کھاتے پھریں گے اُن کے سر

سَراب ۔ (ف)
وہ ریت (ریتیلا مقام) جو دور سے پانی نظر آتا ہے ۔
ع: لوگو مجھے بتاؤ یہ دریا ہے یا سراب

سراپا ۔ (ف)
مجسمہ ۔ سر سے پیر تک ۔ پیکر ۔
ع: تھی جس کے سراپا سے عیاں شوکت حیدر
۲۔ از اول تا آخر ۔ سر سے پیر تک ۔ قطعی ۔ بالکل ۔
ع: دنیا کو ہیچ و پوچ سراپا سمجھتے تھے

سراپا اجر ہونا ۔ (ار ۔ مح)
از سرتاپا نیک ہونا ۔
ع: تو سراپا اجر اے زاہد میں سرتاپا گناہ

سراج ۔ (ع ۔ ار ۔ مذ)
چراغ ۔
ع: پروانہ تھے سراجِ امامت کے نور پر

سراجِ امامت کا نور ۔ (ار ۔ فقرہ)
اضافتِ تشبیہی (امام)
امامت کے نور کا چراغ ۔
ع: پروانہ تھے چراغِ امامت کے نور پر

سراسر ۔ (ف ۔ ر)
بالکل ۔ از اول تا آخر ۔
از سرتاپا ۔
ع: دریا کا بھی موجوں سے سراسر تھا جگر چاک

سرخی آنا ۔ (ار ۔ ر)
خوشی یا طاقت سے چہرہ سرخ ہو جانا ۔
خوشی اور جوش میں چہرہ سرخ ہو جانا ۔
ع: چہروں پہ سب کے آگئی سرخی بسانِ گل

سردارِ حسینانِ زمن ۔ (ف ، فقرہ)
دنیا کے حسین ترین لوگ ۔
ع: یہ حسن میں سردارِ حسینانِ زمن ہے

سردارِ زمن۔ (ف۔ مر)
دنیا کے سردار۔ سردارِ دو عالم۔
مراد، آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم۔
ع: یہ فرق یہ عمامۂ سردارِ زمن ہے۔

سردارِ خاص و عام۔ (ف۔ مر)
اضافت تشبیہی۔
امام حسین
ع: ہے کس طرف توجہ سردارِ خاص و عام

سرد ہوا پانا۔ (ار۔ ب)
ٹھنڈی ہوا ملنا۔
ٹھنڈی ہوا سے ٹھنڈک پہنچنا۔
ع: بچے ابھی تو سرد ہوا پا کے سوئے ہیں

سرد ہوا پا کے سو جانا۔ (ار۔ مح)
ٹھنڈی ہوا سے سکون پا کر سو جانا۔
ٹھنڈی ہوا سے راحت محسوس کر کے نیند آ جانا۔
ع: بچے ابھی تو سرد ہوا پا کے سوے ہیں

سر دینا۔ (ار۔ مح)
قتل ہونا۔ سر کٹانا۔
ع: سر دینے کو لشکر میں نہ کفار کے جاؤ

سر رکھنا، درد رکھنے کی علامت ہے۔ (مقولہ)
انسان کا وجود ہی دنیا میں تکالیف کا پیش خیمہ ہو۔
ے راحت، دنیا میں کس نے پائی ہے انیس
جو سر رکھتا ہے، درد سر رکھتا ہے (رباعی)

سر کرنا۔ (ار۔ د)
فتح کرنا۔ مشکل حل کرنا۔
ع: کس مرحلۂ صعب کو سر کر کے نہ آئے

سرکش۔ (ف۔ ص)
سر پھرے۔ بہادر۔ مقابلہ پر آنے والے۔
ع: لشکر کو سرکشوں کے کیا دم میں اس نے زیر

سر کھینچنا۔ (ار۔ مح)
سربلندی حاصل کرنا۔
ے جھکاتے ہیں سر آستانِ علی پر
سرِ فخر تا لامکاں کھینچتے ہیں

سر کے ساتھ ہونا۔
اگر سر قلم ہو جائے۔
ع: لاکھوں تو لے سکیں یہ زمیں سر کے ساتھ ہے

سرگرمِ سخن ہونا۔ (ار۔ مح)
بولنا۔ تقریر کرنا۔ بولتے رہنا۔
ع: سرگرمِ سخن ہے کبھی انساں، کبھی خاموش

سر گرنا۔ (ار۔ مح)
قتل ہونا۔
ع: سر تن سے ابن فاطمہ کے رو برو گرے

سردارِ حق شناس۔ (ف۔ مر)
آں حضرت صلعم۔
ع: سر پر رکھا عمامۂ سردارِ حق شناس

سرمست ہونا۔ (ار۔ د)
سرشار ہونا۔ مست ہونا۔
ع: سرمست ہیں حُبِّ ساقیٔ کوثر سے

سُرنگ۔ (ف۔ ار۔ مذ)
از سرتاپا لال گھوڑا۔
ع: وہ شور صیحۂ ابلق و سُرنگ

سروِ باغِ حسن۔ (ف۔ مر۔ ص)
حسن کے چمن کا سرو۔
ع: قد سروِ باغِ حسن، تو رخ مثلِ آفتاب

سروِ بوستاں۔ (ف۔ مر)
استعارہ: لڑکے۔ باغ کے نونہال۔
ع:
کی سروِ بوستانِ حسن نے یہ گفتگو

سر و تن میں جدائی ہونا۔ (ار۔ مح)

سر کٹ جانا۔

ع: یاں ہو گئی سید کے سر و تن میں جدائی

سَرْوَر۔ (ع۔ ا۔ مذ)

مراد: امام حسین۔

ع: مڑ مڑ کے دیکھتے تھے جو سرور ادھر اُدھر

سرور۔ (ع۔ ا۔ مذ)

مراد: امام حسین۔

ع:۱۔ شجر قامت سرور پہ جو ڈالے گا نظر

ع:۲۔ پیشانیٔ سرور کا جو ہے سر میں خیال

سرورِ جاں۔ (ع۔ ص۔ مر)

۱۔ روح کو سرور بخشنے والے۔

۲۔ نورِ چشم۔

۳۔ بیٹے۔

ع: بسم اللہ اے امیر عرب کے سُرورِ جاں

سروِ ریاضِ ارم۔ (ف۔ ص)

تشبیہ: چمن بہشت کا سرو۔ (سرو کو علمؑ سے تشبیہ دی ہے)

ع: رایت بڑھا کہ سروِ ریاضِ ارم بڑھا

سروِ گلستانِ اعتدال۔ (ف۔ ر)

چمن کے معتدل سرو۔ جو نہ زیادہ طویل نہ زیادہ چھوٹے۔

ع: قد چھوٹے چھوٹے سروِ گلستانِ اعتدال

سروہی۔ (ف)

دیکھیے، تصویر ۶۲

ع: یہ کہہ کے سروہی کو علمدار نے کھینچا۔

سروہی کھینچنا۔ (ح۔ مح)

تلوار لڑائی کے لیے نکال لینا۔

ع:

یہ کہہ کے سروہی کو علمدار نے کھینچا

سَری۔ (ف۔ ا۔ مو)

تیر کی لکڑی۔

دیکھیے تصویر ۹۶

ع: کھینچی سری گلے کی طرف سے بہ چشمِ نم

بھالیں نکالیں پشت کی جانب سے ہو گئے خم

سزاوار ہونا۔ (ار۔ مح)

لائق ہونا۔ مناسب ہونا۔

ع: اس منصب والا کے سزاوار تو ہم تھے

سرکار کا وارث ہونا۔ (ار۔ ب)

ملکیت کا وارث ہونا۔

ع: وارث شہ لولاک کی سرکار کے ہم ہیں

سرکنا۔ (ہ۔ ر)

الگ ہونا۔ ہٹنا۔

ع: سو سو سر دل کو کاٹ کے سرکی جدھر ڈٹی

سعادت نشاں پسر۔ (ف۔ ص)

اضافت تشبیہی۔

نیک بیٹے۔

ع: یہ کہہ کے بس تھے جو سعادت نشاں پسر

سفّاک۔ (ع۔ وادر۔ مج)

ظالم۔

ع: میداں میں صفیں باندھ چکا لشکر سفّاک

س۔ ف

سفر ہو جانا۔ (ع۔ مح)

مرجانا۔ دنیا سے چلا جانا۔

ع: سمجھے کہ سفر ہو گیا اصغر کا عطش سے

سفر ہونا۔ (ار۔ مح)

مرنا۔ موت کا سفر ہونا۔ جانا۔

ع: ہے آرزو جہاں سے سفر ہو تو ساتھ ہو

س۔ک

سکۂ شاہی نام پہ ہونا۔ (ار۔ مح)

سکۂ شاہی نام سے جاری ہونا۔
سکۂ شاہی کی بقا دا جرا کا سبب ہونا۔

سبب، سے جاری ہونا۔

ع: لاریب ترے نام پہ ہے سکۂ شاہی

س۔ل

سلامت پھر آنا۔

۱۔ زندہ واپس آجانا۔
۲۔ دوبارہ آنا۔

ع: طالب نہیں اس کا کہ سلامت یہ پھر آئے

سلامی کے باجے بجنا۔ (فو۔ مح)

فوج کے کسی میدان میں اترنے پر اس کی سلامی کے لیے باجے بجنا۔

ع: غل ہو گیا سلامی کے باجوں کا ایک بار

سلسبیل۔ (ع۔ ا۔ مو)

دیکھیے، تلمیح۔

ع: چاہوں تو سلسبیل کو دم میں کروں سبیل
(صنعت تجنیس)

سلمان (سلمان فارسی) (ف۔ ا۔ مذ)

آں حضرت صلعم کے صحابی
دیکھیے، تلمیح۔

ع: زہد میں حضرت سلماں کے برابر کوئی

سلیماں جناب۔ (ص)

مراد: امام حسین۔

ﮯ پھرتا تھا سر پہ چتر سلیماں جناب کے
سایہ تھا ایک پیچ میں وہ آفتاب کے

س۔م

سماں۔ (ف) منظر۔ سین۔

ع: آمدِ آفتاب کی وہ صبح کا سماں

سماوات۔ (ع۔ اسم۔ مذ۔ جمع)

کی جمع۔ سات آسمان۔

ع: تحسین کا سماوات سے غل تا بہ سمک ہو

سماں بھر جانا۔ (ار۔ مح)

منظر سامنے آجانا۔

ع: آنکھوں میں سماں پھر گیا معراج کی شب کا

سما و سمک۔ (ع۔ ف۔ مر)

آسمان و زمین۔ سارا عالم۔

ع: رونق جو سما پر ہے وہ اب ہو گی سمک پر

سمٹنا۔ (ہ۔ ر)

سکڑ جانا۔ سہم جانا۔

ع: سمٹے پہاڑ، منہ کو جو دامن سے ڈھانپ کے

سمجھا دینا۔ (ہ۔ ر)

دلاسا دینا۔ تسلی دینا۔

ﮯ حیدر ہیں کہاں آکے دلاسا نہیں دیتے
زہرا کا برا حال ہے سمجھا نہیں دیتے

سمجھنا۔ (ہ۔ ر)

معلوم ہونا۔ نظر آنا۔

ع: سمجھے یہ کہ رخش پہ رستم سوار ہے

سمن۔ (ف۔ ا۔ مو)

چنبیلی۔

ع: بل کھا رہا تھا زلف سمن بو کا تار تار

سمند۔ (ع۔ ا۔ مذ)

گھوڑا۔

ع: نیزے کا جس نے باندھا بڑھا کر سمند بند

سمندر۔ (ع۔ا۔مذ)
آگ میں رہنے والا کیڑا۔ جو آگ میں رہتا ہے اور اگر آگ سے نکل آئے تو مر جاتا ہے۔ لیکن سخت گرمی کے سبب وہ بھی پانی میں تھا۔
ع: مسکن میں مچھلیوں کے سمندر کا تھا مقام

سمن عذار۔ (ف۔ص)
حسین رخساروں والے۔
ع: لڑکے وہ سات آٹھ سہی قد، سمن عذار

س۔ن

سناں۔ (ف۔ا۔مذ)
برچھی۔ بھالا۔ ۔ دیکھیے تصویر ۹
ع: پہنچیں تو سناں پر سر شبیر کو دیکھا

سنبل۔ (ف)
ایک پھول کا نام۔
ع: سنبل کو ڈالے پیچ میں وہ زلف پُر شکن

سنبھالنا۔ (ہ۔ر) ، مارنا۔ مار کے لیے اٹھانا۔
اٹھانا۔ دشمن کی طرف رخ کر دینا۔
ع: بھالا کوئی سنبھالتا تھا، جھوم جھوم کے

سنتے ہیں آپ۔ (کلمۂ تعجب۔ ار۔ب)
کیا آپ سن رہے ہیں۔
ع: سنتے ہیں آپ، لشکر اعدا کے یہ کلام

سنج۔ (ف۔ا۔مذ)
ہندی، جانجھ۔ جلاجل۔ صنج (دیکھیے تصویر ۳۸) ، ایک باجہ کا نام ہے۔
ع: ہلتی تھی زمیں شور دف و سنج و دہل تھا

سن سے آنا۔ (ار۔مح)
تیزی سے چلتے وقت تلوار کی آواز، سن سن نکلتی ہے
ع: آیا خدا کا قہر جدھر سن سے آ گئی

سن سے جھونکا چلنا۔ (ہ۔مح)
استعارہ: تیزی سے چلنا۔ آندھی یا تیز ہوا کے جھونکوں کی آواز سن سن نکلتی ہے۔
ے گرمی میں برق تیغ جو چمکی، شرر اڑے
جھونکا چلا ہوا کا جو سن سے تو سر اڑے

سنگ حرم۔ (ف۔مر)
کعبۃ اللہ میں جو پتھر رکھا ہوا ہے (حجر اسود)
ع: اے سنگ حرم جلوہ نمائی ہوئی مجھ سے

سنگ ریزہ۔ (ف۔ا۔مذ)
پتھریلے ذرات۔ پتھر کے چھوٹے ٹکڑے۔
ع: ہر سنگ ریزہ رشک وہ شب چراغ تھا

سنوں۔ سن۔ ت
(سن کی اردو جمع نظم کی ہے)
ع: چھوٹے قدوں میں سب سے کسنوں میں سبھوں سے کم
۲۔ طرف۔ جانب۔
ع: بڑھ کر سوئے نجف یہ پکاری وہ سوگوار

س۔و

سوار پر چمکنا۔ (ار۔مح)
سوار پر تلوار لگنا۔
تلوار کا سوار کے سر پہ لگنا۔
ع: چمکی سوار پر تو خبر لائی تنگ کی

سواری پہنچنا۔ (ار۔مح)
امام حسین کا میدان جنگ میں آنا۔
ع: بستان کربلا میں سواری پہنچ گئی

سواری جانا۔ (ار۔مح)
تزک و احتشام کے ساتھ کسی جگہ جانا۔
استعارہ: (جنت کو جانا۔ مرنا)
ع: جب سے سوئے جنت گئی اکبر کی سواری

سوجھنا۔ (ہ۔ عم۔ ر)
نظر آنا۔
ع: یہ حال ہے کہ آنکھوں سے کچھ سوجھتا نہیں

سودا۔ (ت۔ ا۔ مذ)
۱۔ مال۔ چیز۔
۲۔ بیوپار۔ خرید و فروخت۔
ع: سودا ہے جواہر کا نظر چاہیے اس کو

سوز جگری۔ (ف)
اپنے کو جلانا۔
ع: طاقت نہ رہی شمع میں سوز جگری کی

سورۂ والشمس کی تفسیر کرنا۔
استعارہ: صبح ہونا۔
سورۂ۔ والشمس والضحیٰ۔
والقمر اذا طلٰہا۔
ع: خورشید نے کی سورۂ والشمس کی تفسیر

سوغات۔ (ت۔ ا۔ مذ)
تحفہ۔ ہدیہ۔
ع: سوغات کربلا سے یہی لے کے جاؤں گا

سُوفار۔ (ف۔ ار۔ مذ) دیکھیے تصویر ۶۴
تیر کی سری (لکڑی) کا نیچے والا سرا جو کمان کے چلّہ میں لگایا جاتا ہے۔ اس سرے پر ایک دندانہ بنا دیا جاتا ہے تاکہ چلّہ میں سے پھسل نہ جائے۔
ع: چٹکیاں سب کی دھری رہ گئیں سوفاروں پر

سُوفار۔ (ت۔ ا۔ مذ)
۲۔ تیر۔ یہاں سوفار بمعنی 'تیر' ہیں۔
ع: سوفار نے بوسہ لیا سجدے کے نشاں کا

سوکھ کے کانٹا ہو جانا۔ (ار۔ مح)
بالکل سوکھ جانا۔ سوکھ کر کانٹے جیسی بن جانا۔
ع: کانٹا ہوئی تھی سوکھ کے ہر شاخ باردار

سوگوار۔ (ف۔ ا۔ ص)
غمگین۔ سوگ میں بیٹھنے والے
سوگ کرنے والے۔ غم منانے والے
ع: فرما کے الوداع ہر ایک سوگوار سے
۲۔ جب کوئی کسی کا عزیز مر جاتا ہے تو وہ سوگوار ہوتا ہے اس لیے حضرت زینب کو امام حسین کا سوگوار نظم کیا ہے۔
ع: نیزے کے نیچے جا کے پکاری وہ سوگوار

سَونلا جانا۔ (ہ۔ ر)
کمھلا جانا۔
ع: سونلا گیا تھا رنگ مبارک جناب کا

سوئے فلک دیکھنا۔
آسمان کی طرف اس خیال سے دیکھنا کہ صبح ہوئی یا نہ ہوئی۔
ع: دیکھا سوئے فلک شہ گردوں رکاب نے

س۔ ہ

سہا جانا۔ (ار۔ ر)
برداشت کیا جانا۔
ع: مجھ سے نہ سہا جائے گا اندوہ جدائی

سہارا ہونا۔ (ار۔ مح)
آسرا اور امید ہونا۔
سر پر ہونا۔
ہ جز مرگ دوا ہجر کا چارہ نہیں کوئی
میرا تو اس جہاں میں سہارا نہیں کوئی

سہانا۔ (ہ۔ ص)
بھلا معلوم ہونے والا۔
دل پسند۔
ع: وہ نور اور وہ دشت سہانا سا وہ فضا

سہرہ بڑھانا۔ (عو۔ مح) سہرہ اُتار دینا۔

ع: دیکھا کبھی نہ تھا ماں نے کہ سہرے کو بڑھایا

سہم۔ (ع۔ا۔مذ)

۱۔ تیر دیکھیے تصویر ۶۳

۲۔ وہ چھوٹا سا تیر جو عموماً قرعہ اندازی کے کام آتا ہے۔

ہ ہر صف میں سہم سہم کے ہوتے تھے گوشہ گیر
چلاتے تھے کہ موت کے حلقہ میں ہیں اسیر
(ایہام تناسب)

سہم۔ (ف۔ صفت) خوف۔ ڈر۔
(ع۔ اسم۔ مذ) تیر۔

ع: واں سہم کے چلّے کو ہر اک تیر نے چھوڑا

سہم سہم کے (ار۔ ر)

ڈر ڈر کے۔ مارے خوف وہراس کے۔
(سہم، تیر کو کہتے ہیں)

ع: سوفار کھول دیتے تھے منھ سہم سہم کے
(صنعت ایہام اور مراعاۃ النظیر)

سہمنا۔ (سہم کے) (عم۔ ر)

ڈر کے۔ خوف سے۔

ع: اور جن بھی جس سے سہم کے گوشہ میں ہو نہاں

سہنا۔ (ہ۔ مص)

مجبوراً برداشت کرنا۔

ع: ہے سہے یہ سہے گا تعب تشنہ دہانی

سہی قد۔ (ف۔ ص)

خوش قامت۔

ع: لڑکے وہ سات آٹھ سہی قد سمن عذار

س۔ی

سیاق (ع) (ار۔ ر)

ابتدا۔ اول۔

ع: نئے سیاق سے بگڑا ہوا حباب بنا

سیاہ خانہ روشن ہونا۔ (ار)

تاریک گھر میں روشنی آجانا۔
سیاہ خانہ سے قبر کو استعارہ کیا ہے۔

ہ اندھیری قبر تھی اور میں تھا یا علی ولی
حضور آئے تو روشن سیاہ خانہ ہوا

سیاہ درول۔ (ف۔ص)

سیاہ قلب۔ دل کا سیاہ۔

ع: روئیں تن وسیاہ درول آہنی کمر

سیاہ فام۔ (ف۔ص)

کالے رنگ کا۔

ع: آہو جو کالے تھے تو چیتے سیاہ فام

سیاہ وتار۔ (ف۔ص)

سیاہ اور تاریک۔

ع: کوسوں سیاہ تار تھا سب وادیٔ نبرد

سیخ موج۔ (ف۔ مر)

۱۔ اضافت تشبیہی۔
۲۔ تشبیہ
۳۔ ایہام تناسب۔
۴۔ مراعاۃ النظیر۔

ع: ماہی جو سیخ موج تک آئی کباب تھی

سیّد۔ (ع۔ا۔مذ)

حضرت فاطمہ کی اولاد۔
یہاں امام حسین مراد ہیں۔

ع: یہ بیکس وغریب تو سیّد ہے اور امام

سیدالانام۔ (ع۔ ا۔ مذ) مراد، امام حسین۔

ع: بھائی کو ساتھ لے کے پھرے سیدالانام

سید البشر۔ (ع۔ ا۔ مذ)

آں حضرت صلعم۔

ء سحر ہوئی شب معراج کی تو لوگوں نے
جمال پاک رُخِ سیدالبشر دیکھا (نعت)

سیدِ امم۔ (ف۔ مرکب)

امتوں کے سردار۔

ع: وقت ایسا اب ہے آگیا یا سیدِ امم

سیدِ مسموم۔ (ع۔ ص)

زہر سے شہید ہونے والا سید۔

مراد: امام حسن سے، امام حسین کے بڑے بھائی

ع: ہتھیار سجے سید مسموم کا جانی

سیدِ والا۔ (ع۔ ا۔ مذ)

۱۔ روشنی والا پہاڑ۔

مراد: کوہ سینا۔ (تلمیح)

۲۔ مراد: امام حسین۔

سیدھا ہونا۔ (ہ۔ ح)

کمر چست ہونا۔

تیار ہونا۔ آمادہ ہونا۔

ع: آپ سیدھے جو ہوئے، رخش نے بدلے تیور

سیر ہونا۔ (ا۔ ح)

بے غم۔ بے فکر۔

سیر چشم ہونا۔

ع: فاقوں میں دل بھی چشم بھی اور نیتیں بھی سیر

اس مصرع میں ایہام تناسب ہے۔

سیف۔ (ع۔ ا۔ مو)

۱۔ تلوار۔

۲۔ گھوڑے کی دم کے بال۔

سیفِ الٰہی۔ (ع۔ ف۔ مر)

خدائی تلوار۔

خدا کی بھیجی ہوئی تلوار۔

ر ع: عالم کو دکھا دے بُرِش سیفِ الٰہی

سیفی۔ (ع)

۱۔ عمل جلالی

۲۔ ایک جلالی دعا کا نام۔

۳۔ مثل سیف کے۔ تلوار کی طرح۔

۱۔ سیفی سے بھی جلدی کہیں چل جاتی ہے یہ تو

۲۔ سیفی کی دعا وردِ زباں رہتی ہے اس کو

سیل آنا۔ (ا ر)

سیلاب آنا۔ طوفان آنا

سیل کو انیس نے مونث نظم کیا ہے۔

ع: سیل آئی زور شور سے جب گھر گرا گئی

سیلی۔ (ہ۔ ا۔ مو)

پیٹ اور سینہ پر بالوں کی سیدھی لکیر۔

ع: سیلی تھی اک پری کے شکم پر کہ اس کی تاب

سیمِ کواکب۔ (ف۔ مر)

کواکب کی روشنی۔

ستاروں کی سفیدی۔

ع: شبنم کی طرح سیم کواکب ہوئی بے آب

سینہ زنی۔ (ا ر)

ماتم۔ غم والم۔ آہ و فریاد۔

ع: واں طبل دغا بجتا تھا یاں سینہ زنی تھی

سینہ تننا۔ (ا ر۔ ح)

مقابلہ پر سینہ تانے ہونا۔ تیار و آمادہ۔

ع: تیروں کی سمت چاند سے سینے تنے ہوئے

سینہ سپر کرنا۔ (ف۔ ح) مدافعت کرنا۔ حفاظت کرنا۔

ع: تیغیں کھنچیں جو لاکھ تو سینہ کو دل سپر

سینہ سپر کردینا۔ (ار۔ ع)

حفاظت میں لے لینا۔

خطرے کے وقت سامنے آکر سینہ تان لینا۔

ع: تیغ آئے جو سر پر تو سپر کردیں یہ سینہ

سینہ سے دم جدا ہونا۔ (ار)

اگر سینہ سے دم نکل جائے تو موت آجائے

استعارہ: (تلوار کا نیام سے نکلنا)

ع: سینہ سے دم جدا، رگ جاں سے لہو جدا

سینہ میں آگ بھڑکنا۔ (ار۔ ع)

مارے پیاس کے جسم پھنکا جانا۔

آگ سی لگی ہونا۔

ع: بھڑکی ہے آگ سینہ میں اک صورت تنور

سینے میں دم ہونا (ار۔ ب)

آخری وقت ہونا۔

ع: سینے میں یہ دم شمع سحر گاہی ہے

سے۔ (کلمہ)

مقابلے میں کہیں زائد۔

زائد۔ زیادہ۔

ع: نیزوں کی تاروں سے چمکتی ہوئی بھالیں

۲۔ مثل۔ مانند۔

ع: کیا ایک سے دو آئینہ ہیں نور خدا کے

سیہ بخت۔ (ف۔ص)

بدبخت۔

ظالم۔

ع: ملتی نہ تھی اماں، سیہ تیرہ بخت سے

سیہ کار۔ (ف۔ص)

ظالم۔

گنہگار۔

بدباطن۔

ع: اک گھٹا چھا گئی ڈھالوں سے سیہ کاروں کی

ردیف

ش ۔ الف

شاخ باردار ۔ (ف ۔ ص)

وہ شاخیں جو پھل اور پتوں سے جھکی ہوتی ہیں۔

ع : کانٹا ہوئی تھی سوکھ کے ہر شاخ باردار

شاد کرنا ۔ (اردو روزمرہ)

خوش کرنا۔ نہال کرنا۔

ع : جب دوں گی دعائیں، مجھے جب شاد کروگے

شادی ۔ (ف)

خوشی ۔ مسرت ۔ روحانی مسرت

ع : غنچے فردوس کے شادی سے کھلے جاتے تھے

شادی سفر کر جانا ۔ (ار ۔ ع)

خوشیاں ختم ہو جانا۔

بس آج سفر کر گئی شادی مرے گھر سے

شادی مولود ۔ (ف ۔ م)

ولادت کی خوشی ۔ بیٹے کی ولادت کی مسرت اور خوشی ۔

یاشاہ نجف شادی مولود مبارک ۔

شافع محشر ۔ (ع ۔ ف ۔ م)

استعارہ : آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم

اور کاندھے پہ رکھا علم شافع محشر۔

شاق ہونا ۔ (اردو روزمرہ)

ناگوار ہونا۔

ع : ہے شاق فلک پر کہ رہیں ایک جگہ دو۔

شام غریباں ۔ (ف ۔ مرکب)

غربت کی شام ۔ مسافرت کی شام۔

مایوسی اور تکلیف کی رات

ع : بے درد دام شام غریباں نہیں گذری

شام مبارک ہونا ۔ (شام ہونا باعث برکت ہو (اردو محاورہ تحسین)

شام، حالانکہ، شعرا اسے شومئی قسمت کی دلیل کا سبب کہتے ہیں، لیکن انیس نے شام کو سبب برکت نظم کیا ہے۔

ع : یہ صبح ہے وہ صبح مبارک ہے جس کی شام

شان ۔ (ع ۔ ص ۔ مو)

۱۔ عظمت ۔ توقیر ۔

۲۔ صورت ۔

۳۔ دبدبہ ۔

مولا چڑھے فرس پہ محمدؐ کی شان سے

شان دکھانا ۔ (ار ۔ ع)

رعب و دبدبہ اور شوکت و شان کا ملحوظ کرنا۔

ع : بدوضع یہ کہہ رہے تھے کہ دیکھو جری کی شان۔

شانہ ہونا ۔ (ار ۔ ع)

کنگھا ہونا ۔ کنگھے سے سنوارا جانا۔

ع : ہیں کے پنجۂ مژگاں سے جس میں شانہ ہوا۔

شانے ۔ (ف ۔ ا ۔ مو)

کنگھیاں ۔ کنگھے ۔

ع ۔ شانے محاسنوں میں کیے سب نے بے ہراس

شانے گول گول ہونا ۔ (ار ۔ م)

شانوں کا خوبصورت اور گول ہونا ۔

ع : شانے وہ گول گول، وہ بازو بھرے بھرے

شاہ ۔ (ص) بادشاہ

مراد امام حسین

ع : شاہ ہر ضرب میں فرماتے تھے، ماشاءاللہ ۔

۲ ۔ (ص)

امام حسین ۔

ع : سن کے بیان شاہ فصیحوں نے سر جھکائے

شاہ انس و جاں ۔ (ف) (مر ۔ ص)

انسانوں اور جنات و ملائک کے بادشاہ

مراد امام حسین ۔

ع : سجادے بچھ گئے عقب شاہ انس و جاں

شاہ دیں پناہ ۔ (ف ۔ مر ۔ ص)

مراد امام حسین ۔

ع : خیمے میں باندھتے ہیں کمر شاہ دیں پناہ ۔

شاہ فلک سریر ۔ (ف ۔ مر ۔ ص)

بادشاہ آسماں حشم ۔ ذی حشم ۔ باعزت ۔

ع : بولے دکھا کے بچے کو شاہ فلک سریر

شاہ قلعہ گیر ۔ (ف ۔ مر ۔ ص)

مراد حضرت علی ۔

ع : فضہ پکاری اے حرم شاہ قلعہ گیر

شاہ لافتی ۔ (ف ۔ مر ۔ ص)

مراد حضرت علی ۔

ع : بیزار کیا نہ ہوگا دل شاہ لافتی

شاہ فلک اساس ۔ (ف ۔ مر ۔ ص)

مراد امام حسین

(اضافت تشبیہی)

ع : ایسا نہ ہو کہ دیکھ لیں شاہ فلک اساس

شاہ نجف ۔ (حرف ۔ ص)

نجف کے بادشاہ

استعارہ ۔ حضرت علی

ع : یا شاہ نجف شاد کی مولود مبارک

شائق ۔ (ع ۔ اسم ۔

مشتاق ۔ شوقین اشتیاق رکھنے والے

ع : شائق ریاض خلد کے مشتاق وصل حور

ش ۔ ب

شب اوّل ۔ (ف ۔ ر)

مرنے والی پہلی رات ۔

سے مسافر و شب اول بہت ہے تیرہ و تار

چراغ قبر ابھی سے جلا نہیں رکھتے (سلام)

شب بسر ہونا ۔ (ار ۔ روزمرہ)

رات گزرنا ۔

ع : دن کٹ گیا تو ہوئے گی شب کس طرح بسر

شبدیز ۔ (اسم ۔ مذ)

سیاہ رنگ کا گھوڑا ۔ اچھی نسل کا گھوڑا ۔

ع : شبدیز کیا چلا کہ نسیم سحر چلی ۔

۲ ۔ (اسم ۔ مذ)

مشکی گھوڑا ۔

ع : شبدیز نے جھل بل میں عجب ناز دکھایا ۔

شبّر ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ)

امام حسن کا نام

ع : زہرا سے بھی حجاب ہے، شبّر سے بھی حجاب

شب چراغ ۔ (ف ۔ ص)

ع : ہر سنگ ریزہ رشک گل شب چراغ تھا ۔

شب عروسی ۔ (ف ۔ مر)

بیاہ کی رات ۔ رخصتی کے بعد کی رات ۔

ع : جلدی شبِ عروسی اکبر خدا دکھائے ۔

شبِ فراق گزرنا ۔ (اُر ۔ ب)

علیحدگی کے دن ختم ہونا ۔

وصال کی قربت کا وقت آجانا ۔

ع : دن اور رات میں صنعتِ تضاد اور ایہام ہے ۔

ع : گزری شبِ فراق، دن آیا وصال کا ۔

شبِ قدر ۔ (ف ۔ مرکب)

ع : کیا قدر تھی اس شب کی، شبِ قدر سے پوچھو

شب کو سحر کرنا ۔ (اُر ۔ ع)

تاریکی کو روشنی سے بدل دینا

نار کو نور سے بدلنا ۔ کفر کو اسلام سے روشن کرنا

ھ کس فوج کی صف زیر و زبر کر کے نہ آئے

تھی کون سی شب جس کو سحر کر کے نہ آئے

شبِ یلدا ۔ (ع ۔ ص)

تاریک رات ۔

ع : رُخ نے شبِ یلدا سے سیاہی ہوئی تغیر

شبیہہ ۔ (ع)

تصویر ۔

ع : شبیہہ امامِ زماں کھینچتے ہیں ۔ (سلام)

شبیہہ محمدؐ ۔ (تشبیہ)

حضرت علی اکبر ۔ آنحضرت صلعم کے چہرۂ مبارک سے آپ کا چہرہ ملتا جلتا تھا ۔

ع : اک بار پھر شبیہہ محمد کو دیکھ لوں ۔

مرثیہ ، جب نوجوان پسرِ شہِ دیں سے جدا ہوا ۔

ش ۔ ج

شجاعِ ازلی ۔ (ف ۔ اُر)

فطری بہادری ۔

ع : جن کی فطرت میں بہادری و جانبازی ہے

شجاعانِ عرب ۔ (ع ۔ جمع ۔ مرکب)

عرب کے پہلوان ۔ عرب کے بہادر ۔

ع : داں قافیہ تھا تنگ، شجاعانِ عرب کا

شجرِ طور ۔ (ف ۔ م)

استعارہ : کوہ طور کا درخت

(علم سے مراد ہے ۔

ع : اس پر شجرِ طور کا ہر اک کو گماں تھا ۔

ش ۔ د

شدتِ عطش ۔ (ع ۔ ف ۔ مر ۔ ص)

پیاس کی زیادتی ۔

ع : پر شدتِ عطش سے نہ تھی طاقتِ سخن

شدّ و مد ۔ (ع ۔ ف ۔ ص)

آواز کا اتار چڑھاؤ ۔

ع : یہ حسنِ صوت، اور یہ قرأت یہ شدّ و مدّ

ش ۔ ر

شر ۔ (ع ۔ ص)

فساد ۔ شرارت ۔

ع : خیر ہوتی ہے طینت میں تو شر ہوتی نہیں ۔

شرابِ تکبر ۔ (ف ۔ م)

اضافتِ تشبیہی ۔

غرور

ع : سرشار تھا شرابِ تکبر سے رو سیاہ

شرر اڑنا ۔ (ف ۔ ہ ۔ م)

چنگاریاں ہوا میں اڑنا ۔

(شرر، جمع نظم کیا ہے)

ع : گرمی میں برق کو جو چمکی شرر اڑے ۔

شرر فشاں ۔ (ف ۔ ص)
چنگاریاں نکل رہی تھیں
چنگاریاں جھاڑنے والا ۔
انگارے تھے حباب تو پانی شرر فشاں

شرر کی لپک ۔ (ف ۔ ہ)
ع : نہ جانے برق کی چشمک تھی یا شرر کی لپک

شرر کی لپک ۔
چنگاری کی چمک ۔ روشنی کوند
ہ نہ جانے برق کی چشمک تھی یا شرر کی لپک
ذرا جو آنکھ جھپک کر کھلی، شباب نہ تھا

شرزہ ۔ (ع ۔ ص)
خوفناک ۔ ڈراونا ۔
آہو پہ شیر شرزہ غاب آئے جس طرح

شرط ہونا ۔ (ار ۔ مح)
ضرور ہونا ۔ لازم ہونا ۔ ہونا چاہیئے ۔
ع : کچھ شرم بھی ہے شرط مسلماں کے واسطے

ش ۔ س

شست ۔ (ق ۔ ا ۔ مذ)
کمان کی چٹکی ۔ دیکھیئے تصویر ۔ ۴۱
ع : چلے کہیں تھے، شست کہیں اور کمان کہیں ۔

شُست ۔ (ف ۔ ا ۔ مذ)
تیر کی چٹکی ۔ تانت کے بیچ کا حصہ جس میں تیر رکھا جاتا ہے ۔
چلا نہ سوجھتا تھا انھیں آنکھ سے نہ شست

ش ۔ ش

ششدر ہونا ۔ (ار ۔ روزمرہ)
حیران ہونا پریشان ہونا ۔ پریشانی کے سبب
ع : شہ کا ہے یہ نقشہ کہ ہیں تصویر سے ششدر

ششدر ہونا ۔ (ار)
حیران ہونا ۔
ع : ششدر رہو نہ کیوں چرخ، عجب جلوہ گری ہے

ش ۔ ع

شعبے ۔ (شعبے صدائیں) (ع ۔ ا ۔ مذ)
شعبہ بمعنی شاخ ۔
لحن کے مختلف سُر ۔
ع : شعبے صدائیں، گھنگریاں جیسے پھول ہیں ۔

شعلۂ جوّالہ ۔ (ع ۔ ص)
وہ شعلہ جو چکر کھاتا ہوا اوپر اٹھتا ہے ۔
ع : گرداب پر تھا شعلۂ جوالہ کا گماں

شعلہ خو ۔ (ف ۔ ص)
آگ برسانے والا ۔ گرم مزاج ۔ شعلے بھڑکانے والا ۔
ع : ہر جا لپک لپک کے جو وہ شعلہ خو گئی ۔

۲شعلہ خو ۔ (ف ۔ ص)
استعارہ : تلوار
آگ برسانے والی ۔ قیامت خیز
ع : کاٹھی سے اس طرح ہوئی وہ شعلہ خو جدا ۔

شعلہ رنگ ۔ (ف ۔ ص)
(اضافت تشبیہی)
۱ ۔ شعلہ جیسا رنگ رکھنے والی
۲ ۔ خونی ۔ سرخ ۔
ع : اللہ ری تیزی و بُرّش اس شعلہ رنگ کی

شعلہ فشانی ۔ (ف ۔ ص)
۱ ۔ آگ برسانا ۔
۲ ۔ انتہائی قتل و غارتگری کرنا ۔

شعلہ ور۔ (ف)
شعلہ اڑانے والی۔ شعلہ برسانے والی۔
ع : اٹھ کر تبر نیام سے لی تیغ شعلہ ور

ش۔غ

شغب ناک (ف۔ص)
بہت زیادہ شور کرنے والا۔ بلند آواز کا فتنہ و فساد سے بھرا ہوا۔
ع : تا چرخ گیا غلغلۂ کوس شغب ناک۔

شیغب ناک۔ (غ۔ف۔ مرکب)
شور و خروش والا۔ شور و شر والا
فتنہ و فساد والا
ع : تا چرخ گیا غلغلۂ کوس شغب ناک

ش۔ق

شقی۔ (ف۔ص۔مذ)
ظالم۔
ع : بولا شقی کہ کتنی ہے فوج شہ امم

ش۔ک

شکار بند۔ (غ۔ف۔مر۔ا۔مذ) دیکھیے تصویر ۲۰
وہ تسمہ جو گھوڑے کی دم کے قریب سامان ضروری یا شکار باندھنے کے لیے لگا ہوتا ہے۔
ع : پکڑے شکار بند کو ہے بیوہ حسن

شکرِ رب۔ (ہونا) (ف۔مر)
اللہ کا شکر زبان پر ہونا۔
ع : بولے حبیب ابن مظاہر کہ شکر رب

شکر گزاری۔ (ف۔ذ)
شکر کی ادائگی۔ ادائے شکر۔
ع : بلبل کی زباں پہ ہے تری شکر گزاری

شکل۔ (غ۔ا)
مثل۔ مانند (کلمہ تحسین)
ع : منھ چاند سے شکل ہے تو چاک گریباں

شکم۔ کینہ سے خالی ہونا۔ (ا۔مح)
دل میں کوئی کدورت نہ ہونا۔ دل صاف ہونا۔
ع : دل صبر سے معمور شکم کینہ سے خالی

شکنجے میں کھینچنا۔ (ا۔مح) پینا۔
س : بہت ہم کو پیا ہے اک دن تجھے بھی
شکنجے میں اے آسماں کھینچتے ہیں (سلام)

شکنجے میں کھینچنا۔ (ا۔مح)
سخت تکلیف میں مبتلا کرنا۔
سخت سزا دینا۔ چاروں طرف جکڑ دینا۔
س : بہت ہم کو پیا ہے اک دن تجھے بھی
شکنجے میں اے آسماں کھینچتے ہیں

شکوہ۔ (ع۔ص)
شان و شوکت۔ دبدبہ۔
ع : جاتی ہے کس شکوہ سے رن میں خدا کی فوج

ش۔گ

شگافتہ ہونا۔ (ا۔م)
زخمی ہونا۔ کھل جانا۔ سوراخ ہو جانا۔
ع : پہلو شگافتہ ہوا خنجر سے ہے غضب

شگفتہ رو۔ (ف۔ص)
شاداب چہرہ۔ ہنستا ہوا چہرہ۔
لب پر ہنسی گلوں سے زیادہ شگفتہ رو۔

شگفتہ ہونا۔ (ا۔مح)
پھولا پھلا ہونا۔

ع : لیکن شگفتہ تھا وہ گل گلشن علی۔

شگفتہ ہونا۔ (ا۔ ع)

خوش ہونا۔ مسرور ہونا۔ پھول کی طرح کھلنا۔

ع : عباس شگفتہ ہوئے جاتے تھے خوشی سے

ش۔ل

شلوکہ۔ (ف)

کرتا۔

ع : گرمی سے ہوگیا تھا شلوکہ عرق میں تر

ش۔م

شمال وجنوب کے پرے۔ دیکھیے تصویر ۸۸-۸۹

لشکر کے : اپنے بائیں والی صفیں

میمنہ و میسرہ کی صفیں

ع : بجلی گری پروں پہ شمال وجنوب کے

شمشاد۔ (ع)

ایک خوشبودار درخت

ع : شمشاد جن کے سایۂ قامت سے پائمال

شمسہ۔ (ع۔ ا۔ مذ)

۱۔ روشن دان۔ ۲۔ خیمہ کی اوپری والی برجی

ع : دیکھا جو نور شمسۂ کیواں جناب پر

شمشیر آبدار۔ (ف۔ مر۔ ص)

تیز دھار والی تلوار۔

ع : تولی جو لے کے ہاتھ میں شمشیر آبدار

شمشیر بکف ہونا۔ (ا۔ خ)

شمشیر تولنا۔ میدان جنگ میں تلوار لے کر آنا۔

ع : تنہا ترے اقبال سے شمشیر بکف ہوں۔

شمشیر بے نظیر۔ (ف۔ ص)

(اضافت تشبیہی)

تلوار۔

ع : عباس اٹھے تول کے شمشیر بے نظیر

شمشیر تلے رکھ لینا۔ (ا۔ ع)

شعلہ کو اس طرح دبا لینا کہ نکلنے کا راستہ نہ ملے

ع : غازی نے رکھ لیا تھا، جو شمشیر کے تلے۔

شمشیر تولنا۔ (مر۔ خ)

تلوار کاندھے پر رکھنا۔

جنگ کے لیے تیار ہونا۔

ع : عباس اٹھے تول کے شمشیر بے نظیر

شمشیر تولنا۔ (ف۔ خ)

سپاہی جب میدان میں جاتا ہے تو تلوار کو اول ہاتھ میں بار بار لے کر ہلاتا ہے تاکہ اس کا وزن اور چلانے کا صحیح اندازہ ہو جائے۔

ع : تولی جو لے کے ہاتھ میں شمشیر آبدار

شمشیر دوسر۔ (ف۔ ص)

دیکھیے تصویر ۳۰

ع : ضرب شمشیر دوسر روح امیں سے پوچھو

شمشیر لینا۔ (مر۔ ع)

تلوار نکالنا۔ جنگ شروع کرنا۔

ع : دم لے کے بس اب جہاں سے شمشیر دو دم لے۔

شمشیر وغا۔ (ف۔ ا)

استعارہ! لڑائی کی تلوار۔

ع : شمشیر وغا، شیر خدا، ثانی جعفر۔

شمشیر ہلالی۔ (ف۔ مر)

وہ تلوار جو ذرا زیادہ ٹیڑھی ہو دیکھیے تصویر ۲۷

ع : کاٹے ہر نخل میں شمشیر ہلالی کا تھا۔

شمع سحر گاہی۔ (ف۔ ص) تشبیہ

صبح کے وقت کی بجھ جانے والی شمع۔

ع : سینے میں یہ دم شمع سحر گاہی ہے۔

صبح کے وقت شمع کے ٹمٹمانے سے
ضعیفی کے وقت کو موت کی قربت کو تشبیہ دی ہے

شمع کا ضیا دینا۔
شمع کی روشنی سے مستفیض کرنا۔ روشنی کا پھیلنا۔
واعظ سے چراغ فکر کو جنبشِ لب
یہ شمع ضیا دیتی ہے، خاموشی میں

شمع کشتہ (ف۔ س۔ ص)
جب شمع کی بتی کو اوپر سے کاٹ دیا جاتا ہے تب اس کی روشنی بڑھ جاتی ہے اسی طرح میری ترقی یا بقا کا راز بھی میری فنا میں پوشیدہ ہے۔
ع : شمع کشتہ ہوں، فنا میں ہے بقا میرے لیے۔
۔ ۱ (سلام) (مسلکِ تصوف)

شملہ۔ (ع۔ ا۔ مذ)
ایک قسم کی پگڑی کا نام۔ **دیکھیے تصویر ۲۵**
ع : وہ سر، وہ دوش پہ شملے کے جو بل کھاتے تھے

۲ شملہ۔ (ف۔ ا۔ مذ)
۱۔ کندھے یا سر پہ ڈالنے والا رومال۔
۲۔ طرّہ **دیکھیے تصویر ۷**
ع : شملہ کے دو میرے جو چھٹتے تھے بصد وقار

شملہ۔ (ف۔ ا۔ مذ) **دیکھیے تصویر ۲۰۔ ۲۵**
طرّۂ دستار۔ عمامے کی چھور۔ تحت الحنک
ع : شملے چھٹے، جہاد پہ کمریں کسے ہوئے۔

ش۔ ن

شناسا نہ ہونا۔ (ا۔ ح)
یگانہ نہ ہونا۔ دوست نہ ہونا۔
کلام کا معاوضہ نہ ہونا۔
ع : اب ہے کوئی طالب نہ شناسا، نہ خریدار

ش۔ و

شور بخت۔ (ف۔ ص)
۱۔ بدبخت ۲۔ شوریدہ زبان۔
ع : واں سے وہ شور بخت بڑھا نوحہ زار کے

شور پانی نکلنا۔ (ا۔۔ ح)
تلخ تجربات ہونا۔
لوگوں کی بے توجہی کی شکایت
پیاسے رہے آ کے چاہِ دنیا پہ انیس
نکلا کبھی کبھی تو شور پانی نکلا (سلام)

شور کرنا۔ (ا۔ ح)
آوازیں لگانا۔ فریاد کرنا۔ چاروں طرف پکارنا
شور کرتا ہوں کہ بتلائے کوئی جائے پناہ

شور و شر۔ (ف۔ ر)
مفسدہ پردازی، شور و شغب، جنگ کا غل و زور شور
ع : واں صف کشی و ظلم و تعدّی و شور و شر

شور و شین۔ (ف۔ ا۔ د)
آہ و فریاد۔
برپا ہے اہلِ بیتِ محمدؐ میں شور و شین

شور ہونا۔ (ا۔ د)
۱۔ خوشی منانا۔ خوشیاں منانا۔
۲۔ ہنگامہ ہونا۔
ع : یثرب میں شور ہو کہ سفر سے حسین آئے

شوقِ زیارت۔ (ف۔ خ۔ مر)
دیکھنے کی خواہش۔
ع : شوقِ زیارتِ علَمِ زوجِ شاہ ہے۔

شوق سے جاؤ۔ (ا۔ روزمرہ)
ضرور جاؤ۔ البتہ جاؤ۔

ع : دونوں بڑھا جو دیں، تو چلے عباد شوق سے
(زبان)

شوکت کو صدا دینا۔ (ار۔ مح)

صنعتِ حسن تقابل۔ اور ایہام تناسب۔

ع : شوکت نے دی صدا کہ تری شان کے نثار

شوم۔ (ع۔ ص)

بدقسمت۔ بدبخت

ع : آپہنچا شام سے پسر سعد نحس و شوم

شوم۔ (ف۔ ص)

منحوس۔ بدبخت

شوم دراصل عربی مصدر ہے جس کے معنی بدفالی کے ہیں لیکن اردو میں اسم فاعل میں مستعمل ہے۔

ع : ڈھالیں تھیں اہلِ سروں پہ سوارانِ شوم کے۔

ش۔ ہ

شہادت سے کامیاب ہونا۔ (ار۔ بول چال)

قتل ہونے کے ارادے میں کامیابی ہونا۔

ع : آقا کے آگے ہوں میں شہادت سے کامیاب

شہِ آسماں حشم۔ (ف۔ مر۔ ص)

امام حسین۔ اضافت تشبیہی۔

ع : کی عرض تو صلاح شہِ آسماں حشم

شہِ آسماں سریر۔ (ف۔ ص)

مراد امام حسین۔ (اضافت تشبیہی)

شہباز۔ (ف۔ ا۔ مذ)

استعارہ : گھوڑا

ایک بہت بڑا پرند

ع : دی پرندوں نے یہ آواز کہ شہباز اڑا۔

شہبازِ اجل۔ (ف۔ مر)

موت کے گھاٹ اتارنے والا پرندہ

استعارہ : قتل کرنے والی تلوار

ع : شہبازِ اجل صید کو پر تول کے نکلا۔

شہپر۔ (ف۔ ا۔ مذ)

دونوں ہاتھ جب دعا کو اٹھتے ہیں تو پرندوں کی شکل بن جاتے ہیں۔ اڑانے والے پر۔ پرندوں کے پر۔

ع : شہپر تھے دونوں ہاتھ پے طائرِ دعا۔

(حسن تعلیل، تشبیہہ اور صنعت ایہام تناسب)

شہربانو۔ (ع۔ ا۔ مؤ) دیکھیے تلمیح

امام زین العابدین کی والدہ۔

میر انیس نے عموماً بانو نظم کیا ہے۔

ع : اے شہربانو ہوش میں آؤ یہ کیا ہے حال

شہ رگ۔ (ف۔) وہ رگ جس کے کٹ جانے کے بعد آدمی زندہ نہیں رہ سکتا

ع : شہ رگ پہ جب پہنچ گئی تیغِ ستم کی دھار

شہِ زماں۔ (ف۔ مر)

امام حسین سے مراد ہے۔

ع : تشریف جانماز پہ لائے شہِ زماں

شہ زماں۔

امام حسین مراد ہے۔

مڑ کر لگا سے لاشِ پسر کو شہِ زماں

شہسوار۔ (ف۔ ا۔ مذ)

ع : گھوڑے ہوا تو نکہتِ گل تھے وہ شہسوار

شہِ شاہاں۔ (ف)

شاہنشاہ۔

ع : میں کیا ہوں مری طبع ہے کیا اے شہِ شاہاں

شہِ عالم پناہ۔ (ف۔ مر) لقب

مراد۔ امام حسین

ع : ٹھہرا گیا نہ پھر شہِ عالم پناہ سے

شہِ کائنات۔ (ف۔ مر۔ لقب)

حضرت علی کا لقب۔

ع : اللہ رے خوف، تیغ شہ کائنات کا

شہ کربلا۔ (ف۔ ا۔ ص)

مراد: امام حسین

کربلا کے بادشاہ۔ امام حسین

ع : جنت کا رخ کیے ہے شہ کربلا کی فوج

شہ کم سپاہ۔ (ف۔ م)

وہ بادشاہ جس کی فوج بہت تھوڑی ہو

ع : سب کھل گئی سپاہ، شہ کم سپاہ کی۔

شہِ گردوں جناب۔ (ف۔ م۔ ص)

مراد: امام حسین

ـہ کیونکر نہ عشق ہو شہ گردوں جناب کو
حاصل ہیں سیکڑوں شرف اس آفتاب کو

شہِ گردوں رکاب۔ (ف۔ م۔ ص)

استعارہ: امام حسین

وہ بادشاہ جس کا پایہ آسمان کی بلندیوں پر ہو

ع : دیکھا سوئے فلک شہ گردوں رکاب نے۔

۲۔ شہ گردوں رکاب۔ (ف۔ م)

آسمان جیسی عزت رکھنے والا

ع : مقتل نظر پڑا شہ گردوں رکاب کو

۳۔ شہِ مرداں۔ (ف۔ ا)

مراد: حضرت علی

ع : تیغ و سپر میں ہے شہ مرداں کی چال ڈھال

شہ مرداں۔ (ف۔ اسم۔ مذ)

بہادروں کے بادشاہ، حضرت علی کا لقب۔

ع : منصب مبارک، اے شہ مرداں کے یادگار

شہنا۔ (ع) دیکھیے ۶۶

نوبتی باجہ۔

ع : شہنا کا شور سن کے لرزتا تھا بند بند۔

شہنشا۔ (ع)

انگریزی باجہ۔

ع : نالے کی وہ شہنا میں صدا اٹھی تو بجا اٹھی

شہ نجف۔ (ف۔ م۔) (استعارہ)

حضرت علی۔

ع : اُگلی ادھر نیام سے تیغ شہ نجف

شہنشاہ بحر و بر۔

مراد: امام حسین

ع : حاضر ہے ذوالجناح شہنشاہ بحر و بر

۲۔

خشکی و تری (دنیا) کے مالک و مختار

استعارہ: امام حسین

ع : حاضر ہے ذوالجناح شہنشاہ بحر و بر

شہ نشیں۔ (ع۔ ص)

۱۔ بادشاہ کے بیٹھنے کی جگہ۔ تخت۔ پہلے زمانہ میں، ہر مکان میں شہ نشین بنوائی جاتی تھی۔

۲۔ بہت آرام دہ جگہ

ـہ لحد میں سوئے ہیں چھوڑا ہے شہ نشینوں کو
قضا کہاں سے کہاں لے گئی مکینوں کو (سلام)

شہ والا۔

کنایہ: امام حسین

ع : اسد اللہ کے صدقے شہ والا کے نثار

ش۔ی

شیپور۔ (ف۔ ا۔ مذ) دیکھیے تصویر ۱۱

منہ سے پھونک کر بجانے والے فوجی باجے

ـہ شیپور کے غریو سے ہلتا تھا آسماں
وہ بوق کی صدا تھی کہ تھا شور الاماں

شیدا۔ (ف۔ ص)

عاشق۔

ع : اشجار پہ تھے زمزمۂ بلبلِ شیدا

شیدا ہونا۔ (ار۔ روزمرہ)

خوش ہونا۔ عاشق ہونا۔

ع : ہم چاند سی صورت پہ نہ شیدا ہوئے ہوتے۔

شِیر۔ (ف۔ یائے معروف)

دودھ۔

ع : دکھلائیں گے ہم فاطمہ کے شیر کی طاقت

شیرِ آسماں۔ (ف۔ مر۔ص)

ع : اٹھا جو ہاتھ کانپ گیا شیرِ آسماں

شیرِ الٰہی۔ (ف۔ مر۔ص)

شیرِ خدا۔ لقب: حضرت علی۔

ع : ہیں وارثِ دارِ شیرِ الٰہی یہ باوفا۔

شیرازہ کھل جانا۔ (ا۔ ح)

ع : اجزائے جسمِ نحس کا شیرازہ کھل گیا

شیر جواں۔

ع : بہادر اور نوجوان۔ شیر کی مثل

شیرِ خدا۔ (استعارہ)

بہت بہادر۔ بہت شجاع۔ جس میں اللہ کی طرف سے طاقت ودیعت ہوئی ہے۔

حضرت علی کا لقب ہے

ع : خلد سے شیرِ خدا نکلے ہیں اللہ اللہ

۲۔ شیرِ خدا۔ (استعارہ)

حضرت علی کا لقب

یہاں حضرت علی کے بیٹے حضرت عباس سے استعارہ کیا ہے

ع : شمشیرِ وغا، شیرِ خدا، ثانیِ جعفر

۳۔ شیرِ خدا۔ (ف۔ ا)

لقب: حضرت علی۔

ع : دونوں نے بنتِ شیرِ خدا کا پیا ہے شیر

شیرِ خدا کی چال ڈھال ہونا۔ (ار۔ فقرہ، تشبیہ)

نظیر ہونا۔ تصویر ہونا۔ چلت پھرت وہی ہونا۔

ع : تیغ و سپر میں ہے شہ مرداں کی چال ڈھال

شیر خوار۔ (ف۔ ا۔ مذ)

دودھ پیتا بچہ۔ امام حسین کے چھوٹے بچے سے مراد، (علی اصغر)

ع : بیمار ان میں ایک ہے اور ایک شیر خوار

شیرِ ذوالجلال۔ (استعارہ)

مراد: حضرت علی۔

ع : اس دن کی دیکھ گئے ہیں خبر شیرِ ذوالجلال

۲۔ شیرِ ذوالجلال۔ (ف۔ ع۔ ص)

مراد: حضرت علی۔

ع : فرزند کو سنبھالیے یا شیرِ ذوالجلال

شرزہ۔ (ف۔ ص)

شیر شرزہ۔ غضبناک شیر

ع : غصے تھا شیرِ شرزۂ صحرائے کربلا

شیر کا بچہ ہونا۔ (ار۔ فقرہ، تشبیہ)

ع : نہایت بہادر ہونا۔ شیر کے بچے بھی شیر ہوتے ہیں۔

شیروں کے شیر ہونا۔ (م ح)

بہادروں کے خاندان کے یا بہادر باپ کے بیٹے، بہادر، اور شجاع ہونا۔

ع : ناقہ تو وارث ہے کہ یہ شیروں کے شیر ہیں۔

شیروں کو تپ آنا۔ (ار۔ ح)

شیروں کا خوفزدہ ہو جانا۔

ع : شیروں کو تپ آتی ہے دمِ چشم نمائی

شیشۂ دل چور ہونا۔

دل متاثر ہونا۔ قلوب موم ہو جانا۔

ع : خاموش ہیں گو شیشۂ دل چور ہوئے ہیں۔

شیشۂ ساعت۔ (ف۔ ا۔ مذ) (دیکھیے تلمیح)

ع : گردوں میں مثلِ شیشۂ ساعت بھری تھی گرد

ردیف

ص - الف

صاحب - (کلمۂ تکریم)

میر انیس نے والدہ (کے لیے، صاحب نظم کیا ہے۔

ع: اُمت کے لیے والدہ صاحب نے سہے جبر

۲- شوہر کے لیے -

س افسوس ہے اس سن میں پیام اجل آیا -
میں کیا کروں صاحب! مرا دل ہے تہ و بالا

۳- (ع - ا - مذ) شوہر کے لیے

شہر بانو- (زوجۂ امام حسین) امام حسین سے مخاطب ہیں -

س تنہا حضور کئے ہیں باندھے ہوئے کمر
صاحب! کہاں ہو مشفقوں والا مرا بسر

۴- بیوی کے لیے -

امام حسین اپنی زوجۂ شہر بانو سے مخاطب ہیں -

س زینب کو دیکھو سر پہ نہ بھائی نہ دونوں لال
صاحب! تمھارے ساتھ ہو عابد سا خوش خصال

۵- امام حسین اپنی بیوی سے مخاطب ہیں -

س سچ ہے فلک نے تم کو بڑے دکھ دکھائے ہیں
صاحب! اٹھو، ہم آخری رخصت کو آئے ہیں

صاحبِ ادراک - (ف - اد)

عقل و فہم والے - سمجھ بوجھ رکھنے والے -

ع: خوش باطن و آگاہ دل و صاحبِ ادراک

صاحبِ اولاد - (ف - د)

اولاد والا -

ع: ہے تم میں کوئی صاحبِ اولاد یا نہیں ؟

صاحبِ توقیر - (ف - اد)

باعزت، باوقار

ع: چھوٹی سی تو عمر میں یہ بڑے صاحبِ توقیر

صاحبِ فیض و کرم و جود - (ف - مرکب)

فیض، کرم اور بخشش والا -

ع: ہے ذاتِ خدا صاحبِ فیض و کرم و جود

صاف - (ار - د)

قطعی - ہو بہو - بالکل

ع: یا شاہ یہ مہر تو ہے صاف آپ کی تصویر

صاف جاننا - (ار - ع)

بالکل جاننا - یقین آجانا -

ع: روح الامیں نے صاف یہ جانا کہ پر اُٹھے

ص - ب

صبحِ حشر - (ف - د)

قیامت کی صبح -
قیامت کا دن

ع: آثارِ صبحِ حشر ہوئے رن میں آشکار

صبحِ شبِ فراق ۔ (ف ۔ مر)
ہجر کی رات کے بعد ہونے والی صبح ۔
ع : صبحِ شبِ فراق ہے پیارو، دیکھ لو

صبر و شکیبائی ۔ (ع ۔ ف)
صبر اور شکر ۔
ع : واں پیش، اِدھر صبر و شکیبائی کی باتیں

ص ۔ ح

صحن ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ)
(لکھنؤ) انگنائی ۔
(دلّی) آنگن ۔
ع : بچوں کو لیکے صحن سے ہٹ جائیں بی بیاں

صحیفہ ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ)
آسمانی کتاب ۔
ع : سب مصحفِ ناطق کے صحیفے کے ورق تھے

صدپاش ۔ (ف ۔ مرکب)
ٹکڑے ٹکڑے ۔ سینکڑوں زخم
ع : گھوڑوں کے قدم سینۂ صدپاش پہ ہونگے

ص ۔ د

صدا آسماں کے پار ہونا ۔ (ار ۔ ع)
کان پڑی آواز نہ سنائی دینا ۔
ع : ڈنکے کی دم بدم تھی صدا آسماں کے پار

صدائے غیب آنا ۔ (ار ۔ فقرہ)
غیبی آواز آنا ۔
ع : آئی صدائے غیب، کہ شبیر مرحبا ۔

صَدر ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ)
سینہ ۔
ع : وہ صدر سے خالی گئی تو سَن سے یہ آئی

صدف ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ)
سیپ، جس میں سے سچّا موتی نکلتا ہے ۔ سمندری گھونگا ۔
ع : دُر کو تو گھٹاتے ہیں، بڑھاتے ہیں صدف کو
۲ ۔ انیس نے مؤنث نظم کیا ہے ۔
ے راست بازوں کو دُرِ مقصود مل جاتا ہے جلد
جو کہ ہے سچّی صدف وہ بے گہر ہوتی نہیں ۔ سلام

صدف میں گہر نہ ہونا ۔
صدف ۔ وہ سیپ جس سے موتی نکلتا ہے ۔
سیپ میں ایسے موتی کا وجود نہ ہونا ۔
ع : پتھر میں ایسے لعل، صدف میں گہر نہیں

صدقے گئی ۔ (عو ۔ زبان ۔ ر)
میں تم پر نثار ۔ میں تم پر قربان گئی ۔
ے صدقے گئی خلافِ ادب کچھ سخن نہ ہو
میری خوشی یہ ہو کہ جبیں پر شکن نہ ہو
۲ ۔ (کلمۂ پیار)
ع : صدقے گئی، پردیس میں توڑو نہ مری آس

صدمہ سہنا ۔ (ار ۔ ع)
رنج اٹھانا ۔ رنج برداشت کرنا ۔
ع : صدمہ سہوں، کلیجے پہ کس کس کے داغ کے

ص ۔ ر

صراحی دار گلا ۔ (ار ۔ ص)
تشبیہ: نازک اور پتلا گلا ۔
ع : صراحی دار گلا، تیر کا نشانہ ہوا ۔ (سلام)

صرفِ زبان کر دینا ۔ (ار ۔ ع)
پوری زندگی ادب، زبان اور شعر و شاعری میں مشغول رہنا ۔
ے : گھٹا فکر میں جسم مثلِ قلم ۔ سراپا کو صرفِ زباں کر دیا (سلام)

صرف ہونا ۔ (ار ۔ ع) خرچ ہونا ۔ کام ہونا ۔
ع : موقع تھا یہاں جس کا وہی صرف تھا اس کا ۔

صَرفہ ۔ (ع) صرف بیجا ۔ بے جا خرچ ۔
ع : طاعت میں خدا کی نہیں صرفہ تن و سر کا
صُرّہ ۔ (ع ۔ اند) تھیلی ۔
کربلا کی مٹی کی تسبیح اور سجدہ گاہ کی تھیلی ۔
س ۱۰ فشارِ قبر کا ڈر ہو تو ان کو ہو، جو لوگ
کفن میں صرّہ خاکِ شفا نہیں رکھتے (سلام)

ص ۔ غ ۔

صغیرانِ ماہوش ۔ (ف ۔ ع ۔ مر) (ماہ وش)
حسین و جمیل بچے ۔ (اضافت تشبیہی)
ع ، رو رو کے سو گئے ہیں صغیرانِ ماہوش ۔

ص ۔ ف

صف آرا ہونا ۔ (ار)
صفیں باندھنا ۔ جنگ کے لیے تیار ہونا ۔
ع ، ہونے لگی میداں میں صف آرا سپہ شام
۲ ۔ جنگ کے لیے میدانِ کارزار میں فوج کا فوجی اصول کے ماتحت کھڑا ہونا ۔
ع : مصرعے ہوں صف آرا صفتِ لشکر جرّار
صف بستہ ہونا ۔ (مح)
قطار اندر قطار کھڑا ہونا ۔
ع : صف بستہ آگے پیچھے ہو سب بیٹیوں کی فوج
صف شکن ۔ (ف ۔ مر ۔ ص)
صفوں کو درہم برہم کرنے والے ۔ بہادر ۔ جسور ۔ ما
ع : الحق تھے شیر پنجہ دہنجا وہ صف شکن
۲ ۔ مراد حضرت عباس ۔ سخت جنگ کرنے والا
ع : اچھا بلائیں آپ ، کدھر ہے وہ صف شکن
صف شکنی ۔ (فوجی ۔ اص) لڑائی ۔ جنگ
ع : پیاسے نہیں بچنے کے مری صف شکنی سے

صفِ کارزار ۔ (مح ۔ اص)
میدانِ جنگ ۔
یہاں صَف ، سطر کی رعایت کے پیشِ نظر نظم کیا ہے
ع : نقشہ کھنچے گا صاف ، صفِ کارزار کا
صف کشی ۔ (ف ۔ ص)
۱ ۔ جنگ کرنا ۔ حملہ کرنا ۔ صفوں کو سنوارنا ۔
ع : کھینچی جو تیغ ، بھول گئے ، صف کشی لعیں
۲ ۔ جنگ کی تیاری ۔
ع : واں صف کشیِ ظلم و تعدّی و شور و شر ۔
صفِ ماتم بچھانا ۔ (ار ۔ ر)
مرنے کے بعد صف بچھا کر اس پر بیٹھ کر مرنے والے کو یاد کر کے رونا ۔ سوگ کرنا ۔
ع : اماں کے لیے میں نے بچھائی صفِ ماتم
۲ ۔ بچھے گی زچہ خانے کے اندر صفِ ماتم
صفیں اُلٹنا ۔ (ار ۔ مح)
فوجوں کو درہم برہم کرنا ۔ فوجیں الٹ پلٹ کرنا ۔
ع : اُلٹیں بہادروں کی صفیں نام کر گئے آئیں ۔
فوجیں ٹوٹنا ۔ (مح ۔ مر)
لشکر میں انتشار ہو جانا ۔ صفیں منتشر ہو جانا ۔
س : جانیں تنوں سے زیرِ زمیں لوٹنے لگیں
پہلا ہی وار تھا کہ صفیں ٹوٹنے لگیں
صفا کرنا ۔ (ار ۔ ر)
صاف کرنا ۔ صفائی کرنا ۔ بدی سے صاف کرنا ۔
ع : کعبے کو صاف کر دیا خالق کے کرم سے
صفائی ۔ (ار ۔ ر)
روانی ۔ پھرتی
ع : ہم نے دیکھی ترے ہاتھوں کی صفائی مولا ۔
۲ ۔ قتل و غارت گری ۔ ستھراؤ
ع : تیغ حیدر نے کمی کی نہ صفائی میں کبھی

۳۔ (ار) صلح ۔ آشتی ۔

ع: بس کھل گیا نہ طور صفائی کا ہوئیگا ۔

صفائیاں ۔ (صفائی کی جمع)

(قدیم) صفائی ۔

ع: آفت کی پھرتیاں تھیں، غضب کی صفائیاں

صفتِ ابر رونا ۔ (ار ۔ ر)

زار و قطار رونا ۔

ع: وہ کہتی تھی کیونکر میں نہ روؤں صفتِ ابر

صفت کرنا ۔ (ار ۔ ب)

تعریف کرنا ۔ مدح کرنا ۔

ع: اک زمانہ صفت آلِ عبا کرتا ہے

صفدر ۔ (ع ۔ ص ۔ مذ)

بہادر ۔ جاں باز ۔ سورما ۔
لشکر کی صفوں کو چیرنے والا ۔

ع: یکتائے جہاں حضرتِ عباس سا صفدر

ص ۔ ل

صلاح ۔ (ع)

نیک رائے ۔ مصلحت ۔ اچھا مشورہ

ع: کی عرض، جو صلاح شہِ آسماں حشم

صلِّ علیٰ ۔ (ع ۔ کلمۂ تحسین)

کیا کہنا ۔ سبحان اللہ

ع: صلِّ علیٰ، کسی کی زباں سے نکل گیا ۔

صلوا علی النبی ۔ (ع ۔ کلمہ)

اللہ کے رسول پر درود بھیجو ۔

ع: صلو علی النبی کی بیاباں میں دھوم ہے ۔

ص ۔ م

صمصام ۔ (ع ۔ اسم ۔ مذ)

تیز تلوار ۔ (دیکھیے تصویر) ۔ ۲۸

ع: تھا کون، جو ایماں نہ صمصام نے لایا

(داستانِ امیر حمزہ) صمصام و قمقام

ص ۔ ن

صندل سے مانگ بھری رہنا ۔ (ہ ۔ مح)

سہاگ قائم رہنا ۔

ع: صندل سے مانگ بچوں سے گودی بھری رہے

صنعتِ قلمِ آفریدگار ۔ (ف ۔ مر)

خداوندِ عالم کے قلم کی کاریگری ۔ قدرتِ الٰہی ۔

ع: قربان صنعتِ قلمِ آفریدگار

ص ۔ و

صورت ۔ (ار ۔ کلمۂ تشبیہ)

مثل ۔ مانند

ع: گھر گھر کے صورتِ اسدِ خشمگیں لڑا ۔

صورتِ تنور ۔ (ف ۔ مر) تنور کی طرح ۔

ع: بھڑکی ہے آگ سینہ میں اک صورتِ تنور

صوتِ حسن ۔ (ف ۔ ص)

ا۔ حسین اور سُریلی آواز

۲۔ امام حسن کی آواز بہت اچھی تھی ۔ اس طرف بھی اشارہ ہے ۔

ع: صوتِ حسن سے اکبرِ مہرو نے دی اذاں

صورتِ شمشیر ۔ (تشبیہ)

تلوار کی مانند کاٹنے والی ۔

یہاں چلنے والی مراد ہے ۔ تیز زبانی ۔

ع: تیزیٔ زباں میں صورتِ شمشیر چاہیے

صورت ہو جانا ۔ (ار ۔ مح)

شکل نکل آنا ۔

ذریعہ نکل آنا ۔ عمل میں آ جانا ۔

ع: ہو جائے آج صلح کی صورت تو کل چلو ۔

ردیف

ض

ض ۔ ب

ضبطِ گریہ ۔ (ا ۔ ع)
رقت کو روکنا ۔ نہ رونے کی کوشش کرنا
ع: ضبطِ گریہ ماتم سرور میں ہو سکتا نہیں ۔

ض ۔ ر

ضرب ۔ (ع)
۱۔ زخم ۔ چوٹ
۲۔ سختی ۔
ع: زہے اس کی تیغ کو ضرب عدو کو نصیب ہو
۳۔ چوٹ ۔ مار ۔ حملہ
ع: نہ اٹھی اس کی کڑی ضرب کسی جوشن سے

ضربت پڑنا ۔ (ا ع ۔ ع)
چوٹ پڑنا ۔ ضرب لگنا ۔ وار لگنا ۔
ع: ضربت پڑی کہ گنبد دوار پھٹ پڑا

ضرغام ۔ (ع) شیر ۔ خوفناک
ع ۔ فل پڑ گیا، جہاد پہ ضرغام دیں چڑھا ۔

ضعیفی کا جوان کر دینا ۔ (ایہام تضاد)
بڑھاپے میں مشقِ سخن بڑھ جانے کے معنی یہ ہیں کہ روح میں تازگی آگئی ۔
ع: گھٹا زور، مشقِ سخن بڑھ گئی ۔ (سلام)
ضعیفی نے ہم کو جواں کر دیا ۔

ض ۔ ل

ضلالت نشاں ۔ (ع ۔ ص)
اضافت تشبیہی ؛ گمراہ
ع: ہوش اڑ گئے تھے فوجِ ضلالت نشان کے

ض ۔ و

ضَو ۔ (ع ۔ ص)
روشنی ۔ چمک دمک ۔ رونق
ع: وہ عرش کی ضو ہے وہ گہر ہوتا ہے پیدا

ض ۔ ی

ضیا ۔ (ع)
روشنی ۔ نور ۔ چمک ۔
ع: رخ کی ضیا ادھر تھی علم کی ضیا ادھر

ضریح ۔ (ع ۔ ا ۔ مو)
قبر کے چاروں طرف کا کٹھرا ۔ مزار ۔ قبر ۔
ع: تھرا گئی ضریح رسالت پناہ کی ۔

ضیغم ۔ (ع) غصیارہ شیر
بہادر ۔ شجاع
ع: نکلا ڈکارتا ہوا ضیغم کچھار سے

ردیف

ط ۔ الف

طاعت (ع ۔ ا ۔ مو)

اطاعت الٰہی ۔ فرمانبرداری ۔ عبادتِ خدا۔

ع: طاعت میں نیست جانتے تھے اپنی ہست و بود

طالع بیدار ۔ (ف ۔ مر)

جاگتا ہوا مقدر ۔ بہت خوش قسمت

ع: واہ رے طالعِ بیدار زہے عزت و جاہ

طاقتِ سخن ۔ (ف ۔ مرمد)

گفتگو کی طاقت ۔ بات کرنے کی سکت ۔

ع: پر شدتِ عطش سے نہ تھی طاقتِ سخن

طاقت کلام ۔ (ف ۔ مر)

بولنے کی طاقت نہ ہونا ۔ پڑھنے کی سکت نہ ہونا۔

ع: بس اے انیس آگے نہیں طاقتِ کلام

طاقت بدن جاتی رہنا ۔ (ار ۔ مح)

کسی وجہ سے طاقت چلی جانا ۔ کمر ٹوٹ جانا ۔

ع: طاقت جو تھی بدن میں وہ سب بھائی لے گئے

طاہر و اطہر ۔ (ع ۔ ص) پاک و پاکیزہ ۔

ع: بولے کہ نواسہ ہے مرا طاہر و اطہر

سے وہ طاہر و اطہر ہو اگر معرکہ آرا ۔
معلوم ہو حملہ اسد اللہ کا سارا

(غیر منقوطہ شعر)

طاؤس مست ۔ (ف ۔ مر ص)

تشبیہ: مور مست ہو کر جب ناچتا ہے تو دُم کھڑی کر لیتا ہے ۔ جو پنکھے کی شکل ہو جاتی ہے ۔

طائرِ دعا ۔ (صنعت ادماج)

دُعا کے پرندے ۔ دعا ۔

ع: شہپر تھے دونوں ہاتھ پے طائرِ دعا ۔

(اضافتِ تشبیہی)

طائرِ روح ۔ (ع ۔ ف ۔ مر)

کنایہ: ۔ روح ۔ جان

ع: اک طائرِ روح اور رگوں کا تھا فقط جال

طائرِ جاں اڑ جانا ۔ (ار ۔ مح)

جسم سے روح نکل جانا ۔

ع: اڑ گیا طائرِ جاں اور نہ آواز آئی

ط ۔ ب

طبع اولوالعزم ۔ (ع ۔ ف ۔ مرکّب)

حوصلہ طبیعت ۔ من چلی طبیعت ۔ کنایہ: رزمیہ نظم لکھنے والے ۔ عزم و ارادے والے

ع: خیبر کی خبر لائے مری طبعِ اولوالعزم

طبع رواں ۔ (ف ۔ مرکّب)

شاعر کی روانیٔ طبیعت اور ذوق کی روانی کی طرف اشارہ ہے

ع: دریائے معانی سے بڑھا طبعِ رواں کو

طبقہ (ع)

حصۂ زمین ۔

ع: طبقہ یہ حشر تک نہیں ہونے کا بے چراغ

طبقہ الٹ جانا ۔ (ا ر ۔ ع)

درہم برہم ہوجانا ۔ بدل جانا ۔ تلپٹ ہوجانا ۔

سے الٹ گیا نہ فقط لکھنؤ کا اک طبقہ ۔
انیس ملکِ سخن میں اک انقلاب آیا (سلام)

طبلقیں ۔ طبلق ۔ (ع ۔ ا ۔ ند)

فوجی سپاہی کے اندراجات کا فائل ۔
جب کوئی سپاہی فوج سے الگ کیا جاتا ہے، تو اسکی
فائل تلف کر دی جاتی ہے ۔

ع: طبلقیں کٹتی ہیں جیسے نظری ہوتے ہیں ۔

طبل و علم ۔ (ع ۔ ا ۔)

نقارہ اور جھنڈا (شاہی لوازمات)

سے دوات و خامہ ہے ملکِ فصاحت کا نشاں
کون کہتا ہے کہ ہم طبل و علم رکھتے ہیں

۲ ۔ علم و فضل ۔ شاعری ۔ بہادری ۔ جانبازی

سے ہر دم یہ اشارہ ہو دوات او قلم کا
تو مالک و مختار ہے اس طبل و علم کا

طبلِ وغا ۔ (ف ۔ ا ۔ مر ۔ امع)

جنگ کا ڈھول ۔ لڑائی کا نقارہ ۔ دیکھیے تصویر ۵۷

ع: واں طبلِ وغا بجاتا تھا، یاں سینہ زنی تھی

ط ۔ ر

طرب ۔ (ع ۔ ص ۔ مو)

خوشی ۔ مسرت ۔ شوق ۔ شادی ۔

ع: شوق طرب سے چاند سا چہرہ تھا جلوہ گر ۔

طرزِ غلامانہ بجالانا ۔ (ا ر ۔ ب)

غلاموں کے طور طریقے اختیار کیے رہنا

ع: سب طرز غلامانہ بجا لاتے ہیں ۔ (رباعی)

طرف ۔

کو ۔ سمت ۔ رُخ ۔

ع: ایک ایک کی کوثر کی طرف آنکھ لڑی تھی ۔

طرفہ ۔ (ع ۔ ص)

عجیب و غریب ۔ انوکھی ۔ اچھوتی

ع: پرتھی زخموں پہ خاکِ تیمم سے طرفہ آب

طرفہ کارخانہ ہونا (ا ر ۔ مح)

دنیا والوں کا عجیب و غریب حال ہونا ۔

ع: مکیں رہے نہ مکاں، طرفہ کارخانہ ہوا ۔

طرفہ کشمکش ۔ (ا ر ۔ ص)

عجیب و غریب الجھن ۔ انوکھی ہلچل اور ہنگامہ ۔

ع: تھی طرفہ کشمکش فلکِ پیر کے تلے

ط ۔ ل

طلاکار ۔ (ف ۔ ص)

سنہرا کام دار

ع: کیا خوش نما تھا زین طلاکار و نقرہ کار

طلاقت ۔ (ع ۔ ص)

خوش کلامی ۔ خوش بیانی

ع: وہ لوذعی کہ جس کی طلاقت دلوں کو بھائے

طلبِ خیر ۔ (ف ۔ مرکب ۔ ر)

نیکی کی دعا ۔

ع: لازم ہے خدا سے طلبِ خیر بشر کو

طلب ہونا ۔ (ا ر ۔ ر)

شوق ہونا ۔ مانگ ہونا ۔
محبت ہونا ۔ خواہش ہونا ۔

ع: جن کی تمھیں طلب ہے، وہ سوئے جناں گئے

طلب سے ۔ (ا ۔ ر)

مانگنے سے ۔ لینے سے ۔

ع: لیکن طلب سے اس کی زباں آشنا نہ تھی

طلبگار ۔ (ف ۔ ا ۔ ر)

خواہش مند ۔ آرزو مند ۔

ع: ہر وقت جو اس جنس کے رہتے تھے طلبگار

ط ۔ ن

طناب ۔ (ع ۔ ا ۔ مو) خیمہ کی رسّی، جو خیمہ اور زمین میں لگی ہوئی کھونٹیوں میں بندھی ہوتی ہے ۔

ع: حقّا تھی موجِ رحمتِ حق، جس کی ہر طناب

ط ۔ و

طوبیٰ ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ)

جنّت کے درخت کا نام ۔

ع: طوبیٰ کا سر بھی جھک گیا تعظیم کے لیے

طور ۔ (ع)

صورت ۔ طریقہ ۔

ع: بس کھل گیا نہ طور صفائی کا ہوئیگا ۔

طورِ تجلّا ۔ (ف ۔ مر)

طور کی تجلّی ۔ دیکھیے تلمیح ۔

ع: ہاں برق و شرق، طورِ تجلّیٰ کو دیکھ لو ۔

۲ ۔ کوہِ طور کی چوٹی ۔ جہاں نورِ الٰہی کا مظاہرہ کیا گیا تھا ۔

ع: ہم نور ہیں، گھر طورِ تجلّا ہے ہمارا

طور ہونا ۔ (ا ۔ مح)

صورت ہونا ۔ صورت نکلنا ۔ راستہ نکالنا ۔

ع: سر کاٹ لیں گے صلح کا ہوگا نہ کوئی طور ۔

ط ۔ ی

طیّب و طاہر (ع ۔ ص) پاک و پاکیزہ

ع: یہ نورِ الٰہی ہے، یہ ہے طیّب و طاہر

ردیف

ظ

ظ ۔ ف

ظفر کا گھر ۔ (ا ۔ ع)

فتح کا سرچشمہ ۔ جس کی فتح کا یقینی ہو ۔

ع : دتا نے دونوں فتح کے مسکن ظفر کا گھر

(صنعتِ حسنِ تعلیل)

ظ ۔ ل

ظلِّ الٰہی ۔ (ع)

سایۂ الٰہی ۔ خدا کی نشانی

ع : یوں تھے خدنگ ظلِّ الٰہی کے جسم پر
جس طرح کانٹے ہوتے ہیں ساہی کے جسم پر

ظلم و تعدّی ۔ (ع ۔ ف ۔ مرکب)

زبردستی جبر و ظلم ۔

ع : باندھے ہیں کمر ظلم و تعدّی پہ منافق

ظلم شعار ۔ (ع ۔ ص ۔ د)

ظلم مزاج ۔ جس کی طینت میں ظلم کرنا ہو ۔

ظالم ۔ دشمن

ع : بیکس حسین ظلم شعاروں میں گھر گئے ۔

ظ ۔ ہ

ظہور ہونا ۔ (ف)

وجود میں آنا ۔

کسی واقعے کا ہو جانا

سامنے آنا

کسی شے کا واقع ہونا ۔

ع :

دشتِ وغا میں نورِ خدا کا ظہور ہے (مطلع)

ردیف

ع - الف

عابد۔ (ع - اسم فاعل)

امام حسین کے بڑے بیٹے۔

دیکھئے، تلمیح

ع: غم حسین میں عابد کو نوحہ گر دیکھا۔

۲عابد۔ (ع — اسم فاعل۔)

عبادت کرنے والا۔

ع: وہ عابد وزاہد تھے، وہ تھے عارف کامل۔

۳عابد۔ (ع) صرف عبادت میں زندگی گزارنے والا۔

کنایہ: امام حسین کے بڑے بیٹے۔

ع: دودھ اصغر کو نہ عابد کو دوا ملتی تھی۔

عاجز ہونا۔ (ار۔ ع) کنایہ: شعرا کی قیمت نگر

مجبور ہونا۔ ناطاقتی یا کمزوری وناتوانی ہونا۔

ع: عاجز ہیں فکر سے شعرائے ہنر شعار۔

عارض۔ (ع۔ ا۔ مذ۔)

رخسار۔

ع: عارض کبھی ہوتے نہیں اس حسن وصفا کے۔

عارف۔ (ع۔ اسم فاعل)

معرفت والے۔ حقائق شناس

ع: عارف کبھی اتنا بھی تجاہل نہیں کرتے۔

عالم مکدّر ہونا۔ (ار۔ ب)

دنیا والوں کے دل اور ضمیر مکدّر ہونا۔

دنیا میں خلوص ناپید ہونا۔

ع: عالم ہے مکدّر، کوئی دل صاف نہیں ہے۔

عارف کامل۔ (ار۔)

معرفت الہٰی میں مکمل

ع: وہ عابد وزاہد تھے، وہ تھے عارف کامل

عاریت۔

عارضی ملی ہوئی۔

ع: نقد جاں تک دیکے ہم جاتے اُن کو وقت کوچ
عاریت جو شے ہو اس کو پاس ہم رکھتے نہیں (سلام)

عاشقِ صادق۔ (ف۔ اص۔ تصوف)

سچے چاہنے والے۔ مخلص شیدا۔ بے غرض چاہنے والے۔

ع: وہ عاشق صادق تھے حسین ابن علی کے۔

عالَم۔ (ار۔ ب)

سماں۔ منظر۔

ع: وہ سرد ہوا صبح کی وہ نور کا عالَم۔

۲۔ عالم پسند لفظ

(سلطان پسند بند)

ہر طبقہ کو پسند آنے والا کلام۔

ع: عالم پسند لفظ ہیں، سلطان پسند بند۔

عالمِ شباب۔ (ف۔ مر۔ ا)

عین جوانی کا زمانہ۔

ع : آغاز تھیں سبیں، ابھی تھا عالم شباب

عالم ہونا۔ (ار۔مع) معلوم ہونا۔

سماں ہونا۔ منظر سامنے آجانا۔ منظر کھنچ جانا۔

ع : پیشانئ پُر نور پہ عالم تھا سحر کا۔

عالی منش۔ (ف۔ص)

طبیعت اور مزاج کے اعلیٰ۔ اعلیٰ طینت رکھنے والے۔

ع : عالی منش، سبا میں سلیماں، وغا میں شیر

ع۔ب

عبا۔ (ع۔ا۔مو)

دیکھئے تصویر ۶۹

ع : وہ عمامیں، وہ قبائیں، وہ عبائیں اُن کی

عبائیں۔ (ع۔ار۔مو۔جمع)

جسم کے اوپر کا لباس۔ کاندھوں سے گٹنوں تک۔

پورے جسم پر پہنے والا لباس۔

ع : نورانی عباؤں کے تلے جنگ کے ہتھیار۔

عبائیں دوش پر ہونا۔ (ار۔مع)

عبائیں کاندھوں پر پہنے ہونا۔ دیکھئے تصویر ۶۹

ع : رنگیں عبائیں دوش پہ، کمریں کسے ہوئے۔

عبادت کے رسوم۔ (ار۔ب)

عبادت خدا کی رسمیں، طریقے۔

ع : جاری تھے وہ، جو اُن کی عبادت کے تھے رسوم

عبرت کی جگہ۔ (ار۔ر)

نصیحت حاصل کرنے کا مقام۔

ع : [illegible] یہ دنیا بھی ہے عبرت کی جگہ

عنبر۔ (ع)

مشک، گلاب، صندل، اور زعفران ملا کر ایک خوشبو بنائی جاتی ہے۔

ع : مشک وعنبر وعود اگر ہیں تو ہیچ ہیں

ع۔ج

عجب۔ (ع۔ص)

عجیب وغریب۔ نایاب

؎ سنو کی آہ کچھ عمر رفتہ کی قدر

عجب جنس کو رائیگاں کر دیا (سلام)

عجب لڑنا۔ (ار۔مع)

خوب خوب لڑنا۔ تعجب خیز جنگ کرنا۔

ع : پیاسے تھے تین روز کے لیکن عجب لڑے۔

عجب ہونا۔ (ار۔مع)

بہت زیادہ ہونا۔ تعجب خیز ہونا۔

؎ مظلومی وغربت ہے عجب نام پہ اس کے

سب روتے ہیں اور روئیں گے انجام پہ اس کے

عجز۔ (ع۔ص)

انکساری۔ نماز میں خضوع وخشوع۔

ع : وہ عجز وہ طویل رکوع اور وہ سجود۔

ع۔د

عدالت پناہ۔ (ف۔ار۔ص)

عدالت کی بنیادیں۔ . . . . . پناہ دینے والا۔

مراد خداوند عالم۔

ع : تو داد دے مری کہ عدالت پناہ ہے۔

عدوئے جانی۔ (ف۔مر)

جان کا دشمن۔

ع : راحت کا مزہ عدوئے جانی نکلا۔

عدیل نہ ہونا۔ (ار۔ر)

برابر نہ ہونا۔ مقابلہ کا نہ ہونا۔

ع : ہاں اپنے متوالوں میں تمہارا نہیں عدیل

ع - ر

عراق۔ (ع - ا - مذ)

اُس ملک کا نام جہاں کربلا ہے۔

ع : فرماتے تھے کہ لوٹ لیا تو نے اے عراق

عرش احتشام۔ (ع - ص)

ع : گو فرش تھی یہ اب میں ہوئی عرش احتشام

عرش بارگاہ۔ (ف - ص)

ع : خیمے میں اترے یاں تو ستم عرش بارگاہ

عرش جاہ۔ (ف - مر - ص)

اضافت توصیفی - ارفع و اعلیٰ۔

ع : چمکی جو تیغ حضرت عباس عرش جاہ۔

عرش کبریا۔ (ع - ف - مر)

(اضافت تشبیہی) یعنی آسمان ۲وہ آسمان جو سات آسمانوں کے اوپر ہے۔

ع : تھرائے آسمان۔ ہلا عرش کبریا

عرش کبریا۔ (ف - مر - ص)

عرش اعلیٰ۔ سات آسمانوں میں سب سے اوپر والا آسمان۔

ع : سب عرش کبریا کے ستارے اسی میں تھے۔

عرض مقبول ہونا۔ (ار - مح)

گذارش یا عرضداشت یا دعا مستجاب ہونا۔

ع : مقبول ہوئی عرض اگنہ عفو ہوئے سب۔

عرض وطول۔ (ع - ر)

وسعت - وسیتیں - استعارہ : سب کا سب

ع : خوشبو سے جن کی خلد تھا، جنگل کا عرض وطول

عرق۔ (ع - ا - مذ)

پسینہ

ع : آنکھیں بھر آئیں ماتھے پہ قطرے عرق کے آئے

عرق ریزی کرنا۔ (ار - مح)

انتہا سے زیادہ محنت کرنا۔

ع : جو آبرو کی طلب ہے تو کر عرق ریزی
یہ کشمکش ہوئی تب پھول سے گلاب بنا (سلام)

عروجِ مہر۔ (ف - مذ) ہر کمالے را زوال۔

سورج کے عروج کو زوال کا وقت کہا جاتا ہے۔

ع : عروج مہر بھی دیکھا، تو دو پہر دیکھا
صنعت حسن تعلیل و ایہام۔

عروس سخن کو سنوارنا۔ (ار - ب)

شعر و شاعری۔ کلام۔ زبان و بیان کو اس بلندی پر پہنچا دیا۔ سخن کو عروس کہہ کر سنوارنا۔ (صنعت ایہام تناسب)

ہ کسی نے تری طرح سے اے انیسؔ
عروس سخن کو سنوارا نہیں (سلام)

عروس مصاف۔ (ف - مر) استعارہ : تلوار

جنگ کی دلھن۔ جلوہ دینے کی رعایت سے عروس استعمال کیا ہے۔

ع : جلوہ دیا جری نے عروس مصاف کو۔

عریاں ہونا۔ (ار - مح)

ننگا ہونا۔ سر پر چادر نہ ہونا۔

ع : عریاں سر ہے، دوش سے ڈھلکی چادر ساری

عریاں ہونا۔ (ار - مح)

بے پردہ ہونا۔ چادر نہ ہونا۔

ع : عریاں سر زینب و کلثوم بھی ہوگا۔

ع - ذ

عِذار کا بے نور ہونا۔ (ار - ب)

رخساروں کا۔ چہرے پر رونق نہ رہنا۔

ع : پیری آئی، عِذار بے نور ہوئے۔

عزا خانہ ۔ (ف ۔ ا ۔ مذ)

۱ ۔ ماتم کا گھر ۔۔۔ بیت الفرا ۔

۲ ۔ مجازاً ۔ امام باڑہ ۔

ع : بیٹھوں کہاں کہ گھر تو عزا خانہ ہوگیا ۔

عزادار بننا ۔ (ار ۔ مح)

غمزدہ بننا ۔ سوگوار بننا ۔

ع : بنتی ہوں ابھی سے میں عزاداری تمہاری

عُزّیٰ ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ)

بُت کا نام جس کی قبل اسلام پرستش کرتے تھے ۔

ع : عزیٰ کہاں ہے لاتِ دہبل آج ہیں کدھر

عزت طلب ہونا ۔ (قدیم محاورہ)

۱ ۔ عزت کے طلب گار ۔

۲ ۔ باعزت وحرمت لوگ ۔

ع : عزت طلب ہیں نام کے امید وار ہیں ۔

عزت ملنا ۔ (ار ۔ روزمرہ)

توقیر ملنا ۔ عزت بڑھنا ۔

ع : عزت ترے در پہ سر جھکانے سے ملی ۔

عزّوجاہ ۔ (ف ۔ ص)

عزت اور مرتبہ ۔

ع : بازو پہ جوشنین پڑھے عزّوجاہ نے

عزیزانِ خوشخصال ۔ (ف ۔ مر)

پاک طینت اعزّا اور رشتہ دار ۔

ع : خیمے سے نکلے شہ کے عزیزانِ خوشخصال

ع ۔ س

عَسَس ۔ (ع ۔ عہدہ)

رات کی گشت کا کوتوال ۔

لشکر میں پہرہ دینے والا

ع : خنجر پہ پیک، پیک پہ گرگر عسس گرے

ع ۔ ش

عشرۂ اوّل ۔ (ار ۔ ر) ماہ محرم کے پہلے دس دن ۔

۲ ۔ ہر مہینے کے پہلے دس دن ۔

ع : ماہ عزا کے عشرۂ اول میں لُٹ گیا ۔

ع ۔ ص

عَصَا ۔ (ع ۔ ار ۔ مذ)

استعارہ: ٹیکن ۔ ٹیک ۔ استعارہ ۔ بٹیا ۔

ع : یہ وہ ہے عصا، پیر جواں رہتا ہے جس سے ۔

ع ۔ ط

عطر لُٹنا ۔ (ار ۔ مح)

عطر کی خوشبو کی افراط ہونا ۔

(دلی) عطر لُٹنا ۔

(لکھنؤ) عطر لنڈھنا ۔

مصرعہ: لٹتا تھا عطر وادیٔ عنبر سرشت میں

لنڈھتا تھا عطر وادیٔ عنبر سرشت میں

عَطَش ۔ (ع ۔ ص ۔ مو)

پیاس ۔

ع : گرمی کی فصل یہ تب وتاب اور یہ عطش

عطش ۔ (ع)

پیاس ۔

لایا ہے اس عطش میں ترے پاس اب حسین

عطش سے ہلاک ہونا ۔ (ار ۔ مح)

مارے پیاس کے مرنے کے قریب ہونا ۔

پیاس کے سبب ہونٹوں پر جان ہونا ۔

ع :

ع : فاقوں سے جاں بلب ہیں عطش سے ہلاک ہیں

ع - ف

عفو ہونا - (ار - م)

معاف ہونا۔

ع : مقبول ہوئی عرض گنہ عفو ہوئے سب۔

ع - ق

عُقابؔ - (ا ہا - ا مذ)

۱- ایک طاقت ور، تنادر، شکاری اور بلند پرواز جانور۔

۲- استعارہ۔ گھوڑا۔

ع : چلائے، اے عقاب، کدھر ہے ترا سوار۔

عُقاب آنا - (ع - ا - مذ)

عقاب ایک پرندہ جو جھپٹ کر شکار کرتا ہے۔

ع : آئے حسین یوں کہ عقاب آئے جس طرح۔

عَقَبؔ - (ع - ر)

پیچھے۔

ع : سجّادے، بچھ گئے، عقبِ شاہ انس و جان۔

عقدہ کشا - (ف - ار)

حضرت علی کا لقب۔ یہاں امام حسین مراد ہیں۔

ﮯ ہاتھ باندھے ہوں میں اے عقدہ کشا اور کہی

(مرثیہ: بخدا فارس میدانِ تہوّر تھا حُر - بند ۶۹)

عقدہ کشائے دو جہاں - (ف - ص)

عالم و عالیان کے مشکل کشا۔

کنایہ حضرت علی۔

ع : کی عقدہ کشائے دوجہاں نے مری امداد

عقدہ کھلنا - (ار - مح)

حقیقت کا راز آشکار ہونا۔

ﮯ جب آنکھ ہوئی بند تو عُقدہ یہ کھلا۔
جو کچھ دیکھا سو خواب دیکھا ہم نے (سلام)

عُقدے حل ہونا - (ار - مح)

مشکلات پر قابو پالینا۔ الجھے ہوئے مسائل حل کرنا۔

ﮯ عقدے سب حل ہو گئے، مگر آہ انیس
یہ بندِ اجل کسی سے کھولا نہ گیا (رباعی)

عقل سادہ کار - (ف - ار - ص)

سادہ عقل۔ سیدھی سادھی عقل۔ سیدھی سادی بات سوچنے والا۔

ع : ان صنعتوں کو پائے کہاں عقل سادہ کار

عقل کی میزان میں تولنا - (ار - مح)

سمجھ اور ادراک سے کام لینا۔

ﮯ کچھ عقل کی میزان میں تولا نہ گیا
چپ ہو گئے، اس طرح کہ بولا نہ گیا (رباعی)

عقیل - (ع - ا -)

حضرت علی کے ایک بھائی۔

ع : ایک جا عقیل و مسلم و جعفر کے نونہال۔

عقیل ہونا - (ار - ر)

عقلمند ہونا۔

ع : فرعون کیا عقیل تھے، بخشے انھیں خدا۔

ع - ل

علاقہ نہ ہونا - (ار - مح)

ربط، رابطہ، رشتہ اور علاقہ نہ ہونا۔

ع : سب ہوں دُریکتا نہ علاقہ ہو کسی کا

علقمہ - (ع - ا - مو)

دریائے فرات کی ایک شاخ کا نام۔

ع : خود نہرِ علقمہ کے بھی سوکھے ہوئے تھے لب۔

عَلّام۔ (ع)

ع: کی عرض، کہ فرماتا ہے یہ خالق علّام

علی العموم۔ (ع کلمہ)

ہر طرف ۔ عام طور پر ۔ عموماً

ع: سبحان ربنا کی صدا تھی علی العموم

عَلَم۔ (ع ۔ اسم ۔ مذ)

جھنڈا ۔ دیکھیے تصویر ۱۲-۱۳

ع: پنجے میں خود لیے تھے علم سیّد البشر

۲عَلَم۔ (ع ۔ ا ۔ مذ)

جھنڈا ۔ نشان ۔ فوجی جھنڈا۔

ع: دیکھیں عَلَم کے سائے میں کس کس کی لاش ہو۔

عَلَم پر ہاتھ رکھنا۔ (آداب حکومت اور تہذیب)

جب کوئی بزرگ یا بڑا عہدہ دار کوئی چیز عطا کرتا ہے تو آداب حکومت کے ماتحت لینے والا شخص اس پر ہاتھ رکھ کر جھکتا ہے اور آداب بجا لاتا ہے۔ اس کے بعد وہ شے ہاتھ میں لیتا ہے۔

ع: رکھ کر علم پہ ہاتھ جھکا وہ فلک وقار۔

عَلَم کاندھے پر رکھنا۔ (محا ۔ اص)

جھنڈا لے کر کاندھے سے لگانا۔

ع: اور کاندھے پہ رکھا علم شارع محشر۔

عَلَم ہونا۔ (ار ۔ ر)

بلند ہونا ۔ ظاہر ہونا ۔ نمودار ہونا۔

ع: ہوتے ہیں عَلَم فوج مضامیں کے نشاں اب۔

ع ۔ م

عَمّار۔ (عمّار یاسر) (ع ۔ ا ۔ مذ)

صحابی رسول۔

ع: صدقِ گفتار میں عمّار سا ہمسر کوئی۔

عِمامہ۔ (ع)

پگڑی۔

ع: باندھے ہوئے عمامے سروں پر وہ خوش اطوار۔

۲عمامہ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ)

دیکھیے تصویر ۔ ۷۰

ع: سر پر رکھا عمامہ سردار حق شناس

۳۔ (ع ۔ ا ۔ مذ)

سر پر باندھنے والی ایک مخصوص قسم کی سلی ہوئی پگڑی ۔ دیکھیے تصویر ۔ ۲۵

ع: وہ عمامے، وہ قبائیں، وہ عبائیں اُن کی۔

عمامے باندھنا۔ (ار ۔ مح)

سر پر عمامے رکھنا ۔ سر پر پگڑیاں باندھنا۔

دیکھیے تصویر ۔ ۷۰ ۔ ۲۵

ع: باندھے عمامے، آئے امام زماں کے پاس

عمر دراز کی کوتاہی۔ (ار ۔ ب)

صنعت تضاد ۔ صنعت حسن تعلیل۔

ہ پیچھے کبھی قافلے میں رہتا نہ انیس
اے عمر دراز، تیری کوتاہی ہے (رباعی)

عمر کا ریاض۔ (ار ۔ ص)

تمام عمر کی محنت۔

ریاض کا صحیح تصوّر یہ ہے کہ وہ کھیتی جس پر محنت کی جائے۔

ع: اک عمر کا ریاض تھا، جس پر لٹا وہ باغ۔

عمر کا ساتھ چھٹنا۔ (ار ۔ روزمرہ)

ساری عمر کے بعد علیحدہ ہونا۔

ع: افسوس کہ اک عمر کا ساتھ آج چھٹے گا۔

عمر میں صغیر ہونا۔ (ار) کمسن ہونا۔

ع: پر کیا کروں کہ دونوں کی عمریں صغیر ہیں۔

عمل بیٹھنا۔ (ار۔ح)

دھونس اور رعب بیٹھنا۔

دور دورہ ہونا۔

ع : بیٹھا ہے عمل شیرِ الٰہی کا اسی سے

عملِ خیر۔ (ف۔ مرکب)

عمل نیک۔

ع : وہ بھی عمل خیر ہے یہ بھی ہے عبادت

عملِ زِشت۔ (ف۔ مرکب ص)

گناہ کے کام۔

ع : فرد میں عمل زشت کی اب چاک ہیں ساری

عمل ہونا۔ (ار۔ح)

حکومت ہونا

ع : مالک ہو تم، تمہارا ہی دریا پہ ہے عمل۔

۲۔ (ار۔ح)

قبضہ ہونا۔

ع : دریا پہ تو عمل نہیں زہرا کے لال کا

عمّو۔ (ع۔ ا۔ مذ)

چچا۔

ع : روئے نادان سکینہ، اسے عمّو کہہ کر

عمّو نثار۔ (کلمۂ پیار)

چچا تم پر صدقے ہو۔ میں قربان جاؤں۔

ع : عمّو نثار، پیاس سے کیا حال ہے بتاؤ۔

ع ۔ ن

عناں۔ (ع۔ ا۔ مو) لگام (دیکھئے تصویر ۶)

ع : تازی کی عناں چھوڑ کے اک ہاتھ جو مارا

۲۔ (ع۔ ا۔ مو)

باگ۔

ع : گردن سے سر کٹ گئے تھے، جدا تھے عناں سے ہاتھ۔

عناں روک لینا۔ (ار۔ح)

گھوڑے کو آگے بڑھنے سے روک لینا، سدِّ راہ ہونا۔

ع : آنسو بھر آئے، روک لی، رہوار کی عناں۔

عنبر سرشت۔ (ف۔ ص)

عنبر کی سی خوشبو رکھنے والا۔

ع : تھا یہ زمیں کا قول کہ عنبر سرشت ہوں۔

عنتر۔ (ع۔ ا۔ مذ)

دیکھئے تلمیح۔

ع : غل تھا اِدھر ہیں مرحب و عنتر اُدھر علی

عنصرِ خاکی۔ (ف۔ مرکب)

مراد: زمین۔

ع : تھا عنصر خاکی پہ گمانِ کرۂ نار

عنقائے ظفر۔ (ف۔ مرکب)

کنایہ: فتح و ظفر۔

ع : عنقائے ظفر فتح کا در کھول کے نکلا۔

عُنوان۔ (ار۔ ر)

طرح۔ ہرگز۔ قطعی۔

ع تقدیر کا لکھا نہ مٹے گا کسی عنوان

۲۔ (د۔ ار)

طرح۔ طریقہ۔ صورت۔

ع : پھوٹیں گے دلوں کے نہ پھپھولے کسی عنوان

ع ۔ و

عود۔ (ع۔ ا۔ مذ)

اگر۔ (خوشبو) جس کی اگربتی بنتی ہے۔

ع : مشک و عنبر و عود اگر ہیں تو ہیچ ہیں۔

عورت کا تاج۔ (ار۔ د)

شوہر۔

ع : وارث ہے جو سر پر تو ہے عورت کے لیے تاج

عون۔ (ع۔ا۔مذ)

حضرت زینب کے بڑے بیٹے کا نام۔

ع : جس پہلواں پہ عون کی تلوار پڑ گئی۔

عون و محمدؑ۔ (ع۔ا۔مذ)

حضرت زینب کے دونوں بیٹے۔

۱۔ حضرت عون۔ (بڑے بیٹے)

۲۔ محمدؑ (چھوٹے بیٹے)

ع : نامِ خدا ہیں، عون و محمدؑ بھی کیا شکیل۔

۲۔ نہ عون و محمد ہیں، نہ قاسم ہیں، نہ عباس۔

ع۔ ہ

عُہدہ۔ (ع)

درجہ۔ مرتبہ۔

ع : عہدہ علم کا ان کو مبارک کرے خدا۔

عہدہ پانا۔ (ح)

منصب ملنا۔ مرتبہ پانا۔ ترقی ملنا۔

نئی جگہ پانا۔

ع : عہدہ جوان بیٹے نے پایا ہے باپ کا۔

عہدے لیے ہونا۔ (شاہی آداب)

اپنے متعلق فرائض کے ماتحت کام پر معین کرنا۔

ع : خادم تھے ساتھ ہاتھوں میں عہدے لیے ہوئے۔

ع۔ ی

عیاں ہونا۔ (ار۔ر) محسوس ہونا۔

اظہار ہونا۔

ہر شے سے عیاں تھا غمِ سبطِ شہِ لولاک

۲۔ (ار۔ بول چال)

ظاہر ہونا۔ نکلنا۔

ع : ناگاہ چرخ پر خطِ ابیض ہوا عیاں۔

۳۔ جب چرخ پہ ہوئے گا عیاں، ماہِ محرم۔

عیاں ہونا۔ (ار۔ح)

پیدا ہونا۔

ع : نو، نورِ خدا ہوں گے عیاں نور سے جس سے

عیب جو۔ (ف۔ص)

نکتہ چیں۔

ع : کہہ دے کوئی عیب جو سے سرگوشی میں

عید ہونا۔ (ار۔ح)

بہت خوشی ہونا۔

عید کی سی خوشی ہونا۔

ع : اک عید ہو گئی، خلفِ بوتراب کو۔

عیدگاہ۔ (ف۔ا۔مو)

مسجد، جہاں عید کی نماز ہوتی ہے۔

ع : آئے تھے عیدگاہ سے دولھا بنے ہوئے۔

عیدگاہ آنا۔ (ار۔ر)

دستور ہے کہ دولھا بنانے کے بعد اوّل اس کو عیدگاہ میں سلام کرانے لے جاتے ہیں۔

ع : آئے تھے عیدگاہ میں دولھا بنے ہوئے۔

عَیْن۔ (ع۔س)

درمیان۔ بیچ۔

ع : علی کو حق نے اتارا تو عین کعبہ میں۔

عین بینائی ہونا۔ (ار۔ح)

چشمِ حقیقت کا وجود ہونا۔ عموماً انسان جب کسی گہری بات پر غور کرتا ہے تو آنکھیں بند کر لیتا ہے۔

ے خاموشی میں یاں لذت گویائی ہے

آنکھیں جو ہیں بند، عین بینائی ہے (رباعی)

عین الکمال۔ (ع۔)

نظرِ بد۔

ع : عین الکمال سے تجھے بچے خدا بچائے۔

ردیف

غ - الف

غاب ۔ (ع - ا - مذ)

جنگل ۔ بن

ع : آہو پہ شیرِ شرزۂ غاب آئے جس طرح

غازی ۔ (ع - ص)

بہادر

ع : غازی ہیں سرفروش ہیں اور حق شناس ہیں

۲ ۔ سورما ۔ دلیر ۔

ع : غازی نے سر جھکا کے کہا ، میں غلام ہوں

غازیو ۔ (ع - ص) (کلمۂ ندا)

بہادرو ۔ دلیرو ۔ شجاعو

ع : ہاں غازیو ، یہ دن ہے جدال و قتال کا

غ - ب

غِبطہ ۔ (ع ۔

۱ ۔ برابری کا دعویٰ ، خواہش ۔

۲ ۔ رشک ۔ ۳ ۔ حسد

ع : غبطہ نہ اس میں چاہیئے جو امرِ خیر ہو ۔

غ - ر

غُرفہ ۔ (ع - ا - مذ) کھڑکی ۔ روشن دان

ع : غرفوں سے حوریں دیکھ کے کرتی تھیں یہ کلام

غریب ۔ (غ - ار)

نایاب ۔ لاجواب ۔ عجیب و غریب

ع : دریا میں شور ہے کہ ملا گوہرِ غریب

غ - ص

غصّہ اُٹھانا ۔ (ار - مح)

ناراضگی برداشت کرنا ۔ سہنا ۔

ع : غصّہ بھی اُٹھائے وہی ، جو ناز اُٹھائے

غصّہ تھام لینا ۔ (ع - ہ)

غصّہ روک لینا ۔ ضبط کر لینا ۔

ع : غصّے کو آپ تھام لیں ، اے خواہرِ امام

غ - ض

غضب ۔ (ار - ر)

انتہا سے زیادہ

ع : روتے تھے غضب آنکھوں پہ رکھے ہوئے رومال

۲ ۔ (ع) انتہا بہت زیادہ ۔ ارے معاذ اللہ

ع : آفت کی پھرتیاں تھیں ، غضب کی صفائیاں

۳ ۔ (ع) ۔ بے حد ۔ تعجب خیز

حیرتناک ۔

ع : غیظ میں آن کے گھوڑا بھی غضب کف لایا ۔

غضب اللہ علیہم۔ (ع)
(آیۂ کریمہ) خداوند عالم کا ان پر غضب نازل ہو۔ دیکھیے، تلمیح۔
ع: غضب اللہ علیہم کے عیاں تھے آثار

غضب سے آنا۔ (ار۔مح)
غیظ و غضب میں بھر کر آنا۔ بہت غصّے میں حملہ کرنا۔
ع: آیا غضب سے ابن فضیل ستم شعار

غضب کا رن پڑنا۔ (ار۔مح)
گھمسان کی جنگ ہونا۔
ع: تلوار اگر چلی، تو پڑیگا غضب کا رن

غضب طاری ہونا۔ (ار۔مح)
انتہائی غصّے میں بھر جانا۔
چہرے پر غصّہ کی وجہ سے سُرخی آجانا۔
ع: طاری ہوا غضب، خلف بوتراب پر

غضب لڑنا۔ (ار۔مح)
غضب کی لڑائی لڑنا۔ سخت جنگ کرنا۔
ع: دو دن کی پیاس میں علی اکبر غضب لڑے

غ - ل

غل اُٹھنا۔ (ار۔مح)
۱۔ غل ہونا۔ شور ہونا۔
۲۔ چرچا ہونا۔ شہرت ہونا۔ ۳۔ آوازیں اُٹھنا۔
ع: سب ایں وحید عصر، یہ غل چار سو اُٹھے

غل برپا ہونا۔ (ار۔مح)
غوغا ہونا۔ شور ہونا۔
ع: برپا ہوا جلاجل و قرنا کا رن میں غل

غل پڑنا۔ (ار۔مح)
ہنگامہ برپا ہونا۔
ع: غل پڑ گیا، جہاد پہ ضرغام دیں چڑھا

غل تھا۔ (ار۔ر)
۱۔ چاروں طرف چرچے ہو رہے تھے۔
۲۔ ایک شور تھا۔
ع: غل تھا، ادھر ہیں مرحب و عنتر اُدھر علی
۲۔ مشہور و معروف ہونا۔ سبحان اللہ۔ واہ واہ کا شور ہونا۔
ع: تحسین کا سما وات سے غل تا بہ سمک تھا

غلاف چھوڑنا۔ (ار۔مح) تصویر ۷۵
نیام سے نکلنا۔
ع: مشکلکشا کی تیغ نے چھوڑا غلاف کو

غلام کی۔ (متکلم)
(استعارہ) علی اکبر نے اپنے لیے، باپ کے مقابلے پر غلام کہا ہے
ع: دنیا میں آبرو نہ رہے گی غلام کی۔

غلغلہ۔ (مذ۔و)
آواز۔ شور۔ ہنگامہ، شور و غل
ع: تا چرخ گیا غلغلۂ کوس شغب ناک

غلمان۔ (ع۔ا۔مذ)
غلام کی جمع اُردو میں واحد مستعمل ہے۔ بہشت کے حسین و جمیل، لڑکے، نوجوان اور رہنے والے۔
ع: غلماں کے دل میں جن کی غلامی کی آرزو۔

غ - م

غم انجام صبح۔ (ف۔ص)
وہ صبح جس کی شام غم و اندوہ سے بھری ہوئی۔
ع: عالم میں تو آغاز ہوئی صبح غم انجام

غم خوار ہونا۔ (ار۔مح)
غم اور تکلیف کا احساس کرنا۔
ع: غم خوار تم مرے ہو، نہ عاشق امام کے

غم کرنا ۔
یاد میں رونا ۔
ع : ہم وہ ہیں غم کریں گے ملک جن کے واسطے ۔

غم کی چھری جگر پہ چلنا ۔ (ار ۔ مح)
کلیجہ غم سے چھلنی ہونا ۔
ع : غم کی چھری چلی، جگر چاک چاک ہے ۔

غم کی گھٹا چھانا ۔ (ار ۔ مح)
غم چھا جانا ۔ رنجیدہ ہو جانا ۔
ع : رنج والم و غم کی گھٹا دل پہ چھائی ہے ۔

غم نہانی ۔ (ف ۔ مر)
روحانی صدمات
غم و رنج ۔ تکالیف روحانی
ع : دل سے نہ کبھی غم نہانی نکلا ۔ (رباعی)

غ ۔ ن

غنچہ ۔ (ف) استعارہ : کلی ۔ گل سر سبد ۔
ع : اٹھارہ آفتابوں کا غنچہ زمیں پہ تھا ۔

غنچوں کے دل دھڑکنا ۔ (ار ۔ مح)
غنچے کمھلائے جا رہے تھے ۔
ع : غنچوں کے دھڑکنے لگے دل شق ہوئی چھاتی

غنچے کھلنا ۔ (مح)
غنچوں کا پھول بن جانا ۔ خوش ہونا ۔ کھلکھلانا ۔
ع : غنچے فردوس کے شادی سے کھلے جاتے تھے ۔

غنیمت سمجھنا ۔ (ار ۔ ر)
اتفاق سے فائدہ اٹھا لینا ۔
ع : لپسپا ہوئی سمجھ کے غنیمت سیاہ شام

غ ۔ و

غواص طبیعت ۔ (ف ۔ مر ۔ ص)
ع : غواص طبیعت کو عطا کردہ لآلی ۔
یہ مصرع باضافت اور بغیر اضافت دونوں صورتوں میں پڑھا جا سکتا ہے ۔
فطری اور پیدائشی ، غوطہ زن ۔
۲ ۔ (ف ۔ ص ۔ بغیر اضافت) بحر تفکر کا غوطہ زن ۔

غول ۔ (ف)
مجمع ، استعارہ ۔ صفین ۔
ع : آئی چمک کے غول پہ جب، سر گرا گئی
۲ ۔ گروہ ۔ جھنڈ ۔ ہجوم ۔ جمگھٹا
ع : پریوں کے غول، تخت سلیماں کے ساتھ تھے ۔
۳ ۔ فوج کا مرکزی حصہ ۔ بھیڑ ۔ ٹولی
ع : اس صف سے گئے، بیچ میں اس غول سے نکلے

غول پہ آنا ۔ (ار ۔ مح)
گروہ پر حملہ کرنا ۔
ع : آئی جس غول پہ لاشوں سے زمیں پاٹ گئی ۔

غ ۔ ی

غیر ۔ (ار ۔ ر)
علاوہ ۔ سوائے
ع : کچھ غیر کفن ساتھ نہیں لیکے گئے ہیں
۲ ۔ (عو ۔ ر) الگ الگ ۔ اور اور
ع : واری وہ کون غیر ہے، تم کون غیر ہو ۔

غیرت آنا ۔ (ار ۔ مح) حیا آنا ۔ شرم آنا ۔
ع : جب پائی علمداری تو غیرت تمہیں آئی ۔

غیرت خورشید ۔ (ف ۔ مر ۔ ص)
سورج کو شرما دینے والا ۔ حسین و خوبصورت ۔
ع : رخ غیرت خورشید، جبیں مطلع انوار (تغزل)

غیرت یہ تھی ۔ (ار ۔ ر) شرم و حیا ایسی تھی ۔
ع : غیرت یہ تھی کہ پینے کو ہم سے نہ مانگا آب

ردیف

ف ۔ الف

فاتحہ پڑھنا ۔ (ا ۔ ر) ا ۔ حمد الٰہی کے بعد کام کی ابتدا کرنا
۲ ۔ مرنے کے بعد کسی مُردے کی روح کو ثواب بخشنے کیلئے پڑھا جاتا ہو ۔
ع : فاتحہ پڑھ کے جوانمرد نے کھینچی شمشیر

فاخرہ لباس ۔ (ف ۔ ص)
وہ پوشاک جس پر فخر کیا جائے ۔ اعلیٰ لباس
ع : اک اک نے زیب جسم کیا فاخرہ لباس

فارس ۔ (ف ۔ اسم فاعل)
گھوڑ اسوار
ع : یکتا فارس میدانِ تہوّر تھا حُر

فاسق ۔ (ع ۔ ا ۔ ص)
بدکردار ۔
ع : فاسق ہے پاس کچھ تجھے اسلام کا نہیں

فاقوں میں بسر کرنا ۔ (ا ۔ ع)
بغیر کھائے زندگی گزارنا ۔
ع : تیسرا دن ہے کہ فاقوں میں بسر ہوتی ہے ۔

فاقہ کش (ف ۔ ص)
ا ۔ فاقہ میں ۔ فاقے کی حالت میں ۔
۲ ۔ عالمِ غربت میں ۔
ع : بچوں کو لیکے جائیں کہاں اب یہ فاقہ کش

ف ۔ ت

فتراک ۔ (ف ۔ ا ۔ مذ) دیکھیے تصویر ۲ے
ع : گہ فرق پہ چمکی ، کبھی فتراک پہ آئی
۲ ۔ فتراک کھلے کہ پر فرس لاجواب کے
۳ ۔ (زین کے تسمے ۔
ع : فتراک تھے کہ کھولے ہوئے تھا عقاب پر
۴ ۔ فتراک نے اوج پر پرواز دکھایا

ف ۔ خ

فخرِ روزگار ۔ (ف ۔ ا ۔ ص)
دنیا کے لیے قابلِ فخر
ع : پھر تم کو کیا ، بزرگ تھے گر ، فخرِ روزگار
۲ ۔ قابلِ تعریف ہستی ۔
ع : جرّار ، یادگارِ پدر ، فخرِ روزگار
و

ف ۔ د

فدیۂ رب ۔ (ف ۔ مرکب)
خداوندِ عالم کا فدیہ ۔ خدا پر قربان ہونیوالا ۔
ع : میں بھی ہوں فدا اس پہ کہ یہ فدیۂ رب ہے ۔

ف ۔ ر

فرار ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) بھاگنا ۔ بھاگنے کا
ع : چارہ فرار کا تھا نہ یارا ثبات کا

فراشں ۔ (ق ۔ ا ۔ مذ ۔ جمع)

خیام لگانے والے

ع : فراشں چاہتے تھے کہ بر پا کریں خیام

فراغ ملنا ۔ (ار ۔ ر)

مہلت ملنا ۔ آزادی ملنا ۔

ع : شکرِ خدا کہ رنجِ سفر سے ہوا فراغ

فراغ ہونا ۔ (ار ۔ ب)

۱ ۔ نجات ملنا ۔ فراغت پانا ۔

۲ ۔ آرام ملنا ۔ سکون ملنا ۔

ع : اُمّت کے کام سے کہیں جلدی فراغ ہو

فراموش کرنا ۔ (ار ۔ ح)

بھلا دینا ۔ بھول جانا

ع : ہر اَست فراموش کرے گردشِ ایام (تغزل)

فرد ۔ (ف) آدمی ۔ نفر ۔ انسان ۔ یہاں فرد سے مصرعہ اور شعر مراد ہیں اور دفتر دیوان اور کلام سے مراد لیا ہے

ع : اک فرد پرانی نہیں دفتر میں ہمارے

فرد چاک ہونا ۔ (مو ۔ ح)

حساب کتاب کی فہرست چاک ہونا ۔

ع : فردیں عملِ زشت کی اب چاک ہیں ساری

فردوس ۔ (ف ۔ ا) جنت ۔ بہشت

جنّت میں سے ایک جنّت کا نام

ع : فردوس سے لینے کو اسے آئینگے حیدر

فرزندِ فاطمہ ۔ (ع ۔ ف ۔ مر)

امام حسین ۔

ع : فرزندِ فاطمہ کی بلاؤں کو رد کرو ۔

۲ ۔ فرزندِ فاطمہ کی یہ توقیر ہائے ہائے ۔

فرزندِ یداللہ ۔ (ف ۔ اد)

حضرت علی کے بیٹے ۔ (امام حسین)

ع : تونے فرزندِ یداللہ سے سازش کی ہے

فرس ۔ (ف ۔ ا ۔ مذ) گھوڑا ۔

ع : حشر برپا تھا، سواروں پہ فرس ٹوٹتے تھے

فرس چمکنا ۔ (ار ۔ اص)

گھوڑوں کا بھڑکنا ۔

ع : برقِ شمشیر سے ڈر ڈر کے فرس بھی چمکے

فرس کو گرمانا ۔ (مح)

گھوڑے کی باگ جلدی جلدی کھینچنا ۔

ع : چھیڑ کر باگ فرس کو جو ذرا گرمایا ۔

فرشِ خاک (قدیم عوامی تلفّظ) اضافت تشبیہی

سطحِ زمین

ع : اترے فرشِ خاک پہ ہنستے ہوئے سرور

فرش کرنا ۔ (ار ۔ مح)

بچھانا ۔ پھیلانا ۔

ع : قدسی پروں کو فرش کیے تھے زمین پر

فرصت دینا ۔ (ار ۔ ب)

مہلت دینا ۔ وقت دینا ۔ چھوٹ دینا ۔

ع : فرصت نہ کبھی چشم کو اک پل بھر دوں (رباعی)

۲ ۔ (ار ۔ مح) مہلت دینا ۔

ع : فرصت نہ ایک دم کی وہاں دو حسین کو

فرصت ملنا ۔ (ار ۔ ر)

آسودگی ملنا (ہونا)

ع : فرصت نہ کبھی آہ زمانہ سے ملی ۔

فرضِ عین ۔ (اص ۔ فقہ) جو انسان پر سب سے پہلے فرض ہے ۲ ضروری کام ۔ پہلا کام

ع : پہلے کرو وہ کام کہ جو فرضِ عین ہو

فرط ۔ (ع ۔ ص ۔)

غلبہ ۔ زیادتی ۔ افراط ۔ بہتات ۔

ع : فرطِ طرب سے چاند سا چہرہ تھا جلوہ گر ۔

فرطِ طرب ۔ (ف ۔ مرکب) انتہائی مسرت

ع : فرطِ طرب سے چاند سا چہرہ تھا جلوہ گر

فرطِ غم ۔ (ف ۔ مر)
رنج کی زیادتی ۔ شدتِ رنج ۔
ع: سینے میں فرطِ غم سے لہو ہو گیا جگر

فرق ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) چہرہ ۔ منہہ
ع: دامانِ عبا فرق پہ ہمشیر کے ڈالا

فرما کے جانا ۔ (ر)
۱ ۔ وصیت کر کے جانا ۔
۲ ۔ ہدایت کر کے جانا ۔
ع: کچھ حق میں اس کنیز کے فرما کے جایئے

فرمایئے ۔ (ار ۔ ر) بتایئے
ع: فرمایئے، جناب سے کس نے کہا یہ حال

فروتنی ۔ (ف ۔ ص) عاجزی ۔
ع: ہر دم فروتنی کا لبوں پہ کلام تھا ۔

فروغِ حسن ۔ (ف ۔ ص)
حسن کی رونق ۔ حسن کی روشنی
ع: کوسوں فروغِ حسن سے رونق ہوئی زمیں

فردکش ہونا ۔ (ع ۔ م)
حاضر ہونا ۔ خدمت بجا لانا ۔

فریضۂ سحری ۔ (ع ۔ اصطلاح دینیات
صبح کا فرض ۔ صبح کی نماز ۔ نمازِ فجر
ع: اٹھو، فریضۂ سحری کو ادا کرو ۔

ف ۔ س

فساد سے بچ جانے ۔ (ار ۔ ح)
شر سے نجات مل جائے ۔ جنگ نہ ہو ۔
ع: بچ جائے اس فساد سے خیر النسا کا لال ۔

ف ۔ ش

فشارِ قبر ۔ (ع ۔ ف ۔ مر)
روایت ہو کہ گنہ گار انسان کے جسم کو قبر تنگ ہو کر دبا دیتی ہے ۔ اس کو فشارِ قبر سے تعبیر کرتے ہیں ۔
ع: فشارِ قبر کا ڈر ہو تو ان کو ہو، جو لوگ
کفن میں صرۂ خاکِ شفا نہیں رکھتے (اسلام)

ف ۔ ص

فصد کھلوانا ۔ (ار ۔ ع)
۱ ۔ خراب خون نکلوانے کے لیے فصد کھلوائی جاتی ہے ۔ ۲ ۔ عمداً خون نکالنا
ع: کھلوائے فصد بھی تو کبھی رگ لہو نہ دے ۔

فصل آنا ۔ (مح) وقت آنا ۔ گھڑی آنا ۔
ع: یک بیک فصلِ فراق سرور گردوں آئی

فصل ۔ (ع ۔ ا ۔ مو) موسم ۔ زمانہ
ع: گرمی کی فصل ہے تپ و تاب اور عطش
۲ ۔ حصہ ۔ وقت ۔ کلام یا مرثیے کا باب ۔
ع: وہ فصل خوشی ختم ہوئی، غم کا بیاں ہو ۔
۳ ۔ انداز
ع: یہ فصل نئے رنگ سے کاغذ پہ رقم ہو

ف ۔ ض

فضا ۔ (ار ۔ مح) (صنعت ایہام)
ہوا پسند آ جانا ۔ ماحول پسند آ جانا
ع: جنت کے بوستاں کی فضا تجھ کو بھا گئی

فضّہ ۔ (ع ۔ ا ۔ مو)
جناب سیدہ کی کنیز، جو واقعۂ کربلا میں موجود تھی ۔
ع: فضّہ پکاری اے حرمِ شاہِ قلعہ گیر

فضیحتا ۔ (کلمۂ عربی فجائیہ) رسوائی ۔ بدنامی ۔ کشمکش
ع: اے وا فضیحتا، یہ ہزیمت ظفر کے بعد

ف ۔ ق

فقر ۔ فقیری (دیکھئے تلمیح)

ے کریم! فقر عطا کر وہ مجھ کو دنیا میں
کہ جس کو فخر رسالت مآب سمجھے ہیں (سلام)

فِقرہ ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ)

ریڑھ کی ہڈی میں جو گرہیں سی ہوتی ہیں ۔ ریڑھ کی گرہیں ۔

ع: یاں سے آئی پشت کے فقرۂ دل پہ ذوالفقار

فقیر دوست ۔ (ف ۔ ص)

غریبوں اور ناداروں کے پاس بیٹھنے والا دوست ۔

ے فقیر دوست جو ہو، ہم کو سرفراز کرے
کچھ اور فرش، بجز بوریا نہیں رکھتے (سلام)

ف ۔ ک

فکر ۔ (ع ۔ ا ۔ ر)

غور ۔ تلاش ۔ تحقیق ۔

ے گھٹا فکر میں جسم مثلِ قلم
سراپا کو صرفِ زباں کر دیا (رُباعی)

فکر سے عاجز ہونا ۔ (ار ۔ ب)

سوچنے سمجھنے سے بے بس ہونا ۔
نظم کرنے سے لاچار ہونا ۔

ع: عاجز ہے فکر سے شعرائے ہنر شعار

فکر کا مقام ۔ (ار ۔ ب)

فکر کا وقت ۔ سوچنے کا لمحہ ۔ سوچ بچار کا وقت

ع: فرمایا آپ نے کہ نہیں فکر کا مقام ۔

ف ۔ گ

فگار ہو جانا ۔ (ف ۔ ار ۔ ب) زخمی ہو جانا ۔

ع: تیغوں سے ہاتھ کٹ گئے، سر ہو گیا فگار

ف ۔ ل

فلک اساس ۔ (ع ۔ ص)

فلک پہ رہنے والا ۔ آسمان تک پہنچنے والا

مراد: آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

ع: نالاں ہے تجھ سے، روحِ رسولِ فلک اساس

فلک پر دماغ ہونا ۔ (ار ۔ مح)

آسمان پر دماغ ہونا ۔ غرور ہونا ۔ اکڑنا ۔

ع: ذرّوں کا اس زمیں کے فلک پر دماغ تھا

فلکِ پیر کے تلے ۔ (ف ۔ ظ ۔ ب)

استعارہ: دنیا

ع: تھی طرفہ کشمکش فلکِ پیر کے تلے

فلک جناب ۔ (ف ۔ مر)

آسمان کی سی بلند عزّت رکھنے والے ۔ آسمان کے باشندے ۔

ع: پانی نہ تھا وضو جو کریں وہ فلک جناب

فلک لرزنا ۔ (ار ۔ مح)

جنگ کی زیادتی کے سبب ہلچل مچنا

ع: ہلتی رہی زمین، لرزتے رہے فلک

فلک مرتبت ۔ (ع ۔ ف ۔ ص)

استعارہ: اعلیٰ مرتبوں والے ۔

ع: ساونت بُردبار، فلک مرتبت، دلیر

ف ۔ و

فوج بڑھنا ۔ مح ۔ حملہ کرنا ۔ حملہ کے لیے آگے بڑھنا ۔

ع: ممکن نہیں ہے یہ کہ بڑھے فوج بد گہر

فوج پہ آنا ۔ (ار ۔ مح) لشکر پر حملہ کرنا ۔

ع: یہ کہہ کے آئے فوج پہ تولے ہوئے حُسام

فوجِ کواکب کا سفر کرنا۔ (ار ۔ مح)
ستاروں کا چھپنا۔
ع: گردوں سے سفر فوجِ کواکب لگی کرنے

فوج کی سپاہ۔ (فوج کا دستہ)
ـــ ترجمہ تمام ہوگئی وہ فوج کی سپاہ
پہنچا کچھار میں پسر ضیغم الٰہ

فوج میں ڈوب جانا۔ (ف ۔ ہ ۔ مح)
۱۔ لشکر کی صفوں کے بیچ میں چلا جانا۔
۲۔ جنگ شروع کردینا۔
ع: کہہ کے یہ فوج میں وہ تشنہ جگر ڈوب گیا

فوق ہونا۔ (ع ۔ ار ۔ ر)
برتری ہونا۔ افضل ہونا۔
ع: اے ارضِ مدینہ تجھے فوق اب ہے فلک پر

فولاد کا قلم۔ استعارہ: (صنعت ایہام)
زوردار قلم۔ وہ قلم جس میں زور بیان و کلام ہو۔
ع: فولاد کا قلم دمِ تحریر چاہیے۔

فولاد موم ہو جانا۔ (ار ۔ مح) استعارہ: صنعت ایہام
سنگدل آدمی کا متاثر ہو جانا۔
ع: فولاد موم ہوگیا اللہ رے اثر

فولاد موم ہونا۔ (ار ۔ مح)
سخت سے سخت کام آسان ہو جانا
ع: فولاد ہو موم، زہے زورِ ولایت

ف ۔ ی

فیّاض۔ (ف ۔ مرکبات)
یہ تمام صفات ہیں۔
ع: فیاض حق شناس، اولوالعزم ذی شعور

فیض۔ (ع ۔ ص)
بخشش۔
علم دینا اور علمداری کا عہدہ دینا آپ کی بخشش ہے۔
ع: ۱۔ یہ سن کے آئی زوجۂ عباسِ نامور
ع: ۲۔ فیض آپ کا ہے اور تصدق امام کا

فیض رسانی۔ (ف ۔ مرکب) فیض پہنچنے کی ذمہ داری۔
ع: گویا ہوں، فقط ہے یہ تری فیض رسانی

ردیف

ق ۔ الف

قابل ہونا۔ (ار۔ ر)

مناسب ہونا۔

لائق ہونا

سزاوار ہونا

ع: قابل اسی کے دوش مبارک کے ہو نشاں

قاش زین۔ (ف ۔ت ۔ م)

دیکھیے تصویر ۳ے ۔ ۶۳

ع: مانندِ شیر جھومتا تھا قاشِ زین پر

قاطر۔ (ع ۔ ا ۔ مذ)

خچر۔

ع: فرس و اشتر و قاطر رہے تشنہ دہاں

قاف۔ (ف)

کا کیشیا پہاڑ۔

ع: قاف میں غل ہے سلیماں کی سواری آئی

قاف سے تا قاف۔ (ار ۔ ب)

دنیا بھر میں ۔ ہر جگہ

زمین سے آسمان تک

ع: بچھا ہے قاف سے تا قاف جس کا خوانِ کرم

قافیہ تنگ ہونا۔ (ار ۔ مح)

ہار ماننا۔ عاجز آنا

تنگ ہونا ۔ گھبرانا

ع: واں قافیہ تھا تنگ شجاعانِ عرب کا

قانع۔ (ع ۔ اسم فاعل)

قناعت کرنے والے ۔

ع: قانع تھے، مجاہد تھے، شجاعِ ازلی تھے

ق ۔ ب

قبا۔ (ع ۔ ا ۔ مو)

ایک مخصوص قسم کا کاندھے سے گھٹنوں تک کا لباس، دیکھیے تصویر ۔ ۴ے

ع: وہ عمامے، وہ قبائیں، وہ عبائیں اُن کی

۲ ۔ خاک اڑ کے جمی جاتی تھی زلفوں پہ قبا پر

قبر میں گاڑنا۔ (عم ۔ ب)

دفن کرنا ۔

ع: وادی، گئے نہ قبر میں اماں کو گاڑ کے

قبضہ (ع ۔ ا)

دیکھیے تصویر ۴ ۵

ع: قبضے کو چوم کر شہِ دیں روئے زار زار

۲ ۔ کہتا تھا کماں قبضے سے لیکر کوئی بے پیر

۳ ۔ تنتا ہے کوئی تیغ کے قبضے کو چوم کے

۴ ۔ تلوار کا دستہ۔

ع: قبضہ وہ، تکیہ گاہ ظفر جس کا نام ہے

۵۔ نیام۔ دیکھیے تصویر ۶۵
ع: قبضے کے پاس تیغ نہ دستہ تبر کے پاس
قبضہ پر ہاتھ رکھنا۔ (ا۔ مح)
جنگ پر تیار ہو جانا۔ تیاری جنگ کی علامت۔
ع: قبضے پہ ہاتھ رکھ کے یہ بولا علی کا لال
قبضہ چومنا۔ (ف۔ مح)
دستور ہے کہ جنگ کے لیے سپاہی جب تلوار نکالتا ہے تو اس کے قبضہ کو بوسہ دیتا ہے۔
ع: قبضے کو چوم کر شہ دیں روئے زار زار
قبلۂ انام۔ (ع۔ ف۔ مر)
مراد: امام حسین۔
ع: روتے ہوئے حرم میں گئے قبلۂ انام
قبلۂ عالم۔
دنیا میں بزرگ اور برگزیدہ
دنیا والوں کے لیے قابلِ اطاعت
(استعارہ: امام حسین)
ع: بے مثل سب ہیں قبلۂ عالم کے رشتہ دار

ق۔ت

قتل گاہ۔ (ع۔ ف۔ مر)
امام حسین کے قتل ہونے کی جگہ
ع: پہنچی جو قتل گاہ میں اس رُوک ٹوک پر

ق۔د

قدر انداز۔ (ف۔ ا۔ مذ)
تیر مارنے والا۔
شست گیر۔
ع: وہ شام و روم کے قدر انداز بے نظیر۔
۲۔ یہ کماں کٹ کے گری وہ قدر انداز گرا۔
۳۔ تیر انداز۔
تیر چلانے والا۔
ع: اک سو قدر انداز کمانوں کو سنبھالے
قدر اندازی۔ (ح۔ اس)
تیر افگنی۔
ع: آفاق میں تھا جن کی قدر اندازی کا شہرہ
قدر کرنا۔ (ا۔ ہ)
عزّت کرنا
ہ مری قدر کر اے زمینِ سخن
تجھے بات میں آسماں کر دیا (رباعی)
قدسی۔ (ف۔ ا۔ مذ)
۱۔ عالمِ قدس کے رہنے والے۔ پاک۔ نیک۔
ملائکہ و مقرّبین۔
۲۔ اولیاء اللہ
۳۔ نیک بندے۔
ع: قدسی سب اٹھ کھڑے ہوئے تعظیم کے لیے
قد قامت الصّلوٰۃ۔ (کلمۂ اقامت)
اقامتِ نماز کا ایک فقرہ
دوسرے مصرع میں اسی کا ترجمہ ہے۔ اس فقرہ کے بعد امام نماز پڑھنے کے لیے کھڑا ہو جاتا ہے۔
اس کی طرف اشارہ ہے۔
ہ صف میں ہوا جو نعرۂ قد قامت الصّلوٰۃ۔
قائم ہوئی نماز، اٹھے شاہ کائنات
قدم اٹھ جانا۔ (ا۔ مح) اضمار قبل الذکر۔
قدم اکھڑ جانا
پسپا ہو جانا۔
ع ایک حملہ میں قدم فوج کے اٹھ جاتے تھے۔
قدم اٹھنا۔ (ا۔ مح)
قدم اکھڑنا۔ ڈرنا

ع: جو کہ افسر تھے، قدم ان کے اُٹھے جاتے تھے۔

قدم با قدم چلنا۔ (آداب شاہی)

آہستہ آہستہ چلنا

فوجی ضوابط کے تحت چلنا۔

ع: فتح و ظفر ادب سے قدم با قدم چلی۔

قدم با قدم چلو۔ (آداب شاہی)

(ح۔ ع)

بادشاہ کی سواری کے آگے منادی ندا دیتا ہوا جاتا ہے:۔

"تہذیب سے چلو۔ برابر قدم رکھتے ہوئے"۔

ع: ہاں خادمو! ادب سے قدم با قدم چلو

قدم بڑھا کر پیچھے ہٹانا۔ (ار۔ ع)

وعدہ خلافی

کسی کام کا عزم کرنے کے بعد نہ کرنے کے موقع پر مستعمل ہے۔

ع: جب بڑھاتے ہیں تو پھر پیچھے قدم رکھتے نہیں

(سلام)

قدم بڑھا کے ہٹانا۔ (ار۔ ع)

آگے بڑھ کر پیچھے ہٹنا۔

ع: آل نبی بڑھا کے ہٹاتے نہیں قدم

قدم پر منہ ملنا۔ (ار۔ ع)

پیروں پر سر رکھنا۔

ع: ہمشیر کے قدم پہ ملا منہ بافتخار

قدم پکڑنا۔ (ار۔ ع)

۱۔ پیروں کو پکڑ لینا۔ آگے بڑھنے سے روکنا۔

ع: مولا، قدم پکڑتی ہے چھریاں کی آب و گل

قدم تھرتھرانا۔ (ع۔ ہ۔ ع)

ٹانگیں لرزنا۔

آگے بڑھنے کی طاقت نہ ہونا۔

ع: ہاتھوں کو تھام لو، کہ قدم تھرتھراتے ہیں

قدم چھوٹنا۔ (ار۔ ع)

محبت کرنے والے سے جدائی ہو جانا۔

بزرگ یا سرپرست سے علیحدگی ہو جانا۔

ع: چھوٹے جو قدم، مرتبہ گھٹ جائیگا میرا

قدم نکالنا۔ (ار۔ ر)

باہر آنا۔

ع: فرمایا، قدم خیمہ سے کیوں تم نے نکالا

قدم ہونا۔ (ار۔ ع)

پیروں سے چلنا۔

ع: گھوڑوں کے قدم سینۂ صد پاش پہ ہونگے

قدموں پر دم نکلنا۔ (ار۔ ع)

قربان ہونا۔ سامنے مرنا۔

ع: نکلیں تنوں سے سبط نبی کے قدم پہ دم

قدموں پر فدا ہونا۔ (ار۔ ع)

۱۔ جان دیدینا۔

۲۔ فدا ہو جانا۔

نثار ہو جانا۔

ع: تھے شاہ کے قدموں پہ فدا ہونے کو تیار

قدم سے منہ ملنا۔ (ار۔ ع)

عزت کرنا۔ پیروں پر لوٹنا۔

ع: ہمشیر کے قدم پہ ملا منہ بافتخار

ع: اقبال کیونکر ان کے نہ قدموں سے منہ ملے۔

قدوقامت۔ (ع۔ ص)

موٹا تازہ۔

لمبا چوڑا۔

ع: ساتھ اس کے اور اسی قدوقامت کا ایک ئل

ق ـــ ر

قرائت۔ (ع۔ مص)

۱۔ پڑھنا۔
۲۔ قرآن کا صحیح اور خوبصورت لہجہ میں پڑھنا۔
ع: یہ حُسنِ صوت اور یہ قرأت یہ شدّ و مد

قرآن کُھلا ہونا۔ (تشبیہ)
نمازِ جماعت کو قرآن کے صفحات سے استعارہ کیا ہے
ع: قرآں کھلا ہوا کہ جماعت کی تھی نماز

قِران ہونا۔ (ار۔ ع)
آپس میں ملنا۔
جُڑنا۔
ع: دن کو ہوا قرانِ مہ و مہر آشکار

قَربُوس (ع۔ ا۔ مذ)
دیکھیے تصویر ۱۲۹ (حنائے زین)
ع: دکھ دیا شیر نے قربوس پہ سر ہتھوڑا کے

قرطاس و قلم۔ (ع۔ ف)
کاغذ۔ قلم، دوات
سے مرثیہ اک دن میں کیا سب کہہ کے اٹھو گے انیسؔ
ہاتھ سے کیوں آج قرطاس و قلم رکھتے نہیں
(سلام)

قَرنا۔ (ع۔ ا۔ مذ) (جلاجل، تصویر ۳۸)
دیکھیے تصویر ۱۱
ع: برپا ہوا جلاجل و قرنا کا رن میں غل۔

قریں ہونا۔ (ار۔ ب)
قریب ہونا۔
پاس ہی ہونا
نزدیک ہونا۔
ے قریں سر کے ہے آفتاب قیامت
لحد پہ عبث سائباں کھینچتے ہیں (سلام)

قرینہ۔ (ع۔ ا۔ مذ)
۱۔ ضرورت ۲۔ صورت
یہاں میر صاحب نے ضرورت اور حاجت کے
معنی میں نظم کیا ہے۔
ع: خونِ اپنا گرا دیں گے یہ وہاں گر ہو قرینہ

ق ۔ س

قسمت کا رنگ دکھانا۔ (ار۔ ع)
قسمت کا نئے کھیل کھیلنا۔
ع: کیا رنگ آگے دیکھیے قسمت دکھاتی ہے

قسمت لیکے جائے۔ (ار۔ ب)
وہ دن خدا دکھائے کہ جائیں۔ مقدر لیجائے
ع: قسمت وطن میں خیر سے پھر سب کو لیکے جائے

ق ۔ ش

قشون۔ (ت۔ ا۔ مذ)
سپاہی۔ لشکر۔ رسالہ
ع: مقتل سے کوفے تک تھے قشون زبون صفات

ق ۔ ص

قصابہ۔ (ع۔ ا۔ مذ) دیکھیے تصویر ۷۵
عورتوں کا سر سے باندھنے والا رومال
ع: سر پہ نہ ردا تھی، نہ قصابہ تھا، نہ رومال

قضیہ پاک کرنا۔ (ار۔ ع)
قضیہ چکانا۔ جھگڑا طے کرنا۔ ختم کرنا۔
قتل کر ڈالنا۔ فتنہ دبا دینا۔ برباد کرنا۔
ع: کفار کے قضیے کو یہی پاک کریگا۔

ق ۔ ض

ع:

قضا کا حسرتیں نکال دینا۔
۱۔ موت نے تمام حسرتیں ختم کر دیں
۲۔ موت کے بعد انسان کی تمام حسرتیں ختم ہو جاتی ہیں۔

ع : جو حسرتیں تھیں دل میں، قضا نے نکال دیں ۔

قضا لُوٹ جانا ۔ (ار ۔ مح) قضا کا لوٹ کرکے جانا ۔
موت آجانا ۔
ع : جب دولت علی کو قضا لوٹ جائیگی ۔

ق ۔ ط

قطع سرِ اعدا کرنا ۔ (ار ۔ ب)
دشمنوں کے سر قلم کرنا ۔ (کاٹنا)
ع : قطع سرِ اعدا کا ارادہ ہو جو بالجزم

قطع کرنا ۔ (ار ۔ مح)
طے کرنا ۔ گزارنا ۔
ع : جب قطع کی مسافت شب آفتاب نے

قطرے کو گوہر سے ملا دینا (ار ۔ فقرہ)
ناچیز کو بلند و بالا کر دینا ۔
ع : قطرے کو جو دوں آب، تو گوہر سے ملا دوں

ق ۔ ع

قُعود ۔ (ع ۔ ص) دیکھیے تلمیح ۔
ع : وہ تخشع، وہ تضرّع، وہ قیام اور وہ قعود

ق ۔ ل

قلب پاک ہونا ۔ (ار ۔ ر ۔ مح)
دل صاف و پاک ہونا ۔
دل آئینہ ہونا ۔
روح طاہر ہونا ۔
ع : قلب ان کے تھے آئینۂ ایماں کی طرح پاک

قلب تڑپنا ۔ (ف ۔ ر ۔ ع)
دل تڑپ جانا ۔
بے قرار ہو جانا ۔
بیتاب ہو جانا ۔
ع : تڑپا جو قلب، چشم کے ساغر چھلک پڑے

قلب کو تڑپانا ۔ (ار ۔ ع)
دل کو بے چین کرنا ۔
ع : تڑپا رہا تھا قلب کو موجوں کا پیچ و تاب

قلبِ لشکر ۔
دیکھیے تصویر ۹۱
فوج کا درمیانی حصّہ
ع : قلب و جناح و میمنہ و میسرہ تباہ ۔

قِلّت ۔ (ع ۔ ص) دیکھیے تصویر ۸۸ ۔ ۸۹ ۔ ۹۰ ۔ ۹۱
کمی ۔
ع : ہے اک عَلَم یہ قلتِ لشکر کا ہو نشاں

قلعہ گیر ۔ (ع ۔ ف ۔ مر)
قلع فتح کرنے والے
مراد : حضرت علی ۔
ع : فضّہ پکاری، اے حرمِ شاہِ قلعہ گیر

قلق ۔ (ع ۔ ص)
افسوس ۔ رنج
ع : وسواس کا مقام ہے، جا گہ قلق کی ہے
۲ ۔ فرزندِ فاطمہ کو نہایت ہوا قلق

قلمرُو ۔ (ف)
حکومت ۔ عملداری ۔
تسلّط ۔ یہاں شاعری سے استعارہ کیا ہے ۔
ع : اقلیم سخن میرے قلمرو سے نہ جائے ۔

قلم کا نکتہ داں کر دینا ۔ (استعارہ)
شعر و شاعری کے سبب نکتہ رسی آجانا ۔
ع : لکھی شہ کے خالِ معنبر کی مدح
قلم نے ہمیں نکتہ داں کر دیا (رباعی)

ق - م

قمچی مارنا۔ (ت۔ ا ر۔ [illegible])

ہنٹر مارنا

بید مارنا۔

چابک مارنا۔

ع: مَیں نے تو کسی دن تجھے قمچی نہیں ماری

قمر ملنا۔ (ا ر۔ مح)

چاند ملنا۔

خوش نصیبی

ع: گردوں کو ایک، اس کو بہتر قمر ملے۔

ق - ن

قُنُوت۔ (ع۔)

درمیانِ نماز ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا۔

ع: ہاتھ اُن کے جب قنوت میں اٹھے سوئے خدا

ق - و

قوسین مکاں۔ (قوسین میں رہنے والے)

قوسین: آسمان کا نواں بُرج

نویں آسمان کے مکیں

عرشِ اعلیٰ کے مکین

ے نانا وہ کہ ہیں جن کے قدم عرش کے سرتاج
قوسینِ مکاں، ختمِ رسل، صاحبِ معراج

ق - ہ

قہر کا دریا جوش پر ہونا۔ (ا ر۔ مح)

استعارہ: تلوار کے چلنے اور اس کی بُرش کی وجہ سے قہرِ الٰہی کا طوفان آ رہا تھا۔

ع:

بھاگو خدا کے قہر کا دریا ہے جوش پر

ق - ی

قیام۔ (رکنِ نماز)

نماز میں کھڑا ہونا۔

ع: وہ تخشّع وہ تضرّع وہ قیام اور وہ قعود

قیام او رقعود۔ (ارکانِ نماز)

دیکھیے تلمیح۔

۱۔ قیام، نماز میں کھڑا ہونا۔

۲۔ قعود، نماز میں بیٹھنا۔

ع: دنیا سے اُٹھ گیا وہ قیام اور وہ قعود

قیامت کا ہونا۔ (ا ر۔ مح)

بے شمار ہونا۔ لا انتہا ہونا۔

بہت زیادہ ہونا۔

ع: کیا کوئی لڑ سکیگا، قیامت کی فوج ہے۔

قینچی سی زبان چلنا۔ (ا ر۔ مح تشبیہ)

زبان جلدی جلدی چلنا۔

ع: قینچی سی زبان چلتی تھی، فقرے تھے غضب کے

ردیف

ک - الف

کاکی۔ (استعمال)

ملکیت کے لیے۔ قبضہ کے اظہار کے لیے

ے دریا حسین کا ہے۔ ترائی حسین کی
دنیا حسین کی ہے، خدائی حسین کی

کاٹ دوں۔ کاٹ کے دیدوں۔

سر اپنا کاٹ دوں میں انھیں اپنے ہاتھ سے

کاٹ۔ (ٹ۔ ص)

دھار۔

(میر انیس نے کاٹ کو بیشتر مذکر نظم کیا ہے)

ع: کاٹ ہر نعل میں شمشیر ہلالی کا تھا

۲ (ٹ۔ ص)

(انیس نے مذکر نظم کیا ہے)

برش۔ کٹاؤ۔ کاٹنا۔

ع: باقی تھا جو کچھ کاٹ، وہ حصہ تھا فرس کا

۳ (ٹ۔)

کاٹنا۔ کا حاصل مصدر۔

کاٹنے کی صفت۔ دھار۔ تیزی۔ کاٹ چھانٹ۔

ع: قہر و غضب اللہ کا ہے کاٹ نہیں ہے

۴ (ٹ۔ ص)

برش۔ کاٹ چھانٹ۔

ع: اس کو صفائی کہتے ہیں کاٹ اس کا نام ہے

۵ (مذکر) کاٹنا۔

میر انیس نے مذکر نظم کیا ہے۔

ع باقی تھا جو کچھ کاٹ وہ حصہ تھا فرس کا

۶ (ٹ۔ ص)

کاٹنے کی صفت۔ کاٹ چھانٹ۔

انیس نے کاٹ مذکر نظم کیا ہے۔

ع ان چھوٹی سی تلواروں کے تھے کاٹ نرالے

۷ (ٹ۔ حاصل مصدر)

مار۔

ان چھوٹی سی تلواروں کے تھے کاٹ نرالے

کاٹھی۔ (ٹ۔ ا۔ مو) دیکھیے تصویر

نیام۔ تلوار کی میان۔

ع: کاٹھی سے اس طرح ہوئی تیغ دو سر جدا

۲ (ٹ۔ ا۔ مو)

تلوار کا میان۔ (نیام)

کاٹھی سے اس طرح ہوئی وہ شعلہ خو جدا

کار ذاتی میں عاجز ہونا۔ (ار۔ ح)

خود اپنے ہی لیے کچھ کرنے سے آدمی معذور ہے۔

ے کار ذاتی میں ہیں عاجز کارسازان جہاں
اپنے منہ کی گرد پانی آپ دھو سکتا نہیں

کارواں روانہ ہونا۔ (ار۔ ح)

ساتھ والوں کا چلا جانا۔

ع: اٹھو انیس اٹھو، کارواں روانہ ہوا (سلام)

کارسازانِ جہاں۔ دنیا والے۔ (ف۔ اسم فاعل)

ع: کار ذاتی میں ہیں عاجز کارسازانِ جہاں

کاشانۂ بتول۔ (ف۔ م)

بتول کا گھر۔ حضرت فاطمہ کا گھر۔

ع: دنیا کی زیب، زینت کاشانۂ بتول

کارواں۔ (ف)

قافلہ۔

(استعارہ) ۱۔ دنیا والے۔

۲۔ ہم عصر۔

ع: جو ہے اس کارواں میں راہی ہے

کارہ۔ (ع۔ اسم فاعل)

کراہت کرنے والے، مکروہ جاننے والا۔

ع: کفر کی راہ سے کارہ تھا وہ جو نیک طریق

کارخانہ غارت ہونا۔ (ع م۔ ار۔ ح)

تمام خاندان تباہ ہو جانا۔

ے امیر جس کا در دولت پہ اک زمانہ ہوا
وہ گھر اجڑ گیا، غارت وہ کارخانہ ہوا (سلام)

کارزار دکھانا۔ (ار۔ ح)

فنون جنگ سب پر ظاہر کرنا

ع: دکھلا دو آج حیدر و جعفر کی کارزار

کارِ قلم لینا۔ قلم کا کام لینا۔

ع: دو زبانوں سے سدا کارِ قلم لیتی ہوں

کاروبار۔ (ار۔)

معاملات۔

ع: سب ہے تمھارے ہاتھ مرے گھر کا کاروبار (رغ۔ م)

کاری۔ (ف۔ ص)

مہلک۔ کارگر۔ گہرا۔ سخت

کس طرح دکھاؤں کہ ترے زخم ہیں کاری

کاسے سروں کے۔ (سروں کے کاسے) (تقدیم)

سر کے پیالے۔ (تشبیہ)

کاسے سروں کے ہیں کہ یہ ہیں ساغر حباب

کافورِ صبح۔ ۱۔ صبح کا وقت ٹھنڈا اور نورانی ہوتا ہے

۲۔ کافور کی خاصیت ٹھنڈی ہوتی ہے۔ اور رنگ سفید ہوتا ہے۔

کافور صبح ڈھونڈھتا ہے پھرتا ہے آفتاب (اضافت تشبیہی)

کافور ہونا۔ (ار۔ ح)

۱۔ سفید ہو جانا۔

۲۔ (ح) رخصت ہونا۔ ناپسند ہونا۔

جو مشک سے بال تھے وہ کافور ہوئے

کاف و نون۔ (دیکھئے تلمیح)

علم خالق کا خزانہ ہے میان کاف و نون
ایک کن کہنے سے یہ کون و مکاں پیدا ہوئے (سلام)

کام۔ (ہ۔ ار۔ مذکر)

کردار۔ عادت۔ مقصد۔ زندگی۔

امداد ترا کام ہے یا حیدر صفدر

کام آخر ہونا۔ (ار۔ ح)

۱۔ وقت مرگ کا آخر ہونا

۲۔ ایک کام آخری باقی رہ جانا۔

آخر ہے بس اب کام امام ازلی کا۔

کام آنا۔ (ار۔ ح)

خدمت کرنا۔

ع: ایک ہم ہیں کہ اس پیاس میں کام آئے ہیں سب کے

کام میں آنا۔ (ار۔ ح)

حسب دلخواہ کام ہو جانا۔

سب کام مرے آپ کے صدقے سے بن آئے

کام بن آنا۔ اچھی صورت بن جانا۔ بگڑا کام سنور جانا۔ (ار۔ ح)

ع: بگڑی لڑائی میں بن آئے انھیں سے کام

کام بند نہ ہونا۔ (ار ح۔)

کامیابی ہو جانا۔

ع: اعجاز ہو تو کام مرا بند نہ ہو گا۔

کام کا نہ ہونا۔ (ار۔ ب)

ضرورت کا نہ ہونا۔ بے کار ہونا۔ لائق نہ ہونا۔

آب بقا ہو اب تو مرے کام کا نہیں

کام نہ ہونا۔ منصب نہ ہونا۔ فرض نہ ہونا۔ نامناسب ہونا۔ (ار۔ ب)

ع: عباس نے کہا کہ نہیں آپ کا یہ کام

کام ہونا۔ (ار۔ روزمرہ)

غرض ہونا۔ مطلب ہونا۔ تعلق ہونا۔

ع: میداں سے پھر غرض ہے نہ دریا سے کام ہے

کانپ کانپ کے۔ (عم۔ ہ۔ بول چال)

لرز لرز کے۔ مارے خوف کے۔

ع: سیمرغ نے گرا دیے پر کانپ کانپ کے

کانٹوں میں ہونا۔ (ار۔ ح)

دشمنوں میں پھنسا ہونا۔ مصائب میں مبتلا ہونا۔

ع: کانٹوں میں اک طرف تھے ریاض نبی کے پھول

کان ملاحت بنا۔ (بن جانا دگوش، کان ملاحت بن جانا)

ع: ہر گوش نے کان ملاحت وہ نمک ہو

کانوں کو حظ ملنا۔ (ار۔ ح)

قوت شنوائی کو لطف حاصل ہونا۔

ع: کانوں کو حسن صوت سے حظ بر ملا ملے

کاوے پہ لگانا۔ (ح۔ ح)

گھوڑے کو اس طرح چکر دینا کہ اس کے قدموں کے نشان سے گول دائرہ بن جائے۔

ع: شبدیز کو اکبر نے بھی کاوے پہ لگایا

کاہلہ۔ (ت۔ ص) خصوصاً ہرن کے واسطے مستعمل ہے

۱۔ سست۔ تھکا ماندہ

۲۔ سخت بیماری کے سبب پڑا رہنا۔

ع: آہو جو کاہلے تھے تو چیتے سیاہ فام

کائنات کا دفتر الٹ دینا: (ار۔ ح)

دنیا کا پانسہ الٹ دینا۔

اعدائے کائنات کا دفتر الٹ دیا

ک۔ب

کب۔ (ار۔ د) نہیں

ع: نافہم سے کب داد سخن لیتا ہوں (رباعی)

کب تھمتے ہیں۔ (ہ۔ بول چال)

ہ نہیں رک سکتے۔ ٹھہر نہیں سکتے۔

کب تھمتے ہیں جو اشک ہیں ڈھلنے والے

کبادہ۔ (فوجی ہتھیار) دیکھئے تصویر ۹۹

ع: یہ زور گھٹا ہے کہ کمانیں ہیں کبادے

کبک۔ (ف۔ امذ)

چکور۔

ع: دُرّاج و کبک و تیہو و طاؤس کی صدا

کبک دری - (ف - مذ)
پہاڑی چکور -
ع: سارا چلن خرام میں کبک دری کا ہے .

ک ۔ ت

کتاب بلاغت (ف - مر)
سرچشمۂ بلاغت - بلاغت کا مخزن ماخذ
ع: گویا دہن کتاب بلاغت کا ایک باب

کتاب جوانی کا پہلا باب ہونا - (ار - استعارہ)
نوجوانی کا پہلا دور - عنوان شباب
ع: پہلا ابھی کتاب جوانی کا باب ہے

ک ۔ ٹ

کٹ جانا - (م - ہ - ع)
شرمندہ ہونا -
س کٹ جاتے ہیں خود رنگ بدلنے والے
کب جھکتے ہیں جو اشک ہیں ڈھلنے والے

کٹورے گلاب کے - (ار)
درخت کے پتوں کو کٹوروں سے استعارہ کیا ہے
خوشبو رکھنے والی اوس درختوں کے
پتوں پر بھری ہوئی تھی -
ع: شبنم نے بھر دیئے تھے کٹورے گلاب کے

ک ۔ ج

کج کرنا - (ار - روزمرہ)
موڑنا - پھیرنا -
ع: کج کی طرح دوش میں گردن انور

ک ۔ چ

کچھ - (کلمہ - ع)
بالکل قطعی - ہرگز
ع: کچھ امن نہ تھا خود وزرہ سے تن و سر کو
۲ کوئی - بالکل -
ع: کچھ امن نہ تھا خود وزرہ سے تن و سر کو
۳ - قطعی
ع: کچھ مرگ جوانی کا دلہن کا نہ الم تھا -
۴ - کوئی - بالکل -
ع: کچھ فاطمہ کے لال کی اصلا نہیں تقصیر
۵ بالکل - کوئی -
ع: اب کچھ آبرو نہیں اس آب زشت کی
۶ کچھ آزمودہ کار نہیں - کچھ سن نہیں
۷ ہی -
ع: کچھ گل نقطہ نہ کرتے تھے رب علا کی حمد
۸ کوئی بالکل - قطعی -
ع: کچھ مرگ سے چارہ نہیں اے بانوئے خوشخو
۹ - (ع)
کوئی -
ع: کچھ دفتر باطل کی حقیقت نہیں مولا

کچھ ایسے - (روزمرہ)
عجب طرح - اس طرح
ع: دست و پا گم ہیں کچھ ایسے کہ نہیں سوجھتی راہ

کچھ بن جانا - (ہ - ع)
کوئی مصیبت آجانا - کسی مصیبت میں پھنس جانا
ع: کیا دشت میں کچھ بن گئی ہے سید کے چچا پر

کچھار - (ہ - مو)
ع: نکلا ڈکارتا ہوا ضیغم کچھار سے

ک ۔ د

کدھر گیا۔ (ہ۔ ب)

کہاں ہے۔ کس طرف رہے

ع: برچھی ستم کی کھا کے وہ پیارا کدھر گیا

(ک۔ ر)

کرّوبی۔ (ع۔ ص) فرشتہ

ع: کر ہو گئے تھے غل سے کرّوبیوں کے گوش

کرّوبیان۔ (ع)

ملائکہ۔ فرشتے۔

واحد کرّوبی۔ یعنی فرشتہ

ع: کرّوبیان عرش تھے سب جن سے بہرہ مند

کرّوفر۔ (ف)

دبدبہ۔ حشم۔

ع: نکلا یہ سن کے فوج سے ظالم بہ کرّوفر

کرۂ زمہریر۔ (ف۔ مر)

ہوا کے کرہ کا درمیانی حصہ جو انتہائی ٹھنڈا ہوتا ہے۔

ع: بادل چھپے تھے سب کرۂ زمہریر میں

کر ہو جانا۔ (ف۔ ار)

بہرہ ہو جانا۔

ع: کر ہو گئے تھے شور سے کرّوبیوں کے گوش

(ک۔ ڑ)

کڑک کر گرنا۔ (ہ۔ گڑگڑاہٹ کی آواز کے ساتھ گرنا
بجلی کی آواز کے ساتھ گرنا

ع: تھرائی یہ زمیں کہ کڑک کر گرے مکاں

کڑکنا۔ (ح۔ اص)

(دکانیں کڑکنا) گرجنا۔ کھنچنا۔ شور ہونا۔

ع: کڑکیں کمانیں آنے لگے ناوک اجل

کڑھنا۔ (ہ۔ ل)

رنجیدہ ہونا۔ غمزدہ ہونا۔

ع: ہم کڑھتے ہیں لو آنکھوں سے آنسو نہ بہاؤ۔

۲ (ہ۔ ل)

رنجیدہ ہونا۔ تکلیف ہونا

ع: کڑھتا ہے دل کیا نہ کرو ڈھاریں مار کر

کڑی۔ (ہ۔ ص)

سخت۔ تیز۔

ع: نہ اٹھی اس کی کڑی ضرب کسی جوشن سے

کڑے۔ (ہ ا۔ مذ جمع)

ہاتھ میں پہننے والی سونے کی چوڑی۔

(واحد کڑا)

ع: دونوں کڑے اتاروں گا پہونچے مروڑ کے

کڑیاں۔ زرہ کی زنجیریں۔

ع: کڑیاں زرہ کے پاس نہ دامن سپر پاس

کڑیل جوان۔ (ہ۔ ی)

عنوان شباب کا عالم۔ نوجوان۔ عین شباب

ع: کس کی نظر لگی مرے کڑیل جوان کو

کس

کس۔ (ہ۔ ص)

بل۔ طاقت۔ زور۔

ع: دل سے طاقت بدن سے کس جاتا ہے

کس بل۔ (ہ)

زور طاقت

ع: جعفر اسی کس بل سے اسی ڈھب سے لڑے تھے

کس۔ (کلمہ۔ ہ) کتنا

ع: کس حسن سے حسن کا جوان حسیں لڑا

(صنعت تجنیس)

کس ۔ (کلمۂ استفہامیہ)

کیسی ۔ کیسے بہادر

ع: کس گرد میں بڑے ہوے کس دودھ سے پلے

۲۔

کون ۔ کس کس ۔ کون کون ۔

کس قدر ۔ (ار ۔ کلمۂ استفہامیہ)

کتنی ۔

ع: ساحل پہ خاک اڑتی ہے واللہ کس قدر

کسی کا کون جہاں میں ہوا ہے (مقولہ)

دنیا میں کوئی کسی کا نہیں ۔

ع: سچ ہے ۔ کس کا کون ہوا ہے جہان میں

کس وقت ۔ کیسے وقت ۔ (ار ۔ ر)

برے وقت، برے عہد میں

ع: کس وقت یہاں چھوڑ کے ملک عدم آئے

کسے چلاؤں ۔ (ار ۔ ر)

۱۔ کس سے فریاد کروں ۔

۲۔ کس سے امداد طلب کروں ۔

کس کی دہائی دوں، کسے چلاؤں، کیا کروں ۔

کسی کو رونا ۔ مرنے کے بعد میت پر آہ و بکا کرنا ۔

ع: اماں کے بعد روئی حسن کو میں سوگوار

کش

کشاں کشاں جانا ۔ کھنچ کھنچ کر جانا ۔ مجبوراً پکڑ کر لے جایا جانا

ہ کشاں کشاں مجھے جانا پڑا وہاں آخر
جہاں جہاں مری قسمت کا آب و دانہ ہوا (سلام)

کشت و خوں ہونا ۔ (ار ۔ ب)

جنگ ہونا ۔ خونریزی ہونا ۔

دریا بہے لہو کے بڑا کشت و خوں ہوا

کشتۂ اول ۔ (ف ۔ ار)

۱ ۔ پہلے قتل ہونے والے ۔ پہلے شہید

ع: ہاں اک طرح سے کشتۂ اول یہی ہوں گے

۲ ۔ (ف ۔ ص)

سب سے پہلے شہید ۔

ع: زبدۂ لشکر اسلام یعنی کشتۂ اول

کشتۂ شمشیر ہونا ۔ تلوار سے قتل ہونا ۔

ع: ٹکڑے ہے بدن کشتۂ شمشیر ہیں اکبر

کشتے ۔ (ف ۔ اسم مفعول) (ار ۔ جمع)

مقتولین ۔

ع: گنتی تھی زخمیوں کی نہ کشتوں کا تھا شمار

کشتی ۔ (ف ۔ ا ۔ مو)

سینی ۔ بڑا پیالہ ۔ لمبا خوان ۔

ع: کشتی میں لائیں زینب اسے شاہ دیں کے پاس

کشتیٔ تن ڈوب جانا ۔ جسم کٹ کر گر جانا ۔ تباہ ہو جانا ۔

ع: خوں کے دریا میں ہر اک کشتیٔ تن ڈوب گئی

کشکولِ توکل ۔ (ف ۔ ۔ مر)

صبر و قناعت کی تھیلی

ہ ایک کشکول توکل ایک نقد جاں ہے پاس
ہیں غنی دل کے کوئی دام و درم رکھتے نہیں (سلام)

کشمکش ۔ (ف)

کھینچا کھینچی ۔ ہنگامہ ۔ باہمی کھینچ تان ۔ نفسا نفسی

ع: مردم کی کشمکش سے کانوں کو تھا یہ ڈر

کش مکش ہونا ۔ (ار ۔ بول چال)

انتہائی محنت اور جاں فشانی ہونا ۔ عزت و آبرو کے لیے باہمی جنگ ہونا ۔

ہ جو آبرو کی طلب ہے تو کر عرق ریزی
کشمکش ہوئی تب پھول سے گلاب بنا (سلام)

ک ۔ ف

کفِ خاک ۔ (ف ۔ مرکب ۔ اضافت ۔ مقلوب)
ہتھیلی کی خاک ۔ کفِ خاک سے انسان کا استعارہ کیا ہے
ع: کیا مدح کفِ خاک سے ہو نورِ خدا کی

کف لانا ۔ (ار ۔ ع)
گھوڑے کے منہ سے جھاگ نکلنا
ع: غیظ میں ان کے گھوڑا بھی غضب کف لایا

کفِ موسیٰ ۔ (ف ۔ مر)
حضرت موسیٰ کی ہتھیلی ۔ (تلمیح)
ع: پرنور تھا پنجہ کفِ موسیٰ سے ضیا میں

کفِ خاک ۔ (ف ۔ مر)
مٹھی بھر خاک
ہ آدم کو عجب خدا نے رتبہ بخشا
اس ایک کفِ خاک کو کیا کیا بخشا (رباعی)

کفر پیدا ہونا ۔ (ار ۔ ع)
کفر کی افراط ہونا ۔ پھیلا ہونا ۔
ع: پیدا تھا کفر، شرم و حیا ناپدید تھی

کفل ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ)
گھوڑے کے پٹھے ۔ سُرین
ع: تیار کفل تنگ کمر، سینہ کشادہ

کفن پہنانا ۔ (ار ۔ ع)
زندگی میں وہ کپڑے پہنانا جو مرنے کے بعد دفن کرتے وقت تک پہنے رہیں ۔
ع: مظلوم برادر کو کفن لا کے پہنا دو

کفن پوش ۔ (ع)
کفن پہنے ہوئے ۔ سادہ لباس
ہ قربان بادشاہ کفن پوش ہو گئیں
پریاں تڑپ کے خاک پہ بیہوش ہو گئیں

کفن پوش ۔ (ف ۔ مرکب)
کفن پہنے ہوئے ۔ مرنے کے بعد کفن پہنے ہوئے
ع: گل پیرہن اکثر نظر آتے ہیں کفن پوش

کفن و گور کا محتاج ہونا ۔ (ار ۔ روزمرہ)
مرنے کے بعد تجہیز و تکفین نہ ہونا
ع: تن خاک پہ ہے، کفن و گور کا محتاج

کفیلِ حال ۔ (ف ۔ مر)
۱ ۔ مددگار ۔
ع: یہ خاک ہوئے گی ان کی کفیلِ حال (غ ۔ م)

ک ۔ ل

کلام ۔ (ف)
[illegible] کردہ بات ۔
ع: قرآں کے بعد ہے تو ہے لبِ آپ کا کلام

کلام کرنا ۔ عموماً اچھے موقع پر نہیں بولتے ۔
۱ کہنا ۔
ع: تب ابن سعد کرنے لگا شمر سے کلام
۲ باتیں کرنا ۔ آپس میں گفتگو کرنا ۔
ع: غرفوں سے حوریں دیکھ کے کرتی تھیں یہ کلام

کل پڑنا ۔ (ع ۔)
ع: برپا ہو جب یہ حشر تو کیا دل کو کل پڑے

کل کا اعتماد نہ ہونا ۔ (ار ۔ ب)
آئندہ کا کیا بھروسہ ۔ کیا معلوم کل کیا ہونے والا ہے ۔
ع: نہ آج کی خبر ہے نہ کل کا ہے اعتماد

کلغی ۔ (ار ۔ ا ۔ مؤ)
پگڑی یا تاج کے اوپر خوبصورت پروں کی بنی ہوئی چوٹی
ع: کلغی پہ لاکھ بار تصدق ہما کے پر

کلغی ۔ طرّہ ۔ کلس ۔ دیکھئے تصویر ۹۵

ع: کلغی ہے یا کہ خوشۂ پروین قریب سر

۲ پگڑی کے اوپر کا اٹھا ہوا حصّہ

مرغ کے سر کی کیسر ۔

ع: کلغی ہے یا کہ خوشۂ پروین قریب سر

کلف ۔ سیاہ دھبّہ ۔ داغ سیاہ ۔

ع: اندھیرا ہے چاند بتاتے ہیں کلف کو

کلفت ۔ (ع ۔ ص)

بے ڈول بھدّے جسم کا ۔

ع: بالا قد و کلفت و تنومند و خیرہ سر

کلمۂ حق ۔ (ار ۔ روزمرہ)

سچی بات ہونا ۔ حقیقت میں درست بات ہونا

ع: واللہ تعلّی نہیں یہ کلمۂ حق ہے ۔

کلوخ ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ)

ڈھیلا ۔

ع: چلتے تھے ایک صف سے پیاپے کلوخ و سنگ

۲ (ع ۔ ا ۔ مذ)

مٹی کا ڈھیلا ۔ مراد ۔ زمین ۔

ع: ٹوٹنا کلوخ و نباتات و درخت و در

کلیاں کھِل جانا ۔ (مح)

پھول کھل جانا ۔

ع: جب مسکرائے پھولوں کی کلیاں کھِل گئیں

کلیجہ پتھر نہ ہونا ۔ (ار ۔ مح)

ع: انسان ہوں کلیجہ مرا پتھر نہیں بھائی

کلیجہ پہ ہاتھ دھرنا ۔ (مح ۔ ہ)

غم و الم کی وجہ سے سینہ پکڑے ہونا ۔

ع: جیسے ہیں وہ جو ہاتھ کلیجہ پہ دھرے ہیں ۔

کلیجہ تھام تھام کر پکارنا ۔ (ہ ۔ مح) دل پکڑ کر کہنا ۔

ع: محل سے یوں پکاری کلیجہ کو تھام تھام

کلیجہ چاک چاک ہوجانا ۔ (ار ۔ مح)

کلیجہ چھلنی ہوجانا ۔

ع: چلّاتے تھے کہ غم سے کلیجہ ہے چاک چاک

کلیجہ دھڑکنا ۔ (ہ ۔ روزمرہ) دل دھڑکنا ۔

ع: وہ ننھی سی چھاتی میں کلیجہ کا دھڑکنا

کلیجہ سنبھلنا ۔ (ہ ۔ مح)

دل قابو میں رہنا ۔

ع: بھائی میں کیا کروں نہ کلیجہ سنبھل سکا

کلیجہ لہو ہونا ۔ (ار ۔ مح)

کلیجہ کٹ جانا ۔ کلیجہ کا خون بہہ جانا ۔

ع: سینے پہ چل گئی تو کلیجہ لہو ہوا ۔

کلیم ۔ (ع) ۔ ا ۔ مذکر)

۱ ۔ بات کرنے والا ۔ بولنے والا ۔ کلام کرنے والا

۲ ۔ حضرت موسیٰ کا لقب (کلیم اللہ)

ﮯ تو تیر کلام حق سمجھتا ہے کلیم
موسیٰ سے رموز لن ترانی سیکھو

ک ۔ م

کم سخن ۔ (ار ۔ ا)

کم گو ۔ سنجیدہ ۔ شیریں زباں ۔ شگفتہ مزاج اور کم سخن

کم ہونا ۔ (ار ۔ روزمرہ)

کافی ہونا ۔

ع: گو نہر مختصر ہیں پہ رونے کو کم نہیں

کماں کش ۔ (ح ۔ ا ۔ ص)

کماندار

ع: بازو کماں کشوں کے برابر اڑا دیئے ۔

کمانوں کے بازو ۔ کمان کے دونوں سرے ۔ کمانوں کے پر ۔ دیکھئے تصویر ۵

ع: کھینچے تھے کمانوں کے بازو بھی سمٹ کے

کماں کش ۔ (ج ۔ اس)
تیر انداز
ع: تنہا کماں کشوں میں گھرا فاطمہ کا لال

کمانِ کیانی ۔ (ف ۔ ا ۔ مو ۔ ع)
بہت اعلیٰ درجے کی کمان ۔ شاہوں کے رکھنے والی کمان ۔ دیکھیے، تصویر ۸۹
ع: بر میں زرہ، کمان کیانی تھی دوش پر

کمانیں سنبھالنا ۔ (ج ۔ اس)
کمانیں تانے ہوئے
ع: اک سو نظر انداز کمانوں کو سنبھالے

کمائی سے ہوشیار ۔ (ار ۔ ج)
نگہبانی اور حفاظت کے لیے اعتماد کے ساتھ کوئی یادگار کسی کو سپرد کرتے وقت، یہ کلمات کہتے ہیں۔
ع: عباسؑ فاطمہ کی کمائی سے ہوشیار

کمر استوار ہونا ۔ (ار ۔ ج)
کمر مضبوط ہونا ۔ سہارا ہونا ۔
ع: ہے ابن فاطمہ کی کمر تجھ سے استوار

کمر باندھنا ۔ (ہ ۔ ج)
تیار ہونا ۔ آمادہ ہونا ۔
ع: کمریں دغا پہ باندھے ہے شکل کشا کی فوج
۲ ۔
بالکل تیار ہونا ۔
ع: باندھے ہے سرکشی پہ کمر لشکر گراں

کمر بند ۔ سپاہی کی پیٹی
ع جوشن کو، کمر بند کو، بکتر کو نہ چھوڑا
۲ ۔ پیٹی ۔ یہ تیغ علی ہے ۔ یہ کمر بند حسن ہے

کمر بندیاں ۔ (ج ۔ ج) جنگ کے لیے تیاریاں ہونا ۔ لڑائی کے لیے کمریں کسنا ۔
ع ہونے لگیں صفوں میں کمر بندیاں ادھر

کمر تھامنا ۔ (ار ۔ ج)
بھائی یا بیٹے کے مرنے کے بعد ٹوٹی ہوئی کمر کو پکڑنا
ع: تھامے ہیں کمر، زخم کلیجہ میں ہے گہرا

کمر ٹوٹ جانا ۔ (ار ۔ ج)
ے جب دولت علی کو قضا لوٹ جائے گی
فرزند فاطمہ کی کمر ٹوٹ جائے گی

کمر کسنا ۔ (ار ۔ ج)
تیار ہونا ۔ آمادہ ہونا
ع: پڑھ کر نماز شہ نے کسی جنگ پر کمر
۲ (ار ۔ ج)
تیار ہونا ۔ آمادہ ہونا
ع: قتل شہ مظلوم پہ کستے تھے کمر کو

کمر میں خم آنا ۔ جھک جانا ۔
ع: اودے تھے لب، زبان میں کانٹے کمر میں خم

کمریں کسے ہونا ۔ (ار ۔ ج)
تیار ہونا ۔ آمادہ ہونا ۔ کمروں میں پٹکے کسے ہونا
ع رنگیں قبائیں دوش پہ کمریں کسے ہوئے

کمیتِ قلم ۔ (ف) کمیت ۔ گھوڑا ۔ جس کے بال اور دم سیاہ ہوں
(اضافت تشبیہی ۔ قلم)
ے انیس اس زمیں میں بہت کم ہو وسعت
ع کمیت قلم کی عناں کھینچتے ہیں (سلام)

کمیت قلم کی عناں کھینچتے ہیں ۔ قلم کو روک کر مزید اشعار نہ کہنا ۔
ے انیس اس زمیں میں بہت کم ہو وسعت
کمیت قلم کی عناں کھینچتے ہیں (سلام)

کمین ۔ (ع)
گھات ۔ پوشیدہ مقام

ع: تھا اس طرف کمیں میں بن کا ہل شریر

کمین گاہ ۔ (ف) وہ جگہ جہاں شکاری شکار کی گھات میں چھپ کر بیٹھتا ہے ۔

ع: دیکھو دیکھو، اجل کمین گاہ میں ہے

ک ۔ ن

کِن ۔ (ار ۔ کلمہ)

کس کی جمع ۔

ع: جنز ہے ہے نہ خنجر تمہیں کن آنکھوں سے دیکھوں

کنارہ کش ہونا ۔ (ار ۔ مح)

۱۔ الگ ہونا ۔

۲۔ ساحل سے دور ہونا ۔

ع: جلدی کنارہ کش ہوں کنارے سے شاہ دیں

کنار شوق ۔ (ف ۔ ص)

۱۔ عاشق کا پہلو

۲۔ وہ پہلو جس سے عشق ہو ۔

ع: جیسے کنارہ شوق سے ہو خوبرو جدا

کنائیاں کاٹنا ۔ (ہ ۔ مح) (قدیم)

نگاہیں بچا کر ادھر سے ادھر ہو جانا ۔

ع: ڈر ڈر کے کاٹتے تھے کماں کش کنائیاں

کنٹھ بیٹھ جانا ۔ (ہ ۔ مح)

گلا بیٹھ جانا، گلے کی ہڈی دھنس جانا آواز بیٹھ جانا ۔ یہ علامت موت کی ہے

ع: یاں کنٹھ بیٹھ جانے سے دم دھکڈ کی میں تھا

کنج عزلت ۔ (ف ۔ اص)

گوشۂ تنہائی ۔

ع: کنج عزلت میں شاں آسیا ہوں گوشہ گیر [?]

کنکھیاں ۔ (ہ ا ۔ مو)

گوشۂ چشم ۔

ع: ہر بار دیکھتی ہیں کنکھیوں سے بھائی کو

کنکھیوں سے نظر کرنا ۔ (ہ ۔)

گوشۂ چشم سے دیکھنا ۔

ع: شوہر کی سمت پہلے کنکھیوں سے کی نظر ۔

کنوتیاں ۔ (ف ۔ ا ۔ جمع ۔ مو)

گھوڑے کے کان ۔

ع: ڈر کر کنوتیوں کو بدلنے لگا سمند ۔

کنوتیاں بدلنا ۔ (مح)

گھوڑے کا اپنے کانوں کو جلدی جلدی ادھر ادھر گھمانا ۔

ع: ڈر کر کنوتیوں کو بدلنے لگا سمند ۔

۲۔ گھوڑے کا بار بار کانوں کو ادھر ادھر گھمانا ۔

تھم کر کنوتیوں کے بدلنے کو دیکھئے ۔

کنیز ۔ (ا ۔ روزمرہ)

تہذیب کے مطابق عموماً بیوی اپنے لیے شوہر کے مقابلے میں کنیز کہا کرتی تھی ۔ (بیوی)

ہ کچھ حق میں اس کنیز کے فرمائے جائیے

۲ ۔ جناب زینب اپنے لیے کہہ رہی ہیں ۔ [illegible]

ع: لیکن کنیز ان کی طرف سے ہے مطمئن

ک ۔ و

کو ۔ کیلئے ۔

ع: جس طرح سے روتا ہے کوئی باپ پسر کو

کو۔ سے

ع: اکبر کو ہاتھ اٹھا کے پکاری وہ سوگوار

۲ (حرف عطف)

کے لیے۔

آواز تو سنی ہے کہ روتے ہیں پسر کو

۳ ۔ واسطے۔

ع: اس کو یوں رو دو کہ جس طرح مجھے رو دو گی

کوتاہی قسمت۔ (ف۔ مو)

قسمت کی کمزوری۔

ع: کوتاہی قسمت نے ہمیں کر دیا بے آس

کوتل (ف) بغیر سوار کا گھوڑا۔

گھوڑا تو ہے کوتل کدھر اتری ہے سواری

کوثر۔ (ع) دیکھئے تلمیح۔

تسنیم۔

خلد۔

بہشت۔

ع سوائے کوثر و تسنیم، خلد و باغ بہشت

یہ رشک ہیں وہ گہر جو بہا نہیں رکھتے (سلام)

کوچ کر جانا۔ (ار۔ مح)

مر جانا۔

ع: اصغر تو کوچ کر گئے لائیے کسے حسین

کوچ ہونا۔ (ہ۔ د)

سفر ہونا۔ وطن سے باہر جانا۔ موت کا سفر ہونا۔

ع: ہے عنقریب کوچ سوئے گلشن بقا

کوچ ہونا۔ (ہ۔ مح)

۱۔ جانا۔ سفر کرنا

۲۔ مرنا۔

ع

یاں سے ہوا جو کوچ تو ہے خلد میں مقام

کودک صغیر۔ (ف۔ اسم۔ مذکر)

چھوٹا بچہ۔

ع: مرتا ہے پیاس سے یہ مرا کودکِ صغیر

کور کر دینا۔ اندھا کر دینا۔

ع: لشکر میں خوف جاں نے انھیں کر دیا تھا کور

(ایہام تناسب)

کوڑا کرنا۔ (اص)

گھوڑے کو کاوا دینا۔

کوڑا کیا فرس کو جو باگ اس کی موڑ کے

کوس۔ (ف اسم۔ مذکر)

بڑا ڈھول۔ (ف۔ نقارہ۔

ع: تا چرخ گیا غلغلہ کوس غضبناک۔

کوس۔ (ف)

نقارہ۔ ڈھول دیکھئے، تصویر ۵۷

دیکھو تصویر ۷۱

ع: تا چرخ گیا غلغلہ کوسِ شغب ناک

کوفہ۔ (ع۔ اذ)

شہر کوفہ۔ کربلا سے چند میل کے فاصلے پر ہے

ع: مقتل سے کوفہ تک تھے تشنون زبون صفات

کوک پڑنا۔ (ہ۔ مح)

چیخ و پکار ہونا شور ہونا۔

ع: آمنت کی پڑی کوک کہ قیامت کا ہو غل

کوکھ اجڑ جانا۔ (ہ۔ مح)

جوان بیٹا مر جانا۔

ع: یہ کس کی کوکھ اجڑ گئی گھر کس کا لٹ گیا۔

کون۔ (ع۔ روزمرہ)

۱۔ کوئی۔

۲۔ نہ۔

ع: واری وہ کون غیر ہے تم کون غیر ہو

کوند کر گرنا۔ (تلوار کی صفت)
چمک کر گرنا۔ حملہ کرنا۔
ع: جس صف پہ کوند کر وہ گری۔ سر اڑا دیئے

کوند جانا۔ چمک جانا۔ یکلخت چمک جانا۔
ے یوں تیغ تیز کوند گئی اس گروہ پر
بجلی تڑپ کے گرتی ہے جس طرح کوہ پر

کوندنا۔ (ہ۔ ر)
ع: بجلی سی کوند کر کبھی لپکی کبھی ہٹی
چمکنا۔ بجلی چمکنا۔
ع: چمکی کبھی جوشن پہ سپر پر کبھی آئی

کون سی بات ہے۔ (بول چال)
کیا حرج ہے۔ کیا مضائقہ ہے۔

کوہ الم گرنا۔ (ار ع) رنج و غم کا پہاڑ ٹوٹ پڑنا۔
ع: کوہ الم گرا تھا دل درد ناک پر

کوہ صفا۔ (ذک۔ عر) مکہ معظمہ کے نزدیک دو پہاڑیاں
ہیں۔ کوہ صفا اور مروہ
ع: اے کوہ صفا اور صفائی ہوئی تجھ سے

کوہ مصیبت گرا دینا۔ (ار۔ ع)
مصائب کے پہاڑ ڈال دینا
ع: در ذالفلک نے کوہ مصیبت گرا دیا

کوئی۔ (کہ یکم) ۵
نہیں تھوڑی۔ وہ
دبتے ہیں سرکشوں سے کوئی جو دلیر ہیں
۲۔ خواہ۔ چاہے۔
مالک ہو تم بزرگ کوئی ہو کہ خورد ہو

کوئی۔ (کوئی دم)
کچھ ہی دیر میں۔
ع:
ہم بھی تمھارے پاس کوئی دم میں آتے ہیں۔

کوئی۔ بالکل۔ ایک بھی۔ ادر
ے رہا نہ کوئی بہتر کے شہر میں ظہر تک باقی
حسین رہ گئے سب قافلہ روانہ ہوا (سلام)
۲ کچھ۔ ابھی۔ لمحہ بھر۔
ع: جان تن سے کوئی آن میں اب جاتی ہے آقا

کوئی پوچھے۔ (ار۔ ر)
ع اس دن کی تاب و تب کوئی پوچھے حسین سے
اس مصرع میں تاب و تب کوئی پوچھے ایسے
مخصوص وقت پر بولا جاتا ہے جب کہ حالت بہت
نازک ہو۔

کوئی آن میں لٹنا۔ (ار۔ روزمرہ)
کچھ ہی لمحوں میں
بس لٹنے کو ہے۔
ع: لٹتا ہے کوئی آن میں خیر النساء کا گھر

کوئی دم۔ کچھ ہی دیر۔ کچھ لمحے۔
ہم بھی تمھارے پاس کوئی دم میں آتے ہیں
۲ (ار۔ ر)
تھوڑی دیر۔ کچھ دیر۔
ع: شہ نے فرمایا مناسب ہے کوئی دم آرام

کوئی کسی کا نہ ہونا۔ (ار۔ مقولہ)
دنیا میں کوئی آدمی کسی کا نہیں ہوتا۔
ع: صغرا نے کہا کوئی کسی کا نہیں زنہار

ک۔ ہ

کہ۔ (ف) کلمہ؛ کبھی
ع: گہ تخت ہے اور گاہ جنازہ بسر دوش
۲۔ (بیانیہ) یہاں "کہ" انتہا دکھانے کے لئے نظم کیا ہے۔
آنچ یا ایسی سخت گرمی تھی۔
ع: گرمی میں پیاس تھی کہ پھنکا جاتا تھا جگر

کہ — اس طرح۔ ایسے۔

ع: دونوں آنکھیں نکل آئیں کہ ڈرے بانی شر

۴ (بیانیہ)

جو۔ یا (بیانیہ)

۵ یا۔

ع: سوکھے وہ لب کہ پنکھڑیاں تھیں گلاب کی

۶ جن سے۔ جس سے

دونوں آنکھیں اُبل آئیں کہ ڈرے بانی شر

۷ خواہ

ع: اب کچھ الم نہیں اجل آوے کہ جان جایے

۸ اس لیے۔ کہ

ع: بیٹھوں کہاں کہ گھر تو عزا خانہ ہو گیا

۹ جب۔ جبکہ۔

ع: مظلومی بھی دکھلا کہ شجاعت تو دکھائی

کہہ۔ (استدعا کے لیے)

ع: کہہ دیجیے کہ جا علی اکبر نثار ہو

(زبان)

کہہ رکھنا۔ (قدیم۔ ار۔ عو۔ ح)

کان میں ڈال دینا۔

یاد رکھنے کے لیے کہنا۔ تہدیداً کہنا

س دیکھو کہے رکھتی ہوں جو آزردہ ہوئے شاہ

تو دودھ نہ بخشوں گی نہ بخشوں گی میں واللہ

کہہ لیں جو کہتے ہیں۔ (ار۔ ب)

ع: فرمایا نیر کہہ لیں جو کہتے ہیں رد سیاہ

کہنا۔ (ہ۔ ا)

نصیحت کرنا۔ سمجھانا۔

ع: حضرت کا وہ کہنا کہ بہن صبر کرو صبر

کہاں جائیں۔ (ار۔ ب) کدھر چھپیں۔

ع: بچوں کو لے کے کہاں جائیں ناقہ کش

کہاں سے آئیں۔ (ہ۔ ح)

دوبارہ کیسے ملیں۔

ع: جب کٹ کے گر پڑیں تو پھر آئیں کہاں سے ہاتھ

کہاں سے پھر آیا۔ (ہ۔ ح) کیا سے کیا ہو گیا۔

کہاں سے واپس آ گیا۔

(دیکھیے تلمیح ح)

ع: حضور شاہ پھر آیا کہاں سے حر شہید

کہاں سے کہاں لے جانا۔ (ار۔ ح)

کچھ کا کچھ بنا دینا۔ ایسے مقام پر پہنچا دینا جس کا تصور بھی نہ ہو۔

ع: قضا کہاں سے کہاں لے گئی مکینوں کو (سلام)

کہاں سے لاؤں۔ (عو۔ ف)

عورتیں ہاتھ ملتے ہوئے سینے پر یا کسی مرے ہوئے کو یاد کر کے یہ فقرہ بولتی ہیں۔ (کلمۂ بین)

ع: بھیا میں اب کہاں سے تمھیں لاؤں کیا کروں

کہاں کہاں پھرنا۔ (ہ۔ ح)

ارے مارے پھرنا

دنیا کی خاک چھاننا

س قریب قبر ہم آئے کہاں کہاں پھر کر

تمام عمر ہوئی جب تو اپنا گھر دیکھا (سلام)

کہیں۔ ۱۔ ایک جگہ۔

۲۔ دوسری جگہ۔

(محاکات)

ع: باقر کہیں گرا تو سکینہ کہیں گری

۳ ع: کسی طرح۔ کسی نہ کسی طرح

ع: یا رب کہیں مر جائے یہ اللہ کی جائی

۴۔ کس طرح۔ تاکہ۔

ع: امت کے کام سے کہیں جلدی فراغ ہو

۵ ع: دلبر ایسے پسر کے بھی کہیں باپ جیا ہے

کہیں ۷ بہت زیادہ۔
سن سے بھی جلدی کہیں چل جاتی ہے یہ تو

۷ استعمال۔
بند۔ ملتا نہ تھا صفوں میں علم کا نشاں کہیں
چلّہ کہیں تھے شست کہیں اور کماں کہیں
نیزے کہیں تھے ڈانڈ کہیں اور سناں کہیں
جمدھر کہیں کمتر کہیں برچھیاں کہیں
اک اک سیاہ رو کا جگر داغ داغ تھا
جنگل تمام ڈھالوں سے پھولوں کا باغ تھا

۸ - کس طرح - بالکل۔
ع: دیر اب کہیں دنیا سے گزرنے میں نہ ہووے

کہیں ایسا نہ ہو۔ (ا۔ روزمرہ)
ع: کہیں ایسا نہ ہو بچہ کوئی بیجا ادا ہووے

کہیں پڑا ہونا۔ بے جگہ لیٹا ہونا۔ بے آرام رہنا
ع: باقر کہیں پڑا ہے سکینہ کہیں ہے غش

کہیں ٹھہرنا - کہیں بڑھنا - جنگ میں قاعدہ ہے کہ بر بنائے موقع و محل دیکھ کے کبھی رکتے ہیں کبھی حملہ کرتے ہیں۔
ع: مانند شیر نر کہیں ٹھہرے کہیں بڑھے

کہیں ہونا۔ (ا) ادھر ادھر ہونا۔
بے جگہ ہونا۔ بے آرام ہونا۔
ع: باقر کہیں پڑا ہے سکینہ کہیں ہے غش

کہکشاں - (ف)
آسمان پر بنا ہوا ستاروں کا راستہ
ع: ہنستا تھا کہکشاں پہ یہ جادہ کو تھا غرور

کھ

کھلا اب - (ا۔م) اب معلوم ہوا۔ اب حقیقت کھلی
بکڑے دوست جب ہو گئی قبر بند کھلا اب کہ کوئی ہمارا نہیں

کھلبلی پڑنا۔ (ا۔ ح)
بے چینی ہو جانا۔ انتشار ہو جانا۔
ع: سن کر یہ شور پڑ گئی رانڈوں میں کھلبلی

کھلبلی ہونا۔ (ا۔ ح)
ہلچل۔ خلفشار۔ پریشانی اور خوف و ہراس ہونا
ع: لشکر میں اضطراب تھا۔ فوجوں میں کھلبلی
۲ (ا۔ ح)
گھبراہٹ۔ ہلچل
ع: لشکر میں اضطراب تھا فوجوں میں کھلبلی

کھلتا نہ تھا۔ (ا۔ ب)
معلوم نہ تھا۔ اندازہ نہ ہوتا تھا۔
ع: کھلتا نہ تھا کب اٹھ گئی اور سر پہ گری کب

کھلتا نہ تھا۔ (ا۔ روزمرہ)
کھنچ جائے ابھی گلشن فردوس کی تصویر

کھوئی طاقت نہ پا سکنا۔ (ا۔ ح)
گئی طاقت واپس نہ آ سکنا۔
ع: کھوئی ہے جو طاقت اسے ہم پا نہیں سکتے
کھوئی طاقت کا بیٹے سے کنایہ کیا ہے۔
میدان جنگ۔
ع: زخمی ہوئے پر کھیت کو دونوں نے نہ چھوڑا

کھیتی ہری رہنا۔ (ا۔ ح)
بچوں کا زندہ رہنا۔
ے بانوئے نیک نام کی کھیتی ہری رہے
صندل سے مانگ، بچوں سے گودی بھری رہے

کھینچنا۔ (ا۔ روزمرہ)
بلانے پر مجبور کرنا۔
زبردستی اپنی طرف بلانا۔
ے محبت کا رشتہ نہایت ہے نازک
مجھے کس لیے قدردان کھینچے ہیں۔

ک ۔ ی

کی ۔ (حرف عطف)
کے لیے ۔ واسطے
ع: ہر سجدے میں امت کی دعا کرتے تھے حضرت
۲ ۔ (حرف جار)
جیسی ۔ مثل ۔
ع: سب تھی ہما کی تیز پری اور پر نہ تھے

کے ۔ (دلی)
کتنے ؟
ع: بولا وہ تعجب کہ ہم ہوں گے جواں یاں کے کے ہزار
۲ ۔ کتنے ۔ کچھ (کلمہ کدایہ)
س کے راتیں ہمیں کاٹنی ہوویں گی وطن تک
کے روز میں پہنچیں گے شہنشاہ زمن تک
۳ طرح ۔ مثل ۔ مانند ۔
ع: حملے دکھا دیئے اسد کردگار کے

کیا ۔ کس طرح ۔ کیسے ۔
ع: کیا دبدبۂ عون و محمد کروں تحریر ۔
۲ ۔ (سوالیہ)
آیا ۔ ؟
ع: کیا پہلے سر کٹائے گا یا شہ زماں
۳ ۔ کیا ۔
ع: ۱ ۔ کیا چھوٹے چھوٹے ہاتھوں کی طاقت دکھائیں گے
ع: ۲ ۔ کیا جانے سوچے تھے کیا شاہ کربلا
۴ بنا دیا ۔ بنا لیا ۔
ع: خندق کا اسی در کو بہادر نے کیا پل
۵ کسی قسم کی ۔ کیسی ۔ کس قدر ۔
ع: کیا آگ تھی اس شعلۂ پُر قہر کے اندر
۶ آپ کیا آئے کہ آ گئی مرتے ہوؤں میں جان
۷ ۔ (حرف نجائیہ)
ع: رو کر کیا ۔ یہ کرتے ہیں ارشاد آپ کیا ۔
۸ ۔ (کلمۂ تعجب)
کیسا ۔ تعجب خیز ۔
ع: پاک طینت تھی تو انجام بھی کیا نیک ہوا
۹ (کلمۂ استفہامیہ)
۱ ۔ کس قدر ۔ کتنی ۔
۲ ۔ انتہا کی زیادتی دکھانے کے لیے ۔
۳ ۔ اللہ اکبر ۔ خدا کی پناہ ۔
ع: کیا آگ لگ گئی تھی جہاں خراب کو
۱۰ کیسا ۔ کیوں ۔

۱۱ ۔ کیسے ۔ کس طرح ۔
س جہاز آل نبی کیا بچے تباہی سے
تلاطم ایسا بحر اور ناخدا نہیں رکھتے
۱۲ ۔ نہیں ۔ ع:
آنکھیں اٹھایئے آپ سے کیا تاب کیا جگر ۔
۱۳ اور کچھ نہ تھی ۔
ع: باگ اس کی تھی کیا، جو دل راکب کا ارادہ
۱۴ ۔ قیامت خیز
آفت مچا دینے والا ۔
ع: کیا آگ تھی اس شعلۂ پر قہر کے اندر
۱۵ عجب طریقہ سے ۔
عجب طرح ۔
کیسا ۔
ع: زمیں الٹ گئی کیا منقلب زمانہ ہوا

کیا بات ہے ۔ (دار ۔ سب)
واہ سبحان اللہ ۔ شاباش ۔ عمل کیا ہے ناقابل فراموش
ع: کیا بات تری خوب دیا ساتھ ہمارا

کیا بجاتے۔؟ (ار۔ عم۔ ر)

ع کیسے اور کس طرح ڈھول باجے بجا سکتے تھے

کیا بجاتے کہ بجاتے نہ کسی شخص کے ہوش

کیا تاب، کیا جگر۔ (ار۔ ع)

مجال نہیں۔ ہمت نہیں۔

ع: دیکھیں اٹھا کے آنکھ یہ کیا تاب کیا جگر

کیا دے گا۔؟

تیرے بس کی کیا بات ہے

تو کیا دے سکتا ہے

ع: کیا جام آب کا مجھے تو دے گا او ذلیل

کیا عمر ہے۔؟ (کلمۂ استفہامیہ) ار۔ ب

ابھی عمر ہی کیا ہے۔

ع: خدا بخشے ابھی کیا عمر تھی ان مرنے والوں کی

کیا کچھ۔ (عو۔ روزمرہ)

کیا کوئی

آیا کوئی؟

ع: کیا کچھ علم سے جعفر طیار کا تھا نام

۲ بہت زیادہ۔ ہر شے۔ لاتعداد۔ بے شمار۔

ع: مداح ہوں کیا کچھ نہیں اس گھر سے ملا ہے

کیا کرتے ہیں۔ (ار۔ روزمرہ)

وہ کرنا جس کی کسی کو خبر نہ ہو۔

ع، کیا کرتے ہیں ہم دیکھ ذرا شیر دل کے حملے

کیا کروں۔ عو۔ کلمۂ مجبوری)

اب کیا کروں۔ کیسے کروں۔

اب کیا ہوگا۔

نہایت بےچینی کے عالم میں عورتیں بولتی ہیں

ع: بھیا میں اب کہاں سے تمہیں لاؤں کیا کروں

کیا کم ہے۔ (ار۔ ع) بہت کچھ ہے۔

مولا کی غلامی کا شرف کیا مجھے کم ہے

کیا مجال۔ (ار۔ روزمرہ)

کیا ہستی۔

ع: واللہ کیا مجال جو لیں اب علم کا نام

کیا ہوگا۔ (ار۔ روزمرہ)

کلمۂ تعجب۔

الٰہی خیر ہو۔ اس کا انجام کیا ہونا ہے

ع: غربت میں ٹھن گئی جو لڑائی تو ہوگا کیا

کیا ذکر۔ (ار۔ ر)

ع: اوروں کا ذکر کیا تمہیں میری نہیں خبر

کیا ہے۔ کیوں کیا معاملہ ہے۔ کس بات پر۔

کیا ہے جو اشک نرگسی آنکھوں سے بہتے ہیں

کیا ہے اختیار۔ (ار۔ روزمرہ)

مجبوری ہے

ع: ہاں ہاں نہ جانے دے تو مرا کیا ہے اختیار

کیا کیا۔ کیسے کیسے۔ کس کس طرح۔ کیوں۔ کیونکر

رباعی:

دل نے غم بے حساب کیا کیا دیکھا

آنکھوں نے جہاں میں خواب کیا کیا دیکھا

طفلی و شباب و شیب داغ و راحت

اس عمر میں انقلاب کیا کیا دیکھا

۲۔ کیسے کیسے۔ سبحان اللہ۔ واہ واہ۔

ع: کیا کیا اڑے ہیں شام کے بادل میں ڈوب کے

کیا کیا دیکھوں۔ (ار۔ روزمرہ)

اتنی بڑی دنیا۔ اور دنیا کے تمام نشیب و فراز

میں کس کس پر غور کروں۔

ع: حیراں ہوں کہ دو آنکھوں سے کیا کیا دیکھوں

کیا کیا نہ ملنا۔ (ار۔ روزمرہ) ہر چیز ملے گی۔ ہر شے دستیاب ہے

ع: ڈھونڈو گے جو دنیا میں تو کیا کیا نہ ملے گا۔

کیسا آنا۔ (ار۔ روزمرہ) بہت منحوس آنا۔

ع: بے بیٹے یہ کیسا آیا تھا اٹھارواں برس

کیسی۔ (کلمۂ روزمرّہ)
کس قدر۔
کتنی زیادہ۔
ع: کیسی یہ ہوا بجائی کہ اٹھتے نہیں اصلا

کیسہ۔ (ف-۱)
تھیلی
جیب
ع: اپنے کیسہ سے نہ دام اور درم دیتے ہیں۔

کیفیت انجام۔ (ف۔ مرکب)
آخرت اور انجام کا کیف ولطف
ع: جس میں عوض نشہ ہو کیفیت انجام

کیں۔ (ف)
کینہ۔ بغض۔
ع: باغی تبر و خنجر کیں لے کے چلے ہیں۔

کیواں۔ (ف-۱-مذ)
زحل، سیارہ
ع: دیکھا جو نور شمسہ ایکواں جناب پر

۲
القاب۔
دیکھیے، آسماں جناب۔

۳۔ (ق۔ مر۔ ص)
ع: وہ آسماں حشم تو یہ کیواں جناب ہیں

کیے (ماضی ناتمام)
کانپا کیے
برابر کانپتے رہے
خوف زدہ رہے
ع: کانپا کیے پروں کو سمیٹے ہوئے ملک

ردیف

گ ۔ الف

گام ۔ (ف) قدم۔

ع: ہر گام پہ طاؤس کا انداز دکھایا

گاوزمیں ۔ دیکھیے، تلمیح

ع: ماہی پہ ڈگمگا گئے گاوِ زمیں کے پاؤں

گاہ ۔ (ف ۔ کلمہ) کبھی ۔

ع: گہ تخت ہے اور گاہ جنازہ بسر دوش

گاہک اٹھ جانا ۔ قدر شناسوں کا فقدان ہو جانا۔

ع: جب اٹھ گئے بازار سے گاہک تو ہم آئے

گاہوارہ ۔ (ف ۔ ۔ مذ) گہوارہ ۔ جھولا ۔ پالنا۔

ع: اصغر کے گاہوارے تک آکر گرے ہیں تیر

۲۔ اصغر کو گاہوارے سے لے آؤ اے بہن

گ ۔ ر

گرجا تھا برسا بھی ۔ (ار ۔ ۸ ۔ مح) جب گرجا تھا تو زور بھی دکھایا ہوتا

ع: گرجا تھا اس قدر تو برسا بھی تھا ضرور

گرجا مثالِ رعد ۔ بادل کی طرح گرجا ۔ آواز دی ۔ چیخا ۔ چلّایا۔

ع: اک پہلواں یہ سنتے ہی گرجا مثالِ رعد

گرچہ ۔ ہاں ۔ البتہ ۔

ع: ہاں صدقے جائیے، گرچہ یہ ہمت کی ہے دلیل

گردپوش ۔ (ف ۔ ار) زین کا غلاف ۔

ع: زیں بھی گردپوش کہ ابر آفتاب پر

گرد نہ ملنا ۔ (ار ۔ مح)

ع: حر کا ہاتھ آنا تو کیسا، نہ ملی گردِ سمند

گرد یتیمی ۔ (ف ۔ ر) (اضافت تشبیہی)

کنایہ: یتیم ہونا ۔ یتیمی کی مصیبت ۔

ع: خورشید سے منھ گردِ یتیمی سے اَٹے تھے

گرداب ۔ (ف ۔ ۔ مذ) بھنور ۔

ع: گرداب پہ تھا شعلۂ جوّالہ کا گماں

گرداب کی سپر ۔ (استعارہ) سپر کی طرح گرداب بھی گول ہوتا ہے ۔ اس لیے اسے گرداب کی سپر کہا ہے ۔

ع: ہر چند مچھلیاں تھیں زرہ پوش سر بسر

گرد پھرنا ۔ (ار ۔ بول چال)

صدقے ہونا ۔ چاروں طرف پھر کر صدقے ہونے کا بھی دستور ہے ۔

ع: زینب کے گرد پھر کے یہ بولی وہ نوحہ گر

گرد ہونا ۔ (ار ۔ ب) چاروں طرف سے حملہ کے لیے دوبارہ جمع ہونا ۔ ہجوم ہونا۔

ع: وہ گرد تھے جو بھاگتے پھرتے تھے وقتِ جنگ

گردانِ دہر ۔ (ف ۔ مر ۔ ا ۔ مذ ۔ جمع)

گرد بمعنی پہلوان، دنیا کے بڑے بڑے پہلوان، دلاورانِ عالم ۔

ع: گردانِ دہر ان کی زبردستیوں سے زیر

گردش ایام۔ (ف۔ (ر)
عہد و عصر یا زمانے کی ابتری۔
ع: ہر ست فراموش کرے گردش ایام
گردن پر پھر جانا۔ (ار۔ ب)
گلے پر چل جانا۔ گردن کاٹ دینا۔
ع: پھر جاتی تھی گردن پہ کبھی گاہ جگر پر
گردن جھکانا۔ (ہ۔ مح)
شرم کے سبب سر نیچا کیے رہنا۔ نگاہیں نہ ملانا۔
ع: کیا مسکرا کے شرم سے گردن جھکائے تھے
گردن میں ہاتھ ڈالنا (ہ)، باہیں گلے میں ڈال کر ملنا۔
ع: بولی وہ ہاتھ شاہ کی گردن میں ڈال کر
گردن کشاں امت (ف۔ مر) امت رسول کے باغی۔
ع: گردن کشاں امت خیرالورا تباہ
گردوں۔ (ف۔ ار۔ مذ) آسمان۔
ع: گردوں پہ ناز کرتی تھی اس دشت کی زمیں
گردش دنیا۔ (ار۔ ر) گھانا۔ ہوا میں گھمانا۔
ع: گردش جو دی تو سب تہ و بالا ہوا جہاں
گردوں نشیں۔ (ف۔ ص)
باعزت۔ معزز۔
ع: گردوں نشیں سروں کو بہم پٹینے لگے
گردہ۔ (ف) دائرہ۔ حاطہ۔ ۲۔ میدان
ع: ہیں تین چار کوس کے گردہ میں سب سوار
۱۔ آفتابی وہ سپر، جس سے خجل گردۂ ماہ۔
۲۔ گردہ میں بیس کوس کے لشکر پڑا ہے سب
گرتے گرتے سنبھل جانا (ہ۔ مح) ٹھوکر کھا کر سنبھالا لینا۔ غش کھاتے ہوئے گرنا اور سنبھل جانا۔
ع: دو بار گرتے گرتے وہ غازی سنبھل گیا
گر گر کے سجدے کرنا۔
۱۔ تلواریں کھا کر گھوڑے سے گر کر سجدہ بجا لانا۔
۲۔ باوجود طاقت نہ ہونے اور فاقوں کے سجدہ خدا بجا لانا۔
ع: گر گر کے سجدے کر گئے تیغوں کی چھاؤں میں
گروہ۔ (ف۔ ا۔ مذ) فوج کا دل۔
ع: یوں تیغ تیز کوندگئی اس گروہ پر
گرز۔ (ف۔ فوجی۔ ہتھیار۔ مذکر)
ع: الف گرز کو کر دیتی تھی ہر ضرب میں دال
گرز آنا۔ (ار) گرز کا حملہ ہونا۔
ع: آیا اُدھر سے گرز، اِدھر سے چلا تبر (دیکھیے تصویر ۴۵)
گرسنہ شیر (ف) بھوکا شیر۔
ع: غصہ میں جھپٹے صید پہ جیسے گرسنہ شیر
گرمیٔ روز حساب (ف۔ مر)
قیامت کے دن کی جیسی گرمی۔ روایت ہے کہ قیامت کے دن آفتاب سوا نیزے پر آجائے گا اور ہر ذی روح پسینہ میں ڈوبا ہوا ہوگا۔
ع: پانی تھا آگ، گرمیٔ روز حساب تھی (استعارہ)

گریبان پھاڑنا۔ (ار۔ ہ۔ مح)
ہلال کا گریبان پھاڑنا۔ (صنعت حسن تعلیل)
دیوانا بن جانا۔ رنج و غم منانا۔
ع: پھاڑا فلک پہ اپنا گریباں ہلال نے
گریباں چاک چاک ہونا۔ (ار۔ مح)
ع: بازو سے خوں رواں تھا گریباں تھا چاک چاک
گریبان شب پھاڑنا۔ (ار۔ مح)
صبح ہونا۔ صبح صادق ہونا۔
ع: پھاڑا جو گریباں شب آفت کی سحر نے
گریبانِ قبا۔ (ف۔ مر)
قبا کا دامن۔ دیکھیے تصویر ۴۷
ع: اشک آنکھوں سے بہتے تھے گریبان قبا پر

گریز اگریز۔ (ف۔ ح)
بھاگم بھاگ۔ بھاگو، بھاگو۔ بھاگڑ۔
ع: تھی چار سمت دھوم گریز اگریز کی

گ۔ ڑ

گڑا کے۔ (لکھنؤ۔ عم۔ روزمرہ)
(دلی) گڑا کے۔ پیوست کر کے۔
ع: بھاگا گڑا کے کوکھ میں برچھی کو اک لعیں

گ۔ ز

گزارا نہ ہونا (ار۔ ح)
نہ گزر سکنا۔ نہ جا سکنا۔ بند ہونا۔ مسدود ہونا۔
ع: تھا نہر تلک بیک نظر کا نہ گزارا

گزارا نہ ہونا۔
گزر نہ ہونا۔ نہ آ سکنا۔
ے نیچروں کی مجلس ہے سب سے جدا
امیروں کا یاں تک گزارا نہیں (سلام)

گزرنا۔ (ار۔ مص) جانا۔ مرنا۔
ع: کو مرحلۂ صعب ہے دنیا سے گزرنا

گزر جانا۔ (ار۔ ح)
بیت جانا۔ اذیت پہنچ جانا۔
ع: آئی صدا، نہ پوچھو جو ہم پر گزر گئی
۲۔ مقتل میں ہو سکا نہ گزارا، گزر گئے
(ایہام تناسب)
۳۔ گھر لٹ گیا، گزر گئیں خاتون روزگار
۴۔ دنیا میں گزر جاتی ہے انساں کی ہر طور
۵۔ ان آنکھوں نے دیکھا ہے بزرگوں کا گزرنا

گ۔ ل

گل آفتاب۔ اضافت تشبیہی۔
۱۔ خود آفتاب بھی مراد ہے
۲۔ سورج مکھی کا پھول۔
ع: کیا کیا ہنسی ہے صبح، گل آفتاب پر (تغزل)

گل اندام۔ (ف۔ ص)
نازک بدن۔ پھول جیسا بدن رکھنے والا۔
ع: پیارا ہے نہایت ہمیں زہرا کا گل اندام

گلبدن۔ (ف)
کنایۃً۔ معشوق۔ پھول جیسے بدن والا۔
ع: گلدستۂ حسین میں اکبر سا گلبدن۔

گل پیرہن۔ (ف۔ مرکب)
پھول جیسے جسم والا۔ نازک پھولوں کا لباس
زیب تن کرنے والا۔ استعارہ معشوق (تغزل)
ع: گل پیرہن اکثر نظر آتے ہیں کفن پوش

گل تازہ نکل جانا۔ استعارہ: نوجوانوں کا
گھر سے ہمیشہ کے لیے چلا جانا۔
ے اجڑا چمن، ہر اک گل تازہ نکل گیا (تغزل)
نکلا علم کہ گھر سے جنازہ نکل گیا

گل جھومنا۔ (صنعت حسن تعلیل)
پھولوں کا مارے خوشی کے جوش میں آنا۔
ع: گل جھومتے تھے باغ میں، رضواں بہشت میں

گل، خار نظر آنا۔ (ار۔ ح)
۱۔ ہر چیز بھیانک اور خوفناک نظر آنا۔
۲۔ دوست بھی دشمن معلوم ہونا۔
ع: اس سرزمیں کے گل نظر آتے ہیں مجھ کو خار (تغزل)

گل رخسار۔ (اضافت تشبیہی) حسین رخسار۔
ع: ہے جوش جوانی پہ بہار گل رخسار (تغزل)

گل رعنا۔ (ف۔ مر)
(استعارہ) حسین و خوبصورت نوجوان۔
ع: اس باغ سے کیا کیا گل رعنا نہ گئے
(صنعت ایہام تناسب)

گل سے بو جدا ہونا۔ استعارہ:
تلوار اس طرح نیام سے نکلی جیسے پھول سے بو نکلتی ہے۔
ع: مہتاب سے شعاع جدا گل سے بو جدا (تغزل)

گلِ شاداب۔ (ف۔ ار)
کھلا ہوا پھول۔ سرسبز پھول۔
ع: رخسارۂ انور پہ تصدق گل شاداب

گلعذار۔ (ف۔ ص)
استعارہ: حسین۔ خوبصورت۔ جوان رعنا۔
ع: جوں غنچہ مسکراتا تھا ایک ایک گلعذار

گل مراد پانا۔ (ار۔ مح)
مراد ملنا۔ مراد پانا۔ دُرِ مقصود مل جانا۔
ع: سرخی لبوں پہ آگئی پایا گل مراد

گل ہنسنا۔ (ار۔ مح)
پھول کھلنا۔
ع: ہنستا تھا کوئی گل، نہ لہکتا تھا سبزہ زار

گلاب کھینچنا۔ پھولوں سے گلاب نکالنا۔
تشبیہ:۔ دھوپ میں سرخ چہرے سے پسینہ پونچھنے کو گل ارغواں کے گلاب سے تشبیہ دی ہے۔
ے پسینہ نہیں پونچھتے رُخ سے حضرت
گلاب گل ارغواں کھینچتے ہیں

گلوں کا ہار بن جانا۔ (ار۔ مح)
پیچھے پڑ جانا۔ سر ہو جانا۔
ہر وقت ساتھ ساتھ رہنا۔
ع: دولھا بنے ہوئے تھے اجل تھی گلوں کا ہار

گلدستہ (ف)
پھولوں کا گچھا۔ آراستہ کیے ہوئے پھول۔
ع: گلدستۂ حسین میں اکبر سا گلبدن

گلدستۂ معانی۔ (ف۔ مر)
مجموعۂ گلہائے مضامین و مطالب۔
ع: گلدستۂ معانی کو نئے ڈھنگ سے باندھوں

گلزار ارم۔ (ف۔ مر) جنّت کا چمن۔
ع: یا رب چمن نظم کو گلزار ارم کر

گلشن بقا۔ (ف۔ ع۔ مر) (استعارہ)
آخرت۔ جنّت کا چمن
ع: ہے عنقریب کوچ سوئے گلشن بقا

گلشن خجل ہونا۔ چمن بھی شرمندہ تھے
ع: گلشن خجل تھے وادیٔ مینو اساس سے

گلشنِ عالم۔ دنیا کا چمن۔ (استعارہ)
ع: ایسی ہوا بھی گلشن عالم میں کم چلی

گلشن عالم۔ (ف۔ مر)
کنایہ: دنیا۔ عالم۔ چمن عالم۔
ع: ایسی ہوا بھی گلشن عالم میں کم چلی

گلشن ہستی۔ (ف۔ مر)
زندگی کی خوشیاں، زندگی کی بہاریں

گلو بریدہ۔ (ف۔ ص)
کٹا ہوا۔ مقتول۔
ع: ہے ہے گلو بریدۂ راہ خدا حسین

گلے تک آنسو جاری ہونا۔ (ار۔ مح)
آنکھوں سے آنسو نکل کر گلے تک بہہ جانا۔
ع: دیکھو تم بن ہیں گلے تک مرے آنسو جاری

گلے سے مل جانا۔ (ار۔ مح)
گلے پر لگ جانا۔ گلے کو کاٹ دینا۔
ع: مل گئی جس کے گلے سے اجل آگئی اس کی

گلے ملنا۔ (ار۔ مح)

ہم آغوش ہونا۔ گلے لگنا۔ بغل گیر ہونا۔

ع: ملتا ہے ہنس کے ایک جواں ایک کے گلے

گلے میں باہیں ڈالنا۔ (ار۔ روزمرہ)

ع: باہیں گلے میں ڈالے گی زینب باشک و آہ

گ۔م

گمان ہونا۔ (ار۔ ع)

خیال ہونا۔ سمجھنا۔

ع: اس پر شجر طور کا ہر اک کو گماں تھا

گناہ اشکوں سے دھو دینا۔ (ار۔ مح)

آنسو بہا کر گناہوں کو دھو دینا۔

س دھو دیئے اشکوں نے دفتر سے تمام اعمال زشت
ہم تری پروا کچھ اے ابر کرم، کرتے نہیں
(سلام)

گ۔ن

گنبدِ دوّار۔ (ف۔ ا۔ مذ)

(کنایہ) آسمان۔

ع: ضربت پڑی کہ گنبد دوّار پھٹ پڑا

گنتی ہونا۔ (ع۔ ب)

شمار ہونا۔ عدد شمار ہونا۔

ع: گنتی تھی زخمیوں کی نہ کشتوں کا تھا شمار

گنجِ شہیداں۔ (ف۔ ر)

جہاں شہدا کی بہت سی قبریں ہوں۔ شہیدوں کے سونے کی جگہ۔

ع: فوجیں بھگا کے گنج شہیداں میں سوئیں گے

گندم سے گندم۔ (ضرب المثل)...الخ

جیسا کرنا ویسا بھرنا۔ جیسا بوؤ گے ویسا پھل لے گا۔ گیہوں بوکر گیہوں اُگے گا، جو بوکر جو لے گا۔

س گندم سے گندم، جو سے جو ہے
کاٹیں گے وہی جو بو رہے ہیں (سلام)

گنڈا۔ (ہ۔ ا۔ مذ) (دیکھئے تصویر نمبر ۹۸)

گھوڑے کی گردن میں ڈالنے والی پٹی۔
(عموماً اس میں موتی ٹکے ہوتے ہیں)

ع: گنڈے کو دیکھ کر مہ نو ہو وے سرنگوں

گو۔ (ف۔ کلمہ)

چاہے۔ خواہ۔

ع: گو فوج کم امام دلاور کے ساتھ ہے

۲۔ اگرچہ۔

ع: گو مرحلۂ صعب ہے دنیا سے گزرنا

۳۔ خواہ

ع: گو بند مختصر ہیں پہ رونے کو کم نہیں

۴۔ خاموش ہیں، گو شیشۂ دل چور ہوئے ہیں

گ۔و

گوارہ کرنا۔ (ار۔ ر)

برداشت کرنا۔ سہنا۔

ع: سختی بھی کچھ پڑی تو گوارہ کیا اسے

گوارا ہونا۔ (ار۔ ر)

ع: کس طرح گوارہ ہو بھلا اس کی جدائی

گودی۔ (عو۔ ہ۔ ر)

چھوٹی سی گود۔ عورتیں پیار میں گود کو گودی بولتی ہیں۔

ع: گودی میں مر گیا چھ مہینے کا دلربا

۲۔ گود کی تصغیر

ع: معصوم ذبح ہو گیا گودی میں شاہ کی

گور۔ (ف۔ ا۔ مو) قبر۔

ع: گوشہ کہیں نہ ملتا تھا ان کو سوائے گور

گود خالی ہونا۔ (ار۔ مح)

۱۔ بچہ مر جانا۔ ۲۔ گود میں بچہ نہ ہونا۔

ع: مادر کی گود خالی ہے بچے [illegible] اداس ہے

گودی بھری رہے۔ (عو۔ ہ۔ دعائیہ۔ مح)

بچے زندہ و سلامت رہیں۔

ع: صندل سے مانگ، بچوں سے گودی بھری رہے

گوشِ کر ہو جانا۔ (ار۔ ب)

کان بیکار ہو جانا۔

ع: کر ہو گئے تھے شور سے کرّوبیوں کے گوش

گوشۂ عزلت۔ (ف۔ ص)

گوشۂ تنہائی۔ یہاں تلوار کے نیام سے استعارہ کیا ہے۔

ع: یاں گوشۂ عزلت، خم شمشیر نے چھوڑا۔

گوشۂ کمان۔ (ف۔ ج)

دیکھیے تصویر

ع: گوشے کماں سے دور تو گوشوں سے زہ جدا

گوشہ گیر ہونا۔ (ار۔ ب)

گوشۂ تنہائی میں رہنا۔

ع: کنج عزلت میں مثال آسیہ ہوں گوشہ گیر

۲۔ چھپنا۔

ع: ہے ہے علی کی بیٹیاں کس جا ہوں گوشہ گیر

گوشوں میں چھپنا۔ (ہ۔ مح)

کونوں میں چھپتے پھرنا۔ ادھر ادھر چھپنا۔ ڈرنا

ع: گوشوں میں چھپتے پھرتے تھے جتنے دلیر تھے

گوگردِ سرخ۔ لال گندھک۔

ع: عنقا، گوگردِ سرخ یا رس اکسیر (سلام)

گونجنا۔ (ار۔ ر)

شور و غوغا ہونا۔

ع: ادھر گونجتا تھا گھوڑوں سے میدان وہ سارا

گوندھے ہوئے گیسو ہونا۔ (ار۔ ب)

آراستہ زلفیں۔ سنواری ہوئی زلفیں۔

ع: گوندھے ہوئے گیسو رخِ زیبا پہ پڑے تھے

گوہرِ شہوار۔ (ف۔ مر۔ ص)

میر انیس نے اپنے کلام سے استعارہ کیا ہے۔

ع: ہے کون، دکھائیں کسے یہ گوہرِ شہوار

۲۔ قیمتی موتی۔

میر صاحب نے اپنے کلام کو گوہرِ شہوار سے تشبیہ دی ہے۔

ع: نظم ہے یا گوہرِ شہوار کی لڑیاں انیس

گوہر کو بے آب کرنا۔ (ار۔ مح)

موتی کی سی آبرو کھونا۔

اس گوہرِ آبرو کو بے آب کروں سے

میر صاحب نے گوہرِ آبرو اپنے کلام کے لیے نظم کیا ہے

گویا۔ (ف۔ کلمۂ تشبیہ) جیسے۔

ع: گویا کہ آسمان پہ خدیو زمیں چڑھا

۲۔ ایسا معلوم ہوا

ع: گویا صدا رسول کی کانوں میں آگئی

۳۔ گویا حباب ہو گئے تھے نقطۂ حیات

۴۔ معلوم ہوتا ہے۔ جس طرح۔

ع: گویا علی کھڑے ہیں تہیا جہاد پر

۵۔ گویا حباب ہو گئے تھے نقطۂ حیات

(تشبیہ) حباب کو نقطہ حیات سے تشبیہ دی ہے — جس طرح حباب پانی سے ابھرتے ہی فنا ہو جاتا ہے اسی طرح زندگی کا بھی کوئی بھروسہ نہیں۔

گویا ہونا۔ (ار۔ ر)

بولنے والا ہونا۔

شعر گوئی کی صفت کی طرف کنایہ کیا ہے۔

ع: گویا ہوں، فقط ہے تری فیض رسانی

گھ

گہ ۔ (ف ۔ کلمہ) کبھی ۔
ع گہ یاں کو دیکھتے تھے، کبھی جانب علم
نعرہ کبھی یہ تھا کہ نثار شہ امم
(یہ علامات بھی خواہش علم کی نشانی ہیں)

گھاٹ ۔ (ہ ۔ اسم ۔ مذ)
۱۔ تلوار کی خمی جس مقام سے شروع ہوتی ہے
۲۔ دریا کا ساحل ۔ کشتی سے اترنے کا ساحل ۔
ع: کہتے ہیں اسے موت کا گھر گھاٹ نہیں ہے
۳۔ کاٹ ۔ تیزی ۔
ع: ہر دم برش بڑھی رہی گھاٹ اس کا نام ہے
۴۔ کنارہ ۔ ساحل ۔
ع: تلواریں کھینچے گھاٹ پہ آپہنچی فوج شام

گھاٹ پہ آجانا ۔ (ہ ۔ مح)
۱۔ باڑھ پہ آجانا ۔ کاٹ پر آجانا
۲۔ زد پر آجانا ۔
ع: آپہنچا اس کے گھاٹ پہ جو، مر کے رہ گیا

گھاٹوں تنے ہوشیار ۔ (کلمۂ ندا)
دریا کے ساحلوں سے خبردار رہنا ۔
ع: گھاٹوں سے ہوشیار، ترائی سے باخبر

گھٹ گھٹ کے ۔ (ہ ۔ ص)
کس مسا کے ۔ تکلیف سے، تڑپ تڑپ کے
کس مپرسی میں ۔
ع: گرمی میں ساری رات یہ گھٹ گھٹ کے رہتے ہیں

گھٹا چھانا ۔ (ہ ۔ مح)
حملہ ہونا ۔ چاروں طرف سے گھر جانا ۔
ع: دو روز کے پیاسے پہ گھٹا شام کی چھائی

گھٹانا ۔ (ہ ۔ مص)
درجہ سے گرانا ۔ کم قیمت کر دینا ۔
کم رتبہ کرنا ۔ توہین کرنا ۔
ع: دُر کو تو گھٹاتے ہیں، بڑھاتے ہیں صدف کو
میر انیس نے اپنی طرف اشارہ کیا ہے ۔

گھٹنیوں آنا ۔ (ہ ۔ مح)
بچوں کا گھٹنوں کے بل چلنا ۔
ع: قطرہ زدوں میں گھٹنیوں اصغر بھی آئے گر

گہر فشاں ہونا ۔ (ا ۔ ب)
استعارہ: بولنا ۔ (پھول جھڑنا ۔)
ع: گہر فشاں ہوئے لعل لب رسول کریم

گہرہائے آبدار ۔ (ف ۔ مر ۔ ص)
چمکدار موتی ۔
ع: پھولوں پہ جابجا وہ گہرہائے آبدار

گھر آباد رہے ۔ (عو ۔ کلمۂ دعائیہ)
خاندان پھلا پھولا رہے ۔
ع: گر احمد کے نواسہ کا گھر آباد رہے

گھر اجاڑ ہونا ۔ (ہ ۔ مح)
گھر اجڑا ہونا ۔ سُونا ہونا ۔
ع: جنگل بسا ہوا ہے، مرا گھر اجاڑ ہے

گھر اجڑ جانا ۔ (ہ ۔ مح)
بھرا گھر ویران ہو جانا ۔
ع: میں لٹ گیا ۔ تباہ ہوا گھر اجڑ گیا
۲ ۔ جوان بیٹا مر جانا ۔
گھر بے رونق ہو جانا ۔
ع: یہ کس کی کوکھ اجڑ گئی، گھر کس کا لٹ گیا

گھر اجڑنا ۔ (ہ ۔ مح)
گھر برباد ہونا، خاندان تباہ ہونا ۔
ع: گھر آج اجڑتا ہے، لٹے جاتے ہیں بھائی

گھر سے نکلنے کے دن نہ ہونا۔ (ار۔ ع)
بالکل بچپن کا زمانہ۔
عہد طفولیت۔
ع: ان کے ابھی تو گھر سے نکلنے کے دن نہیں
گھر عزا خانہ ہو جانا۔ (ار۔ ع)
وہ گھر، جہاں صرف نوحہ و ماتم ہی کو سکتے ہوں،
گھر ماتم کدہ بن جانا۔ وہ گھر جہاں کئی کئی موتیں ہو چکی ہوں۔
ع: بیٹھوں کہاں یہ گھر تو عزا خانہ ہو گیا
گھر کر لینا۔ (گھر کرنا) (ار۔ ع)
،، جگہ بنا لینا۔ اثر کر جانا۔ مقام پیدا کر لینا۔
ع: ہے وہ طرار کہ آنکھوں میں یہ گھر کرتی ہے
گھر کی روشنی۔ (ار۔ ا)
استعارہ: بیٹا۔ پوتا۔
ع: جو گھر کی روشنی تھے، وہ گل ہو گئے چراغ
صنعت ایہام تناسب۔
صنعت مراعات النظیر۔
گھر میں پیدا ہونا۔ (ہ ـــ ع)
پیٹ سے پیدا ہونا۔
ــہ جنگل کے بسانے کو یہ آئے ہیں جہاں میں
اماں کے رلانے کو یہ آئے ہیں جہاں میں
ــہ ہم جانو سی صورت پہ نہ شیدا ہوئے ہوتے
اے کاش مرے گھر میں نہ پیدا ہوئے ہوتے
گھر میں نہ دیکھنا۔ (ار۔ ا)
ملاقات نہ ہونا۔
ع: دیکھا نہ انھیں گھر میں ہم آئے کئی باری
گھر گھر کے لڑنا۔ (ہ۔ ع)
فوجوں کے اندر گھس کر جنگ کرنا۔
نرغۂ اعدا میں لڑنا۔
ع: گھر گھر کے صورت اسد خشم گیں لڑا

گھرانہ۔ (ہ۔ ا۔ فذ)
خاندان۔ گھر والے۔
ع: اسد حق کے گھرانے کا یہ دستور نہیں
گہنا۔ (ہ۔ مذ)
عورتوں کے بناؤ سنگھار کا زیور۔
ع: جو ہر تھے کہ پہنے تھی دلھن پھولوں کا گہنا
گھوڑا ہوا ہونا۔ (ہ۔ ع) (استعارہ)
استعارہ: گھوڑے مثل ہوا کے دوڑنے والے ہونا۔
ع: گھوڑے ہوا تو نکہت گل تھے شہسوار
گھوڑے پر ہونا۔ (ہ۔ ع)
ع: گھوڑے پہ تھا شقی کہ ہوا پر پہاڑ تھا
تشبیہ: انتہائی موٹا تازہ۔ لمبا چوڑا ہونے کی ایک نشانی۔ اس سے پہلے انیس نے ایک مصرعہ میں خصوصیات بیان کی ہیں)
ع: بالا قد و کلفت و تنومند و خیرہ سر
گھوڑے اڑانا۔ (ہ۔ ع)
گھوڑے بڑھانا۔ (ہ۔ ع)
گھوڑے آگے بھگانا۔
ع: گھوڑے اڑا اڑا کے جو فوجوں پہ جائیں گے
۲۔ ہجوم میں گھوڑے دوڑانا۔
ع: فوجوں میں یوں کسی نے بھی گھوڑے اڑائے ہیں
گھونگھٹ دھرنا۔ (ہ۔ ع)
گھونگھٹ رکھنا۔ چہرے کی نقاب یا رومال یا چادر رکھنا۔
گھوڑے کی یال سے استعارہ کیا ہے۔
ع: گھونگھٹ دھرے ہے یال پہ اک رات کی دلھن
گھونگھٹ کھانا۔ (ح۔ ع) (تغزل)
۱۔ شکست کھانا۔ ۲۔ پیٹھ دکھانا۔
ع: گھونگھٹ سپاہ شام نے کھایا جدھر بڑھی

گھیر کے بڑھانا۔ (عم۔ ہ۔ ب)

پھانس کے راستے پر لگانا۔

گھیر گھار کے مطلب پر لگانا۔

ع: غُل تھا اسے اجل نے بڑھایا جو گھیر کے

گیاہ سے سبزی اڑ جانا۔ (اد۔ ب)

گھاس سے سبزی جاتی رہنا، جو اس کی صفت ہے (گرمی کی شدت استعارہ کیا ہے)

ع: سرخی اڑی تھی پھولوں سے، سبزی گیاہ سے

گ۔ ی

گیتی۔ (ف۔ ا۔ مؤ)

دنیا۔ عالم۔ روئے زمین۔

ع: گیتی میں اور بھی کوئی ایسا دلیر ہے

گیتی تھام لینا۔ (ہ۔ ح۔ بصفت ایہام)

زمین (دنیا) روئے زمین۔

زلزلہ کے ڈر سے زمین کو پکڑ لینا۔ دبالینا۔

سنبھال لینا۔ قیامت آنے سے روک لینا۔

ع: گیتی کے تھام لینے کو روح الامیں بڑھے

گیسو۔ (ف۔ ا۔ مذ)

سر کے بال۔ سر کے بالوں کے پٹھے زلفیں

ع: نکلے ہوئے تھے پھردں پہ گیسوئے پیچدار

گیسوئے مشکیں۔ (ف۔ م)

خوشبودار زلفیں۔ حسین زلفیں۔

ع:

خوشبو تو ذرا گیسوئے مشکیں کی سنگھاؤ

ردیف

ل ۔ الف

لات ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ)

بُت کا نام

ع : عزّیٰ کہاں ہے لات و ہُبل آج ہیں کدھر ۔

لاتعُد ۔ (ع ۔ کلمہ)

لاتعداد ۔ ان گنت ۔

ع : پیاسے پہ آئے تیر اُدھر سے جو لاتعد ۔

لاریب ۔ (ع ۔ کلمۂ نفی)

یقیناً ۔ بے شک ۔

ع : لاریب ترے نام پہ ہے سکۂ شاہی ۔

لاش اُلٹ دینا ۔ (ا ۔ ب)

لاش زمین پر گرا دینا ۔

ع : نیزوں سے لاشِ شہ کو زمیں پر الٹ دیا ۔

لاش پر آنا ۔ (ا ۔ ع)

پُرسے کے لیے میّت پر آنا ۔

ع : میری جانب سے کہو لاش پر آئیں سجّاد

لاش لحد میں اتارنا ۔ (ا ۔ ع)

دفن کرنا ۔

ع : آتا ہوں نعشِ لاش لحد میں اتار کر ۔

لاف زناں ہونا ۔ (ا ۔ ع)

ڈینگیں مارنا ۔ بیجا اپنی تعریف کرنا ۔

ع : تھے لاف زناں باندھے ہوئے تیغ و سپر کو ۔

لاف زنی کرنا ۔ (ا ۔ ع)

اکڑنا ۔ غرور اور گھمنڈ میں دون کی لینا ۔

ع : کہتا تھا کوئی دشمنِ دیں لاف زنی سے ۔

لاکھ ۔ (کلمۂ تعدادی)

لاکھ کا لفظ ۔ بے انتہا کے لیے بولتے ہیں ۔

ع : کی عرض مجھ سی لاکھ کنیزیں ہوں تو فدا ۔

لاکھ بار تصدّق ہونا ۔ (ا ۔ ع)

بار بار قربان ہونا ۔ صدقے ہونا ۔

ع : کلغی پہ لاکھ بار تصدّق ہما کے پَر

لاکھ رنگ سے چلنا ۔ (ہ ۔ ع)

۱ ۔ نئے نئے ڈھنگ سے کاٹنا ۔

۲ ۔ مختلف طریقوں سے چلنا ۔

ع : چلتی تھی ایک تیغ علی لاکھ رنگ سے ۔

لاکھ میں ۔ (ہ ۔ ر)

لاکھ آدمی ہونے کے باوجود ۔ اگر لاکھوں ہوں تب بھی ۔

ع : سر لاکھ میں شمشیر سے کاٹیں گے عمر کا ۔

(مراد عمر سعد ۔ سپہ سالار لشکر یزید)

لال ۔ (لعل) (ا ۔ ا ۔ مذ)

بیٹا ۔

ع : غل تھا کہ مرنے جاتا ہے خیر النسا کا لال ۔

لال ملنا۔ (ار۔ م)

بیٹا ہاتھ آنا۔ مل جانا۔

ع : چھانے گی جو دنیا تو نہ یہ لال ملے گا۔

لالچ میں آنا۔ (ار۔ م)

ع : لالچ میں آئے سن کے یہ باتیں وہ زبردست

لالہ فام۔ (ف۔ ص)

(استعارہ)

جنابِ زینب کے دونوں بیٹے۔

عون و محمد کی طرف اشارہ ہے۔

ع : ہاتھوں کو جوڑ جوڑ کے بولے وہ لالہ فام

لآلی۔ (ع۔ اسم۔ مذ)

جمع، لولو۔ بڑے بڑے سچے موتی۔

لایعلم ولاعلم۔ (ع۔ مقولہ)

کچھ نہ جاننے والا۔

ع : لایعلم ولاعلم کی کیا سحر بیانی۔

ل۔ب

لب۔ (ف۔ ا۔ مذ)

کنایہ: کنارہ۔ ساحل۔

ع : اترے گی آکے فوج ہماری لبِ فرات

لب اودے ہونا۔ (ار۔ م)

ہونٹ نیلے ہو جانا۔

گرمی کی زیادتی کے سبب ہونٹ جامنی
رنگ کے ہو جاتے ہیں۔ ہونٹوں پر خشکی آجانا۔

ع : اودے تھے لب، زبان میں کانٹے، کمر میں خم۔

لباس شہانہ۔ (ف۔ ص)

خلعتِ شادی

(برات کے وقت دولھا کے پہننے کا لباس۔

ع : لو پہنو شہانہ یہ لباس اے مرے دلدار

لباسِ فاخرہ۔ (ف۔ ص)

اعلیٰ لباس۔ وہ لباس جس پر فخر کیا جا

ع : پہنے ہوئے لباس فاخرہ، باندھے ہوئے کمر۔

لب پر بکنا۔ (ار۔ م)

سامنے بکنا۔ منہ پر بے ہودہ بکنا۔

ے ہتھیاروں کو جو تھے انس کے اکبر یہ پکارے

ع : کیا بکتے ہو بیہودہ سخن لب پہ ہمارے

لب پر نام ہونا۔ (ار۔ روزمرہ)

زبان پر نام آنا۔ برابر یاد کرنا۔

ع : لب پر گھڑی گھڑی علی اکبر کا نام ہے۔

لب پر ہونا۔ (ار۔ م)

زبان پر ہونا۔ کہنا۔ بیان کرنا۔

ع : کس حسن سے لب پر ہے ستائش اب و جد کی۔

لبِ تیغ جاں گداز۔ (ف۔ م)

کنایہ: قتل کرنے والی تیغ کے لب۔

ع : خنداں ہوئے شقی یہ لب تیغ جانگداز

لب چبانا۔ (ار۔ م)

ہونٹ چبانا۔ نہایت غصہ آنا۔

ع : غصّے سے شیر نے لب نازک چبا لیا۔

لبریز ہونا۔ (ار۔ ب)

مست ہونا۔ بھرا ہونا۔ معمور ہونا۔

ے لبریز ہیں یہ دولت استغنا سے
آنکھوں میں کوئی غنی سماتا ہی نہیں

لب سوکھے ہونا۔ (ار۔ ب)

ساحل و کنارے کا پانی سوکھ جانا۔

(انتہائی گرمی کے سبب۔)

ع : خود نہر علقمہ کے بھی سوکھے ہوئے تھے لب

لب گور کرنا۔ (ار۔ م) ادھ مرا کر دینا۔

ع : بے جاں کوئی سرکش، کوئی بدکیش لب گور

لب لعلِ گہر بار۔ (ف۔ مرکب، ص)
موتی جیسے وہ لب جن سے گفتگو کے وقت
موتی جھڑتے تھے۔ پیاری گفتگو کرنے والے۔
ع : بے آبی سے اُودے تھے لب لعل گہر بار

لبیک۔ (کلمۂ عربی۔ فجائیہ)
میں حاضر ہوں،
ع : لبیک کہہ کے تیغ رکھی شہ نے میاں میں

لبوں پر حمد ہونا۔ (ا۔ ع)
زبان پر خدا کی تعریف ہونا۔
ثنائے الٰہی ہونا۔
ع : سوکھے لبوں پہ حمد الٰہی، رُخوں پہ نور۔

لبوں پر سرخی آجانا۔ (ا۔ ع)
خوش ہو جانا۔ مسرور ہو جانا۔
ع : سرخی لبوں پہ آگئی پایا گل مراد۔

لبوں پر مسّی لگانا۔ (ع)
ہونٹوں پر مسّی لگانا۔
ع : آنکھوں میں سرمہ دیدوں، لبوں پر مسی لگاؤں

ل - پ

لپٹ کے بولنا۔ (ہ)
پیار سے یا بات پر زور دینے کے لیے
جسم سے لپٹ کے کہنا۔
ع : بولی لپٹ کے وہ، کہ مری مشک لیتے جاؤ۔

لپٹ کے کھل جانا۔ (ہ)
دوبارہ کھل جانا۔
ع : پھر کھل گئے لپٹ کے پھریرے نشان میں

لپٹ کے سونا۔ (ہ۔ بول چال)
محبت اور پیار میں جسم سے جسم ملاکر سونا۔
ع : کیونکر نہ لپٹ کے تجھ سے سوؤں اے قبر (رباعی)

لپکنا۔ (ہ۔ ل)
یک لخت حملہ کے لیے گرنا۔ دوڑنا۔
۱۔ لپکی تو دم خوف سے مارا نہ جائے گا۔
۲۔ بجلی سی کوند کر کبھی لپکی، کبھی ہٹی

لپک لپک کے جانا۔ (ہ۔ د)
جھپٹ کے جانا۔ اکدم جانا۔ جھپٹ کے گرنا۔
ع : ہر جا لپک لپک کے جو وہ شعلہ خو گئی۔

ل - ٹ

لٹا ہوا کارواں (ا۔ ع۔ ب)
بے ساز و سامان قافلہ اجڑا ہوا قافلہ
ع : یہ حال ہے لٹا ہوا جیسے ہو کارواں۔

ل - ج

لجامِ فرس۔ (ف۔ مرکب) دیکھیے تصویر ۶
گھوڑے کی لجام۔ گھوڑے کی لگام۔
ع تھام سکتا تھا لجام فرس برق مثال۔
پوچھ تو دیکھا ہے اس نے مرے شیروں کا جلال

ل - ح

لحن حضرت داؤد۔ دیکھیے، تلمیح۔
حضرت داؤد کی سی قرأت۔
ع : گویا ہے لحن حضرت داؤد با خرد۔

ل - خ

لخت، دل سیّد البشر۔
مراد امام حسین۔
آں حضرت صلعم کے جگر کے ٹکڑے۔
ع : آئے قریب، لخت دل سیّد البشر۔

ل - ر

لرزاں قدم ۔ (ا ر ۔ ص)

کانپتے ہوئے قدم ۔

ع لرزاں قدم، خمیدہ کمر، عزق خونِ جگر

کمر جھکی ہوئی ۔ انتہائی غمزدہ حال

لرزے کی تپ چڑھنا ۔ (ہ ۔ ع)

تپ لرزہ ۔ چڑھ جانا ۔

وہ بخار جس میں آدمی لرزنے لگتا ہے ۔

ع : سب کو بخار تیغ سے لرزے کی تپ چڑھی ۔

ل - ڑ

لڑائی چھوڑ دینا ۔ (ا ر ۔ ع)

لڑائی سے منہ چھپانا ۔

ع : سہم اور خوف جاں سے لڑائی کو چھوڑ دیں ۔

لڑائی پر چڑھنا ۔ (ہ ۔ ع)

(انیس کا مخصوص محاورہ)

حملہ کرنا ۔ جنگ کرنا ۔ جنگ کو جانا ۔

ع : ہم بھی لڑنے ہی چڑھے تھے اسد کی لڑائی پر ۔

لڑی ۔ (ہ) اسم ۔ مونث)

ہار ۔ لڑا ۔ مالا ۔

(مراد ۔ مصرع ۔ شعر)

ع : ایک ایک لڑی انتظم ثریا سے ہو عالی ۔

لڑ لو ۔ (ع ۔ ر ۔)

جنگ کر لو ۔ جنگ کر لو ۔

ع : جیتر لڑ لو کہ ستاتے ہیں یہ بے جرم و قصور

لڑیاں ۔ (ہ ۔ ا ۔ مو ۔ جمع) ہار ۔ مالا ۔

ع نظم ہے یا گوہر شہوار کی لڑیاں انیس

جوہری بھی اس طرح موتی پرو سکتا نہیں (سلام)

(صنعت ایہام تناسب)

ل - ذ

لذت گویائی ۔ (ف ۔ مرکب ۔ ص)

استعارہ : شعر و شاعری کرنے کا حظ ۔

اور لطف ۔

ع خاموشی میں یاں لذت گویائی ہے ۔

آنکھیں جو ہیں بند عین بینائی ہے (رباعی)

ل - ش

لشکر (ع ۔ ا ۔ مذ)

یہاں میر انیس نے لشکر سے مراد اپنی شاعری لی ہے ۔

(استعارہ):

اک فرد پرائی نہیں لشکر میں ہمارے

ع : بھرتی ہے نئی فوج کی لشکر میں ہمارے

لشکر پڑا ہونا ۔ (ف ۔ ع)

فوجیں تعینات رہنا ۔ ہونا ۔

ع : گرد سے میں بیس کوس کے لشکر پڑا ہے سب

لشکر جرار ۔ (ف ۔ مرکب ۔ ص)

بہادر فوج ۔ (استعارہ):

ع : مصرعے ہوں صف آرا صفت لشکر جرار

لشکر کا مقام ہونا ۔ (کرنا) (ع)

لشکر کا قیام ۔ پڑاؤ ہونا ۔ کرنا ۔

ع : اک دن بجر و بر میں جو لشکر کا تھا مقام

لشکر گراں ۔ (ف ۔ ص)

۱۔ لشکر کثیر ۔ ۲۔ ظالم فوج ۔

راز سمجھے ہے سرکشی پہ کمر لشکر گراں

۲ ۔ (ف ۔ ص) فوج کثیر ۔

ع : خیبر میں دیکھتا رہا منہ لشکر گراں ۔

ل ۔ ع

لغزشِ مستانہ۔ (ف۔ ب)

مستوں کی سی رفتار۔

ع : ایک ایک قدم لغزشِ مستانہ ہے۔ (رباعی)

ل ۔ ک

لکنت کرنا۔ (ا۔ ح)

زبان لڑکھڑا جانا۔

ع : لکنت نہیں کرتی ہیں زبانیں فصحا کی۔

لکنت ہونا۔ (ا۔ ر)

الفاظ بہ مشکل ادا ہونا۔

ع : ہوتی تھی بات بات میں لکنت زبان کو

ل ۔ گ

لگانا بجھانا۔ (ہ۔ ح)

۱۔ جنگ۔ خونریزی۔

۲۔ تلوار کا آگ لگانا۔ خون ریز جنگ کی انتہا۔ افراتفری۔

ع : اک آفت جہاں تھی لگانے بجھانے میں۔

لگاوٹ۔ (ہ۔ ص۔ مو)

لگاؤ۔ تعلق۔ دوستی۔ آشنائی۔

نازوانداز۔

ع : دم خم بھی، لگاوٹ بھی، صفائی بھی، ادا بھی

لگن۔ (ہ۔ ا۔ مو) طشت

ع : ٹکڑے دل شبر کے لگن میں نظر آئے۔

ل ۔ ل

للکارنا۔ (ہ۔ ر)

تذلیل کے لہجے میں پکارنا۔ آگاہ کرنا۔ دھتکارنا۔

ل ۔ ن

لنگر ٹوٹ جانا۔ (ہ۔ ح) تشبیہ

جہاز کے روکنے والی رسیاں الگ ہوجانا۔ جس سے جہاز تباہ ہوجاتا ہے۔

ع جس طرح ٹوٹ جاتا ہے لنگر جہاز کا۔

لنگر کھینچنا۔ (ہ۔ ح)

پورے خاندان کی حفاظت کرنا۔ خاندان کا بوجھ اٹھانا۔

ع : یہ لنگر کہیں ناتواں کھینچتے ہیں۔ (سلام)

ل ۔ و

لو۔ (ا۔ کلمہ)

یاد رکھو۔ بس۔

ع : بولیں یہ کربلا ہے تو۔ لو ہم ہوئے تباہ

لو۔۲۔ (کلمۂ تخاطب)

اچھا۔ خیر۔ جانے دو

ع : دوزخ کی بلائیں تو ہیں لے لو ادھر آؤ۔

لو۔۳۔ (مجوا)

اچھا۔ اب۔

ع : لو اپنے دو دو کی بتیس دیتی ہوں میں قسم۔

لو۔۴۔ (کلمۂ تخاطب)

ہاں۔ دیکھ لو۔ خبردار۔

ع : لو اب سوار ہوتا ہے زہرا کا یادگار۔

لو۔۵۔ (کلمۂ حسرت)

اچھا۔ خیر۔

ع : تقصیر ہمیں سے ہوئی، لو جانے دو بیٹا

۶. (اُدُ- روزمرہ)

بس۔ مجبوری ہے۔

ع: لوجاؤ سوئے دشت بلا اب علی اکبر

۷. (کلمۂ تخاطب)

ہوشیار۔ سب دیکھ لو۔

ع: لو طرفدار حسین ابن علی آتا ہے۔

۸. (کلمۂ ندا)

بس۔

ع: لوالوداع، اے حرم پاک مصطفیٰ!

۹. (کلمہ۔ ار)

خبردار ہوجاؤ۔

ع: لو پڑھ کے چند شعر رجز شاہ دیں بڑھے۔

۱۰. (کلمہ۔ ار)

۱۔ اب۔

۲۔ اگر۔

ع ڈر تھا کہ لو حسین بڑھے، تیغ اب چلی۔

۱۔ اب

۲۔ خیر۔ اچھا۔

ع: لو اب تو ذوالفقار کو ہم روک لیتے ہیں۔

لو بھائی لو۔ (ار۔ بول چال)

۱۔ کلام پر زور دینے کے لیے۔

۲۔ پورے طور پر متوجہ کرنے کے لیے۔

ع: لو بھائی لو علم۔ یہ عنایت بہن کی ہے۔

لوٹنا۔ (ھ۔ مص)

خواہش میں بے قرار ہونا۔ پناہ کے لیے بے چین ہوجانا۔

ع: گویا غنیم لوٹتا پھرتا تھا شہر کو۔

لوجاؤ، بس۔ (عو۔ بول چال)

اچھا بس اب یہاں سے جاؤ۔

ع: لوجاؤ، بس کھڑے ہو الگ ہاتھ جوڑ کے۔

لوح۔ (ع۔ ا۔ مو)

۱۔ تختی۔

۲۔ کتاب کا پہلا صفحہ جس پر نقش و نگار ہوتے ہیں۔

ع: مصحف کی لوح تھی کہ مصلیٰ حسین کا۔

لوحِ محفوظ۔ (ع۔ ا۔ مذ)

دیکھیے تلمیح۔

ع: لوح محفوظ پہ مرقوم ہے صابر تر انام

لَوذَعی۔ (ع۔ص)

بذلہ سنج۔

حاضر جواب۔

فصیح و بلیغ تقریر

ع:

وہ لوذعی، کہ جس کی طلاقت دلوں کو بھائے

لولاک۔ (ع)

لولاک لما۔ خلقت الافلاک۔

مراد: آنحضرت صلعم سے۔

ع ہر شے سے عیاں تھا غم سبط شہ لولاک

لَولاک۔ (ع)

دیکھیے تلمیح۔

ع: ہر دم غم سبط شہ لولاک کیا۔ (رباعی)

لوہے کو چبا لینا۔ (ار۔ مح)

ع: لوہے کو مثل شیر درندہ چبا گئے۔

ل۔ ہ

لہرانا۔ (ہ۔ د)

ہوا میں ہلنا۔

ہوا سے چاروں طرف ہلنا۔

ع: لہراتے تھے جوں موج بھر ہرے علَموں کے۔

لہرانا۔ (ہ۔ر)

تلوار چلنے کو لہرانے سے تشبیہہ دی ہے۔

ع : لہرائی، جب اُتر گیا دریا چڑھا ہوا۔

لہک۔ (ف۔ص)

لہلہاہٹ۔ بہار۔ جوبن۔ چمک۔

ع : ٹھنڈی ہوا میں سبزۂ صحرا کی وہ لہک۔

لہو پی کے رہ جانا۔ (ا۔ م) تلوار کی طرف اشارہ ہے۔

اردو میں 'خون پی کے رہ جانا' بولتے ہیں۔

ع : بھاگا کوئی شقی تو لہو پی کے رہ گئی۔

لہو ٹپکنا۔ (ا ر م)

خون کے آنسو نکلنا۔

ع : دامن پہ ٹپکتا ہے لہو دیدۂ تر سے۔

لہو کی پیاسی (ار۔ م)

۱۔ خون پینے کی تمنا یا حاجت
۲۔ قتل کرنے کی خواہش

ع : پیاسی فقط لہو کی، طلب گار جنگ کی۔

لہو کی ندی بہہ جانا۔ (ار۔ م)

جسم کا سارا خون بہہ کر نکل جانا۔

ع : ندی لہو کی چاند سی چھاتی سے بہہ گئی۔

لہو نہ دینا۔ (ار۔ عو۔ م)

خون نہ نکلنا۔ خون بھی نہ نکلنا۔

ع : کھلوائے فصد تو کبھی رگ لہو نہ دے۔

ل۔ ی

لے۔ (ہ۔ کلمۂ ندائیہ)

تیار رہو۔ خبردار ہو۔ دیکھ۔

ع : لے بہادر ترے لینے کو حسین آتے ہیں۔

لے۔

کلمۂ تخاطب

خبردار ہوجا۔ آگاہ ہو۔ دیکھ۔ ہاں ہاں۔

ع : لے ستمگر جو نہ جاتا تھا تو اب جاتا ہوں۔

لیث بن غالب۔ (ع۔ا۔ مذ)

دیکھئے تلمیح

ع : ہے سب عرب میں لیث بن غالب اُن کا جد۔

لیجئے۔ (ار۔ روزمرہ)

دیکھئے۔

آگاہی کے لیے۔

ع : لیجئے یہی ہے لاش علمبردار باوفا۔

لے کے۔ (عم۔ بول چال)

لیکر۔

ع : گھوڑا کسی طرف اُسے لیکر نکل گیا۔

لیں۔ بتائیں۔

منتخب کریں۔

ع : بولی بہن کہ آپ بھی تو لیں کسی کا نام

لیلیٰ۔ (ار۔)

لیلیٰ کو لیلی نظم کیا ہے۔

معشوقہ۔ حسین۔

استعارہ : تلوار سے مقصد ہے۔

ع : محمل میں جو دم گھٹ گیا لیلیٰ نکل پڑی۔

۲۔ محمل سے تڑپتی ہوئی لیلی نکل آئی۔

لیے۔ سبب سے۔ وجہ سے۔

ہ نیک و بد عالم میں تامل نہیں کرتے
عارف کبھی اتنا بھی تجاہل نہیں کرتے
خاروں کے لیے رخ طرف گل نہیں کرتے
تعریف خوش الحانیٔ بلبل نہیں کرتے

لیے آنا۔ لیکر آجانا (ار۔۔ ر)

ع : زینب وہیں علم لیے آئیں بہ عز و جاہ۔

لیے ہونا۔ واسطے ہونا۔

ع : اس ہاتھ کے لیے تھی یہ شمشیر مرحبا۔

ردیف

م - الف

ماتم پڑنا۔ (ہ۔ مع)
سینہ زنی ہونے لگنا۔
کہرام مچنا۔
ع: یہ کہہ کے چلے سرد دیں پڑ گیا ماتم

ماتم میں رہنا۔ (ار۔ مع)
سوگ میں رہنا۔
رنج و غم اور ماتم کرتے رہنا۔
ع: جس وقت تلک جیتی ہوں ماتم میں رہوں گی

ماتھا۔ (ہ۔ ا۔ مذ)
پیشانی۔
ع: آنکھیں بھر آئیں، ماتھے پہ قطرے عرق کے آئے

مارے۔ (ہ۔ عم۔ ر۔)
سبب سے
وجہ سے
فاقوں کے مارے دم میں کسی کے نہیں ہے دم
۲۔ سبب۔
وجہ۔
ع: شیر اٹھتے تھے نہ دھوپ کے مارے کچھار سے

مارے پیاس کے۔ (عم۔ ہ۔ ر)
پیاس کے سبب۔
ع: تھی نازکی میں ایسی خزاں مارے پیاس کے

ماریہ۔ (ع۔ ا۔ مو)
نینوا۔ کربلا کے دوسرے نام
ع: ہے ہے ذبح ماریہ و نینوا حسین

ماشاء اللہ۔ (ع۔ کلمۂ تحسین)
۱۔ جو اللہ نے چاہا۔
۲۔ مرحبا، آفرین۔ واہ واہ
شاباش۔
ع: شاہ ہر ضرب پہ فرماتے تھے، ماشاء اللہ

مالکِ اشتر۔ (ع۔ ا۔ مذ)
دیکھیے، تلمیح۔
ع: حمزۂ عصر کوئی، مالکِ اشتر کوئی

مآل بیں۔ (ف۔ مر)
انجام کی فکر رکھنے والے
عقلمند
متفکر
ع: لحد کی خاک ہے سُرمہ، مآل بینوں کو

مالکِ تقدیر۔ (ف۔ مر)
استعارہ: خداوند عالم۔
ع: پیدا نہ کیے مالکِ تقدیر نے دیسے

مالک و مختار۔ (ا۔ ر)
صاحبِ اختیار

(قابو یافتہ)
ع : تو مالک و مختار ہے اس طبل و علم کا
مالک و مختار ہونا ۔ (ار ۔ ب)
(قابو یافتہ ہونا ۔
ہر طرح قابض ہونا ۔
مسلط ہونا ۔
ع : تو مالک و مختار ہے اس طبل و علم کا
ماں ۔ (ار ۔ ا ۔ مو)
مراد : جناب فاطمہ
ع : چھٹتیں نہیں تم آج بچھڑتا ہوں میں ماں سے
مانجایا ۔ (ہ ۔ ا ۔ مذ)
بھائی ۔
ع : اے میرے شہید اے مرے ماں جائے برادر
ماں صدقہ جائے ۔ (عو ۔ ب)
مائیں اپنے بچوں سے کوئی کام لیتے وقت پیار میں
یہ فقرہ بولتی ہیں ۔
ع : ماں صدقہ جائے آج تو مرنے میں نام ہو
مانگ کوکھ سے ٹھنڈی رہنا ۔ (عو ۔ دعائیہ ۔ مح)
تیرے بچے اور شوہر زندہ رہے ۔
ع : تو اپنی مانگ کوکھ سے ٹھنڈی رہے سدا
مانی کو حیرت ہونا ۔ تشبیہ
دیکھیے تلمیح ۔
ع : جسے دیکھ کر ہوئے مانی کو حیرت
وہ تصویر رنگیں بیاں کھینچتے ہیں (سلام)
ماوائے کربلا ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ)
کربلا کا مسکن
کربلا کے جنگل کی پناہ گاہیں ۔
ع : چھوڑے تھے گرگ منزل و ماوائے کربلا
ماہ چھپ جانا ۔ (ار ۔ مح)

استعارہ : بیٹے سے
چاند چھپ جانا ۔
دنیا سے روپوشس ہو جانا ۔
مرجانا ۔
موت واقع ہو جانا ۔
ع : چھپ جائیگا آنکھوں سے اسی ماہ میں یہ چاند
ماہِ دو ہفتہ ۔ (ف ۔ ص)
چودھویں کا چاند
(استعارہ : امامِ حسین)
ع : اس ماہِ دو ہفتہ کا اُجالا نہ رہے گا ۔
ماہ سے تا مسکنِ ماہی ۔ (ار ۔ فقرہ)
آسمان سے زمین تک
ع : ہو ایک زباں ماہ سے تا مسکنِ ماہی ۔
ماہِ عزا ۔ (ار ۔ ر)
محرم کا مہینہ
ع : ماہِ عزا کے عشرۂ اوّل میں لٹ گیا
ماہ کا ابر میں پنہاں ہونا ۔ (ار ۔ مح)
استعارہ : چاند کا بادل میں چھپ جانا ۔
کسی کا دشمنوں میں گھر جانا ۔
ع : کس ابر میں پنہاں ہے، مرا ماہ بتا دو!
ماہِ کنعاں ۔ (ع) ۔
(تلمیح)
کنعاں کا چاند (حضرت یوسف)
ع : شہرہ بہت تھا حسن میں کنعاں کے ماہ کا
ماہوش : (ف ۔ ص)
(وش ۔ حرف تشبیہ)
چاند جیسے،
حسین و خوبصورت
ع : رو رو کے سو گئے ہیں صغیران ماہوش

ماہر ہونا ۔ (ار ۔ ر)
انجان ہونا ۔
لاعلم ہونا ۔
ع : میں اُس کس سے ہوں اور مجھ سے ہو یہ، تو نہیں ماہر

م ۔ ب

مَبدا ۔ (ع)
ماخذ ۔ مراد خداوند عالم
ابتدا ۔
چشمہ ۔
ع : توفیق کا مَبدا ہے، توجہ کوئی دم کر

مبارک کرنا ۔ (مبارک کرے خدا) (ار ۔ ر)
(دعائیہ فقرہ)
دعائے بقا ۔
اللہ مبارک کرے ۔
ع : عہدہ علم کا، ان کو مبارک کرے خدا ۔

مبارک ہونا ۔ (ار ۔ ر)
خوب ہونا ۔
خجستہ کام ہونا
باعثِ مسرّت ہونا ۔
نیک ہونا ۔
مژدہ ہونا ۔
باعثِ برکت ہونا ۔
ع : یہ صبح ہے وہ صبحِ مبارک، ہو جس کی شام

م ۔ ت

مُتمنّی ہونا ۔ (ار ۔ ا)
تمنا رکھنا ۔
حسرت رکھنا ۔

ع : مولا کی مدد کا متمنّی ہے یہ دلگیر

متوسّط ۔ (ع ۔ ر)
درمیانی ۔
جوان ۔
ادھیڑ عمر کے
ع : اور جو متوسّط ہیں، وہ حیدر کے ہیں مہماں

م ۔ ٹ

مٹّی سے جلا ہونا ۔ (ار ۔ ب)
ع : مٹّی سے آئینوں پہ جلا اور ہو گئی ۔
غبار آلود تھے، اور حسین معلوم ہونے لگے تھے ۔
آئینوں کو صاف کرنے کے لیے مٹّی سے مانجھتے ہیں ۔

(صنعتِ ایہام)
مٹّی میں ملانا ۔ (ار ۔ مح)
۱۔ برباد کرنا ۔
نشٹ کر دینا ۔
۲۔ مٹّی سمجھنا ۔
مٹانا ۔
تباہ کرنا ۔
۳۔ مٹّی سے مقابلہ کرنا ۔
ع : مٹّی میں ملاتے ہیں جو اہر کو سخن کے

م ۔ ث

مثلِ ابرِ کرم ۔ (ف ۔ م) تشبیہ
ع : فیض اپنا مثلِ ابرِ کرم عام کر گئے

م ۔ ج

مجاہد ۔ (ع)
جہاد کرنے والے ۔

لڑنے والے۔
بہادر۔
دلیر۔
ع: جانباز تھے، جری تھے، مجاہد تھے شیر تھے

مُجرے کو جھکنا۔ (ا۔ ر)
سلامی دینا۔
سلام کرنا۔
ع: مُجرے کو جھک گئے رنقا باندھ کر پرا

مُجھ پہ۔ (ہ۔ ر)
میرے اوپر
میرے۔
ع: مجھ پہ حوالے کرتے ہیں گر شاہِ خوش خصال

مجھ پہ حوالے کرنا۔ (ا۔ ر۔ م)
اگر مجھ کو سونپتے ہیں
اگر میرے ہی اوپر دارو مدار ہے۔
ع: مجھ پہ حوالے کرتے ہیں گر شاہِ خوشخصال

م - چ

مچھلیاں زرہ پوش ہونا۔ (استعارہ)
مچھلیوں نے اوپر کی شیلن کو زرہ سے استعارہ کیا ہے۔
ع: ہر چند مچھلیاں تھیں زرہ پوش سر بسر

مچھلیاں کانپنا۔ (حسن تعلیل)
مچھلیوں کا خوفزدہ ہونا۔
ع: کانپی یہ مچھلیاں کہ جگر آب ہو گیا

م - ح

محاسن (ع۔ ا۔ مو) ڈاڑھی
ڈاڑھی میں کنگھا کرنا سنت ہو۔
ع: شانے محاسنوں میں کیے سب نے بے ہراس

محبوبِ خدا۔ (ا۔ ر)
آں حضرت صلعم
ع: محبوبِ خدا جنگ پہ آمادہ کھڑے ہیں۔

محبوس ہونا۔ (ا۔ ر)
قید ہونا۔
گرفتار ہونا۔
ع: محبوس ستم عابدِ مغموم بھی ہوگا۔

محتاجِ عصا ہونا۔ (ا۔ ر۔ م)
بڑھاپا آنا۔
محتاجِ عصا ہوئے تو پیری نے کہا
چلیے اب جو بدار مرگ آیا ہے　(رباعی)

محضرِ خون۔ (ا۔ ر)
قتل نامہ کے واقعہ کا لکھا جانا۔
ع: جس وقت مرے خون کا محضر ہوا تیار

محل (ع)
شاہی مکان۔
گھر۔
خیمہ۔
ع: ڈیوڑھی پہ خادمانِ محل کی ہے یہ پکار

محلّہ۔ (ع۔ اص)
منزل۔
شہر کے کسی حصّے کا مخصوص نام
ع: جو راہ تھی خوشبو، جو محلّہ تھا وہ گلزار
۲۔ پڑاؤ۔
فوج کے اُترنے یا ٹھہرنے کی جگہ۔
ع: سب چھاؤنی اُجاڑ، محلّے تباہ تھے۔

محلّہ اُجڑ جانا۔ (ع۔ ع)
چھاؤنیاں تباہ ہو جانا۔

ع: فوجیں ہوئیں تباہ، محلّے اُجڑ گئے

محمدِ عربی - (ا - مذ)

آں حضرت صلعم -

ع: صدقہ محمدؐ عربی کی جناب کا

محمدؐ کی آل -

اولادِ رسول -

ع: یاں خوں بہے گا آج محمدؐ کی آل کا -

محمدؐ کے گلعذار - (ا - مں)

مراد، آل آنحضرت صلعم کے اہلبیت

پھول جیسے سُرخ چہروں والے -

ع: پھولے سماتے تھے نہ محمدؐ کے گلعذار

محمل - (ع - ا مو)

عماری -

کنایہ: پردہ

ع: محمل سے یوں پکاری کلیجہ کو تھام کر -

۲ - پردہ

ع: محمل میں دم جو گھٹ گیا، لیلیٰ نکل پڑی

۳ عماری -

ع: محمل میں گھٹتی ہوئیں گی زہرا کی پیار ماں

محن - (ع)

محنت کی جمع -

کنایہ - غم والم کے امتحان

آزمائشیں -

مصیبت -

تکلیف -

بلائیں -

ع: یہ پیراہن یوسفِ کنعان محن ہے -

محوِ ثنا ہونا - (ا - ب)

حمد میں مشغول ہونا -

ع: محوِ ثنا، گلوخ و نباتات و دشت و در

محو ہونا - (ا - ر)

غرق ہونا -

ع: محو ایسا ہوں کہ مطلق مجھے ہوئے نہ خبر

۲ - مبہوت ہونا -

حیران ہونا -

ششدر ہونا -

حیرت زدہ ہونا -

ع: عالم تھا محو، قدرت ربِّ عباد پر

محیطِ عالم - (ف - مر)

اضافت تشبیہی - عالم - دنیا -

ع: نمود و بود و بشر کیا محیطِ عالم میں -

م - خ

مخبر (فوجی - عہدہ)

جاسوس -

خبر رساں -

رپورٹر -

ع: مخبر یہ پیک، پیک پہ مرکز عسس گرے -

مخبرِ صادق - (ف - مر)

سچّا خبر دینے والا

رسول، منجانب خدا -

لقب، جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

ع: جس دم یہ خبر مخبرِ صادق نے سُنائی

مختار ہونا - (ا - ر)

صاحب اختیار ہونا -

مالک ہونا -

ع: ہر شخص کے مختار ہیں اور مرتبہ دال ہیں -

مختصر پڑھنا۔ (ار۔ ر)
تھوڑا سا پڑھنا۔
تھوڑا سا کلام سنانا۔
عام طور پر رونے رلانے والے مراثی
یا مُبکی حالات، مختصر پڑھے جاتے ہیں۔
ع: مختصر پڑھ کے رُلا دینے کا سامان ہے جدا۔

م - ر

مرتبہ داں۔ (ار۔ ر)
ہر چھوٹے بڑے کا مرتبہ سمجھنے والا۔
ع: ہر شخص کے مختار ہیں اور مرتبہ داں ہیں۔

مرتبہ گھٹ جانا۔ (ار۔ مح)
عہدہ میں تنزّل ہو جانا۔
درجات کم ہو جانا۔
عزّت میں کمی آجانا۔
منصب کم ہو جانا۔
ع: چھوٹے جو قدم مرتبہ گھٹ جائیگا میرا۔

مرتے دم بھی۔ (ار۔ مح)
آخر وقت تک۔ چاہے مرجائیں۔
۲۔ دم نکلتے وقت۔
ع: ہاں مرتے دم بھی دیجو نہ پانی حسین کو

مرتے ہوؤں۔ (عم۔ ب)
جو مر رہے تھے۔
مرنے والے۔
ع: آپ آئے کیا کہ آگئی مرتے ہوؤں میں جان

مرحب۔ (ع۔ ا۔ مذ)
دیکھیے۔ تلمیح۔
ع: (استعارہ)
غل تھا ادھر ہیں مرحب و عنتر، اُدھر علی
۲۔ مرحب کو قتل کر کے بڑھا جب وہ شیرِ رب

مرحبا۔ (کلمۂ تحسین)
سبحان اللہ
شاباش
ع: آئی ندائے غیب کہ شبیر مرحبا
۲۔ مرحبا، اجرُکم اللہ، بڑے نام کیے

مرحبا فرمانا۔ (ار)
مرحبا کہنا
شاباش دینا۔
ع: فرما رہے ہیں شیرِ خدا مرحبا تجھے

مرحلۂ صعب۔ (ف۔ مر)
سخت اور مشکل منزل
ع: گو مرحلۂ صعب ہے دنیا سے گزرنا۔

مردِ باخدا۔ (ف۔ ص۔ مر)
اللہ والا۔
ع: سجدے میں شکر کے تھا کوئی مردِ باخدا

مُردُم۔ (ف)
۱۔ انسان
۲۔ آنکھ کی پتلی۔
(مبالغہ) ع: مردم تھے سات پردوں کے اندر عرق میں تر
۱۔ آدمی پردوں کے اندر مارے گرمی کے بند تھے۔
۲۔ آنکھ کی پتلی کے اوپر سات پردے ہوتے ہیں۔
اس طرف اشارہ ہے۔
(صنعتِ ایہام۔ مراعاۃ النظیر اور صنعتِ ادماج)

مردم ہموار۔ (ف۔ ر)
نیک بندے۔
تھم تھم کے اٹھاتے ہیں قدم مردم ہموار

مُردہ ہونا۔ (ار)
مرجانا۔

ع: مُردہ ہوئے حیات کا نقشہ بدل گیا۔

مَر رہنا۔ (ا ر ۔ د)

مجبوری و لاچاری کے وقت۔

مرجانے کے لیے مستعمل ہے۔

ع: مر رہیے کسی دشت کے دامن میں انیسؔ

مر کے رہ جانا ۔ (ا ر ۔ عم ۔ مح)

ع: اسی وقت مرجانا ۔

ع: آ پہنچا اس کے گھاٹ پہ جو مر کے رہ گیا۔

مرنے کی عید ہونا۔ (ا ر ۔ مح)

۱۔ مرنے میں خوشی کا جذبہ شامل ہونا ۔

۲۔ مرنے کی خوشی ہونا۔

ع: باہم معانقے تھے کہ مرنے کی عید تھی۔

(صنعت حسن تعلیل ۔ ایہام تناسب)

مرنے میں نام ہونا۔ (ا ر ۔ مح)

آج صرف شہادت پانے اور مرجانے میں ہی عزت ہے ۔

ع: ہاں صدقہ جائیے، آج تو مرنے میں نام ہے

مُردوں کی بستی بسنا ۔ (ا ر ۔ مح)

قبرستان میں آبادیاں ہونا ۔

مرنے والوں کی لاشوں سے شہر آباد ہونا ۔

ع: بستی بسی تھی مُردوں کی قریے اُجاڑ تھے۔

مُرصّع ۔ (ع ۔ ص) استعارہ:

بیان وزبان سے آراستہ و پیراستہ

خوش بیانی سے آراستہ ۔

ع: ہیں بند مرصّع تو ورق خوان جواہر

مرغان خوش الحان ۔ (ف ۔ مر ۔ ص)

پرندوں کے چہچہے ۔

چڑیوں کا چہچہانا ۔

ع: اور زمزمے مرغانِ خوش الحاں کے وہ باہم

مرغ وہم ۔ (ف ۔ مر)

اضافت تشبیہی: خیال ۔ تخیل ۔

ع: دہشت سے ہوش اُڑے ہوئے تھے مرغِ وہم کے

مِرفق ۔ (ع ۔ ا ۔ مو)

کہنی ۔

ع: مرفق تک آستینوں کو اُلٹے بصد وقار

مُرقع ۔ (ع)

تصویروں کی کتاب ۔ تصویر خانہ ۔

البم ۔ کنایہ، دنیا ۔

ع: عالم کے مرقع میں حسین ایک ورق ہے

۲۔ ہو بہو تصویر ۔

ع: ہے شادی و ماتم کا مرقع تو کرو غور ۔

مرقع کھلنا ۔ (ا ر ۔ مح)

حقیقت آشکار ہونا ۔

صحیح تصویر سامنے آ جانا ۔

ع: لو بزم میں کھلتا ہے مرقع شہدا کا

مرقع کے ورق ہونا ۔ (ا ر ۔ مح)

استعارہ: اولاد ۔

ع: بابا کے مرقع کے ورق سب جزو گُل ہیں ۔

مرکب ۔ (ع)

گھوڑا ۔

سواری ۔ (استعارہ)

ع: راکب ہر اک ملک تھا تو مرکب ہر اک پری

مرکبوں کے سر باندھنا ۔ (ر ۔ مح)

گھوڑے کی باگ اس طرح کھینچ لینا کہ اس کی گردن اوپر اٹھی رہے ۔ اور گردن ادھر اُدھر جنبش نہ کر سکے ۔

ع: یوں مرکبوں کے باندھے تھے سر وہ فلک جناب

مرگِ جوانی (ا ر ۔ د)

جوانی کی موت ۔ جوان مرگی ۔

ع : کچھ مرگِ جوانی کا دُھن کا نہ الم تھا

مردڑ لینا ۔ (ہ ۔ح)

دبوچ لینا ۔ دبا لینا ۔

کنایہ : مار ڈالنا ۔

چھین لینا ۔

ع : کس نے تجھے مرڈولیا اے حسین جواں

م ۔ ز

مزا تو یہ ہے ۔ (اد ۔ مر)

عجیب و غریب بات تو یہ ہے ۔ (سلام)

ے اُلٹ کے سب مرے مضموں پڑھے مرے آگے
مزہ تو یہ ہے کہ اس پر مجھے حجاب آیا

مزا ملنا ۔ (اد ۔ ح)

حظ ملنا

لطف آنا ۔

ع : باتوں میں وہ نمک کہ دلوں کو مزا ملے ۔

مزرعۂ آخرت ۔ (ف ۔مر)

مرنے کے بعد کے لیے جو کچھ جمع کیا ہے

ع : جو مزرعہ آخرت ہے وہ خشک نہ ہو ۔

م ۔ س

مسافتِ شب ۔ (ف ۔مر)

استعارہ : رات کا سفر ۔

رات کا فاصلہ

رات کا وقت (صنعت ایہام)

ع : جب قطع کی مسافتِ شب آفتاب نے

مسافر سرا ۔ استعارہ ۔ دنیا ۔

ع : بے جان جسم ، روحِ مسافر سرا تباہ

مسافرِ صحرائے کربلا ۔ (ف ۔ مر)

کربلا کے بن کا مسافر ۔

کنایہ : امام حسین کی طرف اشارہ ہے ۔

ع : آفت میں ہے مسافرِ صحرائے کربلا

مستِ مے ہونا ۔ (اد ۔ح)

محبّت میں سرشار ہونا ۔

محبّت میں چور ہونا ۔

ع : ہشیار تھے او رمستِ مےِ حُبِّ علی تھے

مسکن ۔ (ع)

رہنے کی جگہ ۔

جائے امن ۔

ع : مسکن میں مچھلیوں کے سمندر کا تھا مقام

مسکن و ماویٰ ۔ (ع)

۱ ۔ قیام ۔

۲ رہن سہن

۳ ۔ پناہ گاہ

ع : بستی میں کہیں مسکن و ماویٰ نہ کروں گا ۔

مسلم ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ)

دیکھیے ، تلمیح ۔

ع : اک جا عقیل و جعفر و مسلم کے نونہال

مِسن ۔ (ف)

۱ ۔ بزرگ ۔ تجربہ کار

۲ ۔ عقلمند

ع : کچھ آزمودہ کار نہیں ، کچھ مسن نہیں ۔

۳ ۔ سن والا ۔

عمر رسیدہ ۔

ع : اک طور پہ دیکھا نہ جواں کو نہ مسن کو

مسند ۔ (ع)

جگہ ۔ مقام ۔ شہ نشین

نوٹ : یہ مصرع ہر نسخہ میں اسی طرح ملا ہے ۔

ع : قسمت نے بٹھایا، مجھے مسند پہ نبی کی
مسوڑھے کبود ہونا ۔ (ار ۔ مح)
موت کے وقت مسوڑھے سفید ہو جاتے ہیں ۔
ع : ہچکی لگی ہوئی تھی مسوڑھے کبود تھے ۔
مسیں آغاز ہونا ۔ (ار ۔ مح)
جوانی شروع ہونا ۔
آغاز جوانی
ع : آغاز تھیں مسیں، ابھی تھا عالم شباب
مسیں عیاں ہونا ۔ (ار ۔ مح)
استعارہ : علامت جوانی ۔
مسیں ابھرنا ۔ نکلنا
مسیں بھیگنا
ع : آغاز تھیں مسیں، ابھی مرنے کے دن نہ تھے

م ۔ ش

مُشتری ۔ (ع)
خریدنے والا
ع : یوسف تھے ایک مصر میں اور مشتری ہزار
مشق سخن بڑھ جانا ۔ (مع بشعر و شاعری)
شعر گوئی کی مشق میں اضافہ ہو جانا ۔
اشعار جلدی، اور کم وقت میں کہنے لگنا ۔
شاعری میں زیادہ تجربہ ہو جانا ۔
س : گھٹا زور، مشق سخن بڑھ گئی ۔
ضعیفی نے ہم کو جواں کر دیا ۔ (سلام)
مشک سے بال ہونا ۔ (تشبیہ)
سرخ و سیاہ اور چمکدار بال ہونا
ع : جو مشک سے بال تھے، وہ کافور ہوئے ۔ (رباعی)
مشکل کشا ۔ (ع ف ۔ ص)
حضرت علی ۔
(حلال مشکلات)
ع : مشکل کشا کی تیغ نے چھوڑا اغلاف کو
۲ ۔ مشکلوں کو حل کرنے والا ۔
ع : کمریں دعا پہ باندھے ہے مشکل کشا کی فوج ۔

م ۔ ص

مَصاف ۔ (ع)
۱ ۔ جنگ
۲ ۔ میدان جنگ ۔
مصافّ مشدّد، عربی، مصف کی جمع اور اسم ظرف ہے۔ جس کے معنی ہیں صف باندھنے کی جگہ ۔ لیکن فارسی میں غیر مشدّد مندرجہ بالا معنوں میں مستعمل ہے ۔
ع : جلوہ دیا جری نے عروس مصاف کو
مصافحہ ۔ (ع . ا)
ہاتھ ملانا ۔
ع : آئے مصافحہ کو جوانان تشنہ کام
مُصحف ناطق ۔ (ع ۔ ص) مراد آنحضرت صلعم ۔
بولنے والا قرآن ۔
ع : سب مصحف ناطق کے صحیفے کے ورق تھے ۔
۲ ۔
مراد، قرآن مجید
ع : سب آیتیں تھیں مصحف ناطق کے نور کی
مصطفےٰ ۔ (صلی اللہ علیہ وسلم)
آں حضرت صلعم ۔
ع : یا مصطفےٰ بلا میں پھنسا ہے تمہارا لال
مصطفےٰ کا لال (ع ۔ ہ)
کنایہ، امام حسین
ع : یا مصطفےٰ بلا میں پھنسا ہے تمہارا لال

مصلّیٰ ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ)

جائے نماز

جس کے اوپر کھڑے ہو کر نماز پڑھی جاتی ہے ۔

بوریہ، دری

یا چادر

ع : مصحف کی لوح تھی کہ مصلا حسین کا

۲ ۔ بس اٹھے یہ سنتے ہی مصلّے سے شہ پاک

مُصلّی ۔ (ع ۔ اسم فاعل)

نمازی ۔

نماز پڑھنے والا ۔

ع : وہ نور کی صفیں، وہ مصلّی ملک صفات

مصیبت گزر جانا ۔ (ار ۔ مح)

۱ ۔ مصیبت دلا کر ٹل جانا ۔

۲ ۔ تکلیف پڑ جانا ۔

مصیبت پڑ جانا ۔

ع : اے لال، تجھ پہ کیسی مصیبت گزر گئی ۔

م ۔ ض

مضطر نہ ہو ۔ (ار ۔ ب)

پریشان نہ ہو

گھبراؤ نہیں

ع : مضطر نہ ہو، دعائیں ہیں تم سب کی مستجاب

مضمون اُلٹ کے پڑھنا ۔ (ار ۔ ب)

مضمون میں کچھ ردّ و بدل کر کے شعر کہہ لینا ۔

س ۔ اُلٹ کے سب مرے مضموں پڑھے مرے آگے

مزہ تو یہ ہے کہ اس پر مجھے حجاب آ یا

مضمون قتل ہونا ۔ (ار ۔ مح)

مضامین سرقہ کر کے لکھنا ۔

لیکن اس طرح نہ لکھ سکتا کہ ان کی قدر میں باقی رہ

سکیں ۔

س ۔ بہتا ہے انیس خون انصاف

مضمون مرے قتل ہو رہے ہیں (رباعی)

م ۔ ط

مطبخ سرد ہونا ۔ (ار ۔ مح)

وہ باورچی خانہ جہاں کچھ نہ پکتا ہو ۔

ع : مطبخ ہے سرد، آگ کا اس میں نہیں ہے نام

مطلب سے آگاہ ہونا ۔ (ار ۔ ب)

دلی مقصد کا عالم ہونا (جاننا)

ع : شہ نے کہا، میں ان کے بھی مطلب سے ہوں آگاہ

مطلع انوار ۔ (ع)

نورانی شعاعوں کا مرکز

ماخذ نور ۔

سرچشمہ ۔

ع : رُخ غیرت خورشید، جبیں مطلع انوار

مطلوب ہونا ۔ (ار ۔ ر)

دلی خواہش ہونا ۔

ع : مطلوب یہ ہو زیب بدن رخت کہن ہو

مُطہّر ۔ (ع ۔ ص)

جو خود پاک ہو اور دوسروں کو پاک کرے ۔

ع : بکلی رکاب پائے مطہر سے ہی غضب!

م ۔ ع

معاذ اللہ ۔ (کلمۂ توبہ ۔ فجائیہ)

خدا بچائے ۔

اللہ پناہ میں رکھے

توبہ ہے ۔

ع : حسین اور طلب آب، اے معاذ اللہ

مُعانقہ: ۔ (ع ۔ ر)
گلے ملنا۔
ع: باہم معانقے تھے کہ مرنے کی عید تھی

معراج پانا ۔ (ار ۔ ع)
عزت و توقیر پانا۔
صنعت حسن تعلیل ۔
ع: معراج پائی دوش پہ حمزہ کی ڈھال نے

معصوم ۔ (ع ۔ ص)
عصمت والا
جس سے کوئی گناہ سرزد نہ ہوا ہو۔
ع: معصوم سے معصوم بھی راضی بہ رضا ہیں

معمور ہونا ۔ (ار ۔ ع)
پُر ہونا
بھرا ہونا
(صبر والا)
ع: دل صبر سے معمور اشکم کینہ سے خالی

م ۔ غ

مغرور ہونا ۔ (ار ۔ ب)
اپنے حال کو صحیح طور پر نہ سمجھنا حقیقت سے جاہل ہونا۔
ع: مغرور ہیں، خطا پہ ہیں یہ خانماں خراب

مِغفر ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ)
خود ۔ فولادی ٹوپی ۔
دیکھیے تصویر ۴۸
ع: ثابت رہی نہ ڈھال، نہ مغفر، نہ سر بچا
۲ ۔ ڈھال ۔ تصویر ۵۵
ع: چار آئینہ کو، ڈھال کو مغفر کو نہ چھوڑا
۳ ۔ سپاہی کی فولادی ٹوپی
ع: کبھی مغفر میں، کبھی سر میں، کبھی ڈھال میں تھی

مغموم ۔ (ع ۔ اسم مفعول)
غمزدہ
افسردہ
ع: محبوس ستم عابد بیمار بھی ہوگا ۔
۲ ۔ غمگین
پریشان
نڈھال
ع: افسردہ و مغموم و حزیں تھے شہ ابرار

م ۔ ق

مقام ۔ (ع ۔ اص)
(مقام ابراہیم)
دیکھیے، تلمیحات
ع: رکن و مقام و باب و منا زمزم و حجر

مقام اجل آنا ۔ (ار ۔ ع)
موت کا وقت آ جانا ۔
ع: اکبر نے کہا، آہ، مقام اجل آیا ۔

مقام ہونا ۔ (ار ۔ ر)
۱ ۔ قیام ہونا ۔
۲ ۔ گھر ہونا ۔
۳ ۔ وطن ہونا ۔
ع: یاں سے ہوا جو کوچ، تو ہے خلد میں مقام

مقبول خدا ۔ (ار ۔ ر)
خداوند عالم کے منتخب شدہ
اللہ کے چنے ہوئے ۔
ع ۔
مقبول خدائے دو جہاں تھے وہ جوانمرد

مقتدا ۔ (ع ۔ ص)
ہادی
پیشوا
رہنما
ع : ہے ہے یہ ظلم اور دو عالم کا مقتدا

مقتل ۔ (ع)
قتل گاہ
میدان قتل
ع : مقتل نظر پڑا شہ گردوں رکاب کو
۲ ۔ سہرا انھیں دکھانے کو مقتل سے آئے ہیں
۳ ۔ جاؤ، ابھی تو آئیں گے مقتل سے پھر کے ہم
۴ ۔ قتل کا میدان ۔
ع مقتل میں رن ایسا کبھی پڑتے نہیں دیکھا
۵ ۔ خوں سے فلک کو، لاشوں سے مقتل کو بھرتی تھی

مُقِر ہونا ۔ (ار ۔ ر)
اقراری ہونا ۔
اقرار کر لینا ۔
تسلیم کر لینا ۔
ع : دشمن بھی سب مقِر ہوں، وہ تقریر چاہیے

مقنع ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) آجکل کی اصطلاح میں برقعہ ۔
باریک ایک ارض کی چادر، جو سر سے پیر تک عورتیں اوڑھتی ہیں ۔
دیکھیے تصویر ۳۶ ۔ کپڑے کی بنی ہوئی منہ کی جالی ۔
ع : برقع تھا نہ مقنع تھا، نہ موزے تھے نہ چادر

م ۔ ک

مکان خالی ہونا ۔ (ار ۔ مح)
رہنے کی جگہ کی رعایت سے آشیانہ کو مکان نظم کیا ہے ۔ آشیانے ویران تھے
ع : آوارہ پرندے تھے، مکاں خالی پڑے تھے

مکبّر (مکبّروں) ۔ (ع)
تکبیر کہنے والے ۔
ع : باہم مکبّروں کی صدائیں وہ دل پسند

مکدّر ۔ (ع ۔ ص)
دھندلا ۔
ع : آئینہ، مہر کا تھا مکدّر غبار سے

مکین (ع)
۱ ۔ رہنے والا مکان والے
۲ ۔ مطمئن
ع : قضا کہاں سے کہاں لے گئی مکینوں کو

م ۔ گ

مگر ۔ (ار ۔ کلمہ)
لیکن ۔
جو
ع : لرزہ جو تن خسروِ خاور میں مگر تھا

مگس راں ۔ (ف ۔ ا ۔ مذ)
مکھیاں اڑانے والا ۔ (شاہی خدمت کا عہدہ)
ع : خادم چنور لیے تھے مگس راں ادھر ادھر
انیس نے گھوڑے کی دُم کو بھی چنور بنا لینا نظم کیا ہے ۔

م ۔ ل

ملبوس بدن ۔ (ف ۔ مر)
بدن پر پہنا ہوا لباس
وہ کپڑے جو جسم کے اوپر، دوسرے کپڑوں سے نیچے پہنتے ہیں ۔ کپڑے
ع :
مطلوب یہ ہے زیب بدن رخت کہن ہو ۔

ملتفت ہونا ۔ (ا ر ۔ ب ۔ ا)
۱۔ متوجہ ہونا ۔
۲۔ مخاطب ہونا ۔
۳۔ پوچھنا ۔ (روزمرہ)
ع : بچے سے ملتفت تھے شہ آسماں سریر ۔

ملک ۔ (ع ۔ ا)
فرشتہ
ع : حوروں کا قول تھا یہ ملک ہیں بشر نہیں ۔

ملک صفات ۔ (ع ۔ ص)
فرشتوں کی صفات اور عادات والے
ع : وہ نور کی صفیں، وہ مصلی ملک صفات

ملک الموت ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ)
دیکھیے، تلمیح ۔
ع باڑھ ہے یا ملک الموت نے منہ کھولا ہے

ملک بقا ۔ (ف ۔ مر)
باقی رہنے والا ملک
استعارہ : ملک عدم ۔
ع : یاں سے سواری جانب ملک بقا گئی

ملک سخن ۔ (ف + ع ۔ مر)
شاعری اور ادب ۔ دنیائے شاعری کا ماحول ۔
ے الٹ گیا نہ فقط لکھنؤ کا اک طبقہ (رباعی)
انیس، ملک سخن میں اک انقلاب آیا

ملک عدم ۔ (ف ۔ مر)
قبل ولادت و پیدائش کی جگہ ۔
مقام
ملک
ع : کس وقت یہاں چھوڑ کے ملک عدم آئے

م ۔ م

ممتحن ۔ (ع ۔ اسم مفعول)
۱۔ امتحان لینے والا ۔
جن کو آزمایا جائے ۔
آزمائش کیے ہوئے لوگ ۔
آزمودہ
ے خاصان خدا ممتحن جور و جفا ہیں
ارباب ولا ہیں، وہ جو پابند بلا ہیں

م ۔ ن

من چلے (ہ ۔ ص)
بہادر ۔
ع : جو من چلے ہوں سامنے آجائیں وہ دلیر
۲ ۔ جوشیلے ۔
ع : بچے کسی نے دیکھے ہیں ایسے بھی من چلے ۔

منا ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ)
دیکھیے، تلمیحات
ع : رکن و مقام و باب و منا، زمزم و حجر

مناجات کرنا ۔ (ا ر ۔ ا)
التجا کرنا
حالت بیان کرنا
دعا کرنا ۔
ع : کی حق سے مناجات، کہ اے خالق اکبر!
۲ ۔ درگاہ الٰہی میں اس کو حاضر و ناظر جان کر دعا کرنا ۔
ع : زاری تھی، التجا تھی، مناجات تھی ادھر

منافق ۔ (ع ۔ ص)
وہ لوگ جن کی زبان پر کچھ ہو اور دل میں کچھ

ع: باندھے ہیں کمر ظلم و تعدّی پہ منافق

۲۔ دل میں بغض رکھنے والے۔

ع: واں ایک موافق تھا تو تھے بیس منافق

مِنّتِ خلق۔ (ف۔ ع۔ مر۔ ار۔ ر)

دنیا والوں کا احسان

شعر: ہمیں تو دیتا ہے رازق بغیر مِنّتِ خلق
وہی سوال کریں، جو خدا نہیں رکھتے (سلام)

منتقم۔ (ع)

بدلہ لینے والا۔

انتقام لینے والا

کنایہ: خداوند عالم۔

ع: ہم منتقم ہیں، ان سے نہ تو انتقام لے

منزل۔ (ع۔ ر)

ٹھہرنے کی جگہ۔

آرام کا مقام

مکان۔

ع: چھوڑے تھے گرگ، منزلِ ماوائے کربلا

منصب جعفر۔ (ع۔ ص۔ ف۔ ر)

عہدۂ جعفر۔

حضرت جعفر طیار، آنحضرتؐ کے لشکر کے علمدار تھے۔

ع: فرمایا، مبارک ہو تمھیں منصب جعفر

منصب کا خیال ہونا۔ (ار۔ ب)

مرتبے اور عہدے کی خواہش ہونا۔

ع: میں لٹ رہی ہوں اور تمھیں منصب کا ہو خیال

منصب کا طالب ہونا۔ (ار۔ ب)

جاہ و مرتبہ کی خواہش کرنا۔ ہونا۔

ع:
منصب کے ہو طالب، مجھے معلوم ہوا آہ

منصب مبارک۔ (کلمۂ مبارکباد)

عہدہ مبارک ہو۔

درجہ مبارک ہو۔

مرتبہ مبارک ہو۔

ع: منصب مبارک، اے شہِ مرداں کے یادگار

منصب والا (ع۔ ف۔ مر)

اعلیٰ عہدہ۔

بلند درجہ

ع: اس منصبِ والا کے سزاوار تمھیں تھے

منہ پہ چڑھنا۔ (ہ۔ ع)

سامنا کرنا۔

سامنے آنا۔

مقابلہ کرنا۔

ع: جو فوج چڑھی منہ پہ، اُسے رَول کے نکلے

منہ پھرا کے چلانا۔ (ہ۔ ب)

منہ پھیر کر پکارنا۔

باوازِ بلند کہنا۔

ع: چلائے منہ پھرا کے شہنشاہِ مشرقین

منہ پھرا لینا۔ (ار۔ ع)

بے توجہی کرنا۔

عمداً جواب نہ دینا۔

کچھ نہ سننا۔

ع: زینب نے دی دُہائی تو منہ کو پھرا لیا۔

۲۔ بیزار ہو جانا۔

بے رخی کرنا۔

ع: تیغوں نے منہ پھرا لیے تھے کارزار سے

منہ پھیر کے کھڑے ہونا۔ (ار۔ ع)

کوئی توجہ نہ دینا

اظہار نفرت کرنا۔

ع: چوپائے چراگاہ سے مُنہ پھیرے کھڑے تھے

منہ پیٹنا۔ (ہ۔مح)

ماتم کرنا۔

داویلا کرنا

ع: پیٹا منہ اپنا زینبِ عصمت پناہ نے

منہ چھپانا۔ (ہ۔مح)

چھوڑ کر چلا جانا

چھپ جانا۔

مرجانا۔

ہ چھپانے لگے ہم سے منہ قبر میں
انھیں جب خدا نے جواں کردیا۔ (سلام)

منہ دکھانا۔ (ار۔مح) (ایہام تناسب)

ملنا۔

سامنے آنا۔

ع: رخ سب سے پھرا کے منہ دکھایا ہے تجھے

منہ دیا تھا۔ (ہ۔مح)

۱۔ دھارنی ہوئی تھی۔

۲۔ حسن بخشا تھا۔

ع: خالق نے منہ دیا تھا عجب آب و تاب کا

منہ دیکھتے رہنا۔ (ار۔مح)

تکتے کے تکتے رہ جانا۔

حسرت سے دیکھتے رہنا۔

ع: خیبر میں دیکھتا رہا منہ لشکرِ گراں

منہ سے کلیجہ نکل پڑنا۔ (ار۔مح)

کلیجہ منہ سے باہر آجانا۔

کلیجہ ٹکڑے ہو کر باہر آجانا۔ انتہائی صدمہ ہونا۔

ع: اب ہے یقیں کہ منہ سے کلیجہ نکل پڑے

منہ کے بل آنا۔ (ار۔مح)

اُلٹے گرنا۔ اُلٹے منہ گرنا۔

ع: بس روک لے لپودا کہ فرس منہ کے بل آیا۔

۲۔ (ہ۔مح)

سر کے بل گر پڑنا

سر کے بل زمین پر گرنا

ع: خود منہ کے بل آئیگا جو خالی گئے دو وار

منہ سے منہ ملنا۔ (ار۔مح)

چہرے سے چہرہ ملنا۔

بے اختیار ہو کر پیار کرنا۔

ع: منہ ملنے لگے منہ سے بہت پیار جو آیا

منہ میں انگوٹھی لینا۔ پیاس کی شدت میں کمی کے خیال سے

دہن میں انگوٹھی رکھے ہونا۔

ع: اب تک لیے ہو منہ میں انگوٹھی رسول کی

منہ میں پانی بھر آنا۔ (ہ۔مح)

مرغوب اور دل پسند چیز کو دیکھ کر کھانے کو
جی چاہنے لگتا ہے۔ اور منہ میں پانی بھر
آتا ہے۔

ع: پانی بھر آیا منہ میں ادھر ذوالفقار کے

منہ نہ اٹھانا۔ (ار۔مح)

ہر وقت پڑا رہنا

ع: آبِ رواں سے منہ نہ اٹھاتے تھے جانور

منہ ہونا۔ (ار۔مح)

جرأت ہونا۔ حوصلہ ہونا۔

ع: کس کا یہ منہ ہے تجھ سے کوئی کرسکے دغا

۲۔ طاقت

ہمت

قوت

ع: کیا منہ کسی کا تھا کہ دہن میں زباں ہلے۔

منہدی ملنا۔ (ار۔مح)

مہندی لگانا۔

برات کے روز دولھن کے ہاتھ پاؤں میں مہندی لگائی جاتی ہے۔

ع: مہندی تمھارا لال ملے ہاتھ پاؤں میں

نوٹ: دلی میں مہندی لگانا بولا جاتا ہے۔
لکھنؤ میں لگانا اور ملنا دونوں مستعمل ہے۔

م ۔ و

مو۔ (ف۔ ا۔ مذ)

بال

ع: جس کے ہر ایک موئے خطا و ختن نثار

موئے مژہ۔ (ف)

پلکوں کے بال

استعارہ: پلکیں

ع: خشکیدہ ہونٹ، موئے مژہ آنسوؤں سے تر

موالی۔ (ع۔ ا جمع)

مانتے والے

یار و مددگار

دوست و احباب۔

ع: اس دکھ میں نہ یاور تھے نہ مولا کے موالی

۲۔ اصحاب

انصار۔

ع: تھے جمع اُدھر بھی درِ مولا پہ موالی

موت کا بہانہ ہونا۔ (ا۔ ر۔ مح)

موت آنے کے لیے کوئی صورت نکل آتی ہے۔

؎ فراقِ شہ کا نہ صدمہ اٹھا سکینہ سے
قلق سے جان گئی موت کا بہانہ ہوا۔

موت کے پنجہ میں آجانا۔ (ا۔ ر۔ مح)

موت کے قریب آجانا

موت کے چنگل میں پھنس جانا۔

ایسے موقعہ پر آجانا، جہاں مرنے کا یقین ہوجائے۔

ع: آگیا موت کے پنجے میں، نہ کچھ دیر لگی

موتی برستا۔ (ا۔ مح)

۱۔ استعارہ:

پسینہ کے قطروں سے۔

؎ کثرتِ عرق کے قطروں کی تھی روئے پاک پر
موتی برستے جاتے تھے مقتل کی خاک پر

موتی پرونا۔ (ا۔ مح)

استعارہ:۔ الفاظ کو نہایت حسن و خوبی سے نظم کرنا۔ فصیح بلیغ کلام کی طرف اشارہ ہے۔

؎ نظم ہے یا گوہرِ شہوار کی لڑیاں انیس
جوہری بھی اس طرح موتی پرو سکتا نہیں (سلام)

موج آنا۔ (ا)

لہر آنا۔

ع: کوثر کی یہ موج آگئی ہے خلد بریں سے

موجِ حوادث۔ (ف۔ مر۔ ا۔ ر)

تباہی کا طوفان

موت کی کشمکش۔

؎ وہ موجِ حوادث کا تھپیڑا نہ رہا۔
کشتی وہ ہوئی غرق، وہ بیڑا نہ رہا (سلام)

موذّن۔ (ع۔ ا۔ مذ) اذان دینے والا

ع: صدقے نمازیوں کے، مؤذن کے میں نثار

مُوزہ۔ (ع۔ ا۔ مذ)

۱۔ جوتا۔

۲۔ پاتابہ

ع: برقع تھا، نہ مقنع تھا، نہ موزے تھے نہ چادر

موقع نہ ہونا۔ (ا۔ ب)

وقت نہ ہونا۔ محل نہ ہونا۔ مناسب نہ ہونا۔

ع: موقعہ نہیں بہن ابھی فریاد و آہ۔
موقوف ہونا۔ (دار۔ ع)
دار و مدار ہونا۔
ع: فرمایا کہ موقوف ہے یہ رب علا پر
موکل۔ (ع۔ ا۔ مذ)
پہرہ دار۔ محافظ
ع: بے سر ہوئے موکل سر چشمۂ فرات
مولا۔ (ع۔ ص)
آقا۔
والی۔ سرپرست
وارث
ع: مولا علی کے نام کے دشمن ہیں یہ شریر
۲۔ کنایہ: خداوند عالم۔
ع: ناقدری عالم کی شکایت نہیں مولا۔
۳ امام
ع: تھے جمع ادھر بھی در مولا پہ موالی
موم خام۔ (ف۔ ص)
پگھل جانے والا موم۔ لوہے سے موم خام کو استعارہ کیا ہے
ع: فولاد موم خام، سکیلہ خیار تھا

م ۔ ہ

مہ جبین۔ (ف۔ ص)
تشبیہ:۔ چاند۔ مراد: بیٹا۔
ع: اب سوؤ خوب چین سے، اے میرے مہ جبیں
مہر نبوت۔ (ف۔ مر)
آنحضرت کے شانے کی مہر
ع: رتبہ بلند تھا کہ سعادت نشان تھی
سارے بشر میں مہر نبوت کی شان تھی
(اضمار قبل الذکر)

مہرو۔ (ف۔ ص)
ماہرو کا مخفف۔
چاند کا ٹکڑا۔ چاند جیسا۔
ع: یا شاہ یہ مہرو تو ہے صاف آپ کی تصویر۔
۲۔ حسین و خوبصورت۔
چاند کے مثل
اس مصرع میں ایہام تناسب ہے
ع: صوت حسن سے اکبر مہرو نے دی اذاں
مہلت پانا۔ (دار۔ ع)
فرصت پانا
ڈھیل ملنا۔
وقفہ پانا۔
ع: تلوار سے مہلت ستم ایجادوں نے پائی
مہلت پانا۔ (ار۔ ر)
وقت دینا
فرصت دینا
ع: مہلت جو اجل دے تو غنیمت اسے جانو
مہمان۔ (ع۔ ا۔ مذ)
استعارہ: امام حسین
ع: اے کربلا بتا ترا مہمان ہے کدھر
مہمیز کرنا۔ (ع۔ ع)
گھوڑے کو ایڑ دینا۔
آگے بڑھانا۔
ع: غصے میں جو سفاک نے کی رخش کو مہمیز
۲۔ بھگانا
اڑانا۔
ع: مہمیز کی مگر نہ بڑھا وہاں سے راہوار
مہر نو تھے رکوع میں۔ (ار) استعارہ: اور تشبیہ دونوں صنعتیں ہیں۔

مہِ نو، آدھے دائرے کا ہوتا ہے۔ جس طرح رکوع کی حالت میں آدمی ہو جاتا ہے۔

ع: سجدوں میں چاند تھے، مہِ نو تھے رکوع میں

ہوس ۔ (ص و ع ۔ ص)

حریص

ہوس کا بندہ

ع: اے ہوس، اپنی اپنی قسمت، اس میں رشک کیا (سلام)

مہیب ۔ (ع ۔ ص)

ہیبت: الے ۔ ڈراؤنے

ع: شکلیں مہیب، دیو سے قد اژدروں پہ بل

مہیا کھڑا ہونا ۔ (ار ۔ مح)

آمادہ ہونا۔

تیار ہونا۔

کمربستہ ہونا۔

ع۔ گویا علی کھڑے ہیں مہیا جہاد پر

م ۔ ی

میان سے تلوار کھینچ لینا ۔ (ح ۔ مح)

میان سے تلوار کھینچ لینا۔

دیکھیے تصویر ص

ع: شہزادۂ عالم نے کبھی لی میان سے لی تلوار

میت ہونا ۔ (ار ۔ د)

میر انیس نے "ہونا" حرف تشبیہ کے طور پر نظم کیا ہے۔ گویا کہ میت بن گئے۔ زندگی میں مرنے والوں کا سا حال بنا لیا۔

جسم پر جو پوشاک تھی وہی کفن بن گئی

س اور ڈال لی پیراہن پر بوذر پہ کچھ خاک
میت ہوئے شبیر، کفن بن گئی پوشاک

۲۔ دوسرا مصرع مبتدا اور خبر کے معنی میں بھی سمجھا جا

سکتا ہے۔

میخانہ نشیں (ف ۔ ص)

کنایہ: میخانہ میں بیٹھنے والا

پینے والا

سرمست شراب اُلفت

ع: ہاں اے بادہ کشو، پوچھ لو میخانہ نشیں سے

میدانِ سخن لینا ۔ (ار ۔ مح)

شاعری کا میدان جیتنا

س زور سے اس کے لیا ہے ہم نے میدانِ سخن
اور نیزہ ہاتھ میں غیر از قلم رکھتے نہیں

میرا کام ہے ۔ (ار ۔ ج)

یہ میرا منصب ہے۔

میں ذمہ دار ہوں

ع: رخصت طلب اگر ہو تو یہ میرا کام ہے

میرے لیے ۔ (ار ۔ د)

میرے مقدر میں

میرے نام

ع: باغ جنت تیری خاطر، کربلا میرے لیے۔ (سلام)

میں ۔ (کلمہ)

(کو، کی جگہ استعمال کیا ہے)

ع۔ ساری خوشی یہ ہے کہ بس اب خلد میں چلے

۲۔ جاتی ہے کس شکوہ سے رن میں خدا کی فوج

۳ کے لیے

ع: نہ تو لڑنے میں، نہ مرجانے میں قاصر ہوں میں

۴۔ یعنی، کو

ع: کیا مرثیہ پڑھا کہ کسی میں نہیں ہے ہوش

۵۔ درمیان میں ۔ آپس میں ۔ کی ۔

ع: ڈیوڑھی پہ عزیز و رفقا میں تھی یہ تقریر

۶۔ کی طرف ۔ کو

ع : قسمت وطن میں خیر سے پھر سب کو لیکے جائے

۷ ۔ کے سبب ۔
کی وجہ

ع : گرمی میں ساری رات یہ گُھٹ گھٹ کے روئے ہیں

مینائے لاجورد ۔ (ف)
استعارہ : آسمان
لاجوردی بوتل
گہرے نیلے رنگ کا شیشہ

ع : تو وہ بنا تھا خاک کا مینائے لاجورد

مینو اساس ۔ (ع ۔ ص)
جس کی اصل و بنیاد جنّت ہو
جنّت کی مثل
جنت کا ٹکڑا

ع : گلشن خجل تھے وادیٔ مینو اساس سے

مینو سواد ۔ (ع ۔ تشبیہ)
جیسے بہشت کا منظر
بہشت جیسا نقشہ

ع : مینا کیا تھا وادیٔ مینو سواد پر

میں بھی کہوں ۔ (عو ۔ ر)
(زبان)

ع : میں بھی کہوں یہ پاؤں پہ گرنے کا کیا سبب

میں نے بھی تو ۔ (ار ۔ ب)
آخر میں نے

ع : میں نے بھی تو جان دیکے پایا ہے تجھے (رباعی)

مینا کرنا ۔ (ار ۔ ع)
نقش و نگار بنانا
سونے چاندی کے برتنوں اور زیوروں پر نقش بنانا

ع : مینا کیا تھا وادیٔ مینو اساس پر

ردیف

ن ۔ الف

ناب ۔ (ف ۔ ا ۔ مو)

تلوار کے بیچ کی نالی ۔ جو قبضے سے نوک تک جاتی ہے ۔

ع : شبلی تھی اک پری کی شکم پر، کہ اس کی ناب

ناکار ۔ (ف ۔ ص)

موذی

ع : کچھ دست پاچہ ہو کے چلا تھا وہ ناکار

۲ ۔ ظالم ۔ ناہنجار ۔

ع : منھ سے نکل کے جنگ اب اے ناکار کر

۳ ۔ بیہودہ ۔ بدکار ۔

بدذات ۔

ع : دیکھا نگاہ قہر سے ہر ناکار کو

نابود ہونا ۔ (ار)

نام و نشان مٹ جانا ۔

برباد ہو جانا ۔

ع : کیا بود و نمود ان کی، ابھی ہوتے ہیں نابود

نابیں ۔ (ف ۔ ا ۔ مو ۔ اردو جمع)

تلوار کی ڈھال اور پشتی کے درمیان کی نالیاں ۔

ع : نابیں نہیں غصے سے اجل چیں بہ جبیں ہے ۔

۲ ۔ نابیں وہ، کہ شہ رگ کسی گردن میں نہ چھوڑیں

ناجی ہونا ۔ (ار ۔ مع)

اہل بہشت سے ہونا ۔

جنتی ہونا

ع : ناجی ہوئے صدقہ سے حسین ابن علی کے

۲ ۔ ناجی ہے وہ، اس نام کو لیگا جو دہن سے

ناچار ۔ (ف ۔ ار)

بے چارہ ۔ بے چاری

مجبور ۔ لاچار

ع : لے جا کے الگ بیٹوں کو تب زینب ناچار

ناخداشناس ۔ (ف ۔ ص)

خدا کو نہ پہچاننے والا

خدا کو نہ جاننے والا ۔

بے ایمان ۔

ع : اتنا بھی دل سخت نہ کرائے ناخداشناس

ناخن فرو ہونا ۔ (ار ۔ مع)

ناخن پیوست ہو جانا ۔

استعارہ: تلوار کا زخم چھپ جانا ۔

ع : گویا جگر میں موت کا ناخن فرو ہوا

نادان ۔ (ف)

انجان ۔

ناسمجھ ۔

ع : روئے نادن سکینہ اُسے عمو کہہ کر ۔

نادِ علی ۔ (ع ۔ دعا)
دیکھیے تلمیح ۔
ع : اور نادِ علی پڑھ کے دم تیغ پہ دم کی

ناز اٹھانا ۔ (ار ۔ مح)
ناز نخرے برداشت کرنا ۔
ع : غصّے بھی اٹھائے وہی، جو ناز اٹھائے

نازاں ہونا ۔ (ار ۔ د)
اکڑنا ۔ غرور کرنا ۔
فخر کرنا ۔
ع : نازاں ہے تیرِ حلق پہ بچے کے مار کر
۲ ۔ نازاں ہوں محبت پہ امامِ ازلی کی

نازنیں ۔ (ف ۔ ص)
نازوں کا پلا ہوا ۔
معشوق ۔
ع : ہاتھوں سے کی سپرد لحد لاشِ نازنیں

ناسور پڑ جانا ۔ (ار ۔ مح) کلیجہ داغ داغ ہو جانا ۔
زندگی بھر کے لیے ایک مستقل روگ لگ جانا ۔
ع : ناسور اس الم سے کلیجے میں پڑ گیا

ناشاد و نامراد سدھارنا ۔ (ار ۔ ہ ۔ مح)
۱ ۔ دنیا سے نامراد اٹھ جانا
۲ ۔ بغیر شادی ہوئے مر جانا ۔
۳ ۔ بے اولاد مر جانا ۔
ع : ناشاد و نامراد، سدھارے جہان سے

نافۂ تتار ۔ (ف ۔ مرکب)
تاتاری مشک کا نافہ ۔
ع : کھولے ہوئے تھا آہوئے شب نافۂ تتار

ناقدریٔ عالم ۔ (ار ۔ د)
دنیا والوں کی ناقدر شناسی ۔
حقیقت نہ پہچاننا ۔
ع : ناقدریٔ عالم کی شکایت نہیں مولا ۔

ناقۂ صالح ۔
(دیکھیے تلمیح)
ع : بچہ یہ مرا ناقۂ صالح سے کم نہ تھا

ناکام رہنا ۔ (ار ۔ مح)
کامیاب نہ ہونا ۔
مقصد پورا نہ ہو سکنا ۔
ع : کیا غم ہے اگر پانی سے ناکام رہیں گے ۔

ناکوں پہ چوکیاں ہونا ۔ (ح ۔ مح)
نکل جانے والے یا داخلے کے راستوں پر فوجی محافظ دستے تعینات ہونا ۔
ع : ناکے پہ چوکیاں تھیں، جزیروں میں اہتمام

ناکے ۔ (ہ ۔ ا ۔ ند)
شہر سے آنے جانے کے وہ راستے جہاں سے آدمی نکل سکے ۔
ع : ناکے پہ چوکیاں تھیں، جزیروں میں اہتمام

ناگاہ ۔ (ف)
یک لخت ۔
اک دم ۔
ناگہاں
ع : ناگاہ فوج شام میں بجنے لگا دُہل
۲ ۔ اچانک ۔
اچانک ۔
ع : فوج اُتری نظر آئی اُسے دور سے ناگاہ
۳ ۔ ناگہاں ۔ کہ
ع : ناگاہ چرخ پہ خطِ ابیض ہوا عیاں
۴ ۔ اتنے میں
ع : ناگاہ آکے بالی سکینہ نے یہ کہا
۵ ۔ اک دم ۔

ع: ناگاہ تشنہ لب پہ چلے برچھیوں کے وار
۶۔ یکبارگی۔
ع: ناگاہ در حجرہ ہوا مطلع انوار

ناگن۔ (ہ۔ ا۔ مو)
سانپن۔ سانپ کی مادہ۔
ع: ناگن کی طرح فوج کو ڈستی چلی گئی۔

ناگہ۔ (ف، کلمہ)
ناگاہ۔
اک دم
یک لخت۔
ع: ناگہ قریب آکے گرے تین چار تیر۔
۲۔ ناگہ چلی میان دو صف تیغ شعلہ ریز
۳۔ اس کثرت سپاہ پہ ناگہ ہوئی یہ دھوم

نالان و بیقرار۔ (ف۔ ر)
روتے پیٹتے۔
انتہائی پریشان۔
ع: دوڑے گئے جو لاش پہ نالان و بیقرار

نالۂ شہنا۔ (ف)
شہنا ایک باجے کا نام۔
(دیکھیئے تصویر ۶۶)
شہنا کے بجنے سے یاسیت کا ماحول پیدا ہو جاتا ہے۔
ع: ہوئی سب صفوں میں نالۂ شہنا کا غل بپا۔

نالۂ مرغان خوش نوا۔ (ف۔ مر)
خوش آواز پرندوں کی آوازیں۔ اور نغمہ۔
ع: وہ جوش گل، وہ نالۂ مرغان خوش نوا۔

نام پر ہونا۔ (ار۔ مح) واسطے ہونا۔
ملکیت ہونا۔
نامزد ہونا۔
ع: لاریب، ترے نام پہ ہو سکۂ شاہی

نام خدا۔ (عو۔ قسم)
۱۔ ماشاءاللہ۔
۲۔ بسم اللہ
۳۔ خدا نظر بد سے بچائے
ع: دیں ماں کا ساتھ، نام خدا اب جوان ہیں
۲۔ خدا کی قسم۔
خدا جانتا ہے۔
لا واللہ۔
ع: نام خدا ہیں عون و محمد بھی کیا شکیل

نام روشن ہونا۔ (ار۔ مح)
ہر طرف شہرت ہونا۔
ہر طرف سے عزت ملنا۔
سہ نام روشن کرکے کیونکر بجھ نہ جاتا مثل شمع۔
ناموافق تھی زمانے کی ہوا میرے لیے (سلام)

نام کا اُمیدوار ہونا۔ (ار۔ مح)
عزت و شہرت کی اُمید کرنا۔
ع: عزت طلب ہیں نام کے اُمیدوار ہیں۔

نام کا طالب ہونا۔ (ار۔ مح)
نام و نمود اور شہرت کے خواہشمند۔
ع: معلوم ہو گیا مجھے طالب ہو نام کے

نام کرکے آنا۔ (ار۔ ر)
شہرت پیدا کرنا
بہادری میں نام پیدا کرنا۔
ع۔ اُلٹیں بہادروں کی صفیں نام کرکے آئیں۔

نام لکھنا۔ (ار۔ مح)
شامل کرنا۔
ع: لکھے خدا نماز گزاروں میں سب کے نام

نام لینا۔ (ار۔ ر)
ذکر کرنا۔ خواہش کرنا۔

ع: واللہ کیا مجال، جو لیں اب علم کا نام

نام لے کر رونا ۔ (ار ۔ مح)

مرنے والے کا نام لے کر رونا ۔

بین کرنا ۔

ع: نام محمد لیکے کریں آہ و فغان و فریاد

نام و نشان ۔ (ف ۔ ر)

۱۔ یادگار ۔ وارث ۔

بیٹے ۔ پوتے ۔

۲۔ نشان، جھنڈا ۔ علم ۔

ع ۔ قائم علی کے لال کا نام و نشاں ہے ۔

۲۔ نام و نشان مرتضوی کو نشاں ملے

نامور ۔ (ف ۔ ص)

بہادر ۔ نامی گرامی ۔

ع: جوشن بہن کے حضرت عباس نامور

ناموس نبی ۔ (ف ۔ مر)

رسول کے حرم

اہلبیت رسول ۔

ع: ناموس نبی ہو ویں گے آفت میں گرفتار

نامہ ۔ (ف ۔ ا ۔ مذ)

۱۔ تحریر ۔

۲۔ عہد نامہ ۔ محضر ۔

ع: اس نامے میں تھا درج یہ مضمون دل افگار

نانا ۔ (ہ ۔ ا ۔ مذ)

کنایہ، آنحضرت صلعم ۔

امام حسین کے نانا

ع، دیکھیے، آپ کے نانا کی سواری آئی ۔

ناؤ ڈوبنا ۔ (ہ ۔ مح)

تمام ہونا ۔ تباہ ہونا ۔

ع: اب ڈوبتی ہے آل رسول خدا کی ناؤ ۔

ناوک ۔ (ح ۔ ہتھیار)

دیکھیے تصویر ۔ ۲۹

ع: ناوک پیام مرگ کے ترکش اجل کا گھر

ناہموار ۔ (ار ۔ ر)

جاہل ۔ گمراہ ۔ بدزبان ۔ نالائق ۔

ع: محمد پکارا کہ زباں بند کراو ناہموار

ن ۔ ب

نبھ جانا ۔ (ہ ۔ ر)

ساتھ ساتھ بسر ہو جانا ۔ کسی نہ کسی طرح گزارا ہو جانا ۔

س: راضی ہو، تو یہ پیر بھی دے ساتھ تمہارا ۔

نبھ جائینگے، ہم تھامے ہوئے ہاتھ تمہارا

نبی ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ)

آنحضرت صلعم ۔

ع: اس روز تم پہ مجھ سے سوا تھا نبی کا پیار

نبی کی نواسی ۔ (ار)

کنایہ: حضرت زینب ۔

امام حسین کی بہن ۔

ع: جس کا یہ ذکر تھا، وہ نواسی نبی کی تھی ۔

نبیرۂ اسد اللہ ۔ (ع ۔ ف ۔ مر)

حضرت علی کا پوتا ۔

مراد: علی اکبر ۔

ع: دیکھیے نبیرۂ اسد اللہ کے حواس

نبی زادہ ۔ (ع ۔ ف)

...... آل حضرت صلعم کے بیٹے ۔ (نواسہ)

...... مراد: امام حسین ۔

ع: ہر مسلماں پہ نبی زادے کا حق ہوتا ہے

نبی و علی کا ساتھ ہونا ۔ تلمیح ۔

استعارہ: امام حسین آنحضرت صلعم کے نواسے تھے

آپ کو نبی زادہ سے استعارہ کیا ہے۔
۲۔ حضرت عباس علی کے بیٹے تھے، آپ کو علی سے مشابہت دی ہے۔
آنحضرت نے حضرت علی کو علمداری کا منصب عطا فرمایا تھا۔
کربلا میں امام حسین نے اپنے بھائی عباس کو اپنی فوج کا علمدار بنایا تھا۔

س: رایت لیے وہ لال خدا کے ولی کا ہے
اب تک جہاں میں ساتھ نبی و علی کا ہے

ن ۔ ج

نجف۔ (دیکھیے، تلمیح)
حضرت علی کا مدفن۔
حضرت علی کا مزارِ مبارک۔
ع: نکلا تھا گھر سے شوقِ نجف میں وہ خوش سیر۔

ن ۔ ح

نحس۔ (ع ۔ ص)
بد ۔ بدبخت
ع: آ پہونچا شام سے پسرِ سعدِ نحس و شوم

ن ۔ خ

نخل۔ (ع ۔ ا ۔ مذ)
درخت۔
ع: تھالے بھی نخل کے سبد گلفروش تھے۔
۲۔ کٹ جائینگے وہ نخل جو پھولے نہ پھلے ہیں
۳۔ میر انیس نے نخل کو 'نفر' مراد لیا ہے۔
ع: بیر نخل بردمند ہے یا حضرت ہادی

نخلِ ترقی مراد بر ہونا۔ (مح)
ترقی کا تصور پورا ہونا۔
مراد ملنا۔
ع: رتبے کو اوج نخلِ ترقی مراد بر

نخل جلنا۔ (ا ۔ مح)
استعارہ: درخت جلنا۔ (گرمی کی انتہا)
درخت سخت گرم ہونا۔
ع: ایک ایک نخل جل رہا تھا صورتِ چنار

نخلِ چمن۔ (ع ۔ ف ۔ مرص)
چمن کا بوٹا۔
خاندان کا چشم و چراغ۔
ع: نخل چمن دیں کا ثمر ہوتا ہے پیدا

نخلِ وغا۔ (ف ۔ ع ۔ مر)
اضافت تشبیہی)
جنگ۔
ع: بے جاں ہوئے تو نخلِ وغا نے ثمر دیے۔

نخوت۔ (ع ۔ ص)
تکبر ۔ غرور۔
ع: آج نخوت سے زمیں پر جو قدم رکھتے نہیں۔

ن ۔ د

ندائے غیب۔ (ف)
آسمانی آواز
غیبی صدا۔
ع: آئی ندائے غیب، کہ اے ابن مرتضیٰ۔
۲۔ آئی صدائے غیب، کہ شبیر مرحبا۔

ندّی اُتر جانا۔ (ا ۔ مح)
دریا کا پانی کم ہو جانا ۔ (پانی کے اصراف کی انتہا)
ع:
اک رات میں چڑھی ہوئی ندی اُتر گئی۔

ن - ر

نرالے - (ہ - ر)
نئے - جدید
انوکھے -
ع : ان چھوٹی سی تلواروں کے تھے کاٹ نرالے

نرگس - (ف)
(مذکر نظم کیا ہے)
پھول کا نام -
ع : نرگس، وہ کہے کیا جو بصارت نہیں رکھتا

نرگس کے پھول تیرنا - (ا ر - ع)
آنکھ کے اندر کی پتلی کو پھول سے استعارہ کیا ہو -
ع : نرگس کے پھول تیر رہے ہیں گلاب میں -

ن - ذ

نذر ہونا - (ا ر - ع)
خدمت میں پیش ہونا -
تحفہ ہونا - (اپنی جان پیش کرنا)
ع : نذر ان کی یہ ہونگے جنھیں رشتہ ہونی سے

نذریں دینا - (ا ر - ر)
تحفہ پیش کرنا -
ع : نذریں خوشی کی دینے کو حاضر ہیں جاں نثار

ن - س

نسیم ریاض ارم - (ف - ع - م)
جنت کی ہوا -
ع : بدلی ہوا، نسیم ریاضِ ارم چلی

ن - ش

نشان - (ع - اسم - مذکر)
علم - جھنڈا
ع : بوڑی سنان پر تھی، نہ پرچم نشان پر
۲ - پرچم -
ع : بوئے نشاں کو پیکے شہِ عرش بارگاہ
۳ - لے کر نشاں علی ولی کا نشاں چلا
۴ - قابل اسی کے دوش مبارک کے ہو نشاں
۵ - وارث - بیٹا - یادگار -
ع : نام ونشانِ مرتضوی کو نشاں ملے -
۶ - عَلَم -
ے شوکت نثار بڑھائے مرے عمّو جان کی
میں بھی تو دیکھوں شان، علی کے نشان کی
۷ - یادگار - وارث -
ع : یعنی ترا حامل ہے نشانِ اسد اللہ
۸ - علم - جھنڈا
ع : خالق رکھے نشانِ محمدؐ کو برقرار
۹ یادگار - وارث -
ع : قائم علی کے لال کا نام ونشاں رہے -
۱۰ - (جمع جھنڈے)
ع : یہ ذکر تھا کہ دو رسے ظاہر ہوئے نشاں
(۱۱) ایسی نہ فوج کچھ ہے نہ ایسے نشان ہیں -
۱۲ - جھنڈا
ع : ہے اک علم یہ قلتِ لشکر کا ہے نشاں
۱۳ - پہچان -
ع : کھولا نشاں مرتضوی نے نشاں دیں
۱۴ - (۱) یادگار - (۲) جھنڈا - پہچان -
ع : پنجہ سے نشاں آیۂ رحمت کا عیاں تھا -
۱۵ - یادگار - وارث -
ع : عباس علی حیدرِ صفدر کی نشانی -

نشانی - (ا ر) علامت -

ع؛ کالے وہ علم، شام کے لشکر کی نشانی

۲ ۔ پہچان ۔

ع: بجز حرف ظفر اور نشانی نہیں اس میں

۳ ۔ سہرا رخِ پُر نور پہ شادی کی نشانی ۔

نشان چھوٹ جانا ۔ (ا ۔ مح)

ہاتھوں سے جھنڈے گر جانا

ع: بیرقیں گر گئیں، ہاتھوں سے نشاں چھوٹ گئے

نشان کر دینا ۔ (ا ر ۔ ب)

کسی شے کی جگہ مقرر کر دینا ۔

ے ۔ جو پوچھی علمدار نے جائے قبر

ترائی میں شہ نے نشاں کر دیا ۔　(سلام)

نشان ملنا ۔ (ا ر ۔ مح)

پتہ لگنا ۔ سراغ ملنا ۔

ع، ملتا نہ تھا صفوں میں علم کا نشاں کہیں

نشانہ ہونا ۔ (ا ر ۔ مح)

۱ ۔ نشانہ بن جانا ۔ ۲ ۔ زخمی ہونا ۔ تیر پیوست ہونا ۔

ع: بس دفعتاً نشانہ ہوئی گردنِ صغیر

نشتر بدل ہونا ۔ (ا ر ۔ مح)

دلوں کو برما دینے والا ہونا ۔

مؤثر ۔ دل میں اُتر جانے والی ہونا ۔

ع، نشتر بدل تھی بنتِ علی کی فغان و آہ

نشۂ فقر ۔ (ف ۔ ع ۔ مر ۔ ر)

فقیری میں مستی ۔

فقیری اور سیر چشمی ۔

ع، یہ نشۂ فقر ہے کہ جاتا ہی نہیں

ن ۔ ص

نصرت ۔ (ع)

۱ ۔ فتح ۔ ۲ ۔ امداد

ع؛ فتح و ظفر قریب ہو، نصرت قریب ہو ۔

نصف النہار ۔ (ع)

دوپہر

ع: تلواریں برسیں صبح سے نصف النہار تک

نصیب نہ ہونا ۔ (ا ر ۔ ب)

مقدر میں نہ لکھا ہونا ۔

نصیبہ نہ ہونا ۔

ع، ہے ہے نہ تیرا بیاہ رچانا ہوا نصیب

۲ ۔ نہ مل سکنا ۔ میسر نہ آنا ۔

ع، نصیب اُسے نہ کئی دن تک آب و دانہ ہوا

(سلام)

نصیب ہو ۔ (عو ۔ بد دعا)

میسر ہو ۔ ملے ۔

ع: زیب اس کی تجھ کو، ضرب عدو کو نصیب ہو

ن ۔ ط

نطفۂ حرام ۔ (ف ۔ ع ۔ ص ۔ ر)

کمین ۔ ذلیل

ع: کہنے لگا بگڑ کے یہ وہ نطفۂ حرام

ن ۔ ظ

نظّارہ ۔ (ع ۔ ف ۔ ا ر ۔ ر)

دیکھنا ۔

مقابلہ کرنا ۔

ع: آئینہ کو نظارہ کا اس رخ پہ ہو کیا رو

نظر ۔ (ا ر ۔ ر) (ع)

چشم حقیقت ۔

حقیقت تک پہنچنے والی نگاہ

نگاہ حقیقت بیں ۔

ع: جس کی طرف نظر دم جنگ وجدل پھری

نظر پھرنا۔ (اد۔ مح)

نگاہ جانا۔ ۲۔ گھوم کر دیکھنا (متعدی)

نگاہ گھومنا۔

ع: جس کی طرف نظر دم جنگ وجدل پھری

نظر کرنا۔ (اد۔ مح)

خیال۔ دھیان کرنا۔

سبق سیکھنا۔

ع: غصہ یہ کس پہ، میری طرف تم کرو نظر

۲۔ جائزہ لینا۔

ع: پہلے تو اپنی فوج پہ ظالم نے کی نظر

نظر کھا جانا۔ (اد۔ مح۔ عو)

نظر بد کے سبب مرجانا۔

ع: اے نور عین، کس کی نظر کھا گئی تجھے۔

۲۔ آماں نثار، کس کی نظر تجھ کو کھا گئی

نظر لگنا۔ (اد۔ مح۔ عو)

نظر بد لگنا۔

ع: کس کی نظر لگی مرے کڑیل جوان کو

نظروں میں پھر جانا۔ (اد۔ مح)

سامنے آجانا۔ نگاہوں میں پھر جانا، یقین ہوجانا۔

ع: شہ کی نظروں میں موت کی تصویر پھر گئی

نظر نہ ٹھہرنا۔ (اد۔ مح)

نگاہ چکا چوند ہو جانا۔

نظر خیرہ ہو جانا۔

ع: زرریزی علم پہ ٹھہرتی نہ تھی نظر

نظر ہونا۔ (اد۔ مح)

دھیان ہونا۔ خیال ہونا۔

ہمدردی ہونا

ع: کس کی ہے نظر تشنہ دہانی پہ ہماری

نظری ہونا۔ (ح۔ مح)

برطرف ہونا۔

الگ ہونا۔

نظر انداز ہونا۔

ع: بس ہوگیا دفتر نظری نام ونسب کا

۲۔ کٹنا۔

ع: طبلقیں کٹتی ہیں چہرے نظری ہوتے ہیں۔

نظمِ ثریا۔ (ف)

زیادہ چھوٹے چھوٹے اور قریب قریب ستارے جو رات کو گچھے کی صورت میں نظر آتے ہیں، ان کو نظم سے استعارہ کیا ہے۔

ع: ایک ایک لڑی نظمِ ثریا سے ہو عالی

ن ۔ ع

نعتِ نبی۔ (ع۔ ف۔ مر) لفظ نعت تعریف رسول کے لیے مخصوص ہے۔

آنحضرت صلعم کی تعریف وثنا۔

ع: نعت نبی کہیں تھی، کہیں حمد کبریا

نعرہ کرنا۔ (اد۔ مح)

بآواز بلند آواز لگانا۔

عوام کو آگاہ کرنا۔

ع: نعرہ کیا کہ کرتا ہوں حملہ امام پر

(داستان امیر حمزہ: نعرہ مارنا)

۲۔ درمیان جنگ ہمہمہ کرنا (داستان)

ع: ہوتا تھا غل جو کرتے تھے نعرے لڑائی میں

۳۔ امداد کے لیے پکارنا۔

آواز دینا۔

ع: کہہ کر سخن یہ حر نے کیا نعرۂ امام

نعرہ مارنا۔ (عم۔ اد۔ مح)

بآواز بلند جنگ کی آمادگی ظاہر کرنا (داستان)

ع: واں سے وہ شور بخت بڑھا نعرہ مار کے

نعرے ۔ آوازیں ۔
۲۔ چیخ پکار۔ شور و شر ۔
۳۔ ہنگامہ
ع: نعرے نہ پھر وہ تھے، نہ وہ تیغوں کی تھی چمک
خاموشی چھا گئی تھی ۔
جنگ ختم ہو گئی تھی ۔

نعلین پہن کے جانا ۔ (ار ۔ ب)
بے تکلفی سے جانا ۔ جانے کی اجازت ہونا ۔
(دیکھیے، تلمیح)
سے گئے پہنے نعلین، واں مصطفےٰؐ
فرشتے کا جس جا گزارا نہیں (سلام)

ن ۔ ف

نفس بادِ مراد ہونا ۔
ہر سانس، مقصد برآری کا سبب ہونا ۔
ہر لمحہ انسان کے مقاصد کی کامیابی کا سبب ہے ۔
ع: لنگر ہے جو دل تو ہر نفس بادِ مراد

ن ۔ ق

نقّارۂ رزمی ۔ (ف ۔ ار)
جنگ کا نقّارہ ۔
جنگ کا اعلان
طبل یا ڈھول دیکھیے تصویر ۶۱۔۵۷
ع: نقّارۂ رزمی لگے کفّار بجانے

نقدِ جان ۔ (ف ۔ مر)
اضافتِ تشبیہی ۔
جان ۔ روح
عزیز ترین چیز ۔ جان

ع: نقدِ جاں تک ہم دیے جاتے ہیں اُن کو وقتِ کوچ

نقرہ کار ۔ (ع ۔ ف ۔ ص)
روپہلی کام دار
ع: کیا خوش نما تھا زین طلا کار و نُقرہ کار

نقشہ بگڑ جانا ۔ (ار ۔ مح)
بنا بنایا کھیل بگڑ جانا ۔
انقلاب آجانا ۔
ع: سبطِ نبی کی زیست کا نقشہ بدل گیا
۲۔ زندگی تلپٹ ہو جانا ۔
زندگی کا کچھ کا کچھ ہو جانا ۔
ع: سبطِ نبی کی زیست کا نقشہ بگڑ گیا ۔

نقشہ پھر جانا ۔ (ار ۔ مح)
تصویر سامنے پھرنے لگنا ۔
چہرہ سامنے آجانا ۔ یقین ہو جانا ۔
ع: نقشہ وہ پھر گیا مری چشمِ پُر آب میں

نقشہ کھنچنا ۔ (ار ۔ مح)
تصویر سامنے آجانا ۔
آنکھوں کے سامنے محسوس ہونے لگنا ۔
ع: نقشہ کھنچے گا صاف صفِ کارزار کا ۔
(ایہام تناسب)

نقشہ ہونا ۔ (ار ۔ ر)
صورت ہونا ۔
کیفیت اور حالت ہونا ۔
ع: نشہ کا ہے یہ نقشہ کہ ہیں تصویر سے ششدر
۲۔ حال ہونا ۔
تصویر ہونا ۔
حلیہ ہونا ۔
ع: نشہ کا ہے یہ نقشہ کہ ہیں تصویر سے حیراں

نقطۂ حیات ۔ (ف ۔ مر)

نقطے ڈھالیں بن جانا۔ (ار - فقرہ)
استعارہ؛ حرفوں کے نقطوں کو ڈھالوں سے استعارہ کیا ہے۔
ع: نقطے ہوں جو ڈھالیں تو الف خنجر خونخوار

نقیب۔ (ع - ا - مذ)
بادشاہوں یا فوجوں کے آگے آواز دینے والا
ع: آگے بڑھے چلو! یہ نقیبوں کی تھی پکار

ن - ک

نکتہ۔ (ف) ہر شخص کی سمجھ میں نہ آنے والی بات۔ رمز۔ بھید
ذرا سی بات۔
چھوٹا سا اشارہ
ایک حرف
ع: نکتہ بھی منہ سے گر کوئی نکلا تو انتخاب

نکتہ چیں۔ (ف - ص)
معترض۔
اعتراض کرنے والے
ے غلط یہ لفظ، وہ بندش بری، یہ مضموں سست
ہنر عجیب ملا ہے یہ نکتہ چینوں کو (سلام)

نکتہ داں کر دینا۔ (ار)
حقیقت شناس بنا دینا۔
نکتہ رس بنا دیا۔
ے تکھی شہ کے خال معنبر کی مدح
قلم نے ہمیں نکتہ داں کر دیا (سلام)

نکلا۔ نکل گیا۔
رخصت ہو گیا۔
چلا گیا۔
ع: نکلا علم کہ گھر سے جنازہ نکل گیا۔
استعارہ؛ علم کے ساتھ سب کے سب۔۔۔۔ گھر سے رخصت ہو گئے۔

نکل جانا۔ (ار - ع)
چلا جانا۔
ع: گھوڑا کسی طرف اسے لیکے نکل گیا۔ (عوامی)

نکلنا۔ (ار - ر)
ہونا۔ پیدا ہونا۔
ع: ایسا ذی رتبہ کوئی خلق میں کم نکلے گا۔
۲۔ میدان کو لڑائی کے لیے جانا۔
ع: نکلے اِدھر سے شہ کے رفیقانِ تشنہ کام

نکلیں۔ (ار - ر)
ے نکلیں تنوں سے سبطِ نبی کے قدم پہ دم
عہدہ یہی ہے بس یہی منصب یہی حشم
عہدہ - منصب اور حشم - درجہ، عزت، مرتبہ، اور دبدبہ۔

نکہت۔ (ف - ا - مو)
خوشبو۔
ع: گھوڑے ہوا، تو نکہت گل تھے وہ شہسوار

نکہتِ فردوس۔ (ف - ع - مر - ص)
جنت کی خوشبو۔
جنت کی ہوائیں۔
ع: تھی نکہت فردوس پھر ہرے کی ہوائیں

ن - گ

نگاہ سے چھپا ہونا۔ (ار - ب)
اوجھل ہونا۔ آڑ میں ہونا۔
ع: کوسوں چھپی ہوئی تھی ترائی نگاہ سے

نگاہ کرنا۔ (ار - ع)
نکالنا۔ پکڑنا۔
غیظ و غضب کی نظر سے دیکھنا

ع: فرما کے یہ نگاہ جو کی سوئے ذوالفقار

۲۔ جائزہ لینا

غور کرنا۔

ع: صحرا پہ ہر طرف شہ دیں نے نگاہ کی

۳۔ غور کرنا۔

دیکھنا۔

بنظر تجزیہ دیکھنا

ع: کیوں ضربِ ذوالفقار پہ تم نے بھی کی نگاہ۔

نگاہ میں پھرنا۔ (مح)

تشبیہ، آنکھوں میں سرخ ڈوروں کا وجود

ے ڈورے وہ سرخ سرخ ہیں چشم سیاہ میں
پھرتی ہیں خوں بھری ہوئی تیغیں نگاہ میں

(میر انیس نے نئی تشبیہ دی ہے)

نگاہ ہونا۔ (اد۔مح)

دیکھتے رہنا۔

توجہ ہونا

ع: ایک اک کی جانب درِ دولت نگاہ ہے۔

نگاہوں سے گرنا۔ (اد۔مح)

بے قدر ہونا۔

بے نور ہونا۔

ع: عالم کی نگاہوں سے گرے قطبِ شمالی

نگراں ہونا۔ (اد۔مص)

دیکھنے والا۔

ع:۔ نرگس بھی نہاں تھی نگراں دیدۂ نم سے

نگیں۔ (ف)

بادشاہت سے مراد ہے۔

(مُہر بادشاہت)

ے مال و زر و افسر و حشم ملتا ہے
ممکن ہے نگیں، طبل و علم ملتا ہے (رباعی)

نگیں چڑھنا۔ (اد۔مح)

نگینہ لگنا۔

نگینہ جڑا جانا۔

ع: خاتم پہ جیسے درِّ نجف کا نگیں چڑھا

ن۔م

نماز گزار۔ (اد۔ر)

نمازی

ع: بخشے خدا نماز گزاروں میں سب کے نام

نمک چھڑکنا۔ (اد۔مح)

انتہائی دکھ پہنچانے والی باتیں کرنا۔

ع: زخمِ جگر پہ اب تو نمک یہ چھڑکتے ہیں۔

نمک سے بھرے ہونا۔ (اد۔مح)

نمکین ہونا۔ لطیف ہونا۔

چٹخارہ دار اور چٹ پٹے ہونا۔

ع: پستے لبوں کے وہ، جو نمک سے بھرے ہوئے

نمک کا شور ہونا۔ (اد)

(نمک اور شور میں معنوی تناسب ہے)

حسن کا شہرہ ہونا۔

ع: وہ شور تھا نمک کا، جہاں کے رواق میں

(ایہام تناسب)

نمک ہونا۔ (اد۔مح)

شوخی کلام کا لطف ہونا۔

چاشنی ہونا۔

شوخی بیان میں لطف ہونا

کلام میں چٹخارہ ہونا۔

لطف ہونا۔

بلیغ ہونا۔

ع: ہر گوشہ بنے کانِ ملاحت، وہ نمک ہو۔

نمودار - (ف - ص) (ار - ر)
۱- مشہور و معروف -
۲- ممتاز -
ع : راحت رسان مطیع، نمودار، نامدار

نمودار و نامدار - (ف - ص)
امتیازی شوکت و شان رکھنے والے -
ع : لوٹا سے ان کے قدمہ یہ نمودار و نامدار

نمود و بود - (ف)
(مسئلہ تصوف) ہست و نیست
ہونا نہ ہونا -
عدم و وجود
ع : نمود و بود کو عاقل حباب سمجھے ہیں
وہ جاگتے ہیں جو دنیا کو خواب سمجھے ہیں (سلام)

نمود و بود بشر (تصوف)
انسان کی زندگی کی حقیقت -
ع : نمود و بود بشر کیا محیط عالم میں
(سلام)

نمود ہونا - (ار - ح)
ظاہر ہونا - محسوس -
ع : باچھوں سے تھا نمود جیسے دودھ کا اثر

ن - ن

نند - (ع - ۸ - ۱ - مو)
شوہر کی بہن -
ع : نندانسی، الگ جس عابدہ کا آپ سا بھائی

ننھے پن سے پالنا - (ہ - ع - ب)
بچپن سے پرداخت کرنا - بچپن سے پرورش کرنا -
ع : پالا ہے ننھے پن سے مرادیں بری بر آئیں -

ننھے ننھے بچوں پہ رحم کر - (ع - فقرہ دعا)
(عو - کلمہ)
ع : ان ننھے ننھے بچوں پہ کر رحم اے خدا -

ن - و

نواح - (ع - ار - ر)
۱- جانب - طرف
۲- جگہ - مقام
ع : مشتاق اس نواح کا تھا فاطمہ کا لال
۳- ساحل - ہر طرف - چاروں طرف
ع : دیکھو تو کیا نواح ہے، کیا نہر، کیا فضا
(غ - م)

نواسے - (ہ - جع)
رسول حق کے نواسے
آنحضرت صلعم کے نواسے
مراد : امام حسین -
ع : کیوں ہم رسول حق کے نواسے سے لڑنے آئے

نوحہ گر - (ار - روزمرہ)
فریاد کناں -
ماتم کناں
ع : یوں نہر کی ترائی میں کوئی ہے نوحہ گر

نوبت - (ف)
نقارہ - آواز - اعلان -
ع : اور صبح کی نوبت کی صدا آتی وہ ہر دم
۲- وہ نوبت قتل پسر شیر خدا تھی -
۳- بادشاہوں کے یہاں نوبت خانے ہوا کرتے تھے - جوان کے جاہ و جلال اور اقبال مندی کی علامت سمجھے جاتے تھے - آئی (دلی)، آنا (لکھنؤ)
ع : نوبت جمشید و دارا و سکندر اب کہاں -

نوجواں ہونا - (ار - ح)

ارادوں کا پختہ ہونا۔
طاقتور ہونا۔

ع بہت زال دنیا نے دیں بازیاں
میں وہ نوجواں ہوں کہ ہارا نہیں (سلام)

نوحِ غریباں ۔ (ع ۔ ف ۔ م)
غریبوں کا بیڑا پار لگانے والے
(نوح پیغمبر کی مناسبت سے نظم کیا ہے۔
استعارہ: امام حسین
ع: مدد اے نوحِ غریباں، مرا بیڑا ہے تباہ

نورِ الٰہی ۔ (ف ۔ ار)
نورِ خداوندی
مراد: امام حسین
ع: نزع میں نورِ الٰہی کی زیارت کرلے

نورِ چشمِ احمدِ مرسل (ف ۔ ع ۔ م)
آں حضرت صلعم کے نورِ نظر
مراد: امام حسین
ع: اے نورِ چشمِ احمدِ مرسل، ترے نثار

نور سے بھرنے لگنا ۔ (ار ۔ م)
استعارہ: دن پھیلنے لگنا
ع: پیمانۂ خورشید لگا نور سے بھرنے

نورِ عین ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ)
چشم و چراغ
ع: آفت میں مبتلا ہے، محمد کا نورِ عین
۲۔ آنکھوں کا نور
۳۔ آنکھوں کے نور کا سبب۔
کنایہ: بیٹا۔
ع: اے نورِ عین کس کی نظر کھا گئی تجھے
۴۔ بھائی کے لیے
مراد: حضرت عباس۔

ع سیّد کا نورِ عین زمانے سے اُٹھ گیا
زینب ہمارا چین زمانے سے اُٹھ گیا
۵ ۔ مراد: علی اکبر۔
ع: فاقہ یہ میرا ہے مرے نورِ عین پر

نور فشاں ہونا ۔ (ار ۔ م)
(جگمگا دے)
استعارہ: جلوہ افروز ہو۔
(تشریف لائیے)
ع: اے ماہِ شبِ چار دہم نور فشاں ہو۔

نورِ قمر ۔ (ف ۔ مر)
چاند کا نور۔
چاند کی چھٹکتی ہوئی چاندنی۔
رونقیں۔
گ: وہ نورِ قمر او رو درافشانیِ انجم

نورِ کردگار ۔ (ف ۔ مر)
اللہ کا نور۔
اللہ کا جلوہ
مراد: امام حسین
ع: اے افتخارِ عالمیاں، نورِ کردگار

نورِ نظر۔ آنکھوں کی روشنی
جانِ پدر باپ کی روح
کنایہ: بیٹا ۔ مراد: علی اکبر
محرکی امداد کو ہم جائینگے اے جانِ پدر (نورِ نظر)

نوروز ۔ (ف ۔ اسمِ معرفہ ۔ مذکر)
بہار کا دن ۔
۲۱ ر مارچ ۔
ع: نوروز بھی اس شب کی بزرگی پہ فدا ہو۔

نوفل ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ) دیکھیے تلمیح
ع: نوفل سے بڑھ کے یہ پسرِ سعد نے کہا۔

نوکِ زباں ہونا (ا ر ۔ مح)

۱۔ ازبر ہونا ۔ خوب یاد ہونا ۔

زبان پر جاری ہونا ۔

ع: ہر خار کو بھی نوکِ زباں تھی خدا کی حمد

ناموس ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ)

۱۔ حرم ۔ گھروالیاں ۔ گھر کی عورتیں ۔

۲۔ عزت ۔

ع: ناموسِ شاہ روتے تھے خیمہ میں زار زار

نونہال ۔ (ف ۔ ا ۔ مذ)

نوخیز پودے ۔

استعارہ: اولاد ۔ نوجوان بیٹے ۔

ع: اک جا عقیل و مسلم و جعفر کے نونہال

۲۔ ننھا پودا ۔ بوٹا ۔

ع: چوما گلا چھدا ہوا اس نونہال کا ۔

۳۔ تیرہ برس کا ہے ابھی شبر کا نونہال

نوید ۔ (ع ا ر ۔ ر)

وہ دعوت نامہ، جو کسی شادی کے لیے بھیجا جائے ۔

ع: خود نویدِ زندگی لائی قضا میرے لیے

(مسئلہ تصوف)

نویدِ زندگی ۔ (اضافت تشبیہی)

زندگی کی خوش خبری ۔

بشارت ۔

پیغامِ مسرت ۔

ع: خود نویدِ زندگی لائی قضا میرے لیے (سلام)

ن ۔ ہ

نہ اٹھنا ۔ (ہ ۔ مح)

برداشت نہ ہونا

سہہ نہ سکنا

ع: نہ اٹھی اس کی کڑی ضرب کسی جوشن سے

نہ جانے ۔ (ا ر ۔ ر)

اس شعر میں دنیا کی بے ثباتی اور عہدِ شباب کا تا پائیدار ہونا نظم کیا ہے ۔

ے نہ جانے برق کی چشمک تھی یا شرر کی لپک
ذرا جو آنکھ جھپک کر کھلی شباب نہ تھا

(سلام)

نہ جھگڑا نہ فساد ۔ (ہ ۔ ب)

سکون ہونا ۔

مرنے کے بعد آدمی کو دشمن اور دوست کے جھگڑوں سے نجات مل جاتی ہے ۔ جہاں نہ دوست ہے نہ کوئی دشمن ۔

ے نہ دوست کا جھگڑا ہے نہ دشمن کا فساد
مرقد بھی عجب گوشۂ تنہائی ہے (رباعی)

نہ شب تھی نہ روز تھا ۔ (ا ر ۔ فقرہ)

تاب و تب اور دھوپ کی گرمی و تیزی کے سبب کچھ نظر نہ آرہا تھا ۔

ے پنہاں نظر سے نیرِ گیتی فروز تھا ۔
ڈھلتی تھی دوپہر پہ نہ شب تھی نہ روز تھا

(ایہام)

نہ کہیں آئی نہ گئی ۔ (ا ر ۔ ب)

اپنی جگہ رہنا ۔

ع: سینکڑوں خون کیے اور کہیں آئی نہ گئی ۔

نہ وہ آنکھیں ۔ (ا ر ۔ مح)

بالکل بدلا ہوا ہونا ۔

قطعی بدل جانا ۔ بددلی کا اظہار ۔

ع: نہ وہ آنکھیں، نہ وہ چتون، نہ وہ تیور، نہ مزاج

نہ ہووے ۔ (عم ۔ کلمہ) نہ ہو

ع: اس عمر کا پودا کوئی بے برگ نہ ہووے ۔

نہال ہونا ۔
دیکھیے ۔ تلمیح
ع جسے نبی نے بلایا ہو وہ نخل نہال
ثمر اسے بھی دیے، جو کہ اریاب تھا
۲ ۔ سرسبز ہونا ۔
شاداب ہونا ۔
ع : سبزہ یہاں پہ رحمت خالق سے ہو نہال

نہاں کر دینا ۔ (ار ۔ مح)
دفن کر دینا ۔
۱ ۔ زمیں میں پسر کو نہاں کر دیا
۲ ۔ اجل نے زمیں میں نہاں کر دیا (سلام)

نہاں ہونا ۔ (ار ۔ ر)
چھپا ہوا ہونا ۔
پردۂ راز میں ہونا ۔
ع : کھل جائیگا تم پر بھی ابھی گرچہ نہاں ہے
۲ ۔ گوشے میں چھپ کر بیٹھ جانا ۔
ع : ارجن بھی جس سے سہم کے گوشے میں تھا نہاں

نہایت ۔ (ف ۔ ص)
بہت
فرزند فاطمہ کو نہایت ہوا قلق

نہر علقمہ ۔ (ع ۔ ف، م)
نہر فرات ۔ دریائے فرات
ع : یہ نہر علقمہ ہے، یہ ہے کربلا کا بن

نہروان ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ)
دیکھیے، تلمیح
ع : جس طرح نہرواں میں امیر عرب لڑے

نہوڑا کے ۔ (عم ۔ ہ ۔ ر)
جھکا کے ۔ قربوس، دیکھیے تصویر ۲۴
ع : رکھ دیا شیر نے قربوس پہ سر، نہوڑا کے

نہوڑانا ۔ (ہ ۔ ر)
جھکانا ۔ خاموشی کے سبب سر جھکانا ۔
خاموش ۔ چپ چپ ۔
ع : اور نزدیک پھپھی کے گئے سر نہوڑا کر

نہیب ۔ (ف ۔ ا ۔ مذ)
منادی کرنے والا ۔
ع : بڑھ کر صدا نہیب نے دی، رو برد نگاہ

ن ۔ ی

نیزہ ۔ (ف ۔ ا ۔ مذ)
(ہتھیار) دیکھیے تصویر ۸۴
ع : نیزے کا بن دہنے پہلو پہ کیا وار

نیزۂ خطی ۔ (فوجی ہتھیار)
۱ ۔ وہ نیزہ جو بہت سیدھا ہو ۔ تصویر ۸۴
۲ ۔ خط کا بنا ہوا نیزہ ۔ وہاں کا نیزہ (بانس) بالکل سیدھا ہوتا ہے ۔
ع : ہے طول عمل نیزۂ خطی کا ہلانا ۔

نیزوں پانی ہونا ۔ (ار ۔ مح)
بہت زیادہ پانی ہونا ۔
(عہد قدیم میں نیزہ کی لمبائی ہی سے ہر شے کی ناپ تول بتائی جاتی تھی۔ یہاں تلوار کے خون بہانے کو 'نیزوں چڑھنے' سے استعارہ کیا ہے)
ع : نیزوں تھا ذوالفقار کا پانی چڑھا ہوا ۔

نیزہ پر سر چڑھنا ۔ (ار ۔ ب)
قتل کے بعد سر نیزہ پہ رکھا جانا ۔
ع : اب سر چڑھے گا نیزہ پہ زہرا کے لال کا

نیزوں کا سر تھرتھرانا ۔ (ار ۔ ب)
نیزے کے بانس کی گرہیں کا نپنا ۔ (استعارہ)
ع : کس طرح سے نیزوں کا ہر اک بند نہ تھرائے

نیزوں کو گاڑنا ۔ (فوجی ۔ مح)

پہلے دستور تھا کہ میدان جنگ میں پہونچکر پہلوان
اپنا نیزہ، زمین میں گاڑ دیتا تھا۔
ع: نیزوں کو گاڑ گاڑ کے گونجے مثالِ شیر

نیزہ و خنجر کھانا۔ (فو ج - ح)
نیزے اور خنجر سے زخمی ہونا۔
ع: اور کھائے گا دعوت کے عوض نیزہ و خنجر۔

نیزے پر معراج ملنا۔ (ا ر - ح)
نیزے پر سر چڑھ کر عزت ملنا۔
(صنعت ایہام)
ع: نیزے پہ مرے سر کو ملے رُتبۂ معراج۔
(سلام)

نیزے کی نوک پر سر ہونا۔
بعد شہادت نیزے پر سر رکھ دیا جانا۔
(عہد قدیم میں قاعدہ تھا کہ سر کاٹ کر نیزے پر
چڑھا دیا جاتا تھا)
ع: دیکھا سرِ حسین کو نیزے کی نوک پر

نیزہ ہلا ہلا کے نکلنا۔ (ح - ح) فریق مخالف کو
دھمکانے کیلئے ہوا میں نیزے چمکا چمکا کے میدان جنگ میں آنا۔
ع: نیزے ہلا کے نکلے سواران درع پوش

نیساں۔ (آب نیساں)
دیکھیے، تلمیح۔
ع: نیساں کو خجل دیدۂ تر سے پایا

نیست جاننا۔ (ا ر - ح)
اپنے کو کچھ نہ سمجھنا۔
(مسئلہ تصوف)
ع: طاعت میں نیست جانتے تھے اپنی ہست و بود

نیست ہونا۔ (ا ر - ر)
برباد ہونا۔
تباہ ہونا۔

ع: بس نیست ہوئی دم میں ستمگاروں کی بستی

نئے سرے سے جواں ہونا۔ (ا ر - ع)
جوانی آجانا۔
دوبارہ بہار آنا۔
پھر سے نکھار آجانا۔
ع: ہاں، اے فلکِ پیر نئے سرے سے جواں ہو

نیک خو۔ (ف - ص)
نیک طینت والا۔
نیک خصلت والا۔
اچھی عادت والا۔
ع: پرہیزگار و زاہد و ابرار و نیک خو

نیگ لینا۔ (ہ - ح)
حق لینا۔
اپنے بھائیوں سے بہنوں کا شادی یا خوشی کے موقع پر
اپنا حق لینا۔
ع: بہنوں کو نیگ لینے کی حسرت ہی رہ گئی۔

نیمچہ۔ (ف - ہ) چھوٹی تلوار
دیکھیے، تصویر ۳۳
ع: کھیلیں تو نیمچوں سے کریں شیر کو شکار

نیمچے۔ دیکھیے۔ تصویر ۳۳ (ا ر - جمع)
ع: اک جا ہیں دو یہ نیمچے، یا ذوالفقار ہے

نیند آنا۔ (ا ر - ح)
مرنے کا وقت قریب ہونا۔
آخر وقت ہونا۔
استعارہ (مخصوص)
ع: کچھ اڑھا دیجئے مولا، مجھے نیند آتی ہے
۲۔ غشی کا عالم طاری ہونا۔
ع: کیسی یہ نیند آئی ہے پیارو، اٹھو اٹھو

نیّر ۔ (ع ۔ ص)

چمکدار :

پر شکوہ

ع : تاباں جو رُخِ نیّرِ افلاک ہوا تھا ۔

نیّرِ تاباں ۔ (ع ۔ ف ۔ ص)

بہت زیادہ روشن و منوّر

ع : دو شمس و قمر کا ہے یہ اک نیّرِ تاباں

نیّرِ تابانِ خرد ۔ (ف ۔ مر ع)

عقل و فہم کو تیز و چالاک کرنے والا

ع : اے نیّرِ تابانِ خرد، جلوہ گری کر!

نیّرِ دیں ۔ (ع ۔ ص)

استعارہ : پیشوا

ع : آیا قریب نیّرِ دیں جب وہ رشکِ ماہ

نیّرِ گیتی فروز ۔ (ع ۔ ف ۔ ص)

دنیا کو روشن کرنے والا سورج ۔

ع : پنہاں نظر سے نیّرِ گیتی فروز تھا ۔

ردیف

و ۔ الف

وااسفاد واامصیتبا ۔ (غ ۔ کلمۂ فریاد)

فریاد ہے ۔ فریاد ہے ۔

ع : رو کر پکارے وااسفا وامصیتبا

ہ : واحسرتا و دردا کہ عجب غنچہ دہاں مرد
ایں ماتم سخت است کہ گویند جواں مرد (غیر محقق)

کیسی حسرت ویاس اور دردبھری کہانی ہے کہ ایسا حسین ورعنا عنفوان شباب میں اس دنیا سے اٹھ گیا۔ یہ شعر کسی قدیم شاعر کا معلوم ہوتا ہے۔

واغربتا ۔ (کلمۂ تاسف) فجائیہ ۔ عربی)

افسوس ہے غربت وبے کسی پر ۔

دیکھ کر لاشوں کو حضرت کہتے تھے واغربتا
موت لے آئی کہاں ان کو کہاں پیدا ہوئے (سلام)

واجب عینی ۔ (اص ۔ شرعی)

وہ حکم شرعی جس کی ادائگی ہر فرد پر واجب اور فرض ہو ۔ جیسے نماز ۔ فرض ۔

ع : مرحوم کے لیے واجب عینی ہے یہ زاری ۔

(واجب عینی اور واجب کفائی ، دینیات کی اصطلاحیں ہیں)

واجب الوجود ۔ (ع ۔ ہں ۔ تصوف)

جو ذات ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گی ۔
اور یہ ہمیشگی کی صفت اس کے لیے واجب اور لازمی ہے

ع : ان کے لیے تھی بندگی واجب الوجود

وادی ۔ (غ ۔ ا ۔ مں)

ہرا بھرا جنگل کا حصہ ۔

ع : گلشن مجمل تھے وادیٔ مینو اساس سے

وادی عنبر سرشت ۔ (ف ۔ مر ۔ ص)

وہ زمین یا جنگل جہاں کے خمیر میں عنبر کی خوشبو ہو ۔

ع : لٹتا تھا وادیٔ عنبر سرشت میں

وادی السلام ۔ (ع ۔ ا ۔ مذ)

دیکھیے تلمیح ۔

ع : خوشا وادی السلام جو چھانے نجف کی خاک

وادی مینو سواد ۔ (ع ۔ ف ۔ م)

تمام جنگل جنت کی مثل باغ وبہاری ہو نا

ع : بنا گیا تھا وادیٔ مینو اساس پر

وادی نبرد ۔ (ف ۔ مر ۔ ع)

جنگ کا میدان ۔ میدان قتال ۔

ع : کوسوں سیاہ وتار تھا سب وادیٔ نبرد

وار ۔ (ف ۔ ر)

حملہ ۔ (ار ۔ روزمرہ ، ہاتھ کی)

ع : پہلا ہی وار تھا کہ صفیں ٹوٹنے لگیں

وارث ۔ (ار ۔ ر) ، شوہر

سرپرست ۔ والی شوہر ۔

ع : وارث کی جدائی میں پٹکتے نہیں سر کو

وار چلانا ۔ (ح ۔ ع)

حملہ ہونا۔ متواتر حملہ ہونا۔

ع : ناگاہ تشنہ لب پہ چلے برچھیوں کے وار

وار روکنا۔ (فا۔ ار۔ م)

حملہ روکنا۔

ع : تیغوں سے روکتے تھے اُپنی برچھیوں کے وار

وار سہنا۔ (ار۔ ح)

حملہ برداشت کرنا۔

ع : فرزندِ نبی آج مرا وار سہے گا

وار کرنا۔ (ار۔ م)

حملہ کرنا۔ ہاتھ مارنا۔

نیزے کا ابنِ وہب نے [illegible] پہلو پہ کیا وار

وار پار ہو جانا۔ (ہ۔ م)

ادھر سے اُدھر نکل جانا۔

ع : برچھی ستم کی ہو گئی سینہ کے وار پار

وارنا۔

صدقے کرنا۔ قربان کرنا۔ نچھاور کرنا۔

ع : ہم وہ نہیں کہ جان کو وارا نہ جائے گا۔

واری۔ (عو۔ م)

میں صدقے ہیں قربان

ع : واری، ہیں امام دو جہاں مالک و مختار

۲۔ بعض اوقات پیار سے اور بعض مواقع پر خوشامد کے لیے بولا جاتا ہے۔

۳ : واری وہ کون غیر ہے، تم کون غیر ہو

۴۔ ۔ واری، گئے نہ قبر میں اماں کو گاڑ کے

واری ہونا۔ (ار۔ م)

صدقے ہونا۔

ع : اے میرے شہید اے میرے بیکس، ترے واری!

والدہ صاحب۔ (ار۔ م)

میر انیس نے والدہ کے ساتھ صاحب، مذکر نظم کیا ہے۔

ع : جناب والدہ صاحب سے دودھ بخشا لیں

والی۔ (ع)

سرپرست۔ نگہباں۔ مالک۔

ع : اے یثرب و بطحا ترے والی کی ہے آمد

۲۔ والی انھیں قدموں کی بدولت ہے مرا راج

وامحمدا۔ (کلمۂ فریاد)

(اے محمد و صلی اللہ علیہ وسلم)

محمدؐ کی دہائی ہے۔ فریاد ہے۔

ع : امت نے مجھ کو لوٹ لیا وا محمدا

وامحمدا۔ (ع۔ کلمۂ فریاد)

اے رسول، امداد کو آئیے۔ فریاد ہے، اے نانا۔

ع : ہاتھوں سے دل پکڑ کے کہا "وا محمدا"

وامصیبتا۔ (ع۔ تعجائیہ)

واحسرتا۔ افسوس صد افسوس

ع : کہا شاہ دیں یہ ظلم ہوئے وامصیبتا

واویلا۔ (ف۔ کلمۂ تاسف)

ہزار افسوس۔ فریاد ہے فریاد

سہ گلوئے اصغرِ معصوم و تیر، واویلا

یہ ظلم وہ ہیں کہ جو انتہا نہیں رکھتے

واہ۔ (کلمۂ تعجب)

۱۔ خوب۔ عجیب بات ہے۔

۲۔ افسوس۔

ع : محسن سے بدی، ہے یہی احسان کا عوض، واہ

وائے۔ (کلمۂ حسرت و اندوہ)

افسوس۔ صد افسوس

ع : اے وائے، ہمیں رہ گئے سب خلد میں پہنچے

و۔ ج

وجد میں جھومنا۔ (ا، ح)
۱۔ ذوق و شوق میں بیقرار ہونا۔
۲۔ وجد کے معنی غمگین کے بھی ہیں۔
حالت غم و رنج میں بے قراری کی کیفیت ہونا۔
ع: چپ تھے طیور، جھومتے تھے وجد میں شجر

و ۔ ح

وحید عصر۔ (ع۔ ف۔ مر)
یکتائے زمانہ۔ یکتائے وقت۔ یگانۂ عصر
کنایہ، عون و محمد، امام حسین کے بھانجے)
ع: سب ہیں وحید عصر یہ غل چار سو اٹھے۔
۲۔ بے مثل
ع: پر سب وحید عصر و حق آگاہ و خاکسار
دنیا میں یکتا۔
۳۔ اضافت تشبیہی۔
ع: زینب وحید عصر ہیں دونوں یہ گلبدن

و ۔ د

وَدُود۔ (ع۔ ص)
(رب ودود) شفقت و رحم کرنے والا محبت والا
(خداوند عالم)
ع: یہ دعا خالق اکبر سے کہ اے رب ودود!

و ۔ ر

وَرثہ دار۔ (ف۔ ع۔ مر)
وارث۔ ورثہ پانے والا
ع: بیشک یہ ورثہ دار جناب امیر ہیں
وِرد ہونا۔ (ا، ح)
وظیفہ ہونا۔ عبادت ہونا۔ ذریعہ ہونا۔

صبح و شام کا مشغلہ ہونا۔
ع: تعلیم ملک عرش پہ تھا ورد ہمارا
وَرَق۔ (ع۔ مذ)
استعارہ: درخت کا پتہ
ع: تھی ہر ورق سے صنعت ترصیع آشکار
۲۔ استعارہ: خوان جواہر
ع: ہر بند مرصع، تو ورق خوان جواہر
ورقِ خاک۔ (ف۔ مر)
کنایہ: زمین۔
ع: ذروں سے زر افشاں ورق خاک ہوا تھا
۲۔ کنایہ: زمین
۲۔ زمین کی سطح۔
ع: ذروں سے زر افشاں ورق خاک ہوا ہے
ورق ہونا۔ (ا، ح)
حصہ ہونا۔ ٹکڑا ہونا۔
ع: سب مصحف ناطق کے صحیفہ کے ورق تھے

و ۔ س

وسواس۔ (ع)
وہم۔ دغدغہ۔ افسوس۔ خیال
ع: بہنا کی اسیری کا بھی کیا کچھ نہیں وسواس
۲۔ برے وہم
۳۔ آثار بد۔
وسواس کا مقام ہے، جا گہ قلق کی ہے (قدیم جاگہ)
وسواس نہ ہونا۔ (ا، ب)
ڈر نہ ہونا۔ خوف نہ ہونا۔ براوہم یا شکوک نہ ہونا۔
ع: اک اک سے کہتا ہے کہ اب کچھ نہیں وسواس۔
وسیلہ ہونا۔ (ا، ر)
آسرا ہونا۔ ذریعہ ہونا۔

ع : امید اسی گھر کی، وسیلہ اسی گھر کا

و ۔ ص

وصال کا دن آنا ۔ (ار)

وصل کا دن آنا ۔ وصلِ محبوب کا وقت آنا ۔
فراق کو رات، اور وصال کو دن کی روشنی سے کنایہ کیا ہے ۔

ع : گزری شبِ فراق دن آیا وصال کا ۔

وصفِ اضافی ۔ (ف ۔ مر)

۱۔ ایک وصف ذاتی ہوتا ہے ۔
۲۔ دوسرا وصف اضافی ۔
عارضی یا دوسروں سے مستعار لیا ہوا وصف

ع : زیبا نہیں ہے وصفِ اضافی پہ افتخار

و ۔ ط

وطن کا داغ بھولنا ۔ (ار ۔ مح)

وطن کی یاد بھلا دینا ۔ وطن چھوٹنے کا غم جاتا رہنا

ع : غربت کے اشتیاق میں بھولا وطن کا داغ

و ۔ ع

وعدہ گاہ ۔ (ع ۔ ف ۔ مر)

دیکھیے تلمیح

ع : صدقے گئی لٹا گئے گھر وعدہ گاہ میں ۔

وعدے پہ وفا ہونا ۔ (ار ۔ ب)

جو وعدہ کیا تھا اس کو پورا کرنا ۔

ع : وعدے پہ بھیجنے کے مناسب ہے اب وفا

و ۔ غ

وغا ۔ (ع ۔ امو) جنگ ۔ لڑائی ۔

ع : کمریں وغا پہ باندھے ہے مشکل کشا کی فوج
۲۔ بس اب نہ کر وغا کی ہوس اے حسین بس
۳۔ لگا وغا میں ٹپکنے لہو جو قبضے سے

وغا میں شیر ۔ (ار ۔ مح)

استعارہ : شیروں کی سی جنگ کرنے والے

ع : عالی نسب، سپاہِ سلیمان، وغا میں شیر

و ۔ ف

وفور ۔ (ع ۔ ص)

زیادتی

ع : لبِ برگِ گل سے سوکھے ہوئے پیاس کا وفور

وفورِ حسن ۔ (ع ۔ ف ۔ مر)

حسن میں زیادتی ۔ حسن کی زیادتی ۔

ع : مثلِ ستارۂ سحری تھا وفورِ حسن ۔

و ۔ ق

وقار ۔ (ع ۔ ص)

دبدبہ ۔ نشان ۔ شوکت ۔ جلالی ۔ رعب

ع : طاقت رہی، نہ وقار رہا، اتقا رہی ۔

وقت آخر ہے ۔ (ار ۔ ب)

۱۔ سورج نکلنے والا ہے ۔ نماز کا آخری وقت ہے ۔
۲۔ زندگی کا آخری دن ہے ۔

ع : آخر ہے وقت، حمد و ثنائے خدا کرو

وقت نہ ٹلنا ۔ (ار ۔ مح)

گھڑی نہ ٹلنا ۔ تقدیر امور کا وقوع میں آنا ضروری تھا

ع : تاخیر نہ ہووے گی، نہ وہ وقت ٹلے گا

وقتِ جدائی ۔ (ف ۔ مر)

مرنے کے بعد ۔ مرنے پر

ع : زہرا کا پسر وقتِ جدائی مجھے رو دے

وقت سازوبرگ۔ (ع۔ ف۔ مر۔ اد۔ ب)

وقت سفر آخرت۔ وقت مرگ

ھ ہشیار کہ وقت سازوبرگ آیا ہے
ہنگامِ تیغ و برق تگرگ آیا ہے
محتاجِ عصا ہوئے تو پیری نے کہا
چلیئے آب چوبدار مرگ آیا ہے

وقتِ کوچ۔ (ف۔ مر۔ ع)

رحلت کے وقت۔ مرنے کے وقت۔ آخری دم

ع : جان تک دیکھے ہم جاتے ہیں ان کو وقت کوچ
(سلام)

وقت نمازِ عصر ہے۔ (اد۔ ب)

(دیکھیے تلمیح)

ع : وقت نمازِ عصر ہے بس، اے حسین، بس!

وقفہ نہ ملنا۔ (اد۔ د)

وقت نہ ملنا۔ گنجائش نہ ملنا۔ مہلت نہ ملنا۔

ع : تلوار سے وقفہ نہ ملا، چند نفس کا

و۔ ل

والفجر کی تلاوت کرنا۔ (اد۔ ب)

استعارہ: صبح ہونا۔
دیکھیے تلمیح

ع : والفجر کی کرتا تھا تلاوت فلکِ پیر

واللہ۔ (ع۔ کلمۂ قسم۔ اد۔ د)

خدا کی قسم۔

ع : تو وہ وہ نہ بخشونگی، نہ بخشونگی میں واللہ

ولولہ۔ (ف۔ د)

جوش۔ امنگ

ع : چہرے وہ سرخ سرخ وہ جرأت وہ ولولے

ولولے۔ (اد۔ جمع)

جوش و خروش۔ امنگیں

ع : نو دس برس کے سن میں یہ جرأت یہ ولولے

ولی۔ (ع۔ ا۔ مذ)

دوست سرپرست۔ محافظ۔

ع : غل ہوا شبیر والا کا ولی جاتا ہے

ولیِ حق۔ (ع۔ مر)

کنایہ، حضرت علی۔

ع : جو ہے ولیِ حق، وہی مولا مرا بھی ہے

و۔ ہ

وہ۔ (اسم اشارہ)

ع ۱. وہ گلشن جنت ہے وہ ہے چشمۂ کوثر

۱۔ وہاں، ضمیر غائب۔ اس طرف
۲۔ اسی طرف۔ وہاں

وہ۔ (ضمیر غائب)

ع : ۱ تخصیص کے لیے۔ ماتم یہ وہ ماتم ہے کہ ہوگا نہ کبھی کم

۲ سبحان اللہ۔ واہ کیا کہنا

ع : ۱۔ وہ آمد آیامِ شباب، اور وہ جوانی

۲۔ سبحان اللہ۔
۳۔ ایسی۔ اتنی سخت

ع ۳۔ ڈھالیں ہوئیں شکستہ، وہ تلواریں تھیں ماریں

۴۔ ایسا۔ (ثابت قدمی و شجاعت کے اظہار کے لیے)

ھ بہت زال دنیا نے دیں بازیاں
میں وہ نوجواں ہوں کہ ہارا نہیں (سلام)

۵۔ (کلمۂ تحسین)
کیا کہنا۔ سبحان اللہ

ع : وہ چھوٹے چھوٹے ہاتھ، وہ گوری کلائیاں

(حرفِ استعجاب)
یہاں صفت کے معنی میں بھی مستعمل ہے۔

۶۔ کیا کہنا۔ سبحان اللہ
۷۔ کتنا اعلیٰ و ارفع
ﮯ وہ تخشّع، وہ تفرّع، وہ قیام اور وہ قعود
وہ تذلّل، وہ دعائیں، وہ رکوع اور وہ سجود
۸۔ حرف تشبیہ۔
ع : آنکھیں وہ، غزالانِ حرم جن پہ ہو قربان (تغزل)
۹۔ سخت۔
۱۰۔ حسین۔ پیاری۔ خوبصورت
ع : ۹۔ دھوپ، وہ دھوپ کہ سوکھے ہوئے تھے تازہ نہال
ع : ۱۰۔ آنکھ وہ آنکھ کہ شیروں کی جلالت جس میں
۱۱۔ حرف تشبیہ۔
۱۲۔ اس قسم کے
۱۳۔ صفات کے حامل
ع : یہ وہ بندے ہیں، کہ اللہ پہ حق جن کا ہے

وہ ہے۔ (اِ۔ ر)
۱۔ اشارہ کے لیے
۲۔ ایسی ہے
۳۔ تخصیص کے لیے
۴۔ خبریہ۔
ع : یہ صبح ہے وہ صبح، مبارک ہے جس کی شام

وہ آغاز یہ انجام۔ (اِ۔ پ)
ابتدا کتنی اچھی۔ نتیجہ کتنا بُرا۔
ﮯ شہرہ تھا بہت روم سے تا شام ہمارا
آغاز تو وہ، اور یہ انجام ہمارا

وہ صبح ہونا۔ (تشبیہ کے لیے)
ایسی مبارک اور اچھی صبح ہونا۔
شام اور صبح میں صنعت ایہام تناسب اور تضاد ہے۔
یہ صبح ہے وہ صبح مبارک ہے جس کی شام

و۔ ی

ویرانا ہو جانا۔ (اِ۔ م)
۱۔ دنیا بے رونق ہو جانا۔
تمام دنیا پہ ویرانی چھا جانا
۲۔ تباہی آجانا۔
ع : بستی مری اجڑ گئی۔ ویرانہ ہو گیا
۳۔ تباہ ہو جانا۔
۴۔ تاریک ہو جانا

ع : دنیا تمام اجڑ گئی، ویرانہ ہو گیا۔

ویسا ہی۔ (اِ۔ ر۔ حرفِ تشبیہ)
بالکل ویسا
اسی طرح کا۔ اسی کے مانند
ع : ویسا ہی بے عدیل ہے، یہ شہ کا جاں نثار

ردیف

ہ۔الف

ہا!۔ (کلمہ، خوف، نفی۔پیار)

میں تم پر صدقے۔ نہیں۔ نہیں۔
خاموش۔ خاموش۔

ع: انگشت رکھ کے دانتوں میں ماں نے کہا کہ ہا!

ہاتفِ غیبی۔ (اعوث۔مر)

اللہ کی طرف سے آواز دینے والا۔
غیب سے آواز دینے والا۔

ع: آواز دی یہ ہاتف غیبی نے تب کہ ہاں۔

ہاتھ آجانا۔ (ہ۔ع)

مل جانا۔ قبضے میں آجانا۔

ع: حُر کے ہاتھ آگئی تھی گلشنِ جنت کی کلید۔

ہاتھ آنا۔ (ہ۔ع)

ملنا۔

ع: ہاتھ آتے ہیں کیا پاؤں زہے عزت و تکریم۔

ہاتھ اٹھاکے کہنا۔ (ہ۔کلمۂ تخاطب)

یکبارگی کہنا۔ ہجوم اور شور کے سبب۔
ہاتھ اٹھا کر کہنے کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ ہاتھ کے ذریعہ
سب کو اپنی طرف متوجہ کر لیا جائے۔

ع: حضرت نے ہاتھ اٹھاکے بہ ایک ایک سے کہا۔

۲۔ دعا کرنے کا طریقہ۔

ع: جیونٹی بھی ہاتھ اٹھاکے یہ کہتی تھی بار بار۔

ہاتھ اٹھنا۔ (ہ۔ا)

دستِ سوال دراز ہونا۔

؎ یہ پاؤں چلیں تو راہ مولا میں چلیں
یہ ہاتھ جو اٹھیں تو خدا کے آگے (رباعی)

ہاتھ اڑنا۔ (ہ۔ع)

ہاتھ کٹنا۔ ہاتھ کٹ کر ہوا میں اڑنا۔

ع: ہاتھ اڑتے تھے شجر کوئی چھٹتا ہے جس طرح

۲۔ استعارہ:۔ جب کوئی عضو کٹتا ہے تو اس میں
جان رہتی ہے جب ہاتھ کٹتا ہے تو وہ
دیر تک پھڑکتا رہتا ہے! اسکو درخت کے چھٹنے سے تشبیہ
دی ہو۔

ع: ہاتھ اڑ کے جا پڑا، کسی ہاتھ ایک بانہ میں

ہاتھ بھول جانا۔ (ہ۔ع)

داؤں بھول جانا۔ وار کرنا بھول جانا۔

ع: بھالے کے ہاتھ بھول گیا سب وہ خیرہ سر۔

ہاتھ تھام لینا۔ (ہ۔ع)

(ہاتھ تھام لے)

ہاتھ روک لینا۔ جنگ بند کر دینا۔ جنگ نہ کرنا۔

ع: اے صابروں کے فخر اب ہاتھ تھام لے۔

ہاتھ باندھنا۔ (ہ۔ع) ہاتھ جوڑ کر التجا کرنا۔

دست بستہ ہونا۔ (صنعت تضاد)

ع: میں باندھتی ہوں ہاتھوں کو کھلوائیے ہتھیار

ہاتھ جُدا ہونا۔ (ار۔ د)

ہاتھ کٹ جانا۔

ع : گردن سے سر کٹ گئے تھے جُدا تھے عناں سے ہاتھ

ہاتھ جوڑ کے التماس کرنا۔ (ار۔ ب)

ادب کے ساتھ گذارش کرنا۔

ع : دونوں نے ہاتھ جوڑ کے تب کی یہ التماس۔

ہاتھ جوڑ کے بڑھنا۔ (ار۔ ع) التماس کی (مونث)

مودب ہوکر اجازت جنگ طلب کرنا۔

ع : بڑھتا ہے ہاتھ جوڑ کے جب شہ کا نور عین۔

ہاتھ جوڑ کے کھڑا ہونا۔ (آداب معاشرت)

خاموش اور با ادب کھڑا ہونا۔

ع : لو جاؤ بس کھڑے ہو الگ، ہاتھ جوڑ کے۔

ہاتھ خالی ہونا۔ (ہ۔ ع)

مال و اسباب نہ ہونا۔

ع : جو سخی ہیں، مال دنیا سے ہیں خالی اُن کے ہاتھ (سلام)

ہاتھ ڈالنا۔ (ہ۔ ع)

ہاتھ سے پکڑنا۔ پکڑنا۔

ع : ڈالے ہے ننھے ہاتھ سکینہ لگام پر۔

ہاتھ رکھ کر جھکنا۔ (آداب و تہذیب)

دیکھیئے علم پر ہاتھ رکھنا۔

جب کوئی شاہی اعزاز ملتا ہے تو تہذیباً آدمی اس کے اوپر ہاتھ رکھ کر جھکتے ہوئے مجرا بجا لاتا ہے۔

ع : رکھ کر علم پہ ہاتھ جھکا وہ فلک وقار

ہاتھ رکھنا۔ (ہ۔ ع)

ارادہ کرنا۔ خیال کرنا۔

کمان کے چلّے پر ہاتھ رکھ کر تیر چلانے کا اعادہ کرنا۔

ع : سپر پہ جس نے ہاتھ رکھا تن پہ سر نہ تھا۔

جن۔ (عم۔ دتی)

ہاتھ سے نکل جانا۔ (ہ۔ ع)

قبضہ سے نکل جانا۔

ع : افسوس ہے کہ ہاتھ سے دریا نکل گیا۔

ہاتھ کانپنا۔ (ہ۔ ع)

۱۔ خوف اور ڈر کے سبب ہاتھ قابو میں نہ رہنا۔

۲۔ ہاتھ لرزنا۔ (ہ۔ ب)

ع : کانپے یہ دونوں ہاتھ کہ چلّہ اتر گیا۔

ہاتھ لگنا۔ (ہ۔ ع)

ہاتھ آنا۔ ملنا۔ مل جانا۔

ع : ابھی لے جائیں، جو شبیر کا سر ہاتھ لگے۔

ہاتھ مارنا۔ (ہ۔ ع)

وار کرنا۔ تلوار کا وار کرنا۔

ع : مارا جو ہاتھ، پاؤں جما کر رکاب میں

ہاتھ مارنا۔ (ہ۔ ع)

وار کرنا۔ ضرب لگانا۔ ہاتھ مارنا۔

ع : مارا جو ہاتھ، پاؤں جما کر رکاب پر

ہاتھ میں ہاتھ دینا۔ (ار۔ ع)

سپرد کرنا۔ حوالے کرنا۔

ع : بھائی ہیں کہاں، ہاتھ میں دیں ہاتھ ہمارے

ہاتھ ہونا۔ (ہ۔ ع)

قبضے میں ہونا۔ نگہبانی میں ہونا۔

ع : حرمت ہے ترے ہاتھ، امام ازلی کی۔

ہاتھوں سے دل پکڑ لینا۔ (ہ۔ ع)

انتہائی غم کے سبب سینہ پر ہاتھ رکھ لینا۔ تاکہ ضبط کیا جا سکے۔

ع : ہاتھوں سے دل پکڑ کے کہا، وا محمدا۔

ہاتھوں سے دل تھامنا۔ (ہ۔ ع)

غم و رنج کے وقت دل کو قابو میں رکھنا۔

ہ اعدا کسی شہید کا جب نام لیتے تھے
ہاتھوں سے دل کو سبطِ نبی تھام لیتے تھے

ہاتھوں کو جوڑے آنا - (آداب و تہذیب)
باادب آنا، سر جھکائے آنا۔
(آداب و تہذیب)
ع : عباس آئے ہاتھوں کو جوڑے حضورِ شاہ
۲- (دیکھئے تلمیح)
ع : ہاتھوں کے بدلے حق نے جواہر کے پر دیئے۔

ہاتھوں میں نیلے ڈورے پہنے ہونا - (عو۔ منت)
بچوں کو اُن کی مائیں نیلے ڈوروں کی کلائیاں منت کے لیے پہنا دیتی ہیں۔
ع : ہاتھوں میں نیلے ڈورے تھے، ہیکل تھی سینہ پر۔

ہاشم - (ع - ا - مذ)
(دیکھئے، تلمیح)
ع : ہاشم کا دل حسین کا بازو، حسن کی شان

ہاشمی - (ی۔ نسبتی)
حضرت ہاشم کی اولاد۔
ع : دعویٰ ہے کچھ تو ہاشمیوں کا جلال دیکھ۔

ہاں - توجہ دلانے کے لیے
۱- ہاں اے حسن کے لال، بدہ بگیر
۲- (حرفِ ندا کے طور پر)
ع : دیکھیے اسے، ہاں ہے کوئی خواہان جو ادھر
ع : ہاں اب پسند کرو جگہ خیمہ گاہ کی۔
۳- البتہ، ضرور } ہاں اک جواں ہیں حضرت عباس خوش خصال
ع : ہاں اب خیامِ شہ میں پہنچنے نہ پائے آب۔
۴- خبردار۔
ع : ہاں غازیو یہ دن ہے جدال و قتال کا۔
۵- البتہ۔
ع : ہاں آج ہم کو بھول گئے شاہ خوش خصال۔
۶- ضرور۔
ع : قبرِ رسولِ پاک پہ ہاں، جا کے رو دیو۔
۷- حقیقتاً - بہ تسلیم۔
ع : ہاں اپنے ہم سنوں میں تمہارا کوئی نہیں عدیل۔
۸- البتہ۔
۹- صرف۔
ع : ہاں پاؤں رہ گئے ہیں فقط بھاگ جانے کو
۱۰- کلام پر زور دینے کے لیے۔ (ضرور)
ہ ہاں سوئے ابنِ شہنشاہِ عرب جاتا ہوں
اے ستمگر جو نہ جاتا تھا تو اب جاتا ہوں
۱۱- (کلمۂ ایجاب
خدا کرے۔
ع : ہاں بہادر تری توفیق زیادہ ہووے۔
۱۲- (کلمۂ ایجاب)
تم سچ کہتی ہو۔
۱۳- بالکل - درست۔
ع : ہاں تھی یہی علی کی وصیت بھی اے بہن
۱۴- خبردار۔ دیکھو۔ ہشیار
ع : فرصت اب ایک دم کی نہ ہاں دو حسین کو
۱۵- اب - ضرور۔
ع : ہاں کاٹ لو سرِ پسرِ شاہِ مشرقین
۱۶- مگر۔ ضرور۔
ع : ہاں اک طرح کشتہ اوّل یہی ہوں گے
۱۷- تصدیق کے لیے۔
ع : ہاں فاطمہ کی کمائی کے لٹنے کی خبر ہے
۱۸- اگر۔ البتہ۔
ع : ہاں ہاں نہ جانے دے تو مرا کیا ہے اختیار
۱۹- ضرور - بالکل۔
ع : کس اشتیاق سے شہِ دیں نے کہا کہ ہاں!

۲۰- یہ حقیقت ہے۔ بالکل۔
ع : ہاں تیرے سوا شافع محشر نہیں کوئی۔
۲۱- اثبات میں جواب کے لیے۔
ع : ہاں بھائیو تم بھی ہمیں یاد آؤ گے اکثر
۲۲- (کلمۂ تاکید)
واقعی۔
ع : ہاں بھائیو، تم بھی ہمیں یاد آؤ گے اکثر
۲۳- البتہ۔
ع : ہاں سرفروشو جنگ و جدل کا مزہ ہے اب

ہائے۔ (ہ۔ کلمۂ ندائیہ)
(ہا۔ ب)
ع : زینب نے ہائے قدر نہ کی میرے لال کی۔

ہ - ب

ہُبل۔ (ع۔ ا۔ مذ)
دیکھیے تلمیع۔
ع : عزّیٰ کہاں، لات و ہبل آج ہیں کدھر

ہ - ت

ہتھوانسنا۔ (ہ۔ ح۔ ص)
۱- ہتھیاروں کو جنگ کے لیے تیار کرنا۔
۲- تلوار نیام سے نکال لینا۔
ع : ہتھیاروں کو ہتھوانس کے اکبر یہ پکارے۔

ہتھوانسنا۔ (ہ۔ مص)
ہاتھ میں لینا۔ سپر کرنا۔
ع : ڈھالوں کو تو ہتھوانسے ہیں۔ تیغیں ہیں کمر میں

ہتھیار باندھ لو۔ (ہ۔ ب)
ہتھیار ساتھ لے لو۔
کمر میں ہتھیار بھی لگا لو۔
ع رستہ نیا ہے، باندھ لو ہتھیار میں نثار
چھوٹے مرے پسر سے جزدار، میں نثار

ہتھیار سجنا۔ (ح۔ ع)
کمر میں جنگ کے ہتھیار لگانا۔
ع : پوشاک پہن کے شہ نے سجے جنگ کے ہتھیار

ہتھیار سج لینا۔ (ہ۔ ع)
ہتھیار جسم پر لگا لینا۔
ع : سج لیجئے ہتھیار، طلب کیجئے سواری۔

ہتھیاروں سے کھیلنا۔ (ہ۔ ع)
کنایہ : ہتھیاروں سے کھلونوں کی طرح کھیلنا۔ بچپن سے کھیلنا۔ ہتھیار چلانے کی عادت ہونا۔
ع : قبضوں میں کمانیں رہیں، ہتھیاروں سے کھیلے

ہ - ٹ

ہٹنا۔ (ہ۔ ل)
چلا جانا۔ سامنے سے چلا جانا۔
ع : حضرت کے سامنے سے ہٹا تب وہ بے حیا۔

ردیف۔ ہ۔ ج

ہجر۔ (ع ا۔ ل)
ہمیشہ کے لیے جدائی۔ علیحدگی۔
ع : اب ہجر ہے تقدیر میں یا سیّد خوشخو۔

ہجوم کرنا۔ (ا۔ ع)
چاروں طرف سے گھیرنا۔
ع : آخر ہجوم کر کے لیا ظالموں نے گھیر

ہجوم ہونا۔ (ا۔ ا ع)
جماؤ ہونا۔
ع : ڈیوڑھی پہ جن و انس و ملک کا ہجوم ہے۔

۲۔ (چاروں طرف جمع ہو کر چھپانا)
جمع ہونا۔
ع : وہ قمریوں کا چار طرف سرو کے ہجوم۔
۳۔ چاروں طرف مجمع لگ جانا۔

ہ ۔ چ

ہچکی آنا۔ (ار۔ ل)
پیاس کی شدت سے ہچکی آنا۔
ع : ہچکی جب اس کو آئی تھی اٹھتا تھا دل میں درد

ہچکی کے ساتھ ہونٹ ہلنا۔ (ہ۔ ع)
موت کے وقت آخری ہچکی سے ہونٹ ہلتے ہیں۔
ع : ہچکی کے ساتھ ہونٹ ہلے، دم نکل گیا۔

ہچکی لگی ہونا۔ (ہ۔ ع)
آخری سانسیں چلنا۔
موت کی علامت۔
ع : ہچکی لگی ہوئی ہے مرے نورِ عین کو۔

ہ ۔ د

ہدف ہونا۔ (ار۔ ع)
نشانہ بننا۔
ع : ڈر ہے مجھے کہ گردنِ اصغر ہدف نہ ہو۔

ہ ۔ ر

ہرا بھرا نظر آنا۔ (ار۔ ع)
گھر بھرا ہوا ہونا۔ خاندان کی آبادی کے لیے مستعمل ہے۔
ع ۔
سب باغ فاطمہ نظر آیا ہرا بھرا

ہراس۔ (ع۔ ص)
خوف۔ ڈر
ع : اصغر بلک رہا ہے سکینہ کو ہے ہراس۔

ہراساں۔ (ف۔ ص)
خوف زدہ۔ ڈرے ہوئے۔
ع : ساونت، بے حواس، ہراساں، دھنی بلی۔

ہر اک بات میں۔ (ار۔ ر)
ہر ہر عمل میں۔ ایک ایک کام میں۔ تمام حرکات و سکنات میں۔
ع : مولا کی محبت تھی ہر ایک بات میں ظاہر

ہراوَل۔ (فوجی۔ اص)
۱۔ فوج میں سب سے آگے رہنے والا سپاہی۔
۲۔ سب سے پہلے لڑنے والا۔
ع : کہہ دیجئے کہ لشکر کا ہراوَل ہمیں کر دیں۔

ہر چند۔ (ف۔ کلمہ)
ہر چند۔ قطعی۔ بالکل۔
ع : ہر چند زباں کیا مری اور کیا مری تقریر
۲۔ خواہ۔ اگرچہ
ع : ہر چند زباں کیا مری اور کیا مری تقریر
۳۔ باوجودیکہ۔ خواہ۔ اگرچہ۔
۴۔ یہ ضرور ہے کہ
ع : ہر چند مچھلیاں تھیں زرہ پوش سر بسر
۵۔ بیٹے کی طرف کنایہ ہے۔
کمزور و ناتواں ہو گیا ہوں لیکن جب تمہارے چہرے پر نظر پڑجاتی ہے تو جوانی کی طاقت عود کر آتی ہے۔
ع : ہر گہ نظر بروئے تو کردم جواں شدم (عیسیٰ)

ہرنا۔ (ہ۔ ا۔ ف) ۱۔ گھوڑے کی زین کا اگلا اُبھرا ہوا حصّہ۔
۲۔ گھوڑے کی یال اور زین کا درمیانی۔ دیکھیے تصویر ۴۴

دیکھئے تصویر ۸۶

ع : جھک جاتے تھے ہرنے پہ جوغش میں شہ ابرار

۲- گھوڑے کی یال اور زین کا درمیانی حصہ۔

ع : ہرنے سے لگی ہے سپر و تیغِ علمدار

۳- ہرنے کی پیٹی۔

ع : ترکش لگایا ہرنے پہ کس آن بان سے۔

ہر نفس۔ (ع-ار-ا)

ہر وقت۔ (ہر لحظہ۔ ہر لمحہ)

ع : ہر نفس آئینۂ دل سے یہ آتی ہے صدا۔ (سلام)

ہ۔ ز

ہزار تیغیں ٹوٹ جانا۔ (ار-مح)

انتہائی مضبوطی کے اظہار کے لیے بولا جاتا ہے۔

ع : تیغیں ہزار ٹوٹ گئیں جس پہ وہ سپر۔

ہزار حیف۔ (کلمۂ تاسف۔ فجائیہ)

افسوس صد افسوس۔

ع : امید میری کچھ نہ بر آئی ہزار حیف

ہزیمت۔ (ع-ص)

ہار۔

ع : اے وا فضیحتا یہ ہزیمت ظفر کے بعد۔

ہزیمت اٹھانا۔ (ع-ار-مح)

شکست کھانا۔

ع : لشکر نے تین روز ہزیمت اٹھائی جب

ہ۔ ژ

ہژبر۔ (ف)

شیر ببر۔

ع : اللہ رے ہیبت رجز خوانی ہژبر

ہ۔ س

ہست و بود۔ (ف-اص)

مسئلہ تصوف

ہم کیا تھے اور کیا ہیں۔ وجود و عدم

ع : طاعت میں نیست جانتے تھے اپنی ہست و بود

ہ۔ ش

ہشیار۔ (کلمۂ تنبیہ) (ار-ا)

خبردار۔ آگاہ ہو۔

ع : ہشیار کہ وقت ساز و برگ آیا ہے۔

ہ۔ ل

ہلاہل (ع-امذ)

مہلک۔ زہر۔ زہر قاتل۔

ع : امرت بھی ہلاہل بھی، مسیحا بھی، قضا بھی۔

ہ۔ م

ہُما کے پَر۔ (ار)

بروا تیے۔

پرندہ ہما جس کے سر پر بیٹھ جاتا ہے وہ بادشاہ ہو جاتا ہے۔ اور اس کی غذا ہڈی ہوتی ہے۔

ع : کلغی پہ لاکھ بار تصدق ہما کے پر

(صنعت ایہام)

ہم پلہ ہونا۔ (ف-مح)

برابر ہونا۔ مقابلے کا ہونا۔ مساوی ہونا۔

ع : ہم پلہ صبح شب معراج تھی وہ شام۔

۲۔ مقابلے کا ہونا۔

ع : واللہ جہان میں مرا ہمسر نہیں کوئی۔

ہمشکلِ مصطفیٰ۔ (ع۔ ف۔ مر)

آنحضرت صلعم کے ہمشکل۔

کنایہ : حضرت علی اکبرؑ (امام حسینؑ کے بیٹے) مراد ہیں۔

ع : ہمشکلِ مصطفیٰ کو تو اٹھارواں ہے سال۔

ہمیں۔ (ار۔ د)

ہم کو۔ ہمارے لیے۔

ع : پیارا ہے نہایت ہمیں زہرا کا گل اندام

ہ ۔ ن

ہنر پرور۔ (ف۔ ص۔ ار۔ صد)

اہلِ ہنر۔ ہنر والا۔ عقلمند۔

ع : خوش فکر و بذلہ سنج و ہنر پرور و غیور

ہنر شعار۔ (ف۔ ص)

اہلِ فکر۔ اہلِ ادراک۔

استعارہ : شعرا۔

ع : عاجز ہے فکر سے شعرائے ہنر شعار

ہنر ملنا۔ (ار۔ ع)

عجیب و غریب عادتیں پانا۔

(عجیب ہنر ملنا) حیرت ناک فن اپنانا۔

یہاں صرف تخریبی باتیں سوچنے کا پہلو اور مزاج۔

(صنعت ادماج و توجیہہ)

غلط یہ لفظ، وہ بندش بری، یہ مضموں سست۔

ع : ہنر عجب ملا ہے یہ نکتہ چینیوں کو۔ (سلام)

ہنسانا۔ (ہ۔ د)

خوش کرنا۔

مسرور ہونا۔

ع : حاکم کو ہنساؤں، ہیں محمد کو رلاؤں

ہنستے ہوئے اترنا۔ (ار۔ ب)

خوش ہوتے ہوئے۔ خوش خوش۔

ع : اترے فرشِ خاک پہ ہنستے ہوئے سرور

ہنس کے بولنا۔ (ار۔ ع)

تمسخر اڑانا۔

ہ جو عدم سے آگیا دنیا میں، بولی ہنس کے موت
اور اک، دو چار دن کے یہاں پیدا ہوئے (سلام)

ہنس کے ملنا۔ (ار۔ ب)

خوش ہو کر ملنا۔ مسرت سے بغل گیر ہونا۔
خوش خوش ملنا۔

ع : ملتا ہے ہنس کے ایک جواں ایک کے گلے

ہنگام۔ (ف)

عہد۔ عصر۔ زمانہ۔

ع : ہنگام تیغ و برف و تگرگ آیا ہے۔

۲۔ وقت۔

ع : ہنگام صبح تھی عجب اس باغ کی بہار

۳۔ وقت۔

ع : ہے عصر کا ہنگام، مناسب ہے اترنا۔

۴۔ موقع۔

ع : تائید کا ہنگام ہے یا حیدرؑ و صفدر

ہنگام آنا۔ (ار۔)

وقت آنا۔ زمانہ آنا۔

ع : ہنگام یخ و برف و تگرگ آیا ہے۔

ہنگام سخن۔ (ف۔ د)

کلام کرنے کا موزوں و مناسب وقت و موقع۔

کلام سنانے کا وقت۔

ع : ہنگام سخن کھلتی ہے دکان جواہر

ہنگام ظہر۔ (ف۔ ب) نمازِ ظہر کا وقت

ع : ہنگام ظہر خاتمہ، فوج ہو گیا۔

ہ - و

ہو جانا۔ (ار۔ د)

بن جانا۔

ع: ذرے زمیں کے اخترِ تابندہ ہو گئے۔

ہَوا بدلنا۔ (ار۔ ح)

فضا بدلنا۔ موسم بدلنا۔ رُت بدلنا۔

ع: بدلی ہوا، نسیمِ ریاضِ ارم چلی

ہوا بدلی ہوئی ہونا۔ (ار۔ ح)

چاروں طرف کی فضا خراب ہونا۔

دنیا والے مخالف ہونا۔ ہر آدمی کا دشمن ہونا۔

ع: بدلی ہوئی ہے آج ہوا آسمان کی

ہوا بھانا۔ (ہ۔ ح)

ماحول پسند آنا۔ فضا پسند آنا۔

ع: کہیں یہ فضا بھائی کہ اٹھتے نہیں، اصلا

ہوا پہ ہونا۔ (ہ۔ ح)

اترانا۔ بے بنیاد۔ باتوں پر فخر کرنا۔

ے ہوا پہ کیوں ہیں تُنک مایگانِ بحرِ جہاں
جو بڑھ گیا کوئی قطرہ تو کیا حباب بنا

ہوا پر نکل جانا۔ (ہ۔ ح)

ہوا کے دوش پر اڑ جانا۔

تشبیہہ: بہت تیزی سے چلّانا۔

ع: گویا ہوا پہ تختِ سلیماں نکل گیا۔

ہَوا چلنا (ہ۔ ار۔ ح)

حالات ہونا۔ فضا ہونا۔

ماحول ناسازگار ہونے کی طرف اشارہ ہے۔

ع: ایسی ہوا بھی گلشنِ عالم میں کم چلی۔

ہوا خواہ ہونا۔ (ار۔ ح)

دوست ہونا۔ مطیع ہونا۔

ع: دشمن کے ہوا خواہ ہوئے، دوست کے بدخواہ

ہَوا سے آگ برسنا۔ (ار۔ ح)

تشبیہہ: سخت ترین لو چلنا۔

ع: گویا ہوا سے آگ برستی تھی خاک پر

ہوا کا گزر نہ ہونا۔ (ار۔ ح)

انتہائی ہجوم اور اژدہام کے موقع کے لیے بولتے ہیں۔

ع: ہوگا نہ کل ہوا کا گزر اس مقام پر

ہَوا کا گھوڑا ہونا۔ (ہ۔ ح)

(استعارہ: گھوڑا ہوا جیسا ہونا۔

ع: بجلی کی تیغ تھی، جو گھوڑا ہوا کا تھا۔

ہوا کھانا۔ (ار۔ ح)

ہوا لگ کر۔ آب و ہوا کے سبب سے

ع: دل مثلِ غنچہ واں کی ہوا کھا کے کھل اٹھا

ہوا معتدل ہونا۔ (ار۔ روزمرہ)

آب و ہوا ہونا مناسب ہونا۔

ع: پانی بھی خوشگوار، ہوا پانی ہے معتدل۔

ہوا کے گھوڑوں پر سوار ہونا۔ (ہ۔ کہاوت)

نہایت تیز و تند ہونا اور چست و چالاک ہونا۔

ع: جن بھی ہوا کے گھوڑوں پہ تھے اک طرف سوار

ہوا ناموافق ہونا۔ (ار۔ ح)

ہر آدمی کا مخالف ہونا۔ ہر طرف سے مخالف ہونا۔

ع: ناموافق تھی زمانے کی ہوا میرے لیے
(سلام)

ہَوا نہ لگنے دینا۔ (ہ۔ ح)

دنیا کی آفات اور تکالیف سے بچانا۔

ے ہوا جن کو لگنے نہ دیتی تھی بلبل
وہ گل جفائے خزاں کھینچتے ہیں (سلام)

ہوا ہو جانا۔ (ہ۔ ح)

بھاگ جانا۔

ایک دم ناپید ہو جانا۔

ع : طائر بھی ہوا ہو گئے اُس بن ظلم کے بن سے

۲۔ ختم ہو جانا۔ اڑ جانا۔ جاتا رہنا۔

(توقیر ہوا ہو جانا)

حقیر ہو جانا۔ بے رنگ، دور ہو جانا۔

ع : ہو جائے ہوا بزمِ سلیماں کی بھی توقیر

ہوائے گرم۔ (ت۔ ص)

لو۔

ع : بچے ہوائے گرم سے بیتاب ہیں تمام

ہوس۔ (ع۔ ص)

یہاں خواہش اور اقدام کے معنوں میں نظم کیا ہے۔

ع : بس اب نہ کر دغا کی ہوس اے حسین بس

ہوش اڑنا۔ (ار۔ ح)

حواس باختہ ہونا۔

بدحواس ہو جانا

ع : تھرائی یوں زمیں کہ اڑے آسماں کے ہوش

ہوش بجا نہ رکھنا۔ (ار۔ ب)

اوسان جاتے رہنا۔

عقل گم ہو جانا۔

ہ : نہ روئے بیٹوں کے غم میں حسین داد رے صبر
یہ داغ، ہوش بشر کے بجا نہیں رکھتے

ہوش بجا نہ ہونا۔ (ار۔ ح)

گھبراہٹ سوار ہونا۔

ع : اس وقت ہوش سبطِ نبی کے بجا نہیں

ہوشیار رہیو۔ (ار۔ کلمۂ انتباہ)

دھیان رکھیو۔ بے خبر نہ ہونا۔

خیال رکھنا۔

ع : رہیو مری یتیم سکینہ سے ہوشیار

ہوک۔ (کا)

گرم سانس آہ و فریاد کی آواز

ع : اک ہوک کلیجہ میں اٹھی، بیٹھ گئے شاہ

ہُو کا مقام ہونا۔ (ار۔ ح)

ویرانہ ہونا۔ ڈراونی جگہ ہونا۔

ع : وحشت برس رہی تھی عجب ہے مقامِ ہُو

ہَول کے مارے۔ (ہ۔ عم۔ ح)

خوف اور ڈر کے سبب۔

ع : بچے بھی مارے ہول کے ہیں تر پسینہ میں

ہونٹ چابنا۔ (ہ۔ ح)

غصّے میں بل کھا کے رہ جانا۔

ع : تن تن کے ہونٹ چاب کے تھرا کے رہ گئے۔

ہونٹ چاٹنا۔ (ہ۔ ح)

لطف اندوز ہونے کی خواہش کرنا۔ مزہ لینا۔

ع : حوریں بھی ہونٹ چاٹتی تھیں اشتیاق میں (تغزل)

ہونٹ چبانا۔ (ہ۔ ح)

انتہائی غصّے کی حالت میں بے قرار اور مضطرب ہونا۔

غصّے میں تلملا جانا۔

ع : غیظ سے ہونٹ چباتے تھے علی کے دلدار

۲۔ تلملانا۔ بے چین ہونا۔

ع : غیظ سے ہونٹ چباتے تھے علی کے دلدار

ہونٹ ہلنا۔ (ہ۔ ح) آخری سانس نکلنا۔

موت کی آخری سانس کے وقت آخری بار ہونٹ ہلتا ہے اور دم نکل جاتا ہے۔

ع : ہچکی کے ساتھ ہونٹ ہلے دم نکل گیا۔ (استعارہ)

ہونٹوں پہ۔ زبان پر (ہ۔ ح)

ع : یادِ حق دل میں تو سوکھے ہوئے ہونٹوں پہ درود

ہُونکنا (ک۔ مص)

شیر کا بولنا۔ دہاڑنا۔

ع : جنگل کے شیر ہونک رہے تھے کچھار میں

ہُوَ ہُوَ۔ (ع۔ کلمہ)

ہُوبہُو۔ ویسی ہی

کلمۂ تشبیہ :

ے شوکت ہُوہُو تھی جناب امیر کی

ہُوبہُو۔ (تصویر ہُوبہُو تھے جناب امیر کی)

ہویدا ہونا۔ (ار۔ ر)

ظاہر ہونا۔ نمودار ہونا۔

ع : شرح جعل الشمس ضیاء تھی ہویدا۔

۲۔ کھلی ہونا۔ ظاہر ہونا۔ معلوم ہونا۔

ع : حضرت پہ ہویدا ہے مری ہیچمدانی۔

ہ۔ ی

ہی۔ (بات پر زور دینے کے لیے)

صرف۔ فقط۔

ع : جانوں کو بچاتے تھے پیاسے ہی نہ ہٹ کر

ہے۔ (مستقبل کے لیے)

ہوگی۔

ے اُس وقت ہے خوشی، جو اس آفت سے ہو نجات

سمجھوں کہ بیکسوں کو دوبارہ ملی حیات۔

۲۔ ہوتا ہے۔ ہوا کرتا ہے۔

ع : ہے باپ کی عصائے ضعیفی جواں پسر

ہے تو بس۔ (کلمۂ حصر۔ ب)

اگر کچھ ہے تو صرف۔

ع : قرآں کے بعد ہے تو بس آپ کا کلام۔

ہے ہے۔ (کلمۂ تاسّف)

ہائے ہائے۔ اُف اُف۔ خدا کی پناہ۔

ع : ہے ہے یہ دشت ظلم جو کرتا ہے سائیں سائیں۔

ہیجا۔ (ع)

جنگ۔ حرب۔

ع : الحق تھے شیر بیشۂ ہیجا وہ صف شکن

ہیچمدانی۔ (ف۔ ص)

کچھ نہ جاننا۔ لاعلمی۔ آداب و تہذیب کے ماتحت بولتے ہیں۔

ع : حضرت پہ ہویدا ہے مری ہیچمدانی

ہیچ و پوچ۔ (ف۔ ف)

نیست۔ نابود۔ ذلیل۔ ہیچ۔ خوار۔

ع : دنیا کو ہیچ و پوچ سراپا سمجھتے تھے۔

ہیچ ہونا۔ (ار۔ ر)

ناچیز ہونا۔

ع : مشک و عنبر و عود اگر ہیں تو ہیچ ہیں۔

ہیکل۔ (ع۔ا۔مو)

ہنسلی۔ حمائل۔ تعویذ۔

ع : ہاتھوں میں نیلے ڈورے تھے ہیکل تھی سینہ پر۔

ردیف

ی۔ الف

یا۔ (حرفِ ندا)
اے۔
ع: ا یا فاطمہ! چھپا لو ردا میں حسین کو
۲۔ یارب چمن نظم کو گلزار ارم کر

یا حیّ یا قدیر۔ (ع۔ کلمۂ تخاطب)
خداوند عالم کے نام
اسمائے الٰہی۔
اے زندہ رہنے والے، اے قادرِ مطلق
ع: یا حیُّ یا قدیر کی تھی ہر طرف پکار

یاد الٰہ۔ (ع۔ کلمہ)
ذکرِ الٰہی، خدا کی عبادت۔
ع: جنبش لبوں کو اب تک ہے یاد الٰہ میں

یارب رکھو! (ار۔ دعائیہ کلمہ)
اے خدا باقی رکھو، سلامت رکھیو،
ع: یارب رکھو اس صدا کو زمانے میں تا ابد

یادِ خدا میں مصروف ہونا۔ (ار۔ ب)
اطاعت الٰہی میں مشغول ہونا۔
ع: مصروف تھی سب فوجِ خدا یادِ خدا میں

یاد کرنا۔ (ار۔ ر)
بلانا۔
ع: چلئے کہ جلد یاد کیا ہے حضور نے

یادگار۔ (ف۔)
۱۔ نشانی۔
۲۔ علامت۔
۳۔ اولاد۔
ع: منصب مبارک، اے شہ مرداں کے یادگار
۲۔ نشانی۔
وارث۔
ع: بولی ارے حسین، محمد کا یادگار
(ان مصرعوں میں یادگار کو مذکر نظم کیا ہے)
۳۔ دنیا میں اب حسین ہے ان سب کا یادگار

یادگارِ پدر۔ (ف۔ م)
باپ کی نشانی۔
باپ کا وارث۔
ع: جرّار، یادگارِ پدر، فخرِ روزگار

یارا۔ (ار۔ ر)
طاقت۔
سکت۔
ع: چارہ فرار کا تھا نہ یارا ثبات کا

یارا ہونا۔ (ار۔ م)
طاقت ہونا۔
ع: کہتے تھے زرہ پوش، نہیں جنگ کا یارا

۲۔ توانائی۔
طاقت۔
مقدور
ع: گرتے ہیں، سنبھلنے کا ہمیں اب نہیں یارا
۳۔ طاقت ہونا۔
سکت ہونا۔
ع: چارہ زار کا تھا، نہ یارا ثبات کا

یارانِ شباب۔ (ف۔ مر)
جوانی کے ساتھی۔
استعارہ: دانتوں سے۔
ع: یاران شباب پاس سے سب دور ہوئے
(ایہام تضاد)

یارِ موافق۔ (ا ر۔ عم۔ زبان)
سچے اصحاب۔
دوست صادق۔

یار و آشنا۔ (ا ر۔ ر)
دوست اور جاننے پہچاننے والے۔
ع: عزت رہے یار و آشنا کے آگے

یاس۔ (ف۔ ص۔ ر)
ناامیدی۔
ع: پھر کس کی رکھوں آس، ہوئی آپ جب یاس

یاس سے تکنا۔ (ا ر۔ ب)
ناامیدی سے تکنا۔
ناامیدی سے دیکھنا۔
ع: ۱۔ کس یاس سے تکتے چلے جاتے ہو بہن کو
۲۔ مایوسی کی نگاہوں سے دیکھنا۔
ع: حضرت کا وہ بیٹی کی طرف یاس سے تکنا

یاسمن۔ (ف) چنبیلی۔
ع: قربان جس کے تن کی نزاکت پہ یاسمن

یال۔ (ع۔ ا۔ مو)
گھوڑے کی گردن کے بال۔ دیکھیے تصویر ۸۵
ع: یال ایسی جس کے پیچ میں پریاں اسیر ہیں
۲۔ منہ یال پہ رکھ رکھ کے یہ فرماتے تھے ہر بار
۳۔ کہیے نہ یال، حور نے بکھرا دیے ہیں بال

یال کٹے ہونا۔ (ا ر۔ مح)
گھوڑے کی گردن کے بال کٹے ہوئے ہونا۔
ع: گردن ہے بھری تیروں سے اور یال کٹے ہیں
گھوڑے کی یال کٹے ہونا سوار کے قتل ہو جانے کی علامت سمجھی جاتی ہے۔

یاں سے۔ (ا ر۔ ر)
دنیا سے۔
عالم وجود سے۔
ع: یاں سے ہوا جو کوچ تو ہے خلد میں مقام

یاں۔ واں۔ (ا ر۔ ر)
ادھر۔ اُدھر
۱۔ ہماری طرف سے
۲۔ اس کی طرف سے
ع: یاں سے ہوتی ہے خطا، واں سے عطا ہوتی ہے

یاور۔ (ع، ص)
دوست۔
ساتھی۔ انصار۔
ع: اس نے کہا، حسین کے یاور بہت ہیں کم

ی۔ ث

یثرب و بطحا۔ (ع۔ اسم۔ مذ) دیکھیے تلمیح
ع: ۱۔ اے یثرب و بطحا تری چاہت کے دن آئے
ع: ۲۔ اے یثرب و بطحا ترے والی کی ہے آمد

ی۔خ

یخ۔ (ف۔ص)
ٹھنڈا۔
بہت زیادہ ٹھنڈ۔
ع: ہنگام یخ و برف و تگرگ آیا ہے

ی۔د

یداللہ۔ (ع۔ا۔مذ)
اللہ کا ہاتھ۔
لقب: حضرت علی۔
ع: ۱۔زہرا کے رشتہ دار، یداللہ کے خلف
۲۔ ابرو ہیں ذوالفقارِ یداللہِ نامور

ی۔ک

یکبارگی۔ (ف۔ر)
اچانک۔
یک لخت۔
اک دم۔
ع: یکبارگی خبر آنے کی شیریں نے جو پائی

یک بیک۔ (ار۔ر)
ایک دم۔
دیکھتے ہی دیکھتے۔
ع: یک بیک پھیل گیا چار طرف دشت میں نور

یک پیری وصد عیب۔ (ف۔مثل)
اردو میں عام طور پر مستعمل ہے۔
ع: مشہور ہے دنیا میں کہ یک پیری وصد عیب

یکتا۔ (ار۔ر) منفرد۔
ع: ۱۔یکتا ہر اک مگر نہ تکبر نہ کچھ غرور
۲۔ لشکر میں کون سا تھا وہ یکتا جو دو نہ تھا

یکتا ہونا۔ (ار۔مح)
منفرد زمانہ ہونا۔
(دُرِ یکتا ہونا، لاجواب موتی ہونا)
ع: سب ہوں دُرِ یکتا، نہ علاقہ ہو کسی سے

یکتائے جہاں۔ (ف۔ار۔ر)
دنیا میں بے مثل۔
ع: یکتائے جہاں حضرت عباس سا صفدر

یکتاش۔ (ف)
۱۔ فربہ اور تندرست پہلوان۔
۲۔ بہادر۔ ثورما۔
۳۔ سردار فوج۔
ع: یکتاش و خیلتاش سے بھی توش میں فزوں

یکجا کرنا۔ (ار۔مح)
ملانا۔ اکٹھا کرنا۔
ع: دو نور کے دریاؤں کو ہم نے کیا یکجا

یکہ تاز۔ (ح۔ا۔ص)
۱۔ وہ شہسوار جس کے مقابلے پر کوئی گھوڑا نہ دوڑا سکے۔
۲۔ تنہا حملہ کرنے والا شہسوار۔
۳۔ تنہا میدان میں لڑنے والا۔
ع: پسپا تھے یکہ تاز، وہ تازی جدھر گئے
۲۔ اکثر ہیں یکہ تاز جوانانِ شام و روم

ی۔گ

یگانے۔ (ف۔ر)
اپنے۔
عزیز و رفقا۔
ع: صف بستہ برابر ہوئے شہ کے یگانے

ی - ل

یل - (ف - ا - مذ)

پہلوان۔

ع: ساتھ اس کے اور اسی قامت کا ایک یل

ی - م

یمن - (دیکھیے، تلمیح)

ع: بھیجے ہیں دوستانِ یمن نے بھی نامہ بر

ی - و

یوسفِ جمال - (ع - ف - ص)

تشبیہ: یوسف جیسا حسین۔

مراد، علی اکبر۔

ع: لوگو! اذاں سنو مرے یوسف جمال کی

۲- مراد: امام حسین

ع: رخصت ہے اب رسول کے یوسف جمال کی

۳- (حرفِ تشبیہ)

ایسے۔

ع: یوں تھے خدنگ ظلِ الٰہی کے جسم پر

۲- (حرفِ تشبیہ) اس طرح یہ)

ع: محمل سے یوں پکاری کلیجے کو تھام تھام

۳- ویسے۔ ایسے۔

ع: تیور ہی ان کے اور ارادے ہی اور ہیں

۴- بظاہر

ع: یوں دیکھنے کو سب میں بزرگوں کے طور ہیں

یوں اکھڑنا - (ہ - ر)

ع اکھڑا وہ یوں گراں تھا جو درنگ سخت سے
جس طرح توڑلے کوئی پتہ درخت سے (تشبیہ)

یوں تو - (ار - ر)

ویسے تو۔

باوجودیکہ۔

ع: ہر شخص کو ہے یوں تو سفر خلق سے کرنا

یوں ہونا - (ار - ر)

ایسے اور ویسے ہونا۔

تشبیہ: ویسے تو سب ہی ہیں۔

ع: یوں سب ہیں، مگر سبطِ پیمبر نہیں کوئی

ی - ہ

یہ - (کلمۂ تشبیہ) - اتنا۔ ایسا۔ زیادہ بہت۔ اس طرح

۱- تھا یہ بپھرا ہوا عباس مرا شیر جواں

۲- اس طرح کانپے یہ دونوں ہاتھ کہ چلّہ اتر گیا

۳- نہایت شدت۔ بہت زیادہ۔

ع: گرمی کی دھوپ اور یہ کچھ پیاس کی طلب

۴- ایسے سخت۔

ع: اک جان پہ، یہ رنج و محن ہائے حسینا

۵- ماتم، یہ وہ ماتم ہے کہ ہوگا نہ کبھی کم

اتنا شدید۔

ع: غش ہوگئی زینب یہ اٹھا درد جگر میں

(حرفِ تمثیل۔ ایسا۔)

۷- سب سے سوا ہے، ہائے یہ مظلومی کا مرنا

اتنا۔ ایسا۔

۸- لشکر تو یہ قلیل، اور اس فوج سے دغا

۹- ایسی طویل۔ طولانی۔

ع: یہ دیر ہے کیوں، اس سے بھلا فائدہ کیا ہے

۱۰- گیتی کو الٹ دے، یہ قیامت ہے وہ صمصام

۱۱- خوف کس بات کا پیاسوں سے یہ تھرّانا کیا

۱۲- (حرف اشارہ۔ اپنی طرف اشارہ ہے۔

ہیں۔

سے بے مثل سب ہیں قبلۂ عالم کے رشتہ دار
ایسا ہی بے عدیل ہے یہ شہ کا جاں نثار

۱۳۔ (حرفِ اشارہ)
اس قدر۔ اتنی۔

ع: بھیا تمھیں یہ جلدی ہے مرنے کی، ہے غضب

۱۴۔ (اسم اشارہ)
اتنی۔ ایسی۔

ع: امت نبی کی آہ، یہ سفاک ہو گئی

۱۵۔ اتنا سخت۔ حد سے زیادہ۔

ع: تھا یہ بھرا ہوا عباس، مرا شیر جواں

۱۶۔ اتنا۔ بہت زیادہ۔

ع: تشنہ کاموں کا یہ مجمع تھا کہ ملتی نہ تھی جا

۱۷۔ اتنی سخت۔ اتنی زیادہ۔ بہت زیادہ۔

ع: یہ مشتعل ہوئی سینے میں آتشِ غم شاہ

۱۸۔ اتنا زیادہ۔ اس قدر۔

ع: مردم کی کشمکش سے کمانوں کو تھا یہ ڈر

۱۹۔ اتنی سخت۔

۲۰۔ سخت۔

ع: گرمی یہ تھی کہ زیست سے دل سب کے سرد تھے

۲۱۔ اتنی زیادہ
شدید۔

ع: بیکس پہ یہ چڑھائی ہے، سید پہ یہ جفا

۲۲۔ حرفِ اشارہ)
ایسا۔ اتنا۔ انتہائی۔ بے انتہا۔

ع: تھا یہ بھرا ہوا عباس، مرا شیر جواں

۲۳۔ اتنی اعلیٰ۔

ع: اللہ اللہ، یہ اوصاف، یہ مدحِ شبیر

۲۴۔ شدت کے لیے۔

ع: او دے تھے لب لعل یہ تھی تشنہ دہانی
اپنے لیے۔

ع: قابل اسی خدمت کے ہے یہ بندۂ ناشاد

۲۵۔ دیکھو۔

سے بیٹھے ہیں، خاک اڑائی ہے، آنسو بہائے ہیں
یہ ہم تمھارے لال کے خوں میں نہائے ہیں

۲۶۔ ایسی سخت۔

ع: گرمی یہ اور قحط کئی دن سے آب کا

۲۷۔ اتنی زیادہ۔ اتنے۔

۱۔ پیاسی یہ تھی کہ جسم میں دم چھوڑتی نہ تھی
۲۔ کانپے یہ نیزہ باز کہ سب بند کھل گئے

۲۸۔ زیادہ۔

ع: کانپی یہ مچھلیاں کہ جگر آب ہو گیا

۲۹۔ (ضمیر اشارہ) سخت۔

۳۰۔ ایسا۔

ع: یہ پیاس کئی روز کی، یہ دھوپ، یہ میداں

۳۱۔ اس طرح۔ اس قدر۔

ع: تھرائی یہ زمیں کہ کڑک کر مکاں ہلے

۳۲۔ لکھا ہے کہ کثرت ہوئی یہ اہلِ جفا کی

۳۳۔ فرصت، یہ کہاں تیر جو سینہ سے نکالے

یہ دن ہے۔ (اد۔ ر)
آج ہی کا دن ہے۔

ع: ہاں غازیو، یہ دن ہے جدال و قتال کا

یہ کچھ۔ (ا۔ ر)
بہت زیادہ۔ نہایت شدت کی۔

ع: گرمی کی دھوپ اور یہ کچھ پیاس کی تعب

یہ کیا ضرور۔ (اد۔ ر) لاحاصل۔ بے ضرورت کوئی ضروری نہیں۔

ع: برچھی لگا کے دل پہ خوشامد یہ کیا ضرور (زبان)

یہ کیا ہو گیا۔ (ا ر ۔ ب)
یک لخت کسی صدمے سے حالت دگرگوں ہو جانا۔
ع: اب تک تو میں اچھا تھا یہ کیا ہو گیا مجھ کو

یہ وہ بندے ہیں۔ (ا ر ۔ ب)
ایسے مخصوص بندے ہونا۔
ع: یہ وہ بندے ہیں کہ اللہ پہ حق ہیں ان کے

یہ ہونا۔ (ا ر ۔ ر)
اتنا ہونا۔ بے حد ہونا۔
ع: صدمہ یہ ہے کچھ کہہ نہیں سکتی ہے سکینہ

یہی (یہی تھا)۔ (ہ ۔ ر)
اسی کے سبب۔
اسی کے سبب وجود میں آنا۔
ع: تھا خلق دو عالم سے یہی مطلب و مقصود۔

یہ کیا کہا۔ (ہ ۔ ر)
یہ کیوں کہہ دیا۔
ایسی بات کیوں کہہ دی

ع:
بچو! یہ کیا کہا، کہ جگر پر چھری لگی

اسلحہ جات

اور

دیگر لوازمات

مع

تصاویر

جنگی ہتھیار

(نوٹ) زیرنظر تمام اسمار کے ساتھ نمبر شمار موجود ہیں انھیں اعداد و شمار کے ماتحت آگے کے صفحات کی تصاویر سے مطابقت کی جائے۔
۲۔ وہ تصاویر شامل نہیں کی گئیں، جن کا تعلق جلد دوم سے ہے۔

آفتابی سپر۔ وہ سپر جو بالکل گول ہو۔ دیکھیے، ۵۵

ابلق۔ (ع) چتکبرا گھوڑا۔ سرخ و سفید گھوڑا۔ دو رنگا گھوڑا۔ راہوار۔ رہوار۔ سرنگ۔ شبدیز۔ کمیت (ع)۔ اسوار۔ (ف) گھوڑا۔ توسن۔ اسپ۔ براق۔ ابلق۔ اسپِ تازی۔ رفرف یگاور (ف)

۳۔ اوبچی۔ (ہ۔ ا۔ مذ) غرقِ آہن سپاہی۔

براق:۔ آنحضرت صلعم کا ذوالجناح جس پر سوار ہو کر آپ معراج کو تشریف لے گئے تھے۔

۵۔ بازوئے کمان۔ بازہ۔ حلقۂ کمان۔ گوشۂ کمان۔ (ف) چلّہ کے دو طرف وہ حصّہ جہاں کمان کی تانت باندھی جاتی ہے۔

۶۔ باگ۔ (ا) لجام۔ لگام۔ (ف) پودا (ہ) عنان (ع) گھوڑے کی باگ۔ زمام۔ (ع)۔

۷۔ بکتر۔ (ف)

برچھا۔ (ہ) چھوٹا علم۔ چھوٹا نیزہ

۸۔ برگستواں۔ (ف) جوشن (ع) پاکھر (س) سر سے پیر تک گھوڑے کی زرہ، سپاہی بھی سخت حملوں کے وقت پہن لیتا ہے۔

۹۔ برچھی۔ (ہ) نوک انی۔ (ا) دشنہ (ف) بوڑی۔ پوری وہ بھال بعض جگہ انیس نے برچھی سے وہ پھل اور اس کا نوکیلا حصہ مراد لیا ہے۔ دیکھیے تصویر ۱۸

۱۰۔ بھالا۔ (ہ) برچھا۔ (ہ) بڑا نیزہ۔ (علم) (ا)

۱۱۔ بوق۔ قرنا (ع) نشہور (ہ) کرنا۔ ایک قسم کی نفیری جو بینڈ باجے کی طرح مڑی ہوئی ہوتی ہے اور اس سے مہیب آواز نکلتی ہے۔ فوجی بگل۔

۱۲۔ بیرق۔ (ف)۔ دیکھیے، برگستواں۔ ۲۔ چھوٹی جھنڈیاں۔ چھوٹا نیزہ۔ پرچم۔

۱۳۔ پرچم:۔ (ف)۔ سیاہ ریشم کا لچھا جس سے پھریرا کھلتا اور سمٹتا ہے۔ بعض اہل لغت نے پھریرا کے معنی میں لکھا ہے۔

۱۴۔ پیپلا۔ (ہ) تلوار کی نوک کا مڑا ہوا حصّہ۔

۱۵۔ پگڑی۔ (ہ) عمامہ (ع) شملہ (ع)

۱۶۔ پھریرا۔ علم یا جھنڈے کا کپڑا۔
۱۷۔ پنجہ۔ (ف) علم کے اوپر کی نوک پر برچھی کی جگہ ہاتھ کی شکل کا بنا ہوا پنجہ بھی لگا ہوتا ہے۔ (برچھی ۔ اَنی)
۱۸۔ پیکان۔ (ف) بھالا (ہ) ۲۔خنجر جو مڑا ہوا ہو علم پر (سنان) (ع)
۱۹۔ تبر۔ (ف) ذرا چوڑی اور پتلی کلہاڑی۔ بعض فقیر بھی اپنے کندھے پر رکھتے ہیں۔
۲۰۔ تحت الحنک۔ (ع) پگڑی کا چھور جو گلے میں لپٹا رہتا ہے۔
۲۱۔ ترکش۔ (ف) (ع)۔ تیروان۔ تیر رکھنے کی نلی۔ جعبہ۔ (ع)
۲۲۔ تنگ۔ گھوڑے کی پیٹی۔
۲۳۔ تاشہ۔ (ار) وہ ڈفلی یا باجا جو گلے میں ڈال کر ڈنکوں سے بجاتے ہیں۔
۲۴۔ تسمہ۔ مشک کا دہانہ۔
۲۷ تلوار۔ تیغ۔ سیف، شمشیر۔ ذوالفقار، حسام، شمشیر۔
۲۴۔ شمشیر ہلالی۔
سیفی۔ چھوٹی سیدھی تلوار۔ دیکھیے ۶۲۔۳۱
۲۸۔ ذوالفقار۔ حُسام۔ شمشیر ہلالی۔
۲۹۔ تیر۔ (ف) سہم (ع) خدنگ (ف) تیر سہ پہلو۔ (ف) تین بھال کا تیر (ہ)، ناوک۔
۳۰۔ تیغ دوسر۔ شمشیر دودم۔ دو ٹانک کی تلوار۔ شمشیر دوسر۔ وہ تلوار جس میں دو نوکیں (انیاں) ہوتی ہیں۔ تیغ دو پیکر
۶۲/۳۱ تیغ دودم۔ (ف) تیغ دو آبہ۔ دونوں طرف دھار ہوتی ہے، یہ تلوار عموماً سیدھی ہوتی ہے۔ سروہی۔ تیغ دودستی۔
توسن۔ اعربی گھوڑا۔ دیکھیے اسوار۔
۳۲۔ تھوتھنی۔ گھوڑے کا منہ۔
۳۳۔ تیغہ۔ (ف)۔ چھوٹی تلوار۔ نیمچہ۔
۳۴۔ تین بھال کا تیر۔ (ہ) تیر سہ پہلو۔ (ف) تیر سہ شعبہ۔
۳۵۔ ٹاپ۔ (ہ) گھوڑے کے سم کا نچلا حصہ۔
۳۶۔ جھلم۔ (ہ) سپاہی کے منہ پر کی فولادی نقاب مقنع (ع) چہرے کی نقاب۔
۱۸/۱۶۔ جمدھر۔ خنجر۔ کٹاری۔ کٹار۔
۳۷۔ جھنڈا۔ (ہ) علم (ع۔ نشان)۔ (ع)۔ رایت (ع)۔ فوجی نشان یا جھنڈا۔
۳۸۔ جلاجل۔ (ع) سنج۔ (ف) جھانجھ۔ منجیرہ۔
۳۸۔ جوشن۔ دیکھیے تصویر۔ درع۔ (ع)
۳۹۔ چار آئینہ۔ (ف) گھوڑے اور سپاہی کی سر سے پیر تک کی زرہ۔ سردار لشکر کی زرہ۔ دیکھیے نمبر ۹۲،
۳۹۔ چلتہ۔ (ع)
۴۰۔ چتر نور۔ (ف)۔ کامدار قیمتی شاہی چھتری۔

۴۱۔ قبضۂ کمان۔ قبضہ۔ چٹکی۔

۴۲۔ چلۂ کمان۔ (ف) شرع (ع) کمان کی تانت۔ زہ۔ (ف) چلہ میں تیر لگاتے وقت انگوٹھے میں پہننے والا انگشتانہ۔

۔چار جامہ۔ (ف) گردپوش (ف) گھوڑے کے اوپر ڈالنے والی چادر۔

چنور۔ (ف)۔ مورچھل۔ میر انیس نے دُم کو چنور بنانے سے نظم کیا ہے۔

۴۵۔ چھڑ۔ (ہ)۔ چوبِ علم۔ (ف) علم کا بانس۔

۔چوبِ علم۔ دیکھیے چھڑ۔

۴۷۔ چوب۔ (ف) گول بنا ہوا، لمبا ڈنڈا، جس سے ڈھول اور طبل بجاتے ہیں۔

۴۸ خود۔ مغفر۔ خود رومی۔

۵۰۔ خدنگ۔ (ف)۔ دیکھیے: تیر۔

۵۱ خنجر۔ (ف) دشنہ (ف) کٹاری۔ (ہ) جمدھر (ہ) خمیدہ دودھاری چھوٹی تلوار

خنجری۔ (ف)۔ ڈفلی۔ چھوٹا ڈھول

۵۳۔ دستانہ۔ (ف) سپاہی کے ہاتھوں میں پہننے کے فولادی دستانے۔

۵۴۔ دستہ۔ (ف)۔ قبضہ۔ (ف)۔ تلوار کا ہاتھ میں پکڑنے والا حصہ۔

۹۔ دشنہ۔ (ف) برچھی۔ (ہ)

دو بانک کی کمان۔ وہ کمان جس میں بیک وقت دو تیر لگائے جا سکتے ہوں۔

۵۵۔ پھول کی سپر۔ وہ سپر، جس کے اوپر کانٹے لگے ہوتے ہیں اور ہتھیار اس میں پھنس جاتا ہے۔

۵۶۔ دو شیر کی سپر۔ ایک مخصوص سپر، جس پر دو شیر بنے ہوتے ہیں۔

۵۷۔ دُہل۔ (ف) طبل۔ (ع) ڈھول (ہ)۔ نقارہ (ف) کوس۔ (ف)

ذوالفقار۔ (ع) خصوصاً حضرت علی کی تلوار کا نام۔ دیکھیے تلوار

۵۸۔ ڈاب۔ (ہ)۔ کمربند۔ ٹیکا۔ (ہ) تلوار رکھنے کی وہ پیٹی جو کندھے سے نیچے تک لٹکتی رہتی ہے۔

۵۹۔ ڈورا۔ (ہ) موٹا دھاگہ، جو تلوار کے دستہ پر تلوار نہ نکل جانے کے لیے باندھا جاتا ہے۔ ۲۔ وہ ڈورا جو ہاتھ

۶۰۔ ڈانڈ۔ نیزے کی لکڑی۔

۶۱۔ ڈنکہ۔ ۱ (ہ) نقارہ ۲۔ وہ مونگری جو سے نقارہ بجاتے ہیں۔

۔رایت۔ (ع) دیکھیے۔ جھنڈا۔

۶۲۔ رکاب۔ (ع) گھوڑے کی زین کے دونوں طرف اٹکے ہوئے لوہے کے حلقے، جن میں سوار پیر رکھتے ہیں۔

رکاب دار۔ شاہی گھوڑے کے ساتھ چلنے والا سپاہی۔

۶۳۔ زین۔ (ف) گھوڑے کی پیٹھ کا گدا، جس پر سوار بیٹھتا ہے۔ کاٹھی (ہ) لیکن میر انیس نے زین کے لیے کاٹھی

زرہ۔ چلتہ[39] (ہ) جوشن (ع) چار آئینہ[39] (ف)۔ برگستواں (ف) باکھر[39]۔ (س) بکتر[92] (ت) بکتر

زرہ جامہ ۔ (ف) زرہ کے نیچے پہنا ہوا لباس ۔

۸۷۔ **سپر** ۔ (ف) ۔ دیکھیے، دو شیر کی سپر ۔ پھولدار سپر ۔ ڈھال ۔ دیکھیے تصویر ۵۵، ۵۶، ۵۷

۶۲۔ **سروہی** ۔ (ہ) سیدھی تلوار ۔

۶۳ **سہم** ۔ (ع) دیکھیے، تیر خصوصاً چھوٹا تیر جس سے قرعہ اندازی کا کام لیا جاتا ہے ۔

۹۔ **سنان** ۔ (ع) نیزے یا تیر کی نوک ۔ بوڑی ۔ برچھی ۔ ۲ ۔ پیکان (ف)

۶۴۔ **سوفار** ۔ (ف) تیر ۔ تیر کا سرا ۔ بعض نے چٹکی لکھا ہے ۔

۴۲ ۔ **سیسر** ۔ (دیکھیے، چلّہ ۔ شرع ۔

شَست ۔ (ف) ہاتھ کا انگوٹھا جس سے کمان کا چلّہ پکڑ کر تیر لگاتے ہیں ۔

شَست گیر (ف) تیر انداز ۔ قدر انداز ۔

شلیتہ ۔ (ہ) ٹاٹ کی بوری جو شکاری سوار کا سامان رکھنے کے کام آتی ہے ۔ ۲ ۔ گھوڑے پر ڈالنے کی چادر ۔ پوشش

۶۶۔ **شہنا** ۔ شہنائی (ف) سُرنا ۔ سرنائے (ف) سیاہ رنگ کی لمبی نفیری جو آجکل بھی عام براتوں میں بجاتے ہیں ۔

۱۱۔ **شیپور** ۔ (ہ) دیکھیے بوق ۔ فوجی بگل ۔

شرزع ۔ (ع) دیکھیے چلّہ، سیسر

۵۷۔ **طبل** ۔ (ع) دیکھیے (ف) ۔ کوس ۔ (ف) بڑا ڈھول ۔

۶۸ ۔ **طبلک** ۔ (ع) نقّارہ جو ایک طرف سے منڈھا ہوتا ہے اور تاشے سے گہرا اور بڑا ہوتا ہے ۔

۶۹ ۔ **عبا** ۔ (ع) دیکھیے تصویر

۳۷ ۔ **علم** ۔ (ع) دیکھیے تصویر ۔ جھنڈا

۷۲ ۔ **عمامہ** ۔ (ع)

۶۵ ۔ **غلاف** ۔ نیام ۔ میان

۷۲ ۔ **فتراک** ۔ (ع) شکاربند ۔ وہ چھوٹے جو گھوڑے کی زین کے پچھلے حصّوں میں ادھر اُدھر پڑے رہتے ہیں اور شکاری یا لڑنے والا اُن میں تیر یا ضروری سامان رکھتا ہے ۔ شکاربند ۔

۷۳ ۔ **قاش زین** ۔ (ت) زین کے اگلے پچھلے مدّور تکیے جو پھانک کی شکل میں اُبھرے ہوئے ہوتے ہیں ۔ حنائے زین صرف اگلے گول حصّے کو کہتے ہیں ۔ ۲ ۔ زین کے نیچے کا گدّا ۔

۷۴ ۔ **قبا** ۔ (ع) دیکھیے تصویر

قبضہ ۔ دیکھیے دستہ

۴۴ ۔ **قربوس** ۔ (ع) دیکھیے، حنائے زین ۔ قربوس ۔ ہرنا ۔

۱۱ ۔ **قرنا** ۔ (ف) دیکھیے ۔ بوق ۔ کرنا ۔ (ہ)

۷۵ ۔ **قصابہ** ۔ (ع) رومال (سر پر ڈالنے والا ۔ یا منہ پر ڈالنے والا خصوصاً عورتوں کے چہرے کا رومال ۔

۷۶ ۔ **کاٹھی** ۔ (ہ) تلوار کی وہ نیام جو زین میں لگی ہوتی ہے

-کیادہ- (ع) لیزم - نرم قسم کی کمان جس میں گھنگھرو بندھے ہوتے ہیں
۷۸-کفل- (ف) -گھوڑے کا پٹھا -
۷۹-کمان- (ف) تیر پھینکنے والا لکڑی یا بانس کا مڑا ہوا آدھا دائرہ- جس میں تانت بندھی ہوتی ہے-
۸۰-کمند- (ف) دشمن کو باندھ لینے والی رسی یا زنجیر کا پھندا-
۸۱-کنوتیاں - (ار) کنڈا (ہ) گھوڑے کے کان -
۶۱-کوس- (ف) - دیکھیے، طبل - نقارہ - ڈھول - دُہل
-گوشہ- (ف) دیکھیے گوشہ کمان -حلقۂ کمان - بازوے کمان -
۸۸- گرز- (ف) دیکھیے تصویر
۸۲-مشکیزہ- (ار) چھاگل (ہ) چھوٹی سی مشک - علم کی برچھی کے ساتھ باندھ دی جاتی ہے -
۶۵-میان- دیکھیۓ غلاف - نیام
۸۳-ناب- (ف) تلوار کی دھار اور پشت کی درمیانی نالی - (نابیں: جمع)
۶۸-نیام- دیکھیۓ غلاف - میان -
۸۴-نیزہ- چھوٹا بلم- نیزۂ خطی - عمودی نیزہ -
۳۷-نشان- (ع) دیکھیے -جھنڈا- رایت - عَلَم -
۸۶-ہرنا- (ہ) دیکھیے، حنائے زین - قربوس - ۲-گھوڑے کی گردن اور زین کا درمیانی حصہ -
۸۵-یال- (ت) مجازاً، گھوڑے کی گردن کے بال
۸۸-میمنہ- لشکر کا داہنا بازو -
۸۹-میسرہ- لشکر کا بایاں بازو -
۹۰-جناح لشکر- لشکر کا اگلا دستہ -
۹۱-قلب لشکر- لشکر کی درمیانی صف
۹۲-سردار لشکر- دیکھیے تصویر-
۹۳-علمدار لشکر- دیکھیے تصویر-
۹۴-ٹیکا - پٹی -
۹۵-کلغی - پگڑی کے اوپر کا پر - گھوڑے کے سر کا پھول -
۹۶-سیری- تیر کی لکڑی-
۹۷-پرگیری- ۱- تیر کی سری پچھلے سرے پر لگے ہوئے پر - ۲- استعارہ: سایا کرنے والیاں -
-گنڈا- گھوڑے کی گردن میں ڈالنے والی خوبصورت پیٹی

96
97
95
56
51
34
97
62
31
54
38
38
38
27
83
50
30
14
69

55
40
39
9
16/13
37
15
45
36
13
93
90
92

47
47
61
82
10
44
78
2/4

5
41
42
5
21
درع
8
جوشن
63
23
11
11
11
66
66
68